تحریک ختم نبوت

1974

ترتیب و تدوین: مولانا اللہ وسایا

جلد سوم

تحریک ختم نبوت

1974

جلد سوم

ترتیب وتدوین:

مولانا اللہ وسایا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضوری باغ روڈ ملتان

☎ 40978

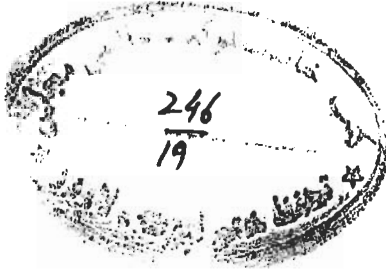
بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب	------ تحریک ختم نبوت 1974ء جلد سوئم
ترتیب و تدوین	------ مولانا اللہ وسایا
اشاعت اول	------ جون 1995ء
تعداد	------ گیارہ سو
کمپوزنگ	------ الحمد کمپوزرز- راج گڑھ' لاہور- فون: 7114647
قیمت	------ 200 روپے
مطبع	------ شرکت پرنٹنگ پریس' 43- نسبت روڈ' لاہور

------ ناشر ------

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ' ملتان

فون: 40978



آئینہ

انتساب

مفکر ختم نبوت حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ جو ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل اور آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل کے نائب ناظم تھے، انہوں نے اپنی خداداد صلاحیتوں اور بھرپور محنت شاقہ سے تحریک کو اپنا خون جگر دے کر آبیاری فرمائی۔

مجاہد ملت حضرت مولانا تاج محمودؒ، جنہوں نے سانحہ ربوہ کو ملک گیر تحریک کی شکل دی، اپنی گراں مایہ ذہانت سے تحریک کو پروان چڑھایا اور اسلامیان پاکستان کو منزل مراد سے ہمکنار فرمایا۔

یہ ہردو بزرگ فقیر کے مربی و محسن تھے۔ ان کے بھرپور اعتماد نے فقیر کو کاز ختم نبوت کے لیے کام کرنے کا ٹوٹا پھوٹا سلسلہ نصیب فرمایا۔ ان کے فیضان صحبت کی یادیں فقیر کے لیے دنیا میں سہارا اور آخرت کا توشہ ہیں۔ فقیر کا ہر سانس ان کا ممنون احسان و مشکور فیضان ہے۔ ان ہردو بزرگوں کے نام اپنی اس کتاب کو منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ حق تعالیٰ شانہ تادم واپسیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق ارزاں فرمائیں۔ آمین. بحرمتہ النبی الامی الکریم۔

فقیر اللہ وسایا۔

۱۵/۱۱/۱۴۱۵ھ۔

۱۷/۴/۱۹۹۵ء۔

الحمدللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد

محض اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کی تیسری (آخری) جلد پیش خدمت ہے۔

پہلی اور دوسری جلد کی طرح اس جلد کے بھی دو باب ہیں۔ باب پنجم میں ۲۹ر مئی سے ۷ر ستمبر ۷۴ء تک تحریک ختم نبوت کی رپورٹ شامل ہے' جبکہ باب ششم متفرق رپورٹوں اور روایات پر مشتمل ہے۔ الحمدللہ یوں تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے باب اول' احرار کانفرنس قادیان اکتوبر ۱۹۳۴ء سے ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ تک' شروع ہونے والا یہ سفر اس کتاب میں طے ہو گیا ہے۔

جو کچھ ہوا' محض توفیق ایزدی سے اور آئندہ بھی جو کچھ ہو گا' اسی ذات کریم کے کرم سے ہو گا۔ اس جلد میں تمام تر مواد اخبارات سے لیا گیا ہے۔ زیادہ تر استفادہ "نوائے وقت" سے کیا گیا ہے۔ ۲۹ر مئی سے ۷ر ستمبر تک بارہا اخبارات پر سنسرشپ رہا۔ اس لیے جتنا تحریک کا زور شور تھا' یا جو اس کی آن بان تھی' اس کی مکمل رپورٹنگ نہیں ہو سکی۔

اخبارات پر اگر سنسرشپ نہ ہوتا تو کتاب میں نہ صرف یہ کہ اضافہ ہو جاتا' بلکہ ایک دینی و قومی تحریک کی مکمل روئیداد قوم کے سامنے آجاتی۔ بزرگ سیاست دان نوابزادہ نصراللہ خان کا بیان آپ اس کتاب میں پڑھیں گے۔ ان کی ساری زندگی تحریکوں میں گزری ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی زندگی میں ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت جیسی پرامن اور منظم تحریک کبھی نہیں دیکھی۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ یہ تحریک بڑی منظم اور پرامن تحریک تھی۔

کتاب کے مطالعہ کے وقت یہ بات پیش نظر رہے کہ تحریک کی روئیداد اخبارات کی "تاریخوں" کے اعتبار سے مرتب کی ہے (واقعات کے اعتبار سے نہیں) مثلاً ۱۶ر جون کو فیصل آباد میں مجلس عمل کی میٹنگ ہوئی۔ اس کی خبر ۱۷ر جون کو اخبارات میں شائع ہوئی۔ قراردادیں ۱۸ر کو جاری کیں تو وہ ۱۹ر جون کو شائع ہوئیں تو اب ۱۶ر جون کی میٹنگ کی کارروائی آپ ۱۷-۱۸-۱۹ر جون کی تاریخوں میں ملاحظہ فرما سکیں گے۔

ہفتہ وار "ختم نبوت" کراچی اور ہفتہ وار "لولاک" فیصل آباد میں بارہا اعلان کیا گیا کہ رفقاء اپنے اپنے حلقہ کی تحریک کی رپورٹیں بھجوائیں۔ بہت کم رفقاء نے رپورٹیں بھجوائیں۔ تاہم جو کچھ ملا' وہ آخری باب میں شامل کر دیا ہے۔ کوشش و خواہش یہی تھی کہ تحریک سے متعلق کوئی واقعہ یا تحریک کا کوئی پہلو تشنہ نہ رہے۔ اس میں کتنی کامیابی ہوئی' مکمل کتاب پڑھنے کے بعد اپنی قیمتی رائے سے مطلع فرمائیں۔

دفتر مرکزیہ کے رفقاء مخدوم زادہ چودھری محمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ' برادرم محترم رانا محمد طفیل جاوید' برادرم محترم جمعہ خان' جناب جمال عبدالناصر' محترم جاوید صاحب اور مولانا ظفر محمود صاحب نے پروف ریڈنگ کے لیے معاونت فرمائی۔ مبلغین حضرات میں سے حضرت مولانا خدا بخش صاحب' مولانا عبدالعزیز مبلغ خانیوال' مولانا محمد علی مبلغ راولپنڈی اور مہمانوں میں سے محترم قاضی رضوان احمد' مخدوم زادہ جناب صاحبزادہ نجیب احمد نے بھی گاہے بگاہے معاونت فرمائی۔ حق تعالیٰ شانہ ان سب حضرات کو جزائے خیر دیں۔

برادرم محترم محمد متین خالد نے بھی حسب سابق بدل و جان تعاون فرمایا۔ انہی کی کرم فرمائیوں کے باعث اس قابل ہوا ہوں کہ کتاب آپ حضرات کی خدمت میں پیش کر سکوں۔

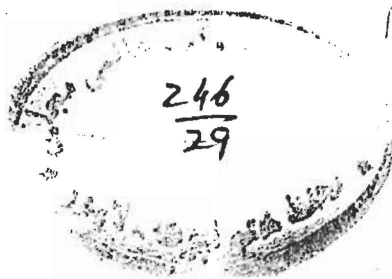
اب جناب محترم سید محمد صدیق شاہ صاحب و محترم عزیز قدیر شہزاد و مکرم جناب محمد متین خالد صاحب ہفتہ عشرہ کے لیے وقت نکال کر ملتان آجائیں اور ۱۹۸۴ء کے لیے مواد جمع کر دیں تو پھر ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت مرتب کر کے کتابی شکل میں پیش کرنے کا ارادہ ہے۔ آپ حضرات کی دعائیں' موخر الذکر حضرات کا تعاون اور مسبب حقیقی اللہ رب العزت کا فضل و احسان شامل حال ہوا تو اس ارادہ کی تکمیل ہوگی۔ حق تعالیٰ شانہ اس کتاب کو محض اپنے فضل سے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔ فقیر کے لیے ذریعہ نجات اخروی کا باعث اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کبریٰ کے لیے وسیلہ بنائیں۔ آمین بحرمتہ النبی الامی الکریم۔

فقیر اللہ وسایا' ملتان

۱۲ محرم ۱۴۱۵ھ

۲۲ جون ۱۹۹۴ء

باب پنجم



29 مئی 1974ء تا 7 ستمبر 1974ء

لمحہ بہ لمحہ رپورٹ

یکم جنوری ۱۹۷۴ء سے ۲۸ر مئی ۱۹۷۴ء تک کے

چند اہم واقعات

قارئین تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد اول کے ص۸۱۹ سے ص۸۲۹ تک ایبٹ آباد میں قادیانیوں کی طرف سے کاکول ملٹری اکیڈمی کے قریب ایک ربوہ ثانی بنانے کی سازش کی تفصیلات پڑھ چکے ہیں۔

(۱) ۱۸ر جنوری ۱۹۷۴ء کے ہفت روزہ "لولاک" کی رپورٹ کے مطابق قادیانیوں نے دوبارہ اس جگہ منہ مارنے کی کوشش کی جو کامیاب نہ ہو سکی۔ ان کی الاٹ منٹ منسوخ ہوگئی۔ وہاں پر کالج قائم ہوا۔ آج اسی کالج میں ختم نبوت کی شاخ قائم ہے۔ جو جگہ قادیانی اپنی جھوٹی نبوت کے کاروبار چلانے کے لیے حاصل کر چکے تھے، اس جگہ آج ختم نبوت کے تحفظ کے پھریرے بلند ہو رہے ہیں۔

(۲) لاہور میں ۲۲ر فروری ۷۴ء کو اسلامی ممالک کے سربراہوں کی کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں آغا شورش کاشمیری مرحوم کے انگلش رسائل اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عربی رسائل و اشتہارات تقسیم کر کے دنیا بھر کے مسلم سربراہوں کو فتنہ قادیانیت سے باخبر کیا گیا۔

(۳) اسرائیل سے ایک یہودی کا سرکاری رسالہ میں مضمون شائع ہوا جس میں قادیانیوں کو مسلمانوں کی جماعت قرار دیا گیا۔ اس کی تفصیلات ذیل کی خبر سے معلوم ہو سکتی ہیں۔

"مرزائی امت کی خدمات کا تذکرہ
اسرائیل کے سرکاری جریدے میں

ہر حکومت اپنے مخصوص مقاصد کی تبلیغ و اشاعت کے لیے مختلف رسائل نکالتی ہے۔ مثلاً گورنمنٹ آف انڈیا کا اردو ماہنامہ "آج کل" اور پاکستان کی مرکزی حکومت کا "ماہ نو"۔

اسرائیل کی حکومت بھی کئی رسالے شائع کرتی ہے۔ اس کا ایک عربی رسالہ "الاخبار الاسلامیہ" ہے۔ ایڈیٹر ایک خوفناک یہودی یعقوب یوشع ہے۔ اس رسالہ کے صفحہ ۲۰ پر الجماعت الاسلامیہ الاحمدیہ کے زیر عنوان قادیانی امت کے سوانح و افکار اور آثار و مساعی پر ۱۱ صفحات کا مقالہ شائع ہوا ہے۔ یہ مقالہ عربوں کو پاکستان سے بدظن کرنے کے لیے کافی ہے۔ آخر عرب کیونکہ گوارا کر سکتے ہیں کہ پاکستان ایک ایسی امت کا ہیڈکوارٹر ہو، جو محمدؐ عربی کی ختم المرسلینی کو اپنی مقراض سے دولخت کر کے --- ایک ہندی نژاد کو پیغمبر مانتی اور اس کے نام سے احمدی امت کہلاتی ہے۔

یہ بات ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ عرب ممالک میں میرزائی یہ تاثر دے رہے ہیں کہ پاکستان ان کی ریاست ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سامنے کا فوٹو اسی رسالہ کا سرورق ہے اور ہم نے محفوظ کر لیا ہے"۔

("چٹان" ۳ر فروری ۷۲ء)

(۴) رفیق باجوہ اور مولانا محمد صدیق صاحب پر چونڈہ میں قادیانیوں نے قاتلانہ حملہ کیا۔ مولانا تاج محمود مرحوم اور آغا شورش کاشمیری نے اس قادیانی جارحیت کو ملک کے عوام کے سامنے واضح کیا۔ اس سے قادیانیوں کے متعلق مسلمان قوم یہ سوچنے پر مجبور ہوگئی کہ قادیانی مسلمانوں کے ساتھ کس قسم کا سفاکانہ سلوک کرنے کے متمنی ہیں۔

(۵) ۱۳؍ جنوری ۱۹۷۴ء کو سیاسی قادیانی لابی نے بھٹو صاحب کو لاہور مل کر غلام مصطفےٰ کھر کے خلاف شکایت کی اور بدظن کیا۔ قادیانی بھٹو صاحب اور کھر صاحب کو لڑا کر بھٹو صاحب کو پنجاب میں غیر موثر بنانا چاہتے تھے۔ یہ ان کی سازش محض آئین میں مسلمان کی تعریف درج کرنے کے جرم میں بھٹو صاحب سے انتقام لینے کے لیے تھی۔

(۶) چوہدری ظفراللہ قادیانی نے ۱۸؍ جنوری ۱۹۷۴ء میں بھارت کا خفیہ دورہ کیا اور ہندوستان حکومت کے سیاسی نمائندوں اور انٹیلی جنس بیورو کے افسروں سے ملاقات کی۔

(۷) مارچ ۱۹۷۴ء میں مولانا شمس الدین مجاہد ختم نبوت کا واقعہ شہادت پیش آیا۔

(۸) مارچ ۱۹۷۴ء میں کوئٹہ سے ختم نبوت کے کاز کے عظیم ترجمان ہفتہ وار "نوائے بلوچستان" پر بندش عاید کر دی گئی۔

(۹) قادیانیوں کی ہر محکمہ میں جارحانہ ارتدادی سرگرمیاں پاکستان کے مسلمانوں کے لیے پریشانی کا باعث بن گئیں۔

(۱۰) جناب بھٹو نے پاکستان ایئرفورس کے سربراہ ظفرچوہدری قادیانی کو فوج سے بیک بنی و دوگوش نکال دیا تو مرزائی بھٹو صاحب کے خلاف سراپا انتقام بن گئے۔

(۱۱) کھر صاحب، بھٹو صاحب سے علیحدہ ہوئے تو قادیانیوں نے کھر صاحب پر فیصل آباد میں سنگ باری کرائی تاکہ وہ اسے پیپلزپارٹی کی حکومت کی طرف سے خیال

کر کے بھٹو صاحب کے خلاف سرگرم عمل ہو جائیں۔

(۱۲) کھر صاحب کی "بڑھکوں" کو دیکھ کر قادیانی سربراہ مرزا ناصر نے "غلبہ اسلام" پر خطبے دینے شروع کر دیئے' جس سے وہ قادیانیوں کو یہ باور کرانا چاہتا تھا کہ بھٹو حکومت کا تختہ الٹا جا رہا ہے۔

(۱۳) کھر صاحب کے بعد پنجاب میں رامے صاحب آئے تو اس کے مشیر راجہ منور مقرر ہوئے۔ یہ دونوں قادیانی لابی شمار کیے جاتے تھے۔

(۱۴) یہ اور اس قسم کے دیگر ایسے عوامل تھے' جس سے قادیانی بھٹو صاحب سے آئین میں مسلمان کی تعریف درج کرنے اور ظفر چوہدری کو برطرف کرنے کا انتقام لینے کے لیے اس کا تختہ الٹنا چاہتے تھے۔ ہر طرف ان کے مہرے کام کر رہے تھے اور قادیانی شاطر قیادت ملک میں ایک کھیل کھیلنا چاہتی تھی۔

(۱۵) مرزا ناصر نے انگلستان و افریقہ کا سفر کیا۔ واپسی پر اپنے نوجوانوں کی تنظیم "خدام الاحمدیہ" کو ربوہ میں عسکری تربیت کا ڈول ڈالا اور جنگ کے تربیتی گھوڑوں کی نمائش پر انعامات کا اعلان کیا۔ اپنے پیروؤں سے اڑھائی کروڑ کی رقم طلب کی۔ چند دنوں بعد اعلان کیا کہ یہ رقم پانچ کروڑ ہو جائے گی۔ یہ دراصل اس روپے کی پردہ پوشی کے لیے حیلہ تھا' جو عالمی استعمار کی معرفت ربوہ میں آ رہا تھا' لیکن اس کا بڑا حصہ غیر ملکی بنکوں میں محفوظ تھا۔

(۱۶) مرزا ناصر کی ہدایت پر قادیانی نوجوان مختلف سیاسی و سماجی تنظیموں کے ممبر بن کر ان کے راز ربوہ کو پہنچا رہے تھے۔

(۱۷) حکومتی راز قادیانی سرکاری ملازمین کی معرفت (ہر محکمہ کے) مرزا ناصر کی میز پر تھے۔ ادھر علاقائی افسروں کا یہ عالم تھا کہ مرزائیت کے رسوخ کی بدولت کوئی سی بھی کارروائی کرنے سے معذور تھے۔ مرزا ناصر ہوا کے گھوڑے پر سوار تھے۔ اپنے پنچے پر کسی کو ہاتھ نہ رکھنے دیتے تھے۔ ملک میں اقتدار کے خواب دیکھ رہے تھے کہ جناب مولانا مفتی محمود اور ان کے گرامی قدر رفقاء کی کاوشوں سے آئین میں مسلمان کی تعریف شامل ہو گئی۔ مرزا ناصر کے غبارے سے ہوا نکل گئی۔ اپنے پاؤں تلے زمین سرکتی نظر آئی تو بھٹو صاحب سے انتقام لینے کے لیے انہوں نے خون خرابہ اور لام

اینڈ آرڈر کی ہیجانی کیفیت پیدا کرنی چاہی۔ اس کے لیے انہوں نے منصوبہ بندی کی۔ قادیانی سازش جوں جوں بڑھتی گئی' توں توں مسلمانوں میں بیداری اور قادیانی گردہ کے احتساب کے لیے سوچ و بچار کی لہر پیدا ہوتی گئی۔

مسلمان اور قادیانی دونوں ایک دوسرے کو اپنے لیے خطرہ سمجھنے لگے۔ ان حالات میں قدرت کی طرف سے یہ ہوا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما مناظر اسلام مولانا لال حسین صاحب اختر کی وفات (جون ۱۹۷۳ء) کے بعد عارضی طور پر کچھ عرصہ کے لیے حضرت فاتح قادیان مولانا محمد حیات امیر مقرر ہوئے۔ عالمی مجلس کی امارت کے لیے امیر مرکزیہ کا انتخاب درپیش تھا۔ شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری کو اکابرین امت نے آمادہ کیا۔ وہ اس شرط پر امیر بننے کے لیے آمادہ ہوئے کہ نائب امیر حضرت خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب ہوں۔ چنانچہ ۹ر اپریل ۱۹۷۴ء کو عالمی مجلس کے امیر مرکزیہ کے انتخاب کے لیے' اجلاس طلب کیا گیا۔ دعوت نامہ ریکارڈ پر محفوظ رکھنے کے لیے درج کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (الحدیث)

مکرمی ــــــــــــــــــــــــــــــــ زید مجدکم

سلام مسنون! مزاج گرامی

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری کنوینر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے مرکزی امارت کے انتخاب کے لیے ۱۵ر ربیع الاول ۱۳۹۴ھ مطابق ۹ر اپریل ۱۹۷۴ء بروز منگل مقرر فرمائی ہے۔ یہ اجتماع دفتر مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان میں ہوگا۔ ہر رکن بذریعہ خط یا بالمشافہ رائے دینے کا مجاز ہے۔ ازراہ کرم آپ کے مقامی اراکین ختم نبوت دونوں صورتوں میں جس پر عمل کرنا چاہیں' اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔ تشریف آوری کی صورت میں مذکورہ تاریخ پر علی الصبح ۸ بجے دفتر ملتان پہنچنا ضروری ہے۔ بصورت خط ۱۴ر ربیع الاول تک جواب پہنچنا

ضروری ہے۔ خط کی صورت میں مقامی امیر کی تصدیق' تشریف آوری کی صورت میں مقامی امیر کی تصدیق یا فیس رکنیت کی حاصل کردہ رسید ہمراہ ہونا ضروری ہے۔

احقر الانام

عبدالرحیم اشعر

دفتر تحفظ ختم نبوت پاکستان' ملتان

چنانچہ ۹ر اپریل ۷۴ء کو ملتان دفتر مرکزیہ میں اجلاس منعقد ہوا۔ امیر مرکزیہ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری' نائب امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد شریف جالندھری منتخب ہوئے۔ اب حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوری نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت سنبھالی۔ یہ قدرت کی طرف سے امت مسلمہ پر ایسا فضل ہوا جس سے مسلمانوں کو حضرت شیخ بنوری جیسا قائد مل گیا۔ آپ کی علمی وجاہت' دینی شخصیت' غیر متنازعہ عظیم روحانی رہنما' تمام حلقوں میں یکساں مقبول تھی۔ حضرت بنوری کا ختم نبوت کاز کی قیادت کو سنبھالنا تھا کہ سانحہ ربوہ پیش آگیا۔

اب غور فرمایئے کہ اپریل ۷۴ء میں حضرت بنوری امیر بنتے ہیں اور مئی ۷۴ء میں سانحہ ربوہ پیش آ جاتا ہے۔ قومی اسمبلی میں بھرپور قیادت' مولانا مفتی محمود' مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا عبدالحق' مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری' مولانا عبدالحکیمؒ دیگر رہنماؤں کی شکل میں موجود تھی۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مرحوم ان دنوں قائد حزب اختلاف تھے۔ مرکز میں وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو تھے۔ وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ تھے۔ وزیر داخلہ خان عبدالقیوم خان۔

اور دوسری طرف پنجاب میں حنیف رامے وزیر اعلیٰ' راجہ منور اس کا مشیر خاص' ربوہ میں مرزا ناصر اور مرزا طاہر قادیانی قیادت تھی۔

رب کریم کا کرنا یہ ہوا کہ نشتر میڈیکل کالج ملتان میں طلبا یونین کا الیکشن ہوا۔ مسلمان طلبا کے مقابلہ پر بعض قادیانی بھی الیکشن میں آ گئے۔ اس سے مسلمان طلبا میں قادیانی عقاید و عزائم کو سمجھنے کا موقع میسر آیا۔ ''آئینہ قادیانیت'' نامی پمفلٹ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبہ نشر و اشاعت نے شائع کر کے وسیع تعداد میں نشتر

میڈیکل کالج ملتان میں تقسیم کیا۔ الیکشن جیت کر مسلمان طلبا سیر و سیاحت کے لیے پشاور کے سفر پر جانا چاہتے تھے۔ وہ لاہور کے راستہ کی طرف سے پشاور جانے کے لیے خیبر میل میں بکنگ کرانے کے لیے گئے۔ خیبر میل میں ان کو بوگی میسر نہ آئی تو چناب ایکسپریس سے بکنگ ہوئی۔ چناب ایکسپریس ربوہ سے ہو کر گزرتی ہے۔ ربوہ کے قادیانی ہر آنے جانے والی گاڑی کے مسافروں میں قادیانیت کا ان دنوں لٹریچر تقسیم کرتے تھے۔ انہوں نے ۲۲ر مئی ۷۴ء کو چناب ایکسپریس کے مسافروں میں لٹریچر تقسیم کیا۔ ان میں نشتر کالج کے زیر تعلیم سٹوڈنٹس بھی تھے۔ وہ بپھر گئے۔ اسٹیشن پر تو تکار ہوئی۔ ٹرین چلی گئی۔ قادیانی قیادت نے اسے اپنی خودساختہ سٹیٹ میں مداخلت بے جا اور اپنی توہین تصور کیا۔ ان طلبا نے ۲۹ر مئی ۷۴ء کو واپس آنا تھا۔ قادیانی شاطر قیادت منصوبہ بندی میں لگ گئی کہ ان طلبا سے انتقام لینا ہے۔ ربوہ' لالیاں' نشتر آباد' سرگودھا وغیرہ اسٹیشنوں پر قادیانی عملہ تعینات تھا۔ ان مقامات سے قادیانی جتھے ٹرین پر سوار ہوئے۔ مسلمان طلبا کی بوگی نمبر اور ٹرین کی آمد کے متعلق قادیانی عملہ نے ان کو معلومات مہیا کیں' جس کی تفصیلات تحریک ختم نبوت جلد اول کے دوسرے باب صمدانی ٹریبونل میں گواہوں کے بیانات کی روشنی میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ ٹرین ۲۹ر مئی ۷۴ء کو ربوہ پہنچی تو شیطان نے قادیانیت کے روپ میں جارحانہ و سنگدلانہ کھیل کھیلا۔ ۲۹ر مئی کو سانحہ ربوہ پیش آیا' جس کی تفصیلات آپ ملاحظہ فرمائیں۔

۲۹ر مئی ۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا پر' جو چناب ایکسپریس سے سفر کر رہے تھے' قادیانی اوباشوں نے حملہ کیا۔ یہی واقعہ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کا پیش خیمہ بن گیا۔ اس واقعہ سے متعلق حضرت مولانا تاج محمود مرحوم کے انٹرویو کا ایک حصہ پیش خدمت ہے' جو "تذکرہ مجاہدین ختم نبوت" کے ص۷۹ تا ۸۵ سے ماخوذ ہے۔

"۲۹ر مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا پر آہنی سلاخوں' لوہے کی تاروں کے بنائے ہوئے کوڑوں' آہنی پنجوں سے حملہ کیا گیا۔ ان کو خوب مارا پیٹا' زخمی کیا گیا۔ ایک ہفتہ پہلے یہ لڑکے تفریحی سفر پر پشاور کے لیے جاتے ہوئے چناب ایکسپریس سے ربوہ اسٹیشن پر اتر کر اپنے کلاس فیلو قادیانی طلبا سے

ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ قادیانیوں کا اس زمانہ میں معمول تھا کہ وہ ربوہ سے تمام گزرنے والی ٹرینوں پر مسافروں میں اپنا تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا کرتے تھے۔ اس روز ان طلبا میں بھی انہوں نے لٹریچر تقسیم کیا۔ اس سے قبل طلبا کا نشتر میڈیکل کالج ملتان میں انتخاب ہوا تھا۔ ایک قادیانی اس میں امیدوار تھا۔ مسلمان طلبا نے قادیانیت کی بنیاد پر اس کی مخالفت کی تھی۔ قادیانیت کے خلاف مسلمان طلبا کی ذہن سازی تھی' اس لیے اس قادیانی لٹریچر کے تقسیم ہوتے ہی مسلمان طلبا بپھر گئے۔ قادیانیوں نے بھی ان کی جرات رندانہ کا شدید نوٹس لیا۔ قریب کی گراؤنڈ میں قادیانی نوجوان کھیل رہے تھے۔ ان کو اطلاع ملی۔ وہ ہاکیوں سمیت اسٹیشن پر آ دھمکے۔ مسلمان طلبا بھی برہم' تو تکار تک معاملہ پہنچا' خدا کا شکر ہے ٹرین روانہ ہوگئی اور کوئی حادثہ نہ ہوا۔ تصادم ہوتے ہوتے رہ گیا۔ قادیانیوں نے لڑکوں پر سی آئی ڈی لگا دی۔ ان کے پروگرام کا معلوم کیا اور ان کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔ ہفتہ کے بعد جب وہ اسی ٹرین سے واپس ہوئے تو سرگودھا سے ہی ان کے ڈبے میں قادیانی نوجوان "خدام الاحمدیہ" نیم فوجی تنظیم کے رضاکار سوار ہوگئے۔ جب یہ گاڑی نشتر آباد پہنچی' وہاں کے قادیانی اسٹیشن ماسٹر نے بذریعہ ریلوے فون ربوہ کے قادیانی اسٹیشن ماسٹر کو مطلع کیا کہ طلبا کا ڈبہ آخری سے تیسرا ہے۔ اس سے قبل ربوہ کا اسٹیشن ماسٹر سرگودھا تک کے اسٹیشن سے ٹرین کی آمد کے بارے میں پوچھتا رہا۔ گویا قادیانی قیادت بڑی تیاری سے دیوانگی کے ساتھ ٹرین کا انتظار کر رہی تھی۔

نشتر آباد لالیاں سے بھی قادیانی نوجوان اس ڈبہ میں سوار ہوئے' حالانکہ یہ ڈبہ ریزرو تھا۔ جب گاڑی ربوہ اسٹیشن پر پہنچی تو پہلے سے موجود قادیانی غنڈوں نے طلبا کے ڈبہ کا دونوں اطراف سے گھیراؤ کر لیا۔ قادیانی غنڈوں نے موجودہ قادیانی سربراہ مرزا طاہر کی قیادت میں بڑی بے دردی سے مسلمان طلبا کو مارا پیٹا' زخمی کیا۔ طلبا لہولہان ہوگئے۔ ان کے کپڑے پھٹ گئے۔ جسم زخموں سے چور چور ہوگئے۔ غنڈوں نے ان کا سامان لوٹ لیا۔ جب تک قادیانی غنڈوں کا ایکشن مکمل نہیں ہوا' اس وقت تک قادیانی اسٹیشن ماسٹر نے ٹرین کو ربوہ اسٹیشن پر روکے رکھا۔ فیصل آباد ریلوے کنٹرول نے پوچھا کہ ٹرین اتنی دیر ہوگئی' چلی کیوں نہیں؟ تو ریلوے کے عملہ

نے بتایا کہ فساد ہوگیا ہے۔ ریلوے کنٹرول کے ذریعہ یہ خبر مقامی انتظامیہ و صوبائی انتظامیہ تک پہنچی۔ ہم لوگ بے خبر تھے۔ ٹرین چنیوٹ' برج سے ہوتی ہوئی چک جھمرہ پہنچ گئی۔ وہاں سے فیصل آباد کا سفر پندرہ بیس منٹ سے بھی کم کا ہے۔ اتنے میں دوپہر کے وقت ہانپتا کانپتا ایک آدمی میرے مکان کے عقبی دروازہ پر آیا۔ دستک دی۔ بچوں نے مجھے اطلاع کی۔ میں نے کہا کہ اسے کہو کہ مسجد کے اوپر سے ہو کر مین گیٹ کی طرف سے آئے مگر اس نے کہا کہ ضروری کام ہے' مولانا ایک منٹ کے لیے جلدی سے تشریف لائیں۔ میں گیا تو وہ ریلوے کنٹرول کا ایک ذمہ دار آفیسر تھا۔ اس کی زبان و ہونٹ خشک' چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ میں نے پوچھا کہ خیریت تو ہے۔ اس نے ڈبڈباتی آنکھوں سے نفی میں سر ہلایا۔ میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ خدایا خیر ہو' اتنا ذمہ دار آدمی اور یہ کیفیت۔

اس نے اپنی طبیعت کو سنبھالا تو مجھے ربوہ حادثہ کی اطلاع دی۔ اب ٹرین کو پہنچنے میں صرف دس پندرہ منٹ باقی تھے۔ میں نے شہر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رفقاء' علماء' شہریان فیصل آباد کے ڈی سی ایس پی کو فوراً اسٹیشن پر پہنچنے کا کہا۔ پریس رپورٹران' پنجاب میڈیکل کالج' گورنمنٹ کالج کے سٹوڈنٹس اور چیدہ چیدہ حضرات کو جہاں جہاں اطلاع ممکن تھی' کر دی۔ ریلوے لوکوشیڈ میں کام کرنے والے تمام لوگ میرے جمعہ کے مقتدی ہیں' ان کو پیغام بھجوایا کہ کام چھوڑ کر فوراً اسٹیشن پر پہنچ جائیں۔ میں ان امور سے فارغ ہو کر جب اسٹیشن پر پہنچا تو ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع تھے۔ نعرے بازی' احتجاج ہو رہا ہے۔ پولیس کی گارد' مجسٹریٹ ڈاکٹر صاحبان موجود ہیں۔ جو مسلمان اس ٹرین پر سفر کر رہے تھے' جنہوں نے قادیانی غنڈہ گردی کا ربوہ میں نظارہ دیکھا تھا' وہ بھی ہمارے اس احتجاج میں شریک ہوگئے۔ اسٹیشن پر اشتعال انگیز نعروں کا یہ عالم کہ کان پڑی آواز نہ سنائی دیتی تھی۔ مجھے دیکھتے ہی احتجاجی نعروں کا فلک شگاف شور اٹھا۔ اس عالم میں مسلمان زخمی طلبا کو ٹرین سے اتارا۔ ڈاکٹر صاحبان کے مشورہ پر ان طلبا کو گرم دودھ سے گولیاں دی گئیں۔ زخموں پر مرہم پٹی کی گئی۔ ڈاکٹروں کی اس ٹیم میں ایک قادیانی ڈاکٹر تھا۔ میں نے دیکھا تو سخت پریشان ہوا کہ اگر کسی کو اس کے قادیانی ہونے کا علم ہوگیا تو اس کا یہیں پر کام تمام

ہو جائے گا۔ میں نے اپنے معتمد کے ذریعے اس کو وہاں سے چلتا کر دیا کہ اگر بدبخت رکا رہا تو اپنی جان کا خود ذمہ دار ہوگا۔ ابھی اس قضیہ سے میں فارغ ہوا تھا کہ اطلاع ملی کہ فلاں اگلے ڈبے میں ایک قادیانی کو چھرا مار دیا گیا ہے۔ میں وہاں گیا تو مشتعل ہجوم نے ادھیڑ عمر کے فربہ بدن قادیانی کو زخمی کیا ہوا ہے۔ اس کی پٹائی جاری ہے۔ لوگوں نے اسے نکال کر اسٹیشن ماسٹر کے کمرے میں لا کر بند کر دیا۔ اس قادیانی نے مجھے کہا کہ مولانا مجھے بتایا جائے کہ مجھے کس جرم میں مارا گیا ہے۔ میں نے کہا جس جرم میں ربوہ کے قادیانیوں نے ہمارے معصوم مسلمان بچوں کو مارا ہے۔

ان دنوں فیصل آباد کے ڈپٹی کمشنر فرید الدین احمد تھے۔ ان کو فون کر کے بلایا گیا۔ ان کے ہمراہ ایس پی بھی تھے۔ ان کو کہا کہ وہ آکر دیکھیں کہ ہمارے بے گناہ بچوں کو قادیانیوں نے کس بے دردی سے زدوکوب کیا ہے۔ ان افسروں نے طلبا سے ملاقات کی' اس ڈبہ کو دیکھا جس کے اوپر کے لوہے کے کنڈے مڑے ہوئے تھے۔ جب مرہم پٹی کے عمل سے فارغ ہوئے تو افسران نے کہا کہ اب گاڑی کو آگے جانے دیں۔ ان زخمی طلبا کو یہاں اتار لیا جائے اور ان کا علاج معالجہ کیا جائے۔ ان زخمی طلبا سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ہم اسی حالت میں ملتان جائیں گے۔ ہم وہاں نشتر ہسپتال میں علاج کرائیں گے۔ ڈپٹی کمشنر نے دوبارہ کہا کہ اب آپ گاڑی آگے جانے دیں۔ میں نے ان سے کہا کہ جب تک صوبائی حکومت ہمارے یہ مطالبات مان نہیں لیتی' اس وقت تک گاڑی آگے نہیں جا سکتی۔

(۱) اس سانحہ کی ہائیکورٹ کے جج سے تحقیقات کرائی جائے۔

(۲) اس سانحہ میں شریک تمام ملزمان بشمول اسٹیشن ماسٹر قادیانی ربوہ و نشتر آباد کو گرفتار کیا جائے۔

(۳) اس سانحہ کے ملزمان کو کڑی سزا دی جائے۔

ڈپٹی کمشنر نے اسٹیشن ماسٹر کے کمرہ سے چیف سیکرٹری کو فون کیا اور تمام مطالبات ان کو پیش کیے۔ چیف سیکرٹری منٹ منٹ کی کارروائی سے باخبر تھے۔ انہوں نے تمام مطالبات تسلیم کر لیے۔ ڈپٹی کمشنر نے مجھے یقین دلایا کہ آپ کے تینوں مطالبات تسلیم کر لیے گئے ہیں۔ میں نے ریلوے اسٹیشن کی دیوار پر کھڑے ہو کر تقریر

کی' طلبا کو مخاطب ہو کر کہا "بچو! تم ہماری اولاد ہو۔ جگر کے ٹکڑے ہو۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جب تک قادیانیوں سے آپ کے خون کے ایک ایک قطرہ کا حساب نہیں لے لیا جاتا' اس وقت تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے"۔ پریس رپورٹران نے فوٹو لیے۔ زخمی طلبا کو ایئر کنڈیشن کوچ میں شفٹ کیا گیا اور ٹرین روانہ ہوگئی۔ پلیٹ فارم پر ہی شام کے پانچ بجے' الحیام ہوٹل میں پریس کانفرنس اور آئندہ کے پروگرام کا اعلان کرنے کے لیے میں نے پریس والوں کو ٹائم دے دیا۔ گھر آ کر گوجرہ' ٹوبہ ٹیک سنگھ' شورکوٹ' عبدالحکیم' مخدوم پور' خانیوال اور ملتان' جہاں جہاں ٹرین رکتی تھی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کو مظاہرہ کرنے کا سگنل دے دیا۔ چنانچہ جہاں جہاں سے ٹرین گزرتی گئی' احتجاجی مظاہرہ ہوتا گیا۔

ملتان دفتر میں فون کر کے مولانا محمد شریف جالندھری' لاہور آغا شورش کاشمیری اور راولپنڈی میں مولانا غلام اللہ خان مرحوم کو سانحہ کی اطلاع دی۔ مولانا محمد شریف جالندھری نے کراچی حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری کو' جو اس وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ تھے اور خانقاہ سراجیہ مولانا خواجہ خان محمد صاحب کو' جو اس وقت نائب امیر تھے' اطلاع دی۔ سارا دن فون کے ذریعے مولانا محمد شریف جالندھری ملک بھر میں اطلاع کرتے رہے اور تحریک کے لیے احباب کو اپنے مشوروں سے نوازتے رہے۔ حالات قادیانیت کے متعلق پہلے سے ہی تحریک کے متقاضی تھے۔ یہ خبر بجلی کا کام دے گئی۔

شام کو الحیام میں پریس کانفرنس ہوئی' جس میں مولانا مفتی زین العابدین' مولانا فقیر محمد' مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف' صاحبزادہ سید افتخار الحسن' مولانا فضل رسول حیدر' مولانا محمد صدیق' مولانا اللہ وسایا اور دوسرے رہنما موجود تھے۔ اخباری نمائندوں کے سامنے پوری تفصیلات بیان کیں اور دوسرے روز فیصل آباد شہر میں ہڑتال کا اعلان کر دیا۔ پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ لاہور' کراچی' بہاولپور' کوئٹہ' حیدرآباد' سکھر' پشاور' راولپنڈی کے علماء سے مشوروں کا سلسلہ جاری ہے۔ ان سے رابطہ کر کے تحریک کا آغاز کیا جائے گا۔ شہر کی تمام مساجد کے سپیکروں اور رکشہ پر سپیکر باندھ کر شہر میں اگلے روز کی ہڑتال اور جلسہ عام کا اعلان کرایا گیا۔ رات عشاء

کے قریب ان امور سے فارغ ہو کر گھر آیا تو آغا شورش کاشمیری مرحوم نے ٹیلیفون کیا کہ آپ لوگ کل کیا کر رہے ہیں۔ میں نے ساری تفصیلات بتائیں۔

آغا مرحوم نے فرمایا کہ کل کے جلسہ عام میں "قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کا اعلان کریں' تاکہ عوام کا غصہ حکومت کی بجائے قادیانیت کی طرف ہو' اس لیے کہ پچھلی تحریک میں قادیانیوں نے ہمارا تصادم حکومت سے کرا دیا تھا۔ اب تصادم بجائے حکومت کے' قادیانیوں سے رہے تاکہ پرامن تحریک جاری رکھ سکیں"۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سربراہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری" ان دنوں سوات کے سفر پر تھے۔ حضرت مولانا محمد شریف جالندھری" نے ملتان سے فون کیا تو اس پر سردار میر عالم خان لغاری' جو حضرت بنوری کے پرائیویٹ سیکرٹری تھے' انہوں نے حضرت بنوری کو اطلاع کے لیے ذیل کی کارروائی کی۔ مولانا قاری زرین احمد صاحب مدرس جامعہ فرقانیہ کوہاٹی بازار راولپنڈی اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

ماہ مئی میں محدث العصر حضرت علامہ محمد یوسف بنوری مدیر جامعۃ العلوم کراچی پنجاب اور صوبہ سرحد کے دورہ پر روانہ ہوئے تھے۔ چنانچہ ۲۹ مئی کو حضرت بنوری کے معتمد خاص جناب میر عالم خان لغاری نے حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب" کو' جامعہ فرقانیہ مدنیہ کوہاٹی بازار کے فون نمبر پر فون کیا اور حکم دیا کہ جلد سے جلد کسی کو سوات روانہ کر کے کسی طرح حضرت کو اس واقعہ سے باخبر کرائیں اور حضرت کو پیغام دیا جائے کہ آپ ۔۔ سے جلد واپس راولپنڈی آ کر اس واقعہ کے نتیجے میں حالات کو قابو میں رکھیں۔

چنانچہ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب نے بندہ (قاری محمد زرین نقشبندی ناظم جامعہ فرقانیہ مدنیہ) کو حکم دیا اور بندہ بذریعہ بس اس سفر پر روانہ ہوا۔ چنانچہ بندہ بوقت ظہر مینگورہ سوات حضرت مولانا فضل محمد صاحب سابق استاد جامعۃ العلوم کراچی کے مدرسہ مظہر العلوم محمد خونہ گل پہنچا تو معلوم ہوا کہ حضرت شیخ بنوری آگے بحرین مدین تشریف لے گئے ہیں۔ ساتھ بہت سے علماء کرام اور مولانا فضل محمد صاحب بھی گئے ہیں۔ چنانچہ پہلے سے پروگرام کے مطابق حضرت بنوری کے لیے

مولانا فضل محمد صاحب نے ایک برتن میں علاقائی دہی تیار کروا کر وہاں پہنچانے کا حکم دیا تھا۔ بندہ اور مولانا فضل محمد صاحب کے داماد قاری عبدالمنان صاحب گاڑی میں بیٹھ کر سیدھے بحرین مدین پہنچے۔ آگے یہ حضرات کھانے سے فارغ ہو کر چائے پی رہے تھے۔ چنانچہ بندہ نے پہنچتے ہی حضرت استاد محترم مولانا فضل محمد صاحب کو الگ کر کے ساری صورت اور آنے کی وجہ بتلائی۔ چنانچہ حضرت نے مولانا بنوری صاحب کو تفصیل سے آگاہ فرمایا تو حضرت نے فوراً روانگی کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اس ہوٹل سے روانہ ہوئے اور پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یہ سب علماء افضل خان صاحب کی دعوت پر ان کے گھر بمقام درگئی تشریف لائے۔ وہاں نماز عصر جماعت سے ادا فرمائی اور حضرت نے حاضرین کو یہ واقعہ بتلایا۔ چائے نوش فرما کر اسی وقت حضرت اپنے رفقاء کرام کے ساتھ واپس راولپنڈی روانہ ہوئے۔

حضرت شیخ بنوریؒ نے راولپنڈی پہنچ کر مولانا تاج محمود صاحب سے فیصل آباد' مولانا محمد شریف جالندھری سے ملتان' حضرت مولانا مفتی محمود' حضرت مولانا عبیداللہ انور' حضرت نوابزادہ نصراللہ خان' آغا شورش کاشمیری کو فون پر ہدایات دیں اور آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے احیاء اور تشکیل کی ضرورت پر زور دیا۔ تمام حضرات نے "حضرت" سے درخواست کی کہ آنجناب چونکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر ہیں اور یہی جماعت ہی اس مسئلہ کی داعی ہے' چنانچہ آپ مجلس عمل کا اجلاس طلب فرمائیں۔ راولپنڈی میں حضرت مولانا غلام اللہ خان شیخ القرآن' مولانا عبدالحکیم' حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی اور دوسرے حضرات موجود تھے۔ اکوڑہ خٹک میں مولانا عبدالحق اور سخاکوٹ میں حضرت مولانا عزیر گل غرضیکہ جن حضرات کو حضرت بنوریؒ کے راولپنڈی آنے کا علم ہوا' رابطہ شروع ہوگیا۔ تحریک کو منظم کرنے' پروان چڑھانے اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے کاوش شروع ہوگئی۔ مجاہدین سربکف ہو کر میدان میں اتر آئے۔ اہل اللہ نے اللہ رب العزت کے حضور سجدہ ریز ہو کر گڑگڑا کر رحمت خداوندی کو مدد کے لیے پکارا اور یوں اہل حق کا قادیانیت کے تعاقب میں ایک اور "سفر" شروع ہوگیا۔

۳۰ مئی کے اخبارات کی رپورٹ

لائل پور ۲۹ر مئی (نمائندہ خصوصی) پشاور سے آنے والی بارہ ڈاؤن چناب ایکسپریس پر آج ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ایک فرقہ کے تقریباً پانچ ہزار افراد نے حملہ کر دیا۔ حملہ بوگی نمبر ۴۰۵۵ پر کیا گیا' جس میں ملتان کے نشتر میڈیکل کالج کے ۱۴۰ طلبہ سوار تھے۔ حملہ آور خنجروں' لاٹھیوں' تلواروں اور ہاکیوں سے مسلح تھے۔ انہوں نے تمام طلبا کو سخت زدوکوب کیا۔ نشتر میڈیکل کالج یونین کے صدر ارباب عالم کو بہت زیادہ پیٹا گیا اور وہ بے ہوش ہوگئے۔ تیس طالب علم سخت زخمی ہوگئے ہیں۔ حملہ کا سبب یہ بتایا گیا ہے کہ ملتان کے طالب علم تفریحی دورے پر پشاور گئے تھے اور راستہ میں ربوہ سے گزرتے ہوئے انہوں نے ختم نبوت کے حق میں نعرے لگائے' جس پر ربوہ کے ایک فرقہ کے طلبا اور دیگر افراد نے انتقام لینے کا پروگرام بنایا۔ بتایا گیا ہے کہ اس پروگرام میں ربوہ کے اسٹیشن ماسٹر بھی شریک تھے' جو اسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے سگنل ہونے کے باوجود ٹرین نہیں جانے دی۔ پچاس ساٹھ آدمی سرگودھا سے ہی ٹرین میں سوار ہوگئے تاکہ ربوہ پہنچ کر ملتانی طلبا کے ڈبہ کی نشاندہی کر سکیں۔ ٹرین رکی تو تقریباً پانچ ہزار مسلح افراد نے بوگی نمبر ۴۰۵۵ پر حملہ کر دیا۔ دروازے میں کھڑے ایک طالب علم کو زبردستی گھسیٹ کر نیچے گرا لیا گیا۔ طلبا نے صورت حال کی نزاکت کے پیش نظر ڈبہ کی کھڑکیاں بند کر لیں مگر شیشے توڑ دیئے گئے۔ ڈبہ پر زبردست پتھراؤ کیا گیا' دروازہ زبردستی کھول لیا گیا اور حملہ آوروں نے اندر گھس کر ایک ایک کو زدوکوب کیا۔ بھاگتے ہوئے طلبا کا تعاقب کر کے انہیں مارا۔ ملتانی طلبا کے کپڑے پھاڑ لیے گئے' ان کی متعدد گھڑیاں' چار سوٹ کیس' ایک ریڈیو' ایک تھرماس اور ایک پریشر ککر چھین لیا گیا۔ ایک طالب علم عبدالرحمٰن کو پکڑ کر حملہ آور اسٹیشن ماسٹر کے کمرے میں لے گئے اور اسے حد سے زیادہ زدوکوب کیا۔ ٹرین کے گارڈ نے اس تمام واقعہ کی تصدیق کی ہے۔

بتایا گیا ہے کہ حملہ آوروں میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طلبا' بعض استاد' متعدد دکاندار اور شہری شامل تھے۔ ایک عینی شاہد نے بتایا ہے کہ ربوہ ریلوے اسٹیشن کے اسٹیشن ماسٹر حملہ آوروں کی حوصلہ افزائی کرتے رہے اور انہوں نے چلا چلا کر کہا کہ ملتانی طلبا کو خوب مارو۔ جب ٹرین لائل پور پہنچی تو یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح

پھیل چکی تھی۔ ڈپٹی کمشنر اور پولیس کے سربراہ وہاں پہنچ گئے۔ انہوں نے زخمی طلبا کو طبی امداد مہیا کی اور زیادہ زخمی طلبا ایک خاص ٹرین میں فوری طور پر ملتان بھیج دیئے گئے۔ ڈپٹی کمشنر نے طلبا کو یقین دلایا کہ وہ صورت حال کی تحقیقات اور ضروری کارروائی کریں گے' تاہم یہاں طلبا میں بے حد بے چینی پائی جاتی ہے اور طالب علم لیڈروں نے اس واقعہ کی شدید مذمت کی ہے۔ شدید زخمی طلبا کے نام یہ ہیں: ارباب عالم (صدر نشتر میڈیکل کالج سٹوڈنٹس یونین) خالد عبداللہ' محمد امین' محمد فاروق' عبدالرحمٰن' منظور حسین' مسرت حسین' طلعت محمود' آفتاب اور حسن محمود۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس لائل پور نے رابطہ قائم کرنے پر بتایا کہ نشتر میڈیکل کالج کے طلبا کی یہ جماعت ۲۲ مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن سے گزری تھی۔ احمدی حلقوں کے مطابق ان طلبا نے اشتعال انگیز نعرے لگائے تھے' چنانچہ آج جب یہ جماعت واپس جا رہی تھی تو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر تین چار ہزار مسلح نوجوان پہلے سے موجود تھے۔

طلبا نے ایس پی کو بتایا کہ ان لوگوں نے ٹرین کے رکتے ہی ہاکیوں' لاٹھیوں' تلواروں' سوؤں اور چاقوؤں سے ان پر حملہ کر دیا۔ اس حملہ میں ۲۰ طالب علم زخمی ہوگئے۔ سب طلبا کو ایک ایئر کنڈیشنڈ ڈبے میں ملتان روانہ کر دیا گیا۔ طلبا میں خاصا اشتعال پایا جاتا تھا۔ (سرکاری ترجمان)

لاہور میں صوبائی حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ اس واقعہ میں ملوث بیس ملزموں کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور مزید ملزموں کی تلاش جاری ہے۔ ترجمان کے مطابق واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ڈی آئی جی سرگودھا اور ایس پی جھنگ فوراً ربوہ پہنچے اور ملزموں کی گرفتاری کے لیے کارروائی کی۔

اس ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ حکومت امن و امان برقرار رکھنے کا تہیہ کیے ہوئے ہے اور جس کسی نے بھی اشتعال انگیزی کی اور امن و امان کو درہم برہم کرنے کی کوشش کی' اسے سختی سے کچل دیا جائے گا۔ قانون کی خلاف ورزی کسی بھی حال میں برداشت نہیں کی جائیگی اور جو کوئی بھی مجرم ہو' خواہ وہ کسی بھی گروہ یا طبقہ سے تعلق رکھتا ہو' اسے اپنی بداعمالیوں کی سزا بھگتنا پڑے گی اور نہ اس واقعہ کو اس

طرح سے استعمال کرنے کی اجازت دے گی' جس سے عوامی امن کو خطرہ لاحق ہو۔ ترجمان نے کہا کہ حکومت اس واقعہ کے حساس پہلو کو پوری طرح سمجھتی ہے اور صورت حال سے بطریق احسن عہدہ برآ ہوگی۔ ترجمان نے بتایا کہ رات دس بجے تک قریب دو درجن افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ ربوہ ریلوے اسٹیشن کے عملہ کے بعض ارکان کو بھی شامل تفتیش کر لیا گیا ہے۔ مزید گرفتاریوں کی توقع ہے۔

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر کی گئی غنڈہ گردی کے سلسلہ میں پولیس گرفتار شدگان کو کل بروز جمعرات سرگودھا عدالت میں پیش کر کے ریمانڈ حاصل کرے گی' تاکہ اس واقعہ کی تفتیش کی جا سکے۔

ملتان سے نمائندہ خصوصی کے مطابق جن زخمی طلبا کو نشتر ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے' ان کے نام یہ ہیں: عبدالرحمٰن ولد خان محمد رول نمبر ۱۰' محمد امین ولد چودھری الٰہی بخش رول نمبر ۴۷ فرسٹ ایئر' خالد عزیز ولد برکت علی رول نمبر ۸۲ فرسٹ ایئر' محمد حسن محمود ولد سید امجد حسین رول نمبر ۱۱۲ فرسٹ ایئر' ارباب عالم خان ولد شیر عالم خان رول نمبر ۱۸۵ فائنل ایئر' سعید باجوہ ولد محمد ابراہیم باجوہ رول نمبر ۸۸ فرسٹ ایئر' نعیم احمد ولد منظور احمد رول نمبر ۱۷۰ فرسٹ ایئر' آفتاب محمود ولد کمال الدین رول نمبر ۱۵۳ فورتھ ایئر' خالد عبداللہ ولد محمد صدیق رول نمبر ۱۲۹ فرسٹ ایئر' محمد فاروق ولد چودھری الٰہی رول نمبر ۴۷ فرسٹ ایئر۔ زخمیوں میں سے خالد عزیز اور آفتاب محمود کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

آج شام جب ان زخمی طلبا کو لے کر خصوصی گاڑی ملتان پہنچی تو وہاں طلبا کی ایک بڑی تعداد پہلے سے موجود تھی۔ وہ سخت بپھرے ہوئے اور مشتعل تھے۔ پولیس کی بھاری تعداد وہاں پہلے ہی متعین کر دی گئی تھی۔ ڈپٹی کمشنر ملتان اور ایس ایس پی بھی وہاں پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے طلبا سے پرامن رہنے کی اپیل کی' چنانچہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا۔ ان طلبا کو نشتر ہسپتال پہنچا دیا گیا' جہاں انہیں وارڈ نمبر ۱ میں داخل کیا گیا۔ اپنے زخمی ساتھیوں کو دیکھ کر طلبا میں سخت اشتعال پیدا ہو گیا۔ انہوں نے طارق ہاسٹل اور ابن سینا ہاسٹل میں ایک فرقے کے طالب علموں پر حملہ کیا اور ان کا سارا سامان باہر نکال کر آگ لگا دی۔ طلبا نے اس کے بعد مبشر میڈیکل ہال

پر حملہ کر دیا اور وہاں شوکیس توڑ ڈالا لیکن پولیس بروقت پہنچ گئی اور میڈیکل ہال کو مکمل تباہی سے بچا لیا گیا۔ طلبا نے اس کے بعد شبستان ہوٹل پر بھی حملہ کی کوشش کی۔ اس ہوٹل کو بھی پولیس نے بمشکل بچایا۔ بتایا گیا ہے کہ پولیس نشتر میڈیکل سٹوڈنٹس یونین کے جنرل سیکرٹری میاں احسان باری کو اپنے ساتھ لے گئی ہے۔

لاہور ۲۹ر مئی۔ جماعت اسلامی پاکستان کے سیکرٹری جنرل چودھری رحمت الٰہی نے ایک بیان میں ربوہ کے واقعہ کی شدید مذمت کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس سنگین واقعہ کی اعلیٰ عدالتی سطح پر تحقیقات کرائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ مصدقہ اطلاع کے مطابق آج صبح ربوہ ریلوے اسٹیشن پر اڑھائی تین ہزار مسلح افراد نے' جو پہلے سے اسٹیشن پر اس غرض کے لیے جمع کیے گئے تھے' چناب ایکسپریس کو روک کر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا پر حملہ کر دیا۔ طلبا کو ڈبوں سے نکال نکال کر مارا پیٹا گیا۔ ان کا سامان لوٹ لیا گیا اور تقریباً پون گھنٹہ تک تشدد اور غنڈہ گردی کرنے کے بعد گاڑی کو وہاں سے جانے دیا گیا۔ چودھری رحمت الٰہی نے کہا کہ یہ ایک غیر معمولی واقعہ ہے۔

نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر حملہ کے واقعہ کی فوری تحقیقات کرائی جائے

لائل پور ۲۹ر مئی (نمائندہ خصوصی) لائل پور کی دینی و سیاسی اور سماجی تنظیموں نے ایک ہنگامی پریس کانفرنس میں ربوہ اسٹیشن پر نشتر کالج کے طلبا پر ایک خاص فرقہ کے منظم اور مسلح حملے کی شدید مذمت کی ہے۔ آل پارٹیز کے کنوینر مولانا تاج محمود نے ایک پریس کانفرنس میں مطالبہ کیا کہ نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر' جن ریلوے ملازمین نے منظم سازش کے تحت حملہ کرایا' انہیں فوری طور پر معطل کیا جائے اور ملزمان کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ انہوں نے اس واقعہ کی تحقیقات کے لیے ہائی کورٹ کے جج کے تقرر کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ پریس کانفرنس میں مولانا تاج محمود نے الزام عاید کیا کہ خاص فرقہ کے لوگ ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کر کے حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں۔ حکومت کو اس فرقہ سے خبردار رہنا چاہیے۔

انہوں نے کہا ربوہ اسٹیشن پر حملہ اتفاقی نہیں بلکہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت تھا۔ پنجاب میڈیکل کالج لائل پور اور میڈیکل کالج راولپنڈی کے طلبا کے ترجمان عبدالوحید نے اس واقعہ کی شدید مذمت کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس کی فوری تحقیقات کی جائے۔ جماعت اسلامی' تحریک استقلال اور اسلامی جمعیت طلبا نے بھی اس کی فوری تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ملتان کے طلبہ پر حملہ کے خلاف آج سرگودھا کے تمام کاروباری مراکز احتجاج کے طور پر بند رہے اور تاجر' طلبا' مزدور اور دیگر شہری سڑکوں پر نکل آئے اور غنڈہ گردی کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ انہوں نے ایک فرقہ کی کچھ دکانوں پر پتھراؤ بھی کیا۔ اس فرقہ کے ارکان نے اپنی دکانوں سے فائرنگ کی اور بعض طلبا کو پکڑ کر حبس بے جا میں رکھا اور زد و کوب کر کے شدید زخمی کر دیا۔ دریں اثناء آج ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے دو صد سے زاید وکلاء نے اس واقعہ کے خلاف زبردست احتجاجی جلوس نکالا' جس کی قیادت صدر بار چودھری محمد اکبر چیمہ ایڈووکیٹ کر رہے تھے۔ مختلف اجتماعات میں قاری عبدالسمیع' رانا ظہور احمد خاں' مفتی محمد طفیل گوندی ایڈووکیٹ و دیگر رہنماؤں نے اس واقعہ پر سخت افسوس کا اظہار کیا اور مطالبہ کیا ہے کہ تمام حملہ آوروں کو فوری طور پر گرفتار کر کے سخت ترین سزا دی جائے ورنہ حالات بگڑ جانے کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ آج پولیس اور طلبا کے درمیان بھی کئی جھڑپیں ہوئیں۔

لائل پور

لائل پور سے ہمارے سٹاف رپورٹر کی اطلاع کے مطابق نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر ربوہ کے خاص فرقہ کے قاتلانہ حملہ کے خلاف احتجاج کے طور پر آج لائل پور میں مکمل ہڑتال رہی اور جگہ جگہ مشتعل ہجوم نے مرزائیوں کی دکانوں کا سامان بازاروں میں رکھ کر نذر آتش کر دیا۔ آج لائل پور کی مختلف سیاسی' دینی اور سماجی تنظیموں نے مشترکہ اور علیحدہ علیحدہ اجلاس میں طلبا پر ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دے کر ربوہ

کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور ربوہ کے واقعہ کی اعلیٰ عدالتی تحقیقات کرائی جائے۔ کل اس المیہ کی خبر سنتے ہی طلبا اور تمام مکتب فکر کے شہروں میں غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ آج زرعی یونیورسٹی' تمام کالجوں اور سکولوں کے طلبا نے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا اور بازار میں آ گئے۔ انہوں نے مرزائیوں کے خلاف نعرے لگائے اور ان کی دکانوں کے سامان کو نذر آتش کر دیا۔ ہجوم نے مراد کلاتھ ہاؤس (ریل بازار)' سفینہ پرنٹنگ ملز کا سیل ڈپو (مندر گلی)' پبلک بک ڈپو (بھوانہ بازار)' ممتاز آپٹیکل (کچہری بازار)' ناصر دواخانہ (گول بازار)' لودھی واچ کمپنی (افغان چوک)' شاہ میڈیکوز (کچہری بازار)' سفینہ پرنٹنگ ملز (مقبول دواخانہ)' حمیدیہ دواخانہ (عبداللہ پور) کا سامان بازاروں میں رکھ کر جلا دیا۔ پولیس نے جگہ جگہ مظاہرین پر اشک آور گیس استعمال کی۔ لائل پور میں مشتعل ہجوم سارا دن مظاہرے کرتا رہا۔ کارخانہ بازار کی لوہے کی دو دکانیں بھی مظاہرین نے لوٹ لیں۔ فیڈرل سیکورٹی فورس اور پولیس کے مسلح دستے پورے شہر میں گشت کرتے رہے۔ مظاہرین ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتے اور مرزائیوں کی دکانوں کو چن چن کو لوٹتے رہے۔

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کی مجلس عاملہ نے ایک ہنگامی اجلاس میں مرزائیوں کی جانب سے نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر قاتلانہ حملہ کی مذمت کی ہے۔ اجلاس میں منظور کی گئی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ یہ حملہ پہلے سے سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت کیا گیا اور ایک وفاقی وزیر کے حالیہ بیان کے ردعمل کے طور پر یہ اندوہناک حادثہ پیش آیا۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ واقعہ کی تحقیقات کے لیے خاص ٹریبونل مقرر کیا جائے۔ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور ان کی ریاست در ریاست کے وجود کو ختم کیا جائے۔ عاملہ نے فیصلہ کیا ہے کہ وکلاء عدالتوں کا بائیکاٹ کریں گے اور احتجاجی جلوس نکالیں گے۔

تحریک استقلال کی مجلس عاملہ' تحریک تحفظ اسلام' جامعہ طبیہ اسلامیہ نے بھی اس المیہ کی شدید مذمت کی ہے۔ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ کے اساتذہ اور انجمن طلبا نے بھی اس واقعہ کی مذمت کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ سپریم کورٹ کے جج سے اس کی تحقیقات کرائی جائے۔

آج لائل پور کی تمام سیاسی' دینی اور سماجی تنظیموں کا ایک مشترکہ اجلاس جامع مسجد کچہری بازار میں منعقد ہوا۔ مفتی جناب زین العابدین (تبلیغی جماعت)' مولانا تاج محمود (کنوینر آل پارٹیز)' مولانا طفیل احمد ضیا (جماعت اسلامی)' چودھری صفدر علی رضوی (جمیعت علماء پاکستان)' ملک احمد سعید اعوان (پیپلزپارٹی) اور دوسرے رہنماؤں نے خطاب کیا۔

پیپلز پارٹی کے سربراہ نے نہایت ہی ایمان افروز تقریر کی اور مطالبہ کیا کہ غنڈہ گردی کا خاتمہ کیا جائے۔ مقررین نے مطالبہ کیا کہ ربوہ کے سانحہ کی اعلیٰ عدالتی تحقیقات کی جائے۔ مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے۔ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دے کر ریاست کے اندر ریاست کے تصور کو ختم کیا جائے۔ اجلاس کے بعد علماء کرام اور سیاستدانوں نے شہر میں ایک جلوس نکالا۔ کچہری بازار کے آخری حصہ پر حبیب بنک کی بڑی بلڈنگ کے سامنے مولانا مفتی زین العابدین کی اپیل پر جلوس منتشر کر دیا گیا۔ پولیس نے آج لائل پور شہر میں مظاہرہ کرنے کی بنا پر چالیس افراد کو زیر حراست لے لیا ہے۔ ان میں زیادہ تر تعداد طلبا کی ہے۔ گزشتہ رات جن تین افراد خالد لطیف اور سعید شاہ نے لاؤڈ سپیکر پر ہڑتال کا اعلان کیا تھا' پولیس نے انہیں بھی زیر حراست لے لیا ہے۔ یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ مرزائیوں کی بہت بڑی تعداد گزشتہ شب ہی ربوہ اور دوسرے محفوظ مقامات پر منتقل ہو گئی تھی۔ لائل پور ضلع کے دیگر تمام بڑے بڑے شہروں ٹوبہ ٹیک سنگھ' گوجرہ' کمالیہ' سمندری' جڑانوالہ' چک جھمرہ وغیرہ سے آمدہ اطلاعات کے مطابق وہاں بھی مشتعل مظاہرین نے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا اور مرزائیوں کی دکانوں کے تجارتی سامان کو نقصان پہنچایا۔ گوجرہ میں سگریٹ کے ٹو کی ایجنسی' چوہان میڈیکل سٹور' رفیق میڈیکل سٹور اور کپڑے کی ایک دکان کو نذر آتش کر دیا گیا۔

ایک سرکاری ذریعہ نے آج ٹیلی فون پر بتایا کہ شہر میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے باوجود شہر میں ہنگامے ہوئے اور املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔ جناح کالونی میں مرزائیوں کی دو کوٹھیاں نذر آتش کر دی گئیں۔

۳۰ مئی کی عمومی رپورٹ

مولانا مفتی محمود اور دوسرے رہنماؤں نے قومی اسمبلی میں سانحہ ربوہ کے متعلق آواز بلند کی تو وفاقی وزیر تعلیم مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے قومی اسمبلی کو بتایا کہ حکومت کو گزشتہ ربوہ کے واقعہ کا سخت افسوس ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعہ کے ذمہ دار افراد کو قرار واقعی سزا ملے گی۔ چونکہ یہ صوبائی معاملہ ہے' صوبائی اسمبلی میں اس پر بحث ہو چکی ہے' اس لیے اسے قومی اسمبلی میں زیر بحث نہ لایا جائے۔ صوبائی حکومت نے کمیشن قائم کر دیا ہے۔ اس کی سفارشات موصول ہوتے ہی ملزمان اپنے انجام کو پہنچیں گے۔

ملتان میں تمام دینی جماعتوں کا اجلاس ہوا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت' جمعیت علماء اسلام' جماعت اسلامی' جمعیت علماء پاکستان' مجلس احرار اسلام نے مشترکہ اجلاس میں قرارداد مذمت پاس کی۔

ایبٹ آباد میں وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ وہ قومی اسمبلی میں بل پیش کریں گے' جس کے تحت مذہب کے مقدس مقامات کو سیاست کے لیے استعمال کرنے پر پابندی لگا دی جائے گی۔ وہ کل رات ایبٹ آباد میں پیپلز پارٹی کے امیدواروں کی حمایت میں منعقد ہونے والے ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ ("سنگ میل" ملتان' ۳۰ مئی)

پنجاب کے تمام سکول و کالج بند کر دیئے گئے۔ زرعی یونیورسٹی لائل پور کے طلبا کا احتجاجی جلسہ و جلوس۔ ریڈیو سے اعلان کیا گیا کہ ربوہ واقعہ کے ملزمان گرفتار کر لیے گئے۔ قانون شکنی کرنے والوں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ شام تک لائل پور میں ربوہ مظالم کی مذمت اور احتجاج کرنے والے ۸۵ مظاہرین گرفتار کر لیے گئے۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن فیصل آباد نے قرارداد مذمت پاس کی۔ لائل پور سینما اونر ایسوسی ایشن کے صدر اللہ دتہ چوہدری نے ربوہ قادیانی مظالم کے خلاف سینماؤں کی ہڑتال کا اعلان کر دیا۔ پنجاب پیپلز پارٹی کے صدر ملک معراج خالد نے واقعہ ربوہ کی مذمت کی اور کارکنوں کو ہدایت کی کہ اس واقعہ کو سیاسی مقاصد کے لیے مفاد پرستوں کو استعمال کرنے کا موقع نہ دیا جائے۔ سندھ میں اخبارات کو فرقہ وارانہ منافرت کی خبروں کو شائع کرنے کی ممانعت کر دی گئی۔

پنجاب اسمبلی میں حزب اختلاف نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اپوزیشن رہنما علامہ رحمت اللہ ارشد' حاجی سیف اللہ' سید تابش الوری' خالق داد بندیال نے سانحہ ربوہ پر دھواں دھار تقریریں کیں۔ پیپلز پارٹی کے رکن علی اسد اللہ نے بھی ایمان پرور تقریر کی۔ حنیف رامے صاحب نے بحث کو سمیٹا تو دھمکی دی کہ اس واقعہ کے خلاف تحریک چلائی گئی تو سخت کارروائی کی جائے گی۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ اکثریت میں ہے' وہ قانون سے بچ جائے گا تو قانون اندھا ہے' تو وہ اس کو پیس کر رکھ دے گا۔ (دیکھئے ایسے لگتا ہے کہ حنیف رامے نہیں بول رہے' مرزا قادیانی کی جعلی نبوت کا منادیا اس کا فرشتہ ٹیچی ٹیچی بول رہا ہے)۔

پورے ملک میں سانحہ ربوہ کے خلاف شدید احتجاج ہو رہا ہے۔ ہر مسلمان بلا امتیاز مسلک' فتنہ قادیانیت کے خلاف اسلام کا چلتا پھرتا سپاہی نظر آ رہا ہے۔

۳۱ر مئی کے اخبارات کی رپورٹ

سرگودھا

۲۹ر مئی۔ سانحہ ربوہ کے خلاف ۳۰ر مئی کو سرگودھا کے تمام کاروبار احتجاج کے طور پر بند رہے۔ تاجر' طلبا' مزدور' علما و دیگر شہری سڑکوں پر نکل آئے اور قادیانی غنڈہ گردی کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ قادیانیوں نے اپنی دکانوں سے فائرنگ کی اور بعض طلبا کو پکڑ کر حبس بے جا میں رکھا اور زد و کوب کر کے شدید زخمی کر دیا۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سرگودھا کے دو صد سے زاید وکلا نے اس واقعہ کے خلاف زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا' جس کی قیادت صدر بار چودھری محمد اکبر چیمہ ایڈووکیٹ نے کی۔ مختلف اجتماعات منعقد ہوئے' جن سے مولانا قاری عبدالسمیع' رانا ظہور احمد خان' مفتی محمد طفیل گوندی ایڈووکیٹ' جناب راؤ عبدالمنان نے خطاب کیا اور مطالبہ کیا کہ تمام قادیانی حملہ آوروں کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے اور سخت ترین سزا دی جائے ورنہ حالات بگڑنے کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ آج تمام تعلیمی اداروں کے طلبا نے احتجاج کیا۔ پولیس اور طلبا کے درمیان بعض مقامات پر جھڑپیں بھی ہوئیں۔

آج سلانوالی میں تمام سرکاری و کاروباری مراکز مکمل طور پر بند رہے اور چناب ایکسپریس میں سوار طلبا پر ربوہ میں حملہ کے خلاف زبردست جلوس نکالا گیا' جس کی قیادت مولانا فضل الرحمٰن احرار اور محمد مشتاق نے کی۔ ختم نبوت کے حق میں زبردست نعرے لگائے گئے اور مجرموں کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ سلانوالی میں آج جیسی مکمل ہڑتال کبھی نہیں ہوئی۔ پان سگریٹ تک کی دکانیں بند رہیں۔ سلانوالی کی تاریخ میں پہلی بار طالبات نے بھی جلوس نکالا۔

سرگودھا۔ تھانہ ریلوے پولیس سرگودھا نے ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر ملتان کے طلبا پر حملہ کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کر کے بہتر افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ ریلوے پولیس نے ربوہ ریلوے اسٹیشن کے انچارج کی رپورٹ پر مقدمہ درج کیا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ کراچی جانے والی چناب ایکسپریس ۲۹ر مئی کو ۱۰ بج کر ۵ منٹ پر ربوہ پہنچی۔ گاڑی میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا بھی سوار تھے۔ انہوں نے قادیانی فرقہ کے خلاف نعرے لگائے' جس کے جواب میں پلیٹ فارم پر موجود قادیانی طلبا نے بھی نعرے لگائے۔ بعد ازاں فریقین میں ہاتھا پائی ہوئی' جس سے متعدد طلبا اور اسٹیشن ماسٹر زخمی ہو گئے۔

ریلوے پولیس نے ریلوے ایکٹ ۱۲۰، ۱۲۷ اور ۱۴۸، ۱۴۹ ت پ کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ آج گرفتار شدہ افراد کو ڈیوٹی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کر کے سرگودھا جیل میں منتقل کر دیا گیا ہے اور سرگودھا میں مظاہرین پر جن پانچ قادیانی افراد ڈاکٹر مسعود احمد' منصور احمد' محبوب جنود' محمد عامر کمپوڈر اور محمد اطہر کمپوڈر نے فائرنگ کی' ان کے خلاف سٹی پولیس نے دفعہ ۳۰۷ ت پ کے تحت مقدمہ درج کر کے ان کا اسلحہ' دو رائفلیں' دو بندوقیں اور بائیس کارتوس اپنی تحویل میں لے لیے ہیں اور انہیں گرفتار کر لیا ہے۔ آج ڈپٹی کمشنر سرگودھا نے ڈسٹرکٹ کونسل ہال میں شہریوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس واقعہ کے خلاف شہریوں کو پر امن مظاہرہ کرنے کا تو حق ہے مگر قانون کو ہاتھ میں لینے کی اجازت کسی شخص کو نہیں دی جا سکتی اور شرپسند عناصر کا سختی سے محاسبہ کیا جائے گا۔ ہر محب وطن شہری کا فرض ہے کہ وہ کوئی ایسا قدم نہ اٹھائے' جس سے قومی املاک کو نقصان پہنچے۔ آج کمشنر

سرگودھا ڈی آئی جی اور صوبائی وزیر قانون سردار صغیر احمد بھی چنیوٹ پہنچ گئے اور اپیل کی کہ عوام امن و امان قائم کرنے میں تعاون کریں۔

پنجاب اسمبلی

لاہور ۳۰ر مئی پنجاب اسمبلی میں حزب اختلاف نے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور ربوہ اسٹیشن پر جن افراد نے نشتر کالج کے طلبا کو زدوکوب کیا ہے' انہیں عبرتناک سزا دی جائے اور ربوہ میں جو ناجائز اسلحہ جمع کیا گیا ہے' اس کے سلسلے میں موثر اقدامات کیے جائیں۔ اپوزیشن کے قائد علامہ رحمت اللہ ارشد' حاجی سیف اللہ' سید تابش الوری' خالق داد بندیال اور دیگر ارکان نے یہ مطالبہ ربوہ اسٹیشن پر ہونے والے واقعہ پر بحث کے دوران تقریر کرتے ہوئے کیا۔

سید تابش الوری نے کہا کہ ربوہ اسٹیشن پر رونما ہونے والے واقعہ سے پورے صوبے کے عوام میں اضطراب اور ہیجان پیدا ہوگیا ہے اور حالات انتہائی سنگین صورت اختیار کر گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ منظم و مسلح ہو کر جس منصوبہ بندی سے ربوہ اسٹیشن پر دن دہاڑے ٹرین روک کر بربریت کا مظاہرہ کیا گیا ہے' اس کی مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ جس انداز میں اس واقعہ کے خلاف احتجاج جاری ہے' اس کا بروقت نوٹس نہ لیا گیا اور سدباب کے ذرائع اختیار نہ کیے گئے تو حالات قابو سے باہر ہو جائیں گے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور ربوہ میں قادیانیوں نے جو آزاد ریاست قائم کر رکھی ہے' اسے ختم کیا جائے۔

قائد حزب اختلاف علامہ رحمت اللہ ارشد نے کہا کہ ختم نبوت کی دینی حیثیت کے متعلق تمام ملک کے علما متفق ہیں کہ قادیانی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کا فتنہ بین الاقوامی سازش کا نتیجہ ہے۔ ربوہ کے واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے الزام عاید کیا کہ سات دن منصوبہ بندی کی گئی لیکن حکومت نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قادیانیوں نے پیپلز پارٹی کا ساتھ دیا تھا' اس کے ذریعے ان میں سے بعض ارکان اس ایوان میں بھی آ گئے ہیں۔

علامہ رحمت اللہ ارشد نے کہا کہ اسلامی ممالک نے بھی اس بات پر احتجاج کیا تھا کہ حکومت نے اس فتنہ کو باقی رکھا ہوا ہے۔ قائد حزب اختلاف نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ ربوہ اسٹیشن کے واقعہ کے مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے۔ انہوں نے حکومت کو خبردار کیا کہ ربوہ میں قادیانیوں نے اسلحہ جمع کر رکھا ہے تاکہ وہ کسی بھی وقت ملک میں خانہ جنگی کی آگ بھڑکا سکیں۔

حاجی سیف اللہ خان نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو فوری طور پر اقلیت قرار دیا جائے اور انہیں تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ فرقہ صرف پاکستان کے لیے نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کے لیے خطرہ ہے کیونکہ اس جماعت کا رابطہ اسرائیل جیسے اسلام دشمن ملک سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ جدہ کانفرنس میں مسلم ممالک نے اس جماعت کو عالم اسلام کے لیے خطرہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ربوہ میں تمام دوسرے لوگوں کو پلاٹ الاٹ کیے جائیں اور اس کو آزاد ریاست بننے سے روکا جائے۔ حزب اختلاف کے ڈپٹی لیڈر نے واقعہ کی شدید مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے' انہیں تمام کلیدی اسامیوں سے علیحدہ کیا جائے اور اس واقعہ کے مرتکب افراد کو عبرتناک سزا دی جائے۔ انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ جوش میں آ کر قومی ملکیت کو تباہ نہ کریں اور قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔ مسٹر خالق داد بندیال نے بھی قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے اور کلیدی عہدوں سے ہٹانے کے مطالبے کی حمایت کی۔

پیپلز پارٹی کے رکن اور سابق صوبائی وزیر تعلیم و صنعت و خوراک و امداد باہمی مسٹر عبدالحفیظ کاردار نے تجویز پیش کی کہ اس مسئلے کا فوری نوٹس لیا جائے' قادیانیوں کے مسئلے کو طے کرنے کے لیے اسلامی نظریات کی کونسل کے سامنے پیش کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے رکن کی حیثیت میں وہ اپنے اس منشور کے پابند ہیں جس میں اسلام کو اپنا دین قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسولؐ سے زیادہ کسی چیز کی اہمیت نہیں۔

پیپلز پارٹی کے رکن سید علی اسد اللہ نے کہا کہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم اپوزیشن کے ارکان کی طرح ختم نبوت کے حامی ہیں لیکن اس فتنہ کو کھڑا انگریز نے

کیا تھا' پیپلز پارٹی کا اس میں کوئی قصور نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ختم نبوت پر جان' مال' اولاد' ممبری سب کچھ قربان کرنے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے ربوہ میں متوازی حکومت کا سا نظام قائم کرنے کی مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ دوسرے طبقہ کے لوگوں کو بھی ربوہ میں پلاٹ الاٹ کیے جائیں اور واقعہ کی تحقیقات ہائی کورٹ کے جج سے کرائی جائے۔

رامے کی زناری

لاہور ۳۰ مئی وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر حنیف رامے نے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر گزشتہ روز رونما ہونے والے واقعہ کو سنگین قرار دیا ہے اور اس پر اظہار افسوس کرتے ہوئے اس کی عدالتی تحقیقات کا یقین دلایا ہے۔ انہوں نے آج پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں کل کے واقعہ کے بارے میں التوا کی تحریکوں پر بحث ختم کرتے ہوئے بتایا کہ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ملتان کے طلبا کو زدوکوب کرنے کے واقعہ کی تحقیقات کے لیے ہائیکورٹ کا جج مقرر کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے ایوان کو بتایا کہ کل رات ہی ربوہ میں ۷۱ افراد کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ انہیں آج سرگودھا کی ایک عدالت میں پیش کر دیا گیا اور اب وہ سرگودھا کی ایک حوالات میں بند ہیں۔ جرم ثابت ہونے پر انہیں سخت ترین سزا دی جائے گی۔ جو طالب علم زخمی ہوئے تھے' وہ ملتان کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ حکومت کسی حالت میں بھی غیر قانونی سرگرمیاں برداشت نہیں کرے گی۔ انہوں نے اپیل کی کہ اس واقعہ کو فرقہ وارانہ رنگ دینے کی کوشش نہ کی جائے اور امن و امان کو برقرار رکھنے میں حکومت سے تعاون کیا جائے۔

اس واقعہ پر حزب اختلاف کے میاں خورشید انور' سید تابش الوری' حاجی سیف اللہ' چودھری امان اللہ لک' ملک خالق داد بندیال' خانزادہ خان محمد اور قائد حزب اختلاف علامہ رحمت اللہ ارشد نے ایوان میں التوائے اجلاس کی تحریک پیش کی تھی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر حنیف رامے نے کہا کہ اگر کسی فرد یا گروہ نے قانون کو ہاتھ میں لینے کی کوشش کی تو اس کو کچل دیا جائے گا اور اس واقعہ کو فرقہ وارانہ شکل

دینے کی کوشش کی گئی اور فسادات کرائے گئے تو سخت کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے فوری طور پر ملزموں کو گرفتار کر لیا ہے۔ حکومت قانون کی بالادستی قائم کرنا چاہتی ہے۔ اگر کوئی قانون شکنی کرے گا تو قانون حرکت میں آئے گا۔

انہوں نے کہا کہ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ اکثریت میں ہے اور قانون سے بچ جائے' تو قانون اندھا ہے اور وہ اس کو پیس کر رکھ دے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان تاریخ کے نازک موڑ پر کھڑا ہے اور دشمن نے مغربی پاکستان میں سازشیں کر کے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا منصوبہ بنایا تھا' لیکن سرحد' بلوچستان اور سندھ میں اپنے مقاصد کی ناکامی کے بعد دشمنوں نے اب پنجاب میں فسادات کھڑے کرنے کا منصوبہ بنا لیا ہے کیونکہ جب تک پنجاب قائم ہے' پاکستان کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب اس سازش سے واقف ہے اور اہل پنجاب فرقہ واریت کی اس آگ کو پھیلنے نہیں دیں گے۔ ("نوائے وقت" ۳۱ مئی ۷۴ء)

ملتان

۳۰ مئی۔ آج صبح سویرے نشتر کالج کی انتظامیہ نے پولیس کی مدد سے کالج کے ہوسٹل بھی بند کر دیئے اور طلبا کو فوری طور پر گھروں کو چلے جانے کا حکم دیا۔ ڈپٹی کمشنر اور ایس ایس پی آج دن بھر مسلح پولیس کے دستوں کے ہمراہ شہر بھر میں گھومتے رہے۔ فیڈرل سیکورٹی فورس کے دستے اہم ناکوں پر تعینات ہیں۔ اس وقت تک پولیس نے چھ طالب علم رہنماؤں اور متعدد افراد کو اندیشہ نقص امن دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی اور ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار کیا ہے۔ انجمن تاجران ملتان اور صرافہ ایسوسی ایشن کے فیصلہ کے مطابق آج دوپہر ایک بجے سے شہر میں مکمل ہڑتال کی گئی۔ بار ایسوسی ایشن ملتان نے ایک قرارداد کے ذریعے طالب علم رہنماؤں کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ قرارداد میں ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے اور ٹرین کے حملہ آوروں کے خلاف مقدمات قائم کر کے انہیں گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

انتقامی کارروائیاں

کل رات جب چناب ایکسپریس سے دس زخمی طالب علموں کو اتار کر نشتر

ہسپتال میں داخل کیا گیا تو طلبا میں اشتعال پھیل گیا۔ طالب علموں نے ابن سینا ہوسٹل اور طارق ہوسٹل میں رہنے والے ایک فرقہ کے طالب علموں کا پورا سامان بستر' اٹیچی کیس وغیرہ چارپائیاں ایک جگہ اکٹھی کیں اور انہیں آگ لگا دی۔ طلبا نے بعد میں میڈیکل ہال پر بھی پتھراؤ کیا۔ طالب علم بعد میں ایک ہوٹل پر بھی گئے' تاہم پولیس نے بروقت کارروائی کر کے اسے تباہ ہونے سے بچا لیا۔ کمشنر ملتان ڈویژن مسٹر صدیق چوہدری' ڈپٹی انسپکٹر جنرل ملک بشیر احمد' ڈپٹی کمشنر ملتان حفیظ احمد اور ایس ایس پی نثار احمد نے دو بجے رات تک نشتر کالج کی انتظامیہ کونسل سے بات چیت کی۔ اس بات چیت کے بعد ہوسٹل کو بند کر دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

ملتان میں گرفتار ہونے والوں کے نام یہ ہیں: نشتر میڈیکل کالج کے میاں احسان باری' گورنمنٹ کالج بوسن روڈ کے صدر ملوک خان' جنرل سیکرٹری نصیرالدین ہمایوں' طالب علم رہنما ابراہیم صدیقی' فیض حسن اور اسلم اور متعدد افراد شامل ہیں۔

نشتر میڈیکل کالج سٹوڈنٹس یونین کے جنرل سیکرٹری میاں احسان باری کو گزشتہ رات ہی گرفتار کر لیا گیا تھا۔ آج صبح گورنمنٹ کالج بوسن روڈ میں کچھ طالب علم اکٹھے ہو گئے۔ یہ طالب علم جلوس کی صورت میں باہر نکلے تو پولیس نے انہیں منتشر کر دیا۔ طالب علم بعد میں پانچ پانچ دس دس کی ٹولیوں میں شہر میں پھرنے لگے۔ پولیس نے گورنمنٹ ڈگری کالج بوسن روڈ یونین کے جنرل سیکرٹری نصیرالدین ہمایوں' سال چہارم کے طالب علم مسٹر صدیقی کو گرفتار کر لیا۔ دو طالب علموں کو چھاؤنی صدر میں ہوٹل بند کرانے اور اسلم اور اس کے بھائی کو پنکھے کی ایک دکان کو بند کرانے کی کوشش کرتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا۔ مجلس احرار اسلام' جمعیت العلماء اسلام' جماعت اسلامی' مجلس تحفظ ختم نبوت' مزدور مجلس عمل کے رہنماؤں نے چناب ایکسپریس پر حملہ کی شدید مذمت کی ہے۔ لاء کالج سٹوڈنٹس یونین کے صدر خورشید خان' گورنمنٹ ڈگری کالج سول لائنز کے صدر تنویر کوثر ملک' بشیر اعوان اور عمر حیات بابر نے طالب علم رہنماؤں کی رہائی کا فوری مطالبہ کیا ہے۔

خانیوال

۳۰ر مئی۔ آج خانیوال میں طالب علموں اور جوانوں نے ربوہ ریلوے اسٹیشن

پر نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر تشدد اور حملہ کرنے کے خلاف زبردست احتجاجی جلوس نکالا۔ جلوس کے اختتام پر چھوٹے چھوٹے بچوں اور جوانوں کا ایک گروہ بلاک نمبرا میں پہنچ گیا اور احمدیہ لائبریری کو آگ لگا دی۔ پولیس نے آگ پر قابو پا لیا۔ اسی دوران ملحقہ مکان میں رہنے والے احمدی میاں بیوی نے بندوقیں تان لیں۔ پولیس نے بعد میں ایک بندوق پر قبضہ کر لیا۔ بتایا گیا ہے کہ خاتون خانہ نے ہجوم پر فائرنگ بھی کی لیکن کوئی شخص زخمی نہ ہوا۔ اس پر حالات بگڑ گئے اور ہجوم نے پتھراؤ شروع کر دیا' جس پر حکام بالا نے پولیس کو ہوائی فائرنگ کا حکم دے دیا۔ بعد ازاں جلوس منتشر ہوگیا۔ علاوہ ازیں کچہری بازار میں اس فرقہ کی ایک دکان کے سامنے پڑی ہوئی لکڑی کی پیٹیوں کو نذر آتش کر دیا گیا۔

ملتان سے ہمارے نمائندہ خصوصی کی اطلاع کے مطابق خانیوال میں آج سکول کے بچوں نے جلوس نکالا اور احمدیہ لائبریری پر پتھراؤ کیا اور فرقہ کے مبلغ رحمت اللہ مربی کے گھر کا گھیراؤ کیا۔ جمعیت العلماء اسلام کے مطابق اس گھر سے اشتعال انگیز نعرے لگائے گئے اور بچوں پر پتھراؤ کیا گیا' جس پر ہجوم اکٹھا ہوگیا۔ رحمت اللہ مربی کے گھر کا سامان باہر نکال کر آگ لگا دی گئی اور انہیں گھیر لیا گیا۔ پولیس موقع پر پہنچ گئی اور زبردست لاٹھی چارج کے بعد ہجوم منتشر کیا جا سکا۔ پولیس اس وقت تک طالب علم رہنما طارق جاوید کے علاوہ عبدالشکور' شریف جالندھری' عبدالستار انجم اور محمد اکرم کو گرفتار کر چکی ہے اور دوسرے لوگوں کی تلاش میں چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ خانیوال شہر میں فیڈرل سیکورٹی پولیس کے مسلح دستے گشت کر رہے ہیں۔ بازار بند ہیں اور مکمل ہڑتال ہے۔

گجرات

۳۰ مئی۔ شہر کی سیاسی' دینی اور سماجی تنظیموں نے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر طلبا پر قاتلانہ حملے کی شدید مذمت کی ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ کل بعد نماز جمعہ چوک فوارہ میں ایک احتجاجی جلسہ عام منعقد کیا جائے' جس میں تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کے رہنما خطاب کریں گے۔ یہ جلسہ سید ضیاء اللہ شاہ

بخاری نے طلب کیا ہے۔ شہر کے ممتاز عالم دین سید محمود شاہ نائب صدر جمعیت علمائے پاکستان نے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ کے لوگوں سے تمام ناجائز اسلحہ برآمد کیا جائے۔ امیر جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد اور طالب علموں پر قاتلانہ حملہ کرنے والے ملزموں کو فوراً گرفتار کیا جائے اور احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ جماعت اسلامی کے مقامی رہنماؤں مرزا عنایت اللہ اور چودھری نثار احمد ایڈووکیٹ نے ایک مشترکہ بیان میں طلبا پر قاتلانہ حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے ملزموں کو عبرتناک سزا دینے اور مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن گجرات نے ایک ہنگامی اجلاس میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا پر حملے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک سوچا سمجھا منصوبہ تھا' جس میں ربوہ کا اسٹیشن ماسٹر بھی ملوث ہے' جس نے گھناؤنا کردار ادا کیا اور حملہ آوروں کو اس نفرت انگیز کارروائی کے لیے موقع فراہم کیا۔ اجلاس میں واقعہ کے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت اقدام کا مطالبہ کیا گیا تاکہ اس واقعہ سے ملک کے دوسرے حصوں میں آگ نہ لگے۔ اجلاس نے مطالبہ کیا کہ لاہور ہائی کورٹ کے ایک جج سے اس واقعہ کی تحقیقات کرائی جائے۔

منڈی بہاء الدین

ربوہ کے افسوسناک واقعہ پر منڈی بہاء الدین میں بھی شدید غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ شہر کی تمام دکانیں اور بازار بند رہے اور شہریوں نے احمدیوں کے مظالم پر زبردست احتجاجی جلوس نکالا۔ شہر کے مختلف مقامات پر احتجاجی جلسے بھی منعقد ہوئے۔ کھاریاں' لالہ موسیٰ اور دیگر شہروں میں بھی مختلف مقامات پر جلوس نکالے گئے۔

لائل پور

۳۰ر مئی۔ نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر ربوہ کے قادیانی فرقہ کے قاتلانہ حملہ کے خلاف احتجاج کے طور پر آج لائل پور میں مکمل ہڑتال رہی اور جگہ جگہ مشتعل ہجوم نے مرزائیوں کی دکانوں کا سامان بازاروں میں رکھ کر نذر آتش کر دیا۔ آج لائل پور کی مختلف سیاسی' دینی اور سماجی تنظیموں نے مشترکہ اور علیحدہ علیحدہ اجلاس میں طلبا

پر ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر قاتلانہ حملہ کی شدید مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دے کر ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور ربوہ کے واقعہ کی اعلیٰ عدالتی تحقیقات کرائی جائے۔ کل اس المیہ کی خبر سنتے ہی طلبا اور تمام مکتب فکر کے شہریوں میں غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ آج زرعی یونیورسٹی' تمام کالجوں اور سکولوں کے طلبا نے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا اور بازار میں آ گئے۔ انہوں نے مرزائیوں کے خلاف نعرے لگائے اور ان کی دکانوں کے سامان کو نذر آتش کر دیا۔ پولیس نے جگہ جگہ مظاہرین پر اشک آور گیس استعمال کی۔ لائل پور میں مشتعل ہجوم سارا دن مظاہرہ کرتا رہا۔ کارخانہ بازار کی لوہے کی دو دکانیں بھی مظاہرین نے لوٹ لیں۔ فیڈرل سیکورٹی فورس اور پولیس کے مسلح دستے پورے شہر میں گشت کرتے رہے۔ مظاہرین ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتے اور مرزائیوں کی دکانوں کو چن چن کر ویران کر دیتے۔

چک جھمرہ

چک جھمرہ سے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق ربوہ ریلوے اسٹیشن پر گزشتہ روز ملتان کے طلبا پر مرزائیوں کے خلاف آج یہاں غضبناک مظاہرے کیے گئے۔ مشتعل مظاہرین نے چک جھمرہ شہر اور نواحی بستیوں میں مرزائیوں کے مکانوں اور دکانوں کو لوٹ کر سامان کو جلا کر راکھ کر دیا۔ شہر میں آج مکمل ہڑتال رہی اور پولیس مسلسل گشت کر رہی ہے۔ کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ آج علی الصبح ملتان کے طلبا پر حملہ کی خبر ملتے ہی ہزاروں مشتعل افراد سڑکوں اور گلیوں میں نکل آئے۔ انہوں نے مرزائی فرقہ کے امیر کے جنرل سٹور پر حملہ کر کے اس کا سامان لوٹا اور سٹور اور سامان کو آگ لگا دی۔ آگ "آناً فاناً" پھیل گئی اور اس نے ساتھ کے مکانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ لائل پور سے فائر بریگیڈ پہنچنے تک سٹور اور دو ملحق مکان جل کر راکھ ہو چکے تھے۔ اس کے بعد ہزاروں مشتعل افراد شہر میں پھیل گئے اور انہوں نے مرزائیوں کے گھروں اور دکانوں کے سامان کو آگ لگا دی۔ انہوں نے مرزائیوں کے گھروں کے دروازے' کھڑکیاں اور چھتیں تک اکھاڑ کر نذر آتش کر

دیں۔ مشتعل مظاہرین نے قبل دوپہر بجلی گھر کے ایک ایس۔ ڈی۔ او کے گھر پر بھی حملہ کیا اور سامان باہر نکال کر آگ لگا دی۔

جڑانوالہ

آج شہر میں بعد دوپہر مکمل ہڑتال رہی۔ یہ ہڑتال شہر کی تمام انجمنوں اور طالب علموں کی یونینوں کی اپیل پر کی گئی۔ ربوہ میں ہونے والے واقعہ پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور اس واقعہ میں ملوث افراد کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

کمالیہ میں دو میل لمبا جلوس

ربوہ میں طلبا پر تشدد کے خلاف آج کمالیہ میں بھی جلوس نکالا گیا۔ یہ جلوس گورنمنٹ پی ایف پی کالج سے شروع ہوا اور مختلف بازاروں سے ہوتا ہوا عیدگاہ جا کر ختم ہوا۔ جلوس میں کالجوں کے طلبا اور عوام نے حصہ لیا۔ یہ جلوس قریباً دو میل لمبا تھا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جلوس کے ساتھ پولیس کا کوئی سپاہی نہیں تھا' اس کے باوجود کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ طلبا "ختم نبوت زندہ باد" کے نعرے لگا رہے تھے۔ دریں اثناء پی پی پی ضلع لائل پور کے سیکرٹری چودھری عبدالستار ایڈووکیٹ نے طلبا پر قادیانی تشدد کی مذمت کی اور اس واقعہ میں ملوث ملزمان کو گرفتار کرنے اور قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کرنے کا مطالبہ کیا۔

رحیم یار خان

رحیم یار خان سے ہمارے نمائندہ خصوصی کی اطلاع کے مطابق شہر کے تمام کاروباری حلقوں اور تنظیموں نے ربوہ کے المناک واقعہ پر آج مکمل ہڑتال کی اور اس واقعہ کی مذمت کی۔ جمعیت علماء اسلام کے مولانا غلام ربانی' قاری حماد اللہ شفیق' رشید احمد لدھیانوی' جمعیت طلبا کے حافظ محمد عتیق اور حافظ محمد اکبر کی زیر قیادت طلبا اور شہریوں نے ریلوے روڈ پر واقع ایک خاص فرقہ کے ہوٹل کے سامنے مظاہرہ کیا۔ مظاہرین نے اس فرقہ کے دل آزار عقاید کے خلاف نعرے لگائے۔ دریں اثناء احتجاجی

جلسے بھی منعقد کیے گئے اور مطالبہ کیا گیا کہ ملزموں کو کڑی سزا دی جائے۔ خان پور میں شیخ الاسلام مولانا محمد عبداللہ درخواستی' بریلوی مکتب فکر کے عالم دین مولانا حافظ سراج احمد' مولانا مختار احمد' دین پور شریف سے حضرت میاں عبدالہادی نے اپنے متعلقین کو تحریک ختم نبوت میں ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار کیا۔ خان پور' لیاقت پور' فیروزہ' صادق آباد وغیرہ میں بھی احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ شہروں و قصبات تک شدید احتجاج اور ہڑتال ہوئی۔

ضلع جھنگ

۳۰ مئی کو ضلع جھنگ کے ضلعی صدر مقام جھنگ صدر' جھنگ شہر میں سانحہ ربوہ کے خلاف مکمل ہڑتال رہی۔ مولانا سید صادق حسین شاہ' مولانا حق نواز' مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ ہمدانی' مولانا مفتی غلام یٰسین' مولانا غلام حسین' مولانا رشید احمد مدنی' مولانا اسداللہ قاسمی اور جماعت اسلامی کے چودھری محمود احمد نے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر طلبا پر غنڈوں کے حملہ کی زبردست مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ طالب علموں پر احمدیوں کے سرکردہ افراد نے حملہ کرایا ہے' جس سے تمام مسلمانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ انہوں نے حکومت سے تمام واقعات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔

چنیوٹ

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر گزشتہ روز نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا پر مرزائیوں کے حملہ کے خلاف آج شہر میں نکالے گئے پرامن احتجاجی جلوس پر مرزائی فرقہ کے افراد کی فائرنگ اور خشت باری کے بعد شہر میں امن و امان کی صورت حال سخت کشیدہ ہوگئی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ کل کے سانحہ پر احتجاج کے لیے شہریوں نے آج پرامن جلوس نکالا تھا۔ یہ جلوس جب ریل بازار میں پہنچا تو شاہ میڈیکوز قادیانی کے مالک کے مکان کی چھت سے جلوس پر شدید خشت باری کی گئی۔ اس پر جلوس کے شرکاء مشتعل ہوگئے اور انہوں نے شاہ میڈیکوز اور شہر میں مرزائیوں کی تمام دکانوں کو نذر آتش کر دیا۔ مزید بتایا گیا ہے کہ جلوس جب شہر کے ایک دندان ساز محمد شریف

قادیانی کے مکان کے قریب پہنچا تو مکان کی چھت سے جلوس پر اندھا دھند فائرنگ کی گئی۔ اس فائرنگ سے متعدد طلبا زخمی ہوگئے' جن میں سے تین کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ ایس۔ پی چنیوٹ ملک یارن خان نے ان واقعات کے بعد موقع پر پہنچ کر طلبا سے پرامن رہنے کی اپیل کی اور انہیں یقین دلایا کہ مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔ پنجاب کے وزیر قانون سردار صغیر احمد بھی چنیوٹ پہنچ گئے ہیں۔ آج شہر میں مکمل ہڑتال رہی۔ کل بھی ہڑتال ہوگی اور جلوس نکالے جائیں گے۔

شورکوٹ روڈ و شہر' احمد پور سیال اور دیگر قصبات میں بھی احتجاجی مظاہرے ہوئے اور ہڑتال رہی۔

ساہیوال

۳۰ر مئی۔ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر تشدد کے خلاف آج ساہیوال شہر میں ۱۲ بجے دوپہر سے مکمل ہڑتال ہے۔ تحریک استقلال ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن جمعیت طلباء اسلام' انجمن طلبہ اسلام' اسلامی جمعیت طلبا' پاکستان جمہوری پارٹی' انجمن فلاح ملازمین کے علیحدہ علیحدہ ہنگامی اجلاس منعقد ہوئے' جن میں طلبا پر تشدد کی مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ ملزموں کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔ انجمن تاجران کے اجلاس میں بھی طلبا پر تشدد کی مذمت کی گئی۔ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کے شیخ الحدیث اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما حضرت مولانا محمد عبداللہ' حضرت مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی' مفتی ضیاء الحسن لدھیانوی اور دیگر تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں نے عارف والا' پاک پتن' چیچہ وطنی' اوکاڑہ میں تحریک ختم نبوت کے لیے ہراول دستے کے طور پر شامل ہونے کے لیے اپنے اپنے حلقہ کے لوگوں کو پیغامات بھجوائے۔ ضلع بھر میں زبردست مظاہرے ہوئے۔ مظاہرین نے قادیانی گروہ کی جارحانہ روش کی پرزور الفاظ میں مذمت کی۔

لاہور

لاہور ۳۰ر مئی ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ایک فرقہ کے لوگوں کے طلبا پر حملہ کے خلاف آج یہاں گورنمنٹ کالج' اسلامیہ کالج سول لائنز اور ایم اے او کالج لاہور

کے طلبا نے احتجاجی مظاہرے کیے اور جلسے منعقد کر کے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا کو زدوکوب کرنے والوں کے خلاف سخت سزائیں دینے کا مطالبہ کیا۔ اسلامیہ کالج سول لائنز اور گورنمنٹ کالج کے طلبا نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جلوس نکالنے کی کوشش بھی کی لیکن اسے ناکام بنا دیا گیا اور پولیس نے لاٹھی چارج کر کے اور آنسو گیس استعمال کر کے مظاہرین کو منتشر کر دیا۔ پتہ چلا ہے کہ یونیورسٹی کیمپس کے ہوسٹلوں میں بھی بعض طلبا نے احمدی طلبا کو کمروں سے نکال باہر کیا۔ گورنمنٹ کالج سٹوڈنٹس یونین کے مسٹر سہیل بٹ اور ان کے ساتھیوں کو ٹاؤن ہال کے سامنے مظاہرہ کرنے پر پولیس نے تھوڑی دیر کے لیے حراست میں لے لیا اور پھر رہا کر دیا۔

ادھر اعظم کلاتھ مارکیٹ' انارکلی' شاہ عالم مارکیٹ برانڈرتھ روڈ اور شو مارکیٹ میں حملہ آور فرقہ سے تعلق رکھنے والے دکانداروں کو صبح سے ہی دھمکی آمیز ٹیلی فون ملنا شروع ہو گئے۔ اس پر گمٹی بازار' صرافہ بازار' اعظم کلاتھ مارکیٹ' برانڈرتھ روڈ مارکیٹ' بزاز ہٹہ اور کناری بازار مارکیٹ میں تاجروں کی انجمنوں نے اپنے اجلاس منعقد کیے اور متذکرہ مارکیٹوں کو بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ دوپہر کے وقت جملہ مارکیٹیں تمام دن کے لیے بند کر دی گئیں۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سٹوڈنٹس یونین' فاطمہ جناح میڈیکل کالج سٹوڈنٹس یونین' انجینئرنگ یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین' گورنمنٹ کالج سٹوڈنٹس یونین اور دیگر مقامی کالجوں کے طلبا کی یونینوں نے آج احتجاجی جلوس منعقد کیے اور اپنی قراردادوں میں ربوہ کے واقعہ کی مذمت کی۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سٹوڈنٹس یونین کی ایک پریس ریلیز کے مطابق طلبا جمعہ ۳۱ر مئی کو علامتی ہڑتال کریں گے۔ (نوائے وقت)

مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس

لائل پور ۳۰ر مئی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت لائل پور کی جنرل باڈی کا اجلاس مولانا تاج محمود امیر مجلس تحفظ ختم نبوت کی زیر صدارت منعقد ہوا' جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں:

(۱) ربوہ کے ظلم و تشدد پر شدید نفرت کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ اس واقعہ کے سرغنہ اور اصل ظلم و تشدد کے محرک مرزا ناصر کو گرفتار کیا جائے۔

(۲) ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

(۳) مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ کریں۔ مجلس ختم نبوت کے مرکزی آفس سے جاری ہونے والے سرکلر میں تمام جماعتوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ پرامن طور پر تحریک جاری رکھیں تاوقتیکہ مطالبات نہ مان لیے جائیں۔

("غریب" لائل پور' ۳۱ر مئی)

راولپنڈی

راولپنڈی سے "مشرق" کے نمائندہ خصوصی کی اطلاع کے مطابق آج مختلف کالجوں کے طلبا نے احمدیہ عبادت گاہ مری روڈ کے دارالمطالعہ پر دھاوا بول دیا۔ انہوں نے شیشے' فرنیچر اور پنکھے توڑ پھوڑ دیئے' کتابیں پھاڑ دیں۔ بعد میں وہ ٹوٹا ہوا فرنیچر اور کتابیں سڑک پر لے آئے اور ان کو آگ لگا دی۔ راولپنڈی کے طلبا نے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر ظلم و ستم کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا تھا۔ جب وہ عبادت احمدیہ کے پاس پہنچے تو وہ مشتعل ہوگئے اور دارالمطالعہ پر' جو کہ احمدیہ عبادت کی نچلی منزل میں قائم ہے' دھاوا بول دیا۔ توڑ پھوڑ کرنے کے بعد فرنیچر اور کتابوں کو آگ لگا دی۔ فائر بریگیڈ نے آگ بجھا دی۔ ڈپٹی کمشنر راولپنڈی اور ایس ایس پی اطلاع ملتے ہی موقع پر پہنچ گئے۔ پولیس کی بھاری جمعیت علاقہ میں متعین کر دی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ضلع کی حدود میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے اور پولیس نے مقدمہ رجسٹر کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ اس واقعہ کے متعلق امیر جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی کے احمد جان نے الزام لگایا ہے کہ یہ حملہ مذہبی تعصب کی بنا پر کیا گیا ہے جبکہ طلبا کا دعوئ ہے کہ انہوں نے یہ سب کچھ نشتر میڈیکل کالج کے طلبا کے ساتھ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر بدسلوکی کا بدلہ لینے کے لیے کیا ہے۔

("مشرق" لاہور' ۳۱ر مئی ۷۴ء)

ملتان

ملتان ۳۱ر مئی ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر قادیانی فرقہ کے اڑھائی ہزار افراد

کے مسلح حملے کے نتیجے میں نشتر میڈیکل کالج کے ۴۵ طلبا کے زخمی ہونے کے بعد ملتان کی سیاسی، سماجی اور دینی تنظیموں کے ہنگامی اجلاس کل شام تک جاری رہے۔ اس سلسلے میں پاکستان جمہوری پارٹی ملتان شہر کے جنرل سیکرٹری میاں ظہور الحق اور چوہدری الطاف حسین ایڈووکیٹ نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں اس حملے کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حملہ آوروں کے خلاف کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے اور انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ گرفتار شدہ طلبا کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

پنجاب فیڈریشن آف ٹریڈ یونین

پنجاب فیڈریشن آف ٹریڈ یونین کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت چودھری ظہیر احمد تاج منعقد ہوا، جس میں طلبا پر اس قاتلانہ حملے کی مذمت کی گئی ہے اور قادیانیوں کے اس اشتعال انگیز رویہ کے خلاف ٹھوس اقدام کا مطالبہ کیا گیا تاکہ ملک دشمن عناصر کو سر اٹھانے کا موقع نہ مل سکے۔ اجلاس میں یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ اجلاس میں لیبر یونین پنجند ٹیکسٹائل ملز ملتان، مزدور یونین اللہ وسایا ٹیکسٹائل اینڈ فنشنگ ملز، حبیب سلک ملز لیبر یونین، گل ٹیکس ورکرز یونین، ایگریکلچرل انجینئرنگ فیلڈ اینڈ ورکشاپ یونین، پاک پنجاب یونین واپڈا، بورے والا ٹیکسٹائل ملز، لیہ شوگر ملز اور دیگر متعدد یونینوں نے شرکت کی۔

تحریک استقلال ملتان شہر کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت شیخ ظہور احمد چیئرمین فنانس کمیٹی منعقد ہوا، جس میں شیخ ظہور احمد، ملک عبدالغفور سہیل، دوست محمد خاں بابر، آفتاب احمد ایڈووکیٹ، سید وجاہت علی شاہ نے خطاب کیا اور سانحہ ربوہ کو ملک کے خلاف ایک بھیانک سازش قرار دیتے ہوئے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا ہے کہ فوری طور پر مرزائیوں کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔ (”سنگ میل“ ملتان، ۳۱ مئی ۷۴ء)

اس واقعہ کے خلاف ملک بھر کے اخبارات و جرائد نے اداریے تحریر کیے' جو ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

ربوہ کا خطرناک حادثہ

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر گزشتہ روز بارہ ڈاؤن چناب ایکسپریس کی ایک بوگی پر لاٹھیوں' تلواروں' خنجروں اور ہاکیوں سے مسلح قریباً پانچ ہزار افراد کا حملہ کوئی ایسا حادثہ نہیں کہ اسے معمولی سمجھ کر نظرانداز کر دیا جائے۔ یہ انتہائی خطرناک مضمرات کا حامل ہے اور اگر ارباب اقتدار و اختیار نے اس کی تفتیش و تحقیقات یا ملزموں کو قرار واقعی سزا دینے میں کسی نرمی یا تساہل سے کام لیا تو یہ حادثہ داخلی انتشار و اضطراب اور خارجی خطرات سے دوچار ملت کے لیے انتہائی نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ حکومت پنجاب کے ترجمان کا یہ اعلان باعث اطمینان ہے کہ حکومت کو اس واقعہ سے پیدا شدہ صورت حال کی نزاکت کا پورا احساس ہے اور وہ امن عامہ خراب کرنے اور اشتعال انگیز کارروائیوں کے مرتکب ہونے والے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کرے گی۔ قانون کی خلاف ورزی کسی صورت میں برداشت نہیں کی جائے گی اور ملزموں کو' چاہے وہ کسی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں' اپنے جرم کی سزا بھگتنا پڑے گی۔ حکومت کی اس یقین دہانی کے پیش نظر ہم عوام سے یہ اپیل کرنا چاہتے ہیں کہ وہ سرکاری تفتیش و تحقیقات کے نتائج کا انتظار کریں' ضبط و تحمل کا ثبوت دیں اور اپنے جذبات پر اشتعال کے سائے نہ پڑنے دیں۔

اس حادثہ کی جو تفاصیل منظرعام پر آئی ہیں' ان سے پتہ چلتا ہے کہ نشتر میڈیکل کالج ملتان کے ایک سو ساٹھ طلباء پشاور ڈویژن کا تفریحی دورہ ختم کرنے کے بعد واپس جا رہے تھے' جب ان کی گاڑی ربوہ ریلوے اسٹیشن پر رکی تو ایک فرقہ کے پانچ ہزار مسلح افراد نے ان پر حملہ کر دیا اور انہیں بری طرح زدوکوب کیا۔ اس حملہ میں تیس طالب علم زخمی ہو گئے اور کئی مسافر طلبا کا سامان بھی لٹ گیا۔ حملہ کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ نشتر میڈیکل کالج کے طلبا نے ۲۲ مئی کو پشاور جاتے ہوئے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ختم نبوت کے حق میں نعرے لگائے تھے' جس پر ربوہ کے متذکرہ

فرقہ کے طلبا اور دوسرے افراد نے انتقام لینے کا پروگرام بنایا تھا۔ اس پروگرام میں مبینہ طور پر ریلوے اسٹیشن ربوہ کا اسٹیشن ماسٹر بھی شریک تھا' جو اسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہے اور جس نے سگنل ہونے کے باوجود ٹرین کو کافی دیر تک ریلوے اسٹیشن پر روکے رکھا۔

نشتر میڈیکل کالج کے طلبا کا "قصور" اگر واقعی یہ تھا کہ انہوں نے ختم نبوت کے حق میں نعرے لگائے تھے تو اس میں برائی یا اشتعال کی کیا بات ہے' یہ ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خاتم المرسلین ہیں اور ربوہ والے بھی گزشتہ دسمبر میں اپنے سالانہ اجتماع میں یہ اعلان کر چکے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرتے ہیں' بلکہ اب تو چنیوٹ سے سرگودھا جاتے وقت ربوہ کی حدود میں داخل ہوتے ہی بڑے بڑے پتھروں پر جلی حروف میں "خاتم المرسلین زندہ باد" لکھا نظر آتا ہے۔ اس سے ان کی مراد یقیناً یہ نہیں کہ وہ خدانخواستہ مرزا صاحب کو خاتم المرسلین سمجھتے ہیں' پھر اشتعال اور حملہ کا کیا جواز تھا؟ انہوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں کیوں لیا؟

پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے۔ آئین کی رو سے سرکاری مذہب اسلام قرار پایا ہے اور پاکستان کے ارباب اقتدار اپنے عہدے کا حلف اٹھاتے وقت اپنے مسلمان ہونے اور ختم نبوت کے عقیدہ پر یقین رکھنے کا اعلان کرتے ہیں۔ ربوہ کے اس فرقہ والے اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں (اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ اب وہ دوسرے مسلمانوں کی طرح ختم نبوت کو تسلیم کرنے کا اظہار کر چکے ہیں) پھر مسلمانوں کے ایک فرقہ کے لیے ختم نبوت کا نعرہ کیوں وجہ اشتعال بنا۔ ہمیں یقین ہے کہ صوبائی حکومت متذکرہ حادثہ کی تحقیقات کے دوران اس پہلو کو بھی ملحوظ رکھے گی اور اس امر کا ہمیشہ کے لیے فیصلہ کر دیا جائے گا کہ یہ فرقہ اپنے آپ کو دوسرے مسلمانوں سے کس عقیدہ کی بنا پر الگ رکھنا چاہتا ہے۔ وہ ختم نبوت کو تسلیم کرتا ہے یا نہیں اور سڑک پر خاتم المرسلین زندہ باد کے کتبے لگوانے کا کیا مطلب ہے؟ اس ضمن میں ہم ارباب حکومت کی توجہ اس امر کی جانب بھی مبذول کرائیں گے کہ اس فرقہ کا ترجمان اخبار مرزا صاحب اور ان کے عزیز و اقارب کے لیے وہی القاب استعمال کرتا ہے جو رسول پاک

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، صحابہ کرامؓ، امہات المومنینؓ یا اہل بیتؓ کے لیے مختص ہیں۔
یہ عجیب بات ہے کہ ایک فرقہ اپنے مسلمان ہونے کا دعویدار بھی ہو، ختم نبوت کے اقرار کا اظہار بھی کرے لیکن اس فرقہ کے سربراہ یا ان کے خاندان کے دوسرے افراد کے لیے ایسے القاب استعمال کیے جائیں، جو محض رسول پاک صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، صحابہ کرامؓ اور خانوادۂ رسولؐ کے لیے مختص ہوں اور پھر ختم نبوت کے حق میں نعرہ اس فرقہ کے افراد کے لیے وجہ اشتعال بھی بنے۔

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ ربوہ کے علاقہ میں سرکاری افسر و اہلکار وغیرہ تعینات کرتے وقت بالعموم ایسے لوگ یہاں بھیجے جاتے ہیں جو اس فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ ربوہ کے اسٹیشن ماسٹر اور عملہ کے بعض دوسرے افراد کا اس فرقہ سے تعلق اس کا ثبوت ہے۔ ہمارے لیے یہ امر ناقابل فہم ہے کہ ربوہ کے قصبہ یا شہر کو انتظامی عملہ کے اعتبار سے ایک خاص فرقہ کے لوگوں کے لیے کیوں محدود و مختص کیا جا رہا ہے۔ آخر ربوہ کو ایک "بند شہر" کیوں بنایا جا رہا ہے۔

آخر میں ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے ایک بار پھر اپیل کریں گے کہ وہ صبر و تحمل سے کام لیں۔ وہ بڑی بڑی زیادتیاں برداشت کرتے آئے ہیں، اس نازک مرحلہ پر ضبط و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں، قانون کو ہاتھ میں نہ لیں اور انتظار کریں کہ ارباب حکومت اس "تازہ شگوفہ" کا کیا علاج کرتے ہیں۔ مسلم پاکستان کو ہوش کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے اور اشتعال یا جوش میں آ کر کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جو ملت کے لیے باعث زیاں ہو۔ "نوائے وقت" کے یہ کالم گواہ ہیں کہ ہم نے ربوہ کے اس فرقہ کے تو کیا، ہر فرقہ کے بارے میں ہمیشہ حزم و احتیاط سے کام لیا ہے اور اپنے جذبات پر قابو رکھتے ہوئے ہمیشہ کسی فرقہ وارانہ بحث سے دامن بچانے کی کوشش کی ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ملک ایسی نازک بحث کا متحمل نہیں ہو سکتا۔
اب ربوہ ریلوے اسٹیشن پر جو کچھ ہوا ہے، اس کے بعد ہمارے لیے اس مسئلہ پر اظہار خیال سے اجتناب کرنا ممکن نہیں رہا۔ لیکن ہم یہ کہنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اس مسئلہ کو تشدد و طاقت کے ذریعے یا قانون ہاتھ میں لے کر حل نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت نے اس حادثہ کا سنجیدگی سے نوٹس لیا ہے اور اس کی ساری مشینری حرکت

میں آئی ہوئی ہے۔ ہمیں قانون کی حکمرانی کے عمل اور اس کے منطقی نتیجہ کا انتظار کرنا چاہیے۔ ("اداریہ" روزنامہ "نوائے وقت" ۳۱ر مئی ۱۹۷۴ء)

ربوہ سازش کیس

نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر ربوہ کے اسٹیشن پر مرزائیوں نے جو بے پناہ تشدد کیا ہے' اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے' کم ہے کیونکہ اس تشدد سے جہاں ملک میں فرقہ وارانہ فضا مکدر ہوگئی ہے' وہاں خود حکومت اور عوام کو آپس میں ایک دوسرے سے ٹکرانے کی بھی راہ پیدا کی گئی ہے۔

یہ ایک ایسی سازش ہے کہ جس کا ایک مقصد تو حکومت کے ذرائع استعمال کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانا ہے اور دوسرا مقصد موجودہ حکومت کو امن و امان قائم رکھنے میں ناکام ثابت کر کے اس کا تختہ الٹنا ہے اور اس مقصد کے لیے آلہ کار مسلمانوں کو بنانا ہے۔

اس سازش کا مقابلہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ حکومت اور مسلمان عوام دونوں کی طرف سے پوری سوجھ بوجھ کا ثبوت دیا جائے اور باہم الجھنے کی بجائے سازش کے اصل محرکوں کو پکڑ کر ان کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

جس گاڑی کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا' اس کے ڈرائیور کا بیان ہے کہ اس سازش میں جہاں ربوہ کی پوری مرزائی آبادی شامل ہے' وہاں سکھانوالی (نشتر آباد) اور ربوہ کے اسٹیشن ماسٹر بھی شریک ہیں۔ نشتر آباد کے اسٹیشن ماسٹر نے ان ڈبوں کی نشاندہی کی' جن میں نشتر میڈیکل کالج کے طلبا واپس آ رہے تھے۔ جبکہ ربوہ کے اسٹیشن ماسٹر نے جان بوجھ کر گاڑی کو ربوہ کے اسٹیشن پر ۲۳ منٹ تک ٹھہرائے رکھا اور کلیرنس کا سگنل نہ دیا تاکہ شرپسند مرزائی طلبا کو زیادہ سے زیادہ تشدد کا نشانہ بنا سکیں۔

مزید براں اس سازش میں وہ تمام سرکاری عملہ شامل ہے کہ جو ربوہ میں تعینات ہے۔ ان تمام کو نہ صرف اس سازش کا پورا پورا علم تھا' جس کے باعث انہوں نے تشدد کو روکنے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا بلکہ مذہبی جنون کی وجہ سے

مرزائیوں ہی کی مدد کی۔

مرزائی' ملت اسلامیہ کے جسد میں ایک ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کسی اسلامی ملک میں ان کو داخلے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ یہ پاکستان ہی ہے' جس میں ان کو پناہ ملی ہوئی ہے' جس سے غلط فائدہ اٹھا کر انہوں نے اتنے قدم پھیلائے ہیں۔ ("اداریہ" روزنامہ "ایام" لائل پور' ۱۳ر مئی ۱۹۷۴ء)

نشتر میڈیکل کالج کے ۱۰۰ طلبا پر ربوہ میں قادیانی کتوں کا حملہ

ناصر احمد کے اشارہ پر طلبا کو بے تحاشا پیٹا گیا

لائل پور ۲۹ر مئی --- پونے تین بجے سہ پہر حضرت مولانا تاج محمود اور حضرت مولانا فضل رسول نے فون پر اطلاع دی ہے کہ نشتر میڈیکل کالج ملتان کے لگ بھگ سو طلبا کا قافلہ برائے سیاحت پشاور گیا تھا۔ ان طلبا نے جاتی دفعہ ربوہ اسٹیشن پر "ختم نبوت زندہ باد" کے والہانہ نعرے لگائے تھے لیکن جب یہ قافلہ چناب ایکسپریس میں ۲۹ر مئی کی صبح کو واپس آ رہا تھا تو ان طلبا میں سے دو تین قادیانی طلبا نے ربوہ کے دارالخلافت سے پخت و پز کر کے انہیں وحشیانہ طور پر زدوکوب کرانے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ جب چناب ایکسپریس واپسی میں نشتر آباد کے اسٹیشن پر پہنچی تو اس اسٹیشن کے قادیانی العقیدہ لیکن ذلیل ترین اسٹیشن ماسٹر نے ربوہ کے قادیانی اسٹیشن ماسٹر کو اطلاع کی' جو خود ایک وحشی درندہ ہے۔ گاڑی میں تاخیر کی گئی۔ اس عرصہ میں ربوہ سے پانچ چھ سو گرانڈیل قادیانی اور سکول اور کالج کے میرزائی طلبا اپنے ہمراہ تین چار سو بازاری فطرت کی عورتیں لے کر اسٹیشن پر آ گئے۔ جب گاڑی رکی تو ان طلبا کو ان کی بوگی سے' جو سب سے پیچھے تھی' اتار لیا گیا اور اتنا زخمی کیا گیا کہ ڈیڑھ درجن طلبا ہلکان ہو گئے۔ ان کے زخموں کو دیکھنا مشکل تھا۔

قادیانیوں نے اپنی پیاس بجھا لی تو ان طلبا کو محفوظ طلبا گاڑی میں لاد کر لائل پور لائے۔ اس حالت زار کی اطلاع لائل پور میں بجلی کی طرح دوڑ گئی۔ دس ہزار کے لگ بھگ لوگ اسٹیشن پر جمع ہو گئے۔ ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی پہنچ گئے۔ انہوں نے نہایت تدبر سے صورت حال پر قابو پایا۔ زخمی طلبا کو فی الفور طبی

امداد دی گئی۔۔۔۔ ان سے کہا گیا کہ وہ لائل پور ہسپتال میں چلیں لیکن طلبا نے اپنی تعلیم گاہ کے ہسپتال میں جانے پر اصرار کیا' چنانچہ گاڑی ان مجروحین کو لے کر ملتان روانہ ہوگئی۔ جس قدر طلبا زخمی ہوئے ہیں' ان کی حالت دیکھی نہیں جاتی۔

یہ مسلمانان پنجاب کو ایک ایسا چیلنج ہے' جس کے لیے ہم سب سے پہلے وزیر اعظم بھٹو کی طرف دیکھتے ہیں' لیکن ساتھ ہی حشرات الارض کے امام ناصر احمد علیہ ماعلیہ کو واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں سے فوراً معافی مانگیں ورنہ ان کی خلافت کے تابوت میں غیرت اسلامی کی آخری میخ ٹھونک دی جائے گی۔

ہم بھٹو کے ساتھ ہیں

ہمارے مختلف ذرائع کی مستند معلومات کے مطابق ربوہ کا سانحہ ایک ایسی سازش کا دیباچہ ہے' جس سازش کے مضمرات میں بھٹو کی حکومت کو الٹ کر آمرانہ فضا پیدا کرنا اور اپنے ایک سیاسی لے پالک کی معرفت پنجاب میں عجمی اسرائیل کی زمین تیار کرنا تھا۔ قومی سیاست میں جمہوری انداز سے اختلاف حب الوطنی کا خاصا ہے۔ ہمیں پیپلز پارٹی سے کبھی اتفاق نہیں رہا۔ اسی طرح وزیر اعظم بھٹو کے بعض سیاسی نظریات سے اختلاف و اتفاق کرنا ہم جمہوری روایت سمجھتے ہیں لیکن میرزائیوں کو یہ بتا دینا ہمارا بنیادی فرض ہے کہ وہ کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔ اگر انہوں نے بھٹو کے خلاف کسی بین الاقوامی منصوبے کے تابع ملک میں کوئی فوجی سازش تیار کرنے کی حمایت کی تو ہم نہ صرف بھٹو کے شانہ بشانہ سیاسی جمہوریت کے لیے دست و بازو ہوں گے بلکہ قادیانیت کی سازش کو تہس نہس کرنا ہمارا اسلامی و ایمانی فرض ہے۔

ہم اندرونی طور پر وزیر اعظم بھٹو سے شدید سے شدید اختلاف کر سکتے ہیں لیکن ہم میں سے کسی کو یہ گوارا نہیں کہ کوئی بیرونی دشمن قادیانی امت کو ساتھ ملا کر مسٹر بھٹو سے اس لیے نبرد آزما ہوں کہ بین الاقوامی استعمار کی مدد سے قادیانی امت کے لیے عجمی اسرائیل قائم کیا جائے۔ ("اداریہ" شورش کاشمیری "چٹان" ۹ مئی ۱۹۷۴ء)

یکم جون ۷۴ء کے اخبارات کی رپورٹ

ذوالفقار علی بھٹو وزیر اعظم کا بیان

راولپنڈی۔ وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے آج رات درج ذیل بیان جاری کیا ہے۔

مجھے پنجاب کے مختلف علاقوں میں گڑبڑ کی خبروں پر بہت دکھ ہوا ہے۔ میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ حکومت اس امر کا تہیہ کر چکی ہے کہ امن و امان میں کوئی خلل واقع نہ ہو۔ ہائی کورٹ کے ایک جج کی قیادت میں ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کر دیا گیا ہے' جو اس واقعہ کی تحقیقات کرے گا' جس سے یہ گڑبڑ پھیلی ہے۔ تمام شہریوں کو اس تحقیقات کے نتیجہ کا انتظار کرنا چاہیے' جسے شائع کر دیا جائے گا۔ کسی کو اس بات پر ذرہ بھر شبہ نہیں کرنا چاہیے کہ ہم ان لوگوں سے موثر طور پر نپٹ سکتے ہیں' جو ملک میں لاقانونیت پھیلا کر قانون کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔ حکومت ملک میں کسی قسم کی خانہ جنگی کی اجازت نہیں دے گی۔ میں اپنے بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کوشش میں حکومت کے ساتھ تعاون کریں۔ سیدھی سی بات ہے کہ ہم عدم اتحاد کی قوتوں کی حوصلہ افزائی نہیں کر سکتے اور نہ ہی انہیں برداشت کر سکتے ہیں۔ ہمیں اس قدر بہت سے مسائل درپیش ہیں کہ ملک میں امن و امان کو تباہ کرنے کا رجحان پیدا نہیں ہونے دیں گے۔

ہر پاکستانی کو رک کر یہ سوچنا چاہیے کہ ہم ایک نازک وقت سے گزر رہے ہیں۔ دور رس نتائج کے حامل واقعات سے ہمارا سامنا ہے۔ کیا بھارت کے ایٹمی

دھماکہ کا جواب ہم سے یہی ہوگا کہ ہم آپس میں لڑیں اور اپنے آپ کو ٹکڑے کر دیں۔ ہمیں موجودہ صورت حال کا مقابلہ ذمہ دار قوم کی حیثیت سے کرنا چاہیے۔ یہ بات سب کو معلوم ہونی چاہیے کہ مرکزی اور صوبائی حکومتیں ہر شہری کے جان و مال کے تحفظ کے لیے ہر کارروائی کریں گی۔ ہمارا ملک غریب ملک ہے' جو قدرتی' اقتصادی مسائل کی اس قدر زد میں آ چکا ہے کہ پاکستان کو زیادہ نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ("امروز" لاہور' یکم جون ۱۹۷۴ء)

صوبائی وزیر اعلیٰ حنیف رامے کی ٹیلی وژن پر تقریر

لاہور ۳۱ر مئی۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد حنیف رامے نے عوام سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ پاکستان کے ان دشمنوں کے عزائم کو ناکام بنانے کے لیے متحد ہو جائیں جو ربوہ کے ریلوے اسٹیشن کے ۲۹ر مئی کے واقعہ سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لیے میدان میں آ گئے ہیں۔ مسٹر رامے نے یہ اپیل آج رات ٹیلی وژن پر کی۔ انہوں نے عوام کو یقین دلایا کہ حکومت صورت حال سے اچھی طرح باخبر ہے اور وہ عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لیے سخت اقدامات کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے مسٹر جسٹس کے۔ ایم صمدانی کو اس واقعہ کی عدالتی تحقیقات پر مامور کر دیا ہے۔ ان کی تحقیقاتی رپورٹ میں جو شخص بھی مجرم قرار پائے گا' حکومت اس کے ساتھ کوئی رو رعایت نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ربوہ کے واقعہ کو' جو ایک امن و امان کا مسئلہ ہے' مذہبی معاملہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور اس طرح اسے مذہبی رنگ دیا گیا ہے۔ مسٹر رامے نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کو اس بات پر ناز ہے کہ اس کی حکومت نے ختم نبوت کے سلسلہ میں مسلمانوں کے دین کو بھرپور تحفظ دیا ہے اور پاکستان کے مستقل آئین میں اس ضمن میں شق رکھی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کو پیغمبر اسلام کا وہ رویہ پیش نظر رکھنا چاہیے جو انہوں نے ایسی صورت حال میں اختیار کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن پاک مذہب پر حاوی ہے۔ منافرت اور بعض عناصر میں بھی انصاف و عدل کی راہ کو نہیں چھوڑنا چاہیے۔ حکومت نے عوام کے منتخب نمائندوں کو اسمبلی میں اپنے جذبات کا اظہار کرنے کا موقع دیا ہے' عوام بھی

مسجدوں میں اپنے جذبات کا اظہار کر سکتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مناسب اور جائز حدود سے زیادہ کسی مسئلہ کو طول دینے سے یقیناً مسائل جنم لیں گے۔ مسٹر راے نے یاد دلایا کہ ایسی ہی صورت حال نے ۱۹۵۳ء میں بدترین رخ اختیار کر لیا تھا' جس نے ملک کی سیاسی زندگی کو تباہ کر کے رکھ دیا۔ ۱۹۵۳ء کے ہنگامے ملک میں پہلے مارشل لاء کے نفاذ کا سبب بنے تھے اور یہ مارشل لاء ہی تھا' جس نے ملک سے جمہوری روایات اور اقدار کی جڑیں اکھاڑ دی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی منصفانہ اور جائز مقصد کی خاطر جدوجہد کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کوئی شخص تشدد اور تباہی کی کارروائیوں میں معروف ہو جائے۔ جائز نصب العین کی تقلید کرنے کی غرض سے جذبات کی رو میں نہیں بہہ جانا چاہیے بلکہ ہر قدم پر اپنی کارروائیوں کا جائزہ لینا چاہیے تاکہ اس بات کا پتہ چل سکے کہ صحیح راہ سے انحراف تو نہیں ہو رہا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کچھ وقت تک ملک کے مختلف صوبوں میں بیرونی دنیا کو تاثر دینے کی خاطر صورت حال پیدا کی جاتی رہی کہ پاکستان زیادہ دیر قائم نہیں رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ طویل عرصہ اور مسلسل جدوجہد کے بعد پاکستان کو عظیم خوبیوں کا حامل رہنما مل گیا ہے' جس نے پاکستانی قوم کو ایک مضبوط اور متحد قوم کی حیثیت سے دنیا کے نقشہ پر ابھرنے کا موقع دیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے دشمن عوام اور قوتیں بیکار نہیں بیٹھیں۔ ان کا یہ تجربہ ہے کہ جب تک پنجاب کا ماحول خراب نہیں ہوگا' پاکستان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قائم رہے گا۔ اپنے مذموم عزائم کو حاصل کرنے کے لیے ایسے عناصر کی توجہ پاکستان پر مرکوز ہے۔ انہوں نے دریافت کیا ہے کہ کیا پنجاب کے عوام ایسے عناصر کو اپنے مقاصد کے حصول کی خاطر فرقہ وارانہ جذبات کو ہوا دینے کی اجازت دیں گے۔ اس کا خود ہی جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پنجاب ان لوگوں کو اپنے عزائم میں کامیاب ہونے کی اجازت نہیں دے گا۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان' اسلام کا قلعہ ہے اور پنجاب' پاکستان کا قلعہ ہے۔ پاکستان کو عالم اسلام کے نصب العین کی بڑے جوش و جذبہ کے ساتھ خدمت کرنے کے قابل بنانے کی خاطر پنجاب کو ایک غیر معمولی کردار سرانجام دینا ہے۔ مسٹر راے نے ان لوگوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ان کی گزشتہ روز کی اپیل پر دھیان دیا۔

انہوں نے کہا کہ اس اپیل کا صحت مند اثر ہوا ہے اور صوبوں میں کئی مقامات پر صورت حال مکمل طور پر انتظامیہ کے قابو میں آگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بعض مقامات پر لاقانونیت اور تشدد کے جو واقعات ہوئے ہیں' یہ سماج دشمن عناصر نے کیے ہیں جو بالعموم غنڈہ عناصر کہلاتے ہیں۔ یہ لوگ ایسی صورت حال سے فائدہ اٹھا کر اپنا مقصد حاصل کرنے کی تاک میں لگے رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جس کسی نے امن پسند شہریوں کی عزت اور املاک پر اپنے غلیظ ہاتھ ڈالنے کی جرات کی' اس کے ساتھ قانون کے تحت سختی سے نمٹا جائے گا۔ ("امروز" لاہور' یکم جون ۷۴ء)

صوبائی وزیر کا دورۂ ملتان

ملتان۔ صوبائی وزیر تعمیرات و مواصلات ڈاکٹر محمد صادق ملی نے کہا ہے کہ ربوہ کے واقعہ میں ملوث ملزموں کو سخت ترین سزا دی جائے گی۔ حکومت نے ہائی کورٹ کے جج کو تحقیقات کے لیے مامور کر دیا ہے۔ اس تحقیقات کی روشنی میں حکومت ہر ممکن اقدام کرے گی۔ اس لیے عوام کو چاہیے کہ وہ اپنے جذبات پر قابو رکھیں اور امن و امان قائم رکھنے میں حکومت سے تعاون کریں۔ ڈاکٹر صادق ملی پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب محمد حنیف رامے کی ہدایت پر زخمی طلبا کے علاج معالجہ کے لیے کل رات ایک بجے خصوصی طیارے میں ملتان پہنچے تھے۔ وہ اپنے ہمراہ ممتاز نیورو سرجن ڈاکٹر بشیر کو بھی ملتان لائے' جنہوں نے آج طلبا کا بھی معائنہ کیا۔ صوبائی وزیر نے آج صبح پیپلز پارٹی کے کارکنوں اور شہر کی دوسری سیاسی' سماجی اور مذہبی تنظیموں کے نمائندوں سے ملاقات کی اور ان سے واقعہ ربوہ کے مختلف پہلوؤں پر بات چیت کی اور کہا کہ ملکی مفاد کے پیش نظر حکومت کسی قسم کی ہنگامہ آرائی کی اجازت نہیں دے سکتی۔ عوام کی جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے اور حکومت اس ذمہ داری سے پوری طرح عہدہ برآ ہوگی۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ایسے عناصر سے خبردار رہیں جو اس واقعہ کو ذاتی اغراض کی تکمیل کے لیے استعمال کرتے ہوئے عوام کو اشتعال دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت اس واقعہ کے کسی ملزم کو معاف نہیں کرے گی' خواہ وہ کسی بھی

حیثیت کا حامل کیوں نہ ہو۔ اس مقصد کے لیے پہلے اسی ہائی کورٹ کے ایک فاضل جج کو تحقیقات کے لیے مقرر کرایا ہے' اس طرح اب ہماری یہ ڈیوٹی ہے کہ تمام متعلقہ لوگ تحقیقاتی جج سے تعاون کریں تاکہ ملزموں کو قرار واقعی سزا دی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ نشتر ہسپتال میں زیر علاج طلبا کی حالت بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ ادھر شہر میں مختلف تنظیموں اور انجمنوں نے آج بھی اس واقعہ پر شدید ردعمل کا اظہار کیا اور ملزموں کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

نشتر ہسپتال میں زیر علاج طلبا

نشتر ہسپتال میں زیر علاج ۱۰ زخمی طلبا کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ ان طلبا میں سے ایک طالب علم آفتاب محمود کے سر میں چوٹیں آئی ہیں۔ چنانچہ معروف نیورو سرجن ڈاکٹر بشیر احمد نے آج اس کا معائنہ کیا۔ یاد رہے کہ ان طلبا کو دو روز قبل ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر قادیانیوں کے ایک بڑے گروہ نے حملہ کر کے اس وقت زخمی کیا تھا جب چناب ایکسپریس کے ذریعے ملتان آ رہے تھے۔ جب ان کی گاڑی ریلوے اسٹیشن ربوہ پر پہنچی تو ایک بڑے گروہ نے حملہ کر کے متعدد طلبا کو بری طرح پیٹا۔ ان میں سے کئی طلبا شدید زخمی ہوئے۔ دو طالب علم لائل پور کے تھے جو راستے میں اپنے گھر ٹھہر گئے۔ ان میں اعجاز رسول اور طلعت محمود شامل ہیں۔ یہ طلبا بھی نشتر کالج ہی کے تھے۔ ان کے علاوہ دس طلبا نشتر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان میں محمد فاروق' خالد عزیز' محمد امین' محمد نعیم' خالد عبداللہ' مسرت حسین' آفتاب محمود' ارباب عالم خاں' سعید باجوہ اور حسن محمود شامل ہیں۔ ان میں آفتاب محمود کے سر میں چوٹیں آئی ہیں' جس کے لیے صوبائی حکومت نے معروف نیورو سرجن ڈاکٹر بشیر کو گزشتہ رات ملتان بھیجا تھا۔ ڈاکٹر بشیر صوبائی وزیر ڈاکٹر صادق ملی کے ساتھ ملتان آئے۔ انہوں نے آج صبح طلبا کا معائنہ کیا۔ بتایا گیا ہے کہ ان طلبا کے علاوہ بھی کئی دوسرے طلبا زخمی ہوئے تھے' جنہیں ابتدائی طبی امداد کے بعد فارغ کر دیا گیا۔ ان دس طلبا کی حالت اب بتدریج سنبھل رہی ہے۔

احتجاج

پیپلز پارٹی ملتان کے کارکنوں کا اجلاس ملک نبی بخش کی صدارت میں ہوا۔

اجلاس میں سانحہ ربوہ کے ذمہ دار عناصر کو سخت ترین سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا' جنہوں نے اس واقعہ کے ذریعے ملک میں افراتفری اور انتشار پھیلانے کی کوشش کی ہے۔ اجلاس سے شہر کے متعدد کارکنوں نے خطاب کیا۔ پاکستان جمہوری پارٹی ملتان شہر کے صدر میاں ظہور الحق اور جنرل سیکرٹری چوہدری الطاف حسین ایڈووکیٹ نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ قادیانیوں کی اس امن دشمن حرکت کا پوری سختی سے نوٹس لے اور ربوہ کی سٹیٹ کو ختم کر کے تمام پاکستانی شہریوں کو وہاں آباد ہونے کے حقوق دے۔ شاپ لیبر یونین چوک بازار حسین آگاہی ملتان کے صدر شیخ سراج الدین نے کہا ہے کہ جب تک اس واقعہ کے ملزموں کو قرار واقعی سزا نہیں جاتی' عوام چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ اسلامی جمعیت طلبا ضلع ملتان کے ناظم فیاض چوہدری اور ملتان جمعیت کے ناظم حفیظ انور نے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ ربوہ اسٹیشن کے واقعہ کے بعد قادیانی افراد نے کل احتجاجی جلوسوں پر فائرنگ کی اور پرامن جلوسوں میں شامل لوگوں کو زخمی کیا۔ انہوں نے حکومت سندھ کے غیر جمہوری اقدام کی مذمت کی' جس کے تحت اس واقعہ کی خبروں کی اشاعت روک دی ہے۔ گورنمنٹ کالج بوسن روڈ یونین کے سابق جنرل سیکرٹری فاروق تسنیم نے اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ گرفتار شدہ طلبا کو رہا کیا جائے۔ انجمن طلبا اسلام ملتان کے اجلاس میں کہا گیا ہے کہ اگر حکومت نے قادیانیوں کے خلاف ضروری کارروائی نہ کی تو نتائج کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن ملتان کے صدر ملک اسلم نے اس واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ سانحہ کی تحقیقات کے بعد جو بھی مجرم ثابت ہو' اسے قرار واقعی سزا دی جائے۔ سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ کالج آف سائنس ملتان کے جنرل سیکرٹری نوشیروان عادل قیصر نے اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے' اس واقعہ کی پشت پناہی کرنے والے تمام افسروں کے خلاف مقدمات درج کیے جائیں۔ جامع مسجد ارم پل چوچک زئی کے ایک اجتماع میں ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

جماعت اسلامی ملتان کے زیر اہتمام آج ایک جلسے میں مطالبہ کیا گیا کہ ربوہ

کے سانحہ کے ذمہ دار افسران کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ اجلاس کی صدارت چوہدری نذیر احمد نے کی۔ شیخ عبدالحمید' ملک سلطان امیر اور نشتر کالج سٹوڈنٹس یونین کے صدر ارباب عالم خاں نے تقاریر کیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ ("امروز" یکم جون' ملتان)

پنجاب اسمبلی

پنجاب اسمبلی میں آج اس وقت ہنگامہ ہوگیا جب سپیکر نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی یقین دہانی کے بعد حزب اختلاف کے سات اراکین کی طرف سے پیش کردہ التوا کی تحریکوں پر بحث کی اجازت نہ دی۔

قائد حزب اختلاف علامہ رحمت اللہ ارشد نے کہا کہ یہ سنگین نوعیت کا مسئلہ ہے' اس پر ایوان میں بحث ہونی چاہیے۔ قائد ایوان مسٹر رامے نے کہا کہ ہمیں بھی رسولؐ اللہ سے محبت و عقیدت ہے' اس پر حزب اختلاف کی اجارہ داری نہیں۔ یہ تمام مسلمانوں کے جذبات کا مسئلہ ہے اور اس پر کسی مسلمان کو خوشی نہیں ہوسکتی۔ حزب اختلاف جذبات کی رو میں بہہ جانے کے بجائے رہنمائی کرے۔ حاجی سیف اللہ نے کہا کہ تحریک منظور کر کے بحث کی جائے۔ سپیکر نے کہا کہ اس تحریک پر بحث نہیں کی جاسکتی کیونکہ مسئلہ عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے۔ اس موقع پر حزب اختلاف نے احتجاج کیا اور سپیکر پر زور دیا کہ تحریک پر بحث کی جائے۔ سپیکر نے کہا کہ میں قواعد کا پابند ہوں۔ اس موقع پر حزب اختلاف کے اراکین نے کھڑے ہو کر "ختم نبوت زندہ باد" کے نعرے لگائے۔ قائد ایوان نے کہا کہ اگر حزب اختلاف زور دیتی ہے تو میں پیشکش کرتا ہوں کہ ایوان میں اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

قومی اسمبلی

اسلام آباد وفاقی وزیر تعلیم مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے آج یہاں قومی اسمبلی میں اعلان کیا کہ ربوہ کے واقعہ کے بعد امن عامہ کی صورت حال کو قابو میں رکھنے کے لیے حکومت پنجاب تمام ممکن ذرائع استعمال کر رہی ہے۔ انہوں نے ارکان اسمبلی سے اپیل کی کہ وہ اس واقعہ پر سنجیدگی سے غور کریں اور کسی شخص کو اس معاملہ سے

سیاسی فائدہ اٹھانے کا موقع نہ دیں۔ وفاقی وزیر تعلیم مسلم لیگی رہنما چوہدری ظہور الٰہی کی طرف سے پیش کردہ تحریک التوا پر حکومت کا موقف بیان کر رہے تھے۔ یہ تحریک التوا فوری طور پر بحث کے لیے منظور کرلی گئی تھی۔ مسٹر پیرزادہ نے ایوان کو مطلع کیا کہ صوبائی حکومت نے پہلے ہی حالات پر قابو پالیا ہے اور ہائی کورٹ کے ایک جج کو اس واقعہ کی تحقیقات کے لیے مامور کردیا گیا ہے۔ انہوں نے ارکان اسمبلی سے کہا کہ وہ انتظار کریں۔ انہوں نے کہا وقت کا اول ترین تقاضا یہ ہے کہ ملک میں مکمل امن وامان قائم رہے۔

چوہدری ظہور الٰہی نے آج ربوہ کے واقعہ پر غور کرنے کے لیے ایوان میں تحریک التوا پیش کی۔ قواعد کے مطابق ہر تحریک التوا پر اس کی باری آنے پر غور کیا جاتا ہے لیکن چوہدری ظہور الٰہی نے یہ موقف اختیار کیا کہ ربوہ کا واقعہ انتہائی اہم اور فوری نوعیت کا ہے' لہذا اس تحریک پر فوری طور پر غور کیا جائے۔ ایوان نے اس موقف کو قبول کر لیا۔ وفاقی وزیر تعلیم مسٹر حفیظ پیرزادہ نے کہا کہ اول تو یہ معاملہ صوبائی ہے اور دوسرے اس واقعہ کی تحقیقات کے لیے ہائیکورٹ کے ایک جج کی تقرری کی جا چکی ہے' اس طرح یہ معاملہ عدالت میں پیش ہوچکا ہے' لہذا اس پر بحث نہیں ہوسکتی۔ پنجاب اسمبلی بھی گزشتہ روز اس واقعہ پر بحث کر چکی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت پنجاب صورت حال پر قابو پانے کے لیے ضروری اقدامات کر رہی ہے اور آئین کے تحت مرکز کی طرف سے مداخلت کی کوئی ضرورت نہیں۔ وزیر تعلیم کی تقریر کے بعد پیشتر اس کے کہ ایوان اس تحریک پر کوئی فیصلہ دیتا' سپیکر نے اعلان کیا کہ اس معاملہ پر اب کل کے اجلاس میں غور کیا جائے گا۔ سپیکر نے بتایا کہ اس مقصد کے لیے جو وقت مقرر کیا گیا تھا' وہ ختم ہوگیا ہے۔ ربوہ ریلوے اسٹیشن کے واقعہ کے سلسلہ میں دو اور تحاریک التوا بھی پیش ہوئی تھیں' جن میں ایک تحریک التوا جمعیت علمائے اسلام کے مولانا غلام غوث ہزاروی نے پیش کی تھی۔ (''امروز'' لاہور)

پیر پگاڑا

لاہور پاکستان مسلم لیگ کے صدر جناب پیر پگاڑا نے واقعہ ربوہ کی شدید

مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مسلمانوں کو اس کا پوری گہرائی سے جائزہ لینا چاہیے کیونکہ اس کے نتائج بہت خطرناک ثابت ہوسکتے ہیں۔ پیر صاحب آج گلبرگ میں پاکستان مسلم لیگ لائرز سرکل (پنجاب) کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ صدارت سینیٹر خواجہ محمد صفدر ایڈووکیٹ نے کی۔ جناب پیر پگاڑا نے سرکل کے کنوینر مسٹر کرم الٰہی بھٹی کے سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اگر آج ہم نے ملک کو سنبھالنے اور اس کے استحکام کی کوشش نہ کی تو آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ برصغیر کے مسلمانوں نے پاکستان اور اسلام کی سربلندی' جمہوریت' معاشی انصاف اور مسلمانوں کے استحکام کے لیے بنایا تھا لیکن بدقسمتی سے یہ ملک دو ٹکڑے ہوچکا ہے اور باقی ماندہ پاکستان میں حالات اس سے مختلف ہیں' جس کے لیے یہ ملک بنایا گیا تھا۔ آج ملک میں جمہوریت ختم ہے' آزادیاں سلب کر لی گئی ہیں اور غنڈہ گردی کا دور دورہ ہے۔ کئی بیرونی ازم ہم پر ٹھونسے جا رہے ہیں۔ ان حالات میں وکلاء اور سب پاکستانیوں کا فرض ہے کہ وہ قائد اعظم کے بتائے ہوئے اصولوں پر اتحاد' تنظیم' یقین پر عمل پیرا ہو کر ملک کے وقار کو بحال کرنے کی کوشش کریں۔ پیر صاحب نے کہا کہ سپاسنامے میں قرارداد لاہور کا حوالہ دیا گیا ہے۔ آج بھی مسلمان قوم اس عہد پر قائم ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالات جس طریقہ پر جا رہے ہیں' میں یا کوئی اور پاکستانی خاموش نہیں رہ سکتا۔ میں ملک کو ٹکڑے ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔ ہمیں ملک کو اس بحران اور مسائل سے بہرحال نکالنا ہوگا۔ پیر صاحب نے کہا کہ بھارت کے ایٹم بم سے ہم خوفزدہ نہیں ہیں لیکن اندرون ملک علاقائیت اور افتراق کے رجحان کہیں زیادہ خطرناک ہیں۔ مسلم لیگ کے سربراہ نے ربوہ کے گھناؤنے واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کی اور کہا کہ مسلمانوں کو اس واقعہ کے مضمرات کا بڑی احتیاط اور توجہ سے جائزہ لینا چاہیے کیونکہ یہ خطرناک نتائج کا حامل ہے۔ پیر صاحب نے مسلم لیگ کی حمایت کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو اس جماعت کے استحکام سے بچایا جا سکتا ہے۔ (۳۱ مئی "مشرق" لاہور)

ملتان و بہاولپور ڈویژن کے مختلف شہروں میں احتجاجی مظاہرے

ملتان ۳۱ مئی۔ ملتان اور بہاولپور ڈویژن کے مختلف شہروں میں آج ربوہ کے

واقعہ کے خلاف زبردست احتجاج کیا گیا اور جلوس نکالے گئے۔ بعض شہروں میں توڑ پھوڑ اور آگ لگانے کے واقعات بھی ہوئے تاہم مجموعی طور پر صورت حال انتظامیہ کے قابو میں ہے۔

بہاولپور

بہاولپور سے ہمارے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق ربوہ کے واقعہ کے خلاف آج شہر میں دو جداگانہ جلوس نکالے گئے۔ صادق ایجرٹن اور انٹرمیڈیٹ کالج کے طلبا نے مشترکہ طور پر آج صبح پرامن جلوس نکالا۔ جلوس شہر کی بڑی بڑی سڑکوں سے گزرا۔ دوسرا جلوس جمعہ کی نماز کے بعد الصادق مسجد سے شہریوں کی تشکیل شدہ مجلس عمل کے فیصلے پر نکالا گیا۔ اس جلوس میں مذہبی اور سیاسی پارٹیوں نے شرکت کی۔ شہر کے بڑے بڑے بازاروں سے گزر کر جلوس نے فرید گیٹ پر جلسہ عام کی صورت اختیار کر لی۔ جلسہ سے جناب عبیدالرحمٰن' سردار اسلم' بابر شاہین' جناب غلام سرور خان' جناب محمد حسن چغتائی' حاجی سیف الرحمٰن اور مولوی عمران نے خطاب کیا۔ متعدد قراردادیں منظور کی گئیں' جن کے ذریعے ربوہ واقعہ کے ملزموں کو مثالی سزا دینے' قادیانی فرقہ کو اقلیتی فرقہ اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ یہ کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے تمام اراکین اپنے عقاید کے بارے میں اپنا موقف واضح کریں۔ علاوہ ازیں بہاولپور بار ایسوسی ایشن کا بھی ایک ہنگامی اجلاس ہوا۔ ایک قرارداد کے ذریعے نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر قادیانیوں کے حملہ کی مذمت کی گئی۔ بار ایسوسی ایشن نے ربوہ کی انتظامیہ کی فوری معطلی کا بھی مطالبہ کیا۔

عبدالحکیم

ہمارے نامہ نگار کے مطابق آج عبدالحکیم میں مکمل ہڑتال رہی۔ ہڑتال اس قدر مکمل تھی کہ لوگوں کو ضروریات زندگی اور دودھ' سگریٹ تک نہیں مل سکے۔ آج نماز جمعہ کے بعد عیدگاہ سے شہریوں کا ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا' جس میں پندرہ ہزار کے قریب لوگوں نے شرکت کی۔ بعد میں شیخانوالی مسجد میں ایک جلسہ منعقد ہوا' جس کی صدارت پیر ظہور اسماعیل نے کی۔ جلسہ میں متعدد قراردادیں منظور کی گئیں'

جن میں مطالبہ کیا گیا کہ سانحہ ربوہ کے شرکاء کو سخت سزائیں دی جائیں۔ ربوہ میں مسلمانوں کو بھی رہائشی پلاٹ فراہم کیے جائیں۔

احمد پور شرقیہ

احمد پور شرقیہ سے ہمارے نامہ نگار کے مطابق سانحہ ربوہ پر شہریوں اور طلبا میں زبردست غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ آج سکول اور کالج کے طلبا نے احتجاجی جلوس نکالے' جن میں مطالبہ کیا گیا کہ سانحہ ربوہ کے ملزموں کو سخت سزا دی جائے۔ تحریک طلبا اسلام' تحریک استقلال' مجلس احرار' مجلس تحفظ ختم نبوت اور متحدہ جمہوری محاذ نے اپنے اجلاس میں اس واقعہ کی شدید مذمت کی اور حکومت سے ملزموں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ اوچ شریف' ڈیرہ نواب' مبارک پور' چینی گوٹھ میں زبردست احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ کل احمد پور شرقیہ میں مکمل ہڑتال کی اپیل کی گئی ہے۔

خانیوال

خانیوال سے ہمارے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق خانیوال میں آج جمعہ کی نماز کے بعد ربوہ کے واقعہ پر جلوس نکالا گیا۔ جلوس نے سارے شہر کا گشت کیا اور مطالبہ کیا کہ گرفتار کیے جانے والوں کو فی الفور رہا کیا جائے۔ شام کو اسسٹنٹ کمشنر سے شہریوں کے وفد نے ملاقات کی اور مطالبہ کیا کہ گرفتار شدہ کارکنوں کو رہا کیا جائے' جس پر گرفتار کیے جانے والوں کو رہا کر دیا گیا۔ اس سے قبل شہر میں مسلح پولیس اور فیڈرل فورس گشت کرتی رہی' تاہم کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

رحیم یار خاں

رحیم یار خاں سے ہمارے نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ آج بھی شہر میں مکمل ہڑتال رہی۔ نماز جمعہ کے بعد زبردست احتجاجی مظاہرہ ہوا' جس میں مظاہرین نے قادیانیوں کے خلاف پرجوش نعرے لگائے اور مطالبہ کیا کہ ربوہ اسٹیشن پر حملہ کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے۔ مظاہرین نے بعض دکانوں پر پتھراؤ کیا اور شیشے توڑ

دیئے۔ لاہور ہوٹل' کراچی ہوٹل' البرق' المینار' سیالکوٹ اسپورٹس کی دکانوں کو نقصان پہنچایا۔ ڈاک خانہ بازار میں ایک شخص خادم حسین کی دکان کو آگ لگا دی۔ مظاہرین اور پولیس کے درمیان مسلسل آنکھ مچولی ہوتی رہی۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس پھینکی اور ہلکا لاٹھی چارج کیا۔ مظاہرین نے پولیس پر بھی پتھراؤ کیا۔ مختلف تنظیموں نے بعد میں غلہ منڈی کی مسجد میں جمع ہو کر آئندہ لائحہ عمل پر غور کیا۔ جب وہ لوگ مسجد میں جمع تھے تو مبینہ طور پر پولیس کا ایک آنسو گیس کا بم مسجد کے صحن میں گرا' جس سے ساری مسجد میں دھواں بھر گیا۔ جس وقت مظاہرین خادم حسین کی دکان کو آگ لگا رہے تھے تو وہاں فائر بریگیڈ فوراً پہنچ گیا مگر مظاہرین نے اس پر پتھراؤ کر کے اسے ناکارہ بنا دیا۔ پولیس نے متعدد افراد کو گرفتار کر لیا اور مزید گرفتاریاں متوقع ہیں۔ آج کے ہنگامے کے متعلق مقامی انتظامیہ نے جو پریس نوٹ جاری کیا ہے' اس میں کہا گیا ہے کہ آج سہ پہر رحیم یار خاں کے شہریوں نے ربوہ کے واقعہ پر احتجاج کے لیے جلوس نکالا۔ چونکہ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے' اس لیے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے تحریری اجازت حاصل کی گئی تھی۔ جلوس نکالنے والوں نے انتظامیہ کو یقین دلایا تھا کہ وہ پرامن رہیں گے' جس کی بنا پر انھیں جلوس نکالنے کی اجازت دی گئی اور جلوس واقعی پرامن رہا مگر جلوس کے اختتام پر جب لوگ گھروں کو واپس جانے لگے تو کچھ لوگوں نے تشدد اور توڑ پھوڑ کی کارروائیاں شروع کر دیں۔ انہوں نے شہر کے ایک فرقے کے لوگوں کی دکانوں اور ہوٹلوں پر پتھراؤ کیا اور ایک دکان کو آگ لگا دی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور ایس پی' جو جلوس کے ساتھ ساتھ تھے' بار بار انتباہ کیا مگر جب وہ باز نہ آئے تو ان پر آنسو گیس پھینکی گئی اور ہلکا لاٹھی چارج کیا گیا' جس سے کوئی شخص زخمی نہیں ہوا اور مظاہرین منتشر ہوگئے۔ پولیس نے متعدد افراد کو گرفتار کر لیا ہے اور مزید گرفتاریاں متوقع ہیں اور رات تک صورت حال معمول پر آگئی تھی اور حالات پرسکون ہوگئے تھے۔ ادھر رحیم یار خان کی بار ایسوسی ایشن نے آج اپنے خاص اجلاس میں' جو بار کے صدر خاں ضیاء الحق خاں کی صدارت میں ہوا' ربوہ کے واقعہ کی مذمت میں قرارداد منظور کی اور مطالبہ کیا کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے' ناصر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے' سرگودھا کے ڈپٹی کمشنر اور

ایس پی کو معطل کیا جائے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ قادیانیوں کا سماجی و معاشی بائیکاٹ کیا جائے گا۔

چشتیاں

چشتیاں سے ہمارے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق گورنمنٹ ڈگری کالج اور دوسرے اسکولوں کے طلبا نے طلبا یونین کے صدر ندیم اقبال اور طالب علم لیڈر اکرام غازی کی سرکردگی میں ربوہ کے واقعہ کے خلاف آج ایک جلوس نکالا۔ جب جلوس کچہری کے احاطہ کے قریب پہنچا تو طلبا نے ایک ایڈووکیٹ کا فرنیچر توڑ پھوڑ دیا۔ اسسٹنٹ کمشنر نے موقع پر پہنچ کر مظاہرین سے کہا چونکہ دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے' اس لیے جلوس کو منتشر ہو جانا چاہیے۔ مظاہرین کے انکار پر پولیس نے ہلکا لاٹھی چارج کیا۔ اس پر مظاہرین نے پولیس پر پتھراؤ شروع کر دیا۔ یہ ہنگامہ کوئی نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ پولیس نے یونین کے صدر ندیم اقبال اور اکرام غازی سمیت آٹھ طلبا کو حراست میں لے لیا۔ طلبا نے نعرے اور مظاہرہ جاری رکھا۔ بعد میں طلبا چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں بٹ کر شہر بھر میں پھرتے رہے۔

بالآخر پولیس نے اسسٹنٹ کمشنر کی ہدایت پر آٹھوں طلبا کو چھوڑ دیا۔ طلبا نے پھر جلوس نکالا اور مختلف نعرے لگائے۔ جلوس چوک بخاری پہنچا' جہاں طالب علم لیڈروں نے تقریریں کیں۔ مظاہرین نے پتلا بھی جلایا اور پھر وہ پرامن طور پر منتشر ہو گئے۔ علاوہ ازیں شہریوں اور تمام سیاسی پارٹیوں کا اجتماع ہوا' جس میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر قادیانیوں کے حملہ کی سخت مذمت کی گئی۔ علاوہ ازیں چشتیاں میں جلوس پر پولیس لاٹھی چارج کی بھی مذمت کی گئی۔ ربوہ کے واقعہ اور چشتیاں میں پولیس لاٹھی چارج کے خلاف کل شہریوں نے مکمل ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا۔ ایک اطلاع کے مطابق کل بھی شہریوں کا اجلاس ہو گا۔ شہر کی تمام مسجدوں میں بھی ربوہ کے واقعہ کی مذمت کی گئی۔

بہاول نگر

ہمارے نامہ نگار کی خبر کے مطابق بہاول نگر میں طلبا نے آج احتجاجی جلوس

نکالا اور مظاہرہ کیا۔ جلوس نعرے لگا رہا تھا اور شہر کی بڑی بڑی سڑکوں پر گشت کے بعد پرامن طور پر منتشر ہوگیا۔ البتہ جلوس کے اختتام پر بعض شرپسندوں نے ورائٹی جنرل اسٹور اور محمود کلاتھ ہاؤس کو آگ لگا دی' جس پر عوام اور انتظامیہ نے مل کر فوراً قابو پا لیا۔ پولیس نے دو افراد افضل قادر اور عمر کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان دونوں کا تعلق کسی سیاسی یا مذہبی جماعت سے نہیں بتایا جاتا۔ شہر میں امن و امان ہے اور پولیس گشت کر رہی ہے۔ ("امروز" ملتان' یکم جون ۱۹۷۴ء)

ملتان

ملتان ۳۱؍ مئی۔ آج نماز جمعہ کے اجتماعات میں ملتان کی تمام جامع مساجد میں قراردادوں کے ذریعے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ قراردادوں میں کہا گیا ہے کہ ربوہ شہر میں قادیانی اقلیت نے آتشیں اسلحہ اکٹھا کر رکھا ہے' اس لیے اس شہر میں گھر گھر کی تلاشی لی جائے اور پاکستان کو اس تشدد پسند فرقہ کی ریشہ دوانیوں سے بچایا جائے۔ علاوہ ازیں تحریک استقلال ملتان کے ضلعی صدر مہر محمد رفیق' کونسل مسلم لیگ کے صدر چودھری عرفان اللہ انصاری' انجمن تاجران بوہڑ گیٹ کے صدر مولوی محبوب احمد اویس پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر جمال الرحمٰن خان' انجمن طلبا اسلام کے ناظم محمد اقبال' سرائیکی سٹوڈنٹس فیڈریشن کے امین بھٹی' گورنمنٹ ولایت حسین اسلامیہ کالج کے صدر مسٹر اعجاز' نیشنل لیبر فیڈریشن ملتان زون کے جنرل سیکرٹری سید رحمت حسین شاہ' تحریک استقلال کے شیخ ظہور احمد' ڈینٹل سرجن ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر امیر ریاض الدین نے علیحدہ علیحدہ بیانوں میں ربوہ کے واقعہ کی پرزور مذمت کی ہے۔

نشتر میڈیکل کالج کے پروفیسر پر حملہ

نشتر کالج کے طلبا نے آج فزیالوتھراپسٹ مسٹر عطاء اللہ پر حملہ کر دیا۔ بتایا گیا ہے کہ مسٹر عطاء اللہ نے کوئی اشتعال انگیز بات کر دی تھی۔ فزیالوتھراپسٹ کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

آج ملتان میں گرفتاریاں پیش کی جائیں گی۔

دینی و سیاسی جماعتوں کے اجتماع میں آج فیصلہ کیا گیا کہ کل شام چھ بجے عثمانیہ مارکیٹ میں ربوہ اسٹیشن پر غنڈہ گردی کے خلاف احتجاجی جلسہ منعقد کیا جائے اور دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے گرفتاریاں پیش کی جائیں۔ جلسہ عام سے پاکستان جمہوری پارٹی کے کشتونس خان ایڈووکیٹ' جمعیت العلماء پاکستان' سید کبیر علی شاہ' مجلس احرار اسلام سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے صاحبزادے سید عطاء المومن' مجلس ختم نبوت کے مولانا محمد شریف جالندھری' خاکسار تحریک کے صوبائی صدر اور بار ملتان کے صدر محمد اشرف اور جمعیت العلماء اسلام کے ناظم شیخ محمد یعقوب خطاب کریں گے۔

فرید پراچہ کا انتباہ

سرگودھا سے "نوائے وقت" کے نمائندے کی اطلاع کے مطابق پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے صدر مسٹر فرید پراچہ نے آج یہاں مطالبہ کیا کہ حکومت ربوہ میں ہونے والے واقعات کی تحقیقات ہر قیمت پر دو ماہ میں مکمل کر لے۔ اگر یہ عرصہ طویل کیا گیا تو طلبا تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے' قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے برطرف کیا جائے اور ربوہ سے تمام اسلحہ تحویل میں لیا جائے۔ دریں اثناء آج کمپنی باغ میں تمام سیاسی جماعتوں کا مشترکہ جلسہ عام ہوا' جس میں مقررین نے ربوہ کے واقعات پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا اور مطالبہ کیا گیا کہ ملوث افراد کو سخت ترین سزا دی جائے۔ ایک قرارداد میں کہا گیا کہ ربوہ کو کھلا شہر اور قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔

شاہ کوٹ میں احتجاجی جلوس

ہمارے نمائندہ خصوصی کی اطلاع کے مطابق آج شاہ کوٹ میں مکمل ہڑتال رہی۔ تاجر پیشہ حضرات اور سیاسی اور سماجی کارکنوں نے پرامن احتجاجی جلوس نکالا۔ جلوس میں ہزاروں افراد شریک ہوئے اور ربوہ ریلوے اسٹیشن پر طلبا پر بہیمانہ تشدد کی شدید مذمت کی گئی۔ جلوس نے تمام شہر کا چکر کاٹا۔

بھکر میں جلوس نکالے گئے

بھکر کے نمائندہ کی اطلاع کے مطابق وہاں بھی ربوہ اسٹیشن کے واقعہ کے خلاف شدید ردعمل کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ آج شہر میں مکمل ہڑتال رہی۔ ہزاروں افراد نے دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے باوجود پرامن جلوس نکالے۔ سب سے پہلے گورنمنٹ ڈگری کالج بھکر کے طلبا نے ملک گلزار حسین اور دیگر طالب علموں کی قیادت میں ایک پرامن جلوس نکالا۔ جب یہ جلوس اے سی بھکر کی عدالت میں پہنچا تو وہاں اسسٹنٹ کمشنر بھکر' ڈی ایس پی بھکر اور شفیق مجسٹریٹ نے طلبا کو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی سے باز رہنے کی تلقین کی لیکن شہریوں کا ایک جلوس معززین شہر کی یقین دہانی پر شہر کی مختلف سڑکوں سے ہوتا ہوا چوک بازار بھکر پہنچا جہاں سید وزارت حسین نقوی ایڈووکیٹ' غلام حسن دھاندلہ ایم این اے' ملک سعید ایڈووکیٹ' مولوی محمد عبداللہ' محمد حنیف غوری' نور سلطان جامع سلطان باہو' احسان اللہ خان ایڈووکیٹ اور دیگر رہنماؤں نے تقاریر کیں۔ بعد ازاں یہ جلوس کالج جا کر ختم ہوگیا۔ علاوہ ازیں نماز جمعہ کے بعد ۳ بجے تمام مکتبہ فکر کے علماء نے مسجد طویلہ گیٹ میں قادیانیت کے خلاف تقاریر کیں اور مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔

علما نے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور مرکزی حکومت اس ضمن میں فی الفور آئینی انتظامات کرے تاکہ امت المسلمین کے جذبات کو تسکین مل سکے۔

لاہور

لاہور کی مساجد میں نمازیوں نے ختم نبوت کے مسئلہ پر اپنے پختہ عقیدے کا اظہار ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے کیا۔ اہم مساجد کے باہر پولیس اور فیڈرل سیکورٹی فورس کی بھاری فورس متعین تھی اور پولیس کے ٹرک گشت کر رہے تھے۔

اس دوران صوبائی دارالحکومت میں آج نماز جمعہ کے خطبہ میں علماء نے مسئلہ ختم نبوت کے دینی اور سیاسی پہلوؤں پر خصوصیت کے ساتھ روشنی ڈالی اور ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر کالج کے طلبا پر احمدیوں کے حملے کی سخت ترین الفاظ میں مذمت

کی۔ علماء نے امت مسلمہ پر زور دیا کہ وہ قادیانیت کے سیاسی اور دینی مضمرات کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کریں اور ناموس رسولؐ کی حفاظت کے لیے پوری طرح تیار رہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان' خدا و رسول کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا۔ تصور پاکستان کے خالق علامہ اقبال نے ختم الرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ عشق و محبت کے جذبات کا اظہار کیا اور مسلمانوں کو رسول پاکؐ کے ساتھ دنیا کی ہر شے سے زیادہ محبت رکھنے کی تلقین کی۔ اس پاکستان میں یہ برداشت نہیں کیا جا سکتا کہ کوئی فرقہ ختم نبوت میں شک کرے' یہ کہ کسی نئی نبوت کا دعویٰ کیا جائے۔

رحیم یار خان

رحیم یار خان ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت محمد ضیاء الحق خان منعقد ہوا' جس میں ربوہ میں ملتان کے طلبا پر تشدد کی پرزور مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ غیر جانبدارانہ تحقیقات کی روشنی میں اس سانحہ میں ملوث افراد کو سنگین سزائیں دی جائیں اور تحقیقات کی رپورٹ شائع کی جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے' نیز عوام کے ان شکوک کی تحقیقات کرائی جائے کہ یہ فرقہ ملکی سالمیت کے خلاف سرگرم عمل ہے۔

مولانا غلام ربانی سینئر نائب صدر جمعیت العلماء اسلام صوبہ پنجاب نے اس واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ واقعہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ہوا ہے تاکہ ملک میں خانہ جنگی کی کیفیت پیدا کی جائے۔

لائل پور میں قادیانیوں کی فائرنگ سے ایک مسلمان شہید

لائل پور آج صبح محلہ رضا آباد اور پیپلز کالونی میں قادیانی فرقے کے لوگوں کی اندھا دھند فائرنگ سے ایک شخص ہلاک اور چار زخمی ہوگئے۔ دو زخمیوں کو نازک حالت میں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ فائرنگ کے واقعات کے بعد پورے شہر میں کشیدگی بڑھ گئی اور ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر حملہ کے خلاف جو مظاہرے کل شروع ہوئے تھے' آج اور زیادہ شدت اختیار کر گئے۔ لائل پور کے علاوہ سرگودھا' چنیوٹ' وزیر آباد' ساہیوال' شاہ کوٹ' پتوکی' چشتیاں اور متعدد دوسرے

شہروں سے بھی مظاہروں کی اطلاعات ملی ہیں۔

لائل پور میں مظاہرین نے اسلام آباد' رضا آباد' مائی کی جھگی' گلشن کالونی' پیپلز کالونی' فیض آباد اور محمد پورہ میں پانچ کوٹھیوں اور دو سو مکانوں کو نذر آتش کر دیا۔ رضا آباد میں ڈاکٹر نعیم اور ان کی بہن کی کوٹھیوں کو جلا کر راکھ کر دیا گیا۔ گلشن میں شیخ ظہور احمد کی کوٹھی کو آگ لگا دی گئی' جس سے ایک سکوٹر' ٹیلی وژن سیٹ اور گھر کا قیمتی سامان جل کر خاکستر ہو گیا۔ فیض آباد میں ان کی ۸۰ پاور لومز کو بھی جلا دیا گیا جبکہ غلام محمد آباد میں ۷۰ سے زاید کھڈیاں نذر آتش کر دی گئیں۔

گلشن کالونی میں ایک اور کوٹھی اور کئی مکان جلا دیئے گئے۔ محمد پورہ میں تین مکانوں کو آگ لگا دی گئی۔ مظاہرین نے پچاس سے زیادہ مکانوں کے اندر سے سامان نکال کر جلا دیا۔ اس ہنگامہ آرائی کے دوران بعض شرپسندوں نے لوٹ مار شروع کر دی۔ پولیس اب تک ساڑھے تین سو افراد کو لوٹ مار اور آتش زنی کے الزام میں گرفتار کر چکی ہے۔ گرفتار ہونے والوں کو سنٹرل جیل بھیج دیا گیا ہے۔ زرعی یونیورسٹی لائل پور کے تقریباً چار سو طلبا نے احتجاجی جلوس نکالا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جب تک مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جائے گا' ان کی تحریک جاری رہے گی۔ مظاہرین مارچ کرتے ہوئے گھنٹہ گھر کی طرف آ رہے تھے کہ راستے میں پولیس نے آنسو گیس چھوڑی اور لاٹھی چارج کر کے انہیں منتشر کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ آج صبح تقریباً ۹ بجے رضا آباد میں رہنے والے تین قادیانی نوجوان سکوٹر پر بیٹھ کر فرار ہونا چاہتے تھے لیکن وہ ابھی چند گز ہی گئے تھے کہ انہوں نے اپنے مکان کے سامنے کچھ لوگوں کو کھڑے ہوئے دیکھا اور بغیر کسی اشتعال کے فائرنگ شروع کر دی' جس سے ایک شخص غلام رسول موقع پر جاں بحق ہو گیا اور دو افراد شدید زخمی ہو گئے' جنہیں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ فائرنگ کے دو واقعات پیپلز کالونی میں ہوئے' جن میں دو افراد زخمی ہو گئے۔ پیپلز کالونی نمبر ۲ میں ایک نوجوان ریوالور کی گولی لگنے سے شدید زخمی ہو گیا۔ اس علاقے میں ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ کے ایک سب ڈویژنل افسر راجہ ناصر احمد قادیانی نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے لوگوں کو ہراساں کرنے کے لیے ہوائی فائرنگ کر دی' جس سے علاقے میں زبردست اشتعال پھیل گیا۔ زرعی یونیورسٹی

لائل پور کے ڈپٹی رجسٹرار عبدالرشید کی کوٹھی واقع لالہ زار کالونی کو آج رات شرپسندوں نے آگ لگا دی۔ اسی طرح زرعی یونیورسٹی کے طلبا نے یونیورسٹی کے احمدی طلبا کی اشیاء جلا دیں۔ پورے شہر میں پولیس گشت کر رہی ہے۔ چک جمرہ' ٹوبہ ٹیک سنگھ اور گوجرہ سے بھی لوٹ مار اور آتش زنی کی اطلاعات ملی ہیں۔

سرگودھا

امروز کے نامہ نگار کے مطابق پولیس نے دودو میڈیکل ہال کے مالک مسعود احمد قادیانی اور ان کے بیٹے سعید احمد قادیانی اور دو قادیانی کمپاؤنڈروں کو ایک شخص سعید احمد کو حبس بے جا میں رکھنے کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے۔ علاوہ ازیں آج بعد نماز جمعہ کمپنی باغ میں ایک جلسہ ہوا' جس میں منظور کی جانے والی ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ربوہ میں عملاً متوازی حکومت قائم ہے۔ حکومت کو اس صورت حال کا سختی سے نوٹس لینا چاہیے۔

جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ انہوں نے کہا ہے کہ پچھلے ماہ مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے اجلاس میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جا چکا ہے' پھر پاکستان کی حکومت کی راہ میں اس فرقہ کو اقلیت قرار دینے میں کونسی چیز مانع ہے۔ جلسہ کے بعد طلبا نے پرامن جلوس نکالا جسے منتشر کرنے کے لیے پولیس کو آنسو گیس اور لاٹھی چارج کرنا پڑا۔

ساہیوال سے ہمارے نمائندے کے مطابق آج دوسرے روز بھی ربوہ ریلوے اسٹیشن پر غنڈہ گردی کے خلاف ساہیوال' اوکاڑہ' چیچہ وطنی' عارف والہ اور پاک پتن میں احتجاجی مظاہرے جاری رہے۔ عارف والا میں مظاہرین نے ڈاکٹر عباس ہاشمی کی دکان کا فرنیچر توڑ پھوڑ دیا اور آگ لگانے کی کوشش کی۔ ساہیوال میں بعد نماز جمعہ محلہ عیدگاہ سے ایک جلوس نکالا گیا۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ قادیانی فرقہ کو اقلیت قرار دیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

عارف والا

ہمارے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق آج صبح اسلامی فکری محاذ کے نوجوانوں

اور کالج کے سینکڑوں طلبا نے مساجد کے خطیبوں کی قیادت میں ربوہ کے واقعہ کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا۔ جب یہ جلوس تھانہ بازار پہنچا تو مشتعل طلبا نے ڈاکٹر خالد ہاشمی کی دکان پر پتھراؤ شروع کر دیا اور بعد ازاں دکان کا تالہ توڑ کر اس کا سارا سامان تباہ کر ڈالا اور فرنیچر کو سڑک پر جمع کر کے نذر آتش کر دیا۔ پولیس کے موقع پر پہنچتے ہی جلوس آگے چل پڑا اور غلہ منڈی پہنچ کر منتشر ہو گیا۔

گجرات

امروز کے نامہ نگار کے مطابق آج گجرات میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں ربوہ کے افسوسناک واقعہ کی شدید مذمت کی گئی۔ نماز کے بعد چوک فوارہ سے ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا جو چوک پاکستان پر پہنچ کر منتشر ہو گیا۔ عطاء المحسن' سید محمود شاہ' سید ضیاء اللہ شاہ بخاری' نثار احمد چودھری اور باقر رضوی نے جلوس سے خطاب کیا۔ مقررین نے اس بات کا مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے' ربوہ میں قادیانیوں کی الگ ریاست کا وجود ختم کیا جائے اور وہاں مسلمانوں کو بھی آباد کیا جائے۔

راولپنڈی

امروز کے نامہ نگار کے مطابق ربوہ کے واقعہ کے خلاف وفاقی دارالحکومت میں آج دوسرے روز بھی احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ نماز جمعہ کے بعد شہر کے مختلف حصوں سے متعدد چھوٹے چھوٹے جلوس نکالے گئے' جو راجہ بازار میں آکر جمع ہو گئے۔ ان کی قیادت قومی اسمبلی کے رکن مولانا عبدالحکیم' مولانا حبیب الرحمن اور قاری حبیب اللہ کر رہے تھے۔ بعد میں ایک بہت بڑا جلوس مولانا غلام اللہ کی قیادت میں چوک فوارہ' ٹرنک بازار اور مری روڈ سے ہوتا ہوا لیاقت باغ پہنچا' جہاں مولانا غلام اللہ اور دوسرے علمائے دین نے خطاب کیا۔ مقررین نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ دریں اثنا طلبا نے ایک

زیر تعمیر مسجد کو آگ لگا دی۔ پولیس نے چھ طلبا کو گرفتار کر لیا۔ مری روڈ پر جہاں کل قادیانیوں کے مرکز پر حملہ کیا گیا تھا' آج سارا دن پولیس متعین رہی۔

منڈی بہاء الدین میں ایک مشتعل ہجوم نے احمدی فرقے کی کئی دکانوں سے سامان نکال کر اسے آگ لگا دی۔ یہ ہجوم واقعہ ربوہ کے خلاف اظہار نفرت کر رہا تھا۔ واقعہ کے خلاف پورے شہر میں ہڑتال رہی۔ وزیر آباد سے امروز کے نامہ نگار کے مطابق واقعہ ربوہ کے خلاف کل پورے شہر میں ہڑتال ہوگی۔ نور شاہ میں آج ربوہ کے خلاف طلبا نے احتجاجی جلوس نکالا اور احمدیوں کے خلاف نعرے لگائے۔ جمعہ کے اجتماعات میں علمائے دین نے واقعہ ربوہ کی مذمت کی۔ شاہ کوٹ میں آج دوسرے روز بھی ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ملتان کے طلبا پر حملہ کے خلاف احتجاجی ہڑتال رہی۔ مظاہرین نے' جو لاٹھیوں اور کلہاڑیوں سے مسلح تھے' احمدیوں کے مکانوں پر حملے کیے' تاہم پولیس کی بروقت مداخلت سے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

جہلم

جہلم سے امروز کے نامہ نگار کے مطابق مقامی ڈگری کالج کی سٹوڈنٹس یونین کے زیر اہتمام واقعہ ربوہ کے خلاف ایک احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ اس کے بعد طلبا کا ایک اجلاس ہوا' جس میں واقعہ ربوہ کی شدید مذمت کی گئی۔ بعد میں متحدہ جمہوری محاذ کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا' جس میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت واقعہ ربوہ کے محرکات کو بے نقاب کرے۔ ربوہ کے افسوس ناک واقعہ کے خلاف کل جہلم میں مکمل ہڑتال ہوگی۔ چتوکی میں بھی اسی واقعہ کے خلاف آج جلوس نکالا گیا' جس میں کل شہر میں مکمل ہڑتال کرنے کا اعلان کیا گیا۔ قائد آباد میں بھی ربوہ کے واقعہ کے خلاف احتجاجی مظاہرے ہوئے۔ کل مظاہرین نے تین دکانوں کو آگ لگا دی تھی' جس کے نتیجے میں پولیس نے آٹھ افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ شہر میں صورت حال بدستور کشیدہ ہے۔

جھنگ

ہمارے نامہ نگار کے مطابق آج جھنگ میں بھی واقعہ ربوہ کے خلاف احتجاجی مظاہرے ہوئے اور جلوس نکالے گئے۔ آج شہر میں مکمل ہڑتال رہی اور تمام

کاروباری ادارے بند رہے۔ نماز جمعہ کے اجتماعات میں حکومت سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

چشتیاں سے امروز کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ واقعہ ربوہ کے خلاف مقامی ڈگری کالج کے طلبا نے احتجاجی جلوس نکالا۔ مظاہرین نے ایک مقامی ایڈووکیٹ کے دفتر کا فرنیچر توڑ پھوڑ ڈالا۔ اسسٹنٹ کمشنر نے جلوس کو منتشر ہونے کی ہدایت کی لیکن مظاہرین نے حکم ماننے سے انکار کر دیا' جس پر پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا اور انہیں منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس پھینکی۔ پولیس نے آٹھ طلبا کو گرفتار کر لیا۔ مظاہرین نے مرزا غلام احمد قادیانی کا پتلا جلایا۔ کل شہر میں مکمل ہڑتال ہو گی۔

دیپال پور کے شہریوں نے آج واقعہ ربوہ کے خلاف احتجاج کے طور پر ہڑتال کی۔ نماز جمعہ کے بعد ایک قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ بعد میں شاہی مسجد سے ایک جلوس نکالا گیا۔

مرید کے میں واقعہ کے خلاف احتجاجی جلوس اور مظاہرہ ہوا۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے لاٹھی چارج کیا' جس سے مولانا محمد ادریس کا بازو ٹوٹ گیا اور کئی شہری زخمی ہو گئے۔

امروز کے نامہ نگار کے مطابق بھکر میں بھی طلبا نے واقعہ ربوہ کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا اور مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔

بصیرپور سے ہمارے نامہ نگار کے مطابق واقعہ ربوہ کے خلاف کل بصیرپور اور نواحی قصبہ حویلی لکھا میں مکمل ہڑتال ہو گی۔ ("امروز" لاہور)

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر
نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر کیا گزری؟
زخمی ہونے والے طلبا کے حلفیہ بیانات'
حملہ کسی اشتعال کے بغیر کیا گیا!

ملتان ۳۱ر مئی (نمائندہ خصوصی) نشتر میڈیکل کالج سٹوڈنٹس یونین کے صدر ارباب عالم خان اور ربوہ اسٹیشن پر غنڈہ گردی کے دوران زخمی ہونے والے طلبا نے مطالبہ کیا ہے کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے' گھر گھر کی تلاشی لے کر اسلحہ برآمد کیا جائے اور اس حملہ میں ملوث تمام افراد کو فوری طور پر گرفتار کیا جائے۔ آج نشتر ہسپتال کے وارڈ نمبر ا میں ارباب عالم خان اور ان کے ساتھی طلبا نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر کالج کے طلبا پر حملہ کی حلفیہ روداد بیان کرتے ہوئے الزام لگایا کہ حملہ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کیا گیا۔ مجموعی طور پر ۵۵ طلبا زخمی ہوئے۔ ان میں سے بارہ شدید مجروح ہیں۔ ارباب عالم خان نے بتایا کہ ۲۲ر مئی کو پشاور جاتے ہوئے چناب ایکسپریس جب ربوہ ریلوے اسٹیشن پر رکی تو نشتر کالج کے بعض طلبا نے ٹرین سے اتر کر اسٹیشن پر کھڑے ہوئے ایک کوتاہ قد گنجے آدمی سے اپنی معلومات کے لیے ربوہ میں جنت کی موجودگی کے بارے میں سوال کیا۔ یہ ایک بے ضرر اور معلوماتی سوال تھا مگر اس آدمی نے طیش میں آ کر گالیاں دینا شروع کر دیں' جس پر طلبا نے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ ارباب عالم خان نے کہا کہ اس آدمی نے اسٹیشن کے سامنے والی بال کھیلنے والے ا تھلیٹوں کو اشارہ کیا اور پندرہ بیس آدمی آ گئے۔ ان لوگوں نے پتھراؤ شروع کر دیا۔ طلبا نے بھاگ کر بوگیوں میں پناہ لی اور دروازے بند کر دیئے۔ اس عرصہ میں ٹرین چلنے لگی۔ پتھراؤ سے دو تین لڑکے زخمی ہوئے۔

ارباب عالم خان نے کہا کہ ۲۳ر مئی کو مری' ۲۴ر کو نوشہرہ' ۲۵ اور ۲۶ر مئی کو سوات اور ۲۷ر مئی کو پشاور میں قیام کرنے کے بعد طلبا ۲۸ر مئی کو چناب ایکسپریس کے ذریعے ملتان کے لیے روانہ ہوئے۔ طالب علموں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ربوہ اسٹیشن پر وہ اپنی بوگی کے دروازے بند رکھیں گے اور اگر ان پر زیادتی بھی ہوئی تو وہ خاموشی سے گزر جائیں گے۔ ٹرین جب ربوہ ریلوے اسٹیشن میں داخل ہونے لگی تو چھوٹے چھوٹے لڑکے اس کے ساتھ دوڑنے لگے۔ سرگودھا سے سوار چھ نوجوانوں نے اشارہ سے ہمارے ڈبوں کی نشاندہی کی۔ جب ٹرین ٹھہر گئی تو ٹرین کے دونوں اطراف سے ہزاروں افراد ہتھوڑے' ڈنڈے' ہاکیاں' تلواریں اور چاقو لے کر حملہ

آور ہوگئے اور شدید پتھراؤ شروع ہوگیا۔ ان لوگوں نے مطالبہ کیا کہ نشتر کالج کے طلبا کے انچارج کو ان کے حوالے کیا جائے۔ جب بڑے کمپارٹمنٹ کا دروازہ توڑ کر حملہ آور اندر گھسے تو طلبا نے ایک چھوٹے سے کمپارٹمنٹ میں پناہ لی اور اس کا دروازہ بند کر لیا۔

ارباب عالم خان نے کہا کہ ان لوگوں نے مجھے اتنا مارا کہ میں بے ہوش ہو کر گر پڑا اور یہ لوگ مجھے مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے۔ کمپارٹمنٹ کے دروازے کو توڑنے لگے۔ کچھ ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ ایک آدمی نے ریوالور نکالا۔ دوسرے نے اسے روکا کہ ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔ زخمی لڑکوں نے بتایا کہ حملہ آوروں نے بوگیوں سے ان کا سارا سامان باہر پھینک دیا۔ حملہ آور' طلبا کے سروں پر ہی وار کرتے تھے' جو طالب علم گر جاتا تھا' اسے اٹھا کر اسٹیشن پر پھینک دیتے تھے۔ حملہ آور احمدیت زندہ باد کے نعرے بھی لگا رہے تھے۔ عبدالرحمٰن (تھرڈ ایئر) حملہ آوروں سے فرار ہو کر اسٹیشن ماسٹر کے کمرے میں پناہ لینے گھسا تو اسٹیشن ماسٹر نے اسے پکڑ کر حملہ آوروں کے سپرد کر دیا۔ عورتوں نے چھ سات لڑکوں کو اس افراتفری کے عالم میں سیٹوں کے نیچے چھپا کر بچایا۔ دس لڑکوں نے ایک گارڈ کے کمرہ میں چھپ کر جان بچائی۔ ارباب عالم خان نے بتایا کہ یہ ہنگامہ ایک گھنٹے تک جاری رہا اور مسافر اپنی جان کے خوف سے خاموش تماشائی بنے رہے۔ زخمی طلبا نے کہا کہ یہ کہنا غلط ہے کہ طلبا نے ۲۲ر مئی کو کوئی غیر شائستہ حرکت کی تھی۔

پولیس کارروائی

سرگودھا' ۳۱ر مئی (نمائندہ خصوصی) اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ نے ربوہ میں ہونے والے تشدد کے واقعہ میں ملوث ۷۱ افراد کو جیل بھیج دیا ہے اور ۱۳ر جون کو انہیں عدالت میں پیش کرنے کا حکم دیا ہے۔ دریں اثناء گزشتہ رات اسٹیشن ماسٹر ربوہ فصیح احمد اور ربوہ کی بااثر شخصیت رشید احمد کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس ان سے نامعلوم مقام پر پوچھ گچھ کر رہی ہے۔ یہ امر تعجب خیز ہے کہ گرفتار شدگان میں صرف دو طلبا ہیں اور باقی مزدور قسم کے لوگ شامل ہیں' جن کے نام یہ ہیں: بشیر احمد بھٹی' عبدالستار

جٹ' ضیاء قریشی' بشارت راجپوت' احمد خان راجپوت' مجید کشمیری' محمود احمد' مبشر احمد' عبدالرشید چیمہ' عبدالمتین چیمہ' نذیر احمد' علی محمد گوجر' عبدالمجید' نصیر لوہار' مظفر احمد' حمید بھٹی' نثار جٹ' حمید ڈار' ظفر احمد فضل' محمد بوٹا' رونق علی شیخ' نثار احمد' بشارت احمد' ضیاء اللہ' عبدالصمد قریشی' احمد الدین' محمد سلیم ملک' طاہر جٹ' اعجاز فضل' مبشر مقصود' نعیم' عبدالوہاب' اشرف علی' منیر احمد' عبدالمجید' مقصود احمد' منیر احمد' حمید احمد' ملک خالد' منیر احمد' احمد حسین' بشیر بھٹی' افتخار' اعجاز' کرامت' سید محمد ادریس' حسن علی' عبدالمنان' فہیم احمد' محمد رفیق' عبدالعزیز' نعمت اللہ' نعیم احمد' سعید احمد' مقصود احمد' مشتاق احمد' مبارک' ادریس احمد' رشید' محمد رفیق' سلطان بھٹی' ملک نصیر' محمد افضل وڑائچ' نذیر احمد' مسعود احمد اور رشید احمد بھٹی۔

کل سرگودھا میں مظاہرین پر جن پانچ قادیانی افراد ڈاکٹر مسعود احمد' منصور احمد' محبوب جنود' محمد عالم کمپوڈر اور محمد اطہر کمپوڈر نے فائرنگ کی' ان کے خلاف سٹی پولیس نے دفعہ ۳۰۷ ت پ کے تحت مقدمہ درج کر کے ان کا اسلحہ دو رائفلیں اور دو بندوقیں اور بائیس کارتوس اپنی تحویل میں لے لیے ہیں اور انہیں گرفتار کر لیا ہے۔

طلبا پر حملہ کی مذمت

کبیر والا' ۳۱ر مئی۔ اسلامی جمعیت طلبا صوبہ پنجاب کے ناظم مسٹر ظفر جمال بلوچ نے اپنی ہنگامی پریس کانفرنس میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر چناب ایکسپریس میں سوار طالب علموں پر حملہ کر کے زخمی کرنے کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ آئندہ اس قسم کے واقعات ہرگز برداشت نہیں کیے جائیں گے۔ آپ نے کہا اگرچہ حکومت نے آج تعلیمی ادارے زبردستی بند کر دیئے ہیں مگر ہم جانتے ہیں کہ یہ واقعہ حکومت کی بے حسی کی وجہ سے پیش آیا اور وہی اس کی ذمہ دار ہے۔

سرگودھا' ۳۱ر مئی (نمائندہ خصوصی) تحریک استقلال طلبا کے مرکزی صدر محمد طارق مرزا نے مطالبہ کیا ہے کہ اسیر طلبا کو فی الفور رہا کیا جائے اور ان کے خلاف مقدمات واپس لیے جائیں۔ انہوں نے محمد اقبال جاڑا' محمد نصیر تبسم اور وحید نواز خان

کی معیت میں مقامی سول ہسپتال میں تنظیم کے مقامی جنرل سیکرٹری خالد محمود انجم کی عیادت کی' جن کا آپریشن ہوا ہے۔

ریاست در ریاست قائم کرنے کی اجازت نہ دی جائے

چنیوٹ' ۳۱ مئی۔ پیپلز پارٹی چک نمبر ۱۴۳ ساڑوالا کے نائب صدر میر نذیر احمد ہرل' پیپلز پارٹی پیپل ہٹہ کے سیکرٹری ممتاز میرزادہ' محمد سلیم ہرل ایڈووکیٹ چنیوٹ' اور ہیلی کالج آف کامرس کے طالب علم صفدر علی ہرل نے ایک مشترکہ بیان میں ریلوے اسٹیشن ربوہ کے سانحہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ حکومت اس مسئلہ کو معمولی اور جذباتی سمجھ کر نظرانداز نہ کرے بلکہ وہ اس بارے میں فیصلہ کرے کہ آیا ریاست کے اندر ریاست قائم کرنے کی کسی بھی جماعت یا فرقے کو اجازت دی جا سکتی ہے؟ اگر دستور ہمیں اس امر کی اجازت نہیں دیتا تو ہمیں اس فرقے کا سختی کے ساتھ مواخذہ کرنا چاہیے' جو ریاست کے اندر ریاست بنائے بیٹھا ہے۔ (امروز ملتان)

لاہور

لاہور۔ پنجاب سٹوڈنٹس کونسل کے چیرمین اور پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے سابق صدر مسٹر جاوید ہاشمی کو گزشتہ شب طلبا کو ہنگاموں پر اکسانے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ انہیں اس وقت گرفتار کیا گیا جب وہ نیو کیمپس میں طلبا کے ایک وفد سے خطاب کر رہے تھے۔ اس سے قبل رات بھر نیو کیمپس کے ہوسٹلوں کے طلبا لاء کالج ہوسٹل اور انجینئرنگ یونیورسٹی اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج ہوسٹل کے طلبا ہوسٹلوں میں مقیم قادیانی فرقہ سے تعلق رکھنے والے طلبا کا سامان ان کے کمروں سے تالے توڑ کر اور نکال کر جلاتے رہے۔

آج پولیس ایسے تمام طلبا کو تلاش کرتی رہی جنہوں نے مختلف ہوسٹلوں میں مقیم قادیانی فرقے سے تعلق رکھنے والے طلبا کو زدوکوب کیا یا ان کے سامان کو آگ لگائی۔ نیو کیمپس میں آج امن رہا اور طلبا نے جلوس نکالنے کا پروگرام بھی منسوخ کر دیا۔ پنجاب سٹوڈنٹس کونسل کی اپیل پر آج لاہور کی تمام مارکیٹیں اور کاروباری مراکز

بند رہے۔ سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بھی تعطیلات گرما شروع ہو جانے کی وجہ سے کوئی ہنگامہ نہیں ہوا۔

رات گئے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے شعبہ آرکیٹکچر کے طلبا نے شعبہ کے ڈین اصغر حمید کے گھر پر حملہ کر دیا اور ان کی موٹر کار اور موٹر سائیکل کو نذر آتش کر دیا۔ اصغر حمید اور ان کے اہل خانہ نے انجینئرنگ یونیورسٹی کے وائس چانسلر کی رہائش گاہ پر پناہ لے کر جان بچائی۔

گورنمنٹ کالج، اسلامیہ کالج سول لائنز اور ایم اے او کالج لاہور کے طلبا نے احتجاجی مظاہرے کیے اور جلسے منعقد کر کے نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا کو زدوکوب کرنے والوں کے خلاف سخت سزائیں دینے کا مطالبہ کیا۔ اسلامیہ کالج سول لائنز اور گورنمنٹ کالج کے طلبا نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے جلوس نکالنے کی کوشش بھی کی، لیکن اسے ناکام بنا دیا گیا اور پولیس نے لاٹھی چارج کر کے اور آنسو گیس استعمال کر کے مظاہرین کو منتشر کر دیا۔

ہاسٹل خالی کرنے سے انکار

تعطیلات کے اعلان کے ساتھ ہی حکام نے نیو کیمپس اور دیگر تمام تعلیمی اداروں کے ہاسٹلوں میں مقیم طلبا و طالبات کو ہاسٹل خالی کرنے کی ہدایت کر دی، جس پر طلبا و طالبات کی اکثریت ہاسٹل خالی کر گئی لیکن نیو کیمپس میں طلبا نے اچانک جانے سے انکار کر دیا۔ شام کو نیو کیمپس میں طلبا نے ایک جلسہ بھی منعقد کیا، جس میں طالب علم لیڈر جاوید ہاشمی، مسعود کھوکھر اور انور گوندل نے خطاب کیا اور ربوہ میں نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر ایک فرقہ کے ہزاروں افراد کے حملہ کو ایک سوچی سمجھی تخریبی کارروائی قرار دیا۔ طلبا نے حملہ آور فرقہ سے تعلق رکھنے والے طلبا کا سامان ان کے کمروں کے تالے توڑ کر نکال لیا اور نذر آتش کر دیا، جبکہ اس فرقہ سے تعلق رکھنے والے طلبا صبح سے ہی کمرے چھوڑ کر فرار ہو گئے تھے۔ طالبات بھی اپنے سامان سمیت وہاں سے چلی گئی تھیں۔

انجینئرنگ یونیورسٹی

جی ٹی روڈ پر انجینئرنگ یونیورسٹی کے سامنے طلبا نے ایک مرزائی کی کار کو نذر آتش کر دیا۔ فائر بریگیڈ کے عملہ نے جب آگ پر قابو پانے کی کوشش کی تو طلبا نے خشت باری کی۔ دو گھنٹے تک جی ٹی روڈ پر ٹریفک بند رہا۔ کار جل کر راکھ ہو گئی۔

لاہور میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں حکومت سے مطالبہ

لاہور' آج نماز جمعہ کے اجتماعات میں منظور کردہ قراردادوں کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی فرقہ کو اقلیتی فرقہ قرار دے اور اس فرقہ کے ایسے افراد کو سخت سزا دے' جنہوں نے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا پر حملہ کیا۔ اجتماعات میں حکومت کو آگاہ کیا گیا کہ اگر مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی یلغار پر پابندی نہ لگائی گئی تو مسلمانوں کے جذبات کے سیلاب کو دنیا کی کوئی طاقت نہ روک سکے گی۔ اجتماعات میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ پاکستان میں احمدیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے اور انہیں تمام اہم و کلیدی سرکاری و نیم سرکاری اسامیوں پر سے فوراً ہٹا دیا جائے۔ ٹکسالی دروازہ میں نماز جمعہ کے اجتماع میں مطالبہ کیا گیا کہ مرزائیوں کی سرکاری طور پر کی جانے والی حوصلہ افزائی ختم کی جائے۔

عوام نے کہا کہ جن لوگوں نے بانی پاکستان کی نماز جنازہ میں بھی شرکت کرنا مناسب نہیں سمجھا' وہ کس طرح پاکستان کے خیرخواہ ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں نے ہر بار پاکستان کو نقصان پہنچایا ہے اور مرزائیوں کا ہیڈ کوارٹر پاکستان میں وہی کام کر رہا ہے' جو اسرائیل کا تل ابیب کر رہا ہے۔ لہٰذا ہر پاکستانی کو چاہیے کہ وہ مرزائیوں کا بائیکاٹ کرے۔ بکرمنڈی میں انجمن نوجوانان اہلسنت کے ایک ہنگامی اجلاس میں جو میاں معراج دین کی زیرصدارت منعقد ہوا' ربوہ ریلوے اسٹیشن پر طالب علموں پر حملہ کے خلاف زبردست غم و غصہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ اجلاس میں مذہبی منافرت پیدا کرنے کے ذمہ دار افراد کو سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

مجلس عمل علمائے اوقاف کے جنرل سیکرٹری صاحبزادہ مشتاق الرحمٰن ہاشمی نے جامع حنفیہ فاروقیہ کرشن نگر میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مخالفین ختم نبوت کا طلبا پر سوچی سمجھی سکیم کے تحت قاتلانہ حملے کی زبردست مذمت کی اور کہا

کہ آج جس ملک کے دستور میں عقیدہ ختم نبوت کو تحفظ حاصل ہو' وہاں ملک کی سرزمین پر ختم نبوت کا نعرہ لگانا جرم کیوں ہے؟ مولانا ہاشمی نے کہا کہ ملک دشمن عناصر خانہ جنگی کے بہانے اس بقیہ پاکستان کو اکھنڈ بھارت میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ خطبہ جمعہ کے دوران منظور کردہ قراردادوں میں مطالبہ کیا گیا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور تمام کلیدی اسامیوں پر عقیدۂ ختم نبوت کے حامل افراد کا تقرر کیا جائے اور واقعہ ربوہ کے مرتکب مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

قرارداد میں یکم جون کو بطور احتجاج کرشن نگر کے تمام بازار بند کرنے کا اعلان بھی کیا گیا۔ جامعہ نعیمیہ کے مفتی محمد حسین نعیمی نے ربوہ کے واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ مرزائیوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ اسلامیان فیض باغ کے اجتماع میں نشتر میڈیکل کالج کے نہتے طلبا پر ربوہ میں قادیانیوں کے منظم حملہ کی مذمت کی گئی۔ اجتماع میں مسٹر نیاز محی الدین بٹ نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ اگر ایسا نہ ہوا تو حالات خراب ہو جائیں گے جس کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ جامع مسجد باغ جناح کے خطیب میاں عبدالرشید نے کہا کہ قادیانیوں کو فوری طور پر اقلیتی فرقہ قرار دیا جائے ورنہ وہ اس ملک کے بقیہ حصہ کو بھی ختم کرنے کی سازش مکمل کر لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اس ملک کے لیے لعنت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دیگر مساجد میں منظور کردہ قراردادوں میں بھی یہی مطالبہ کیا گیا کہ ربوہ کے اشتعال انگیز واقعہ کی تحقیقات کرائی جائے اور تشدد کرنے والوں کو عبرت ناک سزا دی جائے۔ اس طرح یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ فوج کی نگرانی میں ربوہ کی بھرپور تلاشی لی جائے اور غیر قانونی اسلحہ ضبط کیا جائے۔ نیز قادیانیوں کی رضاکار فورس کو غیر قانونی قرار دیا جائے اور ریلوے کے اس راستہ پر مسافروں کو تحفظ دیا جائے۔ جن مساجد میں قراردادیں منظور کی گئیں' ان کی تفصیل حسب ذیل ہے: جامع مسجد حضوری گڑھی شاہو' جامع مسجد نعیمیہ گڑھی شاہو' جامع مسجد ابوالقاسم' جامع مسجد علامہ اقبال روڈ' جامع مسجد شاہ ابوالخیر' جامع مسجد بابا کرم بخش' جامع مسجد موتی' جامع مسجد بھیکے وال وحدت روڈ' جامع مسجد رحمان پورہ' جامع مسجد راواں' جامع مسجد مجاہد آباد مغل پورہ' جامع مسجد اہل حدیث مغل پورہ' جامع مسجد کالونی طیب اکبر مین بازار نہروالی مسجد'

توحید گنج مسجد' نورانی حنفیہ مدینہ مسجد' حنفیہ غوثیہ مسجد شیخاں کشمیری محلّہ' مدرسہ جامعہ حنفیہ قاسمیہ۔

وزیر آباد

ہمارے نامہ نگار کے مطابق جمعیت علمائے اسلام وزیر آباد' الٰہ آباد' نظام آباد اور دیگر سیاسی جماعتوں کے ہنگامی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے جمعیت علمائے اسلام کے جنرل سیکرٹری خان محمد عاشق نے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ملتان کے طلبا پر تشدد کی شدید مذمت کی اور کہا کہ حملہ آوروں کو فوراً گرفتار کر کے سخت ترین سزا دی جائے۔ انہوں نے کہا اگر ملزموں کے خلاف کارروائی نہ کی گئی تو پھر ملک گیر تحریک چلائی جائے گی۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ احمدیوں کو فوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے کر رابطہ عالم اسلامی کے فیصلہ کا احترام کیا جائے۔

ادھر جامع مسجد کے خطیب مفتی عبدالشکور نے بھی اپنے خطبہ میں مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کو فوری طور پر اقلیت قرار دیا جائے۔ انہوں نے ملتان کے طلبا پر احمدیوں کے حملہ کی بھی شدید مذمت کی۔ ادھر اسسٹنٹ کمشنر نے آج یہاں تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں کو بلا کر ان سے اپیل کی کہ وہ امن و امان قائم رکھنے میں انتظامیہ سے تعاون کریں۔

میانوالی میں طلبا کا مظاہرہ

ہمارے نمائندے مسٹر طارق نیازی کی ایک اطلاع کے مطابق آج گورنمنٹ کالج میانوالی کے طلبا نے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلبا کے ساتھ غنڈہ گردی اور اسٹیشن پر ان کے ساتھ ہونے والے وحشیانہ سلوک کے خلاف زبردست مظاہرہ کیا اور کالج سے ایک جلوس نکالا۔ جلوس موسیٰ خیل روڈ پر مارچ کرتا ہوا کچہری کے قریب سے گزر کر مین بازار پہنچا' جہاں بہت سے مقامی تعلیمی اداروں کے طلبا اور عوام بھی کثیر تعداد میں شامل ہوگئے۔ طلبا نے دکانداروں سے اپیل کی کہ وہ آج احتجاجاً" اپنی دکانیں بند رکھیں۔ چوک بازار میں طالب علم رہنماؤں نے تقاریر کیں۔ اس جلوس کے بعد وکلاء نے بھی جلوس نکالا اور وحشیانہ تشدد کی مذمت کی۔

میانوالی کے عوام نے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر حملہ اور ان سے روا رکھے جانے والے سلوک کی پرزور مذمت کرتے ہوئے آج زبردست مظاہرہ کیا اور ایک بہت بڑا جلوس نکالا۔ جلوس موچی مسجد سے نکل کر صغیر بازار میانوالی سے ہوتا ہوا چوک ریلوے اسٹیشن پر پہنچا' جہاں مختلف مقررین نے جلوس کے شرکاء سے خطاب کیا۔ صاحبزادہ سید محمد جمال الدین نے تقریر کرتے ہوئے اس حملہ کی مذمت کی۔ آج شہر میں مکمل ہڑتال رہی' کل بھی ہڑتال رہے گی۔ جلوس سے دیگر مقررین نے بھی خطاب کیا' جن میں مولانا محمد رمضان' اسلام آباد یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے صدر حفیظ اللہ نیازی' جماعت اسلامی میانوالی کے جنرل سیکرٹری مولانا علی محمد مظاہری' اسلامی جمعیت وکلاء کے صدر ممتاز احمد خان' صاحبزادہ عبدالمالک' انجمن طلبا گورنمنٹ کالج میانوالی کے جنرل سیکرٹری حافظ نعمان احمد انصاری' طارق نیازی اور اصلاحی کونسل کے رکن ملک شیر رسول شامل ہیں۔ انہوں نے اپنی تقاریر میں اعلان کیا کہ ہماری تحریک اس وقت تک جاری رہے گی' جب تک ربوہ کے واقعہ میں ملوث تمام افراد کو کیفر کردار تک نہیں پہنچایا جاتا' مرزائیوں کو اقلیتی فرقہ قرار نہیں دیا جاتا اور تمام کلیدی مناصب سے انہیں الگ نہیں کیا جاتا۔ شہر میں کشیدگی ہے اور پولیس کے دستے گشت کر رہے ہیں۔ کسی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔ البتہ گلی کلوریا میں ایک دکان کو چند افراد نے مل کر توڑ پھوڑ دیا۔

پسرور

ہمارے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق یہاں بھی ربوہ میں تشدد کے واقعہ پر زبردست غم و غصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ آج یہاں مقامی ٹاؤن ہال میں ایک اجتماع ہوا' جس میں ہر مکتبہ فکر کے افراد نے شرکت کی۔ اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ کل ہفتہ کو اس افسوسناک واقعہ کے خلاف احتجاج کے طور پر مکمل ہڑتال کی جائے۔ آج نماز عشاء کے بعد تمام مکاتیب فکر کے علماء کرام اس واقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ عوام نے مطالبہ کیا ہے کہ ملزموں کو جلد کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

خانیوال

آج یہاں اسسٹنٹ کمشنر خانیوال کی زیر صدارت معززین شہر کے ایک اجلاس میں خانیوال میں امن عامہ کی صورت حال پر سکون رکھنے کے بارے میں بات چیت ہوئی۔ مسٹر بشیر احمد خاور ایڈووکیٹ نے کہا کہ اشتعال انگیزی خود مرزائیوں نے پھیلائی ہے۔ اسلامی جمعیت طلبا کے مسٹر جاوید احمد نے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ دیگر معززین نے مطالبہ کیا کہ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا پر حملہ کرنے والوں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے۔ آج خانیوال میں کوئی ہنگامہ نہیں ہوا' نہ ہی کل کے ہنگاموں کے سلسلہ میں کوئی گرفتاری عمل میں لائی گئی۔

ساہیوال

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر طلبا پر تشدد کے خلاف آج ضلع ساہیوال میں زبردست احتجاج کا سلسلہ جاری رہا۔ مختلف مقامات پر جلوس نکالے گئے۔ عارف والا میں مشتعل ہجوم نے خالد میڈیکل سٹور کو آگ لگا کر جلا دیا۔ ساہیوال میں بعد نماز جمعہ ایک جلوس نکالا گیا۔ اختتام پر ٹاؤن ہال گراؤنڈ میں جلسہ عام منعقد ہوا' جس میں مقررین نے مطالبہ کیا کہ طلبا پر تشدد کے محرک مرزا ناصر احمد کو گرفتار کیا جائے' ربوہ کے اسلحہ خانہ سے تمام اسلحہ برآمد کیا جائے' مرزائیوں کو اقلیت قرار دے کر انہیں کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دے کر عام مسلمانوں کو داخلے کی اجازت دی جائے۔ اجلاس سے ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر شیخ اصغر حمید' حافظ عبدالحق' مولانا حبیب اللہ' مولانا منظور احمد' شیخ محمد اکرم' عبدالمتین چودھری اور مولانا بشیر احمد نے خطاب کیا۔ انجمن تاجران کے صدر میاں نذیر احمد اور جنرل سیکرٹری مسٹر جمیل بٹ نے بھی طلبا پر تشدد کی شدید مذمت کی۔

چنیوٹ

چنیوٹ میں عبادت گاہ احمدیہ پر مسلمانوں نے قبضہ کر کے مسجد ختم نبوت میں

بدل دیا ہے۔ آج چنیوٹ کے شہریوں کا جمعہ کا سب سے عظیم الشان اجتماع مسجد ختم نبوت میں منعقد ہوا' جس میں تحریک طلبا اسلام پاکستان کے مرکزی صدر ملک رب نواز نے دو گھنٹے تک خطاب کیا۔ انہوں نے مرزائیوں کی ریشہ دوانیوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ مرزائیوں کی دیدہ دلیری کی انتہا ہے۔ قاضی محمد ادریس صدر سٹوڈنٹس گورنمنٹ کالج چنیوٹ نے مسجد گڑھا میں خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ اس واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے۔ نماز جمعہ کے بعد چنیوٹ کی تاریخ کا فقید المثال جلوس نکلا' جس میں تقریباً ۷۰ ہزار افراد نے شرکت کی اور شہر کے تمام مکتبہ فکر کے لوگ اس جلوس میں شریک ہوئے۔ جلوس کے شرکاء کا مطالبہ تھا کہ مرزا ناصر کو گرفتار کرو اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو۔ جلوس کا اختتام شاہی منڈی چنیوٹ میں ہوا۔ ڈپٹی کمشنر اور ایس پی جھنگ نے آج ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ ربوہ' لالیاں اور نشتر آباد کے ریلوے اسٹیشن ماسٹروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

حافظ آباد

ہمارے نمائندہ خصوصی کے مطابق ربوہ کے واقعہ پر آج سکھیکی منڈی میں مشتعل ہجوم نے آج یہاں احمدیوں کی دو دکانوں کو نذر آتش کر دیا' جس میں ایک میڈیکل سٹور اور دوسری کریانہ کی دکان تھی۔ مشتعل ہجوم نے ختم نبوت زندہ باد اور مرزائیت مردہ باد کے نعرے لگائے۔ مقامی پولیس نے متعدد افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ ابھی تک کسی گرفتاری کی اطلاع نہیں ملی۔

آج حافظ آباد کی پندرہ جامع مساجد میں ربوہ کے واقعہ پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ اس کے علاوہ شہریوں کے ایک بڑے اجتماع میں فیصلہ کیا گیا کہ کل ہفتہ کے روز شہر میں مکمل طور پر ہڑتال کی جائے گی۔ جمعیت علمائے اسلام کے صدر مولانا محمد الطاف جمیعت ' جماعت اسلامی کے امیر ڈاکٹر غلام علی' جمہوری پارٹی کے صدر سلیم شاہد' جمعیت اہل حدیث کے مولانا محمد ابراہیم' جمعیت علمائے پاکستان کے ناظم مولانا عبدالستار

انصاری اور تحریک استقلال کے صدر رانا محمد سلیمان خان نے آج ایک مشترکہ تحریری بیان میں ربوہ میں طلبا پر تشدد کے واقعہ کو انتہائی افسوسناک قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔

سیالکوٹ

یہاں کی سیاسی دینی و سماجی تنظیموں نے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر حملے کی مذمت کی ہے۔ اس سلسلہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر میں تمام سیاسی و دینی جماعتوں کے ایک اجلاس کے بعد وزیر اعظم پاکستان کو اس سلسلہ میں سینکڑوں تار ارسال کیے گئے۔ آج شہر کی تمام مساجد میں ربوہ کے واقعہ کی شدید مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ اس واقعہ میں ملوث تمام افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

گوجرانوالہ

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا پر مسلح حملے کے خلاف یہاں ایک پرامن جلوس پر مرزائیوں نے پتھراؤ کر کے شہر کی صورت حال کو خراب کر دیا۔ بعد میں مشتعل ہجوم نے مرزائیوں کی ایک لائبریری کی تمام کتابیں لوٹ لیں اور اس کا تمام فرنیچر توڑ دیا اور اسے آگ لگا دی۔ حافظ آباد گوجرانوالہ روڈ پر ٹریفک معطل ہو گئی۔ پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے کئی دفعہ آنسو گیس کا استعمال کیا لیکن لوگوں نے احمدی عبادت گاہ کا محاصرہ توڑنے سے انکار کر دیا' جہاں سے مرزائیوں نے جلوس پر پتھراؤ کیا تھا۔ پولیس نے آٹھ مرزائیوں اور تین دوسرے افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ آج نماز جمعہ کے بعد شہر کی تمام مساجد سے احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ یہ جلوس پرامن طور پر باغ جناح میں پہنچے' جہاں گوجرانوالہ کے تمام علماء نے عوام سے خطاب کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ربوہ ریلوے اسٹیشن کے واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے' مرزائیوں کو تمام کلیدی اسامیوں سے سبکدوش کیا جائے اور مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ جلسے کے بعد عوام ایک جلوس کی صورت میں نعرے لگاتے ہوئے شہر کی طرف آ گئے۔ جب جلوس باغبانپورہ سے احمدیہ عبادت

گاہ کے پاس سے گزرنے لگا تو اس کی چھت پر سے پتھراؤ شروع ہو گیا۔ جلوس میں شامل افراد نے مشتعل ہو کر جوابی پتھراؤ شروع کر دیا اور عوام نے اس کا محاصرہ کر لیا۔ پولیس نے لوگوں کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس کا استعمال کیا۔ لوگوں نے گلیوں اور چھتوں پر پناہ لے لی اور پتھراؤ جاری رکھا۔ اسی دوران ہجوم نے احمدیہ لائبریری کا دروازہ کھول کر تمام کتابیں سڑک پر پھینک دیں اور فرنیچر کو توڑ دیا۔ ڈپٹی کمشنر' ایس پی' اے سی سٹی مجسٹریٹ اور پولیس کی بھاری جمعیت صورت حال پر کنٹرول کی پوری کوشش کر رہی ہے۔ "ختم نبوت ایکشن کمیٹی" کی اپیل پر گوجرانوالہ کے تمام کاروباری مراکز نے یکم جون کو مکمل ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ "ختم نبوت ایکشن کمیٹی" کے زیر اہتمام صبح آٹھ بجے باغ جناح میں ربوہ ریلوے اسٹیشن کے واقعہ کے خلاف ایک احتجاجی جلسہ عام بھی منعقد ہو گا۔

رات گئے ہمارے نمائندہ خصوصی نے اطلاع دی ہے کہ گوجرانوالہ میں صورت حال مزید خراب ہو گئی ہے۔ اس وقت تک آٹھ دکانیں اور پانچ مکانوں کو آگ لگائی جا چکی ہے۔ شہر میں سخت کشیدگی پائی جاتی ہے۔ لوگ ہاتھوں میں مٹی کے تیل کے کنستر اٹھائے پھرتے نظر آتے ہیں اور خدشہ ہے کہ کل صبح تک صورت حال مزید خراب ہو جائے گی۔ اس وقت تک جن دکانوں کو نقصان پہنچایا گیا ہے' ان میں سب سے زیادہ نقصان شیزان اور سنگر مشین کی مقامی ایجنسی کو پہنچا ہے۔ ادھر جس عبادت گاہ پر قبضہ کیا گیا تھا' آج رات اہل سنت والجماعت عقیدہ کے مسلمانوں نے اس میں نماز ادا کی۔ انتظامیہ اور پولیس صورت حال پر کنٹرول کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی ہے۔ ("نوائے وقت" لاہور)

حویلی "لکھا" میں ہڑتال

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر رونما ہونے والے ناخوشگوار واقعہ کے ردعمل کے طور پر اور ملتان کے مضروب اور محبوس طلبا سے اظہار ہمدردی کے لیے انجمن شبان الاسلام اور انجمن صارفین حویلی "لکھا" کی اپیل پر ۲ر جون بروز اتوار کو حویلی "لکھا" میں مکمل ہڑتال ہو گی۔ تمام کاروباری مراکز' دکانیں اور پرائیویٹ ادارے بند رہیں

گے۔ دریں اثنا علاقہ کے مشہور عوامی کارکن میاں گوہر خاں کلس اور انجمن صحافیاں دیپال پور سب ڈویژن کے جنرل سیکرٹری و انجمن صارفین کے صدر محمد الطاف قریشی نے اس واقعہ کو اشتعال انگیزی کی شرمناک اور سنگین واردات قرار دیا ہے۔ انہوں نے حویلی "لکھا" کے عوام سے اپیل کی ہے کہ سرکاری تفتیش و تحقیقات کے نتائج کا انتظار کریں اور اس واقعہ کو فرقہ وارانہ رنگ دینے سے گریز کریں' ہڑتال کے روز نظم و ضبط کا ثبوت دیں اور جذبات کو مشتعل نہ ہونے دیں۔ انہوں نے ملتان کے گرفتار طلبا کی فوری رہائی کا مطالبہ بھی کیا ہے۔

راولپنڈی میں تمام سکول اور کالج بند کر دیئے گئے

حکومت پنجاب کے احکام پر آج راولپنڈی میں تمام کالج اور سکول بند کر دیئے گئے۔ سابقہ پروگرام کے مطابق موسم گرما کی تعطیلات کے لیے تمام تعلیمی ادارے کل یکم جون سے بند ہونے تھے' لیکن اب ایک دن پہلے ہی بند کر دیئے گئے ہیں۔ تعلیمی ادارے گرمیوں کی چھٹیوں کے بعد ۱۹ر اگست سے کھل جائیں گے۔

حضرت مولانا مفتی محمود گوجرہ میں

جمعیت علمائے اسلام گوجرہ کے زیر اہتمام عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا' جس میں دیگر مقررین کے علاوہ مولانا مفتی محمود صاحب نے بھی خطاب عام فرمایا۔ مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس کی گئیں۔ یہ عظیم الشان اجتماع عام رابطہ عالم اسلامی کی جنرل کونسل کے اجلاس منعقدہ مکہ مکرمہ کی فرقہ مرزائیہ قادیانیہ کو تمام ممالک اسلامیہ میں غیر مسلم قرار دینے اور ان کو کلیدی اسامیوں سے فوراً الگ کرنے کے فیصلہ کی مکمل تائید و حمایت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس پوری قرارداد کو مکمل طور پر عملی جامہ پہنا کر اسلامیان پاکستان کے دیرینہ مطالبہ کی تکمیل کرے۔ رابطہ عالم اسلامی میں پاکستان کے سرکاری وفد کے مندوب کے مسئلہ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں خالص اسلامی دفعات کی مخالفت کرنے پر سخت مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے مرزائیت نواز شخص کو' جو بین الاقوامی طور پر ملک کی رسوائی کا سبب بنا' فی الفور اس کے عہدے سے الگ کر کے عامتہ المسلمین

کو مطمئن کرے۔

مفتی زین العابدین

مفتی زین العابدین خطیب شہر لائل پور نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان تمام مرزائیوں اور ان کے سرغنوں کو گرفتار کر کے سزائیں دی جائیں' جنہوں نے نہتے مسلمان طلبا پر ربوہ کے اسٹیشن پر حملہ کیا اور انہیں شدید مضروب کیا۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں کا طریقہ یہ ہے کہ وہ کوئی بھی کام اپنے سربراہ مرزا ناصر احمد کی منظوری کے بغیر نہیں کیا کرتے' اس لیے یقینی ہے کہ ربوہ کے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے مسلمان طلبا پر حملہ بھی اس کی تحریک اور منظوری سے کیا گیا' لہٰذا اسے بھی گرفتار کر کے شامل تفتیش کیا جائے۔

مولانا نے' جو آج جمعتہ المبارک کے اجتماع سے جامع مسجد کچہری بازار میں خطاب کر رہے تھے' مزید مطالبہ کیا کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ پاکستان کے اندر ایک مرزائی ریاست کو ہرگز برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے عام مسلمانوں کو بھی وہاں رہائش اختیار کرنے کا حق دیا جائے تاکہ مرزائیوں کی سازش کی ہر آن خبر ہوتی رہے۔

انہوں نے مزید مطالبہ کیا کہ تمام مرزائیوں کی تلاشیاں لی جائیں اور انہیں غیر مسلح کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اطلاعات کے مطابق ربوہ میں بے شمار اسلحہ موجود ہے۔ اس کے علاوہ جو مرزائی پاکستان کے اندر مختلف شہروں میں بستے ہیں' وہ بھی پوری طرح مسلح ہیں' حتیٰ کہ ان کی عورتیں بھی مسلح ہیں' جس کا ثبوت فائرنگ کے ان واقعات سے ملتا ہے' جن میں مرزائی عورتوں نے بندوقوں سے گولیاں چلا کر مسلمانوں کو زخمی کیا۔ اس لیے ضروری ہے کہ انہیں غیر مسلح کیا جائے۔

ان کا چوتھا مطالبہ یہ تھا کہ مرزائیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور اس کے مطابق سرکاری ملازمتوں میں ان کا حصہ مقرر کیا جائے۔ ان کے پاس جتنی بھی کلیدی اسامیاں ہیں' وہ سب واپس لی جائیں اور ان کی جگہ مسلمان مقرر کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک نہایت معمولی اقلیت ہونے کے باوجود مرزائی پاکستان کی

بیشتر کلیدی اسامیوں پر قابض ہیں' جس سے مسلمانوں اور پاکستان کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان نے اسلامی ملکوں کے سربراہوں کے مطالبہ پر بادل ناخواستہ بنگلہ دیش کو تسلیم کر لیا ہے' تو پھر انہی کے کہنے پر رابطہ عالم اسلامی کی قرارداد کے مطابق مرزائیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت بھی قرار دے دینا چاہیے اور انہیں تمام کلیدی اسامیوں سے ہٹا دینا چاہیے۔

انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے مسلمانوں کے یہ مطالبات تسلیم کر لیے تو ملک میں فوری طور پر امن قائم ہو جائے گا' لیکن اگر اپنی موجودہ پالیسی پر ڈٹی رہی اور مسلمانوں کو محض ٹالنے کی کوشش کی تو پھر ایسا ہونا ہرگز ممکن نہیں کیونکہ اب مسلمان کسی وعدۂ فردا کو قبول نہیں کریں گے۔ ربوہ کو کھلا شہر اور مرائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

لائل پور کے وکلاء کا اجلاس

آج صبح ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے وکلاء نے پرامن جلوس نکالا' جس کی قیادت تحریک استقلال کے ضلع لائل پور کے صدر چودھری حبیب الرحمٰن کر رہے تھے۔ وکلاء نعرے لگا رہے تھے کہ دانشوروں کا فیصلہ ہے کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے' گرفتار افراد کو رہا کیا جائے۔ جلوس لائل پور کی مختلف سڑکوں پر گشت کے بعد ضلع کچہری میں واپس جا کر اختتام پذیر ہوگیا۔

مرزائی کا قبول اسلام

آج شاہی چوک غلام محمد آباد لائل پور کے ایک مرزائی نثار احمد بنگوی مرزائیت سے تائب ہوگئے اور انہوں نے آج قبول اسلام کرنے کا اعلان کر دیا۔

("سعادت" لائل پور)

مجلس احرار اسلام لائل پور

مجلس احرار اسلام لائل پور کا ایک ہنگامی اجلاس بروز جمعتہ المبارک زیر صدارت میاں محمد عالم بٹالوی منعقد ہوا' جس میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل

کالج ملتان کے معصوم و نہتے طلبا پر ہزاروں کی تعداد میں مسلح مرزائیوں نے ایک منظم سازش کے تحت کیے گئے حملے کی شدید مذمت اور غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب محمد حنیف رامے کے اس بیان کا خیرمقدم کیا گیا' جس میں انہوں نے اس واقعہ کی تحقیقات کرنے کے متعلق پنجاب اسمبلی میں یقین دلایا ہے۔ ساتھ ہی مطالبہ کیا گیا ہے کہ تحقیقات کے لیے ایک جج کی بجائے مسلمان ججوں پر مشتمل ٹریبونل مقرر کیا جائے' جو تمام واقعات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صدر مرکزیہ مولانا عبیداللہ احرار نے فرمایا کہ عوام الناس کو معلوم ہے کہ مرزائی کوئی حرکت امیر جماعت کے حکم کے بغیر نہیں کر سکتے اور حقیقتاً یہ سازش مرزا ناصر احمد کی منظوری سے ہی عمل میں لائی گئی ہے لہٰذا تحقیقات کا مقصد اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا' جب تک مرزا ناصر احمد کو گرفتار کر کے شامل تفتیش نہ کیا جائے۔

مولانا نے حکومت سے مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ تمام گرفتار شدہ مسلمان طلبا عوام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کو فی الفور غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے۔ مولانا نے علامہ رحمت اللہ ارشد کی اس تقریر پر' جو انہوں نے پنجاب اسمبلی میں حزب اختلاف کے لیڈر کی حیثیت سے کی' خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کے ایک ایک لفظ کی تائید اور خیر مقدم کیا ہے۔ مولانا نے کہا کہ اگر پاکستان کے کسی بھی حصہ میں' جہاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموس کی توہین کی جاتی ہو اور ختم نبوت زندہ باد کا نعرہ لگانے والوں پر ظالمانہ قسم کا تشدد کیا جاتا ہو' ایسے ناپاک خطہ و وجود کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا جائے تاکہ پاکستان اور ملت اسلامیہ کے خلاف ایسا سازشی مرکز ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے۔

چودھری حبیب الرحمٰن اور تاج دین شیخ

تحریک استقلال ضلع لائل پور کے صدر چودھری حبیب الرحمٰن ایڈووکیٹ اور سٹی صدر تاج دین شیخ ایڈووکیٹ نے ایک مشترکہ بیان میں رضا آباد میں مرزائیوں کی مسلمانوں پر فائرنگ کرنے کی شدید مذمت کی۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ مرزائیوں

کو اب اتنی جرات ہوگئی ہے کہ وہ سرعام فائرنگ کرتے پھر رہے ہیں۔ مشترکہ بیان میں حکومت کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ مرزائیت نواز پالیسی ترک کرے اور ملزموں کی فوری گرفتاری کے حکم صادر کرے۔ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے۔ ربوہ کو آزاد شہر قرار دے۔ مشترکہ بیان میں رضا آباد کے شہید ختم نبوت کے پسماندگان اور زخمی ہونے والوں سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

ربوہ کا ایک کارکن گرفتار

سرگودھا' ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ہونے والے ہنگامے کے الزام میں پولیس نے ربوہ میں ایک سرگرم کارکن رشید احمد کو بھی گرفتار کر لیا ہے' جبکہ اسٹیشن ماسٹر ربوہ فصیح احمد کو پولیس پہلے ہی گرفتار کر چکی ہے۔ ساتھ ہی پولیس نے ریلوے اسٹیشن نشتر آباد کے اسٹیشن ماسٹر کو بھی شامل تفتیش کر لیا ہے۔ یاد رہے کہ گزشتہ روز پولیس نے ربوہ سے ۷۱ افراد کو گرفتار کر کے ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا بھیج دیا تھا' جنہیں ۲۳ر جون کو اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ کی عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ ربوہ ریلوے اسٹیشن کے حادثہ کے سلسلے میں ربوہ کے اسٹیشن ماسٹر کو کل گرفتار کیا گیا۔ (روزنامہ "ایام" لائل پور' یکم جون ۱۹۷۴ء)

پنجاب اسمبلی میں وزیر اعلیٰ کی تقریر کا مکمل متن

جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ آپ کو رولنگ کے بعد اس پر بحث کرنا' اپنی جگہ یہ بھی خطرے سے کھیلنے سے کم نہیں۔ اس کے باوجود دو گھنٹے سے اس مسئلہ پر بحث ہو رہی ہے۔ اگر ہم یہ سوچیں کہ ہم اس بحث کو کسی نہج پر لیجا کر اسے نتیجہ خیز بنا لیں گے' یہ خیال عبث ہے۔ جب سے یہ مسئلہ اٹھا' تب سے علماء اور مختلف صحافی اور ادیب قلم اٹھاتے رہے ہیں اور یہ ابھی تک اسی طرح سے چل رہا ہے۔ اس مسئلہ کو ہم یہاں حل نہیں کرا پائے' اس لیے زیادہ ضروری یہی ہے کہ جس واقعہ کی رعایت سے آج ہم تحریک التوائے کار لے کر آئے ہیں اور اس پر بحث کرنا چاہتے تھے' اس پر ہم اپنی توجہ مرکوزہ رکھیں۔ لیکن چونکہ دونوں جانب سے میرے دوستوں نے جس گرم گفتاری کا ثبوت دیا ہے' اس کے بعد ضروری ہوگیا

ہے کہ اب میں اپنی گزارشات میں بھی کسی نہ کسی حد تک گفتگو کو شامل کروں' اس کا جواب دینے کی کوشش کروں۔

جناب والا! میں مانتا ہوں کہ یہ مسئلہ واقعی ایسا تھا کہ اس پر گرم گفتاری جائز ہے اور جیسا علامہ اقبال علیہ رحمت نے فرمایا۔

گفتار کے اسلوب پر قابو نہیں رہتا
جب روح کے اندر متلاطم ہوں خیالات

جناب والا! واقعی یہ مسائل ایسے ہیں جو ہماری روحوں سے تعلق رکھتے ہیں اور اس سے جذبات میں آ جانا کوئی نئی بات نہیں' کوئی عجب بات نہیں لیکن ان کے متعلق میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مسائل ایسے ہیں جو انسانوں سے تعلق رکھتے ہیں' انسانی زندگی نے ان کی بنائی ہوئی معاشروں کی صحت اور ان معاشروں کے اندر رچنے بسنے والی نسلوں کے لیے ان کے مستقبل کے لیے اہمیت رکھتے ہیں' اس لیے ہمیں صرف جذبات سے ہی نہیں بلکہ ٹھنڈے سبھاؤ سے' اپنے ذہن سے' تحمل اور رواداری کے جذبے کے تحت بھی ان پر سوچنا اور غور کرنا ہوگا۔

جناب والا! ہم نے بار بار اسلام کی بات کی ہے' اسلام کی رعایت سے بات کی ہے' لیکن اسلام ہی ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ **"ولا یجرمنکم شنان قوم عن صد وکم عن المسجد الحرام عن تعد و"**۔ ہمیں کسی سے بغض' کسی سے عداوت اتنا دور نہ لے جائے کہ ہم انصاف سے منحرف ہو جائیں۔ جناب والا! یہی اسلام ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ **"قالو الناس حسنہ"** کہ جب انسانوں سے یا انسانوں کے بارے میں بات کی جائے تو اس میں حسن ہونا چاہیے' اس میں خوبصورتی ہونی چاہیے' اس میں شائستگی ہونی چاہیے۔ اس میں یقیناً وہ اسلوب نہیں ہونا چاہیے جس سے انسان کے احترام کی بجائے انسانیت سے نفرت ٹپکتی ہو۔

جناب والا! یوں بھی اگر ہم کسی کو برا سمجھتے ہوں' کسی سے نفرت بھی کرتے ہوں تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شیوہ اختیار کیا' جس طریقہ سے انہوں نے بدی کا مقابلہ کیا' قرآن اس پر یہ کہتا ہے اور دستور کی صورت میں کہتا ہے **"اد نی ہالتی ھی احسن"** کہ برائی کو بھی اس طرح ختم کرو کہ اس مقابلے میں جو قوت

اپنی طرف سے روئے عمل لاؤ' وہ اچھائی کی قوت ہو۔ اگر دوسرے برے ہیں' اگر وہ آپ کو ایسے کلمات سے یاد کرتے ہیں جو آپ کو پسند نہیں آتے' جناب والا اسلام نے ہمیں یہی راستہ دکھایا ہے کہ ان بروں کے لیے' ان بروں کے کلمات کے مقابلے میں آپ اچھے کلمات کہیں اور اچھائی کو پسند کریں۔ "ادنی ھالتی ھی احسن"

جناب والا! اسلام نے یہ تعلیم دی کہ کہ اگر آپ دوسروں کے جھوٹے خداؤں کو برا کہیں گے' تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ آپ کے سچے خدا کو برا کہیں گے' اس لیے ہمیں اگر کوئی ناپسند بھی ہے' کسی کا مسلک' کسی کا عقیدہ پسند نہیں بھی ہے' تب بھی یہی دستور' یہی شیوہ' یہی مسلک ہے اہل ایمان کا کہ وہ اچھے بچاؤ اور اچھے کلمات سے گفتگو کرتا ہے۔ اگر آپ اپنے خیالات کی تبلیغ چاہتے ہیں' اچھے کلمات کہیں اور اچھائی کو پسند کریں۔ "ادنی ھالتی ھی احسن"

تو کیا جن لوگوں نے اسلام کی تبلیغ کی' انہوں نے تبلیغ کا یہ راستہ اختیار کیا؟ گفتگو کا ایسا راستہ اختیار کیا کہ اس نہج پر ابھارا کہ دلوں میں اترتے چلے گئے۔ اسلام کی بات تلوار سے نہیں پھیلی' اسلام کی بات ایک خوشبو کی طرح' ایک رس کی طرح' جیسے رس اور خوشبو پھلوں کے اندر سرایت کر جاتی ہے' اسی طرح اسلام کی خوشبو اور اسلام کا رس پھیلا۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ بھی اس معاملہ میں سرخرو ہوں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات آپ ثابت کریں اور اسے غالب کریں تو راستہ بھی انہیں کا اختیار کیجئے۔ یہ راستہ نبی صلی اللہ علیہ وسم کا راستہ نہیں ہے۔

جناب والا! حکومت کے بارے میں کہا گیا ہے کہ حکومت جھجک محسوس کرتی ہے' میں سمجھتا ہوں اس غریب حکومت کے ساتھ اس سے زیادہ کیا مذاق ہو سکتا ہے۔ جناب والا! میں پوچھتا ہوں کہ آج ۲۶ سال کی تاریخ میں وہ کونسی حکومت ہے جسے دعویٰ نہ رہا ہو کہ وہ زبردست اسلامی حکومت ہے لیکن کوئی اسلامی حکومت متفقہ طور پر یہ نہیں کر سکی۔ میں سمجھتا ہوں پہلی مرتبہ بلکہ دنیا میں پہلی مرتبہ ختم نبوت کے نظریات کو استحکام دیا گیا لیکن جناب والا! ہم سے کوئی اچھا کام ہو جائے تو اس کی تعریف کریں۔ سیانے کہتے ہیں' میں اگرچہ سیانا نہیں لیکن پھر بھی اگر بروں میں کوئی اچھی چیز نظر آئے' اس کا بھی اقرار اور اعتراف کرنا چاہیے۔ وہ شخص جو یوں تو اپنے

کردار اور عمل کے لحاظ سے پورا متاثر نہ ہو لیکن آپ کی داد اور اعتراف کے بعد ہوسکتا ہے وہ پورا اترے اور وہ اچھائی اس کے بعد استحکام پکڑ جائے۔ اگر میرے اور آپ کے دوست یہ توقع کرتے ہیں کہ ہم بھی کوئی اچھا کام کریں تو پھر انہیں اچھے کام کی داد دینی چاہیے۔

جناب والا! یہ بات اپنی جگہ پر آج ہم جس مسئلہ پر بحث کر رہے ہیں' وہ مسئلہ یہ نہیں تھا جس پر بحث کی گئی۔ بہرحال اس پر اتنی بحث ہوئی' یہ آپ نے اپنے جذبات کے اظہار کے لیے بحث کی یا اس بات کے لیے کہ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ واقعہ جو ہوا' اس کی تہہ میں دراصل یہ ایک خلفشار ہے جو ہمارے ذہنوں اور روحوں میں موجود ہے۔ میں اس اعتبار سے سمجھتا ہوں کہ آپ نے اچھا کیا کہ اس بات کو بھی ہوا دے دی۔ بہرحال یہ مسائل ہیں جو ہمارے علماء کو اور ہماری دستور ساز اسمبلی اور اس کے قائم کردہ اداروں کو حل کرنا ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اپنے وقت پر ایک بہتر اور ٹھنڈے ماحول میں ہونا چاہیے اور آج کے سلگتے ہوئے ماحول میں اگر آج ہم اس پر غور کریں گے تو کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکیں گے۔

جناب والا! بے شک میرے فاضل دوستوں نے اپنی طرف سے کچھ وضاحتیں کی ہیں لیکن ہوسکتا ہے اس ایوان کے کچھ اور فاضل ممبر ہوں جو اس عقیدے سے تعلق رکھتے ہوں۔ ان کے بارے میں آج ہم نے اچھی زبان استعمال نہیں کی۔ میں سمجھتا ہوں کم از کم اتنا تو خیال کرلینا چاہیے تھا کہ کچھ دوست ہمارے ہاں بھی ہوسکتے ہیں جو اس عقیدے سے' اس جماعت سے تعلق رکھتے ہوں اور نہیں تو کم از کم ان ان کے استحقاق کا ہی خیال کر دیا جاتا' لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ بے شک سمجھیں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہیں لیکن ایک ایسی حقیقت بھی ہے' جس میں ہم اور وہ ہمیشہ ایک رہے ہیں۔ نہ آپ ان کو نکال سکتے ہیں' نہ وہ اپنے سے آپ کو نکال سکتے ہیں۔ یہ انسانیت کا دائرہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انسانیت میں کسی ایک فرد پر بھی آنچ آئے تو قرآن حکیم کا یہ فیصلہ ہے کہ اگر تم ایک انسان کو قتل کرتے ہو تو تم نے پوری انسانیت کو قتل کیا ہے اور جب ایک انسان کا دل دکھاتے ہیں تو اس کے عقاید' ان کے خیال کے بارے میں اس زبان سے بات کرتے ہیں تو یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کیا

ہم احترام انسانیت کے اصول پر قائم ہیں یا نہیں۔ میں بہرحال جہاں تک حکومت کا تعلق ہے' اس کی پوزیشن بالکل واضح ہے کہ حکومت قانون کے ذریعے سے حکومت کرنا چاہتی ہے۔ میں نے کہا تھا اور میرا یہ یقین ہے اور میرا ایمان ہے کہ ہماری حکومت کا اولین اور بنیادی اصول یہ ہوگا کہ ہم قانون کی بالادستی قائم رکھیں۔

جناب والا! قانون کی بالادستی کے لیے کوئی بھی طبقہ' کوئی بھی جماعت اپنے آپ کو بالاتر نہیں سمجھ سکتی' نہ تو اقلیت اس سے بالاتر ہے اور نہ ہی اکثریت۔ جناب والا! قانون ایک ایسی سفاک چیز ہے' نہ وہ وزیر اعلیٰ کو دیکھتا ہے' نہ وہ قائد ایوان کو دیکھتا ہے' نہ وہ یہ دیکھتا ہے کہ قائد حزب اختلاف ہے اور نہ ہی وہ یہ دیکھتا ہے کہ کون سے طبقے کے لوگ زیادہ ہیں' نہ ہی یہ دیکھتا ہے کہ کون سے طبقہ کے لوگ کم ہیں۔ کم ہوں یا زیادہ' جو قانون کو اپنے ہاتھ میں لے گا' قانون کا پہیہ گردش میں آ جائے گا اور اس کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی شخص یہ سوچتا ہے تو میں یہ واضح طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ قانون اس شخص کو پیس کر رکھ دے گا۔

جناب والا! ہم قانون اور تشدد کے جس ماحول میں بات کر رہے ہیں' کیا ہم اس سے اپنی آنکھیں چار نہیں کریں گے یا ہم نہیں دیکھیں گے کہ آج کس زمان و مکان پر گفتگو ہو رہی ہے۔ جناب والا! میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ پاکستان' جو نیا نیا صدمہ اور شکست سے باہر نکلا ہے اور اس نے ایک نئی زندگی کا سامان پیدا کیا ہے' پاکستان کیسے بھول سکتا ہے جب اس کے حصے کر کے دو نیم کر دیا گیا۔ جب ہم شکست کے صدمہ سے دوچار کر دیئے گئے اور اس دشمن کے ہاتھ سے ایک صدمہ پہنچا' جس کا سر ہزار سال تک ہمارے اسلاف کے سامنے جھکا ہوا تھا' اس دشمن نے ہمارا سر جھکا دیا تو اس دشمن کی سربراہ نے یہ اعلان کیا کہ میں اس سے بھی بڑی خوشخبری ۱۹۷۲ء مارچ میں اپنی قوم کو دوں گی۔ میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں اور توجہ دلانا چاہتا ہوں ذرا سوچئے تو سہی کہ اتنی بڑے خوشخبری پاکستان کے ختم ہو جانے کے بعد اور کیا ہو سکتی ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں جناب والا! یہ خوشخبری اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ پاکستان کے دو ٹکڑے ہو چکے ہیں اور بقیہ چار ٹکڑے اور کر دیئے

جائیں۔ پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا یہ ہی منصوبہ تھا جو اندرا گاندھی نے اپنی قوم کے سامنے پیش کرنا تھا لیکن یہی دستور، جسے بنانے میں خداوند تعالیٰ نے اپنی جانب سے ایک شرف عظیم عطا کیا اور جس پر پوری قوم متحد اور متفق ہو گئی تو دشمن کے عزائم خاک میں مل گئے لیکن جناب والا! کیا دشمن اس کے باوجود چپکے سے بیٹھا رہا، کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ جس منصوبہ کو وہ پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہتا تھا، اسے بلوچستان، سندھ، سرحد اور اسے یہاں تک کہ سندھ میں لسانی فسادات کی ضرورت میں پایہ تکمیل تک پہنچانے کی سازش کی گئی۔

جناب والا! کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہماری سرحدوں پر ایسے سامان پیدا کیے، ہمارے ان اصولوں میں ایسے حالات پیدا ہوں کہ یوں معلوم ہو کہ پاکستان آج ختم ہوا، کل ختم ہوا۔ جناب والا! نہ سندھ میں یہ سازش کامیاب ہوئی، نہ سرحد میں یہ سازش کامیاب ہوئی۔ اگر سندھ میں، بلوچستان میں یا سرحد میں ایسے تھوڑے بہت فساد ہو بھی جائیں تب بھی پاکستان کا اس وقت تک کچھ نہیں ہو سکتا تھا جب تک پنجاب قائم و دائم ہے۔ چنانچہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی سازش آخری کڑی تک پہنچ گئی ہے اور اب یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ پنجاب بھی فسادات کی آگ کی لپیٹ میں آ جائے لیکن میں ایوان کے اس مقام سے یہ اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ اہل پنجاب اس سازش سے واقف ہیں اور دشمن کی اس سازش کو کسی صورت میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین) اور ہم پنجاب کو فرقہ وارانہ فسادات ہوں یا خانہ جنگی ہو، کسی صورت میں آگ میں دھکیلنے کے لیے تیار نہیں۔ جناب والا! یہاں بڑی آسانی کے ساتھ یہ کہہ دیا گیا کہ پاکستان چاہے جل کر راکھ ہو جائے لیکن پھر بھی ہم یہ بات نہیں چھوڑیں گے۔ میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام ایک نظریہ ہے، اسلام ایک حقیقت ہے، اسلام ایک دستور ہے لیکن اسلام کو نافذ کرنے کے لیے ایک جسم کی بھی ضرورت ہے۔

اس برصغیر پاک و ہند میں اسلام اس وقت بھی آزاد تھا، اقبال کے انداز میں ملا کو اس وقت بھی اذان دینے کی آزادی تھی اور اس کے باوجود بھی برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے یہ اندازہ کیا کہ صرف اذان دے لینے اور سجدے کر لینے سے

اسلام پر عمل نہیں ہوتا' اسلام پر عمل اس صورت میں ہو گا کہ ایک جداگانہ سرزمین اور ایک وطن عزیز ہو' ایک جسم ہو' جس کے اندر اسلام کی روح جاری و ساری ہو۔ جناب والا! پاکستان کی دنیا ہی اسلام کا ایک جسم ہے۔ جب جسم ختم ہو جاتا ہے' جب جسم کو کاٹ دیا جاتا ہے تو روح بھی پرواز کر جاتی ہے۔ جناب والا! میں جنگ بدر کے وہ لمحے آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں' جب میرے اور آپ کے آقائے نامدارؐ نے اپنے رب کے سامنے یہ کہا تھا' اے خدا! اگر آج یہ مٹھی بھر انسان' جو تیرے حضور میں حاضر ہیں' اگر آج ان کو کچھ ہو گیا تو اے خدا! یہ بھی ہو سکتا ہے کہ روئے زمین پر کوئی تیرا نام لیوا باقی نہ رہے' اس لیے یہ انسان جو کہ اسلام کے جسم کی حیثیت رکھتے ہیں' ان کا وجود بھی ضروری ہے۔ اسلام کے لیے مسلمان کا وجود بھی ضروری ہے اور ایک وطن عزیز کی بھی ضرورت ہے۔ ایک خطہ زمین کی بھی ضرورت ہے' جہاں اسلام کا قانون' اسلام کا نظریہ' اسلام کی ثقافت اور وہ تمام ادارے' جو کہ اسلام نے رائج کیے ہیں' جاری و ساری رہیں ورنہ اس کے بغیر اسلام ایک تجریدی حقیقت ہو گا' اس لیے جناب والا! جو شخص اسلام اور پاکستان کو جدا کرتا ہے' میں سمجھتا ہوں کہ نہ تو وہ اسلام کی خدمت کر رہا ہے اور نہ وہ پاکستان کی خدمت کر رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! یہ صورت حال ہے جس سے آج ہم گزر رہے ہیں۔ اس میں بے شک ہمارا یہ رویہ ہو سکتا ہے کہ ہم گرما گرم تقریریں کریں اور جذبات کا اظہار کریں لیکن خدارا کسی صورت میں بھی اس گرم گفتاری کو خانہ جنگی اور فسادات کی جانب نہ چلنے دیں' اس لیے کہ اس سے پہلے بھی ہماری اپنی تاریخ میں' ہماری اپنی حکومت میں' ہماری اپنی نظروں کے سامنے ۱۹۵۳ء میں وہ سب کچھ ہوا' جس نے اس ملک میں پہلی دفعہ مارشل لاء کی داغ بیل رکھی۔ جو کوئی بھی اس واقعہ کو اتنا طول دینا چاہتا ہے کہ فسادات ہوں اور وہ اپنے جذبات کے پردے میں قانون کو اپنے ہاتھ میں لے' وہ دوسرے معنوں میں یہ کوشش کر رہا ہے کہ پھر ایک دفعہ جمہوریت کا کارواں واپس ہو جائے اور مارشل لاء کو دعوت دینا چاہتا ہے۔ ہم' جنھوں نے جمہوریت کی جنگ لڑی ہے' ہم یہ اعلان کرنا چاہتے ہیں کہ اس معزز ایوان میں کہ ہم کسی صورت

میں بھی جمہوریت کے اس کارواں کو رکنے نہیں دیں گے اور اس کارواں کو آگے لے جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! یہ لمحہ ایسا ہے کہ اس میں ہم تحمل سے سوچیں۔ یہ لمحہ ایسا ہے کہ بے شک باہر آتش نمرود بھڑک رہی ہو لیکن اس میں ہمارا رویہ یہ ہونا چاہیے کہ

ہوں آتش نمرود کے شعلوں میں بھی خاموش
میں بندۂ مومن ہوں' نہیں دانہ اسفند

آج مجھے افسوس ہے کہ ہمارا رویہ اس طرح کا ہے جیسے دانہ اسفند کا رویہ کہا جا سکتا ہے۔ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ہم زیادہ بول کر' ہم اونچا بول کر اور جذبات کا اظہار کر کے سمجھتے ہیں کہ یہ مسائل حل ہو جائیں گے۔ نہیں' یقیناً نہیں' جذبات آپ کے بھی ہیں' میرے بھی ہیں' شاید میرے ان ساتھیوں کو' جن کو میری اس تقریر کی وجہ سے بولنے کا موقع نہیں مل سکا' ان کے جذبات آپ کو دیکھنا چاہئیں۔ آپ نے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے' اپنے جذبات کی طرف اشارہ کیا ہے' جناب والا! کس کے جذبات نہیں ہیں۔ اپنے آقا کے لیے' اپنے ہادی کے لیے' اپنے رہنما کے لیے' میرے ماں باپ' میری اولاد' میرا سب کچھ نبی پر قربان' جس نے ہمیں اور ہمارے اسلاف کو راہ ہدایت دی۔ کس کے جذبات نہیں ہیں' لیکن آج یہ لمحہ ہے کہ ہمیں جذبات کے ساتھ ہوش مندی سے بھی کام لینا ہوگا اور یقیناً ان لوگوں کو' جنہوں نے جذبات کا اظہار کرنا چاہا' میرے ساتھیوں نے بھی کیا' آپ نے بھی کیا' ان کی نیت بہت نیک ہو سکتی ہے۔ لیکن ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ بعض اوقات جہنم کا راستہ نیک نیتوں سے کٹا ہوا ہوتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اپنی نیت کی نیکی کو اتنا دور لے جائیں کہ ہم جب پہنچیں تو پتہ چلے کہ ہم جہنم میں پہنچ گئے ہیں' اس لیے کہ ہم جہنم خود ہی دنیا میں بھی بنا لیتے ہیں' اس لیے آیئے ہم یہ سوچیں کہ جو کچھ ہم چاہتے ہیں' اس کو حاصل کیسے کرنا چاہیے۔ اس لیے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ جب ہم یہ بات کر رہے ہیں کہ ہم کس زمان و مکان پر کھڑے ہیں' آج جب ہماری سرحدوں کے آس پاس ایٹم بم پھٹ رہے ہیں تو کیا یہ وقت نہیں ہے کہ ہم اپنے آپ کو متحد اور

منظم رکھیں۔ آج جبکہ ہم ساری دنیا کو' العالم الثالث کو' اسلامی دنیا کے اتحاد کی دعوت دے رہے ہیں' کیا ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم اپنی صفوں میں انتشار کو ختم کریں۔ یہ ضروری نہیں کہ ہم پہلے اپنے اندر اتحاد کی قوتوں کو محفوظ کریں' مستحکم کریں۔

جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے تمام دوست اس سے متفق ہوں گے کہ آج کا یہ لمحہ بے شک ہی آتشیں ہو' کتنا ہی سنگین ہو' اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ٹھنڈے دل سے سوچیں اور کسی صورت میں بھی وطن عزیز کو آگ کے ان شعلوں کے سپرد نہ کریں' جس میں ۲۵ سال تک وہ جلتا رہا ہے۔ جناب والا! حکومت نے جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ قانون کی بالادستی کی خاطر ہر وہ اقدام کیا ہے کہ جس کے تحت اس واقعہ میں ملوث لوگوں کو پوری طرح سے انتہائی شدت کے ساتھ گرفت میں لیا جائے گا اور فوری طور پر لیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین) اور کسی صورت میں بھی کوئی لحاظ نہیں کیا گیا ہے کہ اس میں کون لوگ ملوث تھے۔ جو بھی تھے' جن کے بارے میں ہمیں اطلاع ملی ہے کہ یہ لوگ شامل تھے' کسی بھی رو رعایت کے بغیر قانون ان کے اوپر اپنی گرفت لا چکا ہے۔ ان لوگوں کو عدالت میں پیش کیا جا چکا ہے۔ ان لوگوں کا پاکستان پینل کوڈ کی مختلف دفعات کے تحت چالان کیا جا چکا ہے۔ ان کو جوڈیشل لاک اپ میں رکھا گیا ہے۔ اس صورت میں تمام دوستوں کو تسلی ہونی چاہیے کہ حکومت کسی صورت میں بھی' کہیں بھی' جہاں بھی کوئی شخص قانون کو اپنی گرفت میں لینا چاہے گا' اس کو کسی صورت میں معاف نہیں کرے گی۔ تمام بڑے شہروں میں اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے اور میں نے حکومت کے سربراہ کی حیثیت سے اس بات کی ہدایات کی ہیں کہ کسی بھی رو رعایت کے بغیر' کوئی بھی' چاہے وہ اقلیت سے تعلق رکھتا ہو' اکثریت سے تعلق رکھتا ہو' کوئی شخص جو اس واقعہ کو فرقہ وارانہ شکل دینے کی کوشش کرے گا' جو اس کو فسادات کی جانب اور خانہ جنگی کی جانب لے جائے گا' اس کے اوپر قانون سختی سے گرفت کرے گا۔

آخر میں جناب والا! اس معزز ایوان کے معزز اراکین کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ اس واقعہ کی انتہائی غیر جانبدارانہ تحقیق کے

لیے ہائی کورٹ کے جج کا تقرر کیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

(یکم جون ۷۴ء "امروز" لاہور)

لائل پور میں ۳۵۵ افراد گرفتار

ضلعی انتظامیہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ گزشتہ دو روز سے لائل پور میں توڑ پھوڑ اور آگ لگانے کی وارداتوں سے جو صورت حال پیدا ہوگئی تھی' اس پر قابو پا لیا گیا ہے اور اب حالات معمول پر ہیں۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے' آج آگ لگانے اور لوٹنے کی جو وارداتیں ہوئیں پولیس نے سختی سے شرپسندوں کا محاسبہ کیا۔ لوٹ مار اور آتش زدگی کے الزامات کے تحت ضلع میں ۳۵۵ افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ ("جسارت" کراچی ۷۴ء)

خبروں کی اشاعت پر پابندی

حکومت سندھ نے پورے صوبہ میں تمام اخبارات میں ہر قسم کی فرقہ وارانہ خبروں کی اشاعت ممنوع قرار دے دی ہے۔ یہ اقدام تحفظ امن عامہ آرڈیننس کے تحت کیا گیا ہے۔ یہ پابندی ۳۰ مئی سے ایک ماہ تک نافذ رہے گی۔

(ربوہ کے واقعہ پر لائل پور' لاہور' سرگودھا' ٹوبہ ٹیک سنگھ' چنیوٹ' ملتان' پنڈی' ساہیوال' بہاولپور اور پنجاب کے دوسرے شہروں میں ہونے والے ردعمل سے متعلق خبریں اور اس سلسلہ میں مختلف حلقوں کی جانب سے جاری کردہ پیغامات ہم اسی پابندی کے باعث شائع نہیں کر سکے ـــــ ایڈیٹر)

("جسارت" کراچی' یکم جون ۷۴ء)

جمعیت کے رہنما کی گرفتاری

جماعت اسلامی کے رہنما ڈاکٹر محمد یونس اور جمعیت علمائے اسلام کے رہنما ڈاکٹر فدا حسین کو آج یہاں مغربی پاکستان تحفظ امن عامہ آرڈیننس کی دفعہ ۱۶ کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔ یہ بات آج یہاں دونوں جماعتوں کے ایک اعلان میں بتائی گئی ہے۔ ڈاکٹر یونس پاکستان میڈیکل کونسل کے رکن اور آل پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے

جوائنٹ سیکرٹری بھی ہیں۔ جمعیت کے ایک پریس ریلیز کے مطابق جماعت اسلامی پشاور کے امیر قاضی حسین احمد کے بھی وارنٹ گرفتاری جاری کیے گئے ہیں۔ ان پر ۶ ماہ قبل ایک قابل اعتراض تقریر کرنے کا الزام ہے۔ ("جنگ" کراچی' یکم جون ۷۴ء)

یکم جون کے اخبارات کے اداریے

لائل پور۔ حکومت مختلف شہروں میں منسٹری آف ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ کے تحت نئی کالونیاں بنا رہی ہے۔ اس سکیم کے تحت کوہ نور ملز لائل پور کے متصل چک ۲۱۳ میں ایک بہت بڑی کالونی کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ عبدالحمید نامی ایک مرزائی کو اس محکمہ کا لائل پور میں ڈپٹی ڈائریکٹر اور ڈسٹرکٹ الاٹمنٹ کمیٹی کا سیکرٹری لگا دیا گیا ہے۔ اس مرزائی افسر نے ایک رسوائے زمانہ اوورسیر راجہ ناصر احمد کو' جو مہا مرزائی ہے اور جو اس سے قبل میونسپل کمیٹی لائل پور میں ایک چھاپے میں پکڑا گیا اور تنزلی کے علاوہ وہاں سے نکال دیا گیا تھا' اپنے محکمہ میں بطور ایس ڈی او منگوا لیا۔ کوہ نور ملز کے متصل کالونی کی پچھلے دنوں محکمہ نے درخواستیں مجوزہ فارموں پر وصول کی ہیں۔ یہ فارم محکمہ نے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے فروخت کیے ہیں۔ عبدالحمید ڈپٹی ڈائریکٹر مذکور نے خود چار سو فارم خرید کر ربوہ پہنچائے اور وہ وہاں کے مرزائیوں نے پر کر کے یہاں دفتر میں جمع کرا دیئے۔ اس کے علاوہ ایک ہزار قادیانیوں کو مسلسل نمبر کے فارم تقسیم کیے گئے اور یہ تقریباً ڈیڑھ ہزار فارم مسلسل نمبروں والا دفتر میں جمع ہو گیا ہے۔

عبدالحمید مرزائی ڈپٹی ڈائریکٹر اور راجہ ناصر احمد مرزائی ایس ڈی او کی سکیم یہ ہے کہ اس کالونی میں ایک عظیم بلاک ڈیڑھ ہزار گھروں کا مرزائیوں کو الاٹ کر دیا جائے۔ ہماری اطلاعات کے مطابق اس بلاک کا نقشہ راجہ ناصر احمد بنا رہا ہے۔ اس بلاک میں ایک سکول' ایک مسجد' ایک ڈسپنسری اور کئی اوپن گراؤنڈ مرزائیوں کے لیے مخصوص ہوں گے۔ اور اس طرح یہ ایک نیا ربوہ اور مرزائیوں کا ہیڈ کوارٹر لائل پور میں بن جائے گا۔

لائل پور کا الاٹمنٹ سیکرٹری قادیانی

لائل پور کے مشہور سماجی رہنما مولانا فقیر محمد کا بیان آج کی اشاعت میں

شامل ہے۔ وہ جناب کمشنر صاحب کے نوٹس میں مرزائیوں کا یہ سکینڈل لے آئے ہیں۔ اس کے علاوہ لائل پور کے خطیب صاحبان نے مرزائیوں کے اس منصوبہ کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔ لائل پور کے شہریوں میں سخت تشویش پائی جاتی ہے۔

لائل پور کی تمام مذہبی جماعتوں کا فیصلہ ہے کہ لائل پور میں اس نئے ربوہ کو نہیں بننے دیا جائے گا۔ بڑی سے بڑی قربانی دے کر بھی مرزائیوں کی یہ سازش کامیاب نہیں ہونے دی جائے گی۔ لائل پور کے تمام مذہبی' سماجی اور سیاسی حلقوں نے ڈپٹی ڈائریکٹر عبدالحمید اور راجہ ناصر احمد کو یہاں سے فوری طور پر تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور کہا ہے کہ اگر حکومت نے مرزائیوں کے اس سکینڈل کا نوٹس نہ لیا اور عبدالحمید کو یہاں من مانی کرنے کی اجازت دی گئی' تو یہاں آل پاکستان ختم نبوت کنونشن بلایا جائے گا۔

ایبٹ آباد کے گرمائی ربوہ کی طرح لائل پور کے اس سازشی مرکز کو نذر آتش کر دیا جائے گا اور حالات کی خرابی کی ذمہ داری حکومت کے ذمہ ہوگی۔ امید ہے کہ صوبائی حکومت کے ارباب اختیار اس سازش کے نتائج پر غور کریں گے۔ عبدالحمید اور راجہ ناصر احمد کو تبدیل کر کے لائل پور میں کوئی امن و امان کا مسئلہ پیدا نہیں ہونے دیں گے۔ ("لولاک" یکم جون ۷۴ء)

داخلی انتشار کو روکیے

ربوہ کے المناک واقعہ کی تحقیقات کے لیے ہائی کورٹ کے جج کا تقرر عمل میں آ چکا ہے۔ تادم تحریر اکثر افراد گرفتار کیے جا چکے ہیں اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے غیر مبہم الفاظ میں یہ اعلان کیا ہے کہ قانون ہاتھ میں لینے والے کسی شخص کو بھی' خواہ وہ کتنا ہی بارسوخ کیوں نہ ہو' معاف نہیں کیا جائے گا۔ ان واضح اعلانات اور اقدامات کے بعد امن عامہ کو درہم برہم کرنے کی ہر کوشش بے جواز ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ربوہ ریلوے اسٹیشن اور نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر ایک مسلح گروہ کا حملہ کسی وقتی اشتعال کا نتیجہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ شبہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے لیے

پہلے سے باقاعدہ تیاریاں کی گئی تھیں۔ اس اعتبار سے یہ ایک انتہائی قابل مذمت واقعہ ہے' تاہم یہ امر اطمینان بخش ہے کہ صوبائی حکومت نے قانون کے تقاضے پورے کرنے اور مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کے معاملے میں انتہائی مستعدی کا ثبوت دیا ہے۔ حکومت نے فوری طور پر کارروائی کرتے ہوئے بلا رو رعایت قصوروار افراد کو قانون کی گرفت میں لے لیا ہے اور ابھی قانون کا ہاتھ سرگرمی سے حرکت میں ہے اور اس ضمن میں مزید گرفتاریاں بعید از امکان نہیں ہیں۔ اور یہ توقع بھی بجا طور پر کی جاتی ہے کہ اس واردات کی مکمل اور بے لاگ تحقیقات کے نتیجے میں طلبا پر مسلح حملہ کی پشت پناہی کرنے والے جو لوگ بے نقاب ہوئے' انہیں بھی کیفر کردار تک پہنچانے میں کسی مصلحت کو حائل نہیں ہونے دیا جائے گا۔ تحقیقات کے نتائج منظرعام پر آنے سے قبل اس ضمن میں مزید کچھ کہنا شاید مناسب نہ ہوگا' تاہم اس موقع پر ہم برادران وطن سے ضرور یہ گزارش کریں گے کہ وہ جوش کے اس عالم میں ہوش کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ یہ خدشہ بعید از امکان نہیں ہے کہ بعض حلقے جو بعض قابل فہم اسباب کی بنا پر شکست خوردگی کے احساس میں مبتلا ہیں' اس ملک کا امن تہہ و بالا کرنا چاہتے ہیں اور انہیں اس سلسلے میں بعض ملک دشمن عناصر کی خفیہ یا علانیہ امداد پر بھروسہ بھی ہوسکتا ہے۔ اس خدشہ کی بنا پر برادران وطن کو اور زیادہ احتیاط اور تحمل سے کام لینے کی ضرورت ہے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے جذبات کے اظہار میں حدود سے تجاوز کرکے کسی گروہ کی سوچی سمجھی سازش کا شکار ہو جائیں۔

یہ امر محتاج صراحت نہیں ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ آئین کی رو سے اس کا سرکاری مذہب اسلام ہے اور اعلیٰ مناصب کا حلف اٹھاتے وقت مسلمان ہونے اور ختم نبوت کے عقیدہ پر یقین کا اعلان ضروری ہے۔ برسراقتدار جماعت کے منشور کا پہلا جزو ہی یہ ہے کہ اسلام ہمارا دین ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب جناب حنیف رامے نے کل صوبائی اسمبلی میں اس مسئلے پر بحث کا جواب دیتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ ہماری جان' اولاد' مال بلکہ سب کچھ ختمی مرتبتؐ کے نام پر قربان' جنہوں نے ہمیں اور ہمارے اسلاف کو راہ ہدایت دکھائی۔ پھر کون مسلمان ہے جو

اسلام اور تحفظ ختم نبوت کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دینے کو تیار نہیں ہوگا۔ یہ احساسات و جذبات انتہائی ارفع و پاکیزہ ہیں اور قانونی حدود کے اندر رہ کر ان کا اظہار و اعلان بھی قابل قدر ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا شدت جذبات میں حدود سے تجاوز تو نہیں کیا جا رہا ہے جس کی اجازت خود اسلام ۔(؟) جس کے لیے ہم یہ سب کچھ کرنے کو تیار ہیں' نہیں دی ہے۔ کیا انتشار و افتراق کی آگ اس حد تک تو نہیں بھڑکائی جا رہی ہے جس سے خود اس ملک کا وجود خطرے میں پڑ جائے۔ اس میں شک نہیں کہ ہمیں جو کچھ بھی ملا ہے' حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے طفیل ملا ہے لیکن آج جو لوگ اس مقدس جذبہ کے اظہار کی آڑ میں قانون شکنی کے مرتکب ہو رہے ہیں' انہیں یہ بھی سوچنا چاہیے کہ اپنے دشمن کے معاملے میں بھی اسلام ہمیں بعض آداب و قواعد کا احترام کرنے کی تلقین ہی نہیں کرتا' ان آداب و قواعد کا احترام لازمی ہے۔ اسلام اس بات کی اجازت تو دیتا ہے کہ جس فرد یا گروہ نے کسی پر کوئی زیادتی کی ہے' اس سے اس زیادتی کا بدلہ لیا جا سکتا ہے لیکن محض ان لوگوں سے' جنہوں نے فی الواقع زیادتی کی ہو' کسی کو ان افراد سے تعرض کا کوئی حق نہیں پہنچتا' جو محض زیادتی کرنے والے گروہ کے ہم عقیدہ ہوں اور ان کا اپنا کوئی قصور نہ ہو' جیسا کہ ہم پہلے بھی واضح کر چکے ہیں' جن لوگوں پر زیادتی کا الزام ہے' ان کے خلاف قانون کا ہاتھ پوری طرح حرکت میں ہے اور ان کے معاملے میں کسی رو رعایت سے کام نہیں لیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد کسی کو اس واقعہ کے سلسلے میں قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔

حکومت نے اس ضمن میں جو موقف اور طریق کار اختیار کیا ہے' اس کے معقول اور مبنی بر انصاف ہونے میں کلام کی گنجائش نہیں ہے۔ کوئی بھی حکومت لاقانونیت اور فساد آرائی کی اجازت نہیں دے سکتی اور موجودہ حکومت کو بھی لازماً یہ دیکھنا ہے کہ کوئی شخص یا گروہ اس واقعہ کی آڑ میں خانہ جنگی کی بنیاد نہ رکھے۔ حکومت سے یہ مطالبہ کرنے کا حق تو ہر ایک کو پہنچتا ہے کہ کسی قصوروار کو نہ بخشے اور جو لوگ باقاعدہ تحقیقات کے بعد مجرم ثابت ہوں' انہیں عبرت ناک سزا دی جائے۔ اس کے ساتھ ہی جن لوگوں کے جذبات ربوہ کے واقعہ سے قدرتی طور پر

مجروح ہوئے ہیں' ان کا فرض ہے کہ وہ حکومت کی انضباطی کارروائی اور عدالتی تحقیقات کے نتائج کی تکمیل تک صبر و تحمل کا ثبوت دیں اور ہنگامہ و فساد کی سازش کے دانستہ یا نادانستہ آلہ کار نہ بنیں۔ یہ باتیں ہمیں اس لیے کہنا پڑی ہیں کہ ربوہ کے واقعہ کے خلاف ردعمل میں بعض مقامات پر قانون شکنی کے واقعات بھی ہوئے ہیں۔ یہ بجا کہ اس واقعہ کے خلاف ردعمل قدرتی تھا اور قانونی حدود کے اندر اس کا اظہار ایسی بات نہیں جسے نامناسب سمجھا جائے لیکن ہنگامہ و فساد کی کوئی بھی انفرادی یا اجتماعی کوشش اس ملک اور سواد اعظم کے مفاد کے منافی ہے۔ کون اس بات سے آگاہ نہیں ہے کہ ابھی پچھلے ہی دنوں ہماری سرحدوں کے قریب ایٹم بم کا دھماکہ کیا گیا ہے اور ہمارے دشمن عرصہ سے اس تاک میں ہیں کہ جو قوم ۷۱ء کی جنگ کے شدید صدمات سہنے کے باوجود زندہ و پائندہ ہے' اسے خاکم بدہن ایسے داخلی انتشار سے دوچار کر دیا جائے کہ وہ پارہ پارہ ہو کر رہ جائے اور یہاں مختلف علاقائی' طبقاتی اور گروہی اختلافات کی ایسی آگ بھڑکائی جائے کہ خدانخواستہ اس کا وجود ہی خطرے میں پڑ جائے۔ یہ کون نہیں جانتا کہ داخلی انتشار بیرونی حملے سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ ہمیں بچے کھچے پاکستان کو دوبارہ تعمیر و ترقی کی راہ پر گامزن رکھنا ہے اور یہ عظیم ذمہ داری اتحاد اور تنظیم کی بدولت ہی پوری ہو سکتی ہے۔

۵۳ء کے اوائل کی ایجی ٹیشن کے تلخ نتائج آج ہم میں سے بہت سے لوگوں کے ذہن میں تازہ ہیں۔ اس ایجی ٹیشن کے نتیجے میں لاہور میں مارشل لاء کے نفاذ کا اولین تجربہ کیا گیا اور رفتہ رفتہ ایک ایسی فضا پروان چڑھی جس میں نوکر شاہی کے نمائندہ ٹولے نے' جو حالات کی ستم ظریفی سے زمام اختیار پر قابض ہو چکا تھا' نمائندہ حکومت کو برطرف کر کے من مانی شروع کر دی۔ اس کے بعد نوکر شاہی ہاتھ مضبوط تر کرتی چلی گئی' حتیٰ کہ ۵۸ء میں پورے ملک پر مارشل لاء کی تاریک رات مسلط کر دی گئی۔ بہرحال قوم نے طویل جدوجہد اور زبردست قربانیوں اور نقصانات کے بعد اس منحوس چکر سے نجات حاصل کر لی ہے اور اب ملک میں ایک ایسی حکومت برسراقتدار ہے جو عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوئی تھی۔ اس حکومت نے جن حالات میں زمام اختیار سنبھالی' اس کا علم بھی سب کو ہے۔ بہرنوع مستقل آئین کے نفاذ کے بعد خدا

خدا کر کے جمہوری قدروں کی بالادستی پر قوم کا اعتماد پھر بحال ہوا ہے' اس لیے سب کی کوشش یہ ہونی چاہیے کہ جمہوریت کا یہ قافلہ رواں دواں رہے اور کوئی خفیہ ہاتھ ہم پر پھر سابقہ تاریک دور مسلط کرنے میں کامیاب نہ ہو' جیسا کہ وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا ہے اسلام اور پاکستان لازم و ملزوم ہیں اور جو شخص اسلام اور پاکستان کو جدا کرتا ہے' ان کے نزدیک نہ وہ اسلام کی خدمت کر رہا ہے' نہ پاکستان کی لیکن ہمیں یہ حقیقت بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اس خطہ ارض کی بقا ہی پر اسلام کے نام لیواؤں کی زندگی کا انحصار ہے اور یہ خطہ ارض اسی صورت میں قائم رہ سکتا اور ترقی کر سکتا ہے کہ یہاں کسی شکل میں داخلی انتشار کو پنپنے کا موقع نہ دیا جائے۔

(یکم جون ۱۹۷۴ء' "امروز" لاہور)

اپنے گھر کو خود آگ نہ لگائیے

پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب حنیف رامے نے ربوہ کے متعلق صوبائی اسمبلی میں تحریک التوا کا جواب دیتے ہوئے پاکستانی عوام کو تلقین کی ہے کہ وہ گھر پھونک کر تماشا دیکھنے کی نادانی نہ کریں کیونکہ یہ تباہی کا راستہ ہے' خودکشی اور جنون کا راستہ ہے۔ یہ طریقہ ہے اپنے دشمنوں کے لیے خود راستہ ہموار کرنے کا' کیونکہ ربوہ میں جو واقعہ پیش آیا ہے' وہ بلاشبہ انتہائی قابل مذمت ہے اور اس کی وجہ سے عوام میں غم و غصہ کی جو لہر دوڑ گئی ہے' وہ بالکل فطری ہے' لیکن سوال یہ ہے کہ ہنگامہ آرائی کرنے' توڑ پھوڑ' تشدد اور آتش زنی سے کبھی کوئی مسئلہ حل بھی ہوا ہے۔ کیا اس طرح ہم اپنے وطن اور اپنی حکومت کے لیے بہت سے نئے اور مشکل مسائل پیدا نہیں کر دیں گے۔

یہ عین ممکن ہے کہ ہم محسوس کر رہے ہوں کہ آج ہمارے چاروں طرف آتش نمرود بھڑک رہی ہو لیکن جیسا کہ حکیم الامت نے فرمایا ہے بندۂ مومن کی شان یہ ہوتی ہے کہ وہ ایسے آتشیں حالات میں بھی صبر و سکون اور ضبط و تحمل کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا' نہ وہ اپنی حدود سے تجاوز کرتا ہے' نہ شدت جذبات کی وجہ سے اپنا توازن درہم برہم ہونے دیتا ہے۔ موجودہ حالات میں جب ہمارے بدخواہ' ہمارے

مخالف اور ہمارے دشمن ملک کے اندر بھی اور ہماری سرحدوں کے پار بھی خاص طور پر بہت سرگرم ہوگئے ہیں' ہمارے لیے یہ اور بھی ضروری ہوگیا ہے کہ ہم جذبات کے ہاتھوں مغلوب ہو کر اپنے وطن کو انتشار' افراتفری اور خانہ جنگی کے راستے پر چلنے سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

پاکستان کو جن لوگوں نے دل سے قبول نہیں کیا' وہ اس مملکت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی سازش میں آج بھی مصروف ہیں۔ پنجاب' پاکستان کا دل ہے' اب انہوں نے ہمارے وطن عزیز کے قلب پر وار کیا ہے' ان کی کوشش ہے کہ اہل پنجاب کو فرقہ وارانہ فسادات کی آگ میں جھونک دیں تاکہ ۱۹۵۳ء کی طرح یہاں ایک بار پھر مارشل لا نافذ کر دیا جائے اور ہماری تاریخ ۲۱ سال پیچھے واپس چلی جائے' لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ موجودہ حکومت عوام کے براہ راست ووٹ سے منتخب ہوئی ہے اور ایک مستقل آئین کے تحت امور مملکت چلا رہی ہے۔ یہ فسادات سے کسی طرح کا سیاسی فائدہ نہیں اٹھانا چاہتی' بلکہ اس نے آئین کے تحفظ اور قانون کی بالادستی قائم کرنے کا عہد کیا ہے' ان حالات میں لوگوں کا مشتعل ہو کر سڑکوں پر نکل آنا اور توڑ پھوڑ یا آتش زنی شروع کر دینا نہ اسلام کی کوئی خدمت ہے' نہ پاکستان کی۔ یہ کسی کی خدمت ہوسکتی ہے تو صرف ہمارے دشمنوں کی' جن کی آنکھوں میں اسلام کے ایک قلعہ کی حیثیت سے پاکستان کا وجود ہمیشہ کھٹکتا رہا ہے۔

ربوہ کے ریلوے اسٹیشن کا واقعہ یقیناً بڑا المناک تھا لیکن اس پر غصہ اور برہمی کے اظہار کے لیے جو طریقے اختیار کیے جا رہے ہیں' اس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ ہوش مندی سے کام لینے کی بجائے ہم اپنے جذبات کے غلام بن گئے ہیں۔ جیسا کہ جناب حنیف رامے نے کہا ہے' آج کا یہ لمحہ کتنا ہی آتشیں ہو' کتنا ہی سنگین ہو' اس کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ٹھنڈے دل سے سوچیں اور کسی صورت میں وطن عزیز کو آگ کے ان شعلوں کے سپرد نہ کریں' جس میں یہ پچیس سال تک جلتا رہا ہے۔ اسلام اور پاکستان سے ہمیں اگر واقعی محبت ہے اور ہم اپنے دشمنوں کے ناپاک منصوبوں کو ناکام بنانا چاہتے ہیں تو ہمارے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم ہوش مندی سے

کام لیں اور کسی کو ملک میں ایسے حالات پیدا کرنے کی اجازت نہ دیں کہ جمہوری نظام درہم برہم ہو جائے اور فسادات کی آگ میں جمہوریت کا وہ پودا جھلس کر رہ جائے' جس کی ہم نے اپنے خون سے آبیاری کی ہے۔

جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے' جنہوں نے ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر معصوم بچوں کو اپنے تشدد کا نشانہ بنایا تھا' تو حکومت انہیں کیفر کردار تک پہنچانے میں پوری تندہی سے مصروف ہے۔ ملزموں کی گرفتاریاں جاری ہیں اور اس اعلان کو بڑی دیانت داری کے ساتھ عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے کہ ملزم چاہے کسی بھی طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں' انہیں اپنے جرم کی سزا بھگتنا ہوگی۔ لیکن جو لوگ اس کے باوجود قانون کو ہاتھ میں لینے سے باز نہیں آتے اور جو احترام آدمیت کے بنیادی تقاضوں کو بھی ملحوظ رکھنے کے لیے تیار نہیں' ان کے خلاف اگر قانون حرکت میں آئے تو انہیں کوئی شکایت نہیں ہونی چاہیے۔ قانون شکنی کا یوں تو کبھی کوئی جواز نہیں ہوتا تاہم حکومت ربوہ کے واقعہ پر خاموش رہتی یا بروقت کارروائی سے گریز کرتی تو بھی ہنگامہ و فساد کو ایک حد تک قابل فہم قرار دیا جا سکتا تھا' لیکن جب حکومت خود غیر معمولی مستعدی کا مظاہرہ کر رہی ہے اور اس نے ہائی کورٹ کے ایک فاضل جج کو تحقیقات کے لیے بھی مقرر کر دیا ہے تو قانون کو ہاتھ میں لینے کا قطعاً کوئی جواز نہیں۔ یقین ہے کہ پنجاب کے محب وطن عوام اس نازک موقع پر اپنے قومی مفادات کے تحفظ میں کوئی کوتاہی نہیں کریں گے۔ (یکم جون "مشرق" لاہور)

ربوہ کا واقعہ ---- اب کیا ہونا چاہیے

ردعمل کا سلسلہ عام طور پر اصل عمل اور اقدام یا واقعہ کے مقابلہ میں زیادہ شدید اور وسیع ہوتا ہے۔ اس کی تصدیق ۲۹ر مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر دیدہ دلیرانہ اور شر انگیز واردات کے ردعمل نے کر دی ہے کہ اس واقعہ کے بعد جو شدید اور زبردست لہر اٹھی' صرف ۲۴ گھنٹوں کے اندر پورا صوبہ بلکہ سارا ملک اس کی لپیٹ میں آگیا اور اس طرح ربوہ میں قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی جسارت نے ملک بھر میں امن و امان کے مسئلہ کو یک بیک نازک اور سنگین بنا دیا ہے۔ ایک خوفناک

نوعیت کے واقعہ کے علاوہ اس شدید اور زبردست ردعمل کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ اصل واقعہ کا تعلق صرف جذبات سے ہی نہیں' عقیدہ و ایمان سے بھی تھا۔ جذبات مشتعل ہو جائیں تو ان پر قابو پانا آسان نہیں ہوتا۔ عقیدہ و ایمان تک نوبت پہنچ جائے تو پھر صورت حال کو سنبھالنا بے حد مشکل ہو جاتا ہے۔

یہ اپنی جگہ اطمینان کی بات ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر حنیف رامے نے حقیقت پسندی سے کام لیا اور ربوہ کے واقعہ پر اسمبلی میں کھل کر بحث و اظہار کی اجازت دے دی۔ اس کے ساتھ ہی عدالت عالیہ کے ایک فاضل جج کو سارے واقعہ کی اعلیٰ سطحی عدالتی تحقیقات پر مامور کر کے بھی ہوش مندی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ اب یہ امید کرنی چاہیے کہ غیر جانبدارانہ تحقیقات کے مراحل جلد از جلد طے کرانے کی کوشش کی جائے گی۔ ہمیں یہ بھی توقع ہے کہ عدالتی تحقیقات کا بلا تاخیر اہتمام ہو جانے کے بعد ربوہ کے واقعہ پر اس مخالفانہ ردعمل کو بھی روکنے میں مدد ملے گی' جس نے صوبے بھر میں امن و امان کی صورت حال کو نازک بنا دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہر مقام اور ہر مکتب فکر کے شریف' فہمیدہ اور امن پسند لوگوں سے بھی یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ امن و امان کے تحفظ میں انتظامیہ سے پورا تعاون کریں گے کیونکہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کا رجحان کسی بھی صورت میں مفید ثابت نہیں ہوتا بلکہ ایسی تباہی اور نقصان تک نوبت پہنچا دیتا ہے کہ اصل مسئلہ دب کر رہ جاتا ہے۔ اس خاص معاملہ میں عامتہ المسلمین کو اس لیے بھی تحمل اور احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے کہ شروع میں معاملہ صرف ربوہ میں کھلے اور منظم ظلم تک محدود تھا لیکن اب لائل پور' ملتان' چنیوٹ وغیرہ میں بعض واقعات نے اصل ظلم کے مرتکب عناصر کو بھی مظلوم ہونے کی دہائی دینے کا موقع بہم پہنچا دیا ہے۔

صوبائی حکومت نے عدالتی تحقیقات اور امن عامہ کے تحفظ کے لیے جو فوری اقدامات کیے ہیں' ہمیں امید ہے کہ ان سے صورت حال کو معمول پر لانے میں مدد ملے گی' لیکن اس سلسلہ میں یہ احتیاط بے حد ضروری ہے کہ انتظامیہ مشینری کو اپنے اختیار اور قوت کو استعمال کرنے میں زیادہ سے زیادہ تحمل سے کام لینے کی ہدایت کی جائے یعنی مظاہرہ قوت کے بجائے مقامی طور پر بااثر لوگوں کے تعاون پر زیادہ انحصار

کیا جائے۔ مزید برآں اگر وزیر اعلیٰ یا وزیر اعظم کل جماعتی کانفرنس بلا کر وسیع تر تعاون حاصل کرنے کا اہتمام کریں تو اس سے بھی صورت حال کو اور زیادہ خوش اسلوبی سے معمول پر لایا جا سکے گا۔ بلاشبہ امن و امان کو بڑی فوقیت حاصل ہے لیکن اس کی ٹھوس بنیاد اور مثبت ضمانت کی ضرورت صرف ڈنڈے سے نہیں' افہام و تفہیم سے ہی پوری ہو سکتی ہے۔ ("وفا" یکم جون)

اسلامی نظریہ کی کونسل سے رجوع کرنے کا مشورہ

حکومت پنجاب نے ربوہ کے واقعہ کی اعلیٰ سطحی عدالتی تحقیقات کرانے کا جو فوری اعلان کیا ہے اور اس کے ساتھ صوبے بھر میں امن و امان کے تحفظ کے لیے جو دوسرے اقدامات کیے جا رہے ہیں' ان کی وجہ سے یہ امید ہے کہ جو صورت حال یک بیک بڑی نازک اور سنگین ہو گئی تھی' اس پر جلد ہی قابو پا لیا جائے گا لیکن یہاں تک نوبت پہنچانے والا مسئلہ چونکہ بہت بنیادی اور پرانا ہے' اس لیے وہ تجویز بھی سنجیدہ توجہ کی مستحق ہے جس کا ذکر خود حکمران پارٹی کے ایک سرکردہ لیڈر یعنی سابق صوبائی وزیر مسٹر عبدالحفیظ کاردار نے پنجاب اسمبلی میں بحث کے دوران میں کیا کہ اصل مسئلہ پر اسلامی نظریہ کی کونسل کی رائے معلوم کی جائے۔ یہ مسئلہ اس قدر اہم اور بنیادی ہے کہ ۱۹۵۳ء میں ملک گیر اضطراب تک نوبت پہنچا چکا ہے اور اب تو اس کی اہمیت کا نئے آئین میں بھی اس طرح بالواسطہ اعتراف کیا گیا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم کے رسمی حلف ناموں کے الفاظ میں بھی اس مسئلہ کے تقاضوں کی جھلک صاف نظر آتی ہے۔ یہ مسئلہ اس قدر اہم اور بنیادی ہے کہ پنجاب کے دانشور وزیر اعلیٰ مسٹر محمد حنیف رامے بھی اسمبلی میں اپنی تقریر کے دوران میں اپنے تمامتر احساس ذمہ داری کے باوجود اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکے۔ اس لیے بجائے اس کے کہ یہ معاملہ وقتاً" فوقتاً" پریشانی اور مشکل کا موجب بنتا رہے' مناسب اور بہتر یہی ہے کہ اس کے بارے میں اسلامی نظریہ کی کونسل سے رجوع کیا جائے۔ آئین میں اس علمی و تحقیقی ادارہ کا اہتمام اسی مقصد کے لیے کیا گیا ہے کہ قانون ساز وں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق مستند ترین رائے ملے اور وہ اس کی روشنی میں اپنے فرائض ادا کریں۔ (یکم

جون ۱۹۷۴ء "وفاق" لاہور)

سانحہ ربوہ

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا کے ایک گروپ کو جس بے دردی سے پیٹا گیا' اس پر خصوصیت سے سارا پنجاب سراپا احتجاج دکھائی دیتا ہے۔ لائل پور اور دیگر شہروں' قصبوں بلکہ دیہات میں مذمت اور مظاہروں کا جو سلسلہ جاری ہے' اس سے حملہ کرنے والے اور کرانے والوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ اہل ربوہ باشعور اور متحمل ہونے کا بھی دعویٰ رکھتے ہیں مگر سانحہ ربوہ سے ان کی بے شعوری اور عدم تحمل کا جواز ملتا ہے۔ تعصب میں انسان اندھا ہو جاتا ہے' تو وہ گرد و پیش کا جائزہ نہیں لیتا' وہ یہ نہیں سوچتا کہ اس کے تعصب کے شعلوں سے ان کی قوم کے تمام افراد کو کیا سزا ملے گی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طلبا کے خلاف حملہ کرنا کسی گہری سازش کا نتیجہ ہے کیونکہ اب جو ردعمل ہو رہا ہے' اس کے شعلے اگر اور زیادہ بلند ہوگئے تو ملک کی سالمیت ہی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ ایک طرف مزدوروں کے جلوس' مظاہرے' گرانی سے عوام میں اضطراب اور اب دوسری طرف فرقہ وارانہ آگ کا پھیلایا جانا ـــــ اس سے وزیر اعظم بھٹو کے ہاتھ تو مضبوط نہیں ہوں گے البتہ اندرا گاندھی کے مشن کو تقویت ضرور پہنچے گی۔

اس لیے جذبات کے ساتھ ساتھ ہوش اور تدبر کرنا چاہیے۔ حکومتی سطح پر اگر کسی فرقہ کو اقلیت قرار نہیں دیا گیا مگر عوام جو سرچشمہ اقتدار ہیں' مسلمانوں نے تو اسے اقلیت قرار دے دیا ہے' اس لیے عوام مسلمانوں کو اپنے تئیں ان سے ایک اقلیتی فرقہ کی طرح سلوک روا رکھنا چاہیے۔ اقلیتی فرقہ کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری اکثریت پر ہے۔

ربوہ اسٹیشن پر طلبا کے ساتھ ربوہ کے جن لوگوں نے تشدد کیا ہے' انہیں گرفتار کرانے اور کڑی سزا دینے کا شدت سے مطالبہ ہونا چاہیے۔ مگر اس شدت میں ملکی مال و منال کو نذر آتش کرنا اور لوٹ کر گھروں میں لے جانا کسی طرح مناسب نہیں۔ اگر فرقہ قادیانیت کے افراد کو مالی نقصان پہنچا کر احساس دلانا ضروری ہے تو یہ

مال' مال غنیمت تصور نہ کیا جائے بلکہ بحق سرکار جمع ہونا چاہیے۔ موجود صورت حال سے لوٹ مار کی افراد اور نونہالوں کو جو لت پڑ جائے گی' تو کل یہ لوٹ مار عام ہو سکتی ہے اور خانہ جنگی پر منتج ہو گی۔ پاکستان جو اس وقت مختلف مسائل اور مشکلات میں مبتلا ہے' اندرونی کسی نوعیت کی بھی گڑبڑ اس کی مشکلات میں اضافہ کر دے گی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطالبہ یہی ہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے' ان کی جان و مال کو نقصان پہنچانا مجلس کے مشن میں شامل نہیں' اس لیے احتجاج اور مظاہرہ پرامن ہونا چاہیے۔ لوٹ مار اور غارت گری کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ اس طرح ممکن ہے کہ مسلمانوں کی فیاضی اور بلند اخلاقی سے متاثر ہو کر اقلیتی فرقہ اجتماعی طور پر یا اس کا کچھ حصہ صراط مستقیم پر آ جائے۔ مسلمان کا مقصد کسی کو ستانا یا لوٹنا کبھی بھی نہیں ہوا' ہمارا مقصد عزیز تبلیغ اسلام ہے اور یہ فریضہ اگر بہتر طور پر سرانجام ہو تو اس کے نتائج بھی خوشگوار ہوتے ہیں۔ حکومت کا تغافل اور بے اعتنائی بھی افسوسناک ہے۔ پاکستان میں اہلسنّت کی غالب اکثریت ہے مگر ملک کے بیشتر کلیدی عہدوں پر فرقہ قادیانیت کی اکثریت ہے اور اس سلسلہ میں مسلمانوں نے کئی بار حکومت کو متوجہ کیا ہے لیکن حکومت نے کبھی بھی ان مطالبات کو درخور اعتنا نہیں سمجھا' جو اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ حکومت کلیدی عہدوں پر متمکن قادیانیوں کے باعث بے بس ہے۔ جس طرح ظفر چوہدری (سابق ایئر مارشل) کی بدعنوانیوں کا ارباب اختیار پر انکشاف ہوا ہے' اس طرح دیگر کلیدی عہدوں پر کارگزاریوں کا جائزہ لیا جائے تو ان کے خطرناک عزائم کا مزید انکشاف ہو گا۔ ریلوے اسٹیشن ربوہ پر اگر سارا عملہ اقلیتی فرقہ سے متعلق نہ ہوتا تو یقیناً طلبا پر یہ زیادتی نہ ہوتی۔ (روزنامہ "سعادت" لائل پور' یکم جون ۷۴ء)

۲ر جون کے اخبارات کی رپورٹ

حنیف رامے کی بدترین قادیانیت نوازی

لاہور' یکم جون۔ حکومت پنجاب نے ایک پریس نوٹ جاری کیا ہے' جس کے

مطابق تحفظ امن عامہ آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۰ء کے رول ٦ (ا) کے تحت فرقہ وارانہ صورت حال کے متعلق کسی طرح کی خبر' تبصرے' اظہار خیال' بیانات' اطلاعات' تصاویر' کارٹون یا اس صورت حال کو پیش کرنے والا کسی طرح کا مواد بھی شائع کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ حکم ایک ماہ تک نافذ رہے گا۔

پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ امتناعی حکم اس واقعہ کے نتیجے میں جاری کرنا پڑا ہے' جو ۲۹ر مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر رونما ہوا۔ اس فرقہ وارانہ صورت حال سے قانون اور امن و امان کا ایسا مسئلہ پیدا ہوگیا ہے جس کی موجودگی میں پنجاب میں متذکرہ پابندیاں عاید کرنا پڑی ہیں۔ اس حکم کے مطابق کوئی روزنامہ یا جریدہ کوئی ایسی خبر یا کوئی ایسا مواد شائع نہیں کر سکے گا' جو فرقہ وارانہ امن کے لیے ضرر رساں ہو یا جس سے مذہبی جذبات ابھرتے ہوں۔ اس حکم کے تحت ایسے مواد کی اشاعت بھی ممنوع ہوگی جس سے کسی بھی فرقے یا مذہب کی اساس پر' اس کی پیش گوئیوں پر' اس کے الہامات پر یا عقاید پر حملہ کیا گیا ہو یا خصومت' بدسگالی یا منافرت پھیلنے کا امکان ہو۔ اس حکم کی خلاف ورزی قانوناً" سزا کی مستوجب ہوگی۔

واقعہ ربوہ پر روزنامہ "نوائے وقت" لاہور نے اداریہ لکھا جو سنسر کی نظر ہوگیا۔ اخبار نے اپنے ادارتی صفحہ کے دو کالم احتجاجاً" سفید چھوڑ دیئے۔ پابندی پر البتہ ایک شذرہ شائع ہوا جو یہ ہے:

نظرثانی کی ضرورت

حکومت پنجاب نے ربوہ ریلوے اسٹیشن کے حالیہ حادثہ سے پیدا شدہ صورت حال کے بارے میں کسی قسم کی خبر یا تبصرہ شائع کرنے کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ پابندی ایک ماہ کے لیے عاید کی گئی ہے۔

ہم یہ عرض کرنے کی پوزیشن میں نہیں کہ ارباب حکومت نے اس قسم کا انتہائی قدم اٹھانے میں کیا مصلحت سمجھی ہے کیونکہ اس پابندی سے عامتہ الناس میں ایک خلا پیدا ہو جائے گا اور اس خلا میں طرح طرح کی افواہیں پھیلیں گی' سرگوشیاں

ہوں گی، فضا مسموم ہوگی اور اس مسموم فضا سے پاکستان دشمن عناصر کو انتشار و افراتفری پھیلانے کا موقع ملے گا۔ پاکستان اس وقت انتہائی نازک حالات سے دوچار ہے اور جیسا کہ وزیر اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے، ہم اس وقت انتشار و تفریق کی کسی کارروائی کے متحمل نہیں ہوسکتے، ربوہ ریلوے اسٹیشن کے حادثہ کے خلاف جو کچھ ہو رہا تھا، وہ سواد اعظم کا فطری ردعمل تھا، لیکن یہ بات بڑی اطمینان بخش تھی کہ کسی بھی جگہ صورت حال بے قابو نہیں ہوئی تھی بلکہ اکثر مقامات پر شہریوں نے ہوش کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا تھا۔ اخبارات اس بارے میں انتہائی حزم و احتیاط سے کام لے رہے تھے اور وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر حنیف رامے نے گزشتہ روز لاہور کے مدیران جرائد سے بات چیت کرتے ہوئے بعض اخبارات کے رویہ کو قابل تعریف قرار دیتے ہوئے خیال ظاہر کیا تھا کہ اس حادثہ کے بارے میں سنسرشپ یا مکمل پابندی عاید کرنے کا کوئی جواز نہیں، اس لیے اس حادثہ سے متعلقہ خبروں یا تبصروں کی اشاعت پر پابندی مناسب معلوم نہیں ہوتی بلکہ خدشہ ہے کہ افواہوں اور سرگوشیوں کی لہریں کہیں زیادہ نقصان دہ ثابت نہ ہوں۔

انسان کی یہ فطرت ہے کہ وہ اپنے اردگرد کے ماحول سے واقف ہونا چاہتا ہے اور ایسی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے جو اس کی زندگی پر کسی بھی انداز سے اثرانداز ہوسکتی ہوں۔ اگر اس کے ذوق تجسس کی تسکین کے ذرائع مسدود کر دیئے جائیں تو وہ ایسے وسائل تلاش کرنے لگتا ہے جو اسے کسی ممنوعہ چیز کے بارے میں کوئی معلومات مہیا کر سکتے ہوں، اس لیے صوبائی حکومت کے متذکرہ اقدام کا ردعمل نہ صرف افواہوں اور سرگوشیوں کی افزائش میں ہوگا بلکہ لوگ آل انڈیا ریڈیو اور بی بی سی پر انحصار کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بی بی سی، بھارتی ریڈیو اور ٹیلی وژن کو پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے اور طرح طرح کے منفی رجحانات پھیلانے کا موقع ملے گا۔ متذکرہ پابندی عاید کرنے کا فیصلہ کرتے وقت شاید اس پہلو کو ملحوظ نہیں رکھا گیا۔ ارباب حکومت کو چاہیے کہ وہ اپنے اس فیصلہ پر نظرثانی کریں اور خواہ مخواہ دشمنوں کو انتشار پھیلانے کا موقع نہ دیں، اس کی بجائے اخبارات سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ مزید احتیاط سے کام لیں۔ (روزنامہ "نوائے وقت" لاہور، ۲ر

(جون ۱۹۷۴ء)

حکومت پنجاب کی کذب بیانی

لاہور، یکم جون۔ حکومت پنجاب کے جاری کردہ ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ لائل پور، چنیوٹ اور سرگودھا میں صورت حال پر پوری طرح قابو پا لیا گیا ہے اور اس سارے علاقے میں کل سے کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا۔ ان تینوں شہروں میں بازار اور خرید و فروخت کے تمام مراکز کھلے رہے اور معمول کے مطابق کاروبار جاری رہا۔ دریں اثنا صوبائی وزیر محنت، قانون و پارلیمانی امور سردار صغیر احمد نے، جو اس علاقے کا دورہ کر رہے ہیں، آج ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ حکومت صوبے بھر میں قانون امن عامہ کے تحفظ کا عزم کر چکی ہے اور متشددانہ سرگرمیوں کے مرتکب افراد کے خلاف سخت ترین قانونی کارروائی کی جائے گی۔

کراچی۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ جناب غلام مصطفےٰ جتوئی واقعہ ربوہ سے متعلق اخبارات پر پہلے پابندی کی سعادت حاصل کر چکے تھے۔ تاہم انہوں نے آج اتنی مہربانی فرمائی کہ سندھ اسمبلی کی کارروائی ربوہ واقعہ سے متعلق شائع کرنے کی اجازت مرحمت فرما دی، لیکن ساتھ ہی انہوں نے فرمایا کہ ریڈیو میں اس واقعہ سے متعلق جو کچھ تفصیل آ رہی ہے، میں اس کی تشہیر کے حق میں بھی نہیں ہوں۔

لاہور۔ جاوید ہاشمی کی گرفتاری پر ایف سی کالج سٹوڈنٹس یونین کے صدر رانا مسعود اختر، سیکرٹری جنرل راجہ شفقت حیات نے احتجاج کیا اور ان کی رہائی کا مطالبہ کیا۔

ساہیوال میں دو ماہ کے لیے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔ ضلع میں ہر قسم کے جلسے جلوس ممنوع قرار دے دیئے گئے۔

لاہور۔ ۳۱ مئی کو سانحہ ربوہ کی تحقیقات کے لیے مسٹر جسٹس کے۔ ایم صمدانی پر یک رکنی ٹریبونل مقرر کیا گیا تھا۔ اسی دن انہوں نے اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل کمال مصطفیٰ کے نائب مسٹر عبدالستار سے مشاورت کر کے ٹریبونل کا طریقہ کار طے کیا۔ یکم جون کو کارروائی، ضابطوں اور شہادتوں کے قلمبند طے کرنے کے طریقوں

پر غور کے لیے اجلاس منعقد کیا۔ اسی روز ہی انہوں نے اخبارات کو اشتہار جاری کیا' جس میں ٹربیونل کی کارروائی سے متعلق عوام کے لیے ہدایات تھیں۔ (اشتہار تحریک ختم نبوت ۷۴ء' جلد اول' ص۹۱۸ و ص۹۱۹ پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے)۔ ہائی کورٹ لاہور کی معائنہ ٹیم کے رکن جناب خضر حیات کو ٹربیونل کا رجسٹرار مقرر کیا گیا۔

پنجاب حکومت کی پھرتیاں

لاہور' ۳۱ر مئی۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے انسپکٹر جنرل پولیس کو ہدایت کی ہے کہ وہ لائل پور میں امن و امان قائم کرنے کی ذمہ داری براہ راست خود سنبھالیں لہٰذا انسپکٹر جنرل پولیس نے آج وہاں اپنا دفتر قائم کر دیا ہے اور ذاتی طور پر امن و امان کی صورت حال کی نگرانی کر رہے ہیں۔

سکھر میں گرفتاریاں و ہڑتال

سکھر' شام سکھر پولیس نے حزب اختلاف کے تین رہنماؤں کو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کر لیا۔ گرفتار شدگان میں جمہوری پارٹی کے میاں عبداللطیف' مسلم لیگ کے حیات محمد صدیقی اور تحریک استقلال کے جوائنٹ سیکرٹری ڈاکٹر انور پراچہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ تحریک استقلال طلبا کے شیخ محبوب' جماعت اسلامی کے صلاح الدین بٹ' جمعیت العلمائے اسلام کے مولانا محمد مراد' پی ڈی پی سکھر کے صدر حاجی محمد رفیق' جماعت اسلامی کے ظہیر الدین کشمیری اور تحریک استقلال طلبا کے نعمان بھٹو کی تلاش جاری ہے۔ پولیس کے قریبی حلقوں نے بتایا ہے کہ تقریباً ۵۰ افراد کو گرفتار کرنے کا حکم ملا ہے۔ ان گرفتاریوں کے خلاف کل شہر میں مکمل ہڑتال ہوگی۔

چک جھمرہ میں گرفتاریاں

آج چک جھمرہ میں پولیس نے ۴۴ افراد کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار ہونے والوں میں ۳۱ ایسے طلبا ہیں جن کی عمر دس اور تیرہ سال کے درمیان ہے۔ پولیس نے ۳ افراد کا جسمانی ریمانڈ بھی لے لیا ہے' جن کے نام محمد انور' عبدالعزیز اور طارق ہیں۔

ملتان ڈویژن میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

ملتان ڈویژن کے چاروں اضلاع میں دفعہ ۱۴۴ کے تحت جلسے جلوسوں اور چار آدمیوں سے زیادہ کے اجتماع پر پابندی عاید کر دی گئی ہے۔ یہ حکم ایک ماہ تک نافذ رہے گا۔ اس حکم کے تحت ملتان' ساہیوال' مظفرگڑھ اور ڈیرہ غازی خان کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ ڈویژن بھر میں دفعہ ۱۴۴ ناخوشگوار واقعات کو روکنے کی خاطر لگائی گئی ہے۔

راے حکومت کی کذب بیانی

لاہور' ایک سرکاری پریس نوٹ کے مطابق صوبہ میں صورت حال پوری طرح انتظامیہ کے قابو میں ہے۔ گوجرانوالہ' ہارون آباد اور رحیم یار خان جیسے چند مقامات پر قانون شکنی کے چند افسوسناک واقعات کی اطلاع ملی ہے۔ ان مقامات پر پرامن جلوس نکالے گئے تاہم لاقانونیت کے اکا دکا واقعات کی اطلاع بھی موصول ہوئی ہے۔ انتظامیہ نے فوری طور سے اور سخت اقدامات کیے اور اب صورت حال مکمل طور پر قابو میں ہے۔ لاہور' ملتان' راولپنڈی' بہاولپور جیسے بڑے بڑے شہروں میں اور دوسرے علاقوں میں ماحول پرامن رہا' بجز اس کے کہ بعض مقامات پر چند دکانیں بند رہیں۔ لائل پور شہر اور ضلع میں امن رہا سوائے کمالیہ میں ایک ادنٰی سے واقعہ کے کہیں بھی کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا۔ حکومت کی ہدایت کے تحت بدنام اور شرارت پسند لوگوں کو پکڑا جا رہا ہے۔ بعض مقامات پر سماج دشمن عناصر اپنے مذموم مقاصد کے حصول کی خاطر صورت حال کو قابو سے باہر کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ شرپسندوں اور غنڈہ عناصر کی بڑی تعداد کو قبل ازیں پولیس حراست میں لے چکی ہے۔ دریں اثنا محلہ وار امن کمیٹیاں ماحول کو خوشگوار بنانے کی ضمانت دینے کی خاطر معروف کار ہیں۔ آج علماء نے صوبہ بھر میں پرامن ماحول پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا اور لوگوں نے بالعموم طور پر اس طریقہ کو قبول کر لیا ہے۔ جس طرح حکومت صورت حال سے عہدہ برآ ہو رہی ہے' مجموعی صورت حال قابو میں ہے اور زندگی معمول پر آ رہی ہے۔

اخبارات کے بعد پریس مالکان پر پابندی

پنجاب حکومت کے حکم میں کہا گیا کہ تمام پریس مالکان کوئی ایسا ہینڈ بل' پوسٹر' پمفلٹ وغیرہ نہیں چھاپ سکیں گے' جن سے مختلف فرقوں کے درمیان بدگمانی' دشمنی' نفرت کے جذبات پیدا ہوں۔

اخبارات پر پابندی ہے' کوئی خبر شائع نہ ہو سکی تاہم ذیل کی یہ خبریں چھپ گئیں۔ ہر دو خبریں "جسارت" کراچی کی ہیں۔

راولپنڈی میں علماء اور خطیبوں کا اجلاس

راولپنڈی میں آج علماء اور خطیبوں کا اجلاس ہوا' جس میں ربوہ کے واقعہ سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور کیا گیا۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق اس اجلاس میں قومی اسمبلی کے رکن مولانا عبدالحکیم نے بھی شرکت کی جبکہ قومی اسمبلی کے رکن مولانا غلام غوث ہزاروی نے اجلاس کی صدارت کی۔ علما نے عوام سے اپیل کی کہ وہ پرامن رہیں اور لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرنے سے گریز کریں اور اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔

راولپنڈی انتظامیہ کا پریس نوٹ

راولپنڈی کی ضلعی انتظامیہ نے اعلان کیا ہے کہ عوام کے جان و مال کا تحفظ ہر قیمت پر کیا جائے گا اور دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی پر کسی بھی کوشش پر سختی سے نمٹا جائے گا۔ آج جاری کیے جانے والے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ ضلعی انتظامیہ کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے کہ چند طلبا کیم جون کی شام کو راولپنڈی شہر میں جلسہ عام کے انعقاد کی کوشش کر رہے ہیں۔ عوام کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ راولپنڈی ضلع میں دفعہ ۱۴۴ بھی نافذ کر دی گئی ہے۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ جمعہ کو چھوٹ کے طور پر چند جلوس نکالنے کی اجازت دی گئی تھی لیکن عوام کے کچھ طبقوں نے اس اجازت کا غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش کی' اس لیے یہ چھوٹ ختم کر دی گئی اور اس میں مزید اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔ ضلعی انتظامیہ امن و امان کو تباہ کرنے کی اجازت

نہیں دے گی' عوام کے جان و مال کی حفاظت کی جائے گی اور دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کی ہر کوشش پر سختی سے نمٹا جائے گا۔ ("جسارت" کراچی)

سرکاری اخبار "مساوات" کا اداریہ

پاکستان کو داخلی امن کی ضرورت ہے

ربوہ کے افسوسناک واقعہ کے بعد امن عامہ کی صورت حال کو قابو میں رکھنے کے سلسلے میں وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں امن عامہ کو تباہ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ حکومت نے ہائی کورٹ کے ایک جج کی زیر قیادت ایک تحقیقاتی کمیشن قائم کر دیا ہے' جو واقعہ ربوہ کی تحقیقات کرے گا۔ واقعہ کے کسی مجرم کو معاف نہیں کیا جائے گا۔

ربوہ کے سانحہ کی جو ابتدائی تفصیلات لوگوں کے سامنے آئیں' اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ واقعہ ایک وقتی اور ہنگامی جوش کی پیداوار نہیں تھا بلکہ اس کے پیچھے ایک منظم سازش کارفرما تھی' جس کا اغلب مقصد ملک میں لوگوں کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنا تھا اور پورے ملک کے امن کو انتشار اور افراتفری کی نذر کر دینا تھا۔ اس لحاظ سے یہ واقعہ ہمارے ہاں کی منفی سیاست کا ایک حصہ ہے' جس کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ ملک کے مختلف فرقوں کو آپس میں دست و گریباں کروایا جائے اور لوگوں کے اتحاد پر ضرب لگا کر ملک کو داخلی طور پر کمزور کیا جائے۔ اس واقعہ کو مزید سنگین بنا کر پیش کرنے سے نہ تو عوام کے ہمہ جہتی معاشی اور سماجی مسائل حل ہوسکتے ہیں اور تاریخ کے اس نازک موڑ پر ملک کی سیاسی قوت میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ اندریں حالات ہر محب وطن پاکستانی پر لازم ہے کہ وہ عوام دشمن اور ملک دشمن طاقتوں کی اس سازش سے باخبر رہے اور جذبات کی رو میں بہہ جانے کی بجائے تحقیقاتی رپورٹ کے فیصلے کا انتظار کرے تاکہ ملک کا اندرونی اتحاد بھی برقرار رہے اور اس واقعہ کے ذمہ دار افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

ربوہ کے دردناک واقعہ کے بعد پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب محمد حنیف رامے نے لوگوں کو پرامن رہنے کی اپیل کی تھی اور اس واقعہ کے مجرموں کو کیفر کردار تک

پہنچانے کے عزم کا اظہار کیا تھا۔ اس یقین دہانی کے باوجود اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ پنجاب اور پنجاب کے باہر متعدد جگہوں پر تشدد' لوٹ مار اور آتش زنی کے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ' جو پاکستان کے داخلی اتحاد اور سالمیت کے درپے ہیں' اس واقعے کو فرقہ وارانہ فساد بنانے کی کوششوں میں مصروف ہوگئے ہیں۔

جناب محمد حنیف رامے کے بیان کی روشنی میں اگر ہم اپنے ماضی قریب پر نظر دوڑائیں تو صاف پتہ چلتا ہے کہ جس غیر ملکی سازش کے ذریعے گزشتہ پاک بھارت جنگ میں ملک دو حصوں میں تقسیم ہوا' وہ سازش ہمارے ملک کے اندر کسی نہ کسی صورت میں آج بھی جاری و ساری ہے۔ ملک میں ایک عوامی' جمہوری اور وفاقی آئین بن جانے کے بعد بھی بعض لوگ غیر جمہوری اقدامات سے ملک کی فضا کو مکدر کرتے رہے ہیں اور جس وقت ملک ۱۹۷۱ء کی جنگ کے اثرات بد کے تلے دبا ہوا تھا' وہ مختلف قسم کی انتہا پسندانہ غیر جمہوری تحریکوں اور ناممکن مطالبوں کے ذریعے ملک کے داخلی انتشار کو پارہ پارہ کرنے میں لگے ہوئے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ جہاں ان کے تخریب پسندانہ حربے ایک ایک کر کے ناکام ہوتے گئے' وہاں پاکستان بھی آہستہ آہستہ ماضی کی نحوستوں سے دامن چھڑاتا گیا۔ چنانچہ اس وقت پاکستان اپنے خارجی مسائل سے بڑی حد تک عہدہ برآ ہوچکا ہے اور اب اپنے داخلی مسائل پر توجہ مرکوز کر رہا ہے۔

داخلی طور پر پاکستان کو مضبوط اور ناقابل شکست بنانے کے لیے ابھی بہت سے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے' جن میں معاشی' معاشرتی مسائل اور داخلی اتحاد کا مسئلہ خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔ اس مرحلے پر یقیناً ہماری دشمن قوتوں کی یہ خواہش ہوگی کہ ہمارے داخلی اتحاد کا خواب کبھی پورا نہ ہو اور ہم متنازعہ مسائل کا شکار ہو کر حفاظت وطن کے بنیادی فریضہ سے غافل ہو جائیں' چنانچہ اس وقت جو لوگ ربوہ کے واقعہ کو جذباتی رنگ دے کر فرقہ وارانہ منافرت کو بھڑکانے کی کوشش کرتے ہیں' وہ یا تو پاکستان کے دشمن ہیں یا نادان دوست ہیں اور وہ بلاواسطہ یا بالواسطہ پاکستان دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ تحقیقاتی کمیشن کے قیام کے بعد ہر امن پسند اور انصاف

پسند شہری کو یہ توقع رکھنی چاہیے کہ اس اشتعال انگیز واقعہ میں جو لوگ بھی ملوث پائے جائیں گے' انہیں عبرت ناک سزا دی جائے گی اور آئندہ کے لیے ایسے مہلک واقعات کا تدارک کیا جائے گا۔

ہمارے ہاں بعض ایسے مستقل ادارے قائم ہیں جو دن رات فرقہ وارانہ بنیادوں پر کام کرتے ہیں۔ ان کے اپنے ذرائع اظہار و ابلاغ بھی ہیں' جن کے ذریعے وہ گروہی اور فرقہ وارانہ اختلافات کو ہوا دیتے رہتے ہیں۔ یہ ادارے جب انتہا پسندی پر اتر آتے ہیں اور ایک دوسرے پر سنگ زنی کرتے ہیں تو ملک کی جذباتی فضا میں خطرناک تموج پیدا ہو جاتا ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس قسم کی فرقہ وارانہ جارحیت کا سدباب کرے تاکہ ربوہ ایسے دردناک واقعات کا پھر سے اعادہ نہ ہوسکے اور متشدد فرقہ وارانہ گروہوں کو ملکی امن و سلامتی سے کھیلنے کی جرات نہ ہو۔

پاکستان اگرچہ اپنے خارجی معاملات کامیابی سے سلجھا چکا ہے' لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جو ملک اور قوتیں آج تک ہم سے متصادم رہی ہیں' انہوں نے اپنی پرانی سیاسی روش بھی ترک کر دی ہے۔ روس اور بھارت کا دفاعی معاہدہ ہی ہمارے لیے کچھ کم معنی خیز نہیں تھا کہ اب بھارت اور افغانستان بھی دفاعی رشتے استوار کر رہے ہیں اور بھارت' پاکستانی سرحدوں سے ۹۰ میل دور ایٹمی دھماکہ کر کے ہمارے لیے نئی سنگین صورت حال پیدا کر رہا ہے۔ اب جبکہ پاکستان کے اردگرد عسکری حصار قائم کیے جا رہے ہیں' ہمیں ان عناصر اور ان لابیوں سے ہمہ وقت خبردار رہنے کی ضرورت ہے جو پاکستان دشمن طاقتوں کے آلہ کار کی حیثیت سے اندرون ملک کام کر رہی ہیں اور جو ربوہ ایسے واقعہ کو بڑھا پھیلا کر ملکی امن و سلامتی کو خطرہ میں ڈال رہی ہیں۔

اس وقت ملک کے داخلی امن کا ملک کی خودمختاری اور سلامتی سے گہرا تعلق ہے' اس لیے ملک کے داخلی امن کا مسئلہ بلاشبہ فروعی سیاست اختلافات سے بلند ہے۔ داخلی امن کی بحالی اور ملک کی سلامتی کے تحفظ کے لیے حکومت کے علاوہ تمام سیاسی پارٹیوں کو میدان عمل میں اترنے کی ضرورت ہے تاکہ عوام میں جذباتی اعتدال پیدا کیا جا سکے اور ملک کو انتشار اور انارکی کی لپیٹ میں آنے سے محفوظ رکھا جا سکے۔

بصورت دیگر ملک و قوم کو جو نقصان پہنچے گا' اس سے نہ تو ہمارا جمہوری عمل محفوظ رہ سکے گا' اور نہ ہی کوئی سیاسی پارٹی۔

اس سلسلے میں علمائے کرام بھی بہت بڑا مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں اور وہ صورت حال کو معمول پر لانے میں بہت مدد دے سکتے ہیں۔ حکومت کا جہاں یہ فرض ہے کہ وہ پوری تندہی سے متشددانہ فرقہ واریت کی روک تھام کرے اور ملک میں انتشار اور بدنظمی کا دائرہ وسیع نہ ہونے دے' وہاں اسے واقعہ ربوہ کے مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہیے تاکہ آئندہ کوئی تخریب پسند عنصر ملکی امن و سلامتی کو خطرے میں نہ ڈال سکے۔ ("مساوات" ۲ر جون ۱۹۷۴ء)

افسوس کہ پورے ملک میں اخبارات پر پابندی تھی۔ چند حکومتی خبروں و حکومتی کارروائیوں کے سوا تحریک کی مزید تفصیلات نہ مل سکیں۔

۳ر جون کی اخبارات کی رپورٹ

لاہور' ۲ جون۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر حنیف رامے نے صوبے میں امن و امان بحال کرنے کے لیے تمام شہروں میں غنڈوں اور سماج دشمن عناصر کو گرفتار کر لینے کا حکم دے دیا ہے۔ آج رات گئے ایک بیان جاری کیا گیا ہے کہ قتل و غارت اور لوٹ مار کی جو وارداتیں ہو رہی ہیں' ان میں شریف شہریوں کا کوئی ہاتھ نہیں' یہ صرف سماج دشمن عناصر کی حرکتیں ہیں لہٰذا وسیع پیمانے پر ان کے خلاف کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ میں پنجاب کے عوام' علمائے کرام اور انتظامیہ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے موجودہ نازک ترین حالات میں امن و امان برقرار رکھنے میں بے مثال کردار سرانجام دیا ہے۔ باوجود اس کے کہ بعض زیر زمین قوتیں صوبے میں امن و امان کی فضا کو بگاڑ کر قتل و غارت کا بازار گرم کرنا چاہتی ہیں' عوام کے شعور' علمائے کرام کی دینی و ملی بصیرت اور انتظامیہ کی مستعدی و فرض شناسی نے دشمن کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا ہے۔

مسٹر رامے نے مزید کہا کہ اس موقع پر جہاں میں پولیس اور انتظامیہ کے کردار کی تعریف کرتا ہوں' وہاں انہیں خبردار بھی کرتا ہوں کہ انہیں مسلسل مستعد

اور سرگرم رہنا ہوگا۔ اگر صوبے میں کسی بھی شہری کی جان و مال کی حفاظت میں پولیس اور انتظامیہ کے کسی فرد نے ذرا سی غفلت یا معمولی سا تساہل برتا تو اس کا شدید محاسبہ کیا جائے گا اور اسے سخت ترین سزا دی جائے گی۔ انہوں نے کہا ہے کہ مجھے احساس ہے کہ اتنے بڑے صوبے اور اتنی بڑی آبادی پر نگاہ رکھنی اور ہر جگہ بروقت پہنچ کر حالات کو قابو میں لانا بڑا کام ہے اور یہ کام عوام اور عوام کے رہنماؤں کی مدد کے بغیر ممکن نہیں لیکن کہیں کہیں سے ایسی اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں کہ اگر انتظامیہ اور پولیس کے اہل کار وقت پر مناسب کارروائی کرتے تو کئی ناخوشگوار واقعات کا سدباب کیا جا سکتا تھا۔ میں یہ واضح طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ انتظامیہ اور پولیس کے اہل کاروں کی طرف سے موجودہ حالات میں کسی تساہل یا تغافل کو وطن دشمن گردانا جائے گا اور معاف نہیں کیا جائے گا۔ ہمیں اس بحران کو ہر قیمت پر قابو میں لانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سماج دشمن عناصر کو وسیع پیمانے پر گرفتار کر لیا جائے۔ آخر میں انہوں نے تمام شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے اپنے کام پر چلے جائیں۔ فیکٹریوں اور دکانوں میں کام شروع ہونا چاہیے۔ ان تمام مقامات پر پولیس کے حفاظتی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ عوام دینی اور سیاسی رہنما اور حکومت آپس میں تعاون کریں تو حالات کسی طرح بھی قابو سے باہر نہیں نکلیں گے۔ انتشار اور نفاق کی قوتوں کو اپنی شکست تسلیم کرنا پڑے گی۔ ("نوائے وقت" ۳ر جون ۷۴ء)

امن و عامہ کے متعلق سرکاری اعلامیہ

لاہور' ۳ر جون۔ پنجاب کے مختلف حصوں سے آمدہ اطلاعات کے مطابق پورے صوبہ میں آج مکمل امن و امان رہا اور کسی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔ آج یہاں ایک سرکاری اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ بعض شہروں میں غیر قانونی سرگرمیوں کی اکا دکا وارداتیں ہوئیں جن پر فوری قابو پا لیا گیا اور امن عامہ کو درہم برہم نہیں ہونے دیا گیا۔ حکومت کے اعلان کے مطابق عوام کو اس امر کا بخوبی احساس ہوچکا ہے کہ انتشار و شرپسندی کی وجہ سے ملک کو اور خصوصاً صوبہ کو شدید نقصان پہنچے گا۔ اسی وجہ سے عوام کے مختلف طبقات امن و امان برقرار رکھنے کی اہمیت پر

زور دے رہے ہیں۔ پریس نوٹ میں کہا گیا کہ ضلع لاہور کے شہری علاقوں میں لڑکوں نے جلوس نکالا۔ لوگوں کے سمجھانے پر جلوس منتشر ہو گیا۔ لاہور ڈویژن کے کسی بھی علاقہ سے کسی قسم کے قابل ذکر واقعہ کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ تمام بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں حالات پر امن اور پر سکون رہے۔

راولپنڈی ڈویژن میں لالہ موسیٰ میں ایک چھوٹا سا جلوس نکالا گیا' بعد ازاں پولیس نے منتشر کر دیا۔ گوجر خاں اور کیمبل پور میں بھی جلوس نکالنے کی ناکام کوششیں کی گئیں۔ سرگودھا ڈویژن کے تمام اضلاع میں امن و سکون رہا۔ جھنگ' لائل پور اور چنیوٹ میں بھی زندگی معمول پر رہی۔ تمام تجارتی مراکز اور ادارے معمول کے مطابق کام کر رہے ہیں۔ ملتان ڈویژن میں آج چوتھے روز بھی کسی غیر معمولی واقعہ کی اطلاع نہیں ملی' تاہم بورے والا میں املاک کو آگ لگانے کے چند واقعات ہوئے لیکن ان کی نوعیت مقامی تھی۔ انتظامیہ نے فوری طور پر قابو پا لیا اور کسی قسم کا نقصان نہیں ہونے دیا۔ ساہیوال شہر میں بھی آتش زنی کی ایک واردات ہوئی لیکن فوری مداخلت کی بنا پر کوئی زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ بہاول پور ڈویژن کے تینوں اضلاع میں امن عامہ کی صورت حال بہتر ہے اور کسی قسم کا واقعہ رونما نہیں ہوا۔

گوجرانوالہ میں گڑبڑ

حکومت نے آج شب جو پریس نوٹ جاری کیا' اس کے مطابق رات کے دس بجے تک صوبے بھر میں عام صورت حال ٹھیک تھی' البتہ گوجرانوالہ میں ضرور ایک ناگوار واردات ہوئی لیکن پولیس نے فوری کارروائی کر کے اس واردات کے ذمہ دار افراد کو گرفتار کر لیا اور اب صورت حال پوری طرح قابو میں ہے۔ البتہ فورٹ عباس ضلع بہاول نگر میں آتش زنی کی چند وارداتیں ہوئیں۔ ۹ افراد گرفتار کر لیے گئے۔ ("نوائے وقت" لاہور' ۳؍ جون ۷۴ء)

"الفضل" کا ۲؍ جون کا شمارہ ضبط کر لیا گیا

سرکاری اعلان کے مطابق ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے آج ربوہ کے روزنامہ

"الفضل" کے پریس پر چھاپہ مار کر ۲؍ جون کے شمارہ کے ۱۹۶۰ پرچوں پر قبضہ کر لیا۔

لیگ رہنماؤں کا بیان

لاہور' ۲؍ جون۔ پاکستان مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل ملک محمد قاسم' سینیٹر خواجہ محمد صفدر' صدر مسلم لیگ پنجاب زون' مسلم لیگی رہنما چودھری ظہور الٰہی ایم این اے' صوبائی جنرل سیکرٹری غلام حیدر وائیں اور مرکزی جائنٹ سیکرٹری میجر اعجاز احمد خاں نے ایک مشترکہ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ گرفتار طالب علموں کو فوری رہا کر کے صورت حال کو معمول پر لایا جائے اور طلبا میں بڑھتی ہوئی بے چینی اور اضطراب کو ختم کیا جائے۔ انہوں نے طالب علم رہنما سابق صدر سٹوڈنٹس یونین پنجاب یونیورسٹی جاوید ہاشمی' نشتر میڈیکل کالج کے جنرل سیکرٹری مسٹر احسان باری اور دیگر طالب علم رہنماؤں کی گرفتاری پر شدید اظہار تشویش کیا۔ مسلم لیگی رہنماؤں نے کہا کہ اس قسم کی گرفتاریاں حالات کو معمول پر لانے میں مددگار ثابت نہیں ہو سکتیں بلکہ طلبا کے حساس طبقہ میں ایسی غلط کاریوں کا الٹا ردعمل ہوتا ہے' جس سے ان کے جذبات مجروح ہوتے ہیں اور ان کے مشتعل ہونے کا احتمال پیدا ہو جاتا ہے۔

ضروری اعلان

میں اعلان کرتا ہوں کہ عرصہ ایک سال سے احمدیت چھوڑ چکا ہوں۔ اب میرا اس فرقہ سے کوئی تعلق نہیں ہے' جس کی تصدیق خطیب جامعہ مسجد لائل پور مفتی زین العابدین صاحب بھی کر چکے ہیں۔ اب مجھے احمدی تصور نہ کیا جائے۔ (محمود احمد ولد رشید احمد' ۷۔۱۴۔ سی' پیپلز کالونی' لائل پور)

(اشتہار "نوائے وقت" ۳؍ جون)

گجرات میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کرا دی گئی

گجرات' یکم جون۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گجرات نے یہاں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے جس کے تحت جلسے کرنے' جلوس نکالنے' ہر قسم کے نعرے لگانے اور اشتعال انگیز آوازیں نکالنے اور لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر دو ماہ کے لیے ضلع بھر میں پابندی عاید کر

دی ہے۔

قومی اسمبلی میں حکومت کا معاندانہ رویہ

قومی اسمبلی ہال' یکم جون۔ قومی اسمبلی نے آج ربوہ کے واقعہ کے بارے میں پیش کردہ تحریک التوا پر بحث کی اجازت دینے کا فیصلہ دوسرے روز بھی ملتوی کر دیا۔ سپیکر اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی خاں نے آج ایوان کو بتایا کہ تحریک کے قانونی نکات پر پیر کے روز بحث ہوگی۔ انہوں نے ایوان کو بتایا کہ وفاقی وزیر قانون نے یہ اعتراض اٹھایا ہے کہ یہ مسئلہ ایک صوبے کا ہے اور صوبائی حکومت نے اس ضمن میں ہائی کورٹ کے فاضل جج پر مشتمل ایک تحقیقاتی ٹربیونل مقرر کر دیا ہے۔ تحریک کے محرک چودھری ظہور الٰہی نے یہ موقف اختیار کیا کہ پاکستان اپنی بقا کے نازک ترین دور سے گزر رہا ہے اور اس پر آشوب دور میں' جبکہ قومی اتحاد و یگانگت ناگزیر ہے' اس قسم کا افسوس ناک حادثہ پیش آگیا۔ چودھری ظہور الٰہی نے کہا کہ حکومت پنجاب نے تحقیقاتی ٹربیونل ضرور مقرر کر دیا ہے لیکن چونکہ یہ مسئلہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے' چنانچہ اسے ایوان میں زیر بحث لایا جائے تاکہ آئندہ اس قسم کے واقعات کا قطعی انسداد ہوسکے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت مکمل حقائق جاننے کے لیے اس معاملہ کو کچھ روز کے لیے ملتوی بھی رکھے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

مولانا غلام غوث ہزاروی نے بھی' جو اسی قسم کی ایک تحریک التواء کے محرک ہیں' کہا کہ قومی اسمبلی ملک کا سب سے بڑا قانون ساز ادارہ ہے' اس لیے اس مسئلہ کو یہاں ضرور زیر بحث لایا جانا چاہیے تاکہ آئندہ اس قسم کے واقعات کا اعادہ نہ ہوسکے۔

پاکستان پیپلز پارٹی کے چودھری جہانگیر علی نے تحریک کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ یہ صوبائی معاملہ ہے اور اس پر بحث مفاد عامہ کے منافی ہوگی۔ بعد ازاں سپیکر نے اس تحریک پر پیر کے روز تک کے لیے بحث ملتوی کر دی۔

کوثر نیازی کا فرمان

حیدر آباد کے شہریوں کی طرف سے گزشتہ روز ایک استقبالیہ سے خطاب کرتے

ہوئے مولانا کوثر نیازی نے کہا ہے کہ وہ عناصر' جو قیام پاکستان کے مخالف رہے اور قائد اعظم کی مخالفت کرتے رہے' پھر قائد عوام وزیر اعظم بھٹو کے خلاف اکٹھے ہو رہے ہیں' اس لیے اب یہ اور بھی ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ محب وطن لوگ' جنہوں نے قیام پاکستان کے لیے قربانیاں دیں اور کام کیے اور اب بھی پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے خواہاں ہیں' ایک جھنڈے تلے جمع ہو جائیں تاکہ پاکستان دشمن عناصر کا مقابلہ کیا جا سکے۔ مولانا نے وزیر اعظم کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ وہ دنیا کے عظیم رہنماؤں میں سے ایک ہیں اور یہ اللہ تعالٰی کی خاص عنایت ہے کہ پاکستانی عوام کو بھٹو جیسی سیاسی بصیرت اور سوجھ بوجھ کا رہنما ملا' جس نے پاکستان کی تاریخ کے زبردست بحرانوں میں پاکستانی عوام کی قیادت کی۔ مولانا نے پیپلز پارٹی کے اندر مکمل اتحاد کی ضرورت پر زور دیا اور اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بعض پارٹی کارکن اور عہدیدار ایک دوسرے کے خلاف الزام تراشی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صحت مند تنقید بری نہیں لیکن یہ پارٹی کے اندر ہونی چاہیے۔ اس سے پیشتر قاضی محمد اکبر نے استقبالیہ پیش کیا۔

انجمن طلبا اسلام سیالکوٹ

انجمن طلبائے اسلام سیالکوٹ کے ناظم مسٹر نوید اقبال نے اپنے ایک اخباری بیان میں حکومت پنجاب کی طرف سے مختلف تعلیمی اداروں کے طلبا پر کیے جانے والے بہیمانہ تشدد کی پرزور مذمت کی ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ حکومت پنجاب نے جس قدر طلبا پر تشدد کیا ہے' اس کی مثال دنیا کے کسی ملک میں نہیں ملتی اور یہ بات پاکستان کے وقار کے منافی ہے۔ دریں اثنا مسٹر نوید اقبال نے اپنے بیان میں اس بات پر زور دیا ہے کہ طلبا ملک کا اصل سرمایہ ہوتے ہیں اور انہوں نے آگے چل کر ملک و قوم کی باگ ڈور سنبھالنی ہوتی ہے مگر افسوس کہ پاکستان میں طلبا پر تشدد کر کے انہیں اس بات پر مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ تعمیری کام کرنے کی بجائے حکومت سے نبرد آزما ہو جائیں اور اس طرح ملک میں حالات نازک صورت اختیار کر جائیں۔ چنانچہ ان امور کے پیش نظر مسٹر نوید اقبال نے حکومت سے پرزور

مطالبہ کیا ہے کہ ملک و قوم کے بہتر مفاد کی خاطر طلبا پر تشدد بند کر کے ان کے جائز مطالبات کو بلا تاخیر پورا کیا جائے۔

نوٹ : ۳ر جون کی مندرجہ تمام خبریں روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کی ہیں۔

۴ر جون کے اخبارات کی رپورٹ
پنجاب اسمبلی میں حکومتی رویہ

لاہور' ۳ر جون۔ پنجاب اسمبلی میں آج سپیکر شیخ رفیق احمد نے اخبارات میں فرقہ وارانہ نوعیت کی خبروں کی اشاعت پر سنسر کی پابندیوں کے خلاف ایک ہی مفہوم کی چار تحاریک التوا کو باضابطہ قرار دے دیا لیکن ایوان نے ان پر بحث کی اجازت نہ دی۔ تحاریک التواء میاں خورشید انور' سید تابش الوری' حاجی میاں سیف اللہ اور مرزا فضل حق نے پیش کی تھیں۔ التواء کی تحریکوں کی مخالفت کرتے ہوئے سینئر وزیر ڈاکٹر عبدالخالق نے کہا کہ محض ایسی خبروں کی اشاعت ممنوع قرار دی گئی ہے جن سے کسی فرقہ کے مذہب' عقیدہ' ایمان مجروح ہوں' ان کے سوا کسی اور نوع کی خبروں پر پابندی عاید نہیں کی گئی۔ انہوں نے کہا جہاں تک واقعہ ربوہ کی خبروں کا تعلق ہے' اخبارات سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی خبریں محکمہ اطلاعات کے ڈویژنل یا ڈسٹرکٹ افسروں سے سنسر کرائیں۔

ایوان کی طرف سے تحاریک التوا پر بحث کی اجازت نہ ملنے پر اپوزیشن نے علامتی واک آؤٹ کیا۔

بورے والا کے اے سی و ڈی ایس پی ملازمت سے برطرف

ملتان' ۳ر جون۔ کمشنر ملتان ڈویژن نے وہاڑی کے اسسٹنٹ کمشنر مسٹر سیف اللہ خاں اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس وہاڑی راجہ محمد ایوب خاں کو بوریوالہ میں گزشتہ روز رونما ہونے والے لاقانونیت کے واقعہ کی بنا پر ملازمت سے سبکدوش کر دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ مسٹر محمد حنیف رامے نے کمشنر ملتان ڈویژن کے اس فیصلہ کی توثیق کر دی

ہے۔ ایک سرکاری پریس نوٹ کے مطابق سیف اللہ خاں کو جبری طور پر ریٹائر کر دیا گیا ہے جبکہ راجہ محمد ایوب خاں ڈی ایس پی کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا ہے اور اس کے خلاف ضروری مناسب کارروائی بھی کی جا رہی ہے۔

سیالکوٹ میں دو ماہ کے لیے دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ نے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت ضلع بھر میں دو ماہ کے لیے پانچ یا پانچ سے زاید افراد کے اجتماع' آتشیں اسلحہ لے کر باہر نکلنے' جلسے کرنے اور جلوس نکالنے کی ممانعت کر دی ہے۔ اس دفعہ کے تحت سیالکوٹ' نارووال اور ڈسکہ میں لاؤڈ سپیکروں یا دیگر آلات مکبر الصوت کے ذریعے سینماؤں میں یا اشتہاری مقاصد کے لیے میونسپل حدود میں ریکارڈ بجانے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔

قائدین کا لاہور میں اجلاس و پریس کانفرنس

لاہور' ۳ر جون آج صبح مولانا عبید اللہ انور کے ہاں' اندرون شیرانوالہ گیٹ' مختلف سیاسی اور دینی جماعتوں کے رہنماؤں نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ پریس کانفرنس میں جمعیت العلمائے اسلام' جمعیت العلمائے پاکستان' جماعت اسلامی' جمعیت اہل حدیث' تنظیم اہل حدیث' پاکستان مسلم لیگ' پاکستان جمہوری پارٹی' مجلس احرار' خاکسار' اتحاد پارٹی' مجلس تحفظ ختم نبوت' مرکزی قادیانی محاسبہ کمیٹی اور تحفظ حقوق شیعہ کے رہنما موجود تھے۔ ان رہنماؤں میں نواب زادہ نصراللہ خاں' آغا شورش کاشمیری' مولانا عبدالستار نیازی' چودھری غلام جیلانی' سید مظفر علی شمسی اور مولانا محمود احمد رضوی شامل تھے۔ تحریک استقلال کے علامہ احسان الٰہی ظہیر اور شیخ حفیظ نے بھی ذاتی حیثیت میں شرکت کی۔

لاہور میں عوامی اجتماعات پر پابندی لگا دی گئی

لاہور' ۳ر جون۔ حکومت پنجاب نے ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت آج رات ایک حکم جاری کیا ہے' جس کے ذریعہ ضلع لاہور میں کسی بھی جگہ تمام عوامی

اجتماعات پر پابندی لگا دی گئی ہے' جن میں ایسے فرقہ وارانہ موضوعات پر تقاریر ہونے کا امکان ہو' جو امن عامہ کی صورت حال کو بری طرح متاثر کر سکتی ہوں۔ اس حکم کا اطلاق ہر قسم کے اجلاس پر ہوگا' جو خواہ کہیں بھی منعقد ہو۔ ایسے مقامات میں جہاں ان اجتماعات کے منعقد کیے جانے کی پابندی عاید کی گئی ہے' سرکاری عمارت اور مذہبی امور کے اجتماعات کی جگہ بھی شامل ہے۔

جماعت اسلامی کے امیر میاں طفیل محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ سانحہ ربوہ کے ذمہ دار افراد پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔ حکومت قادیانیوں پر کڑی نظر رکھتی تو موجودہ حالات پیدا نہ ہوتے۔ پشاور یونیورسٹی بند کر دی گئی۔ دس ملحقہ کالج بھی بند کر دیئے گئے۔ امتحانات ملتوی ہوگئے۔ جناب بھٹو نے قومی اسمبلی میں اعلان کیا کہ سانحہ ربوہ سے متعلق تحقیقاتی کمیشن سفارشات بھی پیش کر سکے گا۔

ربوہ میں سرکاری عہدوں پر آئندہ صرف قادیانی ہی متعین نہیں کیے جائیں گے۔ حکومت نے موجودہ عدم توازن کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ عوامی حکومت موجودہ صورت حال کی ذمہ دار نہیں۔ سرکاری پریس نوٹ۔ وفاقی وزیر داخلہ خان عبدالقیوم خان نے بہاولپور میں اعلان کیا کہ ملک میں امن و امان برقرار رکھا جائے گا۔ حکومت پنجاب نے ربوہ کے واقعہ کی تفتیش کا کام صوبائی کرائمز برانچ کے سپرد کر دیا ہے۔ حکومت نے اعلیٰ پولیس حکام کو ہدایت کی ہے کہ امیر جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد کو شامل تفتیش کر لیا جائے۔ حکومت نے یہ احکام اس لیے صادر کیے ہیں کہ اس کے نزدیک کوئی شخص بھی قانون سے بالاتر قرار نہیں دیا جا سکتا۔

چونکہ پریس پر پابندی عاید تھی' اس لیے مجلس عمل کی طرف ایک مختصر اشتہار "نوائے وقت" میں شائع کیا گیا' جو یہ ہے:

اہم اعلان

آج بروز منگل بعد از نماز عصر بوقت پانچ بجے شام' مسجد وزیر خان میں تمام مکاتیب فکر کے علماء اور قومی اکابر و ملی رہنما' سامعین سے ہمکلام ہوں گے:

○ مولانا عبیداللہ انور ○ علامہ احسان الٰہی ظہیر

○ مولانا خلیل احمد قادری ○ چوہدری غلام جیلانی
○ نوابزادہ نصراللہ خان ○ آغا شورش کاشمیری

جناب وقار انبالوی کا ”نوائے وقت“ میں یہ قطعہ شائع ہوا:

عشق نبیؐ

سوائے عشق نبیؐ مجھے ترک ہوگا ہر چیز کا گوارا
یہی مری آخرت کا توشہ' یہی میری زیست کا سہارا
بہت مکلف ہیں یہ اشارے کہ اس سے بچیئے اور اس سے بچیئے
مجھے غرض کیا ہو مصلحت سے کہ میں ہوں عشق نبیؐ کا مارا

(وقار انبالوی)

بوریوالہ میں حکومت پنجاب نے ۲۱ تحریک کے افراد کو گرفتار کرلیا۔ سرگودھا میں قادیانی دکانوں پر پکٹنگ جاری رہی۔ بعض مقامات پر اکا دکا تصادم کے واقعات بھی ہوئے۔ بھٹو صاحب نے سانحہ ربوہ سے متعلق پانچ تحاریک التوا کی مخالفت کی۔ انہوں نے ایک دھواں دھار تقریر کی۔ ان کی تقریر کا مکمل متن یہ ہے:

بھٹو صاحب کی قومی اسمبلی میں تقریر

اسلام آباد' ۳۰ر جون وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ ان کی حکومت احمدی نہیں ہے۔ یہ صحیح معنوں میں عوام کی منتخب حکومت ہے۔ ہمارا مذہب اسلام ہے۔ ہم نے ملک کا جو آئین اتفاق رائے سے منظور کیا' اس میں واضح طور پر درج ہے کہ ہم ختم نبوتؐ پر ایمان رکھتے ہیں اور حضور اکرمؐ کو آخری نبی مانتے ہیں۔ ملک کے دو بڑے عہدوں کے لیے حلف کا جو متن منظور کیا گیا ہے' اس میں بھی اس اہم مسئلہ کی وضاحت موجود ہے۔ اس صورت میں احمدیوں کا مسئلہ ایوان میں زیر بحث لانے کی بظاہر کوئی ضرورت نہیں' وہ آج قومی اسمبلی میں واقعہ ربوہ پر التوا کی پانچ تحریکوں کو زیر بحث لانے کی مخالفت میں تقریر کر رہے تھے۔ سپیکر صاحبزادہ فاروق علی ان پر کل اپنی رولنگ دیں گے۔

وزیر اعظم بھٹو نے کہا کہ اس وقت امن و آشتی قائم کرنا انتہائی ضروری

ہے۔ اسی طرح ہی ملک کی یک جہتی و سالمیت کو محفوظ بنایا جا سکتا ہے۔ تمام مہذب لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری محسوس کریں اور اسے صدق دل سے پورا کریں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ قادیانیوں کے مسئلہ سے ان کی حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس وقت ملک کو جو مسئلہ درپیش ہے' نیا نہیں' بہت پرانا ہے۔ تاہم عوام کا فرض ہے کہ وہ رواداری کا مظاہرہ کریں' حکومت کے لیے نت نئے مسائل کھڑے نہ کریں بلکہ اب جو صورت حال پیدا ہوگئی ہے' اس پر قابو پانے میں حکومت سے تعاون کریں۔ حکومت نے عدالتی ٹریبونل قائم کر دیا ہے۔ حکومت اسے اپنا کام بطریق احسن مکمل کرنے کے سلسلہ میں ہر قسم کی سہولتیں فراہم کرے گی۔ اس ٹریبونل کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ یہ صرف واقعہ ربوہ کی تحقیقات نہیں کرے گا بلکہ اس مسئلے کے تمام پہلوؤں پر غور کرنے کے بعد اپنی سفارشات بھی پیش کر سکے گا۔

مسٹر بھٹو نے کہا کہ مناسب وقت پر وہ اس مسئلہ پر بات چیت کرنے کو تیار ہیں۔ اگر بحث و تمحیص سے قومی یکجہتی و تقویت پہنچانے میں مدد ملتی ہے تو پھر اس پر اعتراض کرنے کی ہرگز کوئی گنجائش نہیں لیکن ہم ان عناصر کے عزائم سے اچھی طرح آگاہ ہیں جو اس وقت جبکہ اشتعال پھیلا ہوا ہے' اس مسئلہ پر بحث کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس مسئلہ پر بحث جلتی پر تیل کا کام کرے گی اور نتیجتہ" پاکستان اور زیادہ کمزور ہو جائے گا۔ پنجاب کی حکومت نے جو عدالتی ٹریبونل مقرر کیا ہے' وہ واقعہ ربوہ سے متعلق تمام مسائل کا جائزہ لے گا اور حکومت اس سے مکمل تعاون کرے گی۔ یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں بھی مناسب وقت پر کھلے یا خفیہ اجلاس میں اس طرح زیر بحث لایا جا سکتا ہے کہ اس سے قومی مفادات پر کسی قسم کی زد نہ پڑے۔

وزیر اعظم نے اپنی تقریر مغرب کی نماز کے وقفہ کے بعد شروع کی۔ انہوں نے سپیکر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ واقعہ ربوہ پر جو پانچ تحاریک پیش کی گئیں' انہیں بحث کے لیے منظور کرنے یا نہ کرنے کے سلسلہ میں آپ اپنا فیصلہ کل دیں گے لیکن عوام اس مسئلہ پر اپنا فیصلہ دے چکے ہیں۔ پوری دنیا انگشت بدنداں ہے کہ پاکستان کے معاشرتی نظام میں کون سی خرابی پیدا ہوگئی ہے۔ وہ استفسار کرتے ہیں کہ

آیا ہم میں اتنی عدم رواداری پیدا ہوچکی ہے کہ ہم اپنے مسائل کو جمہوری اور شائستہ طریقے سے حل کرنے کے اہل نہیں رہے۔ قوم پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹتے رہے ہیں لیکن ہمیں ہوش نہیں آیا۔ ہم نت نئے مسائل پیدا ہی کرتے چلے جاتے ہیں' باہم دست و گریباں ہونا ہمارا معمول بن گیا ہے' اشتعال میں آکر ایک دوسرے کو پھاڑ کھانا ہماری عادت ہوگئی ہے۔ کدورت' منافرت اور انتہا پسندی ہم میں رچ بس گئی ہے۔ اب ربوہ میں جو واقعہ پیش آیا ہے' یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ یہ مسئلہ برصغیر کی تقسیم سے پہلے بھی موجود تھا۔ اس مسئلہ نے ۱۹۵۳ء میں ایسے حالات پیدا کیے کہ ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مارشل لاء نافذ ہوا۔ ہم اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ یہ سنگین قومی مسئلہ ہے اور اس سے پاکستان کے استحکام کا گہرا تعلق ہے۔ یہ امکان بھی بعید از قیاس نہیں قرار دیا جا سکتا کہ اس مسئلہ کو مخصوص مقاصد کے لیے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ہوا دی گئی ہے۔ بادی النظر میں یہ ایک سازش ہی معلوم ہوتی ہے۔ تاہم اس ضمن میں اس مرحلہ پر کوئی بات یقین سے نہیں کہی جا سکتی۔

مسٹر بھٹو نے کہا کہ اس بات پر کسی قسم کا اختلاف رائے نہیں ہے کہ یہ مسئلہ طے ہونا چاہیے اور اگر حکومت اس معاملہ میں براہ راست ملوث ہوتی ہے' اس کا رویہ جانبدارانہ ہوسکتا تھا' ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ سوال یہ ہے کہ آیا حکومت شہریوں کو ایک دوسرے کو پھاڑ کھانے کی کھلی چھٹی دیں۔ میں حزب اختلاف سے کہتا ہوں کہ راست بازی اختیار کریں۔ وہ خود غور کریں اور سوچیں آیا وہ اس مسئلہ کو سنگین قومی مسئلہ تصور کرتے ہیں۔ اس مسئلہ پر معقولیت سے بحث ہوسکتی ہے۔ لیکن اس کا مقصد جلتی پہ تیل ڈالنا نہیں ہونا چاہیے' معقولیت کا تقاضا یہی ہے کہ اس پر اس وقت اظہار خیال کیا جائے جب ملک میں امن بحال ہو۔ اپوزیشن میں ہمارے دوستوں کی حالت عجیب ہے۔ یہ شکست خوردہ ہیں۔ انہوں نے جنگی قیدیوں کی رہائی' بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے' غرض کہ ہر مسئلہ میں مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن ان کی کبھی پیش نہ گئی۔ وہ یہ مسئلہ اٹھانے کی تاک میں بیٹھے تھے۔

مسٹر بھٹو نے سوال کیا کہ کیا جمہوریت میں اپوزیشن کا کردار یہی ہوتا ہے۔ بہرصورت ہم ان سے یہی گزارش کریں گے کہ جلتی پر تیل نہ ڈالیں۔ ہمیں پہلے

موجودہ صورت حال سے نمٹ لینے دیں۔ اس معاملہ میں ہمارا دامن صاف ہے۔ ہمیں کوئی چیز چھپانے یا پوشیدہ رکھنے کی ضرورت نہیں۔ حکومت نے عدالتی ٹریبونل قائم کر دیا ہے' جس کا سربراہ ہائی کورٹ کا جج ہے۔ حکومت کے اس اقدام سے اپوزیشن کو مطمئن ہو جانا چاہیے تھا۔ ویسے تو یہ کوشش یہی کرتے ہیں کہ ایسے معاملات میں' جن کا عدالت سے کوئی واسطہ بھی نہیں' عدلیہ کو ملوث کر دیا جائے۔ یہ معاملہ جس پر فیصلہ عدالتیں دے سکتی ہیں' ٹریبونل کے قیام سے بھی مطمئن نہیں۔ اب ان کا مطالبہ یہ ہے کہ انتظامی کارروائی کی جائے۔ جب انتظامی کارروائی کی ضرورت ہو تو وہ پہلو بدل کر یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ معاملہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے سپرد کیا جائے۔ یہ کتنی ستم ظریفی ہے کہ اپوزیشن اپنا تمسخر خود اڑانے پر تلی ہوئی ہے۔ اس مسئلہ میں حکومت کے لیے کسی قسم کی الجھن نہیں ہے کیونکہ یہ حکومت احمدیوں کی نہیں ہے۔ وزیر اعظم بھٹو نے اپوزیشن سے اپیل کی کہ وہ سنجیدہ اور معقول رویہ اختیار کریں کہ اس میں ہی ملک اور قوم کے بچوں کے مستقبل کا انحصار ہے۔

وزیر اعظم نے بتایا کہ آئین میں اقلیتوں کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ آئین اتفاق رائے سے منظور کیا گیا اور اس پر جماعت اسلامی کے ارکان اور مفتی محمود نے بھی دستخط کیے تھے۔ اس وقت اپوزیشن نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر حزب اختلاف واک آؤٹ کر جاتی تھی۔ اس مسئلہ پر اگر انہیں کوئی اعتراض تھا تو وہ خاموش کیوں رہے۔ اگر مفتی محمود اس مسئلہ کو بنیادی نوعیت کا تصور کرتے تھے تو انہوں نے آئین میں اقلیتوں کے بارے میں دفعات سے اتفاق کیوں کیا تھا۔ صدر اور وزیر اعظم کے لیے جو حلف نامہ تیار کیا گیا' اس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبین ہونے کا عقیدہ شامل ہے۔ یہ سب کچھ اچانک نہیں ہو گیا' اس کے پس منظر میں ایک فلسفہ اور تاریخ ہے۔ اس کے بعد کوئی بھی مسئلہ متنازعہ نہیں رہ جاتا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اگر پاکستان کا استحکام عزیز ہے تو پھر ماننا پڑے گا کہ یہ وقت واقعہ ربوہ پر بحث کے لیے موزوں نہیں ہے۔ وزیر قانون مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ وضاحت کر چکے ہیں کہ واقعہ ربوہ خالصتاً" امن عامہ کا معاملہ ہے' اس کے بعد اس پر بحث کا کوئی بھی جواز باقی نہیں رہتا۔ حکومت تحقیقاتی ٹریبونل کو ہر ممکن سہولت دے

گی اور کوئی بھی شخص اس کے سامنے پیش ہو سکتا ہے۔ ٹریبونل واقعہ ربوہ سے متعلقہ مسائل کا جائزہ بھی لے سکے گا"۔

سندھ حکومت نے ضلع تھرپارکر میں ایک ماہ کے لیے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی' جس کے تحت ہر قسم کے جلسے جلوس ممنوع قرار دے دیئے گئے۔ یاد رہے صوبہ سندھ میں سب سے زیادہ قادیانیوں کی تعداد تھرپارکر میں ہے۔ حکومت پنجاب نے صوبہ بھر کے تمام اداروں کو بند کر دیا۔ تمام امتحانات غیر معینہ عرصہ کے لیے ملتوی کر دیئے گئے۔

لاہور' ۴ جون۔ آج رات یہاں سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ لاہور میں ایک واقعہ کے سوا' جس میں دفعہ ۱۴۴ کے تحت جلوسوں پر پابندی کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش کی گئی۔ پورے پنجاب میں امن و امان رہا۔ لاہور میں جلوس نکالنے پر پابندی کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کی کوشش مسجد وزیر خاں کے باہر کی گئی جہاں نماز عصر کے بعد تقریباً پانچ سو افراد جمع ہو گئے۔ پولیس نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ جلوس تشکیل نہ دیں' جس پر کچھ لوگوں نے پتھراؤ شروع کر دیا۔ پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کی خاطر آنسو گیس استعمال کی۔ ہجوم کے تتر بتر ہونے کے بعد آتش زنی کی کچھ کوششیں کی گئیں لیکن پولیس اور فائر بریگیڈ کے بروقت پہنچ جانے سے آگ پر قابو پا لیا گیا۔

پولیس نے شہر میں گیارہ مذہبی اور سیاسی لیڈروں کو مسجد وزیر خاں روانگی سے قبل پھر حراست میں لے لیا' جہاں وہ ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت فرقہ وارانہ نوعیت کا جلسہ کرنا چاہتے تھے۔ ان کو اس خاطر حراست میں لیا گیا کہ خدشہ تھا کہ ان کے جلسہ سے فرقہ وارانہ جذبات کو انگیخت پہنچے گی' جو کہ اب پورے صوبہ میں مدھم پڑ گئے ہیں۔ یہ جلسہ خود بھی ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت حال ہی میں لگائی جانے والی پابندیوں کی خلاف ورزی کے مترادف تھا۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا ہے کہ ان لوگوں کو میکلوڈ روڈ پر حراست میں لینے کے بعد ایک مضافاتی سرکاری ریسٹ ہاؤس میں رکھا گیا اور چار گھنٹے کے بعد چھوڑ دیا گیا۔ ان میں سے ایک شخص کو مسجد میں نماز عصر کی امامت کرنے کے بعد گرفتار کیا گیا' جہاں جلسہ منعقد ہونا تھا۔

ہمارے نامہ نگار کی خبر کے مطابق آج جن ۱۱ افراد کو رہا کیا گیا ہے' ان کے نام یہ ہیں: مولانا عبیداللہ انور' آغا شورش کاشمیری' نوابزادہ نصراللہ خاں' علامہ احسان الٰہی ظہیر' مولانا عبدالستار خاں نیازی' سید محمود احمد' چودھری غلام جیلانی' ملک محمد قاسم' مظفر علی ہاشمی' مولانا عبدالقادر روپڑی اور مفتی محمد حسین۔ مسجد وزیر خاں میں آج عصر کی نماز مولانا عبیداللہ انور نے پڑھائی تھی۔ ادھر خانیوال ضلع ملتان میں لاقانونیت کی کارروائیاں کرنے کے الزام میں ۲۱ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ منڈی بہاء الدین ضلع گجرات میں بھی ایک چھوٹا سا جلوس نکالا گیا جو منتشر کر دیا گیا۔ لائل پور' جھنگ اور ساہیوال میں جزوی ہڑتال رہی۔ ("امروز" ۴؍جون)

پنجاب میں مساجد میں جلسہ کرنے کی ممانعت' اذان اور خطبہ جمعہ کے علاوہ لاؤڈ سپیکر پر پابندی ہے۔ ہر قسم کی مطبوعات کے متعلق تفصیلات مہیا نہ کرنے پر بلا نوٹس کارروائی کی جائے گی۔ ہر کتاب' رسالے' پمفلٹ' اخبار کی طباعت سے قبل صوبائی حکومت پنجاب کو تفصیلات فراہم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ نشتر میڈیکل کالج یونین کے صدر ارباب عالم جو تعلیمی تفریحی ٹور پر سوات جانے والی جماعت کے سربراہ بھی تھے' انہوں نے بستر علالت سے نشتر ہسپتال ملتان سے پریس کانفرنس کی۔ ان کا فوٹو اخبار "امروز" ملتان میں شائع ہوا' بڑا ہی درد انگیز ہے۔ پنجاب اسمبلی سے اپوزیشن نے سانحہ ربوہ پر تحریک پیش نہ کرنے کی اجازت نہ دینے کے خلاف علامتی احتجاجی واک آؤٹ کیا۔ ("امروز" ملتان' ۴؍جون)

۴؍جون کو مجلس عمل کے زیر اہتمام مسجد وزیر خان لاہور میں پانچ بجے شام جلسہ کا اعلان کیا گیا تھا' جس کا اشتہار آپ نے پڑھ لیا ہے۔ مسجد وزیر خان تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں تحریک کا مرکز و قلعہ سمجھی جاتی تھی۔ اس جلسہ کے اعلان ہوتے ہی اسے روکنے کے لیے حکومت نے ۳؍جون کی رات کو مساجد میں مسئلہ ختم نبوت کے اظہار پر پابندی عاید کر دی۔ ۴؍جون کی صبح کو ضلعی حکام اور چیف سیکرٹری سے علماء کے وفد کی ملاقات ہوئی۔ چیف سیکرٹری و ضلعی حکام جلسہ کو بند کرنا چاہتے تھے۔ جبکہ علماء کا موقف تھا کہ جلسہ ضرور ہونا چاہیے۔ مسئلہ کی عظمت کے علاوہ امن و امان بھی اس صورت میں برقرار رہ سکتا ہے کہ جلسہ پر پابندی عاید نہ کی جائے۔ ملاقات

بغیر کسی تصفیہ کے ختم ہوگئی۔

جلسہ سے قبل ساڑھے تین بجے دن دفتر "چٹان" پر چھاپہ مار کر موجود علماء و زعماء تحریک کے رہنماؤں کو گرفتار کر لیا گیا۔ دفتر "چٹان" سے گرفتار ہونے والوں میں مولانا محمد اجمل خان' علامہ احسان الٰہی ظہیر' مولانا محمود احمد رضوی' سید مظفر علی شمسی' علامہ عزیز انصاری' آغا شورش کاشمیری شامل تھے۔ نوابزادہ نصراللہ خان' مولانا محمد حسین نعیمی' ملک محمد قاسم (مسلم لیگ)' چودھری غلام جیلانی کو ان کی رہائش گاہوں سے پابند سلاسل کیا گیا۔ مولانا عبدالستار خان نیازی تحریک کے کارکنوں کا جلوس لے کر مسجد کے دروازے پر پہنچ گئے تو ان کو روک کر گرفتار کر لیا گیا۔ حضرت مولانا عبیداللہ انور مسجد میں پہنچ گئے اور عوام سے خطاب بھی فرمایا۔ بعد میں ان کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ مولانا خلیل احمد قادری کو ہیرا منڈی کے تھانہ میں رکھا گیا۔ لاہور کی فضا میں شدت و حدت دیکھ کر رات گئے ان تمام حضرات کو رہا کر دیا گیا۔

حضرت مولانا تاج محمود صاحب اور ان کے رفقاء کی گرفتاری

مولانا تاج محمود کے انٹرویو کا ایک اقتباس "تذکرہ مجاہدین ختم نبوت" ص۸۶ سے ص۹۱ تک کا پیش خدمت ہے:

جس روز ہم فیصل آباد میں جلسہ جلوس میں مصروف تھے' اسی دن آغا شورش کاشمیری' مولانا عبیداللہ انور' نوابزادہ نصراللہ خان نے لاہور میں تمام مکاتب فکر کی میٹنگ کی اور اسی طرح کے فیصلے کیے جو ہم فیصل آباد میں کر چکے تھے۔ ملتان اور راولپنڈی میں تیسرے روز مولانا محمد شریف جالندھری اور مولانا غلام اللہ خان کو فون کے ذریعہ اطلاع دی گئی کہ فوری طور پر آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس بلایا جائے۔ چنانچہ مولانا سید محمد یوسف بنوری کی طرف سے مولانا محمد شریف جالندھری نے لاہور' ملتان' ساہیوال' فیصل آباد' کوئٹہ' پشاور' کراچی' سرگودھا' گوجرانوالہ اور دیگر شہروں کے علماء کرام کو ۳ر جون ۱۹۷۴ء کو میٹنگ کے لیے راولپنڈی پہنچنے کی دعوت دی۔

فیصل آباد سے میں (مولانا تاج محمود) مولانا مفتی زین العابدین' حکیم

عبدالرحیم اشرف' مولانا محمد اسحاق چیمہ' مولانا محمد صدیق صاحب راولپنڈی کے لیے تیار ہوئے۔ مولانا محمد صدیق صاحب کار کے ذریعہ اور ہم لوگ ۲ر جون کی شام کو چناب ایکسپریس کے ذریعے روانہ ہوئے۔ ٹیلیفون کے ذریعے تمام تر پروگرام کی اطلاع تھی۔ ہمارے فون ٹیپ ہو رہے تھے۔ گورنمنٹ منٹ منٹ کی کارروائی سے باخبر تھی۔ رات بارہ بجے کے قریب ٹرین لالہ موسیٰ پہنچی تو پولیس کا ایک دستہ اور مجسٹریٹ آدھمکے۔ ہمارے ڈبہ کے دروازے اور کھڑکیوں کو کھٹکھٹایا۔ ہم لوگ بیدار ہوئے۔ دروازہ کھولا' تعارف ہوا۔ ہمیں اپنا سامان باندھ کر نیچے اترنے کا حکم ملا۔ اسٹیشن سے پیادہ پا تھانہ لالہ موسیٰ لائے۔ سامان پولیس والوں نے اٹھایا۔ مولانا محمد اسحاق صاحب زمیندار ٹائپ انسان ہیں۔ ہرچند کوشش کی کہ یہ بچ جائیں مگر ان کا مولوی ہونا رکاوٹ بن گیا۔ وہ بھی ہمارے ساتھ دھر لیے گئے۔ تھانہ سے ہمیں ایک بس میں بٹھا کر رات کوئی ایک بجے کے قریب جہلم کی طرف روانہ ہوگئے۔ آگے بڑی سڑک چھوڑ کر ایک چھوٹی سڑک پر رواں دواں صبح سحری کے وقت ہم ایک دیہاتی تھانہ میں پہنچا دیئے گئے۔ بھٹو مرحوم کا دور تھا۔ گرفتار ہونے والوں کے ساتھ عجیب و غریب سانحات پیش آ رہے تھے۔ ہزاروں وساوس کا شکار بے خبری کے عالم میں وہاں پہنچے۔ حیران تھے کہ شہر کے تھانہ سے دیہات کے بے آباد علاقہ کے تھانہ میں ہمیں کیوں لایا گیا؟

چارپائیاں دی گئیں۔ تھوڑی دیر لیٹے۔ نماز کا وقت ہوگیا۔ ہم نماز کے عمل میں مشغول ہوئے۔ پولیس والوں کی ایک بارک میں انہوں نے ہماری چارپائیاں ڈال دیں۔ ایس ایچ او نے اپنی جیب سے دس روپے دیئے۔ ہمیں چائے پلائی گئی۔ ہم نے اپنے طور پر پیسے دینے کی کوشش کی مگر ایس۔ ایچ۔ او صاحب راضی نہ ہوئے۔ ادھر ادھر کی گفتگو ہوئی۔ ہمارا تعارف ہوا تو وہ کچھ مانوس ہوا۔ ہم نے پوچھا کہ ہم اس وقت کہاں ہیں تو انہوں نے بتایا کہ تھانہ ڈنگہ ہے' گجرات کا ضلع ہے۔ ہم نے پوچھ کہ ہمیں یہاں کیوں لایا گیا۔ انہوں نے خود لاعلمی ظاہر کی۔ ہم لوگ لیٹ گئے۔ دوپہر کا وقت ہوا تو ایس۔ ایچ۔ او نے بڑے اہتمام سے کھانا کھلایا۔ کھانا کھا کر پھر لیٹ گئے۔ نماز کے لیے اٹھے۔ ابھی نماز پڑھ کر فارغ نہ ہوئے تھے تو اطلاع ملی کہ جناب

ذوالقرنین ڈپٹی کمشنر' محمد شریف چیمہ ایس پی صاحب آپ کی ملاقات کے لیے تشریف لائے ہیں۔ نماز پڑھ کر ہم نے عمداً تھوڑی تاخیر کی کہ آخر یہ کیا ہو رہا ہے۔ تھانہ میں لوٹے۔ آپس میں گپ شپ ہوئی۔ اتنے میں دیکھا کہ صحن میں میز کرسیاں لگائی جا رہی ہیں۔ تازہ پھل' مٹھائیاں' چائے کا اہتمام ہو رہا ہے۔ ہم سمجھے کہ پولیس والے ایس۔ پی و ڈی۔ سی صاحب کی خاطر تواضع کے لیے اپنے عمل میں مصروف ہیں۔ ان کی آؤ بھگت کا اہتمام ہو رہا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد ہمیں بلایا گیا کہ ڈپٹی کمشنر صاحب اور ایس پی صاحب آپ حضرات کو بلاتے ہیں۔ اب معلوم ہوا کہ یہ تو ہمارے استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ دونوں بڑے تپاک سے ملے۔ ذوالقرنین مجھے ذاتی طور سے جانتے تھے۔ وہ فیصل آباد میں اے۔ ڈی۔ سی۔ جی رہ چکے تھے۔ گفتگو شروع ہوئی۔ دونوں کا روئے سخن میری طرف تھا۔ قبلہ مفتی صاحب و حکیم صاحب بڑی محتاط گفتگو کے دلدادہ ہیں۔ میں ایک دبنگ انسان ہوں۔ اب لگے وہ معافی مانگنے کہ خدا کے لیے آپ ہمیں معاف کر دیں' غلطی ہوگئی۔ ہم نے کہا کہ آپ ہم سے کیوں مذاق کرتے ہیں' آپ لوگوں نے ہمیں گرفتار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں جناب بس تھوڑی سی غلطی ہوگئی۔ چیف سیکرٹری صاحب نے ہمیں حکم دیا ہے کہ آپ جا کر ان سے معافی مانگیں اور سرکاری گاڑی پر راولپنڈی پہنچائیں۔ ہم نے ان سے کہا کہ نہیں' جہلم میں ہمارے دوست ہیں' آپ ہمیں وہاں پہنچا دیں۔ ہم کوئی مزید آپ سے مراعات نہیں چاہتے۔ ہم نے جہلم پہنچ کر فیصلہ کیا کہ اب راولپنڈی جانا فضول ہے۔ میٹنگ کا وقت گزر گیا ہے۔ جو فیصلے ہوں گے' اطلاع ہو جائے گی۔ اب ہمیں فیصل آباد جانا چاہیے۔ حضرت مفتی صاحب کے ایک تعلق والے کے ہاں ہم جہلم میں ٹھہرے تھے کہ جہلم کی ضلعی انتظامیہ کا اعلیٰ آفیسر آیا اور کہا کہ چیف سیکرٹری صاحب آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے فون کیا تو چیف سیکرٹری صاحب لگے معذرت کرنے اور کہا کہ ہم نے آپ چاروں حضرات کے گھروں میں پیغام دے دیا ہے کہ آپ خیریت سے ہیں۔

اس سارے ڈرامے کا بعد میں پس منظر معلوم ہوا کہ ریلوے کے وفاقی منسٹر خورشید حسن پر تنقید کرتے ہوئے میں نے اسے مرزائی نوازی تک کا طعنہ دے دیا یا

مرزائی لکھ دیا۔ اس پر وہ بہت جزبز ہوئے۔ اس نے مجھے ایک خط لکھا کہ میرے حلقوں میں بعض لوگ مجھے مرزائی کہہ رہے ہیں۔ اب آپ بھی ان کے ساتھ ہو گئے۔ یہ میرے خلاف ایک سازش ہے' جس کا آپ شکار ہو گئے۔ آپ اس کی تردید شائع کریں۔ میں نے جواب میں تحریر کیا کہ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کو حضور علیہ السلام کے بعد دعویٰ نبوت کرنے کے باعث کافر' دجال و کذاب لکھ دیں' میں آپ کی یہ تردید شائع کر دوں گا۔ اور جو کچھ پہلے "لولاک" میں لکھا ہے' اس کی بھی معذرت چھاپ دوں گا۔ لیکن ان کا جواب آج تک نہ آیا' نہ میں نے تردید کی۔ انہوں نے دل میں ناراضگی رکھ لی۔ کچھ عرصہ بعد ریلوے نے راولپنڈی اور فیصل آباد کے درمیان نئی ٹرین فیصل آباد ایکسپریس چلائی۔ ریلوے کے مقامی حکام نے مشہور سماجی رہنما مولانا فقیر محمد کی معرفت اس کا افتتاح کرنے کی استدعا کی۔ میں نے افتتاح کیا۔ فیتہ کاٹا۔ اخبارات میں خبر اور فوٹو شائع ہونے پر خورشید حسن میر خبریں اور فوٹو دیکھ کر آگ بگولا ہو گیا۔ تو مقامی حکام کی شامت آ گئی کہ میں ریلوے منسٹر ہوں' میری پیشگی اجازت کے بغیر مولانا تاج محمود صاحب سے افتتاح آپ نے کیوں کرایا۔



جب ہم راولپنڈی جانے کے لیے تیار ہوئے تو ایک دن پہلے میری سرکٹ ہاؤس فیصل آباد میں کمشنر سرگودھا ڈویژن کاظمی صاحب اور ڈی۔ آئی۔ جی میاں عبدالقیوم سے مرزائیت کے عنوان پر ملاقات ہوئی۔ مرزائیت کے کفر و ارتداد ملک دشمنی کے حوالے ان کو سنائے تو وہ بہت حیران اور متاثر ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ اے کاش آپ وزیر اعظم بھٹو صاحب سے ایک ملاقات کریں اور یہ تمام چیزیں ان کے علم میں لائیں۔ اس لیے کہ اعلیٰ طبقہ مرزائیوں کے ان عقاید و عزائم سے بے خبر ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ کل میں راولپنڈی جا رہا ہوں' میری پوری کوشش ہو گی کہ میں وزیر اعظم سے ملوں۔ ایک تو اس طرح' دوسرا یہ کہ ہمارے فون ٹیپ ہو رہے تھے' تیسرے یہ کہ ہماری روانگی کی اطلاع مقامی سی آئی ڈی نے اعلیٰ حکام تک پہنچا دی۔ کسی طرح خورشید حسن میر کو بھی ہماری راولپنڈی آمد کی اطلاع ہو گئی۔ ان دنوں پنڈی کے کمشنر مسعود مفتی تھے جو پہلے فیصل آباد میں ڈپٹی کمشنر رہ چکے تھے۔ میرے

ان سے دوستانہ مراسم تھے لیکن خورشید حسن میر کے دباؤ میں آ کر انہوں نے ہدایت کی کہ جونہی ہم راولپنڈی ڈویژن کی حدود میں داخل ہوں' لالہ موسیٰ سے ہمیں گرفتار کر لیا جائے' چنانچہ ہمیں گرفتار کر لیا گیا۔ ٹرین راولپنڈی پہنچی تو مولانا غلام اللہ خان کے آدمی ہمیں لینے کے لیے آئے ہوئے تھے۔ وہ خالی واپس لوٹے تو مولانا نے میرے گھر فون کیا۔ اطلاع ملی کہ وہ تو راولپنڈی کے لیے چناب ایکسپریس سے روانہ ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ پہنچے نہیں' اب فیصل آباد اور راولپنڈی دونوں جگہ تشویش ہوئی کہ ہوا کیا۔ مولانا غلام اللہ خان معاملہ سمجھ گئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ گرفتار ہو گئے۔ یہ خبر فیصل آباد کے شہر میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ فیصل آباد کی مقامی مجلس عمل کے رفقاء نے شہر میں ہڑتال اور جلسہ عام اگلے دن کرنے کا پروگرام بنا لیا۔ ڈی۔ سی صاحب سے میرے رفقاء نے پوچھا' انہوں نے لاعلمی ظاہر کی۔ ڈی۔ سی صاحب نے کمشنر و ڈی آئی جی سے پوچھا جو ابھی فیصل آباد سرکٹ ہاؤس میں مقیم تھے' سرگودھا نہ گئے تھے۔ انہوں نے لاعلمی ظاہر کی۔ انہوں نے چیف سیکرٹری سے پوچھا' انہوں نے لاعلمی ظاہر کی۔ کمشنر صاحب اور ڈی آئی جی نے کہا کہ مولانا تاج محمود صاحب تو وزیر اعظم سے ملنے جا رہے تھے۔ چیف سیکرٹری پریشان ہوا کہ اتنے بڑے آدمیوں کو پنجاب گورنمنٹ کی اطلاع و منظوری کے بغیر کیسے گرفتار کیا گیا۔ راولپنڈی ڈویژن کے کمشنر صاحب سے چیف سیکرٹری نے پوچھا تو معلوم ہوا کہ ڈی سی اور ایس پی گجرات نے انہیں گرفتار کیا ہے۔ چیف سیکرٹری نے ہماری رہائی کے آرڈر کیے۔



ہم لوگوں نے فون کر کے گھر اطلاع دی کہ ہم چناب ایکسپریس کے ذریعے کل واپس آ رہے ہیں۔ ہماری آمد کی اطلاع سن کر دوسرے روز پورا شہر اسٹیشن پر امڈ آیا۔ پورے ملک میں تحریک کا زور تھا۔ ہر جگہ ہڑتالیں' جلسے جلوسوں کا سلسلہ شروع تھا۔ راولپنڈی ہم نہ جا سکے چونکہ وقت تھوڑا تھا۔ باقی حضرات بھی بہت کم تعداد میں پہنچے' اس لیے اس راولپنڈی کی میٹنگ میں مولانا سید محمد یوسف بنوری نے فیصلہ کیا کہ ۹ر جون ۷۴ء کو لاہور میں اجلاس رکھا جائے۔ اب اس کی تیاری کے لیے صرف ۶ دن باقی تھے۔ اطلاعات کا سلسلہ شروع ہوا۔ ۹ر جون ۷۴ء کو لاہور میں میٹنگ ہوئی"۔

ملتان سے نشتر میڈیکل کالج' ایمرسن کالج اور گورنمنٹ کالج کے پانچ طالب علم رہنماؤں احسان باری' ملوک خان' نصیرالدین ہمایوں' ابراہیم صدیقی اور مہدی حسن کو گرفتار کر لیا گیا۔ راولپنڈی سے گارڈن کالج کے شیخ رشید' ناظم الدین' ملوک محمد' فیاض ملک اور بعض طالب علموں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ضلع ساہیوال میں ۳۸ طالب علم رہنما گرفتار ہو چکے ہیں۔ ("چٹان" ۱۰ر جون ۷۴ء)

۵ر جون ۷۴ء کے اخبارات کی رپورٹ

گوجرہ میں ۲۲ افراد کو گرفتار کر کے ٹوبہ ٹیک سنگھ جیل بھیج دیا گیا۔

بہاولپور میں دفعہ ۱۴۴ دو ماہ کے لیے نافذ کر دیا گیا۔ ہر قسم کے جلسے جلوس پر پابندی عاید کر دی گئی۔ جہاں پر ختم نبوت کا جلسہ جلوس ہوتا' وہاں کی انتظامیہ اور رائے صاحب پنجے جھاڑ کر پڑ جاتے۔ پہلے بورے والا میں اے۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ پی کو سبکدوش کیا گیا تھا' ان کا قصور یہ ہے کہ ختم نبوت کے جلسہ و جلوس پر تم نے گولیاں کیوں نہیں چلائیں؟

آج کے روز ملتان سے سانحہ میں زخمی ہونے والے طلبا کا وفد تحقیقاتی کمیشن میں بیان دینے کے لیے ملتان سے روانہ ہوا۔

آج صمدانی کمیشن نے تحقیقات شروع کر دیں۔

۶ر جون کے اخبارات کی رپورٹ

شاہ پور' ۵ر جون خوشاب میں کل دوپہر احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ جلوس کے شرکاء مطالبہ کر رہے تھے کہ موجودہ ہنگاموں میں گرفتار طلبا اور شہریوں کو رہا کیا جائے۔ ایک جلوس کی قیادت شریف خاں اور دوسرے جلوس کی قیادت سائیں عبدالرحمٰن کر رہے تھے۔ جلوس' جس کی قیادت شریف خان کر رہے تھے' بس سٹینڈ سے نکالا گیا جو مختلف سڑکوں سے ہوتا ہوا اسسٹنٹ کمشنر چودھری ریاض احمد کے دفتر پہنچا۔ اسسٹنٹ کمشنر نے جلوس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت تمام جائز

مطالبات تسلیم کرنے کے لیے تیار ہے لیکن لاقانونیت کو کسی صورت برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا آپ کے یہ تمام مطالبات حکومت تک پہنچا دیئے جائیں گے اور موجودہ ہنگاموں میں مقامی گرفتار شدہ افراد کو رہا کر دیا جائے گا۔ بعد ازاں پولیس نے ایک جلوس پر لاٹھی چارج کیا' جس سے ایک اخبار نویس محمد انور زخمی ہوگئے جنہیں سول ہسپتال پہنچا دیا گیا۔

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر واقعہ کے خلاف آج خوشاب اور جوہر آباد میں مکمل ہڑتال رہی۔ تمام کاروباری ادارے' ہوٹل اور دکانیں بند رہے۔

پنجاب اسمبلی میں مولانا عبیداللہ انور کے بارے میں رامے کی غلط بیانی

لاہور' ۵ جون (چیف رپورٹر) صوبائی اسمبلی میں آج اپوزیشن کی طرف سے سیاسی رہنماؤں اور علمائے دین کی گزشتہ روز گرفتاریوں اور مسجد وزیر خاں میں نماز عصر کی ادائیگی سے روکنے پر التوائے کار کی پانچ تحریکیں پیش کی گئیں' جنہیں سپیکر نے مسترد کر دیا' جس پر اپوزیشن نے علامتی واک آؤٹ کیا۔ یہ تحریکیں علامہ رحمت اللہ ارشد' میاں خورشید انور' حاجی سیف اللہ' سید تابش الوری' مسٹر امان اللہ لک اور مسٹر مصطفےٰ ظفر قریشی کی طرف سے پیش کی گئی تھیں۔ ان تحریکوں میں کہا گیا تھا کہ حکومت نے مسجد وزیر خاں میں جلسہ روکنے کے لیے ممتاز علماء دین اور سیاسی رہنماؤں کو گرفتار کر لیا۔ اس اخباری اطلاع کے باوجود کہ حکومت مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے سوال پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے' حکومت کا یہ اقدام بہت تشویشناک ہے۔ حکومت نے علماء کو نماز ادا کرنے سے بھی روکا' جو دین میں مداخلت کے مترادف ہے۔ نمازیوں پر لاٹھی چارج کیا گیا اور آنسو گیس چھوڑی گئی۔ مسجد میں لاؤڈ سپیکر کے تار کاٹ دیئے گئے۔

وزیر اعلیٰ مسٹر محمد حنیف رامے نے تحریکوں کے جواب میں حکومت کا موقف واضح کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے شہر میں امن و امان قائم کرنے کے لیے یہ واضح اعلان کر دیا تھا کہ جلسہ قانون کے مطابق نہیں ہوسکے گا اور ایسا کرنا قانون کی خلاف

ورزی ہوگا۔ رات کے وقت علماء کرام اور دوسرے سیاسی رہنماؤں کو ایک نوٹس بھیجا گیا تھا' جس میں بھی اس امر کی وضاحت کر دی گئی تھی۔ ریڈیو' ٹیلی وژن وغیرہ پر مناسب تشہیر بھی کر دی گئی ہے۔ جب جلسہ کا اعلان ہوا تو جلسہ کو روکنے کا کوئی قانون موجود نہ تھا لیکن بعد میں جب قانون عمل میں آگیا تو اس سے تمام حضرات کو باقاعدہ مطلع کر دیا گیا۔ ڈپٹی کمشنر نے اور پھر چیف سیکرٹری نے بھی ان سے بات کی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ لاہور پنجاب کا مرکز احساس ہے۔ یہ شہر پرامن رہا ہے اور علماء کو احساس دلایا گیا کہ فضا کو خراب نہ کیا جائے لیکن حکومت کو جب احساس ہوا کہ وہ ایسا کرنے پر آمادہ نہیں تو مجبوراً ان حضرات کو کچھ وقت کے لیے حکومت نے اپنا مہمان بنا لیا تاکہ وہ اس متوقع وقوعہ سے باز رہیں۔ ان حضرات کو راوی کے کنارے ایک ریسٹ ہاؤس میں رکھا گیا۔ وہاں چائے اور کھانے سے ان کی تواضع کی گئی اور رات کو آٹھ نو بجے ان کو عزت و احترام کے ساتھ واپس بھیج دیا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہم نے بہت کوشش کی کہ مسلمانوں کو اسلام کے امن و سلامتی کے اصول کی پیروی پر آمادہ کیا جائے لیکن ایسا نہ ہوسکا۔

انہوں نے کہا کہ ایک عالم دین نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ وہ ایک چارپائی پر لیٹ کر' جسے چار آدمیوں نے اٹھا رکھا تھا' مسجد وزیر خاں کے پاس پہنچے۔ لوگوں کو بتایا گیا کہ یہ ایک مریض ہے۔ ان کو چادر سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔ مسجد کے پاس پہنچ کر انہوں نے جون بدل لی اور مولانا عبیداللہ انور چارپائی سے اتر آئے اور کہا کہ میں اب ٹھیک ہوں' نماز پڑھوں گا۔ ان سے جب پوچھا گیا کہ آپ کا کیا ارادہ ہے تو انہوں نے کہا کہ میں صرف نماز پڑھوں گا۔ نہ تقریر کروں گا اور نہ سنوں گا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ نماز عصر ادا کی اور باہر آگئے۔ نماز کے بعد ہجوم سے کوئی تعرض نہ کیا گیا۔ لیکن نمازیوں نے جلوس کی صورت اختیار کر لی اور اس جلوس نے اینٹوں' روڑوں سے پولیس کی خوب تواضع کی۔ چنانچہ مجبور ہو کر پولیس کو لاٹھی چارج کرنا پڑا اور پانچ منٹ میں یہ دوست وہاں سے تشریف لے گئے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہمارا موقف یہ ہے کہ انتہائی وضاحت کے باوجود کہ ایسا کرنا خلاف قانون ہوگا' ہم نے ان حضرات کو گرفتار نہیں کیا بلکہ انتہائی محبت اور شرافت کے ساتھ قانون کی خلاف

ورزی سے روک دیا۔

حاجی سیف اللہ : وزیر اعلیٰ کے اس بیان کے بعد صورت حال اور بھی سنگین ہوگئی ہے۔ انہوں نے خود کہا ہے کہ علماء کو مسجد میں جانے سے روکا گیا ہے' چنانچہ نوبت یہ آگئی کہ ایک عالم دین کو چارپائی پر مریض بن کر مسجد میں آنا پڑا۔

سپیکر: کیا وہ قانون کی خلاف ورزی کرنے والے تھے؟

سیف اللہ : نہیں' ایسا تو ہوا ہی نہیں ہے۔

رامے : انہوں نے چیف سیکرٹری کو بتا دیا تھا کہ وہ مسجد میں جائیں گے۔ آخر ارادہ اور کیا ہوتا ہے۔

اپوزیشن کے متعدد ارکان : ان لوگوں نے کسی قانون کی خلاف ورزی نہیں کی۔ انہیں پہلے ہی گرفتار کر لیا گیا تھا۔

سید تابش الوری : لاہور میں آگ خود نہیں لگی' لگائی گئی ہے۔ آزادی اظہار نہ ہوگی تو پھر یہی ہوگا۔

سپیکر نے کہا کہ چونکہ خلاف ورزی کا ارادہ تھا اور جلوس نکالنے کی کوشش کی گئی تھی اور وزیر اعلیٰ نے بتایا ہے کہ نماز کے لیے نہیں روکا گیا تھا' اس لیے یہ تحریکیں مسترد کی جاتی ہیں۔ اپوزیشن لیڈر میاں خورشید انور نے اپوزیشن کی نمائندگی کرتے ہوئے کہا کہ صوبے میں جو حالت پیدا ہوگئی ہے' حکومت اس کے بارے میں سنجیدہ نہیں ہے۔ حکومت بورحقیقت حالات کو بگاڑ کر مارشل لاء کے لیے راستہ ہموار کر رہی ہے۔ اگر حکومت سنجیدہ ہوتی تو مرزائیوں کا مسئلہ حل ہوگیا ہوتا۔ ایک اخبار کے مطابق حکومت مرزائیوں کو اقلیت قرار دے رہی ہے۔ اگر یہ فیصلہ جلد کر دیا جائے تو پھر کسی قسم کے تشدد کی ضرورت ہی باقی نہ رہے گی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اپوزیشن علامتی واک آؤٹ کر رہی ہے۔ طالب علم رہنما جاوید ہاشمی کی گرفتاری کے بارے میں سید تابش الوری' مرزا فضل حق اور حاجی سیف اللہ کی التوا کی تحریکوں پر سپیکر نے آج غور کیا۔ یہ تحریکیں آج پر ملتوی کی گئی تھیں' انہیں پھر کل ملتوی کر دیا گیا۔ وزیر اعلیٰ پنجاب حنیف رامے نے حکومت کا موقف بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ۳۰ر مئی کو شام سات بجے نیو کیمپس میں مرزائی طلبا کو زدوکوب کیا گیا اور کمروں سے

نکال دیا گیا۔ ہاسٹل نمبر ۲ میں طلبا کا اجلاس ہوا' جس میں جاوید ہاشمی نے تقریر کرتے ہوئے یہ تجویز کیا کہ جو کچھ ہوا ہے' وہ کافی نہیں ہے' قوم آگے بڑھے۔ چنانچہ ان طلبا کا سامان کمروں سے نکال کر جلا دیا گیا' جس پر جاوید ہاشمی کو زیر دفعہ ۴۳۶' ۱۴۸ اور ۱۴۹ گرفتار کر لیا گیا۔ وہ اب کیمپ جیل میں ہیں۔

سپیکر: یہ مقدمہ عدالت میں ہے۔

حاجی سیف اللہ' تابش الوری: جی نہیں۔

سید تابش الوری نے کہا کہ جب دوسرے طالب علم گرفتار نہیں ہوتے تو جاوید ہاشمی اکیلے کو کیوں گرفتار کیا گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ حکومت کی نیت میں خرابی ہے۔ سپیکر نے جب وزیر اعلیٰ سے وضاحت کے لیے کہا تو انہوں نے بتایا کہ ان کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔ لیکن سپیکر نے کہا کہ آئین کی رو سے کسی گرفتار شخص کو ۲۴ گھنٹے کے اندر عدالت میں پیش کرنا ہوتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس بارے میں معلوم کر کے بتاؤں گا۔ چنانچہ یہ تحریک کل پر ملتوی کر دی گئی۔ ("نوائے وقت" ۶ر جون ۷۴ء)

لاہور

صوبائی دارالحکومت میں آج کئی تجارتی مراکز بند رہے۔ گزشتہ روز تجارتی مراکز کی ایسوسی ایشن کے نمائندوں کے ایک اجلاس میں دکانیں بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ آج شہر کے اہم تجارتی مراکز' جن میں انارکلی' سوہا بازار' شاہ عالم مارکیٹ' ہال روڈ' کشمیری بازار' اعظم مارکیٹ' ڈبی بازار' دہلی دروازہ' صرافہ بازار' اکبری منڈی' چوک رنگ محل کی دکانیں مکمل طور پر بند رہیں۔

اسلام آباد "نوائے وقت" نے خبر شائع کی کہ انتہائی باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت مرزائیوں کو اقلیتی فرقہ قرار دینے کے بارے میں سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ اس بارے میں جلد ہی کسی اعلان کی توقع ہے۔ تاہم ابھی یہ واضح نہیں ہوسکا کہ حکومت قادیانی فرقہ کو اقلیت قرار دینے کے مسئلہ کو غور و خوض کے لیے اسلامی مشاورتی کونسل کے سپرد کرے گی یا اس بارے میں کوئی قانون نافذ کیا جائے

گا۔ واضح رہے کہ وزیر اعظم بھٹو گزشتہ روز قومی اسمبلی میں قطعی طور پر یہ بات واضح کر چکے ہیں کہ حکومت ختم نبوت پر مکمل ایمان رکھتی ہے کیونکہ یہ مسئلہ آئینی طور پر طے شدہ ہے۔

حضرو میں پولیس نے جلوسوں کو منتشر کرنے کے لیے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس استعمال کی۔ دونوں شہروں میں کئی افراد گرفتار کیے گئے۔

سرگودھا میں جلوس نکالا گیا۔ بعض جگہ تصادم و آتش زنی کی اطلاع ملی ہے۔

پنجاب کے اکثر و بیشتر شہروں میں مکمل ہڑتال رہی۔

شجاع آباد میں ہڑتال' اس کے قریبی شہر چک میں نامعلوم افراد نے تین دکانوں کو نذر آتش کر دیا۔ (۶ر جون "امروز" ملتان)

قومی اسمبلی میں سپیکر نے سانحہ ربوہ سے متعلق پانچ تحریکوں کو خلاف ضابطہ قرار دے کر مسترد کر دیا۔ اس کی رولنگ کے خلاف اپوزیشن نے قومی اسمبلی سے علامتی واک آوٹ کیا۔

بہاول پور

بہاولپور' ۶ر جون۔ مقامی پولیس نے سات افراد کو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۸۸ کے تحت گرفتار کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ پچیس افراد کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۴۸' ۱۴۹ کے تحت مقدمہ درج کر لیا گیا ہے' جس میں سے گیارہ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گرفتار ہونے والوں کو گزشتہ روز ڈیوٹی مجسٹریٹ زوار حسین کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ ان کا اٹھارہ جون تک ریمانڈ لے لیا گیا ہے۔

مداخلت بے جا کے الزام میں گرفتار ہونے والوں میں محمد صفدر' منور بلوچ' انیس الرحمٰن' محمد یونس عرف یوسی شاہ' محمد شفیق' واجد عزیز اور ساجد عزیز' یہ دونوں ایک مقامی اے ڈی آئی ایجوکیشن عبدالعزیز کے صاحبزادے ہیں' محمد سلیم پٹھان' ظہور احمد پٹھان' غلام مصطفیٰ اور غلام مرتضیٰ شامل ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں گرفتار ہونے والوں میں ارشاد' طارق' ذکاء اللہ' سید عارف جمیل' عاشق

(یہ تمام طالب علم ہیں)' محمد امتیاز کلاتھ مرچنٹ اور خلیل احمد شامل ہیں۔

"نوائے وقت" لاہور نے اپنی اشاعت ۶ر جون میں یہ اداریہ شائع کیا:

مسٹر بھٹو کے تدبر کی آزمائش!

وزیر اعظم بھٹو نے قومی اسمبلی میں واقعہ ربوہ پر بحث کے دوران تقریر کرتے ہوئے بجا طور پر کہا ہے کہ قادیانی مسئلہ اس حکومت کا پیدا کردہ نہیں' یہ قیام پاکستان سے بھی پہلے موجود تھا۔ جہاں تک اس حکومت کا تعلق ہے' اس نے آئین کے ذریعے صدر اور وزیر اعظم کے حلف ناموں سے ختم نبوت پر قوم کا اعتقاد واضح کر دیا ہے' لیکن درپیش مسائل کا تقاضا یہ ہے کہ ملک میں امن و امان برقرار رکھا جائے۔ جذبات مشتعل ہونے سے پاکستان کمزور ہو جائے گا۔ موجودہ حالات میں اس مسئلہ کا حل سنجیدگی کے ساتھ سوچا جانا چاہیے۔

۲۹ر مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر جو کچھ ہوا' اس کا حکومت نے سخت سنجیدگی کے ساتھ نوٹس لیا ہے۔ اس سے پہلے بھی وزیر اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر حنیف رامے قومی اتحاد و یک جہتی کی خاطر ضبط و تحمل کا مشورہ دیتے ہوئے ملزموں کو اپنے کیفر کردار تک پہنچانے کا یقین دلا چکے ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس صمدانی نے اس المناک حادثہ کی تحقیقات شروع کر دی ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق حکومت نے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد کو بھی حادثہ ربوہ کے ضمن میں شامل تفتیش کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ حکومت محسوس کرتی ہے کہ کوئی شخص بھی قانون سے بالا نہیں۔ وہ مقام آگیا ہے جب حکام نے یہ محسوس کر لیا ہے کہ مرزا صاحب کو بھی تحقیقات میں شامل کر لیا جانا چاہیے۔ حکومت ابھی تک زیادہ تر اس واقعہ کے ردعمل سے ہی نبٹ رہی تھی۔ امید ہے اب وہ اس واقعہ اور اس کے محرکات سے بھی سختی کے ساتھ عہدہ برآ ہوگی۔ اس واقعہ کا جو بھی ردعمل ہوا' وہ قدرتی تھا لیکن ملک و ملت کو درپیش اندرونی انتشار و خلفشار اور بیرونی خطرات کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اپنے جذبات پر قابو رکھیں۔ قادیانی اقلیت ہیں یا الگ فرقہ ہیں' ان کی جو بھی حیثیت ہے' وہ ایک الگ معاملہ ہے۔ ان کے جان و مال کی حفاظت

بہرحال سواد اعظم کی ذمہ داری اور حکومت کا فرض ہے۔ پھر جو جرم ربوہ والوں سے سرزد ہوا ہے' اس کا بدلہ دوسرے شہروں اور قصبوں میں رہنے والے لوگوں سے لینا کس شریعت میں جائز ہے۔ ہم بڑے نازک دور سے گزر رہے ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تشدد اور لاقانونیت کی طرف بڑھے ہوئے ہاتھ نہ رکیں اور عیار دشمن اپنی ناپاک سازشوں میں کامیاب ہو جائیں۔

پاکستان اس وقت جس قسم کے حالات سے دوچار ہے' ان کے پیش نظر یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہا اگر صورت حال قابو میں نہ رہی تو اس کا لازمی نتیجہ جزوی فوجی کنٹرول یا مکمل مارشل لاء کی صورت میں برآمد ہوسکتا ہے۔ ملک و ملت اس وقت ان میں سے کسی کا بھی متحمل نہیں ہوسکتا۔ جمہوریت خواہ کتنی ہی بری کیوں نہ ہو' آمریت اور فوجی کنٹرول سے بہرحال بہتر ہوتی ہے کیونکہ اس میں اصلاح احوال اور جمہوری نشو و ارتقاء کا امکان بہرحال باقی رہتا ہے۔ پاکستان میں جیسی بھی بری بھلی جمہوریت ہے' اگر خدانخواستہ وہ بھی نہ رہی تو پھر پاکستان کے خلاف بین الاقوامی سازشیں زیادہ شدت کے ساتھ بروئے عمل آسکتی اور بہت جلد کامیاب ہوسکتی ہیں' جس کے نتائج بہرحال ملک و ملت کے حق میں اچھے نہیں ہوں گے۔ پاکستان اب کسی بھی نوعیت کے فوجی راج کو برداشت نہیں کر سکتا۔ یہ عمل نقصان دہ ثابت ہوگا۔ پھر ہمیں اس حقیقت کو بھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیے کہ ایک سوپر طاقت کے ایجنٹ کچھ عرصہ سے پاکستان میں کچھ زیادہ ہی مصروف ہیں۔ سندھ' بلوچستان' سرحد وغیرہ میں انہی ایجنٹوں نے علاقائی قومیتوں کی تحریکیں چلانے اور صوبائی تعصبات ابھارنے کی کوشش کی ہے۔

پاکستان میں قادیانیوں کا مسئلہ کوئی نیا نہیں اور یہ اچانک پیدا نہیں ہوا۔ ملک و ملت اس مسئلہ کی تباہ کاریوں سے ایک مرتبہ پہلے بھی دوچار ہوچکی ہے۔ حکومت کو اب اس مسئلہ کا کوئی دیرپا اور مستقل حل سوچنا چاہیے اور قوم کے سامنے پیش کرنا چاہیے۔ حکمران پیپلز پارٹی نے ختم نبوت کو آئین کے ذریعے حلف میں شامل کر کے بعض ایجی ٹیٹر علماء کرام سے یقیناً بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسٹر بھٹو کو اس کا اجر دے گا۔ اب انہیں قادیانی مسئلہ کا کوئی مستقل اور دیرپا مذہبی و سیاسی حل

بھی پیش کرنا چاہیے۔ قادیانی حضرات اگر خود ہی اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ سمجھتے ہیں' وہ مسلمانوں کو اپنے میں سے نہیں سمجھتے' ان کے ساتھ شادی بیاہ نہیں کرتے' ان کی نماز اور جنازے میں شرکت نہیں کرتے' ان کی دعا میں ان کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر شامل ہونا پسند نہیں کرتے تو پھر ایسے طرز عمل کے بعد انہیں بطور مسلمان وہ تمام مراعات حاصل کرنے کا حق نہیں ہونا چاہیے جو انہیں دفاعی اور سول ملازمتوں میں میسر ہیں یا بنکنگ' صنعت و تجارت اور زندگی کے دوسرے شعبوں میں حاصل ہیں۔ ایسی صورت میں انہیں اقلیت قرار دینے کا مطالبہ غیر منطقی یا غیر ضروری یا جذباتی نہیں۔ پھر انہیں اسمبلیوں اور زندگی کے دوسرے شعبوں میں ان کی آبادی کے مطابق نمائندگی دینے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

قادیانی جماعت نے دور حاضر میں سب سے پڑھا لکھا' قابل' روشن خیال' علوم جدید کا ماہر' قابل فخر فرزند' چودھری سر محمد ظفراللہ پیدا کیا ہے۔ لیکن چودھری صاحب نے بھی ۱۹۵۳ء کی اینٹی قادیانی تحریک سے پانچ برس پیشتر اس مرحوم و مغفور کی نماز جنازہ میں شرکت کی بجائے غیر مسلم سفیروں کے ساتھ زمین پر بیٹھنا پسند کیا تھا' جس نے چودھری صاحب کو سواد اعظم کے جذبات کی پروا نہ کرتے ہوئے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ نامزد کر دیا تھا اور قوم جسے بابائے قوم حضرت قائد اعظم محمد علی جناحؒ کے نام سے جانتی ہے۔ عقیدہ کے لحاظ سے اس سے بڑھ کر کسی کی پختہ زناری کیا ہو سکتی ہے؟

پاکستان کے ارباب اقتدار و اختیار کو سیاسی نقطۂ نگاہ سے بھی اس مسئلہ پر غور کرنا چاہیے۔ قادیانی حضرات اگر خود کو سواد اعظم سے الگ سمجھتے ہیں' ان کی امنگوں اور آرزوؤں کا مرکز قادیان ہے' جو بھارت میں واقع ہے' یہ تصور ان کا جزو ایمان ہے کہ وہ ایک نہ ایک دن ضرور واپس قادیان جائیں گے۔ اب قادیان جانے کے دو ہی طریقے ہیں' ایک تو یہ کہ مشرقی پنجاب کو بزور بازو فتح کر کے قادیان پہنچا جائے' یہ ناممکن ہے۔ ویسے بھی قادیانی حضرات جہاد پر یقین نہیں رکھتے اور ان سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ لڑ کر مشرقی پنجاب فتح کریں گے۔ دوسرا طریقہ اکھنڈ بھارت کے ذریعے ہے یعنی مغربی پاکستان بھی خدانخواستہ بھارت کا حصہ بن جائے یا پنجاب اور تین

پاکستانوں میں تقسیم ہو جائے جنہیں بھارت کی زیر سرپرستی بنگلہ دیش یا نیپال کا درجہ حاصل ہو جائے۔ ہمارے خیال میں یہ صورت کسی بھی باغیرت پاکستانی کو پسند نہیں ہوگی۔

گزشتہ انتخابات میں قادیانی فرقہ نے پیپلز پارٹی کی "دامے درمے سخنے" مدد کی تھی۔ اسے بدقسمتی کہہ لیجئے یا خوش قسمتی یا کچھ اور نام دے لیجئے۔ پیپلز پارٹی ان کے ساتھ اپنے وعدے پورے نہیں کر سکی اور یہ فرقہ اس سے شاکی ہو گیا۔ ظفر چودھری کی علیحدگی نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور کوئی عجب نہیں کہ یہ منظم فرقہ اب بھٹو صاحب اور ان کی پارٹی سے انتقام لینے پر تل گیا ہو۔ حکمران جماعت اس مسئلہ سے کس طرح عہدہ برآ ہوتی ہے' یہ مسٹر بھٹو کے تدبر کی آزمائش ہے۔ جہاں تک قادیانی حضرات کا تعلق ہے' یہ بڑی عجیب بات ہے کہ تادم تحریر اس فرقہ کے کسی بزرگ کی طرف سے حادثہ ربوہ کے بارے میں کسی معذرت' وضاحت یا تردید کا اعلان نہیں ہوا۔ انہوں نے رسمی اظہار افسوس کرنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی۔

ان مسائل سے بہرکیف ارباب اقتدار و حکومت کو عہدہ برآ ہونا ہے اور ہمیں دیکھنا اور انتظار کرنا چاہیے کہ وہ صوبے میں پیدا شدہ نازک صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لیے کیا اقدامات کرتے ہیں۔ ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے پھر عرض کریں گے کہ وہ تحمل' برداشت اور نظم و ضبط سے کام لیں۔ قانون کو ہاتھ میں نہ لیں۔ قادیانی اگر اقلیت میں ہیں تو ان کے جان و مال کی حفاظت بھی عامتہ الناس کی ذمہ داری ہے۔ ہمیں مشتعل نہیں ہونا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ ہمارے پرامن احتجاج پر تشدد و لاقانونیت کے منحوس سائے پڑنے لگیں اور ہمارے نشیمن کو برباد کرنے کی مکروہ سازشیں کامیاب ہو جائیں۔ ("نوائے وقت" لاہور' ۶ جون ۷۴ء)

مستحسن مگر....!

منگل کے روز تیسرے پہر مسجد وزیر خاں سے جن سیاسی و دینی رہنماؤں کو جلسہ منعقد کرنے سے باز رکھنے کے لیے پولیس نے گرفتار کیا تھا' انہیں حکومت نے اسی شام چار گھنٹے بعد رہا کر دیا۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ان

سے کسی قسم کا ناروا سلوک نہیں ہونے دیا' انہیں مہذب طریقے سے حراست میں لے کر مہذب انداز میں دریائے راوی کے کنارے ایک ریسٹ ہاؤس میں خاطر تواضع کرنے کے بعد چھوڑ دیا گیا۔ یہ ایک اچھی روایت ہے اور اس کی تعریف ہونی چاہیے۔ اگر حنیف رامے صاحب نے ایک مہذب روایت کا آغاز کیا ہے تو انہیں اس نوجوان کی رہائی کا بھی حکم جاری کر دینا چاہیے جس کا نام جاوید ہاشمی ہے۔ اس کا کسی ایجی ٹیشن سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ ان دنوں تو یونیورسٹی اور دوسرے تعلیمی ادارے بھی بند ہیں۔ اسے حراست میں رکھنا کہاں تک درست ہے! اور پھر یہ نوجوان متذکرہ بالا دینی و سیاسی شخصیتوں سے زیادہ "خطرناک" نہیں ہو سکتا۔ ("نوائے وقت" ۶ جون)

روزنامہ "جنگ" کا اداریہ:

وزیر اعظم کا مشورہ

ربوہ ریلوے اسٹیشن پر پیش آنے والا واقعہ ہر محب وطن کے لیے تشویش اور افسوس کا باعث ہے۔ لیکن اس سے کہیں زیادہ باعث تشویش اس واقعہ پر ردعمل کا وہ سلسلہ ہے' جو ملکی ترقی میں بھی رخنہ ڈال سکتا ہے اور بیرون ملک پاکستان کی مزید ذلت و رسوائی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ اس وقت پاکستان جن داخلی اور بیرونی مسائل سے دوچار ہے' نہ تو ان کی تعداد کم ہے اور نہ اس دوران ان کی سنگینی میں کوئی کمی آئی ہے۔ اس صورت حال کی موجودگی میں ربوہ کے واقعہ پر جذبات کو قابو میں رکھنا ازحد ضروری ہے۔ اسی بنا پر وزیر اعظم مسٹر بھٹو نے قومی اسمبلی میں حزب اختلاف اور تمام محبان وطن کی توجہ اس مسئلہ کی طرف مبذول کراتے ہوئے "حالات پر مہذب شہریوں کی طرح پوری سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے اور جذبات سے اجتناب برتنے کا مشورہ دیا ہے۔

جہاں تک واقعہ ربوہ اور اس کے بعد پیش آنے والے دیگر واقعات کی سنگینی کا تعلق ہے' کوئی فرد اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد غور طلب بات یہ ہے کہ اس پر ایک مہذب و غیور اور صدہا مشکلات میں گھری ہوئی قوم کی حیثیت سے

ہمارا ردعمل کیا ہونا چاہیے کہ ہمارے پریشان حال ملک کو بھی نقصان نہ پہنچے اور صورت حال خراب کرنے کے ذمہ دار افراد کو قرار واقعی سزا بھی مل جائے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ اس موقع پر ٹھنڈے دل کے ساتھ غور کرنا چاہیے اور ان بیرونی خطرات کو ہرگز نظرانداز نہیں کرنا چاہیے' جن میں ہمارا ملک چاروں طرف سے گھرا ہوا ہے۔ وزیر اعظم بھٹو نے حزب اختلاف سے یہ بات بڑی دل سوزی کے ساتھ کہی ہے کہ اس وقت جبکہ آپ تحریک التوا کو بحث کے لیے قبول کرنے یا نہ کرنے کی بابت فیصلہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں' پوری دنیا کے لوگ آپ کے بارے میں ایک فیصلہ دے چکے ہیں۔ دنیا کے لوگ اس پر حیرت کر رہے ہیں کہ پاکستان کے سماجی ڈھانچے میں کیا گڑبڑ ہوگئی ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اس وقت یہی سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ پاکستان میں سماجی ڈھانچے کو کس طرح دوبارہ استوار کیا جائے؟ ترقی و خوش حالی کی منزلوں سے محرومی کس طرح دور کی جائے؟ اور ان مقاصد کے لیے جمہوریت اور قانون کی عملداری کی ضروری نشوونما کو خطرات سے کس طرح بچایا جائے؟ لہٰذا یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ وزیر اعظم نے ربوہ کے واقعہ پر قوم کی توجہ جس مثبت اور پرامن رویہ کی ضرورت کی طرف مبذول کرائی ہے' وہ داخلی امن و سکون کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

مسٹر بھٹو نے کھلے دل کے ساتھ موجودہ صورت حال کو ایک قومی مسئلہ تسلیم کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سلسلے میں ان کے اور حزب اختلاف کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ جب وہ اسے ایک قومی مسئلہ تسلیم کرتے ہیں تو اس کا حل بھی قوم کے سامنے پیش کریں۔ تحقیقات کے مکمل ہونے تک قوم کو مہذب اور جمہوری طریقہ کار پر یقین کی سخت آزمائش درپیش ہے۔ اگر خدانخواستہ اس دوران لوگوں نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لیے رکھا تو ایک طرف تو عدالتی تحقیقات کا مقصد فوت ہو جائے گا اور دوسری طرف پاکستانی قوم کو یہ طعنہ بھی سننا پڑے گا کہ وہ ملک کے لیے خطرناک معاملات میں بھی صبر و تحمل کا مظاہرہ نہیں کر پائی۔

یوں تو اس موقع پر پوری قوم کو بڑی ہوش مندی کا مظاہرہ کرنا ہے لیکن عام لوگوں کے مقابلے میں ہمارے سیاست دانوں کی ذمہ داریاں زیادہ ہیں۔ جیسا کہ وزیر

اعظم بھٹو نے حزب اختلاف کی پارٹیوں سے کہا ہے' انہیں پوری صورت حال پر بڑی سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیے۔ جہاں تک مسئلہ کے مذہبی پہلوؤں کا تعلق ہے' ان کے بارے میں اختلافات موجودہ حکومت کے پیدا کردہ نہیں ہیں۔ یہ اختلافات تقسیم سے پہلے سے موجود ہیں۔ ان پر طویل بحث و مباحثہ بھی ہوتا رہا ہے اور ۵۳ء میں ان کی وجہ سے ایک خطرناک صورت حال بھی پیدا ہو چکی ہے۔ لیکن اس سب کا حاصل یہ ہے کہ اختلافات میں مزید شدت پیدا ہوئی۔ یہ سب کچھ خواہ کسی طرح بھی ہوا ہو لیکن اس سے موجودہ حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا ان حالات کی سزا بھی حکومت کو نہیں ملنی چاہیے۔ حب الوطنی اور سوجھ بوجھ کا تقاضا یہ ہے کہ حکومت کے واضح موقف کو سمجھا جائے اور اس مخصوص مسئلہ کو حکومت کے خلاف استعمال کرنے سے اجتناب برتا جائے۔ موجودہ حکومت آنحضرت (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے ختمی مرتبت ہونے پر پورا یقین رکھتی ہے اور اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس سے قبل کسی اور حکومت نے ملک کے سب سے بڑے عہدیداروں کے حلف میں حضور (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کو خاتم النبین تسلیم کرنے کا عہد شامل نہیں کیا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ وزیر اعظم نے ربوہ کے واقعہ کے سلسلے میں جو موقف اختیار کیا ہے' وہ ملک کے وسیع تر مفادات اور بیرون ملک پاکستان کے وقار کی حفاظت کے پیش نظر بالکل درست ہے۔ قوم کو ترقی کی دشوار منزلیں حاصل کرنے کے لیے بہرحال نظم و ضبط اور قانون کے احترام کی شدید ضرورت ہے۔ اب یہ فیصلہ کرنا عوام کا کام ہے کہ وہ کوشش کر کے نظم و ضبط اور قانون کے احترام کی روایت قائم کریں گے یا ایسے حالات پیدا کریں گے جو ہر حکومت کے لیے وبال جان بن جائیں۔ (''جنگ'' کراچی' ۶ر جون ۷۴ء)

۷ر جون کے اخبارات کی رپورٹ

مرزا ناصر نے قبل از گرفتاری ضمانت کے لیے ہائیکورٹ میں درخواست دائر کی۔ سرکاری وکیل کی وضاحت کے بعد درخواست غیر موثر قرار دے دی گئی۔

آج کے اخبارات میں کئی لوگوں کی طرف سے بیانات و اشتہارات شائع

ہوئے کہ ہمارا قادیانیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

"نوائے ملتان" کی بندش کر دی گئی۔ "جسارت" کراچی کی اشاعت روک دی گئی۔

ایک سرکاری اعلان کے مطابق تمام بڑے شہروں اور گنجان آباد قصبوں میں دن پوری طرح امن سے گزرا۔ بازار اور دکانوں پر خریداری معمول کے مطابق ہوتی رہی۔ تاہم بہت سے چھوٹے قصبوں میں دو روز قبل لاہور میں سیاسی و مذہبی رہنماؤں کی عارضی نظربندوں کے خلاف ہڑتال رہی۔ لاہور میں لاہوری گیٹ سے باہر ایک دینی مدرسے کے تقریباً ۱۲۵ نوجوانوں نے جلوس نکالنے کی کوشش کی لیکن انہیں جلوس نکالنے کی اجازت نہیں دی گئی اور پولیس انہیں ٹرکوں میں ڈال کر لے گئی۔ تاہم چند گھنٹے بعد ان تمام افراد کو گھروں کو جانے کی اجازت دے دی گئی۔ ضلع رحیم یار خان میں ایک چھوٹے قصبے ظاہر پیر میں پولیس نے لوگوں کو جلوس نکالنے سے روکنے کی کوشش کی، جس پر مظاہرین نے پتھراؤ کیا، جس سے پولیس کا ایک سب انسپکٹر اور دو کانسٹیبل زخمی ہوگئے۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے لاٹھی چارج کیا۔

("امروز" ملتان)

پنجاب اسمبلی

سپیکر نے آج سید تابش الوری کی ایک تحریک التوا پر بحث ملتوی کر دی، جس میں کہا گیا تھا کہ گزشتہ روز ہڑتال کے موقع پر پولیس کے لاٹھی چارج کے باعث ایک نوجوان ہلاک ہوگیا ہے، لہٰذا اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جاوید ہاشمی کو پولیس لاہور جیل سے ڈیرہ غازی خان منتقل کرنا چاہتی ہے۔ ہاشمی صاحب کی طرف سے ان کے وکیل نے درخواست دائر کر دی کہ وہ علیل ہیں۔ عدالت نے ہاشمی صاحب کے طبی معائنہ کی ہدایت کر دی۔

نوٹ: اخبارات پر سنسر کے باعث اتنی معلومات میسر آئیں۔

۸ر جون کے اخبارات کی رپورٹ

ظفراللہ قادیانی کی ژاژ خائی

لندن' ۷ر جون قادیانی جماعت کے ایک رہنما اور عدالت انصاف کے سابق جج مسٹر محمد ظفراللہ نے الزام لگایا ہے کہ پنجاب میں ان کے فرقہ پر مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اور صوبہ کی انتظامیہ اور پولیس بے نیازی کا ثبوت دے رہی ہے۔ یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پنجاب میں قادیانیوں کے متعدد مکانات اور دکانیں لوٹ لی گئی ہیں' سینکڑوں قادیانی بے گھر ہو گئے ہیں۔ حکومت فرقہ وارانہ فسادات کی خبروں کو چھپا رہی ہے' جو اس بات کا ثبوت ہے کہ صورت حال ظاہری تاثر سے زیادہ سنگین ہے۔ آل انڈیا ریڈیو کے مطابق مسٹر ظفراللہ نے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ غیر جانبدار نہیں۔ انہوں نے عالمی اداروں سے اپیل کی کہ وہ حالات کا جائزہ لینے کے لیے اپنے مبصرین پاکستان بھیجیں۔ ("نوائے وقت" ۸ر جون)

حکومت کے زیر اہتمام علماء کا اجلاس

لاہور' ۷ر جون۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر محمد حنیف رامے نے آج علماء اور آئمہ مساجد سے انتہائی جذباتی انداز میں اپیل کی ہے کہ وہ نظم و نسق اور امن و امان بحال رکھنے اور جمہوریت کا تحفظ کرنے میں حکومت سے تعاون کریں۔ وزیر اعلیٰ صوبائی اسمبلی کی عمارت میں تقریباً تین سو مذہبی رہنماؤں سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا یہ بات علماء سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا کہ اسلامی رواداری کے جذبہ اور جمہوریت کو کچلنے کے خواہش مند کس طرح ایک مقدس مذہبی معاملہ پر عوام کے بھڑکے ہوئے جذبات کو تباہی اور تشدد کی طرف موڑ سکتے ہیں۔ انہوں نے پھر وضاحت کی کہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت ختم نبوت کے مسئلہ پر عوام سے پوری طرح متفق ہے مگر جمہوری طور پر منتخب شدہ کوئی حکومت شہریوں کے کسی بھی طبقہ کے خلاف قتل یا آتش زنی کی وارداتوں کی اجازت نہیں دے سکتی کیونکہ حکومت آئینی طور پر ہر طبقہ کے تحفظ کی ضامن ہے۔ انہوں نے کہا آئین میں ختم نبوت کے مقدس تصور کا قطعی تحفظ بھی موجود ہے۔ کوئی بھی شخص جو اس تصور پر ایمان نہیں رکھتا' صدر یا وزیر اعظم بننے کا اہل نہیں۔ انہوں نے کہا پیغمبری کی تکمیل و خاتمہ کے اس

تصور کو پوری اسلامی دنیا میں کہیں اور آئینی تحفظ حاصل نہیں۔ انہوں نے کہا ضرورت اس امر کی ہے کہ صورت حال کے تمام پہلو ذہن میں رکھ کر ٹھنڈے دل سے اجتماعی بھلائی کے لیے سوچا جائے تاکہ کوئی شخص حالات کا ناجائز فائدہ اٹھا کر ملک کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ انہوں نے رسول اکرمؐ کا حوالہ دیا' جو اپنے دشمنوں سے محبت اور رواداری کا سلوک کیا کرتے تھے۔

مسٹر رامے نے کہا مسلمانوں کا اتحاد اور یہ رواداری ہی اس پرانے مسئلہ کو حل کرنے کا موثر ترین طریقہ ہے جسے ربوہ کے حالیہ واقعہ نے پھر تازہ کر دیا ہے اور اسی طریقہ سے ختم نبوت کے تصور کی حفاظت ہو سکے گی اور اسے قائم و دائم رکھا اور مضبوط بنایا جا سکے گا۔ آئین کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر حنیف رامے نے بار بار سوال کیا کہ کیا علماء ایک اچھے مسلمان کی حیثیت سے یہ برداشت کر سکتے ہیں کہ اس دستاویز کو کوئی نقصان پہنچے جو نہ صرف اجتماعی طرز حیات' قومی اتحاد اور صوبائی خودمختاری کی ضامن ہے بلکہ اس میں واضح الفاظ میں مسلمان کی "تعریف" متعین کی گئی ہے اور تعریف میں ختم نبوت پر ایمان لازم قرار دیا گیا ہے۔

مسٹر رامے نے متنبہ کیا کہ ۱۹۵۳ء کے حالات کا اعادہ نہیں ہونے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا اس انتہائی مقدس اور پرامن جدوجہد میں یہ قتل و غارت گری اور لوٹ مار کی وارداتیں تھیں جنہوں نے ۲۱ برس پہلے مارشل لاء لگوایا اور پھر بار بار مارشل لاء لگنے کا راستہ ہموار کیا' جس سے جمہوریت تباہ ہوئی اور بالآخر مشرقی پاکستان علیحدہ ہو گیا۔ متعدد علماء نے بھی اس موقع پر خطاب کیا اور کہا کہ علماء اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے' جب تک قادیانیوں کے بارے میں ان کے مطالبات تسلیم نہیں کر لیے جاتے' تاہم ساتھ ہی انہوں نے یقین دلایا کہ وہ عوام کو سماج دشمن سرگرمیوں پر اکسانے میں ہرگز فریق نہیں بنیں گے۔ انہوں نے کہا کہ آتش زنی اور قتل و غارت گری ان کے عقاید کے منافی ہیں۔ ("نوائے وقت" ۸ر جون)

نواب زادہ نصراللہ خان کا بیان

لاہور' ۶ر جون پاکستان جمہوری پارٹی کے صدر نوابزادہ نصراللہ خان نے ایک

پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ ملک اس وقت داخلی و خارجی مسائل میں الجھا ہوا ہے۔ ایسے نازک موقع پر میں ملک' قوم اور حکومت کے مفاد میں اپیل کرتا ہوں کہ مجلس عمل کے مطالبات تسلیم کیے جائیں' تمام گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے اور تمام ناروا پابندیاں واپس لی جائیں ورنہ فضا خوشگوار نہیں ہوسکے گی۔ انہوں نے ربوہ میں ہونے والے واقعہ اور اس سے پیدا شدہ صورت حال پر وزیر اعظم بھٹو کی قومی اسمبلی کی اور وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر حنیف رامے کی صوبائی اسمبلی کی تقاریر کا ذکر کیا اور کہا کہ وزیر اعظم نے قومی اسمبلی میں کہا ہے کہ حزب اختلاف اس مسئلہ سے سیاسی مفاد حاصل کرنا چاہتی ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس واقعہ کے بعد جو ردعمل ظاہر ہوا' وہ کسی سیاسی اور دینی جماعت کی کوششوں کا نتیجہ نہ تھا بلکہ یہ عوامی روعمل تھا جو قادیانیوں کے حملہ کا فطری تقاضا تھا۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک ملک کی دینی اور سیاسی جماعتوں کا تعلق ہے' انہوں نے قادیانیوں کی ہمیشہ مخالفت کی ہے۔ اس فرقہ نے عام انتخاب میں پیپلزپارٹی کو ووٹ دیئے اور ان کی حمایت کی تاکہ پیپلزپارٹی ان کے عزائم میں رکاوٹ نہ بن سکے' اس لیے ربوہ کا حملہ بھی اسی تاثر کا نتیجہ تھا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اس موقع پر رواداری کا مظاہرہ نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن وزیر اعظم بھٹو اور قادیانی لیڈروں نے اس واقعہ کی مذمت تک نہیں کی۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ کے اس بیان کو درست قرار نہیں دیا جو مذہبی و سیاسی رہنماؤں کی گرفتاری کے ضمن میں اسمبلی میں دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے جلسہ کا اعلان کیا تھا' پابندی بعد میں لگائی گئی ہے۔ ہم نے ایک روز قبل پریس کانفرنس میں بعض قومی مطالبات پیش کیے تھے جو شائع نہ ہوسکے' اس لیے ہم مجبور تھے کہ اپنا موقف عوام تک جلسہ کے ذریعہ پہنچائیں۔

انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ہم سے بہتر سلوک کا ذکر کیا ہے' غالباً وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہم پر تشدد نہیں کیا گیا۔ حالانکہ ملک بھر میں گرفتاریاں جاری ہیں۔ طلبا' علما' وکلا' دکاندار اور شریف شہری گرفتار کیے گئے۔ ان کے ساتھ نہایت سنگ دلانہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ انہیں جیل میں سی کلاس دی گئی ہے۔ ان کی ضمانت نہیں ہو رہی اور نہ ہی ان کے رشتہ داروں کو ملنے کی اجازت ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نے مولانا عبیداللہ انور کے ضمن میں جو کہانی گھڑی ہے' اس کی مذمت کرنے

کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مولانا عبیداللہ انور اپنے گھر سے سینکڑوں رفقاء کے ہمراہ مسجد تک پیدل گئے اور اخبار نویسوں نے انہیں دیکھا۔

انہوں نے ڈی پی آر کے تحت مساجد میں لاؤڈ سپیکر کی پابندی کی شدید مذمت کی اور کہا کہ انگریزوں کے دور میں بھی اس طرح کی پابندی نہیں لگائی گئی۔

لاہور میں تیس طلبا گرفتار کر لیے گئے

لاہور' ۷ر جون آج نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد نیلا گنبد سے لاہور کے مختلف تعلیمی اداروں کے طالب علموں نے واقعہ ربوہ کے خلاف ایک بڑا احتجاجی جلوس نکالا۔ نماز جمعہ کے بعد طالب علم رہنماؤں نے مسجد میں تقاریر کیں۔ بعد میں ان طالب علم رہنماؤں کو مسجد سے نکلتے ہی موقع پر موجود پولیس افسروں نے گرفتار کر لیا۔ گرفتار ہونے والوں میں پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے صدر مسٹر فرید پراچہ' سیکرٹری جنرل عبدالشکور' انجینئرنگ یونیورسٹی کے صدر مسٹر نعیم سرویا اور دیگر ۲۵ کے قریب طلبا شامل ہیں۔ ان طالب علم رہنماؤں کی گرفتاری کے بعد طلبا اور نمازیوں نے نیلا گنبد سے جی پی او تک دفعہ ۱۴۴ کی وجہ سے چار چار کی ٹولیوں میں احتجاجی جلوس نکالا۔ جلوس کے شرکاء نے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے۔ جی پی او پر جلوس پرامن طور پر منتشر ہوگیا۔ آج نماز سے قبل ہی پولیس اور سیکورٹی فورس کی بھاری جمعیت نیلا گنبد چوک میں متعین کر دی گئی تھی۔ تاہم کسی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔

حافظ آباد میں ہڑتال

حافظ آباد' ۷ر جون یہاں ہجوم نے املاک جلا دیں۔ شہر میں دو روز مکمل طور پر ہڑتال رہی۔ پہلے روز ہجوم پر ایک قادیانی فرقے کے خاندان نے فائرنگ کی۔ پولیس نے صوبائی اسمبلی کے رکن فدا حسین' مظفر احمد باجوہ' شیخ عطاء اللہ اور ان کے ساتھیوں کے خلاف پرامن عوام پر فائرنگ کر کے زخمی کرنے کے الزام میں اقدام قتل کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے۔ صوبائی اسمبلی کے رکن اور اس کے ساتھیوں نے پرامن فضا کو مکدر بنانے اور ہڑتال کو ناکام کرنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا تھا لیکن

عوام کو اس طریقہ کار پر اشتعال آگیا تو انہوں نے ایک روز احتجاجی طور پر ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا تھا' تاہم انتظامیہ نے امن و امان بحال کرنے کے لیے حتی المقدور کوشش کی اور اب حالات پر سکون ہیں۔ انتظامیہ کی حکمت عملی سے حالات خوشگوار رہے۔ امن کمیٹی کے صدر مولانا الطاف حسین اور دیگر سماجی مذہبی انجمنوں کے رہنماؤں نے حکومت کو تاریں ارسال کی ہیں' جن میں الزام عاید کیا گیا ہے کہ مقامی ممبر صوبائی اسمبلی نے خوشگوار فضا کو مکدر بنایا' جس سے عوام مشتعل ہوگئے تھے۔ تاروں میں کہا گیا ہے کہ حالات ابتر بنانے میں ممبر صوبائی اسمبلی کا ہاتھ ہے جبکہ ان کے خلاف تھانہ میں مقدمہ درج ہوچکا ہے۔ ایک جلسہ عام میں مقررین نے عوام کو تلقین کی کہ وہ ملکی حالات کی نزاکت کو سمجھیں اور پرامن طور پر احتجاج کریں اور توڑ پھوڑ کی کارروائیوں سے اجتناب کریں۔ شہر میں امن و امان بحال کرنے کے لیے مقامی اسسٹنٹ کمشنر نے امن کمیٹی کی تشکیل دے دی ہے۔ اس کے علاوہ مرزائی فرقہ کو اقلیت قرار دینے کے لیے ایک تنظیم قائم کی گئی ہے' جس میں جمعیت علمائے اسلام' جمعیت علمائے پاکستان' جماعت اسلامی' جمہوری پارٹی' خاکسار تحریک اور دیگر مذہبی و سیاسی جماعتوں کے نمائندے شامل ہیں۔

مسلم لیگ کے گرفتار کارکنوں کی رہائی کا مطالبہ

لاہور' ۷ر جون۔ پاکستان مسلم لیگ (پنجاب زون) کے جنرل سیکرٹری اور بلدیہ میاں چنوں کے سابق نائب صدر غلام حیدر وائیں نے سٹی مسلم لیگ میاں چنوں کی مجلس عاملہ کے رکن سردار محمد' مقامی علماء اور دیگر طالب علم رہنماؤں کی حالیہ گرفتاری کی شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ شہر میں خوشگوار فضا قائم کرنے کے لیے ان رہنماؤں کو فوری طور پر رہا کر کے ان کے خلاف مقدمات واپس لیے جائیں' نیز میاں چنوں اور خانیوال سے جن دیگر کارکنوں کے خلاف بلاوجہ پولیس کارروائی عمل میں لائی گئی ہے' اسے ختم کیا جائے۔

شورکوٹ میں اجتماعی جمعہ

شورکوٹ' ۷ر جون شورکوٹ شہر میں ۳۱ر مئی جمعہ کو مسلمانوں کے تمام فرقوں

نے جامع مسجد نور محمد اکٹھے نماز جمعہ ادا کی۔ مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ اس اجتماع عظیم سے مولانا محمد بشیر خاکی' مولانا محمد بشیر نوری' محمد شریف صابری' مولانا محمد صدیق اعظمی اور میاں محمد افضل شاکر' امیر جماعت اسلامی شورکوٹ نے خطاب کیا۔ طلبا کے قائدین نے خطاب کیا۔ متفقہ طور پر مطالبہ کیا گیا کہ (۱) ربوہ میں غنڈہ گردی کے مرتکب ہزاروں افراد تھے۔ ان سب کو سخت سزا دی جائے۔ (۲) قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ (۳) ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ (۴) انجمن احمدیہ ربوہ کو اوقاف کی تحویل میں لیا جائے۔ عوام میں بے پناہ جوش و خروش تھا۔ شورکوٹ شہر میں جلوس بھی نکلے اور مشتعل ہجوم نے کچھ دکانیں جلا ڈالیں۔ تین آدمی شدید زخمی ہوگئے۔

امیر جماعت اسلامی میاں طفیل محمد نے ملتان میں زخمی طلبا کی عیادت کی۔

لائل پور جماعت اسلامی کے امیر طفیل محمد ضیاء نے اخباری بیان میں کہا ہے کہ حکومت سندھ اور حکومت پنجاب کی جانب سے خبروں کی اشاعت پر ناروا پابندی سے عوام کو نہ صرف بنیادی حق سے محروم کر دیا گیا ہے' بلکہ عوام کے دلوں میں بے سروپا شکوک بھی ابھر رہے ہیں اور حکومت کے اس عاقبت نااندیشانہ فعل سے حکومت پر عوام کا اعتماد بھی مجروح ہوا ہے۔ انہوں نے کراچی کے اساتذہ پر بہیمانہ تشدد کی پرزور مذمت کی اور کہا کہ اس سے پہلے کسی بھی حکومت نے اساتذہ کو اس طرح ظالمانہ تشدد کا نشانہ نہیں بنایا۔ مولانا طفیل احمد ضیاء نے مطالبہ کیا کہ اخبارات پر سنسر لگانے کے فیصلہ پر نظرثانی کی جائے اور معماران قوم کے خلاف متشددانہ کارروائیاں بند کی جائیں۔

جیکب آباد

یہاں ربوہ اسٹیشن پر مسلمان طلبا پر حملہ کی خبر ملتے ہی شہریوں میں شدید غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ مجلس عمل کی اپیل پر شہر کی تمام اہم جامع مسجدوں کے خطیب حضرات نے مندرجہ بالا واقعہ پر شدید احتجاج کیا۔

نماز جمعہ سے قبل گورنمنٹ کالج جیکب آباد سے اسلامی جمعیت طلبا کی سرکردگی میں طلبا کا ایک جلوس نکالا گیا۔ جلوس کے شرکاء نعرے لگاتے ہوئے چھتری

چوک پہنچے' جہاں مسٹر محمد عظیم کھوسہ' محمد ایوب پٹھان اور دیگر طلبا نے ربوہ کے واقعہ پر غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔

ہارون آباد میں ہڑتال

ہارون آباد' ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ہونے والے اشتعال انگیز واقعہ کے خلاف احتجاج کے لیے دوسرے روز بھی ہارون آباد شہر میں تمام دن مکمل ہڑتال رہی۔ ہزاروں شہریوں نے اپنے شدید ردعمل کے اظہار کے لیے دفعہ ۱۴۴ کے باوجود زبردست احتجاجی جلوس نکالا۔ مظاہرین نے "ختم نبوت زندہ باد" اور "مرزائیوں کو اقلیت قرار دو" کے پرجوش نعرے لگائے۔ مختلف مقامات پر طالب علم رہنماؤں رؤف طاہر' ارشاد قمر اور عبدالحمید قریشی نے عوام سے خطاب کیا۔

روزانہ اخبارات میں بعض لوگوں کے بیانات شائع ہو رہے ہیں کہ ہم قادیانی نہیں۔ مثلاً آج کے اخبار میں دو اشتہار شائع ہوئے:

ازالہ غلط فہمی

عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ میرا یا میرے اہل خانہ کا قادیانی جماعت یا مرزائیت سے کوئی تعلق نہ پہلے کبھی تھا اور نہ اب ہے۔ لہٰذا ہمارے بارے میں کوئی غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔

اظہر امین شیخ' پروپرائیٹر کراؤن موٹر سٹور جنرل بس سٹینڈ' بادامی باغ' لاہور

ہم مرزائی نہیں ہیں

بعض لوگوں نے مجھے مرزائی مشہور کر رکھا تھا' جس کی میں اور میرے بھائی حلفاً" تردید کرتے ہیں۔ ہم بحمداللہ مسلمان ہیں اور اہل سنت والجماعت عقیدہ رکھتے ہیں۔ مرزائیوں سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔

چودھری محمد رفیق' چودھری عنایت اللہ مالکان رفیق ویونگ فیکٹری' کھچر والی (گوجرانوالہ)

علماء کا رائے کی موجودگی میں کلمہ حق

لاہور' ۷؍ جون علماء نے آج صوبائی وزیر اعلیٰ مسٹر محمد حنیف رامے پر واضح کر دیا ہے کہ وہ قادیانیوں کے بارے میں اپنے بنیادی مطالبات سے دستبردار ہونے کے لیے کسی صورت میں تیار نہیں ہیں۔ صوبائی وزیر اعلیٰ نے آج تقریباً دو ڈھائی سو کے قریب علماء سے خطاب کیا' جس کے بعد علامہ احسان الٰہی ظہیر' تحریک استقلال اور بعض دوسرے علماء نے وزیر اعلیٰ پر واضح کر دیا کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے' ربوہ کو کھلا شہر بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسلمانوں کے بنیادی مطالبات ہیں۔ بعض علماء نے وزیر اعلیٰ کی طرف سے تقریب کے بعد چائے کی دعوت کو بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا' تاہم تمام علماء نے یقین دلایا کہ وہ پرامن جدوجہد پر یقین رکھتے ہیں اور فساد نہیں چاہتے لیکن یہ پرامن جدوجہد مطالبات کی منظوری تک جاری رہے گی۔

اسلام آباد' لاہور' رحیم یار خاں' کراچی

سرکاری اعلامیہ

لاہور' ۷؍ جون۔ پنجاب میں آج جمعہ نہایت پرامن طریقے سے گزر گیا۔ کروڑوں مسلمان' جنہوں نے ملک کی ہزاروں مساجد میں نماز جمعہ ادا کی' کسی کو امن و امان کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دی۔ حکومت پنجاب کی طرف سے جاری ہونے والے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ اسلام آباد میں بڑی مسجد سے ایک جلوس نکالا گیا جو قومی اسمبلی کی عمارت تک جانا چاہتا تھا لیکن اس کی اجازت نہیں دی گئی اور آنسو گیس کے استعمال و ہلکے لاٹھی چارج کے بعد ہجوم کو منتشر کر دیا گیا۔ صوبے کی مساجد میں علماء نے موجودہ صورت حال پر اظہار خیال کیا' تاہم انہوں نے ایسی کوئی بات کہنے سے گریز کیا' جس کے نتیجے میں لاقانونیت کی کارروائیوں کو ہوا ملے۔ فی الحقیقت انہوں نے انتہائی شدومد سے یہ بتایا کہ تشدد اور تباہ کاری میں ملوث ہونے والا ہر شخص اسلام کے جذبے کے خلاف کام کا مرتکب ہوگا اور کسی بھی طرح اس مقصد میں معاون نہیں ہوگا جو عوام کے ذہنوں میں ہے۔ لاہور میں صرف مسجد نیلا گنبد سے نماز جمعہ کے بعد ایک جلوس نکالنے کی کوشش کی گئی۔ مدرسوں کے طلبا اور

زیادہ تر نوجوانوں پر مشتمل ہجوم نے جلوس نکال کر مال روڈ تک جانا چاہا۔ ضلعی حکام نے انہیں ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی۔ تاہم ہجوم جنرل پوسٹ آفس تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا جہاں جلوس سے افراد نے گرفتاریاں پیش کیں اور پولیس بیس افراد کو پکڑ کر اپنے ساتھ لے گئی۔ رحیم یار خان میں آج آتش زنی کا ایک معمولی واقعہ ہوا۔

کراچی

کراچی میں آج دو سرکاری گاڑیاں جلا دی گئیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی طرف سے جاری ہونے والے ایک پریس نوٹ کے مطابق صنعتی علاقے میں کشیدگی کے پیش نظر کراچی کی انتظامیہ نے کسی ناخوشگوار واقعے کو روکنے کے لیے کارروائیاں کی تھیں۔ سرکاری و نجی املاک کی حفاظت کے لیے پولیس اور ڈپٹی مجسٹریٹ کو متعین کیا گیا تھا۔ دن بھر صنعتی علاقے میں امن رہا۔ سائٹ کے علاقے میں بعض ٹیکسٹائل ملیں بند رہیں۔ لانڈھی کے علاقے میں تمام صنعتی اداروں میں معمول کے مطابق کام ہوتا رہا۔ بعض شرپسندوں نے ڈرگ کالونی گیٹ کے قریب کسی اشتعال کے بغیر ایک اومنی بس کو آگ لگا دی۔ اس میں ملوث بہت سے افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور تحقیقات جاری ہیں۔

قومی اسمبلی میں معرکہ

اسلام آباد' ۷ر جون۔ آج قومی اسمبلی میں بھارت کے ایٹمی دھماکہ پر حزب اختلاف کی تحریک التوا پر بحث کے دوران حزب اختلاف کے ارکان ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔ چودھری ظہور الٰہی تقریر کر رہے تھے کہ تحریک استقلال کے احمد رضا قصوری نے اپنی نشست پر کھڑے ہو کر کہا کہ اسمبلی کے باہر مظاہرین جمع ہیں' جو عمارت کے قریب آنا چاہتے ہیں مگر ان کو دور روک دیا گیا ہے۔ اس پر وفاقی وزیر داخلہ خان عبدالقیوم خان نے حزب اختلاف پر الزام عاید کیا کہ وہ موجودہ صورت حال سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتی ہے اور عوام کو اکسانے کی کوشش کر رہی ہے۔ جمعیت علمائے اسلام کے مولانا مفتی محمود اور حزب اختلاف کے دیگر ارکان کھڑے ہو گئے اور سب نے بولنا شروع کر دیا۔ اس پر وفاقی وزیر قانون و پارلیمانی امور مسٹر عبدالحفیظ

پیرزادہ نے کہا کہ حزب اختلاف حکومت پر بے بنیاد الزامات لگا کر زہر پھیلانے میں کوشاں ہے۔ وزیر قانون نے کہا کہ ان کی اطلاع کے مطابق مولانا مفتی محمود نے مظاہرین سے کہا ہے کہ وہ قومی اسمبلی کے ارکان ہاسٹل کی طرف جلوس نکال کر آئیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ مظاہرین ایک ایسے رکن اسمبلی یہاں تک لائے ہیں جن کو نہ تو ملکی آئین کی پرواہ ہے اور نہ ہی قومی اسمبلی کی۔ اس پر مسٹر حامد یسین چیف وہپ پارلیمانی پارٹی نے کہا کہ کسی قسم کی کوئی گڑبڑ نہیں ہے' یہ مظاہرین ارکان اسمبلی کے ہاسٹل میں گھس آئے تھے اور ارکان قومی اسمبلی کی طرف سے زور دینے کے باوجود انہوں نے ہاسٹل خالی کرنے سے انکار کر دیا۔ حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے مابین اس جھڑپ کے دوران حزب اختلاف کے ارکان ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔

لندن ٹیلی گراف

لندن' ۷ر جون۔ آج یہاں ڈیلی "ٹیلی گراف" میں اس کے پاکستانی نمائندہ کا مراسلہ شائع ہوا ہے کہ پنجاب میں واقعہ ربوہ ریلوے اسٹیشن' وزیر اعظم بھٹو کے خلاف بین الاقوامی سازش ہے۔ کراچی کے اس نامہ نگار نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان فرقہ وارانہ فسادات میں غیر ملکی افراد کا ہاتھ ہے۔ بی بی سی کے نمائندہ اسلام آباد نے اطلاع دی ہے کہ کراچی میں متحدہ جمہوری محاذ کی اپیل پر احتجاجی ہڑتال ہوئی ہے۔ نامہ نگار نے مولانا مفتی محمود کے حوالے سے یہ خبر بھی ارسال کی ہے کہ قادیانیوں کے خلاف تحریک اب سرحد اور بلوچستان میں بھی شروع ہو چکی ہے اور ان دونوں صوبوں میں لوگ امتناعی قوانین کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

خدا اپنی فوجوں کے ساتھ آ رہا ہے
ربوہ کی دیوار پر قادیانیوں کا نعرہ

لاہور' ۷ر جون معلوم ہوا ہے کہ ربوہ میں قادیانی فرقہ نے حال ہی میں سیمنٹ کی ایک بڑی دیوار پر جلی حروف میں ایک انگریزی عبارت درج کی ہے' جس

میں کہا گیا ہے کہ "خدا اپنی فوجوں کے ساتھ آ رہا ہے"۔ باخبر ذرائع کے مطابق یہ نعرہ قادیانی فرقہ کے سربراہ کی ۱۹۵۳ء کی ایک طویل تحریر سے ماخوذ ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس تحریر کا مندرجہ بالا اقتباس ایک بار پہلے بھی اس وقت قادیانی جماعت نے نعرے کی صورت میں مشہور کیا تھا' جب قادیانیوں کے خلاف ۱۹۵۳ء میں تحریک چلائی گئی تھی۔ اس نعرے کی تشہیر کے کچھ دن بعد مارشل لاء لگا دیا گیا تھا۔

۹ر جون کے اخبارات کی رپورٹ

صوبائی وزیر مال مسجد میں

گوجرانوالہ' ۸ر جون صوبائی وزیر مال رانا اقبال احمد خان نے کہا ہے کہ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کر دیا ہے کہ حکومت ختم نبوت پر یقین رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عوام کے جذبات و احساسات سے پوری طرح آگاہ ہے۔ انہوں نے یہ بات جامع مسجد اہلسنّت والجماعت میں نماز جمعہ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت عوام کے مطالبات پر پوری توجہ دے رہی ہے مگر بعض شرپسند عناصر پرسکون حالات کو خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حکومت نے ایسے افراد پر کڑی نگاہ رکھی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اس وقت انتہائی نازک دور سے گزر رہا ہے۔ بعض طاقتیں ملک میں انتشار اور افراتفری پھیلا کر پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر تلی ہوئی ہیں مگر پرامن شہری ان کے مذموم عزائم کو خاک میں ملا دیں گے۔

طلبا کے ساتھ اشتعال انگیز رویہ کی سخت مذمت

میاں چنوں' ۸ر جون۔ پاکستان مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے مقامی صدر میاں محمد امیر بودلہ' سینئر نائب صدر طاہر اقبال سندھو' جنرل سیکرٹری مبشر سعید خاں' پاکستان مسلم لیگ رضاکار یوتھ فورس کے سیکرٹری نشر و اشاعت مسٹر غلام احمد نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر کالج ملتان کے طلبا کے ساتھ ناروا سلوک پر سخت غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ نشتر کالج ملتان کے طلبا کو جس بے دردی

سے مارا پیٹا گیا ہے' اس سے ہر مسلمان کا دل تڑپ اٹھا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ جماعتوں کو اتنی کھلی چھٹی نہ دی جائے کہ جس سے خانہ جنگی کی صورت پیدا ہو جائے۔ مٹھی بھر لوگوں نے طلبا کی طرف سے نعرہ بازی کو مذہبی رنگ دے کر جو ظلم کیا ہے' اس کی پاکستان کی تاریخ میں آج تک مثال نہیں ملتی۔ اس واقعہ کی ہائیکورٹ کے جج سے تحقیقات کروائی جائے اور اس واقعہ کے ذمہ دار افراد کو سخت سزا دی جائے۔

دو خاندان مرزائیت سے توبہ کر کے مسلمان ہو گئے

لالہ موسیٰ کے وارڈ نمبر ۵' محلہ صابری کے دو خاندان مرزائیت سے توبہ کر کے مسلمان ہو گئے۔ انہوں نے مولانا غلام قادر اشرفی صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور اس موقع پر مولانا سید بشیر شاہ صاحب' مولانا غلام ربانی چشتی اور دیگر معزز شہری موجود تھے۔ ان دونوں خاندانوں کے اسلام قبول کرنے پر لالہ موسیٰ کے مسلمان شہریوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ایک خاندان کا سربراہ محمد ظفر ولد بشارت احمد ہے۔ ظفر کی بیوی ثریا بیگم بھی مسلمان ہو گئی ہے۔ اس خاندان کے دوسرے افراد کے نام یہ ہیں جو مسلمان ہوئے ہیں۔ یہ سب ظفر کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں: پرویز اختر' نوید اختر' وحید اختر' متین احمد' نعیم احمد' وسیم احمد' تسلیم احمد' ناصر احمد' سجاد احمد' شاہد احمد' راحیلہ شاہین' نبیلہ ظفر' ثمینہ ظفر--- دوسرے خاندان کا سربراہ محمد یوسف ولد بشارت احمد ہے۔ اس کی بیوی مبارکہ بھی مسلمان ہو گئی ہے۔ یہ یوسف اور مبارکہ دونوں کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ ندیم اختر' روبینہ شاہین' ثمینہ اختر' تنویر احمد' شکیل احمد' عصمہ شہزادی' عتیق احمد۔ ان کے اسلام قبول کرنے پر حاضرین کی ٹھنڈے مشروب سے تواضع کی گئی۔

گوجرانوالہ

پاکستان مسلم لیگ گوجرانوالہ کے جنرل سیکرٹری علامہ عزیز انصاری' تحریک استقلال گوجرانوالہ کے صدر' سرفروش تنظیم گوجرانوالہ کے سیکرٹری حافظ محمد رفیق وڑائچ' پاک تنظیم گوجرانوالہ کے صدر محمد یونس کھوکھر اور جمعیت علمائے اسلام کے

علامہ محمد احمد کے علاوہ متعدد شہریوں نے گوجرانوالہ میں اندھا دھند گرفتاریوں کی شدید مذمت کی ہے۔ ان رہنماؤں نے کہا ہے کہ لوٹ مار کرنے والوں کا محاسبہ کرنا ایک مستحسن اقدام ہے لیکن انتظامیہ نے کئی ایسے افراد کو بھی گرفتار کر لیا ہے' جن کا ان واقعات سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ان شہریوں کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔

متحدہ محاذ میں شامل سیاسی جماعتوں کا ہنگامی اجلاس

لاہور' ۸ر جون متحدہ جمہوری محاذ میں شامل سیاسی جماعتوں کے سربراہوں اور مرکزی مجلس عمل کا ایک ہنگامی اجلاس کل شام پانچ بجے لاہور میں منعقد ہو گا۔ اجلاس میں موجودہ ملکی صورت حال پر غور کیا جائے گا۔ اجلاس میں متحدہ محاذ کے صدر پیر صاحب پگاڑو' جمعیت علماء اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا مفتی محمود' جمہوری پارٹی کے صدر نوابزادہ نصراللہ خاں' جماعت اسلامی کے امیر میاں طفیل محمد' جماعت اسلامی کی پارلیمانی پارٹی کے لیڈر پروفیسر عبدالغفور' جمعیت علماء پاکستان کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی' خاکسار تحریک کے رہنما حاجی محمد سرفراز' قومی اسمبلی کے رکن مسٹر شیرباز خاں مزاری اور نیشنل عوامی پارٹی کے صدر مسٹر عبدالولی خاں شرکت کریں گے۔

صوبائی اسمبلی میں حنیف رامے کی معافی

انہوں نے مولانا عبیداللہ انور کے مسجد وزیر خاں تک چارپائی پر لیٹ کر آنے کے واقعہ کے بارے میں کہا کہ مولانا جو کہتے ہیں' وہی صحیح ہے کیونکہ مولانا سی آئی ڈی کے کسی آدمی کے مقابلے میں زیادہ قابل اعتماد ہیں۔ میں نے ان سے معذرت کر لی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ربوہ کو ریاست در ریاست نہیں بننے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے کسی افسر کو ربوہ جانے سے نہیں روکا گیا۔ آخر ربوہ سے گرفتاریاں ہوئیں' "الفضل" پر وہیں چھاپہ پڑا' مرزا ناصر احمد سے پولیس نے وہیں رابطہ قائم کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ متحدہ جمہوری محاذ کے رہنما کل لاہور شوق سے تشریف لائیں لیکن خدا کے لیے قتل و غارت کے لیے نہ آئیں' جمہوری عمل کے لیے آئیں۔ انہوں نے کہا کچھ لوگ اس دینی عقیدے کو

سیاسی مسئلہ بنا رہے ہیں۔

تحریک استقلال میدان تحریک میں

لاہور' ۸ر جون تحریک استقلال کے مرکزی دفتر سے کارکنوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ربوہ اسٹیشن پر قادیانیوں کی جارحیت کے خلاف تحریک میں بھرپور حصہ لیں۔ پارٹی کے سینئر نائب صدر مسٹر وزیر علی نے تحریک کے کارکنوں کے نام ایک گشتی مراسلہ میں کہا ہے کہ پارٹی نے ۳ر جون کو اس ضمن میں بیان جاری کیا تھا لیکن ایسی خبروں پر مکمل پابندی کی وجہ سے یہ بیان اخبارات میں شائع نہ ہوسکا۔ صورت حال یہ ہے کہ نشتر میڈیکل کالج کے طلبا کے بیانات سے یہ واضح ہوگیا ہے کہ یہ واقعہ سوچ سمجھے منصوبے کے تحت ہوا ہے۔ یہ منصوبہ غور و خوض کے ساتھ سات دنوں میں تیار ہوا۔ پاکستان کی آبادی میں قادیانیوں کی تعداد بہت قلیل ہے۔ ایسی کم تعداد کا قانون ہاتھ میں لینا بہت معنی خیز اقدام ہے۔ قادیانیوں نے ارادتاً" خود تشدد کو دعوت دی ہے۔ یہ باور کرنا مشکل ہے کہ قادیانیوں کی قیادت نے ایسا سنگین فیصلہ عاقبت نااندیشی یا وقتی ہیجان کے تحت کیا ہو۔ واقعات نشاندہی کرتے ہیں کہ ٹرین پر حملہ کر کے قادیانیوں نے مسٹر بھٹو کا امتحان لینا چاہا ہے کہ حکومت حاصل کرنے میں ہم نے پارٹی کی جو امداد کی تھی' اس کی قیمت ادا کرو۔ اب ہماری پشت پناہی کر کے پاکستان میں ہماری طاقت کا سکہ منواؤ ورنہ ہم اپنے اسلحہ اور تنظیم کے بل بوتے پر ملک میں فساد برپا کر دیں گے' جس سے ملک کا نظام درہم برہم ہوگا اور اس جماعت کی حمایتی پڑوسی طاقت کو پاکستان میں پھر مداخلت کا جواز مل جائے گا۔ مراسلے میں کہا گیا ہے کہ احمدیوں کا یہ دو دھاری وار نہایت خطرناک نتائج کا حامل ہوسکتا ہے۔

کمالیہ میں ہڑتال اور جلوس

کمالیہ' ۸ر جون۔ کمالیہ میں سانحہ ربوہ کے خلاف آج مکمل ہڑتال ہوئی۔ عیدگاہ سے علماء اور خاکسار رہنما امیر حبیب اللہ خان سعدی سابق ایم پی اے کی قیادت میں ایک پرامن جلوس نکالا گیا۔ جلوس کے شرکاء "ختم نبوت زندہ باد"۔ "قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو" اور دیگر نعرے لگا رہے تھے۔ جلوس کے ہمراہ

ریزیڈنٹ مجسٹریٹ چل رہے تھے۔ پولیس جلوس کے ساتھ نہیں تھی۔ جب جلوس میونسپل پارک کے قریب پہنچا تو پولیس نے لاٹھی چارج اور فائرنگ شروع کر دی۔ مظاہرین کی طرف سے بھی پتھراؤ کیا گیا ہے' جس کے نتیجے میں امیر حبیب اللہ خان سعدی سابق ایم پی اے' رانا عبدالواجد خان تسیم نامہ نگار "نوائے وقت" ایک اے ایس آئی اور متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ اس واقعے کے بعد پولیس کے اعلیٰ حکام موقع پر پہنچ گئے۔ اب صورت حال قابو میں ہے۔ امیر حبیب اللہ خان سعدی سمیت متعدد افراد کے خلاف مقدمات درج کر لیے گئے ہیں۔

اپوزیشن نے بجٹ اجلاس کا بائیکاٹ کیا

اسلام آباد' ۸ر جون قومی اسمبلی اپوزیشن نے آج بجٹ اجلاس کا بائیکاٹ کیا اور وزیر خزانہ کی تقریر کے دوران کوئی رکن ایوان میں نہ آیا۔ اس کی وجہ مولانا شاہ احمد نورانی نے گزشتہ رات بتائی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ اپوزیشن کے پارلیمانی گروپ نے گزشتہ روز وزیر قانون مسٹر پیرزادہ کے رویہ کے خلاف احتجاج کے طور پر صرف بجٹ کے آج کے اجلاس کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا ہے۔ یاد رہے کہ کل گورنمنٹ ہوسٹل پر ہنگامہ اور پولیس زیادتی کے بارے میں وزیر قانون اور اپوزیشن کے ارکان میں شدید جھڑپ ہوئی تھی۔

وزیر اعظم لاہور آ رہے ہیں

لاہور' ۸ر جون۔ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو پیر کے روز لاہور پہنچیں گے اور قادیانیوں کے مسئلہ کا کوئی حل تلاش کرنے کے لیے مختلف مذہبی' سیاسی رہنماؤں کے ساتھ بات چیت کریں گے۔ اس بات کا انکشاف وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر محمد حنیف رامے نے ایک پریس کانفرنس میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مسئلہ کا مستقل حل تشدد کے ذریعہ تلاش نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس کے لیے افہام و تفہیم کے جذبہ کی ضرورت ہے۔ وزیر اعلیٰ سے پریس کانفرنس میں اس مسئلہ کے مستقل حل کے بارے میں سوال کیا گیا تھا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ میں نے اس مسئلہ کے بارے میں وزیر اعظم سے درخواست کی تھی اور وہ پیر کے روز مختلف رہنماؤں سے ملاقات کے لیے لاہور آ

رہے ہیں۔

بھارتی ایٹمی دھماکہ ـــــ ہم کیا کر رہے ہیں؟
قادیانی مسئلہ کو بھی ہمیشہ کے لیے ختم کیجئے

وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے قومی اسمبلی میں ایک تحریک التوا پر بحث کو سمیٹتے ہوئے بالکل بجا کہا ہے کہ بھارت کے ایٹمی دھماکہ سے نہایت سنگین اور نازک صورت حال پیدا ہوگئی ہے اور پاکستان کو تاریخ میں کبھی اتنے بڑے چیلنج کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ وزیر اعظم بھٹو کا یہ ارشاد بھی سو فیصد درست ہے کہ بھارت نہ صرف جنگ کی صورت میں بلکہ بلیک میل اور اپنی دھونس جمانے کے لیے بھی ایٹمی اسلحہ استعمال کر سکتا ہے۔ بھارتی حکمرانوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا ظلم' فریب' زیادتی اور دھوکہ روا نہیں رکھا کہ ایٹمی طاقت کے پرامن استعمال کے بارے میں ان کی یقین دہانیوں پر اعتبار کر لیا جائے۔ پاکستان کو روز اول سے ہی ذہنی طور پر تسلیم نہ کرنے والے بھارتی حکمرانوں نے امن و آشتی کے نام پر ہی پاکستان کو تین مرتبہ جارحیت کا نشانہ بنایا' اسے دو لخت کیا اور اس کے مزید حصے بخرے کرنے کی ناپاک کوششوں میں مصروف ہیں۔ وزیر اعظم نے یہ کہہ کر بالکل عوام کی ترجمانی کی ہے کہ "پاکستانی قوم اس چیلنج کا بھی پورے عزم و ثبات اور پامردی سے مقابلہ کرے گی اور بھارت ہمیں سیاسی طور پر بلیک میل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکے گا"۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ہم اس خطرہ سے عہدہ برآ ہونے کے لیے کیا کر رہے ہیں۔ خطرہ صرف بھارت میں روایتی اسلحہ کی بھرمار اور اس کے ایٹمی طاقت بننے سے ہی نہیں بلکہ وہ "راکٹری اور میزائل" میں بھی "سوپر پاور" کی حیثیت اختیار کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہا ہے اور اس مقصد کے لیے وہ کیمیاوی اور جراثیمی اسلحہ بھی تیار کر سکتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہم اس ابھرتے ہوئے سامراج کی ممکنہ جارحیت کے خلاف تحفظ کی کوئی ضمانت حاصل کر سکے ہیں یا نہیں؟ اور ہم اس بھیانک خطرہ کا احساس کرنے کے باوجود اپنی ایٹمی طاقت کو ترقی دینے اور خود ایٹمی ہتھیار تیار کرنے کا بھی کوئی اہتمام کر رہے ہیں یا نہیں۔ یہ مسئلہ صرف شور مچانے اور پراپیگنڈے کے بل

بوتے پر تو حل نہیں ہوسکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ اب بھارت کے پاس ایٹم بم ہے اور ہمارے پاس نہیں۔

پاکستان کے تمام محب وطن شہریوں کو بھارت کے حالیہ ایٹمی دھماکہ نے ایک اذیت ناک تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ ان کے تشویش و اضطراب میں یہ دیکھ کر اور بھی اضافہ ہوتا ہے کہ ملک میں انتشار' افراتفری اور بدامنی فروغ پا رہی ہے اور ارباب اقتدار و حکومت اس ملک میں روس اور بھارت کے ایجنٹوں' کمیونسٹوں اور ففتھ کالمسٹوں کا استیصال و تدارک کرنے کی بجائے انہیں سرکار دربار میں "محفوظ کمین گاہیں" مہیا کرنے میں کوئی تامل نہیں کرتے اور یہ نہیں سوچتے کہ یہ عناصر پاکستان میں انتشار و افراتفری' مایوسی' بددلی اور بدامنی پھیلا کر کس طرح دشمن کے "آخری حملہ" کے لیے فضا سازگار کر رہے ہیں۔ کیا اس بھیانک خطرہ سے عہدہ برآ ہونے کی یہی صورت ہے کہ کسی واقعہ کے ردعمل کا سارا "ملبہ" اپوزیشن پر ڈال دیا جائے اور اسے دشمن کے ہاتھوں میں کھیلنے کا مورد الزام گردانا جائے۔ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ قومی اسمبلی میں بھارتی ایٹمی دھماکہ پر بحث کے دوران اپوزیشن کو ایوان میں موجود رہنا چاہیے تھا۔ یہ تحریک التوا اپوزیشن ہی کے ایک ممتاز رکن پروفیسر غفور احمد نے پیش کی تھی اور اس پر اپوزیشن کے ایک اور ممتاز رکن چودھری ظہور الٰہی تقریر کر رہے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اپوزیشن کو بھارتی ایٹمی دھماکہ سے تشویش ہے۔ اسے ایوان میں موجود رہنا چاہیے تھا اور ارباب اقتدار سے پوچھنا چاہیے تھا کہ وہ اس خطرہ سے عہدہ برآ ہونے کے لیے عملی طور پر بھی کچھ کر رہے ہیں یا ان کی سرگرمیاں تقاریر' بیانات اور محدود سفارتی کاوشوں تک ہی محدود ہیں؟ لیکن اپوزیشن کے واک آؤٹ کے بارے میں کوئی جذباتی ردعمل ظاہر کرنے سے پہلے یہ بھی سوچنا چاہیے کہ کن حالات نے انہیں واک آؤٹ کرنے پر مجبور کیا اور سرکاری بنچوں کی طرف سے اپوزیشن پر الزام تراشی اور نعرے بازی کو کیوں روا رکھا گیا۔ اس کے باوجود ہماری ایماندارانہ رائے ہے کہ اپوزیشن کو نسبتاً طویل واک آؤٹ کے بعد واپس آکر بحث میں حصہ لینا چاہیے تھا۔

پاکستان کے بعض شہروں اور قصبوں میں اب تک جو کچھ ہوا ہے یا بعض

مقامات پر تھوڑی بہت جو کشیدگی پائی جاتی ہے' وہ ایک واقعہ کا ردعمل ہے' کوئی عام فساد یا کسی کی پیدا کردہ افراتفری ہرگز نہیں۔ یہ واقعہ جس قدر شدید تھا' اس کا ردعمل بھی اسی قدر شدید ہوا ہے' بلکہ اپوزیشن نے تو اس بارے میں تحمل و برداشت کا ثبوت دیا ہے۔ اپوزیشن اگر چاہتی تو وہ اسے ایک خوفناک تحریک کی شکل و صورت دے سکتی تھی اور گزشتہ جمعہ کے بعد گرفتاریوں کا سلسلہ جاری رکھ سکتی تھی مگر اس نے ایسا نہیں کیا اور نہ ہی اسے پاکستان کو درپیش نازک حالات کے پیش نظر ایسا کرنا چاہیے۔ اس پر اپوزیشن کو لتاڑنا مناسب نہیں بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ قومی حلقوں میں مکمل اتحاد و یک جہتی کی فضا پیدا کی جائے۔ ملک کو داخلی مسائل اور انتشار آسا حالات سے نجات دلانے کے لیے مل کر کام کیا جائے۔

اس وقت سواد اعظم کی طرف سے جو مطالبہ کیا جا رہا ہے وہ کوئی نئی بات نہیں' ایک پرانا مسئلہ اور ایک پرانا مطالبہ ایک شدید واقعہ کے شدید ردعمل کی صورت میں دوبارہ سامنے آ گیا۔ جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے' وہ تقسیم برصغیر کے وقت سے موجود ہے۔ قادیانی تقسیم کے خلاف تھے۔ وہ اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ سمجھتے تھے اور سمجھتے ہیں اور ان کی تحریک کا مقصد یہ تھا (اور اب بھی ہے) کہ دنیا کے مسلمانوں' عیسائیوں اور ہندوؤں کو احمدی بنایا جائے۔ وہ ہندوستان کو اس لیے اکھنڈ رکھنا چاہتے تھے کہ "وسیع بیس" سے اس مقصد کے لیے کام کیا جائے۔ وہ برصغیر کی تقسیم کو عارضی سمجھتے تھے۔ ان کے ان عزائم کی تصدیق قادیانیوں کے ترجمان روزنامہ "الفضل" کے ۵ر اپریل ۱۹۴۷ء کے اس شمارے سے بخوبی ہو جاتی ہے' جس میں چودھری اعجاز نصراللہ (ولد چودھری اسداللہ خاں بیرسٹر برادر چودھری سر محمد ظفراللہ خاں) کے نکاح کے موقع پر امیر جماعت کا خطبہ شائع ہوا تھا۔ اس خطبہ میں قادیانی جماعت کے امیر نے بڑے واضح الفاظ میں کہا تھا "ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں شیر و شکر ہو کر رہیں تاکہ ملک کے حصے بخرے نہ ہوں... ممکن ہے عارضی طور پر افتراق پیدا ہو اور دونوں قومیں جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہو گی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دور ہو جائے---"

قادیانی یا احمدی حضرات اگر اپنے آپ کو مسلمانوں سے الگ سمجھتے ہیں اور

موجودہ حکومت نے حلف میں ختم نبوت کے عقیدے کو شامل بھی کر لیا ہے تو پھر اس مسئلہ کا منطقی انجام بھی ہونا چاہیے۔ ظاہر ہے یہ مسئلہ تشدد یا طاقت کے ذریعے حل نہیں ہو سکتا' اسے پرامن طور پر آئینی طریقہ سے ہی حل ہونا چاہیے۔ اگر وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو اور وزیر اعلیٰ حنیف رامے بھی اپنے آپ کو سواد اعظم سے الگ نہیں سمجھتے تو پھر اسے حکومت کے وقار کا مسئلہ بنانے کا کوئی فائدہ نہیں' اسے بلا تاخیر حل کر دینا چاہیے۔ اس میں سب کا بھلا ہے۔ اب حکمران پیپلز پارٹی بھی اس مسئلہ کو سواد اعظم کی منشا کے مطابق حل کر کے اس قدر ہر دلعزیز ہو سکتی ہے کہ وقت سے پہلے انتخابات میں شاید تمام نشستیں حاصل کر لے۔

آخر میں ہم اس ضمن میں عالمی عدالت انصاف کے سابق جج اور قادیانیوں کے ایک رہنما سر محمد ظفر اللہ کے اس بیان کا تذکرہ بھی ضروری سمجھتے ہیں جو انہوں نے لندن میں دیا ہے اور جس میں انہوں نے پنجاب میں اپنے فرقہ پر مظالم ڈھانے کا الزام عاید کرتے ہوئے عالمی اداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ حالات کا جائزہ لینے کے لیے اپنے مبصرین بھیجیں۔ عالمی اداروں کے وفد بڑے شوق سے یہاں آئیں' وہ خود دیکھ لیں گے کہ سر ظفر اللہ کے واویلا کی حقیقت کیا ہے۔ ہم سر ظفر اللہ صاحب سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ انہیں اپنے ہی فرقہ کے عمل کے جوابی ردعمل پر تو اپنے فرقہ پر مظالم کا گمان گزرنے لگا لیکن خود انہیں اس وقت احساس نہیں تھا کہ بانی پاکستان کے جنازے میں شریک نہ ہونے پر پاکستانی مسلمانوں کے جذبات کو کس قدر ٹھیس پہنچے گی اور ان کی اس حرکت کا خود ان کے اور ان کے فرقہ کے بارے میں کیا ردعمل ہو گا؟ اور پھر چودھری صاحب یا اس فرقہ کے کسی بزرگ نے تادم تحریر حادثہ ربوہ کی مذمت میں بیان جاری کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔ چودھری صاحب کی پریس کانفرنس کو بھارتی ریڈیو بہت اچھال رہا ہے۔ چودھری صاحب نہیں جانتے کہ مسلمانوں کا گزشتہ چھبیس ستائیس سال میں کتنی بار قتل عام ہو چکا ہے۔ ایسے کئی مواقع پر تو چودھری صاحب نے عالمی ضمیر کو جھنجوڑنے کی کوشش نہیں کی!

ایک بار پھر ہم پاکستانی عوام سے گزارش کریں گے کہ وہ اس مسئلہ کو پرامن طور پر حل ہونے دیں اور کسی بھی صورت میں قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش

نہ کریں۔ یہ مسئلہ سنجیدگی کے ساتھ حکومت کے زیرِ غور ہے۔ انہیں اس کے فیصلے کا انتظار کرنا چاہیے۔ (اداریہ "نوائے وقت" لاہور ۹ جون)

سندھ اور "نوائے وقت"

ہفتہ عشرہ پیشتر حادثہ ربوہ کے بعد حکومت سندھ نے اپنے صوبے میں سنسر کی پابندیاں عاید کر دی تھیں اور لاہور سے جانے والے اخبارات کے بنڈل بھی روک لیے تھے۔ اس کے بعد پنجاب میں بھی حادثہ ربوہ سے پیدا شدہ صورت حال کے بارے میں خبروں اور تبصروں کی اشاعت ممنوع قرار دے دی گئی۔ ابتدائی دو ایک روز میں تو سندھ میں اخبارات کے بنڈلوں کا روکنا بے جواز نہیں تھا لیکن "نوائے وقت" کے بنڈل سندھ میں بدستور روکے جا رہے ہیں۔ سندھ کے مختلف مقامات کے لیے بک ہونے والے بنڈل ڈھرکی ریلوے اسٹیشن پر رک جاتے ہیں اور بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچنے والے بنڈل ہوائی اڈے سے باہر نہیں نکل سکتے۔ اب جبکہ پنجاب میں بھی سنسر کی پابندیاں عاید ہیں اور کوئی قابل اعتراض مواد شائع ہو ہی نہیں سکتا تو پھر بنڈل روکنے میں آخر کیا تک ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ وزیر اعلیٰ سندھ مسٹر غلام مصطفےٰ جتوئی اور مرکزی وزیر اطلاعات مولانا کوثر نیازی اس ضمن میں ذاتی دلچسپی لیں گے اور سندھ میں "نوائے وقت" کے قارئین کو اس اخبار کی ترسیل میں رکاوٹ ختم کرائیں گے۔ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ کراچی سے شائع ہونے والے اخبارات تو باقاعدگی سے لاہور اور پنجاب کے دوسرے مقامات تک پہنچ رہے ہیں لیکن سندھ میں لوگوں کو "نوائے وقت" اور شاید پنجاب کے دوسرے اخبارات پڑھنے سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ ("اداریہ" روزنامہ "نوائے وقت" ۸ جون ۷۴ء)

ظفراللہ خاں کا بیان

پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ اور ربوی فرقہ کے انتہائی ممتاز رہنما چودھری ظفراللہ خاں کی پریس کانفرنس کی جو رپورٹ لندن کے دو اخبارات میں شائع ہوئی اور جسے آل انڈیا ریڈیو کے علاوہ بی بی سی نے بھی نشر کیا ہے، وہ اگر واقعی درست ہے تو اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے، کم ہے۔ چودھری صاحب کے بارے میں پہلے ہی یہ

کہا جاتا رہا ہے کہ انہوں نے ایک زمانہ میں یہ فرمایا تھا کہ پاکستان کا قیام ممکن نہیں‘ پھر انہوں نے باؤنڈری کمیشن کے سامنے جو بیان دیا‘ اس کے بارے میں بھی عام رائے یہی تھی کہ انہوں نے پاکستان کے موقف کو تقویت پہنچانے کی بجائے نقصان پہنچایا۔ اب ان سے جو بیان منسوب کیا گیا ہے‘ اس میں چودھری صاحب نے نہ صرف یہ کہ حکومت پاکستان پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ ایک حالیہ واقعہ کے سلسلہ میں اپنا فرض ادا کرنے میں ناکام رہی بلکہ انہوں نے عالمی برادری سے بھی یہ اپیل کی کہ وہ اپنے مبصروں کو پاکستان بھیج کر ربوہ والوں کی حالت کا اندازہ لگائے اور انہیں مدد بھی دے۔ اس بیان کا مطلب یہ ہے کہ چودھری ظفراللہ خاں کو نہ صرف اپنی حکومت پر کوئی اعتماد نہیں بلکہ ان کی اولین وفاداری بھی پاکستان کے ساتھ نہیں ہے۔ چنانچہ بین الاقوامی عدالت انصاف اور دوسرے عالمی اداروں سے پاکستان کے داخلی معاملات میں مداخلت کی انتہائی غیر دانش مندانہ تجویز سے جہاں دوسرے ملکوں میں پاکستان کی بدنامی ہوگی‘ وہاں چودھری صاحب کے اپنے فرقہ کے مفاد کو بھی نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔

ربوہ والوں کے بارے میں پہلے ہی یہ شکوک پائے جاتے ہیں کہ اسرائیل کے ساتھ ربوہ کے سربراہ اور ان کی وکالت تبشیر کے خصوصی تعلقات ہیں‘ چنانچہ جہاں اسرائیل میں دوسرے کسی ملک کا کوئی نمائندہ موجود نہیں‘ وہاں ربوہ والوں کے مشن کو اسرائیل میں اپنا مشن قائم کرنے کی اجازت دی گئی اور یہ مشن ایک عرصہ سے وہاں کام بھی کر رہا ہے۔ اب چودھری ظفراللہ خاں نے جو بیان دیا ہے اور اس میں مبینہ طور پر جو الزامات لگائے ہیں‘ ان کی وجہ سے ربوہ والوں کے بارے میں شکوک بڑھیں گے۔ اگر چودھری صاحب اپنے فرقہ کے واقعی ہمدرد ہوتے تو وہ اس کے لیے مزید مشکلات پیدا نہ کرتے۔ چودھری صاحب ایک پرانے مدبر ہیں۔ انہیں علم ہونا چاہیے تھا کہ دوسرے ملکوں اور غیر ملکی اداروں کو اپنے ملکی حالات میں مداخلت کی دعوت دینا اپنے ملک کی سالمیت کے تقاضوں کو نقصان پہنچانے کے مترادف ہے۔ آج ہی ایک مقامی اخبار میں یہ رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ ربوہ میں سیمنٹ کی ایک بڑی دیوار پر جلی حروف میں ایک انگریزی عبارت درج کی گئی ہے‘ جس میں کہا گیا ہے کہ ”خدا اپنی فوجوں کے ساتھ آ رہا ہے“۔ ممکن ہے ایسا نعرہ لکھنے والوں کا مفہوم کچھ اور

ہی ہو لیکن چودھری ظفراللہ خاں کے مبینہ بیان کے بعد پاکستانی قوم اس نعرہ کے بارے میں آخر کیا رائے قائم کرے گی اور اس سے کیا مفہوم نکالے گی؟

ہم نے ان کالموں میں ہمیشہ یہی لکھا ہے کہ پاکستان میں ہر شہری کی جان و مال کا تحفظ ہونا چاہیے اور پچھلے چند دنوں میں جو واقعات پیش آئے ہیں' ان سے ہمیں دلی رنج پہنچا ہے۔ چنانچہ ہم یہ لکھ چکے ہیں کہ حکومت ربوہ والوں کے بارے میں جو فیصلہ بھی کرنا چاہتی ہے' جلد کرے کیونکہ تاخیر سے ملک کے اتحاد و سالمیت کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ لیکن ہم ربوہ والوں کو بھی یہ مشورہ دینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے بارے میں جمہور مسلمانوں کی بدگمانیاں ختم کریں لیکن بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ربوہ کے امام کو ابھی تک ربوہ ریلوے اسٹیشن کے واقعہ کی مذمت کرنے کی بھی توفیق نہیں ہوئی اور دوسرے معاملات کے متعلق بھی کوئی وضاحت سامنے نہیں آئی۔ حقیقت یہ ہے کہ ربوہ والوں کی تنظیم کو ایسے قالب میں ڈھالا گیا ہے' جس کے نتیجہ میں عام مسلمانوں سے ان کا کوئی میل جول نہیں۔

ربوہ میں خوفناک قسم کا معاشی استحصال "وقف تحریک" اور "وقف جدید" وغیرہ کے ناموں سے کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مزدوروں اور کارکنوں کے حقوق کا اتلاف ہوتا ہے۔ ربوہ والوں کو اپنی اس پوزیشن کو بھی واضح کرنا چاہیے کہ اگر وہ خالصتاً" مذہبی جماعت ہیں تو انہیں مذہب کا لبادہ اوڑھ کر سیاسی جدوجہد سے کنارہ کش رہنا چاہیے اور اگر وہ سیاسی تنظیم بننا چاہتے ہیں تو وہ کھل کر ایک سیاسی جماعت کی شکل میں سامنے آئیں۔ موجودہ دوغلا پن انہیں ہرگز زیب نہیں دیتا۔ پھر "خدام الاحمدیہ" کی تنظیم سے جو ناجائز کام لیے جاتے ہیں' ان کے پیش نظر اس تنظیم کو ختم کرنا بھی ضروری ہے۔ پھر عام خیال یہ ہے کہ اشاعت اسلام کے نام پر جو کروڑوں روپیہ جمع ہے' اسے سیاسی مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور یہ بھی علم نہیں کہ ربوہ کے سربراہ نے حال ہی میں جو سولہ سالہ تحریک چلائی ہے' اس کا مقصد کیا ہے اور یہ سرمایہ کس مقصد کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ ربوہ والوں کی متعدد دوسری سرگرمیاں بھی محل نظر ہیں اور انہیں اپنی پوزیشن واضح کر کے لوگوں کے شکوک ختم کرنے چاہئیں۔ لیکن اب جو ظفراللہ نے چنگاری لگائی ہے' اس کے بعد تو معاملہ بڑا ہی سنگین

ہوگیا ہے۔ لندن کے اخبار "ٹیلی گراف" میں یہ رپورٹ شائع ہوئی ہے کہ ربوہ کا واقعہ وزیر اعظم بھٹو کی حکومت کے خلاف بین الاقوامی سازش معلوم ہوتا ہے اور اس میں غیر ملکی عنصر کا ہاتھ ہے۔ ربوہ کو کم از کم اس رپورٹ کی اشاعت کے بعد اپنی پوزیشن ضرور واضح کرنی چاہیے۔ ("اداریہ" روزنامہ "جمہور" لاہور، ۹ر جون ۷۴ء)

حنیف رامے، ظفر اللہ کے جواب

لاہور، ۸ر جون پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد حنیف رامے نے آج ایک پرہجوم پریس کانفرنس میں اعلان کیا ہے کہ پنجاب بھر میں آج مکمل امن و امان رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس صورت حال کے پیش نظر اخبارات پر سے سنسر کی تمام پابندیاں ختم کی جا رہی ہیں۔ ان تمام گرفتار شدگان کو آج رہا کیا جا رہا ہے جو گزشتہ دس روز میں واقعہ ربوہ کے ضمن میں گرفتار کیے گئے تھے ماسوائے ان لوگوں کے جو سماج دشمن ہیں یا جنہوں نے باقاعدہ غیر قانونی حرکات کا ارتکاب کیا ہے۔ نیز ڈی جی پی آر کے تحت مساجد میں جن اجتماعات پر پابندی عاید کی گئی تھی، وہ بھی واپس لی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے دنیا بھر کے مبصرین کو دعوت دی ہے کہ وہ پنجاب میں امن و امان کی کیفیت کو یہاں آ کر دیکھیں اور ان نقصانات کا خود مشاہدہ کریں جو بدامنی کے واقعات کے نتیجے میں ہوئے ہیں۔ اگر یہ بیرونی مبصرین کسی خاص عینک کے بغیر ان واقعات کا جائزہ لیں گے، تو ان پر واضح ہوگا کہ حالات کو انتہائی حزم و احتیاط کے ساتھ سنبھالا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سر ظفر اللہ کو بھی میں یہ دعوت دیتا ہوں کہ وہ حالات کو بچشم خود دیکھیں۔ وزیر اعلیٰ نے علماء، صحافیوں اور مجموعی طور پر عوام کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے دانش مندی، تحمل اور بردباری کا ثبوت دیا۔ وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ ہماری پالیسی نے جمہوری اقدار پر مکمل عملدرآمد کیا ہے اور ہم کسی مسئلے سے گریز نہیں کرتے بلکہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کا سامنا کرتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جو طوفان اٹھا تھا، وہ پسپا ہوگیا ہے اور صوبے کی حکومت کے سربراہ کے طور پر میں مسرت سے اعلان کرتا ہوں کہ آج پنجاب کے تمام شہروں اور قصبوں میں امن و امان پوری طرح سے قائم ہوگیا ہے۔ گزشتہ دس دنوں میں یقیناً

ایسے لمحات آئے جو صوبے میں امن و امان کو تشویشناک بنا دیتے۔ جو واقعات پیش آئے اور ان کے پس منظر میں جو عوامل تھے' وہ لوگوں کے لیے نئے نہ تھے۔ بہت سے لوگوں نے ۱۹۵۳ء میں اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ ایسے واقعات کے نتیجے میں کتنی جانوں کا اتلاف ہوا اور کیا کیا لوٹ مار ہوئی۔ یہ سب اب ہماری تاریخ کا حصہ ہے۔ ان واقعات کے نتیجے میں اس دور کی حکومت کا تختہ الٹ گیا۔ ہمارے بدقسمت عوام نے دیکھا کہ جس جمہوری عمل سے یہ ملک بنا تھا' وہ تعطل کا شکار ہوگیا اور مارشل لاء نافذ ہوا۔ ایک بار جب جمہوریت کی دیوار میں شگاف ڈالنے کا موقع ملا تو پھر تیرہ برس تک مارشل لاء رہا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اب ۲۹ مئی کو جب دوبارہ ایسے ہی واقعات رونما ہوئے اور جس مقام سے ان واقعات کی ابتدا ہوئی' اس سے ۱۹۵۳ء کے مقابلے میں زیادہ اشتعال کا امکان تھا لیکن عوام' جنہوں نے جمہوریت کے ساتھ ظلم ہوتے دیکھا تھا' ملک کو تباہ ہوتے دیکھا تھا اور جن کے سینوں میں شکست کا داغ تازہ تھا' وہ ۱۹۵۳ء کے بعد کے اکیس برسوں کی مسافت طے کر کے کہیں زیادہ دانش مند ہوچکے تھے' اس لیے انہوں نے اشتعال کے امکانات کے باوجود مجموعی طور پر صبر و تحمل کا ثبوت دیا۔ علماء یہ جان چکے تھے کہ جس مقصد کے لیے وہ مدت سے جدوجہد کرتے آئے ہیں' جب بھی اس کے لیے تشدد اور قتل و غارت ہوا' وہ مقصد پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا۔ چنانچہ عوام کے ساتھ علماء نے بھی تحمل کا ثبوت دیا' جس کے لیے میں ان کا شکرگزار ہوں۔ میں اخبارات کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں' جنہوں نے ان نازک حالات میں اشتعال انگیزی سے مقدور بھر پرہیز کیا۔

وزیر اعلیٰ نے کہا میری ابتدا سے ہی یہ روش رہی ہے کہ کسی بھی سیاسی و دینی اور معاشی مسئلہ کو گریز سے حل نہیں کیا جا سکتا' آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سامنا کرنا چاہیے۔ چنانچہ پنجاب اسمبلی میں اس واقعہ پر تحاریک التوا کی جب بوچھاڑ ہوئی تو سپیکر نے انہیں مسترد کر دیا لیکن میں نے کہا کہ یہ واقعی اضطراب کا مسئلہ ہے اور اس کا بہتر "فورم" اسمبلی ہے۔ میں نے اسمبلی میں اور پھر وزیر اعظم نے قومی اسمبلی میں اظہار خیال کیا اور واضح طور پر بتایا گیا کہ عقاید کا جہاں تک تعلق ہے' ہم اکثریت کے ساتھ ہیں اور دستور میں ختم نبوت کے مسئلہ کو واضح تحفظ دیا گیا ہے۔ ختم

نبوت کی تشریح عوام الناس اور ان کے علماء کے مطابق کی گئی۔ عوام نے بھی اس صورت حال کا احساس کیا اور ۱۹۵۳ء کے برعکس فسادات سے احتراز کیا لیکن افسوس ہے کہ کوشش کے باوجود ایسے واقعات ہوئے' جو نہ ہوتے تو ہمارا سر فخر سے بلند ہوتا لیکن یہ واقعات بہت معمولی تھے۔ تاہم صوبے کی حکومت کے سربراہ کی حیثیت سے مجھے ان معمولی واقعات پر شرمساری محسوس ہوئی ہے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ملک تو آج معمولی واقعات کا بھی متحمل نہیں ہو سکتا' ایسے واقعات سے ہم اپنی سرحدوں کے آس پاس آباد لوگوں کو ہنسنے کا موقع دے سکتے ہیں۔ مشرقی پاکستان کے واقعات پر دنیا نے ہمارے موقف کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔ وہ آسانی کے ساتھ آج کے واقعات کو بھی اسی طرح ہوا دے سکتے تھے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہم نے خواہ یہاں بسنے والی ایک جماعت کی حفاظت کی کتنی بھی کوشش کیوں نہ کی ہو' باہر کی دنیا میں یہ پراپیگنڈا کیا جا سکتا ہے کہ ان کے ساتھ بہت زیادتی ہو رہی ہے۔ چنانچہ میں ساری دنیا کے مبصروں کو پنجاب کے حالات کے مشاہدہ کی دعوت دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف ایک جماعت کو شکایت ہے کہ ان کی حفاظت نہیں کی گئی' دوسری طرف اکثریت کو گلہ ہے کہ سرکاری مشینری ایک اقلیت کی حفاظت پر لگی ہوئی ہے۔ ہم ایک نازک سی لکیر پر کھڑے رہے۔ ہم حالات سے عہدہ برآ ہوئے اور میں انتظامیہ کی کارکردگی پر ان کا شکرگزار ہوں۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ہائی کورٹ کے ایک جج صاحب انکوائری کر رہے ہیں۔ مرزا ناصر احمد کو شامل تفتیش کر لیا گیا ہے۔ ربوہ میں سرکاری دفاتر کے عملہ میں توازن قائم ہو رہا ہے اور احمدی ملازمین کی فہرستیں بن رہی ہیں تاکہ ماضی کی عدم مساوات ختم ہو۔ انہوں نے کہا کہ میں نے آج علماء' ائمہ مساجد' صحافیوں اور دوسرے لوگوں سے گفتگو کی ہے اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ لوگ پنجاب میں حالات بگاڑنا نہیں چاہتے۔ اس یقین دہانی کی بنا پر اور حالات کا غیر جانبدارانہ جائزہ لے کر میں اعلان کرتا ہوں کہ سنسر اٹھا دیا گیا ہے' لاہور کی مساجد میں اجتماعات کی پابندی ختم کر دی گئی ہے اور گرفتار شدگان کو رہا کیا جا رہا ہے۔

وزیر اعلیٰ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ اگر ۲۹ مئی کو ٹرین کے واقعہ

کی احمدی حضرات حکومت کو اطلاع کرتے تو حکومت اقدام کرتی اور واپسی پر ۲۹ر مئی کو یہ واقعہ نہ ہوتا۔ ربوہ والے کہا کرتے ہیں کہ ایسے واقعات وہاں اسٹیشن پر اکثر ہوتے ہیں۔ انہوں نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ مرکز کا معاملہ ہے' پھر صرف پنجاب کا نہیں' دوسرے صوبوں کا بھی ہے۔ پنجاب کی حکومت مرکزی حکومت کو یہ بتا سکتی ہے کہ پنجاب کے عوام احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا کہ اشتعال انگیز مضامین کی اشاعت کی اجازت نہیں ہے اور آئندہ ایسی فضا بنانے کی اجازت نہ ہوگی۔ اس کے لیے پریس کے قوانین موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے صحافیوں پر اعتماد ہے کہ وہ احتیاط سے کام لیں گے' تاہم جو حد سے بڑھے گا' اس پر کارروائی ہوگی۔ انہوں نے گرفتار شدگان کی رہائی کے فیصلے کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ لوگ رہا ہوں گے جو ہنگامے میں یونہی پکڑے گئے ہیں۔ انہوں نے مولانا عبیداللہ انور کے مسجد وزیر خاں تک چارپائی پر لیٹ کر آنے کے واقعہ کے بارے میں کہا کہ مولانا جو کہتے ہیں' وہی صحیح ہے کیونکہ مولانا سی آئی ڈی کے کسی آدمی کے مقابلے میں زیادہ قابل اعتماد ہیں۔ میں نے ان سے معذرت کرلی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ربوہ کو ریاست در ریاست نہیں بننے دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے کسی افسر کو ربوہ جانے سے نہیں روکا گیا۔ آخر ربوہ سے گرفتاریاں ہوئیں' "الفضل" پر وہیں چھاپہ پڑا' مرزا ناصر احمد سے پولیس نے وہیں رابطہ قائم کیا ہے۔ ("نوائے وقت" ۱۰ر جون)

۱۰ر جون کے اخبارات کی رپورٹ
مرکزی مجلس عمل کی تشکیل

آپ پڑھ چکے ہیں کہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری واقعہ ربوہ سنتے ہی راولپنڈی تشریف لائے تھے۔ وہاں پر حضرات علماء کرام بالخصوص حضرت مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کے بعد آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل کی تشکیل

کے لیے راولپنڈی میں اجلاس طلب کر لیا تھا۔ لیکن حضرت مولانا تاج محمود' حضرت مفتی زین العابدین' مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف لائل پور سے پنڈی جاتے ہوئے گرفتار ہو گئے۔ پنڈی کا اجلاس عجلت میں طلب کیا گیا تھا' اس لیے اس میں فیصلہ ہوا کہ ۹ جون کو لاہور میں مجلس عمل کا اجلاس بلایا جائے۔ چنانچہ حضرت مولانا تاج محمود مرحوم' حضرت مولانا محمد شریف جالندھری کی بھرپور محنت' آغا شورش کاشمیری' مولانا عبیداللہ انور کی سرپرستی' نوابزادہ نصراللہ خان کی ذہانت' احسان الٰہی ظہیر اور سید مظفر علی شمسی کی خطابت نے رنگ دکھایا۔ ۹ جون کو اجلاس منعقد ہوا۔ ہزاروں علماء تشریف لائے۔ بحمدہ تعالیٰ فقیر کو اجلاس میں شرکت کا شرف حاصل ہے۔ آج بھی اس جذبہ کی ترجمانی کرنا میرے لیے ممکن نہیں۔ چاروں صوبوں سے آئے ہوئے نمائندگان' جن میں دیوبندی' بریلوی' اہل حدیث' شیعہ سبھی شامل تھے' ان کا ایک ہی جملہ تھا کہ مجلس عمل حکم دے' ہم جان دے دیں گے یا قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے گا۔

شیرانوالہ مسجد کے متصل مدرسہ قاسم العلوم میں میٹنگ تھی۔ ادھر مسجد میں ہزاروں شمع ختم نبوت کے پروانے فیصلہ سننے کے انتظار میں تھے۔ ان کو سنبھالنا ایک مستقل کام تھا۔ تفصیل میں نہیں جاتا' آپ اخبارات کی رپورٹ پڑھیں۔ حضرت بنوری نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"ہمارا یہ اجتماع اس وقت صرف ایک دینی عقیدہ کی حفاظت کے لیے ہے۔ یہ اجتماع "ختم نبوت" کے مسئلہ پر ہے۔ اس کا دائرہ آخر تک محض دینی رہے گا۔ سیاسی آمیزشوں سے اس کا دامن پاک رہنا چاہیے۔ جو سیاسی حضرات اس میں شامل ہیں' ان کا مطمع نظر دین ہی ہوگا اور حزب اقتدار و حزب اختلاف کی کشمکش سے بالاتر ہوگا۔ ختم نبوت کی تحریک کا طریق کار نہایت پرامن ہوگا اور اسے تشدد سے کوئی سروکار نہ ہوگا۔ اگر کوئی مزاحمت ہوئی یا تکلیف پیش آئی تو دین کے لیے اس کو برداشت کرنا ہوگا اور صبر کرنا ہوگا۔ مظلوم بن کر رہنا ہوگا اور ہمارے مدمقابل صرف مرزائی امت ہوگی۔ ہم حکومت کو ہدف بنانا نہیں چاہتے۔ اگر حکومت نے ان کی حفاظت یا ان کی حمایت میں کوئی غلط قدم اٹھایا تو اس وقت مجلس عمل کوئی مناسب فیصلہ کرے گی۔

ابھی قبل از وقت کچھ کہنا درست نہیں"۔ (ماہنامہ "بینات" رمضان و شوال ۱۳۹۴ھ)

لاہور' ۹ر جون علماء و مشائخ اور سیاسی اکابرین کے ایک مشترکہ اجلاس میں آج "آل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت" قائم کرنے کا اعلان کیا گیا۔ مجلس عمل میں شامل ۱۸ دینی و سیاسی جماعتوں نے تنظیم میں نمائندگی کے لیے دو دو نمائندے نامزد کیے ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ مولانا محمد یوسف بنوری اس تنظیم کے کنوینر مقرر کیے گئے ہیں۔ سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے جن افراد کو نمائندہ نامزد کیا ہے' ان میں جماعت اسلامی کے پروفیسر عبدالغفور' چودھری غلام جیلانی' جمیعت علماء اسلام کے مولانا مفتی محمود' مولانا عبیداللہ انور' جمیعت علماء پاکستان کے مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا عبدالستار خاں نیازی' قاضی محمد فضل رسول' تنظیم اہلسنّت والجماعت کے مولانا نور الحسن بخاری اور مولانا عبدالستار تونسوی' اشاعت توحید و سنت کے مولانا غلام اللہ خاں' سید عنایت اللہ شاہ بخاری' تبلیغی جماعت کے مفتی زین العابدین' مرکزی جماعت اہل سنت کے مولانا غلام علی اوکاڑوی' مولانا سید حسین اللہ' جمیعت اہلحدیث کے حافظ عبدالقادر روپڑی' مولانا صدیق' ادارہ تحفظ حقوق شیعہ کے سید مظفر علی شمسی' قادیانی محاسبہ کمیٹی کے آغا شورش کاشمیری' مولانا احسان الٰہی ظہیر' نیشنل عوامی پارٹی کے مسٹر ارباب سکندر خاں خلیل اور امیرزادہ خاں' مجلس احرار اسلام کے مولانا ابوذر بخاری' چودھری ثناء اللہ بھٹہ' جمہوری پارٹی کے نواب زادہ نصراللہ خاں' رانا ظفراللہ' مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرت مولانا خواجہ خان محمد' مولانا تاج محمود' مولانا محمد شریف جالندھری' سردار میر عالم لغاری' قومی اسمبلی کے آزاد رکن مولانا ظفر احمد انصاری اور طلبا کی تنظیموں کے نمائندے شامل ہیں۔ ("نوائے وقت" ۱۰ر جون ۷۴ء)

مرکزی مجلس عمل کے اجلاس کی کارروائی و فیصلے

لاہور' ۹ر جون ملک کی اٹھارہ دینی و سیاسی جماعتوں کا ایک مشترکہ اجلاس آج صبح اندرون شیرانوالہ گیٹ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا کہ اگر حکومت نے مجلس عمل کے مطالبات جمعرات ۱۳ر جون تک تسلیم نہ کیے تو مطالبات کے ضمن میں ۱۴ر جون بروز جمعہ ملک گیر ہڑتال کی جائے گی۔ علماء' مشائخ اور سیاسی

اکابرین کے اس مشترکہ کنونشن میں حالیہ ربوہ اسٹیشن کے واقعہ پر غور کیا گیا اور کل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ کنونشن صبح دس بجے سے ۳ بجے سہ پہر تک جاری رہا۔ مجلس عمل کے کنوینر مولانا محمد یوسف بنوری اور جمعیت علماء پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالستار خاں نیازی نے بعد میں ایک پریس کانفرنس میں کنونشن کے فیصلوں کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ کنونشن میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ صدر اور وزیر اعظم کے حلف کو پیش نظر رکھتے ہوئے قادیانی فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دے۔ قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے فوراً ہٹایا جائے۔ کیونکہ ختم نبوت کے نام پر قائم کردہ ملک میں ختم نبوت کے باغی کلیدی اسامیوں پر فائز نہیں رہ سکتے۔ کنونشن نے مطالبہ کیا کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور وہاں جو اراضی موجود ہے' اس کو بحق سرکار ضبط کر کے شہری آبادکاری کے تحت ربوہ میں دیگر پاکستانیوں کو آباد ہونے کی اجازت دی جائے۔

مرزا ناصر احمد کو گرفتار کیا جائے

انہوں نے کہا کہ پاکستان میں کوئی علاقہ ایسا نہیں ہونا چاہیے جس میں سلطنت در سلطنت کا نظام موجود ہو۔ انہوں نے کہا کہ کنونشن میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ امیر جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد اور خدام احمدیہ کے ذمہ دار افراد کو فوراً گرفتار کیا جائے کیونکہ ابھی تک کوئی ذمہ دار فرد گرفتار نہیں کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کنونشن نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ اگر حکومت ہمارے مطالبات پر مذاکرات کرنا چاہے تو ہم اس کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہماری کوشش یہ ہے کہ حکومت کو اس امر کا موقع نہ دیا جائے کہ وہ یہ کہے کہ مجلس عمل اپنے مطالبات منوانے کے لیے تشدد پر اتر آئی ہے۔ انہوں نے حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر ہمارے جائز مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو حکومت کو بھی باغیان ختم نبوت کے زمرہ میں شمار کیا جائے گا اور اس وقت ہم حکومت کے کسی حکم کو ماننے کے پابند نہ ہوں گے۔

مرکزی مجلس عمل

انہوں نے کہا کہ علماء' مشائخ اور سیاسی رہنماؤں کے اس کنونشن میں ایک

مرکزی مجلس عمل منتخب کی گئی ہے' جس میں ملک کی تمام سیاسی' مذہبی جماعتیں شامل ہیں اور آئندہ کے لیے مشترکہ لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس عمل کا اجلاس جلد طلب کیا جائے گا اور عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کنونشن ملک میں تخریبی کارروائیوں کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ملک میں ہر قیمت پر امن و امان قائم کرنے کی خواہش کا اظہار کرتا ہے۔

پہل قادیانیوں نے کی ہے

انہوں نے کہا کہ ہم نے کنونشن میں یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ سردست ہمارا تصادم حکومت سے نہیں ہے' یہ تو جماعت قادیانی خود ہم سے الجھ پڑی ہے اور ربوہ اسٹیشن پر جو بربریت اور درندگی کا مظاہرہ ہوا ہے' اس کے نتیجے میں ازخود ردعمل کے طور پر کارروائی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس علاقے میں بھی جانی نقصان ہوا ہے' وہاں پہل قادیانیوں نے ہی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ یہ جھگڑا ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے کیونکہ یہ ملک توحید اور ختم نبوت کے نظریہ پر حاصل کیا گیا ہے اور ختم نبوت پر ایمان دستور کا حصہ ہے' اس لیے کسی شخص' فرقہ اور گروہ کو یہ اجازت نہ دی جائے کہ وہ نظریہ پاکستان یا عقیدۂ توحید کی مخالفت کرے اور اکثریت کی دل آزاری کرے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی روز اول ہی سے پاکستان کے خلاف ہیں اور انہوں نے علاقہ قادیان کو الگ یونٹ بنوانے کے لیے گورداسپور کو اقلیت میں بدل دیا اور پٹھان کوٹ سے کشمیر کا راستہ بھارت کو دیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی آج بھی کہتے ہیں کہ بھارت اور پاکستان ایک ہو جائیں۔ مرزا بشیر الدین محمود کو ربوہ میں امانتاً" دفن کیا گیا ہے اور ان کی وصیت ہے کہ ان کو قادیان میں دفن کیا جائے۔

موتمر کا مطالبہ

انہوں نے کہا کہ موتمر عالم اسلامی کے اجلاس مکہ میں سو ممالک کے نمائندوں نے مطالبہ کیا تھا کہ قادیانیوں کو کافر قرار دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اہل اسلام حکومت سے مطالبہ کریں کہ صدر اور وزیر اعظم کے حلف کے تحفظ کی خاطر قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے تو ہمارا یہ مطالبہ مذہبی جنون یا ملائیت کی تنگ

نظری نہیں' ہمارے سامنے اس ضمن میں چینی اور روسی کمیونسٹوں کی مثال موجود ہے۔ انہوں نے سر ظفراللہ کی حالیہ پریس کانفرنس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ حکومت پاکستان کی عدلیہ اور انتظامیہ سے بالا بالا ایک داخلی مسئلہ کے ضمن میں عالمی رائے عامہ کو مداخلت کی دعوت دے رہا ہے اور یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ وہ ایک بین الاقوامی گروہ ہے۔ ان حالات میں ایک ایسے گروہ کو' جس کی وفاداری بھی مشکوک ہے' کنونشن یہ مطالبات کرنے میں حق بجانب ہے کہ ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

مجلس عمل کے جن فیصلوں کا پریس کانفرنس میں اعلان کیا گیا' وہ آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ مجلس عمل کے اجلاس سے فارغ ہوتے ہی آغا شورش کاشمیری' مولانا تاج محمود' مولانا عبدالستار خان نیازی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب' حضرت شیخ بنوری باہر مسجد میں تشریف لائے تو ملک کے کارکنوں کو تین ہدایات فرمائیں۔

(۱) ہمارا دشمن صرف قادیانی ہے۔ اس کا خیال رکھیں حکومت سے تصادم نہ ہونے پائے۔

(۲) قادیانیوں کا معاشرتی بائیکاٹ کیا جائے۔

(۳) ۱۴؍ جون کی ہڑتال کو کامیاب بنایا جائے۔

اللہ رب العزت نے فضل فرمایا کہ ملک بھر میں ایک منظم کوشش شروع ہوگئی۔ اب دیوبندی' بریلوی' شیعہ' اہل حدیث کا سوال نہ رہا۔ تیرے دربار میں پہنچے تو سب ایک ہوئے۔ ملک بھر میں اب مجلس عمل کی شاخیں قائم ہونی شروع ہوگئیں۔ قیادت کے اتحاد نے تمام حضرات کو ایک اور اکٹھا کر دیا۔ ملک بھر میں قادیانیوں کا بائیکاٹ شروع ہوگیا۔ ہر قادیانی دکان پر پکٹنگ لگائی گئی۔ ہر مسجد و مدرسہ کا عالم دین ختم نبوت کا علم لے کر میدان عمل میں آگیا۔

اوکاڑہ میں مکمل ہڑتال رہی

اوکاڑہ' ۹؍ جون ربوہ کے واقعہ کے خلاف آج اوکاڑہ شہر میں مکمل ہڑتال رہی۔ تمام صنعتی اور تجارتی ادارے بند رہے۔ گزشتہ روز بعد نماز عشاء تمام مذہبی

اور تجارتی انجمنوں کے اجلاس کے فیصلہ کے مطابق آج ہڑتال کی گئی۔ یکم جون کو بھی ہڑتال کی گئی اور جلوس نکالے گئے تھے۔ ہر روز بعد نماز عشاء شہر کی ہر مسجد میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے حق میں احتجاجات ہو رہے ہیں۔ شہر کے بیشتر قادیانی خاندانوں نے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ گزشتہ رات تمام دینی و سیاسی جماعتوں کے جلسہ میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے' ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے ہٹا دیا جائے۔

ہارون آباد

ہارون آباد' ۹ر جون یہاں پر چار روز کے مسلسل مظاہروں اور ہنگاموں کے بعد اب صورت حال معمول پر آ گئی ہے۔ ہارون آباد کی تمام سیاسی' سماجی' مذہبی' طالب علم اور مزدور تنظیموں پر مشتمل مجلس عمل نے اعلان کیا ہے کہ اس دوران گرفتار کیے جانے والے طلبا اور شہریوں کی رہائی اور ان کے خلاف درج کیے گئے مقدمات کی واپسی تک شہر میں پرامن ہڑتال رہے گی۔ واضح رہے کہ پولیس نے مقامی ڈگری کالج کی سٹوڈنٹس یونین کے جنرل سیکرٹری محمد ارشاد خان قمر سمیت پندرہ افراد کو گرفتار کیا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ پولیس نے پنجاب یونیورسٹی کے طالب علم رہنما رؤف طاہر کے خلاف دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی' توڑ پھوڑ' آتش زنی اور اشتعال انگیز تقاریر کے الزامات میں ایک اور مقدمہ درج کر لیا ہے۔

ساہیوال

ساہیوال' ۹ر جون مجلس عمل ساہیوال کے اجلاس میں ظفراللہ کے بیان کی مذمت کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ان کے خلاف موثر کارروائی کی جائے۔

ازالہ غلط فہمی

عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمارا یا ہمارے اہل خانہ کا قادیانی جماعت سے یا مرزائیت سے کوئی تعلق نہیں ہے' لہٰذا ہمارے بارے میں کوئی غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔

مسعود احمد' شاہد احمد
کمرشل آٹو کارپوریشن' ۱۱-اے میکلوڈ روڈ' لاہور (ایک اشتہار)

میں سنی العقیدہ مسلمان ہوں

گوجرانوالہ' ۹ر جون پیپلز پارٹی سٹی گوجرانوالہ کے سابق نائب صدر اور پیپلز لیبر فیڈریشن کے صدر شیخ ایزد مسعود ایڈووکیٹ نے ایک وضاحتی بیان میں اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ ان کے سیاسی مخالفین نے ان کے خلاف یہ شرانگیز افواہ پھیلا دی ہے کہ میں مرزائی ہوں۔ انہوں نے کہا ہے کہ میرا مرزائیوں سے کوئی تعلق نہیں' میں ایک سنی العقیدہ مسلمان ہوں اور ختم نبوت پر میرا ایمان ہے۔

چودھری حفیظ اللہ چیمہ کا بیان

سرگودھا' ۹ر جون قومی اسمبلی کے رکن چودھری حفیظ اللہ چیمہ نے ایک پریس کانفرنس میں عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ پرامن رہ کر دشمن کی یہ سازش ناکام بنا دیں کہ ملک میں خانہ جنگی اور انتشار پیدا کر کے اسے ختم کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ملک خالص اسلامی ہے اور اس کا آئین اس بات کا ثبوت ہے کہ ملک کا سربراہ صرف ختم نبوت پر دل سے یقین رکھنے والا ہی بن سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک فرقہ مستقل آئین کو پسند نہیں کرتا' لیکن حکومت اس کی پرواہ نہیں کرتی۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ انکوائری کمیشن کامیابی سے اپنا کام ختم کر لے گا' جس کی روشنی میں حکومت صحیح فیصلہ کر سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے تہیہ کر رکھا ہے کہ وہ بدامنی کو برداشت نہیں کرے گی اور انتشار ختم کرنے کے لیے ہر ممکن قدم اٹھائے گی۔ انہوں نے کہا کہ املاک کا نقصان ملک و قوم کا نقصان ہے جس سے بچنا ہر محب وطن شہری کا فرض ہے۔

گوجرانوالہ کی صورت حال

گوجرانوالہ' ۹ر جون گوجرانوالہ میں یکم اور دو جون کے ہنگاموں کے بعد حالات بالکل پرسکون ہیں۔ تاہم وفاقی پولیس اور سٹی پولیس کے دستے دن اور رات کو مسلسل

گشت کر رہے ہیں اور شہر میں گرفتاریوں کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ لیکن کئی افراد جو ہنگاموں کے الزام میں گرفتار کیے گئے تھے' پیپلز پارٹی اور اہم افراد کی سفارش پر چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ سٹی پولیس نے کئی ایسے افراد کو بھی گرفتار کر لیا ہے' جن کا ہنگاموں سے کوئی تعلق نہیں۔ رات کو گشت کرنے والے سٹی پولیس کے دستے عوام کو ہراساں کر رہے ہیں اور کئی افراد کے ساتھ زیادتی بھی کر چکے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر' سپرنٹنڈنٹ پولیس کے علاوہ عدلیہ اور انتظامیہ کے اعلیٰ افسران ضلع کے اہم مقامات کا روزانہ دورہ کر رہے ہیں اور ضلع میں امن و امان بحال کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ شہریوں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ یا تو سینماؤں کا آخری شو بند کرا دیا جائے اور دکانداروں کو سرشام دکانیں بند کرنے کا حکم دے دیا جائے وگرنہ پولیس کو ہدایات کر دی جائیں کہ وہ رات کو گشت کے دوران عوام کو پریشان نہ کرے۔

عارف والا میں ہڑتال

عارف والا' ۸ جون گزشتہ روز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا اجلاس صوفی محمد علی کی زیر صدارت منعقد ہوا' جس میں قبولہ اور عارف والا کی ممتاز سیاسی و دینی شخصیتوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں ہڑتال کی اپیل کی گئی تھی' جس کے نتیجہ میں آج عارف والا اور قبولہ میں مکمل ہڑتال تھی۔ فیڈرل سیکورٹی فورس اور پولیس شہر میں گشت کر رہی ہے۔ اس سے قبل شہر میں دو دن تک مکمل ہڑتال ہو چکی ہے۔ مجلس عمل ختم نبوت کے اجلاس میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے بارے میں ایک قرارداد بھی منظور کی گئی۔

اوکاڑہ میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام

اوکاڑہ' ۸ جون آج یہاں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا' جس کے صدر امیر حسین گیلانی (جمعیت علمائے اسلام)' جنرل سیکرٹری مولانا منیر الزماں (جمعیت علمائے پاکستان)' سیکرٹری ڈاکٹر ذاکر حسین (جماعت اسلامی) اور نائب صدر مولانا ذکر اللہ (جمعیت اہل حدیث) منتخب ہوئے۔ اراکین میں شیخ بشیر احمد رضوانی'

میاں عبدالعزیز، حاجی فضل حق، شیخ محمد صدیق، حاجی سراج دین اور میاں محمد رمضان شامل ہیں۔

جاوید ہاشمی رہا

لاہور، ۹ر جون۔ حکومت پنجاب نے طالب علم لیڈر اور پنجاب یونیورسٹی یونین کے سابق صدر مسٹر جاوید ہاشمی کو رہا کر دیا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے صدر فرید پراچہ اور دوسرے طالب علم لیڈروں کو بھی آج رہا کر دیا گیا ہے، جنہیں ہنگاموں کی وجہ سے گزشتہ جمعہ کو گرفتار کیا گیا تھا۔

نشتر کالج کے زخمی طلبا کو لاہور جانے سے روک دیا گیا

ملتان، ۹ر جون نشتر میڈیکل ملتان کے سابق جنرل سیکرٹری میاں احسان باری اور طالب علم رہنما محمد امین نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ آج ضلعی انتظامیہ نے نشتر کالج کے زخمی طلبا کو عدالت میں بیان دینے کے لیے لاہور جانے سے روک دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج نشتر کالج کے زخمی طلبا نے ربوہ کے واقعات کی تحقیقات کرنے والے کمیشن کے روبرو بیان دینے کے لیے آہو ایکسپریس کے ذریعے لاہور روانہ ہونا تھا۔ لیکن طلبا کی روانگی سے قبل اسسٹنٹ کمشنر ملتان سید عبدالحکیم اور ایس ایس پی ملتان کی قیادت میں پولیس کی بھاری تعداد نے فرسٹ سرجیکل وارڈ میں داخل ہو کر زخمی طلبا کو گھیر لیا اور ان سے کہا کہ وہ لاہور نہیں جا سکتے کیونکہ اس سے مزید اشتعال پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ نشتر کالج یونین کے صدر ارباب عالم خاں پولیس کو دیکھ کر بے ہوش ہو گئے۔ طالب علم رہنماؤں نے اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے ملتان کی ضلعی انتظامیہ کے اس رویے کے خلاف سخت احتجاج کیا ہے۔

ممتاز دولتانہ کا بیان

لندن، ۹ر جون۔ بی بی سی کے نامہ نگار نے برطانیہ میں قادیانی فرقے کے امیر سر ظفراللہ خاں اور پاکستانی سفیر میاں ممتاز محمد خان دولتانہ سے ملاقاتوں کے بعد یہ تاثر

بیان کیا ہے کہ عام پاکستانیوں کی رائے میں اگر ۱۹۴۷ء میں قادیانی ریڈ کلف کمیشن کے سامنے اپنا موقف پیش نہ کرتے تو پنجاب تقسیم نہ ہوتا۔ نامہ نگار کے مطابق اس وقت پنجاب میں امن ہے مگر لوگوں کا یہ مطالبہ موجود ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور انہیں کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ نامہ نگار نے بتایا کہ قادیانی خود کو عام مسلمانوں سے الگ سمجھتے ہیں۔ وہ (عقیدے کی رو سے) جہاد ترک کر چکے ہیں جبکہ عام مسلمان جہاد پر عقیدہ رکھتے ہیں۔

تحریک استقلال کی نمائندگی

لاہور' ۸ر جون۔ ممتاز قانون ایم انور تحریک استقلال کے نمائندے کی حیثیت سے سانحہ ربوہ کی تحقیقات کرنے والے ٹربیونل کے سامنے پیش ہوں گے۔ اس بات کا اعلان تحریک استقلال کے ایک اجلاس میں کیا گیا۔

بی بی سی لندن کا نشریہ

لندن' ۸ر جون (بی بی سی) گزشتہ رات خبروں کے بعد بی بی سی نے پاکستان کے احمدیہ فرقہ کے بارے میں ایک خصوصی پروگرام نشر کیا۔ بی بی سی کے تبصرہ نگار نے بتایا کہ پاکستان میں اس فرقہ کے خلاف تحریک جاری ہے اور علماء کا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے' انہیں کلیدی اسامیوں سے الگ کیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ تبصرہ نگار کے مطابق مشرقی پنجاب بھارت کے ایک قصبہ قادیان میں ایک شخص مرزا غلام احمد نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا' جس سے ہندوستان کے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوگیا۔ مسلمانوں کا موقف یہ ہے کہ رسول اکرمؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس وقت وہاں برطانوی حکومت قائم تھی جس کے تحت ہر فرقہ کو اپنے عقاید کی تبلیغ کی پوری آزادی تھی۔ مرزا غلام احمد نے نبی ہونے کے علاوہ بھارت میں جہاد کو منسوخ قرار دے دیا تھا' چنانچہ انگریزوں کے مفاد کی بروقت حمایت کے سبب اس فرقہ کو گزند نہ پہنچا۔

جب برصغیر کی تقسیم ہوئی اور پاکستان بنا تو اس فرقہ کا مرکز تو قادیان ہی میں رہا مگر پاکستان میں اس نے ایک نیا شہر آباد کیا۔ پاکستان کے مسلمانوں نے اس پر

احتجاج کیا اور خواجہ ناظم الدین (سابق وزیر اعظم) کے دور میں وزیر خارجہ سر محمد ظفراللہ خاں کی برطرفی کا مطالبہ کیا۔ یہ ایک تحریک کی شکل اختیار کر گیا اور ۱۹۵۳ء میں اس نے سنگین صورت اختیار کی۔ حکومت نے ایک تحقیقاتی کمیشن قائم کیا جس نے قادیانیوں کے خلاف ۱۹۵۳ء کی تحریک پر مفصل دستاویزات تیار کی۔ اس کے بعد حالات قدرے روبہ اعتدال آتے رہے لیکن اب ریلوے اسٹیشن کے واقعہ سے پورے ملک میں پھر تحریک پیدا ہوگئی ہے اور آج بھی پاکستان کے تمام علماء متفقہ طور پر مطالبہ کر رہے ہیں کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے' ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے الگ کیا جائے۔

وزیر اعظم بھٹو نے ملک کو جو نیا آئین دیا ہے' اس میں ملک کے صدر اور وزیر اعظم کے لیے مسلمان ہونا لازمی شرط قرار دیا گیا ہے۔ تاہم اس آئین میں کوئی ایسی بات نہیں جس میں کسی اقلیت کو کلیدی اسامیوں پر تعینات کرنے کی ممانعت ہو۔

آغا شورش کاشمیری کا بیان

لاہور' ۹ر جون۔ آغا شورش کاشمیری ایڈیٹر "چٹان" رکن انٹرنیشنل پریس انسٹی ٹیوٹ اینڈ کامن ویلتھ پریس یونین نے ایک بیان میں سر ظفراللہ خان کے اس بیان پر نکتہ چینی کی ہے' جو انہوں نے لندن میں دیا تھا اور کہا ہے کہ ظفراللہ خان کا یہ بیان طرفدارانہ اور گمراہ کن ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ قادیانی اپنے عقاید کے مطابق ایک الگ مذہبی فرقہ ہیں جو مسلمانوں کی اکثریت کو کافر خیال کرتے ہیں اور ان کے ساتھ شادی بیاہ تک نہیں کرتے۔ انہوں نے ربوہ میں ریاست درون ریاست بنا رکھا ہے اور فریب کاری سے وہ معاشی' انتظامی اور دفاعی کلیدی اسامیوں پر قابض ہیں۔

حال ہی میں ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر پانچ ہزار مسلح قادیانیوں کا ایک گاڑی پر حملہ' جس میں میڈیکل کالج کے مسلمان طلبا تھے' ایک سوچا سمجھا جارحانہ منصوبہ تھا' جس کا مقصد حکومت کی قوت کو آزمانا اور عوام کے ردعمل کا اندازہ لگانا تھا۔ سر ظفراللہ کے تعصب کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے قائداعظم کی

نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی تھی کہ ان کے نزدیک پاکستان کے خالق قائد اعظم مسلمان نہیں تھے۔ آغا صاحب نے مزید کہا کہ قادیانیوں کا پاکستان پر کوئی اعتماد نہیں ہے' یہ لوگ غیر ملکی طاقت کے فعال ایجنٹ ہیں۔ دنیا کو سر ظفراللہ خاں کی حرکتوں سے باخبر رہنا چاہیے کیونکہ وہ بین الاقوامی مقام اور پوزیشن کو غلط استعمال کر رہے ہیں۔ شورش کاشمیری نے بی بی سی کے نامہ نگار کو دعوت دی ہے کہ وہ پاکستان آئیں اور اپنی آنکھوں سے تمام صورت حال کا خود مشاہدہ کر لیں کیونکہ حکومت نے انہیں ہر قسم کی سہولت فراہم کرنے کو کہا ہے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر کا بیان

لاہور' ۹ر جون تحریک استقلال کے رہنما علامہ احسان الٰہی ظہیر نے ایک بیان میں عالمی عدالت کے سابق جج اور قادیانی جماعت کے رہنما محمد ظفراللہ خاں کی پرزور مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ظفراللہ نے لندن میں اپنی حالیہ پریس کانفرنس میں غیر ملکی پریس کو پاکستان آنے کی دعوت دے کر وہی کردار ادا کیا ہے' جو بھارت اور اس کے ایجنٹوں نے مشرقی پاکستان کے بحران کے دوران ادا کیا تھا اور یہ کردار محب وطن افراد انجام نہیں دے سکتے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں کئی بار شیعہ سنی فساد ہوئے۔ راولپنڈی میں متحدہ جمہوری محاذ کے جلسہ پر گولیاں برسائی گئی تھیں' تحریک استقلال کے جلسے اکھاڑے گئے' لیکن کبھی کسی سیاسی رہنما نے غیر ملکی مبصروں کو پاکستان آنے کی دعوت نہ دی۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر نے حکومت پر زور دیا کہ وہ قادیانی فرقہ کی ریشہ دوانیوں کا سختی سے نوٹس لے اور انہیں فی الفور اقلیت قرار دے۔

فرید پراچہ کا بیان

لاہور' ۹ر جون لاہور سٹوڈنٹس کونسل کے چیئرمین مسٹر فرید پراچہ' سیکرٹری مسٹر نعیم سرویا' انجینئرنگ یونیورسٹی کے سیکرٹری جنرل اکمل جاوید نے ایک مشترکہ پریس میں کہا ہے کہ طلبا نے ہمیشہ کی طرح ایک دفعہ پھر تحریک ختم نبوت میں ہراول دستے کا کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ طلبا نے جو تحریک ختم نبوت کے ضمن میں چلائی

ہے' منزل کے حصول تک جاری رہے گی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مرزا ناصر احمد کو گرفتار کیا جائے کیونکہ یہ واقعہ ایک سوچے سمجھے منصوبہ کا نتیجہ تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سر ظفراللہ نے برطانیہ میں پریس کانفرنس کر کے قوم کی توہین کی ہے۔ ان کا پاسپورٹ منسوخ کیا جائے اور انہیں بغاوت کے الزام میں گرفتار کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر طلبا کے مطالبات چار دن میں تسلیم نہ کیے گئے تو طلبا ۱۴ر جون جمعہ سے ملک گیر ہڑتال کریں گے۔

پنجاب یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس

لاہور' ۹ر جون پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کل ۱۰ر جون کو سر ظفراللہ کے خلاف زیر دفعہ ۱۲۴ الف اور ۱۲۱ ت پ کے تحت عدالت میں مقدمہ دائر کرے گی۔ یونین کی ایک پریس ریلیز کے مطابق یونین نے فیصلہ کیا ہے کہ سر محمد ظفراللہ کے حالیہ باغیانہ بیان' جو انہوں نے لندن میں دیا ہے' اس کے خلاف ان پر مقدمہ دائر کیا جائے۔ یونین کے عہدیداروں نے اس ضمن میں ملک کے ماہرین قانون سے رابطہ قائم کیا ہے اور کل مقدمہ دائر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یونین کے صدر مسٹر فرید پراچہ اور سیکرٹری جنرل مسٹر عبدالشکور نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ سر محمد ظفراللہ کو ان کی مشکوک سرگرمیوں اور سالمیت پاکستان کے خلاف بیان دینے کی وجہ سے فوراً گرفتار کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ دنوں سر محمد ظفراللہ کی بھارت میں خفیہ آمد و رفت اس بات کی واضح شہادت ہے کہ وہ پاکستان کے وفادار نہیں اور ان کے حالیہ بیان سے صورت حال پوری طرح بے نقاب ہو گئی ہے۔

بھٹو صاحب مسئلہ حل کریں گے (صوبائی وزیر)

لاہور' ۹ر جون۔ صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات ڈاکٹر محمد صادق ملی نے کہا ہے کہ سانحہ ربوہ کے سلسلے میں جو افراد مجرمانہ کارروائیوں کے مرتکب ہوئے' ان کے ساتھ ہرگز کوئی رو رعایت یا نرمی نہیں برتی جائے گی' خواہ ان کی حیثیت کتنی بڑی کیوں نہ ہو اور ان کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہو۔ عوام کو صمدانی ٹریبونل کی تحقیقاتی رپورٹ کا صبر سے انتظار کرنا چاہیے۔ ڈاکٹر ملی نے یہ اعلان خانیوال کے

نزدیک عبدالحکیم میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا پیپلز پارٹی کی حکومت ختم نبوت کے عقیدے پر پورا ایمان رکھتی ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ پہلی مرتبہ آئین میں شامل کیا گیا ہے' اس لیے لوگوں کو وزیر اعظم بھٹو پر اعتماد کرنا چاہیے جو اس مسئلے کو اسلام کے بنیادی اصولوں کے مطابق حل کریں گے۔ انہوں نے عوام سے متحد ہو جانے کی اپیل کی تاکہ وہ دشمنان پاکستان کی سازشوں کو ملیامیٹ کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی کے کارکنوں پر بہت بڑی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ انہیں اندرونی اتحاد اور نظم و ضبط قائم رکھنا چاہیے اور بے لوث ہو کر خدمت خلق کرنی چاہیے۔

بورے والا میں ۵ روزہ ہڑتال ختم ہوگئی

بورے والا' ۹ر جون بورے والا میں ۵ روزہ مکمل ہڑتال آج ختم ہوگئی۔ ہڑتال امن کمیٹی کی مداخلت پر ختم کی گئی۔ بتایا گیا ہے مقامی انتظامیہ اور امن کمیٹی کے سربراہ سید شاہد مہدی اور دیگر ارکان کے مابین اس یقین دہانی پر کہ قادیانیوں کے خلاف تحریک کے دوران گرفتار کیے جانے والے ۴۶ افراد کو فوری طور پر رہا کر دیا جائے' مقدمات واپس لے لیے جائیں اور کسی قسم کی انتقامی کارروائی نہ کی جائے۔ شہریوں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ معطل ہونے والے افسروں کو بحال کیا جائے کیونکہ ان دونوں حضرات نے امن و امان بحال رکھنے کے لیے کسی قسم کی کارروائی نہ کی۔ شہریوں نے اپنی اپیل میں کہا ہے کہ یہ خبر غلط ہے کہ ہلڑ بازی کے روز دونوں افسران کسی کے گھر کھانا کھا رہے تھے۔

مرزا ناصر واشنگٹن سے

واشنگٹن' ۹ر جون (آل انڈیا ریڈیو) قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے حکومت پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ وہ قادیانیوں کے خلاف تشدد کے رجحان کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا کہ قادیانیوں کی املاک کو آگ لگائی گئی اور انہیں لوٹا گیا اور پولیس خاموش تماشائی بنی رہی۔ مرزا ناصر احمد سے یہ انٹرویو اے پی اے کے نمائندے نے

پاپائے اعظم کی مملکت ویٹیکن کی طرز پر خود ساختہ ریاست ربوہ میں لیا تھا۔ مرزا ناصر احمد نے اس انٹرویو میں کہا کہ اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ موجودہ گڑبڑ کا مقصد احمدی فرقہ کو تباہ کرنا ہے۔ ان کے فرقے کے لوگوں نے حلفیہ بیان دیا ہے کہ جس وقت ان کی جائیدادوں کو لوٹا اور جلایا جا رہا تھا تو وفاقی پولیس تماشائی بنی ہوئی تھی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مسٹر بھٹو کی پیپلز پارٹی نے یہ فسادات خود کرائے ہیں تاکہ وہ انتہا پسندوں کی حمایت کر کے اپنی بگڑی ہوئی ساکھ کو بحال کر سکے۔ مرزا ناصر نے کہا کہ قادیانیوں کو خواہ قتل ہی کیوں نہ کر دیا جائے' وہ اپنے مسلک اور عقیدے پر قائم رہیں گے۔

جماعت اسلامی

ملتان' ۹ر جون۔ امیر جماعت اسلامی پاکستان میاں طفیل محمد نے مرزائی فرقہ کے ایک لیڈر مسٹر ظفراللہ خان کے اس بیان پر شدید نکتہ چینی کی ہے جس میں انہوں نے عالمی اداروں سے اپیل کی تھی کہ وہ پاکستان میں ان کے فرقہ کے لوگوں پر مبینہ ظلم و تشدد کے واقعات کا جائزہ لینے کے لیے اپنے مبصرین پاکستان بھیجیں۔ مسٹر ظفراللہ خان نے یہ بیان لندن میں ایک پریس کانفرنس میں دیا تھا اور بی بی سی اور آل انڈیا ریڈیو نے اسے نشر کیا تھا۔ یہاں اپنی جماعت کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے میاں طفیل محمد نے کہا کہ جو بیرونی طاقتیں پاکستان کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈا کرنے میں مصروف ہیں' وہ بچے کھچے پاکستان کو بھی تباہ کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا اس وقت صیہونی اور دوسری پاکستان دشمن طاقتوں نے اپنے ایجنٹوں اور ایجنسیوں کی مدد سے پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا تیز تر کر دیا ہے۔ امیر جماعت اسلامی نے بتایا کہ مکہ میں موتمر عالم اسلامی کے اجلاس میں ایک بارہ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے' جو اس کے فیصلوں پر عمل درآمد کرائے گی۔ اجلاس سے مولانا جان محمد عباسی نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے بھی مسٹر ظفراللہ خان کے بیان پر نکتہ چینی کی اور کہا کہ بیرونی مداخلت کو دعوت دے کر ظفراللہ خان نے اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دی ہے۔

ممتاز قانون دان مسٹر ایم انور بار ایٹ لاء نے بھی لاہور میں ایک بیان میں

سر ظفراللہ کی لندن کی پریس کانفرنس پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سر ظفراللہ نے عالمی اداروں سے کہا ہے کہ وہ پاکستان میں اپنے نمائندے بھیجیں تاکہ ان کے فرقہ پر ہونے والے نام نہاد مظالم کا جائزہ لیا جا سکے۔ ایم انور نے کہا کہ سر ظفراللہ کی طرف سے یہ مطالبہ کرنے کی جسارت ناقابل معافی ہے۔ حکومت کو اس کا نوٹس لینا چاہیے اور فوراً کوئی کارروائی کرنی چاہیے۔ یہ بات خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ اس مخصوص فرقے کے بہت زیادہ افراد بڑے بڑے ذمے دار عہدوں پر فائز ہیں۔ اب اس تعیش کو زیادہ عرصہ برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان کو پہلے ہی ایسے افراد کو اعلیٰ عہدوں پر فائز کرنے کی بھاری قیمت ادا کرنا پڑی ہے۔ اب وقت ہے کہ اس روایت کو ختم کر دیا جائے۔

مردان میں جلوس و قادیانی فائرنگ

مردان' ۱۰ر جون یہاں ربوہ ریلوے اسٹیشن کے واقعہ کے خلاف جلوس نکالا گیا۔ جلوس میں قادیانیوں کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہوگیا۔ پولیس نے اس سلسلہ میں تین قادیانیوں ہاشم علی' سعید احمد اور رشید احمد کو گرفتار کر لیا۔ اس واقعہ کے بعد لوگوں میں اشتعال پھیل گیا اور انہوں نے مختلف مقامات پر قادیانیوں کی دکانیں نذر آتش کر دیں۔ ایک اور اطلاع کے مطابق قصبہ ٹوپی میں بھی دو فرقوں میں فائرنگ سے چھ افراد ہلاک اور دو زخمی ہو گئے۔ صوبائی گورنر نے لڑائی کی جگہ کا معائنہ کیا۔

میں سنی العقیدہ مسلمان ہوں

لاہور' ۹ر جون۔ میو ہسپتال کے ڈسپنسری سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر عبدالغفور قمر نے اس امر کی تردید کی ہے کہ ان کا تعلق مرزائیوں یا قادیانیوں کی جماعت سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں سنی العقیدہ خاندان سے تعلق رکھتا ہوں۔

وزیر اعظم بھٹو آج لاہور پہنچیں گے

لاہور' ۹ر جون وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کل ۱۰ر جون کو لاہور آنے والے

ہیں۔ صوبائی دارالحکومت میں اپنے قیام کے دوران وزیر اعظم قادیانیوں کے مسئلے کے مستقل حل کے سلسلے میں مختلف مکتبہ فکر کے لوگوں سے ملاقات کریں گے۔ یاد ہوگا کہ گزشتہ روز صوبائی وزیر اعلیٰ جناب حنیف رامے نے بھی اپنی پریس کانفرنس میں بتایا تھا کہ وزیر اعظم نے ان کی لاہور آنے کی درخواست منظور کر لی ہے۔

ظفراللہ کا لندن پلان

جو غیر ملک میں نہیں کرتے وطن کی بات
ان کے وطن میں بیٹھ کے ظفراللہ رو دیئے
کھولی ہے اپنی ٹانگ تو لاجوں بھی خود مریں
جتنے مقام عزو شرف کے تھے کھو دیئے

(وقار انبالوی)

وزیر اعظم بھٹو آخرت کما لیں

وزیر اعلیٰ پنجاب جناب حنیف رامے نے یہ خوشخبری سنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صوبہ بھر میں امن و امان قائم ہوگیا ہے۔ چنانچہ حکومت نے اخبارات پر سے سنسر اور مساجد میں اجتماع پر سے عاید پابندیاں ختم کر دی ہیں اور واقعہ ربوہ کے رد عمل کے بعد گرفتار شدگان کو رہا کیا جا رہا ہے۔ رامے صاحب نے علمائے کرام' عوام اور اخبارات کا بھی شکریہ ادا کیا ہے کہ انہوں نے صورت حال کو مزید خراب ہونے سے بچا لیا۔

وزیر اعلیٰ نے یہ بھی بتایا ہے کہ انہوں نے ختم نبوت کے سلسلے میں پنجاب کے سواد اعظم کے جذبات سے مرکز کو آگاہ کر دیا ہے اور اس مسئلہ کا کوئی دیرپا حل سوچا جا رہا ہے۔ چنانچہ لاہور کے اہل فکر حضرات سے ملنے اور اس ضمن میں مشورہ کرنے کے لیے وزیر اعظم بھٹو پیر کو صوبائی دارالحکومت پہنچ رہے ہیں۔

اس وقت حادثہ ربوہ کی شرارت کے ذمہ دار لوگوں کے خلاف پولیس مصروف تفتیش ہے۔

ہائی کورٹ کے ایک معزز جج نے انکوائری بھی شروع کر دی ہے۔

حادثہ ربوہ کے ردعمل پر بھی صوبائی حکومت نے قابو پا لیا ہے اور اس کی وجہ وزیر اعلیٰ نے یہ بتائی ہے کہ اخبارات' علماء کرام اور بالخصوص عوام نے تعاون کے جذبے اور شدید اور بھڑکے ہوئے جذبات کے باوجود صبرو تحمل سے کام لیا ہے۔

فریق ثانی کا رویہ یہ ہے کہ تادم تحریر حادثہ ربوہ کی اس کی طرف سے مذمت نہیں کی گئی۔ سر ظفراللہ ایسی شخصیت نے لندن میں ایک یکطرفہ شرانگیز بیان دے کر پاکستان کے بارے میں اپنے خبث باطن کو ظاہر کر دیا ہے۔ اگر قادیانیوں نے یا ان کی طرف سے سر ظفراللہ نے اپنی جماعت کے لیے پاکستان کی بجائے کوئی اور پناہ گاہ چن لی ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں یہ انتخاب مبارک کرے۔ مسلمانان پاکستان نے اس سلسلے میں جس صبرو ضبط کا گزشتہ ۲۷ سال میں مظاہرہ کیا ہے' قادیانی حضرات ان سے اس سے زیادہ قربانی کی امید نہ رکھیں۔ ان کے رویے کی وجہ سے پاکستان کا امن دو بار سخت خطرے سے دوچار ہوچکا ہے۔ سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ دور غلامی کی یادگار ہیں۔ کسی آزاد اسلامی مملکت میں یہ مسئلہ پیدا ہی نہیں ہوسکتا تھا۔ مسلمان تو خدا کی خدائی کا بھی سیدنا محمدؐ کی ختم المرسلینی کی وجہ سے قائل ہے۔

گزشتہ ایام میں ہمیں قادیانیوں کے لاہوری فرقہ کے کئی بزرگوں کے خطوط اور فون موصول ہوئے۔ ان کا موقف یہ ہے کہ وہ اس فرقہ یعنی قادیانی حضرات سے الگ ہیں اور جناب مرزا غلام احمد کو نبی نہیں' صرف مجدد مانتے ہیں۔ ہمارے کالم حاضر ہیں' وہ جو کہنا چاہتے ہیں لکھ بھیجیں۔ اشتہار چھپوائیں' پوسٹر چھپوائیں اور اپنے مسلک کا اعلان کریں لیکن ہم ان سے اتنا ضرور پوچھنا چاہتے ہیں کہ جو شخص نبوت کا دعویدار ہو--- رسول اکرمؐ کو خاتم النبین ماننے کے بعد--- اسے مجدد ماننا بھی کہاں تک مناسب ہے۔ توحید اور ختم نبوت اسلام کے دو بنیادی عقیدے اور ستون ہیں۔ حضورؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ ملت کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی مذموم کوشش ہے اور اس سے اتحاد کا تحفظ وطن عزیز کی جغرافیائی حدود کی حفاظت سے بھی زیادہ لازمی ہے۔ اسی لیے حضرت علامہ اقبالؒ نے بھی حضورؐ کے بعد کسی کی نبوت کے ماننے والوں کو دائرۂ اسلام سے ہی خارج قرار دے دیا تھا۔ بہرحال یہ ان کا اپنا معاملہ ہے' ہم وزیر اعظم بھٹو سے یہی عرض کریں گے کہ وہ اپنی روایتی جرات رندانہ سے کام

لے کر ایک فانی انسان کی تمام کمزوریوں کے باوجود سیدنا صدیق اکبرؓ کے ایک ادنیٰ غلام کی حیثیت میں ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے آخرت کما لیں۔ دین کے ساتھ انہیں دنیا بھی مل جائے گی۔ ("اداریہ" روزنامہ "نوائے وقت" لاہور' ۱۸ جون ۷۴ء)

نوائے وقت کا سرراہے

ہمارے قارئین کرام پر بخوبی روشن ہے کہ "نوائے وقت" نے نہ تو پیپلز پارٹی کو کبھی تنقید سے بالا سمجھا ہے' نہ اس کی ہیئت مقتدرہ کو۔ جہاں کہیں ارباب حکومت کے کسی اقدام یا ارشاد کو ہم نے ملکی و قومی مصالح کے خلاف دیکھا' تنقید کا حق بھی ادا کیا اور طنز و تعریض میں بھی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ ربوہ کے واقعہ پر ہماری پالیسی بالکل واضح اور عیاں رہی ہے۔ اور قادیانی جماعت کے بارے میں ہمارا رویہ بالکل اسلام کے سواد اعظم کے خیال و عقاید کے مطابق ہے۔ لیکن اس ضمن میں ہم جناب نوابزادہ نصراللہ خاں (جمہوری پارٹی کے سربراہ) کی یہ بات نہیں سمجھ سکے کہ وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے واقعہ ربوہ کی مذمت نہیں کی۔ دونوں حضرات کی تقریریں اخبارات میں آ چکی ہیں اور دونوں میں اس واقعہ ہائلہ کی مذمت موجود ہے۔ البتہ نوابزادہ صاحب اور ان دونوں بزرگوں کے نقطۂ نگاہ میں اگر کچھ فرق ہے تو صرف اتنا کہ ان دونوں کی تقریروں میں کرسی نشین ہونے کی وجہ سے امن کی ذمہ داری کا احساس بھی موجود ہے۔

لفظی مذمت کے ساتھ ساتھ یہ بھی تو دیکھیے اور سوچئے کہ قادیانی جماعت کے امیر کو پولیس نے یونہی شامل تفتیش کر لیا اور کیا اس امیر کی طرف سے درخواست ضمانت قبل از گرفتاری محض حزب اختلاف کے خوف کی وجہ سے دی گئی؟ یہ عملی مذمت کیا ہزار لفظی مذمتوں پر بھاری نہیں ہے۔ پھر نوابزادہ صاحب نے جناب مفتی محمود کا وہ تازہ بیان ملاحظہ فرمایا ہوگا' جس میں انہوں نے لاہور میں علمائے دین اور مشائخ کرام کی مشترکہ مجلس کے انعقاد کا ذکر فرماتے ہوئے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اس اجلاس کے سلسلہ میں خان عبدالولی خان سے بھی رابطہ قائم کیا جا رہا ہے اور تحریک استقلال سے بھی تعاون کی اپیل کی جا رہی ہے۔ اب نوابزادہ صاحب خود ہی

خدا لگتی کہیں کہ یہ دونوں حضرات علمائے دین میں کب شامل ہوئے؟ اور ان کا شمار کونسے مشائخ کرام میں ہوتا ہے!

نوابزادہ صاحب نے یقیناً یہ خبر پڑھی ہوگی کہ قادیانی جھگڑے کو ہمیشہ کے لیے طے کرنے کی غرض سے بعض خاص اقدامات بھی ہیئت مقتدرہ کے زیر غور ہیں۔ اس لیے کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ انتظار کر لیا جائے' اس بات کا کہ عدالتی تحقیقات کا نتیجہ کیا سامنے آتا ہے اور ارباب اقتدار اس ضمن میں اپنا فرض کس طرح ادا کرتے ہیں؟

آج کی تمام خبریں "نوائے وقت" لاہور اور "امروز" ملتان ۱۰ر جون سے لی گئی ہیں۔

۱۱ر جون کے اخبارات کی رپورٹ

نشتر کے طلباء کا استقبال

لاہور' ۱۰ر جون پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے صدر فرید پراچہ نے طلبا سے اپیل کی ہے کہ ملتان نشتر میڈیکل کالج کے زخمی طالب علموں کا شایان شان استقبال کیا جائے' جو کل صبح غزالہ ایکسپریس پر لاہور پہنچ رہے ہیں۔ نشتر میڈیکل کالج کے یہ طلباء عدالت میں اپنا بیان دینے کے لیے آ رہے ہیں۔

لاہور' جمیعت علمائے اسلام ہزاروی گروپ پنجاب کے کنوینر مولانا محمد ضیاء القاسمی نے کہا ہے کہ مختلف دینی جماعتوں اور سیاسی رہنماؤں نے لاہور میں جو متحدہ مجلس عمل قائم کی ہے' میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا جمیعت علمائے اسلام مجلس عمل کی آئینی تحریک میں مسئلہ ختم نبوت حل کرنے کے لیے پورا پورا تعاون کرے گی۔ انہوں نے جمیعت کے کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ پنجاب میں ہر جگہ مجلس عمل سے تعاون کریں۔

بوریوالہ میں ساتویں روز بھی ہڑتال جاری رہی

بوریوالہ میں آج ساتویں روز بھی ہڑتال رہے گی۔ یہ فیصلہ کل اس اجلاس میں کیا گیا' جو جامع مسجد میں منعقد ہوا تھا۔ شہریوں کی بھاری تعداد نے یہ فیصلہ کیا کہ

جب تک گرفتار شدگان کو رہا اور مقدمات واپس نہ لیے جائیں گے' اس وقت تک ہڑتال جاری رہے گی۔ واضح رہے کہ پولیس نے پچھلے دنوں گڑبڑ کے سلسلے میں بوریوالہ میں تقریباً ۷۰ افراد گرفتار کر لیے تھے۔ بوریوالہ میں دفعہ ۱۴۴ کے پیش نظر پولیس نے تمام مسجدوں میں سپیکر بند کرنے اور خطبہ نہ دینے کی ہدایات بھی بھیجیں۔ پولیس کے اعلان کے مطابق کوئی خطیب سوائے عربی خطبہ کے کچھ اور کہنے کا مجاز نہیں۔ لوگوں نے اس اعلان کی مذمت کی ہے۔ چنانچہ نماز جمعہ کے اجتماعات میں درج ذیل قرار دادیں منظور کی گئیں۔

۱۔ گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے اور مقدمات واپس لیے جائیں۔

۲۔ قادیانیوں کو اقلیتی فرقہ قرار دیا جائے۔

۳۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

۴۔ قرار داد میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر وہاڑی اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو جنہیں حالیہ ہنگاموں میں ذاتی رنجش کی بنا پر جبری ریٹائر کر دیا گیا تھا' انہیں ان کے عہدوں پر بحال کیا جائے۔

۵۔ آخر میں بوریوالہ تھانہ میں گرفتار شدگان پر تشدد کی بھی مذمت کی گئی ہے۔

تونسہ شریف

تونسہ شریف' ۱۰ر جون ربوہ اسٹیشن پر طلبہ کے ساتھ کیے جانے والے ناروا سلوک کے خلاف سارے شہر میں مکمل ہڑتال رہی۔ تمام جامع مساجد' خانقاہ سلمانیہ' خانقاہ محمودیہ' جامع مسجد جماعت اسلامی' جامع مسجد اہل تشیع امام باڑہ اور جامع مسجد عثمانیہ میں نماز جمعہ پر کل قراردادیں منظور کی گئیں۔ مسلمانوں نے اس ناروا حرکت کو سوچی سمجھی سازش کا نتیجہ قرار دیا۔ قراردادوں میں موجودہ حکومت کی مرزائیت نواز پالیسی کی پرزور مذمت کی۔ تمام چوکوں' تھڑوں اور سماجی و سیاسی محفلوں میں ربوہ شہر کو کھلا شہر قرار دینے کا مطالبہ جاری رہا۔

چھ قادیانیوں نے اسلام قبول کر لیا

سکھے کی منڈی' جمعیت العلمائے پاکستان کے مقامی صدر کی صدارت میں

یہاں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس موقع پر چھ افراد سراج الحق قریشی' محمد حنیف قریشی' محمد جمیل قریشی' محمد خلیل قریشی' محمد ظفر قریشی اور ثناء اللہ قریشی نے قادیانیت کو چھوڑ کر حلقہ بگوش اسلام ہونے کا اعلان کیا۔ اجلاس میں متعدد قراردادیں منظور کی گئیں۔ ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر طلبہ پر حملہ کرنے والے افراد کو قرارواقعی سزا دی جائے' قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

حلقہ بگوش اسلام ہونے کا اعلان

تاندلیانوالہ ۱۰ر جون' تاندلیانوالہ کی جامع مسجد میں ایک بڑے اجتماع کے سامنے ایک تاجر محمد اسلم ساجن نے اپنے اہل خانہ کے ہمراہ حلقہ بگوش اسلام ہونے کا اعلان کیا۔ اس سے قبل وہ قادیانی تھے۔

لائل پور' ۱۰ر جون محلّہ گورو نانک پورہ' گلی نمبر ۳ کے ڈاکٹر عبدالمجید اور ان کے چچیرے بھائی محمد سلیم گزشتہ ماہ اپنے ہی محلّہ کی مسجد میں مولانا غلام محمد کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ ان دونوں نے ختم نبوت پر کامل ایمان کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ جو فرد نبی آخر الزمانؐ کو ختم الرسل نہیں مانتا' وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ زرعی یونیورسٹی فزکس ڈیپارٹمنٹ کے جونیئر کلرک اکرام اللہ طارق بھی مرزائیت سے تائب ہوگئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ ان کا احمدیت سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ صرف مسلمان ہیں۔

گجرات

گجرات' ۱۰ر جون وزیر زراعت و جنگلات بریگیڈیئر صاحب داد خان نے کہا ہے کہ عوامی حکومت نے پہلی دفعہ ملک کے آئین میں مسلمان کی تعریف کرتے ہوئے ختم نبوت کو تحفظ دیا ہے اور آئین میں واضح طور پر درج ہے کہ رسول کریمؐ اللہ کے آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو قومی اسمبلی میں اس کی وضاحت کر چکے ہیں۔ وہ یہاں ڈسٹرکٹ کونسل ہال میں گجرات کی

دینی اور سیاسی جماعتوں کی مجلس عمل کے اراکین سے بات چیت کر رہے تھے۔ مجلس کے صدر صاحبزادہ سید محمود شاہ بار ایسوسی ایشن کے نائب صدر چودھری نثار احمد ایڈووکیٹ' نیپ کے نائب صدر سید باقر رضوی' میاں ارشد پگانوالہ اور طارق محمود شاہ نے انہیں مجلس عمل کے مطالبات سے آگاہ کیا' جن میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت' جماعت احمدیہ کو سیاسی جماعت اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کے مطالبات بھی شامل ہیں۔ بریگیڈیئر صاحب داد خاں نے مجلس عمل کے اراکین کو بتایا کہ ختم نبوت کا مسئلہ ۷۰' ۸۰ سال پرانا ہے مگر عوامی حکومت نے پہلی بار آئین میں اس کو حل کیا۔ انہوں نے گجرات کے علماء' عوام اور انتظامیہ کو خراج تحسین ادا کیا' جن کے تعاون سے ضلع گجرات میں امن و امان کی صورت بہتری رہی۔ انہوں نے کہا کہ ربوہ کے واقعہ سے بعض لوگ ذاتی اور سیاسی مفادات کی خاطر لوگوں کو بھڑکا رہے ہیں مگر حکومت امن عامہ کو تباہ کرنے کی اجازت نہیں دے گی۔ انہوں نے کہا حکومت عدالت عالیہ کے ایک جج سے واقعہ کی تحقیقات کرا رہی ہے۔ اس لیے عوام کو اس کے فیصلے کا انتظار کرنا چاہیے۔ انہوں نے مجلس عمل کے اراکین سے اپیل کی کہ وہ شہریوں کو پرامن رہنے کی تلقین کریں تاکہ ۱۹۵۳ء کے واقعات کا اعادہ نہ ہو سکے جس سے جمہوری عمل رک گیا تھا اور ملک میں مارشل لاء کا نفاذ ہوا تھا۔ صاحبزادہ سید محمود شاہ اور مجلس کے دوسرے اراکین نے وزیر زراعت کو یقین دلایا کہ ان کی جدوجہد پرامن رہے گی اور سماج دشمن عناصر یا مفاد پرستوں کو امن تباہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس سے قبل بریگیڈیئر صاحب داد خاں نے ڈاک بنگلہ میں پیپلز پارٹی کے رہنماؤں سینیٹر ممینہ عثمان فتح' چودھری ظفر مہدی' چودھری جہانگیر چیمہ' خاں نصراللہ خاں اور امن کمیٹی کے اراکین اور طالب علم لیڈروں سے بات چیت کی۔

تحریک استقلال

لاہور' تحریک استقلال کے رہنماؤں کا ایک ہنگامی اجلاس گزشتہ روز ملک وزیر علی' سینیئر نائب صدر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں واقعہ ربوہ کے

تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا اور اس سے پیدا شدہ حالات اور اس سلسلہ میں پارٹی کے گرفتار شدہ کارکنوں کے معاملہ پر غور و خوض کیا گیا۔ پارٹی چونکہ سواداعظم کے احساسات کی ترجمانی کرنا اپنا فرض اولین سمجھتی ہے' اس لیے اس اجلاس میں اس امر کا اعادہ کیا گیا کہ موجودہ سنگین نامساعد صورت حال میں بھی مسلمانان پاکستان کے مافی الضمیر کو عملی جامہ پہنانے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرے گی۔ اجلاس میں میاں محمود علی قصوری' ملک غلام جیلانی' علامہ احسان الٰہی ظہیر' راجہ محمد افضل خان' ابوسعید انور' میر مشتاق احمد' سید معین الدین شاہ' میر مظائر حسین' شکیل احمد خان' ملک حامد سرفراز' بیگم طاہرہ قریشی' مس رابعہ قاری اور بیگم صبیحہ نے شرکت کی۔

لاہور' تحریک استقلال طلبہ کے مرکزی سیکرٹری ملک بشیر بھٹہ اور تحریک استقلال طلبہ پنجاب کے صدر چودھری نذیر احمد نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ تحریک ملک میں جمہوریت کے فروغ کے لیے کام کر رہی ہے۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ کالجوں کی یونینوں کے انتخابات میں مرزائیوں کو منتخب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ اعلان کیا گیا کہ تحریک استقلال ۱۴ جون کو پاکستان بھر میں ختم نبوت کے موضوع پر جلسے منعقد کرے گی۔

وزیر آباد

وزیر آباد' ۱۰ جون (نامہ نگار) وزیر آباد کے متعدد دینی اور سیاسی رہنماؤں نے صدر مملکت' وزیراعظم' وزیراعلیٰ پنجاب سے تاروں میں مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دے کر ہر پاکستانی کو یہاں آباد ہونے کا حق دیا جائے۔

ساہیوال

ساہیوال کی متعدد تنظیموں نے ایک مشترکہ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے اور سواداعظم کے عقائد کی روشنی میں اس مسئلہ کا حل تلاش کیا جائے۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ کیونکہ وہ ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے۔ مسلمان طلباء پر قادیانیوں کا حملہ کھلا

چیلنج ہے۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ احمدیوں کی سرگرمیاں مشکوک ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور اس فرقہ سے تعلق رکھنے والوں کو فوری طور پر کلیدی سرکاری عہدوں سے الگ کیا جائے۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ قومی مفاد کی خاطر ان لوگوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جانی چاہیے۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ ربوہ میں مبینہ طور پر اسلحہ کے جو ذخائر جمع کیے گئے ہیں' ان کا پتہ چلایا جائے۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ لندن میں سر ظفر اللہ خاں کا حالیہ بیان قادیانیوں کے ناپاک عزائم کا ثبوت ہے' جس میں انہوں نے پاکستان میں غیر ملکی مداخلت کی دعوت دی ہے۔ بیان میں حکومت سے اپیل کی گئی کہ وہ قادنیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس لے۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ وزیراعظم حالات کا جائزہ لینے کے لیے خود لاہور پہنچے ہیں۔ مشترکہ بیان پر ٹریڈرز ایسوسی ایشن کے صدر حاجی محمد ابراہیم چاولہ' ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر اصغر حمید' ہول سیل کلاتھ ڈیلرز ایسوسی ایشن کے سیکرٹری محمد اصغر' کلاتھ مرچنٹس ایسوسی ایشن کے صدر سعید احمد' سیکرٹری عبدالحمید' جمعیت اہل حدیث کے حافظ عبدالحق' تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمل کے صدر مولانا حبیب اللہ' امیر جماعت اسلامی بشیر احمد' اسلامی فکری محاذ کے محمد اکرم شیخ کے دستخط ہیں۔

ہارون آباد' منچن آباد اور بہاولنگر میں مکمل ہڑتال اور جلوس

بہاول نگر' ۱۰ر جون آج بھی شہر میں مکمل ہڑتال رہی اور مسلمانوں نے بہت بڑا جلوس نکالا اور مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا جائے۔ ایک بہت بڑا جلوس نکالا گیا جس نے شہر کے مختلف حصوں کا چکر لگایا اور قادیانیوں کے خلاف اور ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ دو گھنٹے مظاہرہ کرنے کے بعد جلوس چوک میں جا کر ختم ہوا' جہاں عبدالرؤف لودھی' مولانا محمد یوسف' سید اظہر حسین زبیری اور طالب علم رہنما رؤف انجم اور قادر شاہین نے خطاب کیا۔ ہارون آباد' منچن آباد اور ضلع کے دوسرے شہروں میں مکمل ہڑتال رہی۔

واربرٹن

مختلف مکاتیب فکر کے علماء کا ایک اجلاس ہوا' جس میں کئی قراردادوں کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ قادنیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور ایک قرارداد کے ذریعہ قادیانیوں سے میل جول ختم کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس میں مولانا نور احمد کے علاوہ مولانا نور محمد' مولانا حسین علی' مولانا محمد عبداللہ' مولانا نصیراللہ' مولوی محمد عمراور قاری نذیر احمد نے بھی شرکت کی۔

متحدہ جمہوری محاذ کی قرارداد

لاہور' ۱۰؍ جون متحدہ جمہوری محاذ کی مجلس عمل کا دو روزہ اجلاس آج ختم ہوگیا۔ مجلس عمل نے اعلان کیا کہ ۱۴؍ جون تک قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ انہیں کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے' ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور وہاں کی تلاشی لی جائے۔ قادنیوں کی مسلح تنظیموں کو خلاف قانون قرار دیا جائے ورنہ ۱۴؍ جون کو پورے ملک میں مکمل اور پرامن ہڑتال کی جائے گی۔ عوام اور محاذ میں شامل تمام جماعتوں سے اپیل کی گئی کہ ملکی تحفظ اور بقاء کی خاطر ہڑتال کو کامیاب بنائیں مگر امن و امان مکمل طور پر قائم رکھیں۔ اخلاق کا مظاہرہ کریں اور تشدد پسند اور غنڈہ عناصر سے ہوشیار رہیں جو اپنی سرگرمیوں کے ذریعہ اس مقدس فرض کو بدنام کرنے اور ناکام بنانے کی سازش کر رہے ہیں۔ اجلاس میں کہا گیا کہ قادیانی فرقہ انگریزوں نے اپنے مفادات کے لیے پیدا کیا تھا۔ وہ آج بھی پاکستان میں بیرونی عناصر کا آلہ کار بن کر ملک دشمن سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ موجودہ حکومت عوام کا اعتماد کھو چکی ہے۔ اس لیے مستعفی ہو جائے۔ اجلاس میں جو پیر صاحب پگاڑو کی زیر صدارت ہوا' جس میں گرانی اور امن و امان کی نازک صورت حال اور بلوچستان کے حالات پر گہرے اضطراب کا اظہار کیا گیا اور الزام لگایا گیا کہ بلوچستان میں پیپلز پارٹی کی اکثریت قائم کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ اجلاس میں تشویش ظاہر کی گئی کہ ریل کے کرایوں میں اضافہ کر کے اور گھی' مٹی کے تیل' چینی اور پٹرول کی قیمتیں بڑھا کر عام آدمی پر ایک اور ضرب لگائی گئی ہے۔

قادیانیوں کا حساب چیک کیا جائے

لاہور' ۱۰ر جون معلوم ہوا ہے کہ انجمن جماعت احمدیہ نے اندرون اور بیرون ملک وسیع پیمانے پر سرمایہ کاری کر رکھی ہے۔ پاکستان میں بھی قادیانیوں کے صنعتی اداروں کی مالی معاونت کرنے کے لیے اس جماعت نے کروڑوں روپیہ بعض قادیانی اداروں میں لگا رکھا ہے۔ مثال کے طور پر قادیانی صنعتی ادارے غریب وال سیمنٹ ملز کے ۲۰ ہزار حصص جن کی مالیت ۲۰ لاکھ روپے ہے' ۴۲ - ۱۹۴۳ء میں انجمن جماعت احمدیہ نے نقد ادا کر کے حاصل کیے تھے۔ حالانکہ اقتصادیات سے تھوڑی بہت واقفیت رکھنے والا شخص بھی اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہے کہ اتنے بڑے سودے صرف چیکوں کی صورت میں کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بیرون ملک کام کرنے والے قادیانی اپنی آمدنی کا کم از کم دس فیصد حصہ جماعت کے نام پر زرمبادلہ کی صورت میں ملک سے باہر بھی جمع کروا رہے ہیں جب کہ یہ رقم پاکستان میں ان قادیانیوں کے لواحقین کو پاکستانی کرنسی میں ادا کر دی جاتی ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ نے مرزا غلام احمد کی صد سالہ تقریبات منانے کے لیے امسال دس کروڑ روپے جمع کرنے کا اعلان کر رکھا ہے۔

مرزا ناصر احمد نے جنوبی افریقہ کے دورے کے دوران گزشتہ انتخابات سے قبل جنوبی افریقہ میں "نصرت جہاں" کے نام سے ایک فنڈ قائم کیا تھا۔ انتخابات کے بعد اس فنڈ کا کثیر حصہ ناجائز ذرائع سے ملک میں لایا گیا اور بعض مخصوص مقاصد کے لیے استعمال کیا گیا۔ واضح رہے کہ ان دنوں مسٹر ایم ایم احمد حکومت کے اقتصادی مشیر تھے۔ دارالحکومت کے سیاسی' سماجی اور مذہبی حلقوں نے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی جماعت کی مشکوک اور ملک دشمن اقتصادی سرگرمیوں کا پردہ چاک کرنے کے لیے احمدیہ جماعت کے حسابات کی پڑتال کی جائے اور اس مقصد کے لیے کسی ماہر چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ کی خدمات حاصل کی جائیں۔

منظور قادر قادیانیوں کی وکالت نہ کریں

لاہور' دینی مدارس کے طلبہ نے آج مسٹر منظور قادر بیرسٹر کے گھر پر مظاہرہ کیا اور ان سے مطالبہ کیا کہ وہ واقع ربوہ کے بارے میں ٹربونل کے سامنے قادیانیوں

کی وکالت نہ کریں۔ مظاہرین کی قیادت آغا شورش کاشمیری' علامہ احسان الٰہی ظہیر' سید مظفر علی شمسی اور مولانا محمود رضوی نے کی۔ مظاہرین ایک بس پر سوار تھے اور ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ مظاہرین نے دفتر نوائے وقت کے سامنے نوائے وقت زندہ باد کے نعرے بھی لگائے۔

بھٹو صاحب لاہور پہنچ گئے

لاہور' ۱۳ جون وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو صوبائی دارالحکومت کے مختصر دورے پر آج شام لاہور پہنچ گئے۔ وزیراعظم سے ہوائی اڈے پر جب احمدی فرقے کے سربراہ مرزا ناصر احمد کے بیان پر تبصرہ کے لیے کہا گیا تو وزیراعظم نے کہا کہ میں آپ لوگوں سے اس پر اور دوسرے بہت سے معاملات پر گفتگو کروں گا۔ وزیراعظم نے کہا کہ میں کوشش کروں گا کہ لاہور میں ہی آپ لوگوں سے بات چیت ہو جائے۔ وزیراعظم اپنے لاہور کے قیام میں مختلف طبقوں کے نمائندوں سے ملاقات کریں گے اور احمدی فرقے کے مسئلہ پر تبادلہ خیال کریں گے۔ وزیراعظم کا استقبال کرنے والوں میں گورنر پنجاب نواب صادق حسین قریشی' وزیراعلیٰ مسٹر محمد حنیف رامے' ملک معراج خالد' صوبائی وزراء' قومی اور صوبائی اسمبلی کے ارکان شامل تھے۔ ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب نے کچھ وقت کے لیے وزیراعلیٰ حنیف رامے سے بھی گفتگو کی۔ وزیراعظم کا جہاز موسم کی خرابی کے سبب چالیس منٹ تاخیر سے پہنچا۔

لاہور

لاہور میں جلوس نکالا گیا۔ نوائے وقت میں ایک تصویر شائع ہوئی جس کا کیپشن یہ ہے: "لاہور میں احمدیت کے خلاف علماء نے جلوس نکالا' جلوس کے شرکاء اومنی بس پر سوار ہیں"۔

آج کے نوائے وقت میں لاہوری مرزائیوں کی طرف سے ذیل کا اشتہار شائع ہوا:

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے عقائد
ان کی اپنی تحریرات کی رو سے

۱ - "مجھے اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں۔ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** میرا عقیدہ ہے اور **لکن رسول اللہ و خاتم النبیین** پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھا سکتا ہوں، جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں"۔ ("کرامات الصادقین" ص ۲۲)

۲ - "میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"۔ ("آسمانی فیصلہ" ص ۹)

۳ - "سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کافر جانتا ہوں اور میرا یقین ہے کہ وحی نبوت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوگئی"۔ ("اشتہار" ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء)

۴ - "ان پر واضح رہے کہ ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں اور **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** کے قائل ہیں اور آنحضرت کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں"۔ ("مجموعہ اشتہارات" ص ۲۲۴)

۵ - "وہ شخص لعنتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا آپ کے بعد کسی اور کو نبی یقین کرتا ہے اور آپ کی ختم نبوت کو توڑتا ہے"۔

۶ - "ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعویٰ (ملہمیت، محدثیت، ناقل) کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا"۔ ("تریاق القلوب، ص ۱۳۰)

نوٹ : اراکین احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کا عقیدہ حضرت مرزا صاحب کے مندرجہ بالا اعلانات کے مطابق ہے اور ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔

سیکرٹری

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام

احمدیہ بلڈنگس برانڈرتھ روڈ' لاہور

وزیر داخلہ خان قیوم کی منطق

گجرات ۹ر جون وفاقی وزیر داخلہ خان عبدالقیوم خاں نے کہا ہے کہ ربوہ کے واقعہ کی آڑ لے کر حزب اختلاف کی جماعتوں کا مقصد صرف یہ ہے کہ حکومت کو اقتدار سے ہٹایا جائے۔ انہیں اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ ان کے اس اقدام سے ملک کو نقصان پہنچے گا۔ خان قیوم نے کہا کہ ملک کی سالمیت' استحکام اور بقاء کے لیے حکومت امن عامہ کو تباہ نہیں ہونے دے گی اور ایسے حالات پیدا نہیں ہونے دے گی' جس سے ملک غیر ملکی سازشوں کا شکار ہو جائے۔ وزیرداخلہ نے جو آج یہاں پاکستان مسلم لیگ (قیوم گروپ) کے جوائنٹ سیکرٹری مشتاق احمد بٹ کے انتقال پر تعزیت کے لیے آئے تھے۔ علماء کے ایک وفد سے بات چیت کے دوران کہا کہ علماء کو ملک کی نازک صورت حال اور ہمسایہ ملکوں میں پاکستان کے خلاف جنگی تیاریوں کا اندازہ کرنا چاہیے۔ ملک میں ایسے حالات پیدا نہیں ہونے چاہئیں' جن سے تخریبی قوتیں کامیاب ہو کر ملک کو تباہ کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ برصغیر کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ملکی آئین میں مسلمان کی تعریف کرتے ہوئے ختم نبوت پر ایمان کو تحفظ دیا گیا ہے اور اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہوئے صدر اور وزیراعظم نے حلف اٹھائے تھے۔ وفاقی وزیرداخلہ نے کہا کہ ہمیں صبر و تحمل کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے اور امن عامہ کو تباہ ہونے سے بچانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت نے ایٹم بم بنا لیا ہے اور بعض دیگر ہمسایہ ممالک بھی پاکستان کی بقا اور سالمیت کو نقصان پہنچانے کی سازش کر رہے ہیں۔ اگر ہم نے خود اپنے ملک میں بدامنی پیدا کی اور فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑکا دی تو اس سے تخریبی قوتوں اور

پاکستان دشمن طاقتوں کو پاکستان کو نقصان پہنچانے کا موقع ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو اس مسئلہ کی نزاکت کا پورا پورا احساس ہے اور اس نے ایک تحقیقاتی ٹربیونل قائم کر دیا ہے جو اس معاملہ کی چھان بین کر رہا ہے۔

۱۱ر جون کو امریکی خبر رساں ایجنسی اے۔ پ۔ اے کے حوالہ سے واشنگٹن سے مرزا ناصر کا انٹرویو شائع ہوا۔ اس پر ۱۱ر جون کو نوائے وقت نے ذیل کا اداراتی نوٹ شائع کیا:

مرزا صاحب بھی بولے!

واشنگٹن سے آمدہ اطلاع کے مطابق امریکی خبر رساں ایجنسی اے۔ پی۔ اے کو انٹرویو دیتے ہوئے "پاکستان کے ویٹیکن ربوہ کے پاپائے اعظم" (نوٹ یہ الفاظ ہمارے نہیں) مرزا ناصر احمد نے کہا ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ قادیانیوں کے خلاف موجودہ گڑ بڑ کا مقصد احمدی فرقہ کو تباہ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا ہماری جائیدادوں کو لوٹا گیا' آگ لگائی گئی لیکن پولیس خاموش تماشائی بنی کھڑی رہی۔ انہوں نے واضح الفاظ میں مسٹر بھٹو کی پارٹی۔۔۔۔ بلکہ اپنی سابقہ پارٹی۔۔۔ پیپلز پارٹی پر الزام عائد کیا کہ یہ فسادات خود اس نے کروائے ہیں تاکہ وہ انتہا پسندوں کی حمایت حاصل کر کے اپنی بگڑی ہوئی ساکھ بحال کر سکے۔ مرزا صاحب نے کہا قادیانیوں کو خواہ قتل ہی کیوں نہ کر دیا جائے' وہ اپنے مسلک اور عقیدے پر قائم رہیں گے۔

یہ فسادات پیپلز پارٹی نے اپنی گرتی ہوئی ساکھ بحال کرنے کے لیے کروائے ہیں یا قادیانیوں نے پیپلز پارٹی کے ساتھ پنجہ آزمائی کے لیے خود شروع کیے۔ اس کا جواب تو جلد صمدانی کمیشن رپورٹ میں مل جائے گا لیکن یہ حقیقت ہے کہ مرزا ناصر احمد اپنے مقلد سر ظفر اللہ کے نقش قدم پر چل پڑے ہیں۔ ہم بڑے ادب کے ساتھ انہیں یاد دلانا چاہتے ہیں کہ پولیس ۲۹ر مئی کو بھی ربوہ ریلوے اسٹیشن پر خاموش تماشائی بنی کھڑی رہی تھی۔ جب ان کی "امت" نوجوان مسلمان طلباء کے خون سے ہولی کھیل رہی تھی۔ مرزا صاحب موجودہ مسند امارت سنبھالنے سے پہلے ساری عمر استاد اور پرنسپل رہے ہیں۔ ایک استاد کے نزدیک سب طالب علم اولاد کی طرح ہوتے

ہیں۔ ان کا دل نہ اس وقت پسیجا جب ان کی درگت بن رہی تھی' نہ تادم تحریر انہیں اس واقعہ کی مذمت کی توفیق نصیب ہوئی ہے جو ان فسادات کا باعث بنا' جن کی مذمت سر ظفر اللہ لندن میں پریس کانفرنس میں اور مرزا صاحب ربوہ میں غیر ملکی اخباری نمائندوں کو انٹرویو کے ذریعے کر رہے ہیں۔

مرزا صاحب نے ہر قیمت پر اپنے مسلک اور عقیدے پر قائم رہنے کا بھی اعلان کیا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ مسلک اور عقیدہ ہے کیا؟ ابھی گزشتہ سال دسمبر میں اپنے سالانہ اجلاس میں خود مرزا صاحب نے فرمایا تھا کہ وہ بھی مسلمانوں کی طرح رسول اکرمؐ کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ کیا مرزا صاحب نے اپنے تازہ ترین موقف پر بھی نظرثانی کر لی ہے؟

کوئی نہیں چاہتا کہ مرزا صاحب اپنے دادا کا باطل مسلک و عقیدہ چھوڑیں لیکن وہ کروڑوں کلمہ گو مسلمانوں اور غلامان محمدؐ سے کس طرح توقع کرتے ہیں کہ وہ اپنے ایمان اور اسلام کے بنیادی نظریے سے دستبردار ہو جائیں!

پنجاب کے وزیر قانون کا بیان

سرگودھا' ۱۰ جون پنجاب کے وزیر قانون و محنت سردار صغیر احمد نے بتایا ہے کہ حکومت نے سرکاری و نیم سرکاری اداروں میں مسلمان ملازمین کے تقرر کے احکامات جاری کر کے ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کی جانب اہم قدم اٹھایا ہے۔ ڈسٹرکٹ کونسل ہال میں علماء' سماجی انجمنوں اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے نمائندوں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا موجودہ حکومت نے ملک کی تاریخ میں آئین میں پہلی بار مسلمان کی تعریف کی شق شامل کر کے یہ ثابت کر دیا ہے وہ حکمران جماعت ختم نبوت پر مکمل ایمان رکھتی ہے اور ختم نبوت کا منکر مسلمان نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا ربوہ ریلوے اسٹیشن کا شرمناک واقعہ کسی بین الاقوامی سازش کے سلسلہ کی کڑی ہے جس کی تحقیقات کے لیے حکومت نے مناسب اقدامات کیے ہیں تاکہ عوام کو صحیح صورت حال سے آگاہ کر دیا جائے۔ انہوں نے علماء کرام اور ہر مکتب فکر کے لوگوں سے اپیل کی کہ وہ شمع رسالت کے پروانوں کو حقائق سے

باخبر رکھ کر اپنا ملی فریضہ ادا کریں۔

۱۲ر جون کے اخبارات کی رپورٹ
وزیراعظم کے آغا شورش کاشمیری سے مذاکرات

لاہور ۱۱ر جون (رپورٹ عارف نظامی) وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے آج یہاں قادیانیوں کے مسئلے پر ممتاز دینی و سیاسی رہنماؤں سے صلاح مشورے شروع کر دیئے۔ صلاح مشوروں اور مذاکرات کا یہ دور کل بھی جاری رہے گا۔ وزیراعظم نے آج یہاں اعلیٰ سطح کے ایک اجلاس کی بھی صدارت کی۔ معتبر ذرائع کی اطلاع کے مطابق اس اجلاس میں بھی امن عامہ کی صورت حال اور خصوصاً ربوہ ریلوے اسٹیشن کے واقعہ کے ردعمل کی صورت میں رونما ہونے والے حالات پر غور کیا گیا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سوال پر بھی بحث کی گئی۔ یہ اجلاس ساڑھے چار بجے سہ پہر سے نو بجے رات تک جاری رہا اور اس میں گورنر پنجاب‘ وزیراعلیٰ حنیف رامے‘ مرکزی وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ‘ وزیر صحت شیخ رشید‘ پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر ملک معراج خالد‘ وزیر داخلہ خاں قیوم‘ صوبائی وزراء ڈاکٹر عبدالخالق‘ سردار صغیر احمد‘ انسپکٹر جنرل پولیس‘ چیف سیکرٹری پنجاب اور وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات مولانا کوثر نیازی نے شرکت کی۔ اعلیٰ سطح کا یہ اجلاس کل صبح ۱۰ بجے ہوگا۔

سرکاری ذرائع نے صرف اتنا بتایا ہے کہ اس اجلاس میں امن عامہ کی صورت حال پر غور کیا گیا۔ لیکن باخبر ذرائع کے مطابق آج کے اجلاس میں ملک کے مذہبی اور سیاسی حلقوں کی طرف سے قادنیوں کو اقلیتی فرقہ قرار دینے کے بارے میں جو مطالبات کیے جا رہے ہیں‘ ان کے محرکات پر غور کیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت میں شامل بعض سوشلسٹ وفاقی وزرا قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے حق میں نہیں ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ مان لینے سے ملک میں ملائیت کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

باوثوق ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس مسئلہ کے بارے میں عنقریب کوئی ٹھوس لائحہ عمل اختیار کر لیا جائے۔ پتہ چلا ہے کہ آج کے اجلاس میں مرزا ناصراحمد کی طرف سے ایسوسی ایٹڈ پریس آف امریکہ کو دیئے جانے والے انٹرویو کے مندرجات بھی زیرغور آئے۔ کل وزیراعظم کی طرف سے کسی اہم اعلان کی توقع کی جا سکتی ہے۔

آغا شورش کاشمیری سے طویل ملاقات

وزیراعظم بھٹو کے ساتھ آج جن رہنماؤں نے ملاقات کی ہے ان میں قادیانیوں کے خلاف تحریک کے روح رواں مشترکہ مجلس عمل ختم نبوت کے رکن مدیر "چٹان" آغا شورش کاشمیری بھی شامل تھے۔ وزیراعظم نے شورش کاشمیری کے ساتھ ملک کی داخلی و خارجی صورت حال کے بارے میں دو گھنٹہ تک بات چیت کی۔ توقع ہے کہ وزیراعظم بھٹو اور سیاسی و دینی راہنماؤں کے مابین کل بھی بات چیت جاری رہے گی اور کل جن لیڈروں کی وزیراعظم کے ساتھ ملاقات ہوگی' ان میں پاکستان جمہوری پارٹی کے نوابزادہ نصراللہ خاں' جماعت اسلامی کے میاں طفیل محمد' مولانا محمد یوسف بنوری' مولانا تاج محمود' علامہ احسان الٰہی ظہیر' مولانا عبیداللہ انور اور مظفر علی شمسی شامل ہیں۔

اس اثناء میں باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت متعدد سیاسی و دینی راہنماؤں کی طرف سے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے مسئلہ کو اسلامی مشاورتی کونسل کے سپرد کر دے گی۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے اور اس میں بعض سیاسی و انتظامی تبدیلیاں لانے کے امکانات بھی موجود ہیں۔

اسلامی مشاورتی کونسل کی سفارش کو منظور کر لینے کے بعد حکومت یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش کرے گی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے آئین میں ضروری ترمیم کرنا ہوگی۔ ایسی صورت میں یہ مرحلہ آسانی سے طے ہو جائے گا۔ باخبر ذرائع کے مطابق حکومت اس مسئلہ پر مسلمانوں کے جذبات سے پوری طرح آگاہ ہے اور وہ اسلامی مشاورتی کونسل کو خاص طور پر ہدایت کرے گی کہ کم

سے کم مدت میں اس مسئلے پر رپورٹ پیش کر دی جائے۔ حکومت اس مسئلہ کو سواداعظم کے نظریہ کے مطابق حل کرنے کی خواہاں ہے لیکن فی الحال اسے اپنی ہی پارٹی میں اختلاف رائے اور بیرونی دنیا میں قادیانیوں کی پروپیگنڈہ مہم سے ہراس ہے۔ اس عالمی پروپیگنڈے میں اسرائیل اور مغربی پریس بہت سرگرم ہوگا۔

مرکزی مجلس عمل کا اجلاس

لاہور' ۱۱ر جون یہاں مشترکہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا ایک اجلاس ہوا جس میں آغا شورش کاشمیری نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں آغا صاحب اور وزیراعظم کے مابین آج ہونے والے مذاکرات پر غور کیا گیا۔ تاہم فیصلہ کیا گیا کہ مجلس عمل کی طرف سے ۱۴ر جون کو عام ہڑتال کا جو فیصلہ کیا گیا ہے' وہ ضرور ہوگی۔ اس روز مسجد وزیر خاں میں ایک جلسہ بھی ہوگا۔ مجلس عمل کی طرف سے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ ان کو کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ تاہم اس اجلاس میں وزیراعظم بھٹو اور آغا شورش کاشمیری کے مابین ہونے والی بات چیت پر کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا جا سکا اور مجلس عمل کے ارکان نے وزیراعظم سے ملاقات کے بعد اس مسئلہ پر کوئی حتمی فیصلہ کرنے پر اتفاق رائے کیا۔ یہ اجلاس کل پھر آغا شورش کاشمیری کے دفتر میں منعقد ہوگا۔

آج کے اخبارات میں خبر شائع ہوئی کہ جناب رامے صاحب' چیف منسٹر پنجاب شام ۷ بج کر دس منٹ پر ٹی وی سنٹر لاہور سے واقعہ ربوہ سے پیدا ہونے والی صورت حال پر اہم تقریر کریں گے۔

بیس افراد نے اسلام قبول کرلیا

منڈی مریدکے' ۱۱ر جون' سابق امیر جماعت احمدیہ مریدکے منشی نور حسین نے اپنے انیس ساتھیوں سمیت مرزائیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا ہے اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت مریدکے کے سامنے اعلان کیا ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کو کافر اور مرتد سمجھتے ہیں۔ مسلمان ہونے والے افراد میں منشی

نور حسین' برکت علی' مختار احمد' رشید احمد' محمد یوسف' شیخ محمد عنایت اللہ' شیخ محمد عطا' شیخ محمد جمیل' شیخ محمد سلیم شامل ہیں۔

ربوہ میں قادیانیوں کے تعینات کردہ "ڈپٹی کمشنر" اور "ایس پی" کو گرفتار کر لیا گیا

لاہور' ۱۱ر جون واقع ربوہ کی تفتیش کے دوران کرائمز برانچ نے آج ربوہ کی "ریاست کے ڈپٹی کمشنر اور ایس پی کو گرفتار کر لیا ہے۔ گرفتار شدگان میں ایک بشیر احمد عمومی عرف بشیر عمومی ہے جو ربوہ کی عمومی نظامت انتظامیہ کا صدر ہے اور اس کے ذمہ وہی کام ہے جو کسی ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے ذمہ ہوا کرتا ہے۔ دوسرا شخص عبدالعزیز بھانبڑی ہے۔ یہ نظامت امور عامہ کا صدر ہے اور اس کی ذمہ داریاں کسی ضلع کے سپرنٹنڈنٹ پولیس و ایس پی کی ہیں۔ پولیس کے مطابق ان دونوں نے ۲۹ر مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ہنگامے کے دوران قادیانی حملہ آوروں کو اکسایا تھا اور مار دھاڑ میں ان کی رہنمائی کی تھی۔ کرائمز برانچ نے قادیانیوں کے اخبار "الفضل" کے ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی سے بھی پوچھ گچھ کی ہے۔

سانحہ ربوہ کے ملزمان کو چنیوٹ نہ لایا جائے

لاہور' ۱۱ر جون لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال نے حمید احمد نصراللہ وغیرہ کی طرف سے دائرہ کردہ اس رٹ درخواست کی سماعت کی جس میں یہ استدعا کی گئی ہے کہ وقوعہ ربوہ کے سلسلہ میں گرفتار ہونے والوں کو جیل سے باہر کسی عدالت میں پیش نہ کیا جائے اور ان سے ملنے کے لیے ان کے وکیل کو اجازت دی جائے۔ فاضل جج کے روبرو اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے بتایا کہ متعلقہ ڈی۔ آئی جی (کرائمز) نے انہیں اطلاع دی ہے کہ گرفتار شدگان کو جیل سے باہر کسی عدالت میں پیش نہیں کیا جائے گا۔ مسٹر عبدالستار نجم نے بتایا کہ درخواست کنندگان کا یہ کہنا صحیح نہیں کہ ۱۳ر جون کو انہیں اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ کی عدالت میں پیش کیا جائے گا' بلکہ اصل صورت حال یہ ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ ان کا علاقہ مجسٹریٹ نہیں ہے

بلکہ سرگودھا کے کسی مجسٹریٹ کی اس سلسلہ میں ڈیوٹی لگائی جائے گی۔ درخواست کنندہ کے وکیل خواجہ سرفراز نے عدالت سے استدعا کی کہ اگر پولیس نے کسی قسم کی شناختی پریڈ کرانا ہے تو وہ سرگودھا کے متعلقہ مجسٹریٹ کی عدالت میں گرفتار شدگان کی پیشی سے قبل کرا لی جائے اور گرفتار شدگان کے وکلاء کو ان سے ملاقات کی اجازت دی جائے۔ فاضل جج نے اس ضمن میں اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل مسٹر عبدالستار نجم سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں اس سلسلہ میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

درخواست کنندہ کے وکیل نے بتایا کہ ڈی آئی جی کرائمز کو اس امر کی درخواست دے دی گئی ہے کہ وہ شناختی پریڈ گرفتار شدگان کو کسی عدالت میں پیش کرنے سے قبل کرائیں۔ فاضل جج نے اس پر ہدایت جاری کر دی کہ ڈی آئی جی کرائمز ان کی درخواست پر لازمی طور پر غور کریں اور اگر شناختی پریڈ کرانا مقصود ہو تو سرگودھا کے مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کرنے سے قبل کرائیں۔ فاضل جج نے لکھا کہ جہاں تک وکلاء کو ملاقات کی اجازت دینے کا تعلق ہے' وہ جیل حکام کے پاس درخواستیں دیں جو قانونی کارروائی کریں گے۔

قادیانیوں نے یہ درخواست اس لیے دائر کی تھی کہ پورے ملک میں تحریک جوبن پر تھی۔ ان کا خیال تھا کہ اگر ان کو چنیوٹ لایا گیا تو صورت حال خطرناک ہو سکتی ہے۔

پروفیسر انوار الحسن شیرکوٹی کا اخباری بیان

لائل پور' ۱۸ جون پروفیسر انوار الحسن شیرکوٹی کی زیر صدارت وزیر اہتمام انجمن تنظیم المسلمین رجسٹرڈ پیپلز کالونی لائل پور نے ایک اجتماع میں حسب ذیل تجاویز متفقہ طور پر پاس کیں۔

۱۔ یہ اجتماع "ربوہ" کے حملے کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبہ پر گہری تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

۲۔ مسلمانوں کا اجتماع حکومت پاکستان سے سخت احتجاج کرتا ہے اور اپیل کرتا ہے کہ حملہ آوروں کے خلاف تحقیق کر کے ان کو سخت سزائیں دی جائیں اور یہ کہ

قانونی بالادستی کو انصاف کے تقاضے پورے کر کے مقدم رکھا جائے۔

۳۔ مسلمانوں کا اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانی جماعت کو جلد از جلد اقلیت قرار دیا جائے تاکہ اکثریت کے حقوق پامال ہونے سے بچ جائیں۔

۴۔ یہ اجتماع یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور مسلمانوں کی ایک مخصوص آبادی کی اس میں انہیں رعایات کے ساتھ آبادکاری کا اہتمام کیا جائے جو قادیانیوں کو ماضی میں وہاں دی گئی ہیں۔

قادیانیوں کے عزائم کیا ہیں؟ ہماری پالیسی کیا ہوگی؟

جلسہ عام

آج ۱۲ر جون' بروز بدھ' وقت ۵ بجے بعد نماز عصر

بمقام: دفتر اسلامی جمعیت طلبہ' ۴۔ اے' ذیلدار پارک' اچھرہ لاہور

مقررین:

- ○ ظفر جمال بلوچ (ناظم اعلیٰ اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان)
- ○ لیاقت بلوچ (ناظم جمعیت پنجاب)
- ○ عبدالرحمٰن قریشی (ناظم جمعیت سندھ)
- ○ خالد محمود (ناظم جمعیت سرحد)
- ○ فرید پراچہ (صدر جامعہ پنجاب)
- ○ نعیم احمد سرویا (صدر انجینئرنگ یونیورسٹی)

(اشتہار منجانب) اسلامی جمعیت طلبہ' لاہور

مسٹر جسٹس محمد منیر فاروقی

مسٹر جسٹس محمد منیر فاروقی' جج لاہور ہائی کورٹ کے بارے میں کچھ دوستوں سے یہ سن کر انتہائی دکھ اور افسوس ہوا ہے۔ بعض لوگ ان کی فرنچ کٹ ڈاڑھی کی بنا پر انہیں قادیانی خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت حال یہ ہے کہ جسٹس فاروقی سیالکوٹ کے اس مشہور و معروف علمی خانوادہ کے فرد ہیں' جس نے نہ صرف

سیالکوٹ' بلکہ پورے پنجاب میں اسلام کی نورانی قندیلیں روشن کیں۔ جن کے نور سے ہزاروں مسلمانوں کا شبستان وجود جگمگاتا رہا۔ آپ کے والد مولانا محمد عبداللہ سیالکوٹ میں اہل حدیث کے نامور راہنما اور خطیب تھے اور آپ کے دادا مولانا غلام حسن' مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی کے استاد' علامہ جمال الدین افغانی کے دوست اور ہمسفر اور پنجاب میں اہل حدیث کے سرخیل تھے۔ آپ کے نانا شیخ پنجاب حافظ عبدالمنان صاحب وہ مشہور بزرگ اور محدث تھے' جن کے تلامذہ برصغیر ہی نہیں بلکہ ممالک عربیہ اور اسلامیہ میں پھیلے ہوئے ہیں۔ جسٹس منیر فاروقی اسی خانوادہ کے نیک دیندار اور خدا ترس انسان ہیں۔ ان کے بارہ میں ایسی نیت بھی گناہ سے کم نہیں۔

(احقر احسان الٰہی ظہیر)

فورٹ عباس

فورٹ عباس' ۱۸ جون گزشتہ روز یہاں چار روزہ ہڑتال ختم ہوگئی لیکن عوام کے جذبات بدستور مشتعل ہیں۔ شہریوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ شہریوں نے سانحہ ربوہ کے ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

شیخوپورہ

لاہور' ۱۸ جون' مقامی پولیس نے آج دوپہر اسمبلی ہال کے سامنے اپنے مطالبات کے حق میں مظاہرہ کرنے والے ضلع شیخوپورہ کے قریباً ڈیڑھ سو افراد کو ٹرکوں پر سوار کر کے اڈہ لاریاں بھجوا دیا۔ پولیس نے انہیں منع کیا تھا کہ لاہور میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ پر احتجاج نہیں کیا جا سکتا مگر اس کے باوجود ان لوگوں نے احتجاج کیا تو پولیس نے انہیں حراست میں لے لیا اور بعد ازاں انہیں اڈہ لاریاں چھوڑ آئی۔

تحریک استقلال کے رہنما کی رہائی

ملتان' ۱۸ جون اسسٹنٹ کمشنر ملتان نے تحریک استقلال گارڈ کے سالار یوسف انور پاشا کو رہا کر دیا ہے۔ انہیں پولیس نے ہنگامے پر اکسانے کے الزام میں

۸ر جون کو گرفتار کیا تھا۔

کل کے نوائے وقت میں مرزائیوں کی لاہور پارٹی کا ایک اشتہار شائع ہوا تھا جس میں مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت سے قبل کے حوالہ پیش کر کے اسے ختم نبوت کا قائل ظاہر کیا گیا تھا۔ آج کے نوائے وقت میں ادارہ نوائے وقت کی طرف سے اس اشتہار کے مقابلہ میں دوگنا اشتہار شائع کیا گیا جو یہ ہے

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد

ان کی اپنی اور ان کے صاحبزادے کی تحریروں اور ارشادات کی روشنی میں

کل کے نوائے وقت میں ہم نے سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (لاہوری پارٹی) کی طرف سے مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کے بارے میں ایک اشتہار شائع کیا تھا۔ چونکہ لاہوری پارٹی کے حضرات سے اپنے عقائد کی تشریح کے لیے ہم نے اپنے ۱۰ر جون کے اداریے میں خود دعوت دی تھی' اس لیے دیانت داری کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ان کی طرف سے آمدہ مواد کو من و عن شائع کر دیتے۔ اس کی اشاعت سے ہمارے قارئین کرام کو کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیے۔ تاہم ہمیں عرض کرنا ہے کہ موجودہ تنازعے میں ہمیں ہر کسی کا موقف خواہ وہ غلط ہو یا صحیح' سننے کے لیے آمادہ اور تیار رہنا چاہیے۔ اشتہار میں لاہوری پارٹی کے عقائد کی وضاحت ہے۔ ضروری نہیں کہ ہم اس سے متفق بھی ہوں۔

درج ذیل سطور میں ہم مرزا صاحب کے نبوت کے ارتقائی مدارج درج کر رہے ہیں۔ اگرچہ یہ ارتقائی مدارج خود منہاج نبوت کے شان کے خلاف ہیں لیکن مرزا صاحب ایک مبلغ سے مناظر' مناظر سے مصنف اور مصنف سے واعظ کی حیثیت میں متعارف ہوئے۔ اس کے بعد انہوں نے محدث کا روپ دھارا۔ پھر مجدد کے مرتبہ پر فائز ہوئے اور بالآخر نبوت کا دعویٰ کر ڈالا۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہمسری کا دعویٰ بھی کیا اور ان کی امت ایمان لے آئی کہ:

"ظل نبوت نے مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا کہ نبی کریم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا"۔ (حوالہ بشیر احمد قادیانی' ریویو نمبر ۳' جلد ۱۴)

"مسیح موعود درحقیقت محمد اور عین محمد ہیں اور آپ میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں باعتبار نام' کام اور مقام کوئی دوئی یا مغائرت نہیں"۔ ("الفضل" یکم جولائی ۱۹۱۶ء)

"مسیح موجود بھی جامع جمیع کمالات محمدیہ ہیں۔ پھر صحابہ مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبت یافتہ اور آنحضرت کے صحابہ قرار دیا۔ ان دونوں گروہوں میں تفریق یا ایک دوسرے سے مجموعی رنگ میں افضل قرار دینا ٹھیک نہیں ہے"۔

"گو وہی فخر الاولین والاخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمت العالمین بن کر آیا"۔ ("الفضل" ۲۶ر دسمبر ۱۹۱۵ء)

"میرے پاس آئل آیا اور اس جگہ آئل خدا تعالیٰ نے جبرئیل کا نام رکھا ہے"۔ "حقیقت الوحی" ۱۰۳)

"میں بار بار بتا چکا ہوں کہ میں..... بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں"۔ ("ایک غلطی کا ازالہ")

"مسیح موعود کو احمد نبی اللہ تسلیم نہ کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا' امتی گروہ سمجھنا گویا آنحضرت کو جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں' امتی قرار دینا' امتیوں میں داخل کرنا ہے' جو کفر عظیم اور کفر در کفر ہے"۔ ("الفضل" ۲۹ر جون ۱۹۱۵ء)

مرزا صاحب کی نبوت کے ارتقائی مدارج

"جو شخص نبوت کا دعوی کرے گا' وہ ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا احترام کرے۔ نیز یہ بھی کہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر وحی نازل ہوئی ہے۔ وہ ایک امت بنائے جو اس کو نبی سمجھتی ہو اور اس کی

کتاب کو کتاب اللہ جانتی ہو"۔ ("آئینہ کمالات اسلام" ص ۳۴۴)

"..... آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ فرما دیا..... مجھے کب جائز ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں کی جماعت سے جا ملوں۔ ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں"۔

"اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا"۔

مرزا صاحب بطور محدث

"یہ عاجز اللہ تعالیٰ کی طرف سے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔ اگر خدا سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتاؤ اس کو کس نام سے پکارا جائے"۔

ترک عقیدہ کی تعریف

غلام احمد قادیانی صاحب کے اس ترک عقیدہ کی تعریف یوں بیان کی گئی ہے کہ:

"جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور وفات کے بارے میں آپ کے عقیدہ میں تبدیلی ہوئی تھی، پہلے ایک زمانہ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو زندہ سمجھتے رہے اور پھر ان کے فوت شدہ ہونے کا اعلان کیا۔ اسی طرح نبوت کے بارے میں بھی حضور کے خیالات میں تغیر ہوا۔ یعنی ایک زمانہ تک آپ اپنے کو نبی نہیں خیال کرتے تھے لیکن پھر اپنے آپ کو نبی یقین کرنے لگے..... مسئلہ نبوت میں آپ نے عقیدہ ۱۹۰۱ء کے قریب تبدیل کیا"۔ ("الفضل" ۱۳/ جون ۱۹۴۰ء)

اور یہ عقیدہ کب تک قائم رہا---؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مرتے دم تک وہ اس عقیدہ پر قائم رہے اور توبہ کی توفیق نہیں ہوئی۔ انہوں نے ایک خط میں لکھا کہ:

"میں خدا کے حکم سے نبی ہوں۔ اگر میں اس سے انکار کروں گا تو
میرا گناہ ہوگا..."

یہ خط حضرت مسیح موعود نے اپنی وفات سے صرف تین دن پہلے یعنی ۲۳ر مئی ۱۹۰۸ء کو لکھا اور آپ کے یوم وصال ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو اخبار عام میں شائع ہوا۔
("کلمۃ الفضل"" "ریویو آف ریلیجنز" نمبر ۱۱' نمبر ۳' ج ۱۴)

تکمیل نبوت: یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا زمانہ کم و بیش ۸ سال رہا۔
مرزا صاحب کا ارشاد ہے کہ:

"میں جس طرح قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام
جانتا ہوں' اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے' خدا کا
کلام یقین کرتا ہوں"۔ ("حقیقۃ الوحی"" ۲۱۱)

چونکہ مرزا صاحب کی نبوت میں تناقضات کی بھرمار تھی' اس لیے انہوں نے بڑی حوصلہ مندی سے اس کا اعتراف بھی فرما لیا ہے۔

۱۔ "پہلے میں یہ سمجھتا تھا کہ میں نبی نہیں ہوں لیکن خدا تعالیٰ کی
وحی نے مجھے اس خیال پر نہ رہنے دیا"۔

۲۔ اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ
جیسے براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح ابن مریم آسمان سے نازل
ہوگا مگر بعد میں لکھا کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی
سبب تھا...."

اس جگہ حضرت مسیح موعود نے جس وضاحت سے نبوت کے بارے میں
اپنے عقیدہ کی تبدیلی فرمائی ہے' اس کے متعلق کسی تشریح کی ضرورت
نہیں۔ ("الفضل"" ۳ر جنوری ۱۹۴۰ء)

ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد نے اپنے سابقہ اعلانات کو اپنے نئے دعوؤں سے خود جھٹلا دیا۔ اس کے بعد لاہوری پارٹی کا فرض تھا کہ وہ مرزا صاحب کے نئے دعاوی کے بعد ان سے قطع تعلق کر لیتے لیکن وہ بدستور ان کے حلقہ اثر میں رہے۔ اس لیے ان کی یہ وضاحت کسی مسلمان کو مطمئن نہیں کر

سکتی کہ وہ پہلے دعووں کی وجہ سے ان کو صرف مجدد مانتے ہیں۔ (ادارہ)

آج کے اخبار نوائے وقت میں لاہوری مرزائیوں کے جواب میں اتنے سائز کا اشتہار جناب اقبال الدین صدیقی کی جانب سے شائع ہوا' جتنا سائز مرزائیوں کے اشتہار کا تھا۔ ملاحظہ فرمائیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے عقائد ان کی اپنی تحریرات کی رو سے

۱۷ جون کے "نوائے وقت" میں سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (مرزائیوں کے لاہوری فرقہ کی انجمن) کی جانب سے اس امر کے ثبوت میں کہ مرزا غلام احمد نبوت کے دعوے دار نہ تھے اور وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی آخر الزمان تسلیم کرتے تھے۔ مرزا صاحب کی چند تحریروں کے اقتباسات پیش کیے گئے ہیں' جن سے گمراہ کن تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ ورگرنہ اصل حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے شد و مد سے خود کو مسیح موعود اور مہدی موعود ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور اپنی تصانیف میں جگہ جگہ انہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے ان کی کتاب "تریاق القلوب" کے شروع میں ان کی ایک فارسی نظم درج ہے' جس کا ایک شعر یہ ہے:

منم مسیح زمانم منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

ترجمہ: "میں ہی اس زمانہ کا مسیح ہوں اور میں ہی کلیم اللہ ہوں
اور میں ہی محمد و احمد مجتبیٰ ہوں"۔ (نعوذ باللہ)

اس سے زیادہ واضح صورت دعویٰ پیغمبری کی اور کیا ہو سکتی ہے۔ نیز مرزا صاحب کا دعویٰ ہے کہ ان پر بذریعہ وحی یا الہام ایک کتاب نازل ہوئی جس کا نام "تذکرہ" رکھا گیا ہے اور جس میں یہ جملہ بھی ہے **انت منی و انا منک** (یعنی نعوذ باللہ خدا تعالیٰ مرزا صاحب سے کہتا ہے کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں)

ان سب باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد نہ صرف خود کو پیغمبر

ظاہر کرتے تھے بلکہ ان کو صاحب کتاب ہونے کا بھی دعویٰ تھا۔

(اقبال الدین احمد صدیقی)

آج بھی وقار انبالوی صاحب کا نوائے وقت میں قطعہ شائع ہوا جو یہ ہے:

ظفر اللہ نام کی دہلیز پر

قادیاں سے ترا خود کاشتہ پودا اکھڑا
اور کملا گیا ربوے میں بھی اس کا مکھڑا
تو ہی کہدے کہ کہاں جائیں پرستار ترے
کوئی سنتا نہیں دنیا میں ہمارا دکھڑا

(وقار انبالوی)

ہول سیل کلاتھ مرچنٹس فیصل آباد کا آج کے روز یہ اشتہار نوائے وقت میں شائع ہوا:

ہم مسلمانوں کا فرض

ہم مسلمانوں کا فرض ہے کہ نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم المرسلینی کے منکر

قادیانیوں کا مکمل طور پر سماجی بائیکاٹ کریں

ان سے کسی قسم کے مراسم نہ رکھیں اور

ان کی تیار کردہ کسی چیز کی خرید و فروخت نہ کریں۔

"ہم وزیراعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو بلا تاخیر غیر مسلم اقلیت قرار دیں اور اس طرح دنیا و آخرت میں سرخرو ہوں"۔

منجانب

اراکین دی لائلپور ہول سیل کلاتھ مرچنٹس ایسوسی ایشن

صدر دفتر گول بازار لائل پور

پشاور

پشاور' ۱۱ر جون جناح پارک میں منعقدہ ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ انہیں کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے' ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور تمام سیاسی جماعتیں احمدیوں کو خارج کر دیں۔ جلسہ سے قومی اسمبلی کے رکن صاحبزادہ صفی اللہ امیر جماعت اسلامی صوبہ سرحد ارباب محمد سعید خان' مولانا گوہر الرحمٰن اور جمعیتہ علمائے اسلام کے ڈاکٹر فدا حسین نے بھی خطاب کیا۔

۱۳ر جون کے اخبارات کی رپورٹ

بھٹو صاحب کی حضرت بنوری سمیت مجلس عمل کے رہنماؤں سے ملاقاتیں

لاہور' ۱۳' جون معلوم ہوا ہے کہ کل یا پرسوں وزیر اعظم بھٹو ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر قوم سے طاب کریں گے اور اپنے خطاب میں قادیانیت کے مسئلے کے بارے میں کوئی اہم اعلان کریں گے۔ صوبائی دارالحکومت کے سیاسی حلقوں کی رائے میں وزیر اعظم بھٹو کا متوقع اعلان قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے مسئلہ کو اسلامی مشاورتی کونسل کے سپرد کرنے کے بارے میں ہوگا۔ یہ بھی توقع کی جا رہی ہے۔ وزیر اعظم بھٹو اپنے خطاب میں قادیانی جماعت کے امیر مرزا ناصر احمد اور قادیانی رہنما سر ظفر اللہ کے حالیہ بیانات پر بھی سیر حاصل تبصرہ کریں گے۔ دریں اثناء وزیر اعظم بھٹو کی صدارت میں آج دوسرے روز بھی ایک اعلیٰ سطح کا اجلاس ہوا۔ جس میں گورنر پنجاب' وزیر اعلیٰ' وفاقی اور صوبائی وزراء کے علاوہ بری فوج کے چیف آف سٹاف جنرل ٹکا خاں نے شرکت کی۔ یہ اجلاس ۱۰ بجے صبح سے ۲ بجے دوپہر تک چار گھنٹے جاری رہا اور اس میں گزشتہ روز کی طرح واقعہ ربوہ سے پیداہ شدہ امن د امان کی صورت حال اور قادیانیوں کے مسئلے پر غور کیا گیا

مسٹر بھٹو نے آج سہ پہر مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے سیاسی و

دینی راہنماؤں سے بھی ملاقات کی۔ ان رہنماؤں میں جماعت اسلامی کے امیر میاں طفیل محمد' پاکستان جمہوری پارٹی کے رہنما نواب زادہ نصراللہ خاں' مولانا سید محمد یوسف بنوری' مولانا تاج محمود' علامہ احسان الٰہی ظہیر' مولانا عبیداللہ انور اور شیعہ رہنما مولانا مظفر علی شمسی شامل ہیں۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز وزیراعظم بھٹو مدیر چٹان آغا شورش کاشمیری سے تفصیلی ملاقات کر چکے ہیں۔ دریں اثناء آج صبح دفتر چٹان میں آغا شورش کاشمیری کی زیر صدارت مجلس تحفظ عمل ختم نبوت کا اجلاس ہوا جس میں وزیراعظم بھٹو سے ملاقات کے دوران لائحہ عمل اختیار کرنے کے بارے میں غور و فکر کیا گیا۔

علماء اور سیاسی رہنماؤں سے وزیراعظم کی ملاقاتیں آج سہ پہر ساڑھے چار بجے سے پونے آٹھ بجے تک جاری رہیں۔ جن دیگر رہنماؤں سے وزیراعظم نے تبادلہ خیال کیا' ان میں مولانا ظفر انصاری' مولانا عبدالرحیم اشرف اور مولانا زین العابدین شامل ہیں۔ سب سے طویل ملاقات عبیداللہ انور سے تھی' جو پون گھنٹہ جاری رہی۔ یہ صلاح مشورے کل تیسرے روز بھی جاری رہیں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ وزیراعظم نے آج کی ملاقاتوں میں ۱۴؍ جون کو واقعہ ربوہ کے خلاف ہڑتال کرنے کی اپیل پر بھی بات کی اور اس خواہش کا اظہار کیا کہ جب تک باہمی مذاکرات جاری ہیں اور ان کا کوئی مثبت نتیجہ سامنے نہیں آتا' ہڑتال نہ کی جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ وزیراعظم بھٹو نے علمائے کرام پر یہ واضح کیا کہ بین الاقوامی سیاسی مصلحتوں اور اندرون ملک سیاسی حالات کی وجہ سے قادیانیوں کو فوری طور پر اقلیت قرار دینا مناسب نہیں۔ لہٰذا اس مسئلے کو اسلامی مشاورتی کونسل کے سپرد کرنے کی تجویز زیر غور ہے۔

واضح رہے کہ وزیراعظم بھٹو گزشتہ دو روز سے صوبائی حکومت میں ہیں۔ ان کے اس دورے کا بنیادی مقصد واقعہ ربوہ کے سلسلے میں پیدا ہونے والی صورت حال کی روشنی میں قادیانی مسئلہ کا مستقل حل تلاش کرنا ہے۔ اس سلسلہ میں ان کی صدارت میں لاہور میں دو دن سے اعلیٰ سطح کے اجلاس ہو رہے ہیں۔ (نوائے وقت)

نوٹ: ان ملاقاتوں میں مولانا تاج محمود کا نام بھی ہے۔ بعض دیگر کتابوں میں ملاقات کی بعض تفصیلات بھی درج کی گئی ہیں۔ جب کہ واقعہ یہ ہے کہ حضرت مرحوم کی بھٹو صاحب سے ملاقات نہیں ہوئی۔ بھٹو صاحب ۱۴ر جون کی ہڑتال ختم کرانے پر مصر تھے۔ یہ بات مجلس عمل کے راہنماؤں نے نہ تسلیم کی۔ بھٹو صاحب کی ذوو جہین سیاست کا اندازہ فرمائیں کہ گورنمنٹ میٹنگوں میں جو خالصتاً اس مسئلہ کے لیے منعقد ہو رہی تھیں' ان میں چیف آف سٹاف کو بھی بلایا گیا۔ اس سے وہ مجلس عمل کو فوج کا ہوا دکھانا چاہتے تھے۔ اس لیے کہ آج تک بھٹو صاحب اس مسئلہ کو حل کرنے کے موڈ میں نہیں تھے۔ حضرت بنوری مرحوم کی ملاقات کی تفصیل ماہنامہ بینات کراچی جنوری' فروی' ۱۹۷۸' اشاعت خاص بنوری نمبر کے ص ۳۵۶' ۳۵۷ سے پیش ہے۔

اس دوران وزیراعظم نے "مجلس عمل" کے ارکان سے فرداً فرداً ملاقات کی۔ حضرتؒ نے نہایت صفائی اور سادگی سے صاف اور غیر مبہم الفاظ میں وزیراعظم کے سامنے مسلمانوں کے موقف کی وضاحت کی۔ آپ نے جو کچھ فرمایا اس کا خلاصہ آپ (حضرت بنوری) ہی کے الفاظ میں یہ تھا۔ قادیانی مسئلہ بلاشبہ پاکستان کے روز اول سے موجود ہے۔ پہلی غلطی اس وقت ہوئی جب ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ مقرر کیا گیا۔ شہید ملت (خان لیاقت علی خاں مرحوم) کو اس خطرناک غلطی کا احساس ہوا اور انہوں نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا عزم کر لیا تھا لیکن افسوس کہ وہ شہید کر دیے گئے اور ہو سکتا ہے کہ ان کا یہ عزم ہی ان کی شہادت کا سبب ہوا ہو۔ اس وقت جو جرات مرزائیوں کو ہوئی ہے اگر اس وقت اس کا تدارک نہ کیا گیا اور وہ غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیے گئے تو مسلمانوں کے جذبات بھڑکیں گے اور ان کی (قادیانیوں کی) جان و مال کی حفاظت حکومت کے لیے مشکل ہوگی۔ اقلیت قرار دیے جانے کے بعد اس ملک میں ان کی حیثیت "ذمی" کی ہوگی اور ان کی جان و مال کی حفاظت شرعی قانون کی رو سے مسلمانوں پر ضروری ہوگی۔ اس طرح ملک میں امن قائم ہو جائے گا۔

میں مانتا ہوں کہ آپ پر خارجی غیر اسلامی حکومتوں کا دباؤ ہوگا لیکن اس کے

بالمقابل ان اسلامی ممالک کا تقاضا بھی ہے کہ ان کو جلد غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ جن ممالک سے ہمارے اسلامی تعلقات بھی ہیں اور ہر قسم کے مفادات بھی وابستہ ہیں۔ خارجی دنیا میں غیر اسلامی حکومتوں کے بجائے اسلامی مملکتوں کو مطمئن اور خوش کرنا زیادہ ضروری ہے۔ نیز ایک معمولی سی اقلیت کو خوش کرنے کے لیے اتنی بڑی اکثریت کو غیر مطمئن کرنا دانش مندی نہیں۔ اگر آپ حق تعالیٰ پر توکل و اعتماد کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ فرمائیں تو دنیا کی کوئی طاقت آپ کا بال بیکا نہیں کر سکتی اور اس راستہ میں موت بھی سعادت ہے"۔

مذاکرات کے بعد مجلس عمل کا ردعمل' کل ہڑتال ہوگی

لاہور' ۱۲؍ جون تحریک ختم نبوت کی مشترکہ مجلس عمل کا ایک اجلاس آج رات گئے تک نواب زادہ نصراللہ خاں کے دفتر میں جاری رہا۔ اجلاس میں وزیراعظم بھٹو کے ساتھ مجلس عمل کے رہنماؤں کے آج کے مذاکرات پر غور و فکر کیا گیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ مجلس عمل کے فیصلہ کے مطابق جمعہ ۱۴؍ جون کو واقعہ ربوہ کے خلاف ملک گیر ہڑتال کی جائے گی۔ یہ ہڑتال وزیراعظم کے ساتھ مذاکرات کے پیش نظر ملتوی نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ ابھی تک وزیراعظم نے مجلس کے مطالبہ پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کا اعلان نہیں کیا۔ مجلس عمل نے تمام دینی و سیاسی جماعتوں اور عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ جمعہ ۱۴؍ جون کو ملک بھر میں مکمل ہڑتال کریں۔

کل ہڑتال

لاہور ۱۲؍ جون صوبائی دارالحکومت کی سیاسی' دینی اور مذہبی تنظیموں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ مجلس عمل کے مطالبات کے ضمن میں ۱۴؍ جون جمعہ کو ملک گیر ہڑتال کریں۔ جمعیت علماء اسلام کے صدر مولانا محمد عبداللہ درخواستی' سیکرٹری مولانا مفتی محمود اور مولانا عبیداللہ انور نے جمعیت علماء اسلام کی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ ۱۴؍ جون جمعہ کو ملک گیر ہڑتال میں تعاون کریں اور ہڑتال کو کامیاب بنائیں۔

انہوں نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ مشائخ' علما کے فیصلہ کے مطابق

جب تک حکومت مطالبات تسلیم نہیں کرتی' جدوجہد جاری رہے گی۔ مجلس عمل لاہور کے سیکرٹری جنرل چودھری غلام جیلانی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان کے عوام ملک کے علماء' مشائخ اور متحدہ محاذ کے فیصلہ کے مطابق ۱۴ جون کو مکمل ہڑتال کر کے دینی حمیت کا ثبوت دیں' قادیانیوں کو اقلیت اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کے مطالبات پر پوری قوم متحد و متفق ہیں۔ انجمن تاجران پنجاب نے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ قومی و دینی معاملہ میں ملک کے علماء و مشائخ کی دعوت پر صوبہ بھر میں ہڑتال کی جائے گی۔ تاجران کے اجلاس کی صدارت مسٹر غلام مرتضیٰ نے کی۔ انہوں نے کہا کہ انار کلی اور اس کے ملحقہ بازار جمعہ کو بند رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ تاجران نے یہ فیصلہ مجلس عمل کی دعوت پر کیا ہے۔ یہ کسی تنظیم یا کسی مفاد پرست فرد کی اپیل پر نہیں کیا گیا ہے۔ فروٹ مارکیٹ ٹریڈ گروپ کے صدر حاجی سمیع الدین نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ علماء کے فیصلہ کے مطابق فروٹ' سبزی وغیرہ مارکیٹیں مکمل بند ہوں گی۔

جماعت اسلامی اور ہڑتال

مجلس شوریٰ جماعت اسلامی لاہور نے ایک قرارداد کے ذریعے لاہور کے شہریوں' تاجروں اور دکانداروں' مزدوروں اور طلباء سے اپیل کی ہے کہ وہ متحدہ جمہوری محاذ اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے اعلان کے مطابق ۱۴ جون جمعہ کو مکمل ہڑتال کریں اور قادیانیوں کے بارے میں مسلمانان پاکستان کے متفقہ مطالبات کی تائید کے لیے اپنے دینی اور اسلامی جذبات کا بھرپور مظاہرہ کریں۔ مجلس شوریٰ نے کہا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے' انہیں کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کرنے' ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے اور مرزا ناصر احمد کو گرفتار کرنے کے مطالبات سواداعظم کے مطالبات ہیں اور یہ صرف مسلمانان پاکستان کے ہی مطالبات نہیں' بلکہ رابطہ عالم اسلامی کے حالیہ اجلاس میں دنیا بھر کی مسلمان تنظیموں کے نمائندے بھی اسی نوع کے مطالبات کر چکے ہیں۔ اس لیے حکومت پاکستان کو ان مطالبات کو فوری طور پر تسلیم کر کے اس معاملہ کو امن و امان کے لیے خطرہ بننے سے روکنا چاہیے۔

رامے کی تقریر

کل ہڑتال نہ کی جائے' قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو کچل دیا جائے گا

لاہور ۱۲؍ جون (اپ پ) وزیراعلیٰ پنجاب مسٹر حنیف رامے نے کہا ہے کہ ربوہ کے واقعہ کے فوری ردعمل سے نمٹنے کے بعد اب حکومت اس مسئلے کا مستقل حل تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے آج رات ٹیلیویژن اور ریڈیو پر صوبے کے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ربوہ کے واقعہ کے بعد حکومت اطمینان سے نہیں بیٹھی۔ وہ اس مسئلے کے فوری اور دور رس امکانات سے پوری طرح باخبر ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور یہ پہلا موقعہ ہے کہ حکومت نے اس مسئلہ پر تشدد کی پالیسی اختیار نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ ہمارے ایمان اور عقیدے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لیے حکومت اسے حل کرنے پر پوری توجہ دے رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس موقع پر جب کہ وزیراعظم لاہور میں موجود ہیں اور دینی اور سیاسی رہنماؤں سے مسئلہ کے حل کے لیے مذاکرات کر رہے ہیں' بعض عناصر کی طرف سے ہڑتال اور مظاہروں کی دھمکی ناقابل فہم ہے۔

انہوں نے کہا کہ اگر اس انتباہ کے باوجود موقع پرست عناصر باز نہ آئے تو قانون شکنی اور امن درہم برہم کرنے کی ہر کوشش پوری سختی سے دبا دی جائے گی اور حکومت امن و امان برقرار رکھنے کے لیے کسی سخت سے سخت اقدام سے بھی نہیں ہچکچائے گی۔ انہوں نے عوام اور علماء کرام دونوں سے اپیل کی کہ وہ اس مسئلے کے حل کے لیے پرامن فضا قائم کرنے میں مدد دیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ جس سے ہم آج دوچار ہیں' صرف اہم مسئلہ ہی نہیں بلکہ اس کی تاریخ بڑی پیچیدہ اور طویل ہے اور یہ مسئلہ سالہا سال سے چلا آ رہا ہے۔ اسے چٹکی بجانے میں حل نہیں کیا جا سکتا۔ اس پر حد درجہ غور و فکر کی ضرورت ہے۔ انہوں نے عوام سے اس توقع کا اظہار کیا کہ وہ اس مسئلے کے حل کی تلاش میں رخنے نہیں ڈالنے دیں گے۔ انہوں

نے محب وطن سیاسی لیڈروں سے بھی امید ظاہر کی کہ وہ قولاً و فعلاً ہڑتال اور ایجی ٹیشن سے اپنی بے تعلقی کا مظاہرہ کریں گے۔

وزیراعلیٰ نے کہا کہ حکومت پنجاب نے ۲۹ مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر رونما ہونے والے افسوس ناک واقعے اور اس سے ابھرنے والی صورت حال کا سختی سے نوٹس لیا ہے۔ راتوں رات پولیس نے ربوہ کا گوشہ گوشہ چھان کر ستر سے زائد افراد کو گرفتار کیا۔ پولیس کی کرائمز برانچ نہایت مستعدی اور سرگرمی سے مصروف تفتیش ہے۔ جوں جوں تفتیش آگے بڑھ رہی ہے' اس واقعے میں ملوث بااثر افراد کی گرفتاری عمل میں آ رہی ہے۔ امیر جماعت احمدیہ کو بھی شامل تفتیش کر لیا گیا ہے۔ ساتھ اس واقعہ کے پورے منظر و پس منظر کی بھی ہائی کورٹ کی سطح پر تحقیقات ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعہ عامتہ المسلمین کے نازک جذبات اور مقدس عقائد سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لیے ہم نے ابتدا ہی سے اس پر پوری توجہ مرکوز کر رکھی ہے۔

وزیراعظم پاکستان واشگاف الفاظ میں اعلان کر چکے ہیں کہ ہمارے اور عامتہ المسلمین کے جذبات اور عقائد ایک ہیں۔ ان میں ہم نے اس بات پر بھی اصرار کیا ہے کہ جہاں تک امن و امان برقرار رکھنے اور پاکستان میں بسنے والے ہر شہری کی جان' مال' عزت اور آبرو کے تحفظ کی ذمہ داری کا تعلق ہے' ہم اس ذمہ داری کو ہر قیمت پر پورا کریں گے۔ انہوں نے اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا کہ صوبے میں مکمل امن و امان ہے۔ یہ کام اکیلے حکومت کے بس کے نہ تھا۔ عوام کا شعور' علماء کے تعاون اور اخبارات کے رویے نے اس اشتعال انگیز فضا کو سنبھالنے میں جو قابل فخر کردار ادا کیا ہے' اسے نہ میں فراموش کر سکتا ہوں اور نہ تاریخ۔

وزیراعلیٰ نے بتایا کہ مسئلے کے فوری اور ہنگامی پہلوؤں سے عہد برآ ہونے کے بعد ہم مطمئن ہو کر بیٹھ نہیں رہے۔ اخبارات سے سنسر اور مساجد سے ڈی۔ پی۔ آر کی پابندیاں اٹھانے اور گرفتار شدگان کی رہائی کے فوراً بعد ہم نے اس برسوں پرانے اور پیچیدہ مسئلے کے مستقل حل کی کوشش کا آغاز کر دیا ہے۔ یہ مسئلہ یا کوئی بھی مسئلہ تشدد اور لاقانونیت سے مستقل طور پر حل نہیں ہو سکتا۔ مسائل کا مستقل حل صرف افہام و تفہیم اور غور و فکر سے ممکن ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر میں

نے وزیراعظم بھٹو سے استدعا کی کہ وہ دینی اور سیاسی رہنماؤں سے گفت و شنید کریں۔ نتیجہ یہ ہے کہ وزیراعظم پاکستان اس وقت لاہور میں ہیں اور اب تک متعدد دینی اور سیاسی رہنماؤں سے ملاقات کر چکے ہیں۔ ملاقات و مذاکرات کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

وزیراعلیٰ نے اس بات کو افسوس ناک قرار دیا کہ ایک طرف یہ مذاکرات جاری ہیں مگر دوسری طرف بعض سیاسی عناصر اس مسئلے کو ایک نیا رخ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خود ان عناصر نے بھی وزیراعظم سے مذاکرات پر آمادگی کا اعلان کیا ہے لیکن ساتھ ہی یہ الٹی میٹم بھی دے دیا ہے کہ تین روز کے اندر اگر ان کے مطالبات کو تسلیم نہ کیا گیا تو وہ ہڑتال اور احتجاج کا راستہ اختیار کر لیں گے۔ گفت و شنید میں کسی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے ہڑتال اور احتجاج کی منطق سمجھ میں نہیں آتی۔

انہوں نے کہا کہ آج جو مسئلہ درپیش ہے' وہ سنگین بھی ہے اور اہم بھی اور اس مسئلے کی عہد در عہد پھیلی ہوئی ایک طویل اور پیچ در پیچ تاریخ ہے۔ اس لیے یہ چٹکیوں میں حل ہونے کی بجائے سنجیدہ غور و فکر کا متقاضی ہے۔ جب ہم نے بات چیت کی پیش کش کر دی ہے اور ملک میں ایک ایسا دستور موجود ہے جو ختم نبوت کے عقیدے کو تحفظ دیتا ہے تو پھر ہڑتال اور احتجاج کے اس الٹی میٹم کا کیا جواز رہ جاتا ہے۔ خصوصاً جب الٹی میٹم دینے والے حضرات نے خود بھی بات چیت کی پیش کش قبول کر لی ہو۔ (نوائے وقت)

پنجاب اسمبلی میں قرارداد کا نوٹس

لاہور ۱۲ر جون صوبائی اسمبلی میں اپوزیشن کے متعدد ارکان نے ایک قرارداد کا نوٹس دیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ احمدی فرقے کو اقلیت قرار دیا جائے۔ یہ قرارداد اپوزیشن کے لیڈر علامہ رحمت اللہ ارشد' ڈپٹی لیڈر میاں خورشید انور' ملک خالق داد بندیال' سید تابش الوری' حاجی سیف اللہ' مرزا فضل حق' میاں افضل حیات کی طرف سے پیش کی جا رہی ہے۔ ان تمام ارکان نے علیحدہ علیحدہ قرارداد کا نوٹس دیا ہے۔ اسمبلی میں اپوزیشن کے ڈپٹی لیڈر میاں خورشید انور نے کہا ہے کہ انہوں نے

گزشتہ سال بھی ایسی ہی ایک قرارداد کا نوٹس دیا تھا لیکن سپیکر نے اسے ایوان میں پیش کرنے کی اجازت نہ دی۔ میاں صاحب نے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ حکومت عوام کے جذبات کا احترام کرے گی۔ کیونکہ عوام نے اپنی رائے کو کھل کر ظاہر کر دیا ہے۔ میاں صاحب نے کہا ہے کہ حکومت مسلمانوں کے اسی بنیادی مسئلہ کو حل کر دے تاکہ حکومت اور قوم دونوں دلجمعی کے ساتھ ملک کے معاشی مسائل کو حل کرنے پر توجہ دے سکیں۔ میاں صاحب نے کہا کہ حکومت نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دے دیا تو یہ اس امر کا واضح اعلان ہوگا کہ حکمرانوں نے سوشلزم اور دوسرے خلاف اسلام نظریات کو ترک کر دیا ہے اور اسلام کی صحیح راہ پر چل نکلے ہیں۔ انہوں نے حکمرانوں سے کہا ہے کہ اگر انہوں نے عامتہ المسلمین کا یہ مطالبہ تسلیم کر لیا تو اس میں ان کا بہت فائدہ ہوگا اور قطعاً کوئی نقصان نہ ہوگا۔

صمدانی کمیشن

صمدانی کمیشن کی کارروائی جلد اول کے آخری باب میں شائع ہوچکی ہے۔ تاہم آج کے اخبارات میں ایک مسئلہ ایسا آیا ہے جسے درج کرنا ضروری ہے۔

لاہور ۲۱ر جون واقعہ ربوہ کے تحقیقاتی ٹربونل جج مسٹر جسٹس کے ایم اے صمدانی نے کارروائی کے دوران پیش ہونے والے وکلاء کو ہدایت کی ہے کہ وہ ایسی کوئی غیر ضروری چیز' خط یا تار یا دوسرا مواد ٹریبونل کے سامنے پیش نہ کریں' جس کے بارے میں انہوں نے اس بات کی مکمل چھان بین نہ کر لی ہو کہ فی الواقع ایسی چیز کا عدالت میں پیش کرنا سودمند ہوگا۔ انہوں نے یہ بات شباب مفتی بٹ ایڈووکیٹ کی طرف سے پیش کردہ ایک تار کی فوٹو سٹیٹ اور درخواست پر کہی۔ تار لاہور کے ایک شخص امیر الدین کی طرف سے وزیراعظم پاکستان کو بھیجا گیا تھا اور تار بھیجنے والے نے کہا تھا کہ وہ احمدی ہے اور وقوعہ کے روز ربوہ میں باہر سے بھی قادیانیوں کو بلوایا گیا تھا۔ اس میں اس واقعہ کی تحقیقات کرانے کی اپیل کی گئی اور کہا گیا کہ ان کی جماعت کے سربراہ پنجاب کے امن کو تباہ کرنے پر تلے ہیں۔ عدالت نے کہا کہ وکلاء حضرات کوئی غیر ضروری چیز عدالت میں پیش نہ کریں۔ انہوں نے مسٹر شباب مفتی کو حکم دیا

کہ وہ تار بھیجنے والے شخص کا پتہ کر کے اسے ٹریبونل کے روبرو پیش کریں تاکہ اس سے صحیح صورت حال کا اندازہ لگایا جا سکے۔ فاضل ٹریبونل نے کہا کہ جب تک تار بھیجنے والا شخص عدالت میں پیش نہیں ہوتا اور یہ اقرار نہیں کرتا کہ تار اس نے بھیجا ہے' اس وقت تک تار کی صحت پر کوئی یقین نہیں کیا جا سکتا بلکہ اس وقت تک تار کی ایک ناکارہ کاغذ کے پرزے سے زیادہ حیثیت نہیں۔

فاضل جج نے کہا کہ وہ یہ بھی پتہ کرائیں گے کہ وزیراعظم کو موصول شدہ اس تار کی فوٹو سٹیٹ نقل کس طرح کن حالات میں اور کن مقاصد کے تحت حاصل کی گئی ہے۔ فاضل جج نے اس موقع پر بتایا کہ انہیں بھی بعض گروہوں کے افراد کی طرف سے غیر ذمہ دارانہ خطوط وصول ہو رہے ہیں' جن میں ایک خاص فرقہ کے خلاف باتیں لکھی ہوتی ہیں۔

اوکاڑہ

اوکاڑہ ۱۲؍ جون اوکاڑہ کی تمام انجمنوں جن میں کریانہ مرچنٹس کلاتھ مرچنٹس' آئرن مرچنٹس اور جنرل سٹورز ایسوسی ایشن کے علاوہ بہت سی دینی اور سماجی انجمنیں شامل ہیں' ایک مشترکہ اجلاس میں قادیانیوں سے مکمل لین دین ختم کرنے کے بارے میں قرارداد منظور کی۔ اجلاس کی صدارت شیخ محمد رفیق نے کی۔ اجلاس سے جنرل سیکرٹری چودھری رحمت علی نے بھی خطاب کیا۔ بعد ازاں شہر بھر میں اس سوشل بائیکاٹ کے اعلان کے بعد تمام قادیانیوں نے گاہک نہ ہونے کے باعث آج بعد دوپہر تمام دکانیں بند کر دیں۔ دریں اثناء پولیس اور فیڈرل سیکیورٹی فورس کے جوان قادیانیوں کا مکمل تحفظ کیے ہوئے ہیں۔

اسیران ختم نبوت رہا نہیں ہوئے

لائل پور' ۱۲؍ جون تحریک استقلال کے ضلعی چیئرمین چودھری حبیب الرحمٰن ایڈووکیٹ' شہر لائل پور کے چیئرمین تاج دین شیخ' سب سٹی کونسل کے قائم مقام چیئرمین مسٹر خالد مسعود شیخ نے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ مسٹر حنیف رامے نے حالیہ ہنگاموں میں گرفتار شدگان کی رہائی کی خوشخبری سنائی ہے لیکن ابھی تک سینکڑوں لوگ

جیلوں میں بند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تحریک ختم نبوت کے دوران شیخ محمد شریف' چیئرمین تحریک استقلال جھنگ شہر کو گرفتار کیا گیا اور پولیس نے ان پر ناروا تشدد کیا جس کی محب وطن افراد پرزور الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ تحریک استقلال کا ہر کارکن اپنے ہادی برحق رسول اکرمؐ کی عظمت کے لیے قربانی دیتا رہے گا۔

سرگودھا

مجلس عمل تحریک ختم نبوت کے اجلاس میں وزیراعظم بھٹو سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ فوری طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ مجلس عمل کا ایک ہنگامی اجلاس مسجد فاروق اعظم میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں چودھری ظفر اللہ اور مرزا ناصر احمد کے بیانات کی شدید مذمت کی گئی اور وزیراعظم بھٹو سے اپیل کی گئی کہ وہ عوام کی خواہشات کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری طور پر عوامی فیصلہ کر کے قوم کے دل جیت لیں۔

عارف والا

عارف والا' ۱۲؍ جون عارف والا میں تحریک ختم نبوت کے دوران گرفتار ہونے والوں کو رہا کر دیا گیا ہے اور وہ واپس عارف والا پہنچ گئے ہیں۔ ان کی واپس پر پرجوش استقبال کیا گیا۔ اڈہ پر لوگ بڑی تعداد میں جمع ہو چکے تھے۔ وہاں سے انہیں غلہ منڈی لے جایا گیا جہاں ایک جلسہ ہوا۔ رانا احسان' شیخ محمد اکرم اور سلیم شاہ نعیم نے لوگوں سے خطاب کیا اور مجمع پرامن طور پر منتشر ہو گیا۔ قبولہ میں بھی رہا ہونے والوں کا پرجوش استقبال کیا گیا اور دفتر جماعت اسلامی میں ایک جلسہ منعقد ہوا' جس میں ایک قرارداد میں قادیانیوں کے سماجی بائیکاٹ کا عہد کیا گیا۔

لائل پور

لائل پور' ۱۴؍ جون مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے آج ایک ہنگامی اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ ۱۴؍ جون کو شہر میں مکمل ہڑتال کی جائے۔ مجلس عمل نے مسلمانوں

سے استدعا کی ہے کہ قادیانیوں کا مکمل سماجی بائیکاٹ کریں۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو تمام کلیدی اسامیوں سے علیحدہ کیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ اجلاس میں وزیراعظم بھٹو سے اپیل کی گئی کہ وہ سواد اعظم کے جذبات کے مطابق قادیانیوں کو اقلیت قرار دے کر دنیاوی اور اخروی سرخروئی حاصل کریں۔

قبول اسلام

بہاولپور' ۱۲ر جون مسجد الصادق میں نماز عصر کے بعد نمازیوں کے اجتماع میں قادیانی مبلغ ارشد بیگ کے ۲۱ سالہ بیٹے نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔

مرکزی مجلس عمل میں مجلس احرار اسلام کی نمائندگی

لاہور' ۱۲ر جون مرکزی دفتر مجلس احرار اسلام پاکستان میں تقریر کرتے ہوئے ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان سید ابومعاویہ ابوذر بخاری نے کہا کہ مجلس نے مسئلہ ختم نبوت کے لیے مرکزی مجلس عمل میں شمولیت اختیار کر لی ہے اور ان کے علاوہ ملک عبدالغفور انوری اور سیٹھ محمد اشرف کو نمائندے نامزد کیا گیا ہے۔

نوٹ : مجلس احرار کے دو گروپ تھے۔ ایک کی نمائندگی و سربراہی حضرت مولانا حافظ سید عطاء المنعم ابوذر بخاری فرما رہے تھے۔ دوسرے گروپ کی نمائندگی کا دعویٰ چودھری ثناء اللہ صاحب بھٹہ کر رہے تھے۔

مجلس عمل میں حضرت حافظ صاحب اور چودھری صاحب دونوں کو لے لیا گیا۔ اس پر حضرت حافظ نے اجلاس منعقد کر کے حضرت بنوری کو خط تحریر کیا کہ مجلس احرار کی نمائندگی وہ خود اور ملک صاحب و سیٹھ صاحب کریں گے۔

اس ضمن میں حضرت حافظ صاحب کی حضرت بنوری سے ایک ملاقات بھی ہوئی۔ تاہم حضرت بنوری نے حافظ صاحب کو سمجھا بجھا کر دونوں گروپوں کی سابقہ حیثیت برقرار رکھی۔

○ لاہوری مرزائیوں کے اشتہار کے جواب میں مجلس تحفظ ختم نبوت لائل پور کی طرف سے اخبار نوائے وقت میں آج (ایک اشتہار) شائع ہوا۔ فقیر راقم الحروف

تحریک کے دنوں فیصل آباد میں مبلغ تھا۔ حضرت مولانا سعید الرحمٰن علوی مرحوم' اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کریں' وہ لائل پور میں جمعیتہ علمائے اسلام کے مبلغ تھے۔ فقیر نے حوالہ جات جمع کیے۔ مولانا علوی صاحب نے اشتہار مرتب کیا جو مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے شائع کرایا گیا وہ یہ ہے

مرزا غلام احمد قادیانی کا انکار ختم نبوت

نیز مرزا کا دعویٰ نبوت اپنی تحریرات کے آئینہ میں

انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کا ایک اشتہار "نوائے وقت" مجریہ ۱۱ر جون میں شائع ہوا۔ جس میں عوام کو دھوکا دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ مرزا غلام احمد ختم نبوت کے قائل تھے۔ حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ اس اشتہار میں مرزا صاحب کے جو حوالے درج ہیں' وہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے ہیں جب کہ مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت ۱۹۰۱ء میں کیا۔

تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

۱ ۔ "**محمد الرسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم** "اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی"۔ ("ایک غلطی کا ازالہ" ص ۴' از مرزا صاحب' تحریر ۵ نومبر ۱۹۰۱ء)

۲ ۔ "سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"۔ ("دافع البلا" ص ۱۱)

۳ ۔ "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا اور اسی نے میرا نام نبی رکھا"۔ ("تتمہ حقیقت الوحی" ص ۶۸' تاریخ ۱۵ر مئی ۱۹۰۷ء)

۴ ۔ "صریح طور پر مجھے نبی کا خطاب دیا گیا"۔ ("حقیقتہ الوحی" ص ۱۵۰' از مرزا صاحب)

۵ ۔ "مگر بعد میں خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل

ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا"۔ ("حقیقتہ الوحی" ص ۱۵۰' تاریخ اشاعت ۱۵ر مئی ۱۹۰۷ء)

۶ - "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں"۔ (روزنامہ "بدر" قادیان' ۵ر مارچ ۱۹۰۸ء مرزا صاحب کا سال وفات)

۷ - "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں"۔ (آخری خط' مندرجہ اخبار عام' ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

○ یہ خط مرزا صاحب نے ۲۳ مئی کو لکھا۔ ۲۶ مئی کو شائع ہوا اور یہی دن مرزا صاحب کی وفات کا ہے۔

نوٹ : اب لاہوری مرزائی فرمائیں کہ مرزا صاحب کے ارشاد کے مطابق مدعی نبوت لعنتی ہے (جیسا کہ ان کے اشتہار میں اعلان ہے) تو پھر مرزا صاحب اپنے فتوے سے خود ہی لعنتی ٹھہرے۔

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے بعد مدعی نبوت کافر ہے۔ اس کو کافر نہ کہنے والے بھی کافر ہیں۔ چہ جائیکہ اسے مجدد یا مسیح موعود مانا جائے۔ ایسا شخص کفر کا مجدد تو ہو سکتا ہے' اسلام کا نہیں۔

منجانب : مجلس تحفظ ختم نبوت' لائل پور

آج کے نوائے وقت میں ایک اور اشتہار شائع ہوا۔

قادیانیوں کا مکمل سماجی بائیکاٹ کیا جائے

۱۱ر جون کو نوائے وقت میں شائع شدہ اشتہار میں مرزائیوں کو مسلمان ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ حالانکہ مرزا غلام احمد کی اپنی تحریریں اسے جھوٹا ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں۔

۱ - "سچا خدا وہی ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا"۔ ("دافع البلا' صفحہ

۱، طبع قدیم)

۲ - "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں"۔ (اخبار "بدر" ۵ مارچ، ۱۹۰۸ء)

۳ - "صدہا نبیوں کی نسبت ہمارے معجزات اور پیش گوئیاں سبقت لے گئی ہیں"۔ ("ریویو" جلد اول، صفحہ ۳۹۳)

۴ - "جو کوئی میری جماعت میں داخل ہوگیا، صحابہ میں داخل ہوگیا"۔ ("خطبہ الہامیہ" صفحہ ۱۷۱)

۵ - "اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور اس نے مجھے بھیجا ہے اور میرا نام نبی رکھا ہے اور میری تصدیق کے لیے بڑے نشانات ظاہر کیے ہیں، جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں"۔ (" حقیقتہ الوحی" صفحہ ۶۸)

۶ - ہاں میں وہ ہوں جو بشارتوں کے موافق آیا ہوں۔ عیسیٰ کہاں جو میرے ممبر پر قدم رکھے"۔ ("ازالہ اوہام" طبع سوم)

۷ - "میں ہی مسیح زماں ہوں، میں ہی کلیم خدا ہوں، میں ہی محمد و احمد مجتبیٰ ہوں"۔ ("تریاق القلوب" صفحہ ۳)

منجانب: تنظیم نوجوانان اسلام، بلاک نمبر ۱۲، سرگودھا

آج بھی وقار انبالوی کا قطعہ شائع ہوا۔

ظفراللہ کو ٹام کا جواب

اپنا الو سیدھا کرنے میں تو بے شک فرد ہیں
آپ سے کس نے کہا؟ ہم آپ کے ہمدرد ہیں
آپ نے ڈنڈے کی خدمت کی تھی، اب ڈنڈا کہاں
گردش ایام سے پس پس کے ہم خود گرد ہیں
(وقار انبالوی)

"سر راہے"

استاد ذوق نے ایک غزل کہتے کہتے قافیہ پیائی کے زور میں اور روا روی کے

عالم میں کہا تھا۔

تم بھی چلے چلو یونہی جب تک چلی چلے

لیکن خدا جانے اس "چلے چلو" میں کیا تاثیر تھی کہ بیسویں صدی کی ان تحریکوں میں جو مسلمانوں نے وقتاً" فوقتاً" شروع کیں' اس "چلے چلو" نے بڑی ہلچل مچائی۔ بیسوی صدی کا تیسرا دہہ ختم ہو رہا تھا کہ لاہور کی فضاؤں میں ایک نعرہ گونجا۔

قندھار چلو' قندھار چلو

یہ غالباً افغانستان کے بادشاہ امان اللہ خاں کی نصرت کے لیے نعرہ ایجاد ہوا لیکن کچھ دن بعد خود امان اللہ قندھار سے چلے گئے اور یہ نعرہ ہوا میں تحلیل ہو کر رہ گیا۔

چوتھا دہہ شروع ہوا ہی تھا کہ لاہور کی فضاؤں میں ایک اور نعرہ گونجا۔

کشمیر چلو' کشمیر چلو

پہلے نعرہ پر بھی مولانا ظفر علی خاں مرحوم نے طبع آزمائی کی اور دوسرے نعرے پر بھی۔ لیکن تحریک کشمیر کا جو انجام قادیانیوں کے ہاتھوں ہوا۔ اس نے اس نعرہ کی کشش بھی چھین لی۔ اب کراچی کی فضاؤں میں ایک نعرہ گونجا ہے۔

لاہور چلو' لاہور چلو

یہ نعرہ صحافیوں کی ایجاد ہے اور صرف صحافیوں کے بلاوے کے لیے ہے۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے یہ نعرہ بھی اب چل چلاؤ کی منزل کے قریب ہے۔ کیونکہ لاہور اس وقت ایک بڑے نازک مسئلے کے حل میں مصروف ہے۔

لاہوری مرزائیوں میں اور قادیانی مرزائیوں میں قادیان کے "خلیفہ اول" کی موت کے بعد جب ان کی جانشینی کا جھگڑا ہوا تو دونوں کی راہیں جدا جدا ہوگئیں لیکن مرزا غلام احمد کے پرستار دونوں گروہ رہے۔ ایک نے ان کو ایک مقام بخشا' دوسرے نے ذرا بلند مقام دے دیا۔ اب جو قادیانی جماعت کھل کھیلی اور اس نے اپنے عزائم مشومہ کے اظہار کے لیے جناب ایکسپریس سے ابتداء کی تو لاہوری مرزائیوں کو موقع مل گیا کہ وہ اپنے حریف گروہ سے ذرا آگے نکلنے کی کوشش کریں۔ چنانچہ انہوں نے مرزا غلام کے عقائد کی تشہیر اپنے خیال کے مطابق شروع کر دی۔ لیکن اصل سوال

تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نبوت کے جھوٹے دعوے کے بعد جب اپنا اگلا پچھلا کہا سنا بھول گئے تھے' تو اب ان کے کلام سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کیا معنی؟ کہ ان کا دعویٰ کیا تھا اور کیا نہیں تھا۔ علمائے اسلام نے مرزا صاحب کے ملفوظات سے بارہا یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مرزا صاحب مسلمانوں کی اس مرکزیت کو محض انگریز کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ختم کرنا چاہتے تھے جو حضور ختم المرسلینؐ کے صدقے میں ان کو حاصل ہوئی تھی۔ ایسا شخص چاہے کوئی دعویٰ کرے' عامتہ المسلمین کے نزدیک وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ لاہوری مرزائیوں کی تاویل ہو یا قادیانی مرزائیوں کی تعبیر۔ مسلمان دونوں سے بیزار ہیں اور بیزار رہیں گے اور مرزائی لاہوری ہوں یا قادیانی' مسلمانوں کے نزدیک ان میں کوئی فرق نہیں۔ ایک اگر کمیونسٹ ہے تو دوسرا سوشلسٹ۔ (نوائے وقت' ۱۳ر جون)

۱۴ر جون کے اخبارات کی رپورٹ

مجلس عمل نے ملک بھر میں ۱۴ر جون کو ہڑتال کی کال دی تھی۔ ۱۲ر' ۱۳ر جون کو دو روز تک جناب بھٹو صاحب کے مجلس عمل کے رہنماؤں سے قادیانی مسئلہ پر مذاکرات ہوئے۔ مجلس عمل نے ہڑتال کی کال واپس نہ لی۔ جناب بھٹو صاحب نے ۱۳ر جون کی شام کو ریڈیو' ٹی وی پر قوم سے خطاب کیا اور قادیانی مسئلہ کو بجٹ کے بعد قومی اسمبلی کے سپرد کرنے کا اعلان کیا۔ ارکان اسمبلی پارٹی وابستگی سے بالاتر ہو کر اظہار رائے کر سکیں گے۔ امن و امان میں خلل برداشت نہیں ہوگا۔ فوج تیار ہے۔ بھٹو صاحب کا خطاب ایک سیاست دان کا خطاب تھا۔ اس میں منت و دھمکی دونوں چیزیں تھیں۔ بہرحال ان کا خطاب وہ چونکہ خالصتاً" قادیانی مسئلہ اور تحریک ختم نبوت سے متعلق تھا' پیش خدمت ہے۔

لاہور ۱۳ر جون وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ وہ ۳۰ر جون کو بجٹ اجلاس کے فوراً بعد مرزائیوں کا مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش کریں گے۔ لاہور میں مختلف مذہبی اور سیاسی راہنماؤں سے ربوہ کے واقعہ پر سہ روزہ تفصیلی مذاکرات

کے بعد آج شام ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اپنی سوا گھنٹے کی نشری تقریر میں وزیراعظم نے کہا کہ قومی اسمبلی میں ارکان پر پارٹی کی طرف سے کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈالا جائے گا اور انہیں اس مسئلے پر کھل کر اپنے عقیدے کو نظریے کے مطابق اظہار خیال کی پوری آزادی ہوگی۔ اگر قومی اسمبلی نے اس مسئلے پر اسلامی مشاورتی کونسل یا سپریم کورٹ سے فیصلہ لیے جانے کی سفارش کی تو حکومت ایسا ہی کرے گی۔ وزیراعظم نے یقین ظاہر کیا کہ مناسب وقت پر اسلامی نظریے کی بنیاد پر اس مسئلے کا منصفانہ حل تلاش کر لیا جائے گا۔ وزیراعظم نے بعض حلقوں کی جانب سے اس مسئلے کے فوری فیصلے کے مطالبے کا ذکر کرتے ہوئے واشگاف الفاظ میں کہا کہ وہ اس مسئلے کے بارے میں فوری فیصلہ نہیں کر سکتے۔ وزیراعظم نے عوام سے اپیل کی کہ وہ پرامن رہیں اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش نہ کریں۔

انہوں نے بعض حلقوں کی طرف سے عام ہڑتال کی دھمکی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ لوگ اپنی دکانیں بند رکھ سکتے ہیں لیکن کسی کو قانون ہاتھ میں لینے یا کسی کی جان و مال کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ حکومت ہر شہری کے جان و مال کی بلا امتیاز مذہب حفاظت کرے گی۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ان لوگوں کے ہاتھوں میں نہ کھیلیں جو ربوہ کے واقعہ کو اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لیے سیاسی رنگ دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ربوہ کے واقعہ سے جو مسئلہ کھڑا ہوا ہے' وہ مذہبی ہے اور اس کا حل ایسا ہونا چاہیے جس سے ملک کی سالمیت و یکجہتی متاثر نہ ہو۔ مزید برآں اس مسئلے کا حل عوامی امنگوں کا عکاس ہونا چاہیے۔ وزیراعظم نے کہا کہ قومی اسمبلی ۳۰ جون تک بجٹ کو منظور کرنے کی کارروائیوں میں مصروف ہوگی اور اس کے بعد عوام کے نمائندوں کو اس مسئلے پر آزادانہ اظہار خیال کا موقع دیا جائے گا۔ اس مسئلے کو اہم اور نازک قرار دیتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ پیپلزپارٹی کے ارکان پر اس مسئلے پر بحث کے دوران پارٹی نظم و ضبط کی پابندی لازم نہیں ہوگی۔ وہ اپنے عقائد اور موقف کے مطابق کھل کر بات کر سکیں گے۔ کورٹ کا ایک جج ربوہ کے واقعہ کی تحقیقات کر رہا ہے۔ اس ٹریبونل کے فیصلے کا بھی انتظار کیا جانا چاہیے۔

انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ نیا نہیں' اسی نوے سال پرانا ہے۔

وزیراعظم نے کہا کہ انہوں نے لاہور میں اپنے موجودہ قیام کے دوران بہت سے مذہبی و سیاسی راہنماؤں سے بات چیت کی ہے۔ ان مذاکرات کی تفصیلات خفیہ ہے۔ وہ صرف ان لوگوں کا ذکر کریں گے' جنہوں نے ان سے کہا تھا کہ اگر میں فوری طور پر یہ مسئلہ حل کر دوں تو ہیرو بن سکتا ہوں۔ وزیراعظم نے کہا کہ انہوں نے ایسے افراد کو بتایا کہ وہ اس بارے میں یکطرفہ فیصلہ کر کے ہیرو نہیں بننا چاہتے۔ وہ ۱۹۶۵ء کی جنگ تاشقند اور انتخابات میں ہیرو بن چکے ہیں۔ اس لیے اب ان میں ہیرو بننے کی کوئی امنگ نہیں رہی۔ مزید براں وہ آمر نہیں بلکہ جمہوریت پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ اگر وہ آمر ہوتے تو عوام سے مشورہ کیے بغیر کئی فیصلے کر چکے ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس مسئلے کا منصفانہ حل چاہتے ہیں۔ اس کے لیے عوام کے منتخب نمائندوں کے خیالات سنے جانا چاہئیں۔ اس لیے وہ اس مسئلے کو قومی اسمبلی کے سامنے پیش کریں گے۔

وزیراعظم نے کہا کہ انہیں اپنے مسلمان ہونے اور ختم نبوت پر پختہ ایمان رکھنے کا فخر ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ختم نبوت کا ملک کے آئین میں ذکر کیا گیا ہے۔ جب کہ ۱۹۵۶ء اور ۱۹۶۲ء کے سابقہ دساتیر میں اس کا ذکر نہیں تھا۔ موجودہ آئین کے تحت کوئی ایسا شخص ملک کا صدر یا وزیراعظم نہیں بن سکتا جو ختم نبوت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ اپنے عہدے کے حلف میں انہیں یہ اعلان کرنا پڑتا ہے کہ وہ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ موجودہ مسئلہ پاکستان کے عوام کا مسئلہ ہے۔ ایسے حلقے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اس مسئلے کو عوام پر نہیں چھوڑنا چاہیے۔ لیکن پیپلز پارٹی عوام پر یقین رکھتی ہے کہ عوام ہی حقیقی قوت ہیں۔ ہم جمہوریت پر یقین رکھتے ہیں اور عوام کو کسی مسئلے پر نظرانداز نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ دسمبر ۱۹۷۱ء میں انہوں نے انتہائی نازک دور میں اقتدار سنبھالا تھا' ملک تقسیم ہو چکا تھا۔ مغربی پاکستان کا پانچ ہزار مربع علاقہ بھارتی قبضے میں تھا اور نوے ہزار پاکستانی جنگی قیدی بھارتی قید میں تھے۔ اس وقت وہ اقتدار سنبھالنے سے انکار کر سکتے تھے لیکن ہم نے محض ملکی سالمیت اور استحکام کے لیے اقتدار قبول کیا۔

حکومت نے عوامی امنگوں کے مطابق کام کرتے ہوئے قوم کو درپیش اہم مسائل حل کر لیے اور موجودہ مسئلے کا حل بھی پاکستان کے عوام کی خواہشات کے مطابق تلاش کر لیا جائے گا۔ وزیراعظم نے کہا کہ بعض عناصر ہڑتال کرنے' اشتعال انگیز تقریریں کرنے اور گڑبڑ پھیلانے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ آخر وہ سب کچھ کس کے خلاف کرنا چاہتے ہیں۔ وزیراعظم نے کہا کہ اس مسئلے کے حل کے لیے وقت کا تعین ممکن نہیں۔ تاہم انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ مناسب وقت پر عوام کے تعاون سے اس مسئلے کا اسلامی نظریات کے مطابق منصفانہ حل تلاش کر لیا جائے گا۔

وزیراعظم نے کہا کہ امن و امان برقرار رکھنا صرف حکومت ہی کی ذمہ داری نہیں بلکہ مجموعی طور پر یہ عوام کی ذمہ داری ہے۔ صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کے لیے سخت تنبیہہ کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ انہوں نے فوج کو تیار رہنے کی ہدایت کر دی ہے۔ حکومت کا یہ فرض ہے کہ بلا امتیاز مذہب اور رنگ و نسل وہ پاکستانی شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کرے۔ وہ کسی بھی شخص کو قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دیں گے۔ وزیراعظم نے کہا کہ ہڑتالوں کی دھمکیوں کا مقصد محض حکومت کو ڈرانا دھمکانا ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ آج ہڑتال کی دھمکیاں دینے والے لوگ جب نو ماہ تک صوبہ سرحد میں برسراقتدار تھے تو انہوں نے اس مسئلے پر کوئی فیصلہ کیوں نہیں کیا۔ وزیراعظم نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ان شرپسندوں کے ہاتھ میں نہ کھیلیں جو اس مذہبی مسئلے کو سیاسی رنگ دینا چاہتے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ عوام ان عناصر کو ان کے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ وزیراعظم نے کہا کہ وہ کسی الٹی میٹم یا دھمکی سے نہیں ڈرتے۔ ان کے پیش نظر صرف یہ بات ہے کہ چونکہ اس مسئلے کا تعلق اسلام کے بنیادی نظریے سے ہے اس لیے وہ صرف اس مسئلے پر کوئی فیصلہ دینے کی پوزیشن میں نہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ یہ بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ عوام کو دھوکا دینے کے لیے وقت نہیں چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلے کا پاکستان کے قیام کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اس لیے اس کے حل کے لیے بھی وقت درکار ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان میں مرزائی مسئلہ کھڑا کرنے میں غیر ملکی ہاتھ ہے۔ ("امروز" ملتان' ۱۴ر جون)

بھٹو کی تقریر پر غور کے لیے مرکزی مجلس عمل نے اپنا اجلاس ۱۶ر جون کو لائل پور میں طلب کرلیا

لاہور ۱۳ر جون تحریک ختم نبوت کی مجلس عمل نے اپنا اجلاس ۱۶ر جون کو لائل پور میں طلب کر لیا ہے۔ مجلس عمل کے اس اجلاس میں وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کی آج کی نشری تقریر کی روشنی میں نیا لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا۔ اس امر کا اعلان آج مجلس عمل کے ایک اعلامیہ میں کیا گیا ہے۔

ہڑتال پرامن ہو' مجلس عمل کی اپیل

لاہور' ۱۳ر جون کل پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ کل ہڑتال کے دوران مکمل طریقے سے پرامن رہیں اور کسی قسم کی کوئی بدامنی کا مظاہرہ نہ کریں۔ مجلس عمل کے ترجمان نے کہا کہ کل قطعی پرامن ہڑتال کی جائے۔

ملتان

متحدہ مجلس عمل کی اپیل پر جمعہ کو ملتان شہر اور چھاؤنی کے علاقوں میں ہڑتال رہے گی اور تمام کاروباری مراکز بند رہیں گے۔ ضلعی انتظامیہ نے امن و امان قائم رکھنے کے لیے تمام انتظامات مکمل کر لیے ہیں اور عوام کی جان و مال کا ہر طرح سے تحفظ کیا جائے گا۔ آج دن بھر فوج نے شہر میں گشت کیا۔ آج شہر کی کاروباری انجمنوں اور تاجروں کی ایسوسی ایشنوں کے مختلف اجلاسوں میں فیصلہ کیا گیا کہ کل جمعہ کو مکمل طور پر ہڑتال کی جائے۔ اس طرح ٹریڈرز چیمبر کا اجلاس شیخ عبدالحمید کی صدارت میں ہوا اور مکمل ہڑتال کا فیصلہ کیا گیا۔ مجلس عمل نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبہ پر زور دینے کے لیے ہڑتال کرانے کی اپیل کی ہے۔ چنانچہ آج کاروباری انجمنوں نے فیصلہ کیا ہے کہ دکانیں بند رہیں گی۔ ادھر ضلعی انتظامیہ نے شہر میں امن و امان قائم رکھنے کے لیے ہر ممکن اور ضروری اقدامات کیے ہیں اور شہریوں کو یقین دلایا گیا ہے کہ انتظامیہ ان کے جان و مال کی حفاظت کے

فرض اور ذمہ داری سے پوری طرح عہدہ برآ ہوگی۔ آج ملتان میں دن بھر فوج نے گشت کیا اور تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد شہر کے اہم بازاروں' چوکوں اور سڑکوں پر فوج کے ٹرک پھرتے رہے۔

لندن میں عزیز احمد اور سر ظفر اللہ میں طویل ملاقات

کراچی' ۱۳ر جون لندن کی اطلاع کے مطابق پاکستان کے وزیر مملکت برائے امور خارجہ و دفاع عزیز احمد نے آج یہاں پاکستان کے سابق وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خاں سے ملاقات کی۔ یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ اس طویل ملاقات میں کون سے مسائل زیر غور آئے۔ واضح رہے کہ سر ظفر اللہ خاں نے گزشتہ ہفتہ ایمنسٹی انٹرنیشنل بین الاقوامی ریڈ کراس قانون دانوں کے کمیشن اور دیگر بین الاقوامی تنظیموں پر زور دیا تھا کہ وہ پاکستان میں احمدیوں کی حمایت میں مداخلت کریں۔

چشتیاں

چشتیاں ۱۳ر جون انجمن شہریان نے جمعتہ المبارک کو شہر میں مکمل ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور شہر کی تمام مساجد میں علماء کرام ختم نبوت کے مسئلے پر تقاریر بھی کریں گے۔ انجمن شہریان کے ترجمان کے مطابق ربوہ واقعہ کے خلاف پرامن جدوجہد جاری رکھیں گے۔ علاوہ ازیں ایک اجلاس میں قراردادیں بھی منظور کی گئیں جس میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے' ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ دریں اثناء شہر میں پولیس اور رینجرز گشت کر رہی ہے تاکہ حالات پرسکون رہ سکیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ طلباء بھی ربوہ واقعہ کے بارے میں دو روز سے اجلاس کر رہے ہیں۔ تاہم اجلاس کے بارے میں پتہ نہیں چل سکا۔

پنجاب اسمبلی

تابش الوری نے پنجاب اسمبلی میں بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانی مسئلہ کا حل کرے۔ اسے موخر کرنا یا اس کے لیے تاخیری حربے استعمال کرنے قومی سلامتی کے منافی ہیں۔ حکومت کو اس کا فوری حل کرنا

حمایت ہے۔

اسمبلی کا اجلاس ختم ہونے سے قبل حزب اختلاف کے ڈپٹی لیڈر میاں خورشید انور نے ایوان میں اعلان کیا کہ مذہبی و سیاسی رہنماؤں نے کل ہڑتال کی اپیل کی ہے۔ یہ اپیل دینی کاز کے لیے ہے۔ قادیانی مسئلہ پر ریفرنڈم کے لیے کل کے اجلاس میں حزب اختلاف اسمبلی کی کارروائی میں شریک نہیں ہوگی۔ تاکہ ہڑتال کی اپیل پر قوم کے ساتھ اظہار یکجہتی کر سکیں۔ ("امروز" ملتان)

ہڑتال اور جلسہ ہائے عام

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے پورے ملک میں ہڑتال کی اپیل کی تھی اور ساتھ ہی اعلان کیا تھا کہ قادیانیوں کے خلاف اس روز پورے ملک میں جلسہ ہائے عام منعقد کیے جائیں۔ آج کے روز لاہور مسجد وزیر خان میں ایک اہم جلسہ عام کا اعلان کیا گیا تھا۔ ۱۹۵۳ء میں قادیانی شاطر لابی نے مسلمانوں کو حکومت سے لڑا دیا تھا اور خود بچ گئے تھے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں مجلس عمل کا طریقہ کار یہ طے کیا گیا کہ تحریک ختم نبوت کا رخ قادیانیت کی طرف رہے حکومت سے تصادم نہ ہونے پائے۔ حکومت کے ساتھ تصادم سے ہر طریقہ پر بچنے کی کوشش کی جائے۔ ہڑتال کامیاب ہو مگر کہیں تصادم نہ ہو۔ اظہار جذبات ہو لیکن امن کو گزند نہ پہنچے۔ الحمدللہ مسلمانوں کے غم و غصہ اور جذبات کو ایک صحیح رخ پر لگا دیا گیا اور وہ تھا قادیانیوں کا اقتصادی بائیکاٹ۔ قارئین محترم! پورے ملک میں کہیں بھی قادیانیوں کی دکان پر ایک مسلمان نہ جاتا تھا' نہ ہی کسی قادیانی کو جرات تھی کہ وہ کسی مسلمان کی دکان پر قدم رکھے۔ ملک بھر کے تاجر طبقہ نے قادیانیوں کا اقتصادی بائیکاٹ کر کے تحریک کی بھرپور حمایت کی۔ آج کے اخبارات میں دو اشتہار شائع ہوئے۔

قادیانیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے

مسلمانوں کا فرض ہے کہ حضور رسالت مآب کی ختم المرسلینی کے منکر مرزائیوں سے ہر قسم کا لین دین اور راہ و رسم مکمل طور پر بند کی جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

ہم وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ مرزائیوں کو فوراً غیر مسلم اقلیت قرار دیں اور اس طرح دنیا و آخرت میں سرخرو ہوں۔

منجانب: اراکین مندر کلاتھ مارکیٹ ایسوسی ایشن' لائل پور

ہم مسلمانوں کا فرض

ہم مسلمانوں کا فرض ہے کہ نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم المرسلینی کے منکر

قادیانیوں کا مکمل طور پر سماجی بائیکاٹ کریں

ان سے کسی قسم کے مراسم نہ رکھیں اور

ان کی تیار کردہ کسی چیز کی خرید و فروخت نہ کریں۔

"ہم وزیراعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو بلاتاخیر غیر مسلم اقلیت قرار دیں اور اس طرح دنیا و آخرت میں سرخرو ہوں۔

منجانب: اراکین پرچون یارن مرچنٹس ایسوسی ایشن سوترمنڈی' لائل پور

آج کے نوائے وقت میں بھی وقار انبالوی صاحب کا ایک قطعہ شائع ہوا۔

دو ٹوک فیصلے کی ضرورت

ہم نے یہ مانا کہ کچھ شور و شغب فصلی بھی ہے
اصل مقصد میں مگر اک عافیت وصلی بھی ہے
اک قدم بس اور اٹھا دو ٹوک کر دے فیصلہ
جنت ارضی سے آگے جنت اصلی بھی ہے

(وقار انبالوی)

قارئین محترم! آج کے روز پورے ملک میں ہڑتال ہے۔ کراچی تا خیبر ہر جگہ ختم نبوت کے مقدس عنوان پر اجتماعات ہیں۔ اکثر و بیشتر شہروں میں اجتماعی جمعہ ہوا۔

دیوبندی، بریلوی، شیعہ، اہل حدیث کی تفریق مٹ گئی۔۔

تیرے دربار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

خاندانی روایت کے مطابق تقسیم ملک کے وقت فقیر کی عمر ڈیڑھ سال تھی۔ اس لحاظ سے اس وقت (۱۴ر نومبر ۹۴) فقیر کی عمر تقریباً انچاس سال ہے۔ فقیر نے اپنے سن شعور میں بے شمار سیاسی، مذہبی، احتجاجی، ہڑتالیں دیکھی ہیں لیکن دیانت داری کی بات ہے کہ ۱۴ر جون ۷۴ء کی ختم نبوت کے مقدس عنوان پر ہڑتال قادیانی فتنہ سے اظہار نفرت کے لیے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لیے اتنی کامیاب ہڑتال تھی کہ آج تک اس کی نظیر دیکھنے میں نہیں آئی۔ ہڑتال کرنے والوں میں اخلاص تھا۔ ہڑتال کی کال دینے والے بھی مخلص تھے۔ ہر شخص اسے عبادت تصور کرتا تھا۔ اتنی پرامن و کامیاب ہڑتال پورے ملک میں اس کی نقشہ کشی کرنا فقیر کے بس میں نہیں۔ اس وقت ۱۴ر جون کے اخبارات کی رپورٹ آپ کے سامنے پیش ہو رہی ہے۔ ۱۴ر جون کی ہڑتال کی خبر ۱۵ر جون کے اخبارات میں آئے گی۔

اس سلسلے میں تمام کام صرف رضائے الٰہی کے لیے کیے جائیں--- (مولانا یوسف بنوری)

لاہور ۱۳ر جون تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمل نے اپنے آج کے اجلاس میں وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کی تقریر پر غور کیا اور فیصلہ کیا کہ کل ہڑتال ہوگی اور کل تیسرے پہر مسجد وزیر خاں میں ایک جلسہ ہوگا۔ ادھر پنجاب اسمبلی اور قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے ارکان بھی ایوان کی کارروائی میں حصہ نہیں لیں گے۔ مغربی پاکستان ٹرانسپورٹ فیڈریشن نے بھی ہڑتال کرنے کا اعلان کیا ہے۔ راولپنڈی میں تانگے، ٹیکسیوں اور بسوں والوں نے بھی ہڑتال کا فیصلہ کیا ہے۔

لاہور سے پی پی آئی کی اطلاع مظہر ہے کہ لاہور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نے آج یہاں ایک ہنگامی اجلاس میں کل مکمل ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ بار کے ارکان کل عدالتوں میں حاضر نہیں ہوں گے۔ آج یہاں جاری ہونے والے ایک پریس ریلیز کے مطابق ایسوسی ایشن کے اس اجلاس کی صدارت چودھری غلام باری

سلیمی نے کی۔ جماعت اسلامی کے ایک اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ مسلمانان پاکستان کے متفقہ فیصلے کے مطابق کل ۱۴؍ جون بروز جمعہ مسئلہ ختم نبوت کے بارے میں پورے ملک میں جو ہڑتال کی جا رہی ہے' اس سلسلہ میں امیر جماعت اسلامی پاکستان میاں طفیل محمد نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ اس میں پوری قوم اور اس کے ہر اہل ایمان کو شریک ہونا چاہیے لیکن اس امر کو لازماً ملحوظ رکھنا چاہیے کہ یہ ہڑتال ایک پاکیزہ اور مقدس دینی مسئلہ کے بارے میں اپنے جذبات اور رائے کے اظہار کے لیے کی جا رہی ہے۔ اس لیے اسے نہایت باوقار' پرامن اور اسلامی اخلاقیات کا پابند ہونا چاہیے۔

کل کوئی ایسی حرکت نہ ہونی چاہیے' جس سے ہم پر یا ہمارے دین پر کوئی حرف آئے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک پریس ریلیز کے مطابق مجلس کے کل پاکستان کنوینر مولانا محمد یوسف بنوری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ خدا کا شکر ہے کہ اس وقت پوری ملت اسلامیہ اس مسئلے پر عدیم النظیر اتحاد اور اسلامی جوش و حمیت کا مظاہرہ کر چکی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس اتحاد کو مستحکم کیا جائے اور مسئلہ ختم نبوت پر پوری ملت کے دینی جذبات کا مظاہرہ کرنے کے لیے مجلس عمل کے فیصلہ کے مطابق ۱۴؍ جون بروز جمعۃ المبارک ہڑتال کی جائے۔ اس سلسلے میں میں عامۃ المسلمین سے استدعا کرتا ہوں کہ اس ہڑتال کو خالص دینی جذبات کے تحت اس انداز سے کامیاب کیا جائے کہ ملک بھر میں یہ ہڑتال اپنی مثال آپ ہو اور ملت اسلامیہ کے تمام عناصر کے کامل اتحاد کا بہترین مظاہرہ ہو۔ میں مسلمانان پاکستان کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ پرسوں سے وزیراعظم سے ملاقاتوں اور مذاکرات کا سلسلہ جاری ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ خالص دینی اور ملی جذبات سے بھرپور انداز میں اس مسئلے کے تمام پہلوؤں کو ارباب اختیار پر واضح کیا جا چکا ہے۔ ان ملاقاتوں پر اگر وزیراعظم اس دوران کوئی اظہار خیال کرتے ہیں تو اس پر غور و فکر اور آئندہ لائحہ عمل طے کرنے کے لیے مجلس عمل کا اجلاس ۱۶؍ جون بروز اتوار لائل پور میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں کیے گئے فیصلوں سے قوم کو آگاہ کر دیا جائے گا۔

مساجد میں عام جلسے کیے جائیں' جن میں تمام مکاتب فکر کے ذمہ دار افراد

شریک ہوں اور اس مسئلے پر اظہار خیال کریں۔ میں اس بات کی پرزور تاکید کرنا اپنا دینی فریضہ سمجھتا ہوں کہ اس عظیم مسئلے کے تمام کام صرف رضائے الٰہی کے لیے کیے جائیں اور مقصود صرف یہ ہو کہ یہ مسئلہ بطریق احسن حل ہو جائے۔ ڈاکٹر محمد اظہر قریشی' صدر متحدہ جمہوری محاذ کراچی نے کراچی کے عوام سے کل کی ہڑتال کو کامیاب بنانے کی اپیل کی ہے۔ اسلامی جمعیت طلباء کراچی کے ناظم اور کراچی اسٹوڈنٹس کونسل کے چیئرمین جناب عبدالملک مجاہد نے عوام اور طلباء سے اپیل کی ہے کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جمعہ کو مکمل ہڑتال کریں۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ پر جذبات کے اظہار کا یہ موثر ترین ذریعہ ہے۔ اس موقعہ پر اسلامی جمعیت طلباء اور کراچی اسٹوڈنٹس کونسل کے تحت بعد نماز جمعہ جامع مسجد نیو ٹاؤن میں جلسہ ہوگا۔ جس سے طالب علم رہنما خطاب کریں گے۔ ("جنگ" کراچی' ۱۵ جون)

ریکارڈ درست رکھنے کے لیے

کراچی' ۱۴ جون جمعیۃ علماء پاکستان کے رکن سندھ اسمبلی مولانا محمد حسن حقانی نے آج ایک بیان میں کہا ہے کہ وزیراعظم بھٹو نے آج اپنی تقریر میں کہا ہے کہ ان لوگوں نے احمدیوں کے خلاف کوئی قرارداد پیش کیوں نہیں کی جو نو ماہ تک صوبہ سرحد میں برسر اقتدار رہے۔ مولانا حقانی نے کہا کہ وہ ریکارڈ درست رکھنے کی غرض سے یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ قومی اسمبلی میں اور پنجاب اور سندھ کی صوبائی اسمبلیوں میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے لیے قرارداد پیش کی گئی تھی جو اسپیکر کے چیمبر ہی میں مسترد کر دی گئی تھی۔ ("جنگ" کراچی' ۱۵ جون)

سرور کائنات کی قسم

کراچی' ۱۴ جون وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے آج انتہائی جذباتی انداز میں کہا کہ میں سرور کائنات کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں۔ مجھے فخر ہے کہ میں مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا۔ لوگ مجھے بھی کافر کہتے تھے۔ اگر میں کافر ہوتا تو حج پر پابندیاں کیوں اٹھاتا۔ میں مسلمان ہوں' مسلمان مروں گا۔ کلمہ کے ساتھ پیدا ہوا

ہوں، کلمہ کے ساتھ مروں گا۔ ("جنگ" کراچی، ۱۵ جون)

ظفر اللہ خاں کو کیا میں نے وزیر خارجہ بنایا تھا؟

کراچی ۱۴/ جون وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے آج یہاں اپنی نشری تقریر کے دوران بتایا کہ احمدیوں کا مسئلہ ۹۰ سال پرانا ہے۔ جب یہ مسئلہ ۹۰ سال میں حل نہ ہو سکا تو میں اس کو تین دن میں کس طرح حل کر سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگ بہت سی باتوں کے علاوہ احمدیوں کا مسئلہ بھی میری جھولی میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ کیا یہ بات میں نے پیدا کی ہے؟ یہ مسئلہ ۹۰ برس سے چل رہا ہے۔ کیا قادیان کو میں نے قائم کیا ہے؟ کیا قادیان میں گاندھی وغیرہ کی تقریریں میرے دور میں ہوئی تھیں؟ کیا ظفر اللہ خاں کو میں نے وزیر خارجہ بنایا تھا؟ انہوں نے مزید کہا کہ اگر یہ مسئلہ ۹۰ برس پرانا نہ ہو تو ۲۵، ۲۶ برس پرانا ضرور ہے۔ اس مسئلہ کو میں تین دن میں کس طرح حل کر دوں۔ ("جنگ" کراچی، ۱۵ جون)

۱۵/ جون کے اخبارات کی رپورٹ

پاکستان کی تاریخ میں ایسی مکمل و پرامن ہڑتال کی مثال نہیں ملتی

احمدیوں کو اقلیت قرار نہ دیا گیا تو یہ امن برقرار نہ رہ سکے گا

کراچی ۱۴/ جون متحدہ جمہوری محاذ کے کراچی کے صدر اور جماعت اسلامی کے رہنما ڈاکٹر محمد اطہر قریشی نے کہا ہے کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبہ میں پرامن ہڑتال کی مثال پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی ہے۔ وہ آج شب آرام باغ میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے شہریوں نے بالخصوص طرح طرح کی اشتعال انگیزیوں کے باوجود ایک غلط قدم نہیں اٹھایا کہ یہ ان کے مزاج کے خلاف ہے۔ لیکن اس طرح انہوں نے ثابت کر دیا کہ وہ کسی کی املاک کو یا جان و مال کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے ہیں۔

حکومت اس امن پسندی کو صحیح طرح محسوس کر لے۔ اگر اس نے مطالبات نہ مانے تو کراچی کی تاریخ شاہد ہے کہ اس کے شہری اپنے حقوق کی جدوجہد میں تاخیر پر پرامن نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمارا پرامن رہنا بزدلی نہیں' جنگ کی حکمت عملی ہے۔ کیونکہ اشتعال انگیزی تحریک کو سبوتاژ کر دے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم بھٹو نے بے شمار فیصلے قومی اسمبلی سے پوچھے بغیر کیے ہیں۔ اس لیے ایک ایسے مطالبہ کو ماننے میں تاخیر کرنا جو نہ صرف پاکستان بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے مسلمانوں کے دل کی آواز ہے' تشویش ناک ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا احمدیوں سے کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ انہیں غیر مسلم قرار دے دیا جائے۔ ہم ان کے ساتھ ظلم و ستم نہیں کریں گے بلکہ وہی سلوک کریں گے' جو اسلامی شریعت کے تحت ذمیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ جمعیت العلماء اسلام کراچی کے صدر مولانا نور الہدیٰ نے کہا کہ حکومت مسلمانوں کے پرامن رہنے کو ان کی بزدلی نہ سمجھے۔ اگر اس نے فوری طور پر احمدیوں کو اقلیت قرار نہیں دیا تو پھر مسلمان سڑکوں پر نکل آئیں گے اور ان کی جدوجہد اس وقت تک جاری رہے گی' جب تک حکومت کو مطالبات ماننے پر مجبور نہیں کر دیا جاتا۔ جلسہ سے جمعیۃ العلماء پاکستان کراچی کے صدر صوفی ایاز خان نیازی' مولانا محمد شریف احرار' مفتی غلام قادر کاشمیری' سید احمد شاہ ہمدانی' جناب عبداللہ اور جناب احمد عبدالشکور نے بھی خطاب کیا۔ جلسہ کے دوران کئی مرتبہ جلسہ گاہ کے باہر پٹاخوں کے دھماکے ہوئے لیکن جلسہ جاری رہا۔

ملیر' کورنگی' لانڈھی کے ڈپوؤں سے بسیں نہیں چلائی گئیں۔ شہر کے دیگر علاقوں میں معمول سے کم بسیں چل رہی تھیں۔ ۱۰ بجے تک ہڑتال کے باوجود کراچی کے شہریوں کے پرامن رویہ کی وجہ سے فوج نے شہر کا گشت بند کر دیا اور صرف سندھ کانسٹیبلری پولیس گشت کرتی رہی۔ لیاقت آباد میں صبح کچھ لوگوں نے سڑک پر چلنے والی گاڑیوں پر پتھراؤ کیا لیکن پولیس کے پہنچ جانے کے بعد منتشر ہو گئے۔ نماز جمعہ تک پورا کراچی پرسکون تھا۔ اس شہر کا سب سے بڑا جلسہ جامع مسجد نیو ٹاؤن میں ہوا' جس سے اسلامی جمعیۃ طلباء کراچی کے ناظم جناب عبدالمالک مجاہد' طالب علم رہنما آصف مسعود جامعی' جناب قیصر خان' جناب مصباح العزیز' جناب مجید بلوچ وغیرہ نے

خطاب کیا۔ جلسہ کے بعد جلوس نکالا گیا۔ جلوس جامع مسجد نیو ٹاؤن سے ہوتا ہوا ایمپرس مارکیٹ کی طرف جانا چاہتا تھا۔ گرو مندر کے نزدیک بھاری تعداد میں مسلح پولیس اور سندھ کانسٹیبلری نے جلوس کا راستہ روک لیا۔ جلوس کے مشتعل شرکاء آگے بڑھنا چاہتے تھے جب کہ پولیس انہیں جانے کا راستہ نہیں دے رہی تھی۔ اس موقع پر سخت کشیدگی پیدا ہوگئی اور محسوس ہونے لگا کہ پولیس اور جلوس کے شرکاء میں تصادم ہو جائے گا لیکن کسی بھی قسم کا کوئی سانحہ نہیں ہوا۔

پولیس حکام کی درخواست پر جلوس کے قائد جناب عبدالملک مجاہد نے دانش مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جلوس کے شرکاء سے پرامن رہنے اور تصادم سے گریز کرنے کی اپیل کی۔ چنانچہ جلوس کو آگے لے جانے کا پروگرام منسوخ کر دیا گیا اور دعا مانگ کر جلوس کے شرکاء منتشر ہوگئے۔ تحفظ ختم نبوت ایکشن کمیٹی کے زیر اہتمام جیکب لائن جامع مسجد کے باہر بھی جلسہ ہوا۔

اس موقع پر پولیس نے ہلکا سا لاٹھی چارج کیا اور دس افراد کو گرفتار کر لیا۔ جن میں نیوٹاؤن مدرسہ کے دو غیر ملکی طالب علم محمد علی اور یوسف بھی شامل ہیں۔ کورنگی' ڈرگ کالونی اور کھوکھراپار ملیر میں بھی طلبہ نے جلوس نکالے۔ کورنگی اور کھوکھراپار میں پولیس نے جلوسوں کو منتشر کرنے کے لیے بید چارج کیا اور اسلامی جمعیت طلبہ رحیم پاشا سمیت ۱۵ سے زائد افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ لیاقت آباد میں ساڑھے تین بجے دوپہر کے قریب ایک گروہ نے بس ایچ ڈی بی ۵۹۵۹ کو روک لیا۔ اس کے شیشے توڑ ڈالے اور اس میں آگ لگانے کی کوشش کی۔ لیکن پولیس نے انہیں منتشر کر دیا اور کئی افراد کو گرفتار کر لیا۔ چار بجے کے قریب نیرنگ سینما کے سامنے کھڑی ہوئی پولیس کی ایک وین پر بھی چند نوجوانوں نے پتھراؤ کیا۔ پولیس نے پتھراؤ کرنے والے پانچ افراد کو گرفتار کر لیا۔

حیدر آباد میں بھی مکمل ہڑتال رہی۔ کاروباری ادارے' دکانیں اور تجارتی مراکز بند رہے۔ سارے دن مسلح افواج پولیس اور سیکیورٹی فورس کے جوان شہر میں گشت کرتے رہے۔ طلبہ کی جانب سے نصف درجن سے زائد مقامات پر کارنر میٹنگس ہوئیں۔ مساجد میں قراردادیں منظور کی گئیں' جن میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار

دینے' ربوہ کو کھلا شہر بنانے' کلیدی عہدوں سے احمدیوں کو ہٹانے اور مرزا ناصر کو گرفتار کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ جماعت اسلامی اور اسلامی جمعیت طلبہ کے زیر اہتمام آج شام جلسہ ہائے عام ہوئے۔ جماعت اسلامی حیدر آباد کے سیکرٹری میاں محمد شوکت نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جناب بھٹو کا سب سے بڑا قومی جرم یہ ہے کہ ان کے دور میں قادیانیوں کو سیاسی اہمیت دی گئی اور انہیں مسلم ملت کے خلاف کھلم کھلا سازش کرنے کا حوصلہ بخشا گیا' جو ناقابل معافی جرم ہے۔ میاں محمد شوکت نے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ متحدہ جمہوری محاذ سندھ کے جنرل سیکرٹری مولانا سلیمان طاہر نے کہا ہے کہ جناب بھٹو کے دور میں ناموس رسالتؐ کے منکرین کو ملک میں پہلی بار اس قدر اہمیت دی گئی کہ انہوں نے نہ صرف شمع رسالتؐ کے پروانوں پر حملہ کیا بلکہ اکثریت پر غلبہ کے خواب دیکھنے لگے۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ کو مسٹر بھٹو التواء میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ وہ پاکستان کے مسلمانوں کا مسئلہ ہی نہیں ہے بلکہ عالم اسلام کا مسئلہ ہے۔ رابطہ عالم اسلامی نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے جو تمام مسلم ممالک کے علماء کے نمائندہ تنظیم ہے۔ امیر جماعت اسلامی حیدر آباد جناب محمد عمر قریشی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ متحد ہو کر اپنے مطالبات منوانے کی جدوجہد تیز کریں۔ انہوں نے کہا کہ وہ شخص یا حکومت مسلمان نہیں کہی جا سکتی' جو قادیانیوں کی پشت پناہی کرے۔ جناب علیم الدین نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بارے میں ایک قرارداد پیش کی' جسے منظور کر لیا گیا۔ اسلامی جمعیت طلبہ کے جلسہ سے جناب کفایت اللہ' عتیق احمد جیلانی' مشتاق احمد خان' سندھ میڈیکل کالج کے عبدالماجد رانا نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ اگر مسٹر بھٹو نے قوم کا مطالبہ مان لیا تو جہاں ان کا پسینہ گرے گا' طلبہ وہاں اپنا خون بہائیں گے۔ بصورت دیگر انہیں ماضی کے آمروں کا حشر یاد رکھنا چاہیے۔ جلسہ میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی ایک قرارداد بھی منظور کی گئی۔ دریں اثناء مقامی طلبہ رہنما مسعود علی خان' زاہد عسکری' شکیل احمد خان اور عبدالوحید ناصر نے کراچی میں طلبہ کی گرفتاری کی مذمت کی ہے۔

آج سکھر' شکارپور' پنوں عاقل' گھوٹکی' میرپور' ماتھیلو' ڈھرکی اور اوباڑہ میں

بھی مکمل ہڑتال رہی۔ سکھر میں تمام کاروباری مراکز' سبزی اور پھل مارکیٹ' گوشت کی منڈیاں' ہوٹل حتیٰ کہ پان بیڑی کی دکانیں بھی بند رہیں۔ ٹریفک پوری طرح معطل رہا۔ تاہم سرکاری بسیں چل رہی تھیں۔ رکشے' تانگے' شاہراہوں سے غائب ہو گئے۔ جامع مسجد بندر روڈ میں نماز جمعہ سے قبل مقامی رہنماؤں نے خطاب کیا۔ قراردادیں بھی منظور کی گئیں جن میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

آج جیکب آباد میں بھی مکمل ہڑتال رہی۔ تمام کاروباری ادارے بند رہے۔ ٹرانسپورٹ معطل رہا۔ پیپلز پارٹی کے بعض عناصر کے اشارے پر دوپہر کو پولیس نے زبردستی دکانیں کھلوانے کی کوشش کی لیکن عوام نے دکانیں نہ کھول کر ان کی کوشش ناکام بنا دی اور ان کی دھمکیوں کو کوئی اہمیت نہ دی۔ بعد میں پولیس نے طلبہ کے ایوب پٹھان' محمد صدیق کھوسو اور نمائندہ جسارت ملک الطاف حسین کو گرفتار کر لیا اور ۱۱ بجے رات رہا کر دیا۔ آج تحفظ ناموس رسالت کے زیر اہتمام مدرسہ قاسم العلوم میں ایک جلسہ ہوا۔ مقررین نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ اس ضمن میں جلسہ میں متعدد قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اور متحدہ جمہوری محاذ کی اپیل پر نواب شاہ میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ اس سے قبل ایسی ہڑتال ۱۴ر فروری ۱۹۶۹ء کو ایوب آمریت کے خلاف ہوئی تھی۔ شہر کے تمام ہوٹل' بازار اور کیبن بند رہے۔ جمعہ کے اجتماعات میں علماء نے قادیانی گروہ کی سرگرمیوں کی سخت مذمت کی اور انہیں ملت اسلامیہ اور پاکستان کے لیے خطرناک قرار دیا۔ ان اجتماعات میں قراردادیں بھی منظور کی گئیں' جن میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ مسلح افواج کے دستے تمام دن سڑکوں پر گشت کرتے رہے۔ چوکوں میں بھی مسلح پولیس پہرہ دیتی رہی۔ ہڑتال پرامن رہی۔

کل جماعتی مجلس عمل کی اپیل پر آج میرپور خاص میں مکمل ہڑتال اور کاروباری اداروں اور دکانوں کے علاوہ سینما گھر بھی بند رہے۔ مساجد میں آئمہ نے تقاریر کیں اور عوام کو قادیانی فتنہ سے آگاہ کیا۔

آج سانگھڑ میں مکمل ہڑتال رہی اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا۔ کچھ

دکانداروں اور ہوٹل والوں' نور اللہ' بشیر قریشی' حنیف ہوٹل والا اور ملک صدیق اور جمعہ وغیرہ کو ہڑتال کرنے پر گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن بعد میں انہیں ذاتی مچلکہ پر رہا کر دیا گیا۔

ٹنڈو محمد خان میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبہ کی حمایت میں آج مکمل پرامن ہڑتال رہی۔ پولیس گشت کرتی رہی مگر کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ نماز جمعہ میں مساجد میں مطالبہ کی حمایت میں تقریریں ہوئیں۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اور متحدہ جمہوری محاذ کی اپیل پر آج ٹنڈو آدم میں مکمل ہڑتال رہی۔ کاروبار بند رہا۔ انتظامیہ کے بعض افسروں نے ہڑتال کو ناکام بنانے کی کوشش کی اور دھمکیاں دیں۔ پولیس نے ایک طالب علم عبدالرزاق ہاشمی کو گرفتار کر کے تھانہ میں ننگا کر کے زد و کوب کیا جس سے وہ بے ہوش ہو گیا اور اس کی حالت نازک ہو گئی۔ طلبہ کے رہنما عبدالعزیز غوری نے انتظامیہ کے اس شرمناک رویہ کی شدید مذمت کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس واقعہ کی تحقیقات کر کے مجرم افسران کو معطل کرے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یہ افسر احمدیوں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں۔

آج محراب پور میں بھی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اور جمہوری محاذ کی اپیل پر کاروبار بند رہا اور پرامن ہڑتال کی گئی۔ محراب پور کے علاقہ کنڈیارو اور ہالانی میں بھی مکمل ہڑتال رہی اور تمام کاروبار بند رہا۔ شہر میں بے انتہا پولیس کے دستوں کی وجہ سے تمام دن شہریوں مین شدید خوف و ہراس رہا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ خیرپور کے رکشہ' تانگے اور بسوں کے ڈرائیوروں نے بھی ہڑتال میں حصہ لیا جس کی وجہ سے ٹریفک بالکل جام رہا۔ خیرپور کے قرب و جوار کے علاقوں میں بھی مکمل ہڑتال رہی۔ پریالو' پیرگوٹھ' کھیڑی' ببرلو' ماچھی' راہوجہ' کرم آباد' کوٹ ڈیجی اور رانی پور کے علاقے شامل ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں بھی مکمل ہڑتال رہی۔ تمام کاروباری ادارے بند رہے اور ٹرانسپورٹ معطل رہا۔ وکلاء نے عدالتوں کا بائیکاٹ کیا' علماء اور خطیبوں نے جمعہ کی نماز سے قبل خطبات میں مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ فیڈرل

سیکیورٹی فورس اور پولیس کے جوان آج سارا دن شہر کی اہم شاہراہوں پر گشت کرتے رہے۔

لائل پور میں بھی مکمل ہڑتال رہی۔ نماز جمعہ کے بعد شہر کی جامع مسجد میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مسئلہ کو قومی اسمبلی کے بجٹ سیشن کے دوران ہی پیش کر کے اس پر فیصلہ کیا جائے۔ جامع مسجد کے خطیب مفتی زین العابدین' مجلس عمل کے رہنما مولانا تاج محمود' پاکستان مسلم لیگ لائل پور کے صدر مولانا صفدر علی رضوی اور ہفت روزہ المنبر لائل پور کے مدیر مولانا عبدالرحیم اشرف نے کہا کہ ملک میں امن و امان برقرار رکھنے کی واحد صورت یہ ہے کہ حکومت مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے احمدیوں سے متعلق مسلمانوں کے مطالبات کو فوراً تسلیم کرے۔ مقررین نے کہا کہ مسٹر بھٹو اس نازک مسئلہ کے فیصلہ میں لیت و لعل سے کام لے کر قوم کو تشدد کی طرف لے جا رہے ہیں۔ جلسہ میں اعلان کیا گیا کہ اتوار کو لائل پور میں اعلیٰ سطح پر کل جماعتی مجلس عمل کا اجلاس ہوگا۔

رحیم یار خاں میں بھی مکمل ہڑتال رہی۔ نماز جمعہ میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی قراردادیں منظور کی گئیں۔ خانپور بار ایسوسی ایشن کے فیصلہ کے مطابق وکلاء نے عدالت کا بائیکاٹ کیا۔ خانپور کے شہریوں نے بھی ہڑتال کی۔ شہریوں کی طرف سے وزیراعلیٰ جناب حنیف رامے اور وزیراعظم بھٹو کے نام متعدد تار بھیجے ہیں' جن میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

صادق آباد میں واقعہ ربوہ اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبہ پر مکمل پرامن ہڑتال رہی۔ ہر قسم کی ٹریفک بند رہی۔ پولیس سیکیورٹی فورس اور مسلح فوج کے جوان شہر کی شاہراہوں پر گشت کرتے رہے۔

نمائندہ جسارت کی اطلاع کے مطابق آج شہر میں مکمل ہڑتال رہی اور تمام دکانیں اور کاروباری ادارے بند رہے۔ سڑک پر پولیس اور فرنٹیئر سیکیورٹی فورس گشت کرتی رہی۔ جمعہ کے بعد کئی مقامات پر نوجوانوں کے چھوٹے چھوٹے گروپ بھی دیکھے گئے جو تھوڑی دیر بعد منتشر ہوگئے۔ شہر کے کسی علاقے سے کسی ناخوشگوار واقعہ

کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ تاہم انتظامیہ نے ہر طرح کے حفاظتی اقدامات کر رکھے تھے اور مختلف مقامات پر پولیس گشت کر رہی تھی۔

اسلام آباد اور راولپنڈی میں آج قادیانیوں کے خلاف مکمل ہڑتال رہی۔ تاہم دونوں شہروں سے کسی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔ ٹیکسیاں' تانگے اور دوسری گاڑیاں سڑکوں سے غائب تھیں۔ بڑے بڑے تجارتی ادارے بھی بند رہے۔ تاہم دونوں شہروں کے درمیان چلنے والی اومنی کی بسیں معمول کے مطابق چل رہی تھیں۔ سینما گھروں سے پبلشی شو منسوخ کر دیے گئے۔ شہر کی اہم شاہراہوں پر پولیس' فیڈرل سیکیورٹی فورس اور مسلح افواج کے جوان گشت کرتے رہے۔

پشاور اور سرحد کے دوسرے شہروں میں مکمل ہڑتال رہی۔ تمام کاروباری مراکز اور مارکیٹ بند رہیں۔ آج دن بھر شہر کی شاہراہوں پر ٹریفک معمول سے بہت کم رہا۔ کسی ناخوشگوار واقعے کی اطلاع نہیں ملی۔ شہر کی شاہراہوں پر فوجی دستے گشت کرتے رہے۔ ایبٹ آباد میں آج مکمل ہڑتال رہی۔ تمام دکانیں' شاپنگ سنٹر بند رہے۔ مختلف مساجد میں نماز جمعہ منعقد ہونے کے بعد لوگ پرامن طریقہ سے منتشر ہوگئے۔ تاہم نوجوانوں نے قادیانیوں کے خلاف جلوس نکالا' نعرے لگائے۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس استعمال کی۔ پورے ضلع سوات میں آج مکمل ہڑتال رہی۔ دکانیں بند رہیں' کوئٹہ اور صوبہ بھر میں مجلس عمل کی اپیل پر مکمل ہڑتال رہی۔ مرکزی جامع مسجد میں جلسہ ہوا۔ (جسارت' کراچی) امروز نے لکھا کہ ملک بھر میں مکمل اور پرامن ہڑتال' ملک میں کسی جگہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا

امروز کے نامہ نگار کے مطابق آج عبدالحکیم میں ہڑتال رہی۔ یہ عبدالحکیم کی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ مرزائیوں کے علاوہ تمام مذہبی جماعتوں نے مشترکہ طور پر نماز جمعہ ادا کی۔ یہ اجتماع عیدگاہ پر ہوا۔ اس میں اہل حدیث' اہل سنت' شیعہ حضرات کے علاوہ بریلوی حضرات نے بھی شرکت کی۔ اس اجتماع میں متفقہ طور پر درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں: "مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے"۔ "ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے"۔ "کلیدی آسامیوں پر سے مرزائیوں کو ہٹایا جائے"۔

احمد پور شرقیہ سے امروز کے نامہ نگار کے مطابق آج یہاں ربوہ کے مسئلے پر

مکمل ہڑتال رہی۔ البتہ گوشت کی مارکیٹ کھلی رہی۔ بعض دکانیں چار بجے کے بعد کھل گئیں۔ حفاظتی اقدامات کے پیش نظر پولیس اور فوج کے دستے گشت کرتے رہے۔ احمد پور شرقیہ میں مکمل امن و امان رہا اور کسی قسم کا ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ چنی گوٹھ میں بھی مکمل ہڑتال رہی۔

پنوں عاقل سے ہمارے نامہ نگار نے خبر دی ہے کہ آج وہاں مکمل ہڑتال رہی۔ تمام دکانیں' کاروباری ادارے بند رہے۔ ٹیکسیاں' حتیٰ کہ تانگے اور گدھے گاڑی والوں نے بھی ہڑتال کی۔

آج چشتیاں میں مکمل ہڑتال رہی۔ انجمن شہریاں نے متفقہ طور پر ہڑتال کا فیصلہ کیا تھا۔ بڑے بازار میں رینجرز گشت کرتے رہے۔

آج علی پور میں بھی مکمل ہڑتال رہی۔ تمام کاروبار بند رہا۔ ہڑتال اتنی منظم تھی کہ صفائی کا عملہ بھی کمروں میں کام کرنے نہیں آیا۔ اسسٹنٹ کمشنر پولیس کے ساتھ شہر میں گشت کرتے رہے۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا۔

رحیم یار خان میں آج عام ہڑتال رہی اور کاروباری و تجارتی مراکز بند رہے۔ مسجدوں میں نماز جمعہ کے اجتماعات میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ علماء نے مسئلہ ختم نبوت پر تقریریں کیں۔

اے پی پی کی اطلاع کے مطابق بہاول نگر میں آج ہڑتال ہوئی۔ تمام دکانیں اور کاروباری ادارے بند رہے۔ ہارون آباد' منچن آباد' فورٹ عباس سے بھی ہڑتال کی خبر ملی ہے۔

راجن پور میں مکمل ہڑتال رہی۔ کسی قسم کا ہنگامہ نہیں ہوا اور نہ ہی جلوس نکالا گیا ہے۔ یہاں کی تمام جامع مساجد میں جمعہ کی نماز کے بعد قراردادیں پاس کی گئیں' جس میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور ربوہ کے واقعہ میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ پورے شہر میں پولیس گشت کرتی رہی لیکن کوئی ایسا واقعہ رونما نہیں ہوا۔ ادھر کوٹ مٹھن' روجھان اور فاضل پور اور جام پور سے بھی ہڑتال کی اطلاع ملی۔ وہاں بھی پرامن ہڑتال رہی۔

شجاع آباد سے ہمارے نمائندہ خصوصی نے خبر دی ہے کہ سب ڈویژن شجاع

آباد میں امن عامہ کی صورت حال مکمل طور پر اطمینان بخش رہی۔ ٹاؤن ہال میں اس سلسلے میں ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں شہر کے معززین کے علاوہ تمام سیاسی و سماجی حلقوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت اسسٹنٹ کمشنر شجاع آباد مسٹر علی صفدر کاظمی نے کی۔ اجلاس میں انتظامیہ اور عوام میں تعاون اور شہر میں امن و عامہ کی صورت حال پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ شجاع آباد کی سب تحصیل جلال پور پیروالہ کا بھی اسسٹنٹ کمشنر شجاع آباد اور سب ڈویژنل پولیس آفیسر نے تفصیلی دورہ کیا۔ دریں اثناء شجاع آباد شہر میں آج ہڑتال کے نتیجے میں دکانیں بند رہیں اور شہر کی مساجد میں جمعہ کے اجتماعات میں سانحہ ربوہ کی پرزور مذمت کی گئی اور قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

ہمارے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق ملتان و بہاولپور کے اکثر شہروں میں ہڑتال رہی۔ آج یہاں بہاولپور شہر میں مکمل ہڑتال رہی۔ آج صبح لوگ گوشت اور سبزی وغیرہ سے محروم رہے۔ جمعہ کے روز کریانہ کی جو دکانیں کھلتی تھیں' وہ بھی آج بند رہیں۔ سگریٹ کی محض چند دکانیں اور دو یا تین ہوٹل کھلے تھے۔ مسلح فوج اور پولیس شہر کی تقریباً عام سڑکوں اور اہم مقامات پر گشت کرتی رہی۔ بسوں نے بھی ہڑتال کی اور مقامی جنرل اسٹینڈ پر بہت سارے مسافر رکے رہے۔ اب تک کسی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔ ("امروز" ملتان)

مسجد وزیر خان لاہور میں جلسہ عام

لاہور ۱۴ جون تحریک ختم نبوت کی متحدہ مجلس کے زیر اہتمام قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبہ کے ضمن میں آج نماز جمعہ کے بعد مسجد وزیر خان میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں قادیانیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا گیا اور مقررین نے کہا کہ جب تک اس فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جاتا اور متحدہ مجلس عمل کے مطالبات تسلیم نہیں ہوتے' تحریک ختم نبوت جاری رہے گی۔ جلسہ عام کی صدارت پاکستان جمہوری پارٹی کے صدر نوابزادہ نصراللہ خان نے کی۔ اجتماع سے متحدہ مجلس عمل کے کنوینر مولانا سید محمد یوسف بنوری' جمعیت علمائے پاکستان

کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالستار نیازی' مدیر چٹان آغا شورش کاشمیری' جماعت اہل حدیث کے امیر حافظ عبدالقادر روپڑی' جمعیت علمائے اسلام پنجاب کے صدر مولانا عبیداللہ انور' حزب احناف کے سربراہ مولانا محمود احمد رضوی' تحریک استقلال کے رہنما علامہ احسان الٰہی ظہیر' احرار اسلام کے جناب ثناء اللہ بھٹہ' پاکستان مسلم لیگ کے جوائنٹ سیکرٹری میاں اعجاز احمد' جماعت اسلامی پنجاب کے امیر چودھری غلام جیلانی' ادارہ تحفظ حقوق شیعہ کے سیکرٹری سید مظفر علی شمسی' ادارہ تحفظ حقوق شیعہ کے سید علی غضنفر کراروی' جمعیت اہل حدیث کے میاں فضل الحق' مسٹر بارک اللہ' ایڈووکیٹ اور مولانا ابراہیم نے خطاب کیا۔

نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا کہ بھارتی ایٹم بم اور قادیانیوں کا طلبا پر حملہ ایک ہی سازش کی کڑیاں ہیں۔ بھارت نے ایٹم بم کا دھماکہ کر کے ہمیں مضمحل کرنے کی کوشش کی ہے اور قادیانیوں نے بھی اسی مقصد کے لیے طلباء پر حملہ کیا ہے اور جان بوجھ کر طاقت آزمائی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تحریک ختم نبوت کسی سیاسی یا دینی جماعت نے نہیں چلائی بلکہ یہ ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوم ختم نبوت کے مسئلہ پر متحدہ ہوگئی ہے اور یہ خوش آئند بات ہے۔ انہوں نے وزیراعظم بھٹو کی تقریر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مجلس عمل کا اجلاس ۱۶ر جون کو اس پر غور کرے گا اور وزیراعظم بھٹو کی تقریر کا تفصیلا" جواب دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کا فتنہ اس لیے کھڑا کیا گیا تھا کہ مسلمانوں میں جذبہ جہاد کو ختم کیا جا سکے۔ یہ انگریزوں کے ایجنٹ ہیں۔ اگر ہماری موجودہ تحریک اسی جذبہ اور جوش کے ساتھ جاری رہی تو ہم اپنے مطالبات منوانے میں کامیاب ہوں گے۔ انہوں نے مکمل ہڑتال پر مسلمانان پاکستان کو مبارک باد دی اور کہا آج تک مسلمانان پاکستان نے اپنے اتحاد کا اتنا بھرپور مظاہرہ کبھی نہیں کیا تھا۔

مولانا عبدالستار نیازی نے کہا کہ کل ملت منتشر تھی لیکن آج عشق رسول نے انہیں متحد کر دیا ہے۔ سارے ملک میں ہڑتال ہے اور علاقائی تعصب ختم ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری قومیت کی اساس نسل' علاقہ' زبان اور معاشی مفادات پر نہیں ہے بلکہ امت کا تصور اسلام کے اصول' عقیدہ اور نظریہ پر ہے اور عشق رسولؐ

ہماری اساس اور ہماری امت کی بنیاد ہے۔ انہوں نے وزیراعظم بھٹو کی تقریر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ سازش اگر ہوسکتی ہے تو وہ ربوہ اور برسراقتدار طبقہ کے درمیان ہوسکتی ہے۔ ہم کسی سازش میں ملوث نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت سیاسی یا غیرسیاسی بات نہیں۔ یہ ہمارا ایمان و عقیدہ ہے۔

انہوں نے کہا کہ قادیانی کافروں کے ایجنٹ ہیں۔ انہوں نے اسرائیل میں مشن قائم کر رکھا ہے اور یہود جو عالم اسلام کا دشمن ہے' ان کا دوست ہے۔ وہ نظریہ پاکستان اور اساس پاکستان کے بھی دشمن ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خواجہ رفیق' ڈاکٹر نذیر اور جاوید نذیر کو اس لیے گولی ماری گئی کہ وہ وزیراعظم پر نکتہ چینی کرتے تھے تو پھر ان لوگوں کو غیرمسلم اقلیت کیوں قرار نہیں دیا جاتا جو ختم نبوت کے باغی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ۱۴ر جون تک مہلت دینے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ مسئلہ ۳۰ر جون تک حل نہ ہوا تو ہم اس وقت تک جدوجہد جاری رکھیں گے' جب تک ہمارے مطالبات تسلیم نہیں کیے جاتے۔

آغا شورش کاشمیری نے کہا کہ ملک گیر ہڑتال ہم نے اس لیے کی ہے تاکہ حکومت کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے مطالبات کیا ہیں۔ وزیراعظم بھٹو نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ جو ختم نبوتؐ پر ایمان نہیں رکھتا' وہ مسلمان نہیں ہے۔ اعلان کے بعد قومی اسمبلی میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر وزیراعظم بھٹو نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا قانون تیار کیا تو یہ قوم ان کو آنکھوں پر بٹھائے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم بھٹو مجلس عمل کے مطالبات مان لیں گے۔ اب قادیانی ملک میں مسلمان بن کر نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی میں اگر کسی رکن نے مرزائیوں کے حق میں ووٹ دیا تو ہم اس کا سختی سے محاسبہ کریں گے۔ کسی ممبر' وزیر کو جرات نہیں ہوسکے گی۔ انہوں نے حاضرین سے کہا کہ وہ قادیانیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کرنے کا عہد کریں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو ۳۰ر جون تک اقلیت قرار دیا جائے۔ اگر ایسا نہ ہوا تو ہم انہیں ملک میں کوئی تحفظ نہ دیں گے۔

انہوں نے کہا کہ ہم جھگڑا فساد کرنا نہیں چاہتے لیکن ان کی تمام چیزوں کا بائیکاٹ کیا جائے گا۔ ان کی دکانوں' ہوٹلوں اور کارخانوں کی بنی ہوئی چیزیں نہ خریدی

جائیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی انتہائی کوشش ہے کہ لاہور میں فساد ہو لیکن ہم فساد نہیں چاہتے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹا دیا جائے۔

چودھری غلام جیلانی نے کہا کہ آج کی مکمل ہڑتال دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ مسلمان قوم زندہ ہے۔ جماعت اسلامی اس مسئلہ کے لیے تختہ دار تک گئی ہے اور اس کے لیے ہم جان دینا سعادت سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہمارا اتحاد اسی طرح قائم رہا تو ہم اپنے مشن میں کامیاب ہوں گے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر نے کہا کہ جب تک حکومت ہمارے مطالبات تسلیم نہیں کرتی' ہم اس کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ وزیراعظم بھٹو نے ۳۰ر جون تک مہلت مانگی ہے۔ اگر ان کا خیال ہے کہ ہمارے جذبات سرد ہو جائیں گے تو انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی مسائل پر مذاکرات اور مصالحت ہو سکتی ہے لیکن ختم نبوت کے مسئلہ پر کوئی مصالحت نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے کہا کہ ہم امن و امان چاہتے ہیں اور حکومت سے تصادم نہیں چاہتے لیکن اگر حکومت نے قادیانیوں کے تحفظ کے لیے ہم سے تصادم کیا تو ہم سنگینوں کا مقابلہ کریں گے۔

مظفر علی شمسی

سید مظفر علی شمسی نے کہا کہ ہم لاقانونیت اور تشدد کے حامی نہیں ہیں لیکن جب تک مرزائیوں کو اقلیت قرار نہیں دیا جاتا ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ مولانا محمود احمد رضوی نے کہا کہ جب تک مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جائے گا' ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا دستور کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ دستور میں ختم نبوت کو تحفظ دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی امت کا کوئی بنیادی مسئلہ زیر غور آیا ہے' اس وقت علماء نے متحد ہو کر تحریک چلائی ہے۔

عبدالقادر روپڑی

حافظ عبدالقادر روپڑی نے کہا کہ ربوہ اسٹیشن کے طلبہ کا خون رنگ لائے گا

اور یہ تحریک ہمارے مطالبات تسلیم ہونے تک جاری رہے گی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مرزا ناصر احمد کو گرفتار کیا جائے۔

واقعہ ربوہ کے ۲۰ ملزموں کی شناخت کرلی گئی

سرگودھا ۱۴ر جون ربوہ ریلوے اسٹیشن کے مقدمہ میں ماخوذ ۷۱ ملزمان کو آج مقامی مجسٹریٹ قاضی جاوید شفیع کی عدالت میں پیش کیا گیا اور پولیس کی درخواست پر مجسٹریٹ نے مقدمہ کی آئندہ سماعت ۲۷ر جون پر ملتوی کر دی۔ دریں اثناء سٹی مجسٹریٹ نے آج ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا میں ان ملزموں کی شناختی پریڈ کی نگرانی کی۔ شناختی پریڈ میں سات گواہوں نے حصہ لیا۔ معلوم ہوا کہ اب تک ۲۰ ملزموں کی شناخت کی جا چکی ہے۔

بہاولپور کی عدالت میں مرزا ناصر احمد کے خلاف استغاثہ

میری جان کی حفاظت کی جائے

تائب ہونے والے اللہ دتہ کی عدالت سے اپیل

بہاول پور' ۱۴ر جون حال ہی میں مشرف بہ اسلام ہونے والے اللہ دتہ ولد مرزا ارشد بیگ نے مجسٹریٹ درجہ اول رانا اورنگ زیب کی عدالت میں مرزا ناصر احمد (ربوہ) امیر جماعت احمدیہ اور اپنے والد ارشد بیگ مبلغ فرقہ احمدیہ بہاولپور کے خلاف استغاثہ دائر کیا ہے جس میں کہا ہے کہ احمدیہ فرقہ کے افراد اسے قتل کی دھمکیاں دے رہے ہیں اس لیے اسے قانونی تحفظ دیا جائے اور مسئول علیہم کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کی جائے۔ اللہ دتہ ولد مرزا ارشد بیگ جس کا سابقہ نام مرزا اعظم بیگ ولد مرزا ارشد بیگ تھا' گزشتہ دنوں یہاں کی ایک مقامی مسجد میں مشرف بہ اسلام ہوا تھا۔ اپنے استغاثہ میں اللہ دتہ نے کہا کہ میں قبل ازیں اپنے والد مرزا ارشد بیگ جو بہاولپور میں احمدیہ فرقہ کے مبلغ ہیں' کے ساتھ تھا اور تربیت کی بنا پر میں بھی احمدیہ فرقہ کا نظریہ رکھتا تھا لیکن علماء کی صحبت اور کتب کے مطالعہ کے بعد میں اس نظریہ پر

پہنچا کہ احمدیہ فرقہ کا نظریہ باطل اور کفر ہے۔ اس لیے میں دائرہ اسلام میں داخل ہوگیا ہوں اور ختم نبوت پر پختہ یقین رکھتا ہوں۔ مستغیث نے کہا کہ اگر میری والدہ میرے والد کے قبضہ سے آزاد ہو جائیں تو وہ بھی عقیدہ ختم نبوت پر ایمان لے آئیں گی۔ اللہ دتہ سابقہ اعظم بیگ نے استغاثہ میں مزید کہا کہ جب سے میں دائرہ اسلام میں داخل ہوا ہوں' احمدیہ فرقہ کے افراد امیر جماعت احمدیہ ربوہ مرزا ناصر احمد کی ہدایت پر مجھے طرح طرح کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ کیونکہ احمدیہ فرقہ سے جو شخص انحراف کر جائے' اسے احمدیہ فرقہ کے لوگ لالچ اور دھمکی کی بنا پر واپس احمدیہ فرقہ میں لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر ایسا شخص واپس اپنے فرقہ میں نہ جائے تو اسے قتل کر دیا جاتا ہے۔ جس کی باقاعدہ مثالیں موجود ہیں۔ مستغیث نے کہا کہ میرا والد ارشد بیگ اور اس فرقہ کے کئی افراد اسے قتل کرنے کے درپے ہیں۔ اس لیے مجھے قانونی تحفظ دیا جائے اور مسئول علیہم کے خلاف باضابطہ کارروائی کی جائے۔ فاضل مجسٹریٹ نے مستغیث کے بیان کے بعد سرسری ثبوت کے لیے ۱۵ر جون کی تاریخ مقرر کی ہے۔ مستغیث کی جانب سے وکلاء کی ڈیفنس کمیٹی کی ہدایت پر مسٹر منور نقوی ایڈووکیٹ عدالت میں پیش ہوئے۔ ("امروز" ملتان)

پنجاب اور سندھ اسمبلی میں اپوزیشن کے ارکان نے بائیکاٹ کیا

لاہور ۱۴ر جون آج پنجاب اسمبلی اور سندھ اسمبلی میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ہڑتال کے باعث اجلاسوں کا بائیکاٹ کیا۔ آج پنجاب اسمبلی میں اپوزیشن کے صرف ایک رکن مسٹر محمد نواز موجود تھے۔ جو کونسل مسلم لیگ سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم بھٹو کی تقریر کے بعد جس میں انہوں نے قادیانیوں کے مسئلے کو قومی اسمبلی میں پیش کرنے کا اعلان کیا۔ اجلاس کے بائیکاٹ کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ حزب اختلاف نے آج سندھ اسمبلی کے اجلاس کا بائیکاٹ کیا اور وزیر اعلیٰ سندھ مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی کی بجٹ تقریر کے دوران حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے غیر حاضر رہے۔ ایک رکن اسمبلی نے بتایا کہ مجلس تحفظ نبوت کی مجلس عمل اور دوسری مذہبی و سیاسی پارٹیوں کی اپیل پر چونکہ آج شہر

میں عام ہڑتال ہے اس لیے حزب اختلاف نے بھی اسمبلی کے اجلاس کا بائیکاٹ کیا۔ حزب اختلاف کے اس رکن نے مزید کہا حزب اختلاف نے اس بائیکاٹ سے حکمران پارٹی کے قائد کو پہلے ہی آگاہ کر دیا تھا۔ مسٹر جتوئی کی دو گھنٹے کی بجٹ تقریر کے دوران حزب اختلاف کی نشستیں خالی رہیں۔ البتہ آزاد رکن سید ظفر علی شاہ ایوان میں موجود تھے۔

اصغر خاں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبات سے متفق نہیں

اہم مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے

جماعت احمدیہ کو استعمال کیا جا رہا ہے

(امروز کے نامہ نگار سے) لاہور' ۱۴ جون تحریک استقلال کے سربراہ ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغر خاں نے آج یہاں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبے سے متفق نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں پہلے ہی اقلیت کی حیثیت حاصل ہے۔ ان سے سوال کیا گیا تھا کہ مرکزی مجلس عمل پر مطالبات کے سلسلے میں ان کی پارٹی پر کیا رد عمل ہے جس کے جواب میں اصغر خاں نے کہا جہاں تک عقیدے کا تعلق ہے ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ آخری نبی تھے اور اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہم ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کے مطالبے کی بھی حمایت کرتے ہیں۔ سرکاری اہلکاروں کو بھی ربوہ میں مقرر کرنا چاہیے اور حالیہ واقعہ پر اگر جماعت احمدیہ کے خلیفہ ملوث ہیں تو انہیں گرفتار کرنے کے مطالبے کی بھی ہم حمایت کرتے ہیں۔ ہم مجلس عمل کے اس مطالبے سے بھی متفق ہیں کہ اس مسئلے کو حکومت کے ساتھ مذاکرات کے ذریعے حل کیا جا سکتا ہے۔ تاہم جب ان سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبہ پر ان کی رائے معلوم کی گئی تو انہوں نے واضح جواب دینے سے گریز کرتے ہوئے کہا ان کی تعداد دو ڈھائی لاکھ ہوگی۔ وہ تو پہلے ہی اقلیت میں ہیں۔ اصغر خاں نے کہا کہ مرزائیوں کو بھٹو صاحب

آگے لا رہے ہیں۔ اگر مرزائیوں کا مسئلہ حل کرنا ہے تو پہلے بھٹو صاحب کو اقتدار سے ہٹانا چاہیے۔ پھر ہم ایک دن میں یہ مسئلہ حل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ہمیشہ کی طرح اہم ملکی مسائل کی طرف سے عوام کی توجہ ہٹانے کی خاطر جماعت احمدیہ کو استعمال کیا گیا ہے۔ اصغر خان نے عوام پر زور دیا کہ وہ قادیانیوں کے مسئلے پر احتیاط سے کام لیں۔ انہوں نے سیکیورٹی فورس کے بجائے امن و امان کے لیے فوج استعمال کرنے پر بھی نکتہ چینی کی۔ (امروز' ۱۵ر جون)

سرکار کے ناقوس

شجاع آباد' ۱۴ر جون وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کی تقریر کا خیر مقدم کرتے ہوئے قومی اسمبلی کے رکن رانا تاج محمد نون نے ایک بیان میں عوام سے کہا ہے کہ وہ قومی اسمبلی کے اجلاس تک پرامن رہیں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ غیر ملکی سازشوں سے آگاہ رہتے ہوئے شرپسندوں کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ وزیراعظم بھٹو کے ہاتھ مضبوط کریں تاکہ سانحہ ربوہ کے اصل حقائق سے پردہ اٹھایا جا سکے۔ رانا تاج محمد نون نے مزید کہا کہ سب ڈویژن شجاع آباد کے عوام نے اس جذباتی مسئلہ پر پرامن رہ کر اپنے علاقہ کی روایات کو زندہ رکھا اور اس طرح اپنے نمائندوں پر اعتماد کا اظہار کیا۔

اے پی پی کے مطابق پیر صاحب دیول شریف نے احمدیوں کے مسئلہ کو قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے بارے میں وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کے فیصلہ کو سراہا ہے آج انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ملک کی تاریخ میں اس انتہائی نازک موڑ پر وزیراعظم بھٹو نے صحیح فیصلہ کر کے اپنی سیاست بصیرت' تدبر اور فہم و فراست کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ پیر صاحب نے قوم سے کہا ہے کہ اسے قومی اسمبلی میں اس مسئلہ کے نتائج کا انتہائی صبر و تحمل سے انتظار کرنا چاہیے۔ وزیر مملکت برائے امور عامہ میجر جنرل (ریٹائرڈ) جمالدار نے وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے اس فیصلے کا خیرمقدم کیا ہے کہ احمدیہ مسئلہ کو بجٹ اجلاس کے بعد قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا وزیراعظم کا یہ فیصلہ جمہوریت کی روح کے عین مطابق ہے۔ انہوں

نے کہا کہ عوامی نوعیت کے اس مسئلہ کو عوام کے منتخب نمائندوں کے سامنے پیش کرنے کا فیصلہ انتہائی درست اور صحیح سمت میں قدم ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ قومی اسمبلی کے فیصلہ کا امن و سکون کے ساتھ انتظار کریں۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم بھٹو کے اس فیصلہ کی روشنی میں ملک میں ہڑتال کرانا بے مقصد ہے اور بدامنی پیدا کرنے سے ملک کے مفاد کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔

"امروز" نے ذیل کا اداریہ تحریر کیا:

محاذ آرائی کی کوئی ضرورت نہیں

اسلام اور پاکستان کی محبت سے سرشار شاید ہی کوئی دل ایسا ہوگا جو جمعرات کی شام وزیراعظم پاکستان کی تقریر سے متاثر نہ ہوا ہو۔ یہ تقریر خطابت کا شاہکار نہیں تھی' فصاحت و بلاغت کے معیار پر بھی پوری نہیں اترتی تھی۔ ٹوٹی پھوٹی اردو میں تقریر تھی۔ لیکن جس نے بھی یہ تقریر سنی ہے' اس کے دل نے یقیناً گواہی دی ہوگی کہ یہ ایک سچے اور بہادر آدمی کے دل کی باتیں تھیں۔ یہ ایک ایسے وزیراعظم کی آواز تھی جو اپنے نہاں خانہ دل میں ملت اسلامیہ پاکستان کے دائمی' حتمی اور غیر متبدل عقیدہ—— عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کا جذبہ بھی بدرجہ اتم رکھتا ہے اور جو یہ برداشت کرنے کے لیے بھی تیار نہیں کہ مسلمانان پاکستان کے اس جذبہ کی آڑ میں اندرونی یا بیرونی کوئی دشمن' کوئی بدخواہ' کوئی شرپسند مملکت پاکستان کو کوئی گزند پہنچا سکے۔

ذوالفقار علی بھٹو کے بدترین مخالف بھی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے کہ واقعہ ربوہ سے پہلے اور واقعہ ربوہ کے بعد بھی عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے جتنا کچھ بھٹو کی حکومت نے کیا ہے' پاکستان کی کسی سابقہ حکومت نے اس کا عشر عشیر بھی نہیں کیا۔ اس سے پہلے کسی حکومت کو عقیدۂ ختم نبوت کو ملت کے دستور اساسی کا حصہ بنانے کی توفیق نہیں ہوئی۔ کسی کو یہ پابندی لگانے کی جرات نہیں ہوئی کہ مملکت کا صدر اور وزیراعظم کوئی ایسا شخص نہیں ہو سکتا جو عقیدہ ختم نبوت پر یقین کامل نہ رکھتا ہو۔ پھر واقعہ ربوہ کے بعد ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت جس سرعت اور

مستعدی کے ساتھ اس واقعہ کے ذمہ دار قادیانیوں کے خلاف سرگرم عمل ہوئی ہے' جس وسیع پیمانہ پر احمدیوں کے مرکز ربوہ میں گرفتاریاں کی گئی ہیں اور جس طرح کسی تاخیر کے بغیر پورے واقعہ اور اس سے متعلقہ مسائل کی تحقیق کے لیے ہائی کورٹ کے جج کو مقرر کیا گیا ہے' یہ ہر کسی کے سامنے ہے اور جمعرات کو اپنی نشری تقریر میں وزیراعظم نے یہ بھی اعلان کر دیا ہے کہ مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش کر دیں گے اور قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی کے ارکان بھی پوری طرح آزاد ہوں گے۔ وہ اپنے ضمیر کی آواز کے مطابق اس اہم مسئلہ پر جو فیصلہ چاہیں' کریں۔ چاہیں تو اسے اسلامی مشاورتی کونسل کے سپرد کریں۔ چاہیں تو سپریم کورٹ سے مشورہ لیں اور چاہیں تو خود ہی فیصلہ کر دیں۔ ایمانداری اور دیانت داری سے ملت کے ہر بہی خواہ کے لیے یہ سوچنے کی بات ہے کہ کیا ۸۰ سال سے لٹکے ہوئے ایک مسئلہ کو سلجھانے کے لیے کوئی بھی حکومت عوامی خواہشات سے اس درجہ قریب آئی ہے۔ قادیانیوں کے خلاف تحریکیں اس سے پہلے بھی چلائی گئی ہیں۔ ۱۹۵۳ء میں اسی تحریک کے نتیجہ میں پاکستان میں پہلی مرتبہ مارشل لاء لگایا گیا لیکن کیا اس کے باوجود سابقہ حکومتوں میں سے کسی نے عوام کی خواہشات کے مطابق اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے ایک قدم بھی اٹھایا؟

قادیانیت کے فتنہ سے ہمیشہ کے لیے عہدہ برآ ہونے کے لیے ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کے ان ٹھوس اور مثبت اقدامات کے باوجود اگر آج کچھ لوگ اس مسئلہ کو حکومت کے خلاف محاذ آرائی کا بہانہ بنا رہے ہیں تو پاکستان کے محب وطن عوام کو یہ فیصلہ کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہونی چاہیے کہ اس محاذ آرائی کی حقیقی غرض و غایت کیا ہے۔ مسلمانان پاکستان پر یہ اللہ تعالیٰ کا انتہائی احسان ہے کہ اس نے انہیں پاکستان کی شکل میں ایک مملکت دی ہے۔ اس احسان کا تقاضا ہے کہ ہم اس مملکت کی حفاظت کریں اور کسی طرح اسے انتشار و افتراق کا شکار نہ ہونے دیں۔ دشمن آج بھی ہماری تاک میں بیٹھے ہوئے ہیں اور صرف اس انتظار میں ہیں کہ ہم خانہ جنگی میں گرفتار ہوں اور وہ ہمیں دبوچ لیں۔

ملت اسلامیہ پاکستان کے ہر فرد کو ان خطرات کا ہمہ وقت احساس رکھنا چاہیے اور اپنے طرز عمل سے ثابت کرنا چاہیے کہ وہ ہر نازک سے نازک مسئلہ کو

بھی کسی قسم کی بدامنی کے بغیر اپنی حکومت کے ساتھ مل کر پاکستان کے بہترین مفادات کے مطابق حل کر سکنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

الٹی میٹم' مظاہروں' جلوسوں اور ہنگاموں کا طریقہ وہاں سمجھ میں آتا ہے' جہاں حکومت اور عوام ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہوں لیکن جہاں حکومت اور عوام کے جذبات ایک ہوں' وہاں ان طریقوں کا استعمال کسی طرح بھی مملکت کے لیے سودمند نہیں ہو سکتا۔

وزیراعظم کی جمعرات کی تقریر کا یہی لب لباب ہے اور ہمیں یقین ہے کہ ہر پاکستانی اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریوں کو بطریق احسن پورا کرے گا۔ (امروز' ملتان' ۱۵ر جون)

۱۶ر جون کے اخبارات کی رپورٹ

آج لائل پور میں مرکزی مجلس عمل کا اجلاس ہوگا

لاہور' ۱۵ جون تحریک ختم نبوت کی متحدہ مجلس عمل کی مرکزی مجلس عمل کا اجلاس کل ۱۶ر جون کو لائل پور میں منعقد ہوگا۔ متحدہ مجلس عمل کے کنوینر مولانا سید محمد یوسف بنوری اجلاس کی صدارت کریں گے۔ اجلاس میں وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کی حالیہ نشری تقریر کا تفصیلاً" جواب مرتب کیا جائے گا اور متحدہ مجلس عمل کے تین مطالبات:

۱۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے

۲۔ انہیں کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے

۳۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جانے کے ضمن میں غور کیا جائے گا۔

مجلس عمل تحریک ختم نبوت کو ملک کے کونے کونے میں روشناس کرانے کے لیے ایک مشترکہ لائحہ عمل بھی مرتب کرے گی۔

متحدہ مجلس عمل کے اجلاس میں ملک کی اٹھارہ سیاسی و دینی جماعتوں کے نمائندے شرکت کریں گے جن میں پاکستان مسلم لیگ' پاکستان جمہوری پارٹی' جماعت

اسلامی' نیشنل عوامی پارٹی' جمیت العلمائے اسلام پاکستان' جمیت اہل حدیث' قادیانی محاسبہ کمیٹی' مجلس تحفظ ختم نبوت' مجلس احرار اسلام' مرکزی حزب احناف اور دیگر تنظیمیں شامل ہیں۔

سکھر میں مکمل ہڑتال

سکھر ۱۵؍ جون گزشتہ روز سکھر میں مکمل ہڑتال رہی۔ یہ ہڑتال مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر کی گئی تھی۔ تمام کاروباری ادارے' تجارتی مراکز اور دکانیں بند رہیں۔ سکھر سے کوئی مسافر بس نہ تو کسی اور شہر کو روانہ ہوئی اور نہ سکھر آئی۔ اس کے باعث مسافروں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ نماز جمعہ سے پہلے جامع مسجد بندر روڈ میں ایک جلسہ عام ہوا جس سے معراج الدین' ڈاکٹر انور پراچہ' حاجی محمد ابراہیم' مولانا محمد مراد' عبداللطیف میاں اور حیات محمد صدیقی نے خطاب کیا۔

کچا کھوہ

کچا کھوہ' ۱۴؍ جون نواحی چک ساہووالہ میں پیر سید خورشید احمد گیلانی کی یاد میں ایک جلسہ زیر صدارت پیرزادہ میاں محمد اسعد ہوا' جس میں مولانا عبدالعزیز' مولانا محمد منظور الحق اور دیگر چند علماء کرام نے تقاریر کیں۔ دو روزہ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دے کر انھیں کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ اجلاس کے اختتام پر حضرت پیر خورشید احمد گیلانی مرحوم کے لیے دعائے مغفرت مانگی گئی۔

لائل پور انکم ٹیکس بار ایسوسی ایشن

لائل پور' ۱۵؍ جون انکم ٹیکس بار ایسوسی ایشن نے قادیانی فرقہ کی طرف سے ربوہ اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے طلباء پر باقاعدہ منصوبہ کے تحت قاتلانہ حملہ کی پرزور مذمت کی ہے اور اس واقعہ کو ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی ایک خوفناک سازش قرار دیا ہے۔ بار ایسوسی ایشن نے ایک قرارداد میں مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور ان کی سرگرمیوں کی کڑی نگرانی کی جائے اور

ریاست در ریاست کا سلسلہ ختم کر کے ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

سانگلہ ہل

سانگلہ ہل' ۱۴ر جون اسلامیان سانگلہ ہل نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کو اقلیت اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ یہ مطالبہ ایک جلسہ عام میں کیا گیا تھا۔ جو واقعہ ربوہ کے بعد سانگلہ ہل کے مین بازار میں منعقد ہوا تھا اور اس جلسہ عام سے مختلف مکتبہ فکر کے مسلمان علماء اور مختلف سیاسی و سماجی انجمنوں کے کارکنوں نے خطاب کیا تھا' جن میں جامع اہل حدیث کے خطیب سید عبدالشکور اثری' جامع مسجد غلہ منڈی کے خطیب مولانا محمد صدیق' پیپلز پارٹی کے سابق جنرل سیکرٹری صوفی محمد صادق' طارق نظامی' رضاء مصطفیٰ مدنی اور متعدد دیگر مقررین شامل تھے۔ جلسہ میں مقررین نے واقعہ ربوہ کی شدید مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر بنایا جائے۔ وہاں پر مسلمان حکام کو تعینات کیا جائے اور کلیدی آسامیوں سے مرزائیوں کو سبکدوش کیا جائے۔ علاوہ ازیں یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ چونکہ مملکت پاکستان اسلامیہ جمہوریہ قرار پا چکی ہے اور آئین میں حکومت کا مذہب اسلام ہے' جس کا ختم نبوت پر پورا پورا ایمان ہے۔ لہٰذا مرزائیوں کے لٹریچر کے وہ حصے جس میں ختم نبوت اور اہل بیت کی توہین کی گئی ہے' حذف کیے جائیں اور وہ لٹریچر ضبط کر لیا جائے۔

سانگلہ ہل' یونائیٹڈ سٹوڈنٹس فیڈریشن پاکستان کے مرکزی صدر منیر احمد فیضی نے تنظیم کی مرکزی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ سنی العقیدہ مسلمان ہیں اور سرکار مدینہ آقائے نامدار کو نبی آخر الزماں بلکہ ان کی حب کو وسیلہ نجات جانتا ہوں۔ انہوں نے کہا "میرے مخالفین میرے متعلق غلط پروپیگنڈہ کر کے میری ساکھ کو نقصان پہنچا رہے ہیں" لہٰذا میں سختی سے اس بات کی تردید کرتا ہوں کہ میں نے اپنا عقیدہ تبدیل نہیں کیا بلکہ خاتم النبین' کا ادنیٰ سا غلام ہوں۔

وزیراعظم بھٹو راولپنڈی واپس چلے گئے

لاہور' ۱۵ر جون وزیراعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو آج سہ پہر راولپنڈی روانہ

ہوگئے۔ ہوائی اڈے پر ایک رپورٹر نے وزیراعظم کو ان کی کامیابی پر مبارک باد دی تو وزیراعظم نے پوچھا "کون سی کامیابی؟" اس پر ایک اخباری نمائندے نے صوبے میں امن و امان اور ان کی کامیاب تقریر کا ذکر کیا تو وزیراعظم نے انکساری سے دونوں ہاتھ ہلائے اور مسکرا دیئے۔ ہوائی اڈے پر نواب صادق حسین قریشی' وزیر اعلیٰ حنیف رامے' پنجاب پیپلز پارٹی کے صدر ملک معراج خالد' صوبائی وزراء اور قومی و صوبائی اسمبلیوں کے ارکان نے وزیراعظم کو الوداع کیا۔

راولپنڈی' اسلام آباد اور گجرات میں ۲۷ ممتاز علماء کرام کو گرفتار کر لیا گیا۔ گرفتاریاں جمعہ کے روز مساجد میں تقاریر کے سلسلہ میں کی گئی ہیں۔ راولپنڈی میں بعض علماء کو گرفتار کرنے کے لیے پولیس دیواریں پھاند کر ان کے گھروں میں داخل ہوئی۔

قومی اسمبلی میں علماء کی گرفتاریوں کے مسئلے پر اپوزیشن کا واک آؤٹ

راولپنڈی' ۱۵ر جون آج علی الصبح پولیس نے راولپنڈی اور اسلام آباد میں ۱۶ ممتاز علماء کو حراست میں لے لیا۔ گجرات سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق وہاں بھی کل رات اور آج گیارہ علماء کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ گرفتاریاں جمعہ کے روز مساجد میں مسئلہ ختم نبوت پر تقاریر کرنے کے نتیجے میں عمل میں لائی گئی ہیں۔ گرفتار ہونے والے علماء میں مولانا غلام اللہ خاں اور جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی نائب صدر مولانا سید محمود شاہ گجراتی بھی شامل ہیں۔ راولپنڈی میں آج شام تک ۱۶ علماء کے علاوہ تین طالب علم رہنما بھی گرفتار کیے جا چکے تھے۔ ابھی پولیس مزید افراد کی تلاش میں ہے۔

ان گرفتاریوں کی اطلاع ملتے ہی آج سہ پہر راولپنڈی کے کاروباری مراکز اور منڈیاں بطور احتجاج بند کر دی گئیں۔ گرفتار شدہ علماء نے اس بے جواز گرفتاری کے خلاف حوالات سے اپیل کی ہے کہ کل بروز اتوار تمام راولپنڈی شہر اور صدر اور اسلام آباد میں مکمل ہڑتال کی جائے۔ آج صبح قومی اسمبلی میں بھی حزب اختلاف کے ارکان نے بطور احتجاج واک آؤٹ کیا۔ گرفتاریوں کی وجہ نہیں بتائی گئی مگر عام خیال

ہے کہ علماء کرام کو نماز جمعہ سے خطابات کے موقع پر قادیانیوں کے بارے میں کی جانے والی تقاریر کی وجہ سے گرفتار کیا گیا ہے۔

آج صبح جب اسمبلی میں بجٹ پر تقاریر جاری تھیں تو مولانا مفتی محمود نے اچانک سپیکر کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرائی کہ اسلام آباد اور راولپنڈی میں آج علی الصبح اور کل رات متعدد علماء کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ حالانکہ گزشتہ روز کی ہڑتال بالکل پرامن تھی۔ سپیکر نے مولانا کو مزید کچھ کہنے سے روک دیا۔ مولانا نے زور دے کر کہا کہ یہ گرفتاریاں مرکزی حکومت کے صدر مقام میں بھی ہوئی ہیں۔ اس لیے مرکزی حکومت بھی ذمہ دار ہے۔ وزیر داخلہ خان عبدالقیوم خاں نے بتایا کہ ان علماء کو مرکزی حکومت نے گرفتار نہیں کیا۔ اس لیے مرکز کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر حزب اختلاف کے ارکان واک آؤٹ کر گئے۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آئے تو خان قیوم نے مفتی محمود سے مشورہ کر کے سپیکر سے کہا کہ وہ ان گرفتاریوں کا جائزہ لے رہے ہیں اور معلومات حاصل کر کے ایوان کو بتائیں گے۔

راولپنڈی اور اسلام آباد کے جن علماء کو گرفتار کیا گیا ہے' ان میں دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار جامع مسجد کے خطیب مولانا غلام اللہ خان اور ان کے صاحبزادے مولانا احسان الحق بھی شامل ہیں۔ باقی علماء نے نام یہ ہیں۔ قاری سعید الرحمان خطیب جامع اسلامیہ' قاری محمد امین خطیب جامع مسجد محلّہ ورکشاپی' مولانا عبدالستار خطیب جامع مسجد نیا محلّہ' مولانا حبیب الرحمان بخاری خطیب جامع مسجد اہلحدیث مومن پورہ' مولانا حبیب الرحمان خطیب جامع مسجد نیلانوالی' مولانا سید اکبر خطیب مغل آباد' مولانا محمد اکرم ہمدانی خطیب جامع مسجد کھوٹہ۔ ان کے علاوہ اسلام آباد کے چھ علماء کرام یہ ہیں۔ مولانا حافظ عبداللہ خطیب مرکزی لال مسجد' مولانا غلام حیدر خطیب مسجد بلال مولانا سیف اللہ خالد مکی مسجد اسلام آباد' مولانا رویس خان خطیب جامع مسجد الفلاح' مولانا محمد اسحاق نذیری خطیب مدینہ مسجد' مولانا عبدالخالق مجددی خطیب جامع مسجد نور۔ ان کے دو طالب علم رہنما نوید الطاف' تحسین سہیل' شفقت عباس بھی گرفتار ہیں جب کہ ایک طالب علم فیاض ملک پولیس کی وین سے بھاگ جانے میں کامیاب ہوگیا۔ پولیس نے نصف شب کے قریب بعض علماء کے

گھروں پر چھاپے مارے اور کوئی وارنٹ دکھائے بغیر انہیں ساتھ لے گئے۔ بعض علماء کے گھروں کی تلاشی لی گئی اور خواتین کی بے حرمتی کی گئی۔ مولانا غلام اللہ خان کو آج دوپہر کیمبل پور کی جامع اسلامیہ اشاعت اسلام سے گرفتار کیا گیا۔ انہیں ایس۔ ایس۔ پی کے پاس لے جایا گیا اور بتایا کہ انہیں ڈی۔ آئی۔ جی نے طلب کیا ہے اور اس طرح انہیں راولپنڈی حوالات میں پہنچا دیا گیا۔ راولپنڈی حوالات میں ان علماء کو دوپہر تک ناشتہ' کھانا اور پانی تک نہیں دیا گیا۔ آج دوپہر چند افراد نے ان علماء سے حوالات میں ملاقات کی اور علمائے کرام نے اخبارات کے نام انہیں ایک مشترکہ بیان دیا۔

علماء کا بیان

اس بیان پر قاری محمد امین' مولانا سید اکبر' مولانا حبیب الرحمان بخاری' مولانا عبدالستار' مولانا محمد اکرم ہمدانی اور مولانا حبیب الرحمان کے دستخط ہیں۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ راولپنڈی' اسلام آباد کے علماء اور طلبا کو آج علی الصبح انتہائی مذموم طریقہ سے گرفتار کیا گیا۔ پولیس نے رات دو بجے ان کے گھروں کی ناکہ بندی کر لی تھی اور انہیں مفروروں اور بھگوڑوں کی طرح گرفتار کیا گیا۔ انہیں اتنی مہلت بھی نہ دی گئی کہ وہ کپڑے یا جوتا پہن سکتے۔ بعض علماء کے گھروں میں پولیس نے دیواریں پھلانگ کر مستورات کی بے حرمتی کی اور شام تک علماء کو کھانا تک نہ دیا۔ ان علماء نے اپنے اس بیان میں ختم نبوت کے پروانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس مذموم کارروائی کے خلاف احتجاج کے طور پر کل ہڑتال کریں۔

ڈی پی آر کے تحت گرفتاریاں

رات گئے کی اطلاع کے مطابق ان تمام علمائے کرام کو ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار کیا گیا ہے۔ راولپنڈی کے دو اور طالب علم رہنما شیخ رشید احمد اور عبدالودود کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ باقی علمائے کرام اور طالب علم لیڈروں کے گھروں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ ان میں سے بیشتر روپوش ہو گئے ہیں۔

کراچی' گجرات' سانگھڑ' ٹنڈو آدم میں گرفتاریاں

موقع پر کراچی' گجرات' سانگھڑ اور ٹنڈو آدم میں ۶۰ سے زاید طالب علم اور سیاسی و دینی رہنما گرفتار کر لیے گئے ہیں۔ کراچی میں آج پولیس نے مختلف مقامات سے ۴۰ سے زاید افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔ انجمن طلبا جامعہ کراچی کے جنرل سیکرٹری جناب محمد قاسم سید کو صبح چار بجے ملیر کالونی پولیس نے ان کے گھر سے گرفتار کر لیا۔ ان کی گرفتاری کی وجہ معلوم نہ ہو سکی۔ پولیس نے کورنگی' کھوکھراپار' جیکب لائن اور لیاقت آباد سے جن افراد کو گرفتار کیا ہے' ان میں سے چند کے نام یہ ہیں: محمد اسحٰق' کلیم اللہ' محمد انصار' مولوی محمد حسین' صدیق' محمد آفتاب' محمد ابراہیم' محمد اکرم' محمد علی یوسف' صمیم پاشا' انجمن طلبائے اسلام کراچی کے جنرل سیکرٹری محمد افضال قریشی اور حلقہ کھارلو کے ناظم حافظ محمد حنیف کے علاوہ مدرسہ جامع مسجد نیو ٹاؤن اور دارالاسلام کے بھی تین طلبا گرفتار کر لیے گئے ہیں' جن میں سے ایک کا نام یوسف اسمٰعیل ہے۔

گجرات پولیس نے آج ۴ بجے شام مسجد حاجی پیر بخش سے گجرات کے گیارہ رہنماؤں کو گرفتار کر لیا۔ ان رہنماؤں میں جمعیت العلمائے پاکستان کے سید محمود شاہ' جماعت اسلامی کے جناب نثار احمد چوہدری ایڈووکیٹ' مجلس تحفظ ختم نبوت کے مستری فتح محمد' نیپ کے میاں سلیم اللہ اور تحریک استقلال کے چوہدری محمد طفیل کے علاوہ' حافظ لیاقت علی' محمد رمضان' اقبال نبی' طارق اقبال اور فاروق بھٹی شامل ہیں۔ گرفتاری کے بعد پولیس نے کسی بھی شخص کو ان رہنماؤں سے ملاقات کی اجازت نہیں دی۔

سانگھڑ میں ۵ حر مجاہدین عبدالرحیم نظامانی' پیرو نظامانی' وصی محمد نظامانی' غلام قادر نظامانی اور عارب کو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی اور امن میں خلل ڈالنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا۔

وزیر اعظم کی تقریر آج پھر ٹیلی کاسٹ ہو گی

راولپنڈی' ۱۴ جون۔ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی تقریر جو کل پاکستان ٹیلی وژن سے کاسٹ کی گئی تھی' کل شام ساڑھے آٹھ بجے پاکستان ٹیلی وژن کے تمام اسٹیشنوں سے پھر ٹیلی کاسٹ ہو گی۔

بھٹو کی مخالفت، احمدیوں کی حمایت

آل انڈیا ریڈیو کا شرانگیز تبصرہ

کراچی، ۱۴ر جون آل انڈیا ریڈیو نے آج وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی قادیانی مسئلہ پر کی جانے والی تقریر پر شدید نکتہ چینی کی ہے اور اپنے تبصرہ میں معنی خیز انداز میں مرزا ناصر احمد کے انٹرویو اور مسٹر ظفراللہ خان کی پریس کانفرنس میں حکومت پاکستان پر لگائے جانے والے الزامات کو دہرایا ہے۔ تبصرہ میں کہا گیا ہے کہ نہ معلوم وہ کون سے غیر ملکی عناصر ہیں، جنہیں مسٹر بھٹو نے ان فسادات کا ذمہ دار قرار دیا ہے، جن کے نتیجے میں ۴۰ سے زاید افراد ہلاک ہوچکے ہیں اور لاکھوں روپے کی تجارتی املاک کا نقصان ہوا ہے۔ تبصرہ نگار نے احمدیوں کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ مسجدوں کو بھی تباہ کیا گیا ہے۔ تبصرہ نگار نے شر انگیزی کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب کچھ اس لیے ہو رہا ہے کہ حزب اختلاف کی جماعتیں احمدیوں کو اقلیت قرار دینے اور انہیں کلیدی عہدوں سے ہٹانے کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ سوال یہ ہے اگر احمدیوں کو اقلیت قرار دے بھی دیا جائے تو کیا انہیں سرکاری مراعات حاصل کرنے کا حق نہیں ہوگا؟

حاصل پور میں مکمل ہڑتال، بسیں بھی نہیں چلائی گئیں

حاصل پور، ۱۵ر جون کل حاصل پور میں کل پاکستان مجلس ختم نبوت کی اپیل پر مکمل ہڑتال رہی، جس سے مسافر کھانے پینے کی اشیاء نہ ملنے کے باعث پریشان ہوئے۔ مزید برآں بہاول پور سے حاصل پور اور چشتیاں کے درمیان بسوں کی ہڑتال رہی، جس سے عوام کو بیرون شہروں میں جانے کے لیے کافی پریشانی اٹھانی پڑی۔ حاصل پور کی تمام سیاسی جماعتوں نے ربوہ کے واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ دہرایا ہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے، کلیدی اسامیوں سے مرزائیوں کو ہٹایا جائے، ربوہ شہر کو کھلا قرار دیا جائے۔ دریں اثناء شہر میں امن عامہ برقرار رکھنے کے لیے فوج اور پولیس گشت کر رہی ہے۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں

آیا۔

قادیانی باپ کے خلاف احتجاج

رحیم یار خاں' ۱۵ر جون شہر کے گنجان آباد محلہ کالونی امانت علی میں ایک جواں سال بیٹے نے قادیانی باپ کے عقیدہ ختم نبوت سے مسلسل انکار پر گاڑی تلے آ کر خودکشی کرلی۔ جواں سال منور کی جواں مرگی پر شہر بھر میں اظہار افسوس کیا جا رہا ہے۔ بیٹے کی خودکشی کے بعد باپ نے مرزائیت سے تائب ہونے کا اعلان کر دیا۔ لیکن بیٹے کی مرگ کے بعد باپ کا یہ فیصلہ منور کی متاع زندگی کو' جو دو روز قبل لٹ چکی تھی' واپس نہ لا سکا۔

جواں سال منور ڈی سی آفس رحیم یار خان میں کلرک تھا۔ وہ کافی عرصہ سے اپنے قادیانی باپ' منشی کمال الدین کو مرزائیت ترک کرنے پر آمادہ کر رہا تھا۔ واقعہ ربوہ کے بعد مسلمانوں میں جو شدید ردعمل پیدا ہوا' اس سے منور نے بھی قدرتی طور پر مرزائیت کے خلاف اثر قبول کیا۔ وہ کئی روز باپ کو مرزائیت ترک کرنے پر آمادہ کرتا رہا۔ جب وہ اپنے مقصد میں ناکام رہا تو اس نے بیوی سے کہا کہ وہ اپنے میکے چلنے کو تیار رہے۔ ہم یہاں نہیں رہیں گے۔ لیکن بعد میں وہ ریلوے لائن پر چلا گیا' جہاں اس نے ایک مال گاڑی تلے آ کر خودکشی کرلی۔ اس واقعہ کی اطلاع شہر بھر میں پھیل گئی۔ منور کی نماز جنازہ میں بے شمار لوگوں نے شرکت کی اور اسے انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ دفن کیا گیا۔ منور اپنے خاندان کا واحد کفیل تھا۔ اس کی خودکشی سے ماں کا دماغی توازن بگڑ گیا۔ باپ نے لوگوں کی ملامت اور بیٹے کی موت سے متاثر ہو کر مرزائیت سے تائب ہونے کا اعلان کر دیا۔

یاد رہے کہ چار سال پہلے بھی منور کے خاندان کو اس وقت شدید صدمہ سے دوچار ہونا پڑا تھا' جب تمام مسلمان عید کی خوشیاں منا رہے تھے۔ منور کا نوعمر بھائی اور اس کی کمسن بہن عید کے روز غلہ منڈی کے قریب بس سٹینڈ سے ملحقہ شاہی روڈ سے گزر رہے تھے تو دونوں بہن بھائی ایک بس کی زد میں آ کر ہلاک ہوگئے اور اس حادثہ کے باعث نہ صرف منور کے خاندان میں بلکہ اہل محلہ کے گھروں میں عید کے

روز صف ماتم بچھ گئی۔ ابھی اس حادثہ کا زخم مندمل نہیں ہوا تھا کہ منور کی موت نے اس خاندان کا آخری سہارا بھی چھین لیا۔ منور کے پسماندگان میں ایک کمسن بچہ' بیوی اور بوڑھے والدین شامل ہیں۔

مسلم لیگ کی قرارداد

لاہور' ۵ر جون۔ پاکستان مسلم لیگ (پنجاب زون) کے صدر سینیٹر خواجہ محمد صفدر' صوبائی جنرل سیکرٹری غلام حیدر وائیں' ختم نبوت مرکزی مجلس عمل میں پاکستان مسلم لیگ کے ارکان میجر اعجاز احمد خان اور مولانا صفدر علی نے قادیانی فرقہ کو اقلیت قرار دینے کے مطالبہ کے حق میں ملک گیر پرامن ہڑتال پر پاکستان کے تمام دینی اور سیاسی مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے مسلم حلقوں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانی فرقہ کو اقلیت قرار دینے کے لیے یہ پرامن تاریخی مظاہرہ ملت اسلامیہ کے قومی مطالبہ کی صداقت اور عوامی اتحاد و یگانگت کا مظہر ہے۔ درحقیقت ۱۴ر جون کی ملک گیر ہڑتال قادیانی فرقہ کو اقلیت قرار دینے کے مسئلہ پر پاکستان کے عوام کی جانب سے ریفرنڈم کی حیثیت رکھتی ہے اور اب برسراقتدار حکومت قومی اسمبلی یا کسی اور ملکی ادارے کو اس ناقابل تنسیخ عوامی فیصلہ کی توثیق میں ہرگز تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ ملی اتحاد اور عوامی خواہشات کے اس پرامن مظاہرہ کے تاریخ ساز نتائج برآمد ہوں گے کیونکہ قوم کی طرف سے یہ حقیقت پوری طرح سے واضح کر دی گئی ہے کہ اب کوئی بھی برسراقتدار حکومت قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے قومی مطالبہ سے سرمو انحراف نہیں کر سکے گی۔

زاہد سرفراز کی طرف سے بھوک ہڑتال کی دھمکی

لائل پور' ۱۵ر جون۔ کونسل مسلم لیگ کے صدر میاں زاہد سرفراز نے اعلان کیا ہے کہ اگر ۱۵ر جولائی ۱۹۷۴ء تک قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہ دیا گیا تو میں عوام کے اس مطالبہ کے حق میں بھوک ہڑتال کر دوں گا اور جب تک حکومت یہ اجتماعی اور متفقہ مطالبہ تسلیم نہیں کرتی' بھوک ہڑتال جاری رہے گی۔ سانحہ ربوہ کے سلسلہ میں شہری مسلم لیگ لائل پور کے کارکنوں کے احتجاجی اجتماع سے خطاب کرتے

ہوئے انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی پارٹی کے رفقاء سے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے اور ہم نے مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزیر اعظم پاکستان کی اس مجبوری کو بھی پیش نظر رکھا ہے کہ بجٹ کے باعث ۳۰ جون کو وہ قادیانیوں کے مسئلہ کو قومی اسمبلی میں پیش نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا ہم اس مسئلہ سے قطعاً کوئی سیاسی مفاد حاصل کرنا نہیں چاہتے لیکن حکمران پارٹی کے سربراہ اسے غیر معینہ عرصہ تک ملتوی رکھ کر سیاسی مقصد برآری چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا وزیر اعظم بھٹو نے اپنی حالیہ تقریر میں واقعہ ربوہ کو بین الاقوامی طاقتوں کی سازش کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ ہم یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ اگر اس مسئلہ کو مزید معرض تعویق میں رکھا گیا تو ملک دشمن عناصر اس بین الاقوامی سازش سے ناجائز فائدہ نہ اٹھا جائیں۔

میاں صاحب نے الزام لگایا کہ حکمران جماعت بھی اس سازش سے بری الذمہ قرار نہیں دی جا سکتی۔ انہوں نے کہا بھٹو صاحب نے ہمیشہ یہ طرز عمل اپنائے رکھا کہ جب کوئی مسئلہ اسمبلی میں پیش کرنے والا ہو تو کہتے ہیں کہ عوام کے پاس جاؤں گا۔ جب عوام سے مایوسی ہوتی ہے تو کہتے ہیں اسمبلی میں فیصلہ کراؤں گا۔ جب فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو نہ عوام سے پوچھتے ہیں' نہ اسمبلی سے بلکہ خود ہی ٹیلی وژن اور ریڈیو پر بیٹھ کر اعلان کر دیتے ہیں' جیسا کہ انہوں نے بنگلہ دیش کو تسلیم کرنے کے سلسلے میں روا رکھا۔ اب قادیانیوں کا مسئلہ آیا تو کہتے ہیں کہ اسمبلی میں جاؤں گا' سپریم کورٹ میں بھیجوں گا' اسلامی مشاورتی کونسل سے رجوع کروں گا' محض اپنے مقاصد کے حصول کے لیے قوم کو بیوقوف بنایا جا رہا ہے۔

مولانا احتشام الحق تھانوی

کراچی' ۱۴ جون ممتاز عالم دین مولانا احتشام الحق تھانوی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے بارے میں وزیر اعظم کی نشری تقریر پر میرا ردعمل مختلف اخبارات میں مختلف الفاظ میں دیا گیا ہے' جس سے ذہنی الجھن اور غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے' اس لیے وضاحت ضروری ہے۔ پاکستان میں مرزائیت کے عروج اور ملک و ملت کے خلاف سازش کی ابتدا اس نامبارک گھڑی سے ہوئی ہے'

جب غیر ملکی طاقتوں کے دباؤ پر چودھری ظفراللہ خان کو پاکستان کی پہلی کابینہ میں وزیر خارجہ کے اہم ترین عہدہ پر لیا گیا۔ مرزائی وزیر خارجہ نے پانچ چھ سال کے اندر بیرونی ملکوں میں اپنی تبلیغی شاخیں قائم کر کے اور اندرون ملک سول اور فوج کی کلیدی اسامیوں پر قبضہ کر کے پاکستان بنانے والے مسلمانوں کو حیرت زدہ بنا دیا اور اسلام و پاکستان کی محبت میں مرزائیت کے خلاف پورے ملک میں اس لیے لہردوڑ گئی کہ مرزائی نہ مسلمان ہیں اور نہ پاکستان کے وفادار' اس کے نتیجے میں ان کو اقلیت قرار دینے اور کلیدی اسامیوں سے ہٹانے کی ہمہ گیر تحریک ۵۳ء میں شروع ہوئی اور مسلمانوں نے اس تحریک میں عظیم قربانیاں بھی دیں۔

مرزا ناصر احمد اور چودھری ظفراللہ خان نے غیر ملکی ایجنسیوں کو جو بیانات دیئے ہیں' وہ موجودہ حکومت اور وزیر اعظم کے خلاف ہیں اور وزیر اعظم نے اپنی نشری تقریر میں ختم نبوت کے مسئلے پر جو غیر مبہم حمایت کا اظہار کیا ہے' ان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی حکومت کے مقابلے میں فریق ہیں اور وزیر اعظم کی تمام ہمدردیاں مسلمانوں کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا ختم نبوت کی تحریک میں کامیابی جب ہی ممکن ہے کہ ہماری تحریک جبرو تشدد اور لاقانونی مظاہروں سے پاک رہے اور سیاسی عزائم کی آمیزش سے بالاتر رہے۔ اگر ہم نے اس تحریک کے نام پر ملک میں لاقانونیت اور جبرو تشدد کا مظاہرہ کیا تو ایک طرف ہم حکومت کے مقابلے میں فریق بن کر ختم نبوت کے سلسلے کی سرکاری حمایت کو نقصان پہنچائیں گے' دوسری طرف عام افراتفری سے ملک کو خطرہ میں مبتلا کر دیں گے۔ (''جنگ'' کراچی' ۱۳ر جون)

ربوہ کے واقعہ کے دو ملزمان کا ریمانڈ

لاہور' ۱۳ر جون۔ لاہور کے ایک مجسٹریٹ نے ربوہ کی قادیانی انتظامیہ ''ڈپٹی کمشنر'' بشیر احمد عمومی اور ''سپرنٹنڈنٹ پولیس'' عبدالعزیز بھانبڑی کو ۲۵ر جون تک کرائم برانچ پولیس کی حراست میں رکھنے کے لیے ریمانڈ دے دیا ہے۔ بشیر احمد اور عبدالعزیز کو ربوہ کے واقعہ کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا ہے۔ کرائم برانچ پولیس نے دونوں ملزمان کو شیخ شمس الدین کی عدالت میں پیش کیا۔ انہیں ہتھکڑی نہیں لگائی گئی۔

پولیس نے عدالت کو بتایا کہ ہم ملزمان سے ان ہتھیاروں کو برآمد کرنا چاہتے ہیں جو نشتر میڈیکل کالج کے طلبا کو زخمی کرنے کے لیے استعمال کیے گئے تھے۔ پولیس کے بیان کے مطابق ان دونوں "افسروں" نے طلبا پر حملہ کرنے کا منصوبہ تیار کیا تھا اور طلبا پر ہجوم کے حملے کی نگرانی کے لیے ریلوے اسٹیشن پر موجود تھے۔

قادیانیوں کا سماجی و اقتصادی بائیکاٹ

لاہور' ۱۵ جون تحریک ختم نبوت کی متحدہ مجلس عمل کی اپیل پر آج مسلمانوں نے قادیانیوں کا مکمل سماجی اور اقتصادی بائیکاٹ کیا۔ صوبائی دارالحکومت میں قادیانیوں کے ریستورانوں اور دکانوں پر مسلمان گاہکوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر تھی۔ شہر کے تمام پان سگریٹ فروشوں نے اس مشروب (شیزان) کا بائیکاٹ کیا جو ایک قادیانی کی ملکیت ہے۔ پان سگریٹ فروشوں اور دیگر اداروں نے اس مشروب کو لینے سے انکار کر دیا ہے۔ صوبائی دارالحکومت میں ایک مقامی ریستوران کا بھی مسلمانوں نے بائیکاٹ کیا۔ مجلس احرار اور کئی تنظیموں کی طرف سے عوام میں پمفلٹ تقسیم کیے گئے' جس میں عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ختم نبوت کے منکر قادیانیوں کا مکمل سماجی اور سیاسی بائیکاٹ کریں۔ متحدہ مجلس عمل اور پنجاب سٹوڈنٹس کونسل نے گزشتہ روز عوام سے اپیل کی تھی کہ قادیانیوں کا سماجی و اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے۔

آج کے اخبارات میں اس ضمن میں ذیل کے اشتہار بھی شائع ہوئے۔

ہم مسلمانوں کا فرض

ہم مسلمانوں کا فرض ہے کہ نبی آخر الزماں
حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم
کی ختم المرسلینی کے منکر

قادیانیوں کا مکمل طور پر سماجی بائیکاٹ کریں

ان سے کسی قسم کے مراسم نہ رکھیں اور ان کی تیار کردہ
کسی چیز کی خرید و فروخت نہ کریں

ہم وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو سے
پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ
قادیانیوں کو بلاتاخیر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیں اور اس طرح
دنیا و آخرت میں سرخرو ہوں
——— منجانب ———
بروکرز گروپ کریانہ' کیمیکل فوڈ گرین' اکبری منڈی' لاہور

ہم تمام مسلمانوں کا فرض ہے

کہ نبی آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ختم نبوت کے منکرین
قادیانیوں کا مکمل طور پر بائیکاٹ کریں
ان سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہ رکھیں اور ان کی تیار کردہ
مصنوعات کی خرید و فروخت نہ کریں
ہم وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو سے
پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بلا تاخیر
قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں
اور قیامت کے دن خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے
جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام حاصل کریں۔
——— منجانب ———
صدر ہول سیل کلاتھ ایسوسی ایشن گوجرانوالہ
اور خواجہ کلاتھ مارکیٹ' انصاف کلاتھ مارکیٹ' خاکوانی کلاتھ مارکیٹ' مدینہ کلاتھ مارکیٹ' نیو کلاتھ مارکیٹ' فردوس کلاتھ مارکیٹ' ستارہ کلاتھ مارکیٹ' کھجور منڈی کلاتھ مارکیٹ' ابصار کلاتھ مارکیٹ' آزاد کلاتھ مارکیٹ' نگینہ کلاتھ مارکیٹ' محمدی کلاتھ مارکیٹ' صوفیہ کلاتھ مارکیٹ' شبنم کلاتھ مارکیٹ' زینت کلاتھ مارکیٹ' چوہدری

کلاتھ مارکیٹ' آصف کلاتھ مارکیٹ

روزنامہ "جسارت" کا اداریہ وزیر اعظم کی نشری تقریر

وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کے جمعرات کے نشریے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہیں احمدیوں کے مسئلے کی سنگینی کا کچھ کچھ احساس ہو چلا ہے۔ ان کا یہ کہنا کہ واقعہ ربوہ سازش ہے اور اس میں بیرونی ہاتھ ہے' ایک عام بے خبر شہری کا اظہار خیال نہیں' حکومت کے سب سے ذمہ دار منصب دار کا اظہار خیال ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ان کے پاس اس الزام کے ٹھوس شواہد بھی ہوں گے۔ وزیر اعظم کا یہ کہنا بھی اطمینان بخش ہے کہ جو ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا' وہ مسلمان نہیں۔ ہمارے رسولؐ آخری پیغمبر تھے۔ وزیر اعظم کے اس اظہار خیال سے ان کی سوچ اور فکر کا رخ سمجھا جا سکتا ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ ان کی تقریر سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس معاملے میں فیصلہ کرنے میں انہیں کچھ جھجک ہے اور وہ کوئی خوف محسوس کر رہے ہیں۔ وہ اس مسئلے کو اسمبلی میں لے جانا چاہتے ہیں۔ ہم نے کل ان ہی کالموں میں عرض کیا تھا کہ مسئلے کو اسمبلی میں یا اسلامی مشاورتی کونسل میں لے جانے سے ہمیں کوئی اصولی اختلاف نہیں ہے مگر ہم یہ اس لیے مناسب نہیں سمجھتے کہ اس سے فیصلے میں تاخیر ہوگی۔ تاہم اسمبلی سے اس مسئلے میں فیصلہ حاصل کرنے کی بات وزن رکھتی ہے اور ایسی صورت میں جبکہ بھٹو صاحب نے اولین فرصت میں یعنی ایک ڈیڑھ ہفتے ہی میں یہ مسئلہ اسمبلی کے سامنے لے جانے پر رضامندی ظاہر کر دی ہے' تو ٹھیک ہے مگر اس سے اگلی بات معاملے کو ٹالنے والی نظر آتی ہے یعنی اسمبلی سے یہ معاملہ اسلامی مشاورتی کونسل یا سپریم کورٹ میں بھیجے جانے کا امکان جو فیصلے کو اتنا موخر کر دے گا کہ اس عرصہ میں کچھ کا کچھ ہو سکتا ہے۔ خود بھٹو صاحب نے کہا ہے کہ مسئلہ قادیانیت اسی نوے سال پرانا ہے۔ ان اسی نوے سالوں میں اس مسئلے پر ملت اسلامیہ کے فقہا' علما' قانون دان' سیاست دان اور دانشور غور و فکر کرتے چلے آئے ہیں اور مسلمانوں کی پچھلے اسی نوے برس میں گزرنے والی دو تین نسلوں نے بالاتفاق رائے وہی نتیجہ اخذ کیا ہے اور وہی فیصلہ صادر کیا ہے' جو بھٹو صاحب نے کیا ہے۔ یعنی ختم

نبوت کے عقیدے پر ایمان نہ رکھنے والے مسلمان نہیں ہیں۔ جس مسئلہ پر قریب قریب ایک صدی سے مسلسل غور و فکر سے ایک ہی نتیجہ اخذ کیا جا رہا ہو اور ایک ہی فیصلہ صادر ہو رہا ہو' اور یہ فیصلہ مسلمانوں کے کسی بھی مکتبہ فکر و علم کے لیے متنازعہ نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ نتیجہ اور فیصلہ مصدقہ' مسلمہ اور طے شدہ ہے۔ اب اسے کسی مشاورتی کونسل کے سامنے پیش کرنے کی کوئی حقیقی ضرورت نہیں۔ یہ محض ایک رسمی کارروائی ہوگی اور یہ وقت رسمی کارروائیوں کی تکمیل کا بہرحال نہیں ہے۔ وزیر اعظم صاحب کی سمجھ میں یہ بات بھی آ جائے تو اچھا ہے۔

وزیر اعظم کی تقریر کا ایک جملہ البتہ ہمارے لیے حیرت انگیز بھی ہے اور افسوسناک بھی۔ انہوں نے کہا ہے کہ میں پیپلز پارٹی کے ارکان قومی اسمبلی پر پارٹی ڈسپلن نافذ نہیں کروں گا۔ انہیں اپنے عقیدے کے مطابق اظہار رائے اور فیصلہ کرنے کی آزادی ہوگی۔ سوال یہ ہے کہ آخر آپ پارٹی ڈسپلن نافذ کر کے اسلام کی مدافعت کیوں نہیں کراتے۔ پیپلز پارٹی کے تمام ارکان مسلمان ہیں' اگر مسلمان نہ ہوتے تو پارٹی ان کے لیے یہ نعرہ کیسے تجویز کرتی کہ ہمارا مذہب اسلام ہے۔ پارٹی کے اس اساسی نعرے کا مطلب یہ ہے کہ عقیدۃً پارٹی کے تمام ارکان مسلمان ہیں جو اقرار کرتے ہیں کہ اسلام ہمارا دین ہے۔ جب سب ہی پارٹی ارکان مسلمان ہیں تو ان پر پارٹی ڈسپلن نافذ کر کے ختم رسالت کا تحفظ کرانا کیا مشکل ہے؟ آخر آپ چھوٹے چھوٹے معاملات حسب خواہش طے کرانے کے لیے پارٹی ڈسپلن نافذ کرتے ہیں تو اسلام کے ایک بنیادی عقیدے کا تحفظ کرنے کے لیے آپ پارٹی ڈسپلن کی قوت کیوں استعمال نہیں کرتے۔ کیا یہ آپ کی پارٹی کا مسئلہ نہیں ہے یا کیا آپ کی پارٹی کو بحیثیت پارٹی اس مسئلے سے دلچسپی نہیں ہے۔ اگر اس قسم کے مسئلے سے دلچسپی نہیں ہے تو پھر پارٹی کے لیے "اسلام ہمارا دین ہے" کے نمائشی نعرے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔؟

وزیر اعظم صاحب نے اس کمزوری کا پس منظر خود ہی دے دیا کہ مجھے انتخابات میں ہر فرقے کے لوگوں نے ووٹ دیئے تھے۔ گویا احمدیوں کے ووٹ بھی پارٹی کی کامیابی کا باعث بنے۔ صرف یہی نہیں کہ احمدیوں کے ووٹ ملے' بلکہ پارٹی میں بھی

احمدی شامل ہیں۔ پیپلز پارٹی کے زینے سے احمدی اسمبلیوں تک جا پہنچے اور اسمبلیوں میں موجود یہی احمدی اصل مسئلہ ہیں' جن پر ختم نبوت کی حمایت میں پارٹی ڈسپلن نافذ کرنا ممکن نظر نہیں آتا ہے۔ اسی لیے اس مسئلے کو اسمبلی میں پیش کرتے ہوئے پیپلز پارٹی کے ارکان کو پارٹی ڈسپلن سے آزادی دینے کی بات کی جا رہی ہے تاکہ پارٹی کے اس کمزور پہلو پر پردہ پڑ جائے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس صورت میں پارٹی ڈسپلن سے آزادی دینا پارٹی کے اندر شامل احمدیوں کی قوت کے سامنے اپنی عاجزی کا اعتراف ہوگا۔ جب پیپلز پارٹی کے احمدی ارکان پارٹی کا ڈسپلن قبول نہ کریں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ پارٹی کے اندر ایک الگ پارٹی ہیں جو پیپلز پارٹی کا ڈسپلن قبول کرنے کی بجائے اپنی اس اصل پارٹی کا ڈسپلن قبول کرتے ہیں جس کے سربراہ مرزا ناصر احمد ہیں۔ آخر ایسے لوگ پیپلز پارٹی کے اندر کیوں چھپائے جا رہے ہیں' انہیں پارٹی سے نکال باہر کیجئے۔ اس سے پیپلز پارٹی کی عزت پر بٹہ نہیں لگے گا' اس کی توقیر میں اضافہ ہی ہوگا۔ غلطی ہو چکنے کے بعد اس کی اصلاح کر لینا کوئی شرم کی بات نہیں۔

اس دفعہ ۱۴۴ کو دفع کیجئے

پشاور' کوہاٹ' مردان' ہزارہ اور شیخوپورہ کے اضلاع میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔ کیوں؟ اس سوال کا جواب اس دفعہ کے اطلاق کے ساتھ جاری ہونے والی فہرست ممنوعات سے مل رہا ہے' جس میں بتایا گیا ہے کہ نعرے لگانا یا ایسے اشارے کرنا جو دوسرے فرقوں کے جذبات مجروح کرنے کا باعث ہوں' ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ اس ممانعت کے ساتھ ساتھ پانچ یا پانچ سے زاید افراد کے اجتماع کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔ ہمیں حکومت کے اس طرز عمل سے شدید اختلاف ہے کہ وہ مختلف حیلے بہانوں سے دفعہ ۱۴۴ نافذ رکھ کر شہری آزادیوں اور اجتماع و اظہار کے بنیادی حقوق چھین لیتی ہے۔ حکومت نے یہ فرض کر رکھا ہے کہ اس ملک کے تمام شہری شرپسند' فسادی' تخریب کار اور ناشائستہ ہیں کہ انہیں امن و شائستگی سے احتجاج کا سلیقہ بھی نہیں آتا۔ اگر حکومت ایسا نہیں سمجھتی اور ہم بھی یہی سمجھتے ہیں تو پھر دفعہ ۱۴۴ کے نافذ کیے رکھنے سے یقیناً حکومت کا منشا اجتماع و اظہار کی آزادیاں سلب کرنا ہی

ہے' جس کا مقصد حزب اختلاف کو سیاسی سرگرمیوں سے روکنا اور سیاسی عمل کو روک کر سیاسی جمود کی فضا میں خاموشی اور سکون سے اپنے اقتدار کو دوام دینے کے اقدامات کیے چلے جانا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ حکومت پنجاب نے اخبارات پر سے سنسر کی پابندی اٹھائی تو کونسی قیامت آئی؟ کونسا دنگا فساد ہوا؟ کیا سنسر اٹھنے کے بعد اخبارات کا ذمہ دارانہ رویہ اور پورے صوبے میں امن کا برقرار رہنا اس امر کا ثبوت نہیں ہے کہ اجتماع اور اظہار پر دفعہ ۱۴۴ یا سنسر کی پابندیاں عاید کرنا بے معنی بات ہے۔ اس سے زیادہ قابل اعتماد بات یہ ہے کہ شہریوں کے مزاج کی ذمہ داری اور امن پسندی پر بھروسہ کیا جائے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ جس طرح حکومت پنجاب نے سنسر ہٹانے کا خوشگوار تجربہ کر کے یہ نتیجہ دیکھ لیا کہ کوئی امن شکنی نہیں ہوئی' صورت حال معمول پر رہی اور اخبارات نے اس آزادی سے کوئی ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی' اسی طرح حکومت شہری آزادیوں کو بحال رکھنے کا بھی تجربہ کر دیکھے۔ انشاء اللہ کوئی گڑبڑ نہیں ہوگی' بلکہ ہمارے خیال میں تو فساد اور بدامنی کے واقعات ہوتے ہی اس لیے ہیں کہ شہریوں کے لیے احتجاج اور اظہار کے جائز راستے مسدود ہو جاتے ہیں تو وہ مایوس اور عاجز آ کر احتجاج' اجتماع و اظہار کی آزادی پر عاید پابندیوں کو توڑنا شروع کر دیتے ہیں اور یوں فساد پھیلتا ہے۔ لاہور میں دفعہ ۱۴۴ کہ جسے ہم حکومت کی ناک کا بال کہتے ہیں' محفوظ رکھنے کے لیے روزانہ صحافیوں کی گرفتاریاں ہو رہی ہیں اور محاذ آرائی روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس کے مقابلے میں حکومت سندھ نے بھوک ہڑتالی اساتذہ کے معاملے میں وہ رویہ اختیار نہیں کیا جو حکومت پنجاب کا ہے۔ لہٰذا یہاں نہ تو اساتذہ کی بھوک ہڑتال سے کوئی ہنگامہ و فساد برپا ہوا' نہ کوئی امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوا۔ جو رویہ حکومت سندھ نے اب اختیار کیا ہے' وہ اگر ۲۹ر مئی کو اختیار کرتی اور بلاوجہ اساتذہ کے احتجاج کے راستے میں دفعہ ۱۴۴ کا روڑا نہ اٹکاتی تو اساتذہ کا احتجاج بھی ایسا ہی پرامن رہتا جیسے اب ان کی بھوک ہڑتال پرامن ہے۔ اس سے یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ دفعہ ۱۴۴ سے بدامنی رکتی نہیں' پھیلتی ہے۔ لہٰذا ہم حکومت کو مشورہ دیں گے کہ دفعہ ۱۴۴ کا استعمال ختم کرے اور اس ملک کے شہریوں کو ذمہ دار' شریف'

شائستہ اور امن پسند سمجھنے کا رویہ اختیار کرے۔

اگر نقص امن کے لیے دفعہ ۱۴۴ نافذ کرنا بھی ہو تو اس کے تحت ہتھیاروں کے لے کر چلنے پر پابندی یا اشتعال انگیزی اور نامناسب نعروں پر پابندی کافی ہے۔ یہ کیا ضروری ہے کہ چار یا چار سے زاید افراد کا اجتماع بھی لازماً روک دیا جائے۔ اس پابندی سے تو پرامن احتجاج کا راستہ رک جاتا ہے اور پر تشدد اور قانون شکن احتجاج ہی کا راستہ باقی رہ جاتا ہے۔ چنانچہ عوام کو اس راہ پر ڈالنے کی ذمہ دار تو حکومت ہے نہ کہ خود عوام۔ ہم مطالبہ کریں گے کہ پورے ملک میں جہاں جہاں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے' وہاں اس دفعہ کے تحت اجتماع و اظہار پر عاید شدہ پابندیاں واپس لی جائیں تاکہ پورے ملک میں سیاسی عمل کی مسدود راہ کھلے' بدامنی کا راستہ بند ہو اور امن و سکون قائم ہو۔ ("اداریہ" روزنامہ "جسارت" ۱۹ر جون)

صحیح راہ عمل

لوگوں نے وزیر اعظم بھٹو کی تقریر سنی اور جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں تھا۔ عقیدہ وہی' ایمان وہی' جذبات وہی' فرق یا اختلاف کا کہیں شائبہ بھی نہ تھا۔ ہوتا بھی کیسے' ختم نبوت کے بارے میں جو عقیدہ عام مسلمان کا ہے' وہی جناب بھٹو اور ان کی حکومت کا ہے۔ اس عقیدے کو ملک کے دستور میں تحفظ حاصل ہے' یہ تحفظ عوامی حکومت ہی کے دور میں دیا گیا ہے' اس سے پہلے کے دساتیر میں اس کا اہتمام نہ تھا۔ ماضی میں جن کے ہاتھ میں زمام اقتدار رہی' انہیں اس کی توفیق نہ ہوئی' انہیں جاہ و منصب کے جھمیلوں سے ہی فرصت نہ تھی کہ عوام کے اقتصادی' معاشرتی' دینی اور سیاسی مسائل کو سلجھاتے' بلکہ وہ تو جان بوجھ کر مسائل کو الجھاتے رہے تاکہ عوام مشکل میں گھرے رہیں' انہیں انفرادی اور اجتماعی مسئلوں کا احساس اور ادراک نہ ہو پائے' وہ بیدار و منظم نہ ہو سکیں اور سیاسی طالع آزماؤں کا گرفت و احتساب کرنے کے قابل نہ بن سکیں۔ انہیں اس ملک کی اصل متاع ـــــ عوام سے محبت ہوتی' تو ان کی مادی آسودگی اور روحانی تسکین کا بندوبست کرتے' انہیں افلاس کی دلدل سے نکالتے' ان کی تہذیب مزین کرتے اور ایسا ماحول استوار اور ایسے اسباب فراہم کرتے کہ

سیاسی بیداری اور معاشرتی شعور کی پختگی کی صورت نمایاں ہوتی۔ تمام امور و معاملات کے بارے میں ہر طرح کے اشکال ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتے۔ لوگوں کو علم ہوتا کہ سیاست' معیشت اور معاشرت کے بارے میں انہیں کون سا اسلوب اختیار کرنا ہے۔ ان کے دینی معتقدات اپنی اصل اور خالص شکل میں کیا ہیں' پھر ان کے مقدس دینی عقاید اور جذبات کا کاملاً" احترام بھی ہوتا اور تحفظ بھی تاکہ وہ ہر طرح کے خرخشوں سے آزاد ہو جاتے۔ انہیں روحانی تسکین اور اطمینان حاصل ہوتا اور ان کی تمام تر توجہ معاشرے کی مادی اور روحانی ترفیع پر مرکوز رہتی جہاں خود ارباب اقتدار کا تاریخی اور معاشرتی شعور پختہ نہ ہو' جو وقت کا ساتھ دینے کی صلاحیت' مستقبل کے تقاضوں کی تفہیم اور تعمیرو ارتقاء کے کسی جامع' جاندار اور حقیقت پسندانہ تصور سے عاری ہوں' تو پھر ان سے یہ توقع عبث ہے کہ وہ عوام کو سیدھی راہ پر ڈال سکیں گے اور انہیں ان اوصاف سے متصف کر سکیں گے' جو دین مبین کا بھی اقتضا ہیں اور تہذیب و شائستگی کے کسی بھی جدید تصور کا بھی' چنانچہ ماضی میں دوسرے مسائل کے علاوہ ختم نبوت کے مسئلے کو بھی تعویق و التوا میں ڈالا جاتا رہا۔ دور رفتہ کے انہی کم نظر' عاقبت نااندیش اور بے حوصلہ حکمرانوں کی مجرمانہ غفلت کا جو خمیازہ ملک و قوم کو بھگتنا پڑا' وہ سب کے سامنے ہے۔ وہ چوکس و ہشیار ہوتے' انہوں نے قومی اور ملی معاملات کو ڈھنگ اور سلیقے سے سلجھانے کی تدبیر کی ہوتی تو نہ اغیار کی سازشیں کامیاب ہوتیں' نہ ملک دونیم ہوتا اور نہ شداید و مصائب کا وہ طوفان اٹھتا' جس سے نکلنے کے لیے بے پایاں تدبر و فراست' بے مثل جرات عمل اور عوام کی صفوں میں کامل اتحاد ازبس لازمی ہے۔

اسے قوم کی خوش نصیبی سمجھنا چاہیے کہ اب زمام اقتدار جناب بھٹو کے ہاتھ میں ہے' جن کی فہم و فراست' حکمت و تدبر' فکری دیانت' بے پناہ قوت عمل اور سب سے بڑھ کر عوام دوستی کا ایک زمانہ معترف ہے۔ انہوں نے اڑھائی برس کی مختصر سی مدت میں آلام و شداید کے بھنور میں گھری ہوئی کشتی کو ساحل مراد پر لا کھڑا کیا ہے۔ اب کوئی نہیں کہہ سکتا کہ زندگی کے کسی بھی شعبے میں' ہم بے جہتی کا شکار ہیں۔ تمام دوائر میں ہمارے مقاصد بھی معین ہیں اور ان کی تحصیل و تکمیل کے ذرائع

بھی۔ کسی بھی مسئلے کے بارے میں کوئی ابہام اور کوئی اشکال باقی نہیں۔ سب کو علم اور یقین ہے کہ آنے والا ہر دن عوام کی بیداری' آسودگی اور ترفیع کا پیامی ہوگا اور وہ ڈھیروں مسائل جو ہمیں ماضی سے ورثے میں ملے ہیں' ایک ایک کر کے حل ہو جائیں گے' انتشار اور خلفشار کی تمام صورتیں ناپید ہو جائیں گی' عامتہ المسلمین کے اساسی دینی معتقدات کی لفظاً اور معناً" تکریم بھی ہوگی اور ان کا بے ریائی سے تحفظ بھی ہوگا۔ کسی کو امت مسلمہ کے پاک جذبات سے کھیلنے کی اجازت نہ ہوگی۔ یہ سارے معاملات دین اور آئین کی منشا کے مطابق اور خالصتاً" جمہوری انداز میں طے ہوں گے۔ تحفظ ختم نبوت کے مسئلے کے حل کے لیے وزیر اعظم بھٹو نے جو راہ عمل تجویز کی ہے' وہی موزوں اور صحیح ہے۔ یہ معاملہ عوام کے منتخب نمائندوں کے سامنے قومی اسمبلی میں پیش ہوگا۔ وہ اس پر اتفاق رائے سے آخری فیصلہ کریں گے۔ مناسب سمجھیں گے تو عدالت عالیہ اور اسلامی مشاورتی کونسل سے بھی استمداد کر سکیں گے' اور یوں عام مسلمانوں کی تسکین و اطمینان کا اہتمام ہو جائے گا۔ پھر اس میں کچھ زیادہ وقت بھی نہیں لگے گا' قومی اسمبلی کے رواں بجٹ اجلاس کے بعد' جو ۳۰/ جون کو ختم ہو رہا ہے' یہ مسئلہ ایوان کے زیر غور آئے گا ـــــ اس واضح لائحہ عمل کے اعلان کے بعد' اس مسئلے پر کسی قسم کی ایجی ٹیشن کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا' تحریک و مطالبے کی ضرورت تو جب پڑتی ہے کہ کسی درپیش مسئلے کی اہمیت اور سنگینی کا احساس نہ ہو' یہاں تو عام آدمی سے لے کر عمائدین حکومت تک' ختم نبوت پر ہم عقیدہ' اور اس مسئلے کو حل کرنے پر متفق ہیں۔ اس لیے سب کو اطمینان ہو جانا چاہیے اور ان عناصر سے خبردار رہنا چاہیے جو فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے کے خوگر ہیں ـــــ عوام نے اس دوران جس صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا' وہ ان کی سیاسی بیداری کا غماز ہے۔ وہ ماضی کے تلخ اور ناگوار تجربات کی بنا پر جان گئے ہیں کہ سیاسی طالع آزماؤں کو تو کھل کھیلنے کا بہانہ چاہیے' انہیں اس سے غرض نہیں ہوتی کہ عوام پر کیا بیتتی ہے اور ملک پر کیا آفت آتی ہے۔ ("اداریہ" روزنامہ "امروز" ۱۶/ جون ۱۹۷۴ء)

۱۷ جون کے اخبارات کی رپورٹ

مرکزی مجلس عمل کا اجلاس لائل پور میں

سانحہ ربوہ کے فوراً بعد اسلام آباد پہنچ کر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے مرکزی مجلس عمل کا اجلاس طلب کیا۔ فوری اجلاس طلب کیا گیا تھا' اس میں بھرپور رابطہ نہ ہونے کے باعث اور لائل پور کے حضرت علماء کرام' جو اجلاس کے لیے تشریف لے جا رہے تھے اور راستہ میں گرفتار کر لیے گئے تھے' ان کی گرفتاری کے باعث آئندہ اجلاس ۹ جون کو لاہور میں رکھا گیا جس میں ۱۴ جون کی ہڑتال اور قادیانیوں کے بائیکاٹ کی اپیل کی گئی۔

۹ جون کے اجلاس میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری کو آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا کنوینر مقرر کیا گیا اور مستقل انتخاب کے لیے ۱۶ جون کو لائل پور میں اجلاس طلب کیا گیا۔ چنانچہ آج اجلاس منعقد ہوا۔ اخباری رپورٹ یہ ہے:

لائل پور' ۱۶ جون آج یہاں ماڈل ٹاؤن کے ایک بنگلہ میں پاکستان مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا خاص اجلاس مولانا محمد یوسف بنوری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں جمعیت العلماء پاکستان' جمعیت العلماء اسلام' جماعت اسلامی' مسلم لیگ جمہوری پارٹی' مجلس تحفظ ختم نبوت' جمعیت اہل سنت' حزب الاحناف' مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اتحاد العلماء کے متعدد رہنماؤں نے شرکت کی۔ مجلس عمل کا فیصلہ یا قرارداد کا متن ابھی تک منظر عام پر نہیں آیا' تاہم مجلس عمل نے قادیانی مسئلہ سے متعلق وزیر اعظم بھٹو کی تقریر کا تفصیلی جائزہ لیا اور بھٹو کی تقریر پر عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ مجلس عمل کا موقف یہ ہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مسئلہ سواد اعظم اور مختلف مکاتب فکر کا متفقہ مطالبہ ہے۔ ایسے غیر متنازعہ مسئلہ کو قومی اسمبلی میں پیش کرنے کا کوئی جواز نہیں۔ مجلس عمل کی رائے ہے کہ ایسے اہم مسئلہ کو ایک خاص آرڈیننس کے ذریعے حل کرنا چاہیے تھا۔

مجلس عمل میں ربوہ کے واقعہ اور واقعہ کی جج کے ذریعے تحقیقات کا بھی جائزہ لیا گیا۔ جن علماء نے اس میں شرکت کی' ان کے نام یہ ہیں: مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا عبدالستار نیازی' میجر اعجاز احمد' چودھری صفدر علی رضوی' مفتی محمود' مولانا تاج محمود' مولانا عبیداللہ انور' مفتی زین العابدین' نوابزادہ نصراللہ خان' مولانا محمود احمد رضوی' مولانا خان محمد' مولانا عبیداللہ احرار' سید حسین الدین شاہ' صاحبزادہ قاری فضل رسول' مفتی سیاح الدین' چودھری ثناء اللہ بھٹہ' علامہ احسان الٰہی ظہیر' مولانا ظفر احمد انصاری' آغا شورش کاشمیری' میاں فضل حق' مولانا محمد صدیق' سردار امیر عالم نصاری' حکیم عبدالرحیم اشرف' مولانا محمد شریف جالندھری' غلام دستگیر باری' صاحبزادہ اسرار الحق' سید مبارک علی گیلانی' مولانا عبدالقادر روپڑی' چودھری غلام جیلانی' مولانا عبدالرحمٰن اور مولانا سید ابوذر بخاری۔ ("نوائے وقت" ۱۷ر جون)

لائل پور کے اس اجلاس میں مرکزی مجلس کا انتخاب ہونا تھا۔ آئندہ کے لیے لائحہ عمل طے کرنا تھا۔ قراردادیں پاس ہونا تھیں۔ بھٹو صاحب سے مجلس کے رہنماؤں کے مذاکرات پر تبادلہ خیال کرنا تھا۔ بھٹو صاحب کی تقریر پر مجلس عمل نے اپنی رائے کا اظہار کرنا تھا۔ ۱۴ر جون کی کامیاب ہڑتال اور پورے ملک میں تحریک کی صورت حال کا تجزیہ کرنا تھا۔ انتہائی اہم اجلاس تھا۔ ملک بھر کی دینی و سیاسی قیادت فیصل آباد میں جمع تھی۔ رات کو کچہری بازار کی جامع مسجد میں جلسہ عام کا اعلان کیا گیا تھا۔ یہ اجلاس ماڈل ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ (وہ کوٹھی غالباً ڈاکٹر ظفر کی تھی) اجلاس میں ایجنڈا پر بحث ہوتی رہی۔ پالیسی بیان' قراردادوں اور مجلس عمل کے فیصلوں کے اعلان کے لیے جناب پروفیسر غفور احمد صاحب اور حضرت مولانا محمد شریف صاحب جالندھری پر مشتمل کمیٹی مقرر کر دی گئی تاکہ وہ قراردادوں کو مرتب کریں۔

ظہر کا وقت ہوگیا۔ صبح سے اجلاس جاری تھا۔ میزبان تقاضا کر رہے تھے کہ کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ حضرت مولانا حافظ سید عطاء المنعم شاہ بخاری نے دیکھا کہ کھانا لگ رہا ہے۔ اجلاس ختم ہو جائے گا مگر مرکزی مجلس عمل کا باضابطہ انتخاب نہیں ہوا' تو انہوں نے ایک دو بار اجلاس میں اسی سوال کو اٹھایا۔ مختلف مکاتب فکر' مختلف اذہان' سیاسی جماعتوں کے قائدین تشریف فرما تھے۔ اللہ تعالیٰ کروڑ رحمتیں نازل

فرمائیں آغا شورش کاشمیری پر جب حضرت حافظ عطاء المنعم شاہ نے بار بار انتخاب کا فرمایا تو آغا صاحب بولے حافظ صاحب' کیا انتخاب انتخاب لگا رکھا ہے۔ یہ بھی کوئی مسئلہ ہے۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری مرکزی مجلس عمل کے صدر ہیں۔ حضرت مولانا صاحبزادہ محمود احمد رضوی لاہور' یہ جنرل سیکرٹری ہیں۔ مولانا محمد شریف جالندھری' آپ صاحبزادہ رضوی صاحب کے معاون ہوں گے۔ ناظم اعلیٰ وہ اور آپ ناظم۔ ہوگئے انتخاب۔ مولانا تاج محمود صاحب کھانا لائیں۔ آغا صاحب نے کمال ذہانت سے ایک منٹ میں مسئلہ حل کر دیا۔ سب نے صاد کر دی اور یہ تصفیہ خوش اسلوبی سے طے ہوگیا۔

مولانا تاج محمود نے ہم خدام کو کھانا لانے کا فرمایا۔ کھانا رکھا تو آغا صاحب نے ایک ڈونگہ' جو سامنے تھا' اٹھایا۔ سامنے رکھا' چند نوالے لیے اور اسی میں ہاتھ دھو کر ایک سائیڈ پر بیٹھ گئے۔ مکرم بھائی محمد اقبال صاحب مینجر ہفتہ وار "لولاک" اور فقیر یہ صورت حال دیکھ رہے تھے۔ ایک دن فقیر نے حضرت مولانا تاج محمود صاحب سے تحریک کے ختم ہو جانے کے کافی عرصہ بعد سوال کیا کہ حضرت اس دن آغا صاحب نے عجیب کیا کہ ڈونگہ میں کھانا شروع کر دیا' چند لقمے لیے اور پھر اسی ڈونگہ میں ہاتھ دھو ڈالے۔ مولانا مسکرائے اور فرمایا' آغا شورش کاشمیری مرحوم عجیب و غریب درویش صاحب جذب انسان تھے۔ جب وہ کسی گہری سوچ میں ہوتے تو اس میں اتنے مستغرق ہوتے تھے کہ خیال نہ رہتا تھا کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ بارہا ایسے ہوا کہ کام کوئی کر رہے ہیں' گفتگو کچھ ہو رہی ہے' سوچ کچھ اور رہے ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرمائیں۔

رات کو جامع مسجد کچہری بازار میں مجلس عمل کے اجلاس میں شریک تمام رہنماؤں کی تقریریں ہوئیں۔ جامع مسجد' ملحقہ مکانات' گلیاں' بازار' سب میں انسانوں کا ٹھٹھ تھا جیسے انسانوں کا سمندر موجزن ہو۔ رات گئے جلسہ ختم ہوا۔ فیصل آباد کی تاریخ کا عظیم اجتماع تھا۔

ساہیوال میں جلسہ عام

ساہیوال' ۱۸ر جون مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے صدر مفتی ضیاء

الحسن نے قومی اسمبلی کے حزب اختلاف کے ارکان سے اپیل کی ہے کہ وہ بجٹ کو بلا کسی بحث و تمحیص کے منظور کر لیں تاکہ وزیر اعظم بھٹو کا عذر ختم ہو جائے اور وہ قادیانیوں کے مسئلہ پر غور کر سکیں۔ وہ گزشتہ روز رات ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے وزیر اعظم کی نشری تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے قادیانیوں کے مسئلہ کو معرض التوا میں ڈال دیا ہے۔ انہوں نے ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کے بارے میں تجاویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہاں پر اس قدر خالی زمین پڑی ہے، جس کو کلکٹر اپنے اختیارات کے تحت قادیانیوں سے واپس لے کر مسلمانوں میں تقسیم کر سکتا ہے۔ اجلاس سے مولانا حبیب اللہ، شیخ اصغر حمید، چوہدری محمد اشرف، مسٹر مسعود احمد پوسوال، عبدالمتین چودھری، حاجی محمد ابراہیم چاولہ، میاں سعید احمد، مولانا منظور احمد، حافظ عبدالحق اور میاں مشتاق احمد ایڈووکیٹ نے بھی خطاب کیا۔

ڈسکہ

ڈسکہ، ۱۶ر جون پنجاب یونیورسٹی کے صدر مسٹر فرید پراچہ نے کہا کہ ملک بھر کے طالب علم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے، جب تک قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جاتا۔ وہ آج دوپہر جامع مسجد فاروق میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ جلسہ کی صدارت پروفیسر عثمان غنی نے کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم ملک کے کونہ کونہ میں تحریک ختم نبوت کا پیغام پہنچائیں گے اور یہ جدوجہد اس وقت تک جاری رہے گی، جب تک عوام کا مطالبہ تسلیم نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ طلبا نے قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کر رکھا ہے اور جلد ہی قادیانی اداروں کی فہرست شائع کر دی جائے گی۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی، وہ اس تحریک میں طلبا کا ساتھ دیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی ہمارے ملک میں جاسوس ہیں، اس لیے ملکی جاسوسوں سے اغماض نہیں کرنا چاہیے۔ وہ وطن دشمن سازشیں کر رہے ہیں۔ طالب علم رہنما مسٹر انور گوندل نے کہا، نئی نسل قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے بغیر چین سے نہیں بیٹھے گی کیونکہ یہ مرتد ہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ برسراقتدار طبقہ اس مسئلہ کو التوا میں ڈالنے کی کوشش نہ کرے۔

چودھری ظہور الٰہی

اسلام آباد' ۱۷ جون۔ ممتاز اپوزیشن لیڈر اور قومی اسمبلی کے رکن چودھری ظہور الٰہی نے راولپنڈی اور اسلام آباد میں علمائے کرام کی گرفتاریوں پر اظہار افسوس کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ علمائے کرام کو فی الفور رہا کیا جائے اور صورت حال کو بگڑنے سے بچایا جائے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ گزشتہ جمعہ کو جو ملک گیر ہڑتال ہوئی تھی' وہ بڑی پرامن تھی۔ یہ بات تعجب خیز ہے کہ حکومت نے علماء کو گرفتار کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ گرفتاریاں قادیانیوں کے خلاف مہم کو غلط راہ پر ڈال دیں گی۔

خواجہ قمرالدین سیالوی

حضرت پیر قمرالدین سجادہ نشین سیال شریف نے مقامی مسجد گول چوک سرگودھا میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کر کے یہ ثابت کر دیا جائے کہ وہ مسلمانوں سے بالکل الگ ایک غیر مسلم اقلیت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عوامی حکومت کو عوام کے متفقہ مطالبات فوراً تسلیم کر لینا چاہئیں اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا چاہیے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے الگ کیا جائے۔

طلبا کی گرفتاری کی مذمت

لائل پور' ۱۶ جون (نمائندہ خصوصی) انجمن طلباء اسلام کے صوبائی نائب ناظم نے کراچی کے طالب علم رہنما حافظ محمد تقی اور انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور کے طالب علم رہنما رانا لیاقت علی کی گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت اگر امن و امان بحال کرنا چاہتی ہے تو ربوہ کے سازشی ٹولہ کے افراد' بالخصوص مرزا ناصر احمد کو گرفتار کرے' جو عرصہ دراز سے دین و ملت کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے حکومت کو انتباہ کیا کہ محمد تقی اور رانا لیاقت علی کو رہا کیا جائے اور ان کے خلاف مقدمات واپس لیے جائیں ورنہ طلبہ راست اقدام کرنے پر مجبور ہوں گے۔

میں احمدی نہیں ہوں

میں اعلان کرتا ہوں کہ میں عرصہ ایک سال پیشتر احمدیت چھوڑ چکا ہوں۔ اب میرا اس فرقہ سے کوئی تعلق نہیں ہے' جس کی تصدیق خطیب جامع مسجد لائل پور مفتی زین العابدین بھی کر چکے ہیں' لہٰذا مجھے احمدی تصور نہ کیا جائے۔

محمود احمد ولد رشید احمد

۱۴۷ سی پیپلز کالونی' لائل پور (اشتہار)

احمدی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں یا ایک فرقہ کی حیثیت رکھتے ہیں؟

تحقیقاتی ٹربیونل کی جانب سے وکلاء کو تحریری دلائل پیش کرنے کی ہدایت

۱۵؍ جون وقوعہ ربوہ کے تحقیقاتی ٹربیونل مسٹر جسٹس کے ایم صمدانی نے آج ٹربیونل کے روبرو مختلف سیاسی جماعتوں کی طرف سے پیش ہونے والے وکلاء کی استدعا پر اس اہم نکتہ کا فیصلہ کرنے کے لیے طرفین کے وکلاء سے تحریری دلائل طلب کر لیے ہیں کہ آیا احمدی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں یا اسلام کے اندر ایک فرقہ ہیں؟ آج مختلف سیاسی جماعتوں کے وکلاء نے اس سلسلہ میں یہ استدعا کی تھی کہ احمدیوں کی طرف سے پیش ہونے والے وکلاء اپنے موکل سے اس بارے میں ہدایت لے کر بتائیں کہ عقیدہ کے بارے میں ان کا کیا موقف ہے۔ اس پر احمدیوں کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل مسٹر لطیف اور مرزا نصیر احمد نے بتایا کہ ان کا موقف آج بھی وہی ہے جو عقیدہ کے سلسلہ میں ۱۹۵۳ء میں منیر کمیشن کے روبرو تھا' تاہم انہوں نے وضاحت کی کہ احمدی اسلام کے اندر ایک فرقہ ہیں۔ اس پر دیگر سیاسی جماعتوں کی طرف سے پیش ہونے والے وکلاء نے اعتراض کیا کہ احمدی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں چنانچہ فاضل جج نے طرفین کے وکلاء سے کہا کہ وہ اس ضمن میں اپنے دلائل تحریری طور پر پیش کریں اور جس مواد یا لٹریچر پر ان کا انحصار ہو' وہ بھی پیش کریں۔

مجلس تحفظ ختم نبوت لائل پور کی قرارداد

لائل پور' ۱۵ر جون مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک ہنگامی اجلاس میں لاہوری مرزائیوں کی گمراہ کن سازش کی مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ لاہوری مرزائی مرزا غلام احمد کے پرانے الہامات کو شائع کر کے عوام کو یہ تاثر دینے میں کوشاں ہیں کہ وہ ختم نبوت کے قائل ہیں' حالانکہ مرزا غلام احمد کی سینکڑوں عبارات میں ختم نبوت کا انکار کیا گیا ہے اور اپنی جھوٹی نبوت کا ڈھول پیٹا گیا ہے۔ مجلس کے ایک پریس ریلیز میں عوام سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ مرزائیوں کے دھوکے میں نہ آئیں۔ جو شخص انبیاء کی توہین کرتا ہے' ختم نبوت کا باغی اور توہین قرآن کا مرتکب ہے۔ وہ کس طرح مسلمان ہوسکتا ہے۔ سواد اعظم کے نزدیک مدعی نبوت کو کافر نہ کہنے والے بھی کافر ہیں۔

آج کا اداریہ "نوائے وقت" یہ ہے

علماء کرام کی گرفتاریاں

راولپنڈی' اسلام آباد اور گجرات میں ۲۷ ممتاز علماء کرام اور بعض طالب علم لیڈروں کی جو گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں' انہیں قومی حلقوں میں تشویش و اضطراب کی نگاہ سے ہی دیکھا جائے گا۔ اس وقت جبکہ حالات بڑی نازک صورت اختیار کر چکے ہیں اور ہر فریق کی جانب سے انتہائی حزم و احتیاط کا مظاہرہ بلکہ ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنے کی ضرورت ہے۔ علماء کرام کی گرفتاریاں فضا کو تکدر و پراگندگی کے بگولوں میں دھکیلنے کا موجب بن سکتی ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو ان گرفتاریوں کے خلاف عوام کے ردعمل کا مظاہرہ شروع ہوچکا ہے۔ راولپنڈی میں ان گرفتاریوں کی اطلاع منظرعام پر آتے ہی کاروباری مراکز اور منڈیاں بطور احتجاج بند کر دی گئیں۔ قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے ارکان نے بھی واک آوٹ کر کے ان گرفتاریوں پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور جس قسم کی فضا پیدا ہوچکی ہے' اس کے پیش نظر یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ گرفتار شدہ علماء کرام نے حوالات سے اپنی بے جواز گرفتاریوں کے خلاف راولپنڈی شہر' صدر اور اسلام آباد میں ہڑتال کرنے کی جو اپیل کی ہے' وہ رائیگاں نہیں جائے گی۔

ممتاز علماء کرام کی گرفتاریوں کی وجہ بیان نہیں کی گئی' البتہ یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ انہیں گزشتہ جمعہ کے روز مساجد میں قادیانیوں کے بارے میں تقاریر کی بنا پر گرفتار کیا گیا ہے۔ حکومت کی جانب سے تادم تحریر ان گرفتاریوں کے متعلق کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔ اس لیے ہم یہ عرض کرنے کی پوزیشن میں نہیں کہ متذکرہ عام قیاس میں کس حد تک صداقت ہے' البتہ ہم یہ عرض کیے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اگر علماء کرام کو واقعی قادیانیوں کے بارے میں تقاریر کی بنا پر گرفتار کیا گیا ہے تو پھر اس اقدام کی اجازت دینے والے حکام نے انتہائی بے تدبیری کا مظاہرہ کیا ہے۔

گزشتہ جمعہ کے روز پاکستان کے تمام شہروں اور قصبوں میں مکمل ہڑتال تھی۔ یہ ہڑتال قادیانیوں کے بارے میں سواد اعظم کے جذبات و احساسات کا مظاہرہ تھا اور یہ بڑے اطمینان کی بات ہے کہ عامتہ الناس نے ہوش کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا تھا۔ اس ہڑتال کے دوران لوگوں نے مساجد میں علماء کرام کی تقاریر اور خطابات بھی سنے اور نماز جمعہ کے بعد اپنے گھروں کو چلے گئے۔ اس روز ملک بھر میں کسی جگہ ہنگامہ نہیں ہوا' کہیں کوئی جھگڑا نہیں ہوا' کسی جگہ کوئی شر و فساد رونما نہیں ہوا اور عوامی جذبات کا مظاہرہ انتہائی پرامن رہا۔ اب اگر اس روز کی تقاریر کو اندیشہ نقض امن پر محمول کرتے ہوئے علماء کرام کو گرفتار کیا جائے تو اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ فضا خواہ مخواہ خراب ہوگی۔ اگر ان تقاریر کا کوئی منفی نتیجہ برآمد ہوتا تو یہ نماز جمعہ کے بعد ہی ہو جاتا جبکہ صورت حال (ہڑتال کی وجہ سے) انتہائی نازک تھی اور ذرا سی بے احتیاطی خرابی کا باعث بن سکتی تھی۔ اگر اس نازک صورت میں بھی علماء کرام کی تقاریر امن و امان کو خراب کرنے کا موجب نہیں بن سکیں تو پھر انہیں اندیشہ نقض امن پر محمول کرنا درست نہیں' اس لیے مناسب یہی ہے کہ گرفتار شدہ علماء کو رہا کر دیا جائے اور فضا کو مزید خراب ہونے سے بچایا جائے۔

قادیانیوں کا مسئلہ حادثہ ربوہ کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ جہاں تک اس حادثہ کا تعلق ہی' ربوہ والوں نے ابھی تک اس کی مذمت تو کیا' اس پر اظہار افسوس تک کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ بہرکیف یہ مسئلہ اب تحقیقاتی ٹریبونل کے روبرو پیش ہے اور ہم اس پر کوئی رائے زنی کرنا مناسب نہیں سمجھتے۔ البتہ جہاں تک

قادیانیوں کا تعلق ہے' وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو بھی یہ کہہ چکے ہیں کہ ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے والا مسلمان نہیں ہے۔ وہ اس ضمن میں یہ وضاحت بھی کر چکے ہیں کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا معاملہ قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ قومی اسمبلی اس ضمن میں کوئی قرارداد اسلامی مشاورتی کونسل میں بھیجے گی۔ اب جب تک یہ مسئلہ اپنے منطقی انجام کو نہیں پہنچتا یعنی اسمبلی یا مشاورتی کونسل قرارداد منظور نہیں کرتی' اس وقت تک حکومت سمیت تمام فریقین کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ وہ امن و امان کی فضا قائم رکھیں اور ایسی کوئی بات نہ ہونے دیں جو ملک میں انتشار و لاقانونیت پھیلا کر پاکستان اور اسلام کے دشمنوں کو تقویت پہنچانے کا موجب بن سکتی ہو۔ ہم اس وقت انتہائی نازک حالات سے دوچار ہیں۔ ہماری سرحدوں پر خطرات منڈلا رہے ہیں۔ ہمارے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں۔ انڈو سوویت لابی بالخصوص سرگرم کار ہے اور ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ اس لابی کے بعض بدبخت غیر ملکی و پاکستانی ایجنٹ اور گماشتے یہاں انتشار و افراتفری پیدا کرنے کے مواقع تلاش کرتے رہتے ہیں اور سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ انڈو سوویت لابی کے یہ ملکی و غیر ملکی ایجنٹ ارباب حکومت کی نظروں سے پوشیدہ نہ ہونے کے باوجود کھلم کھلا اپنے ناپاک مشن کے لیے کام کر رہے ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ ارباب حکومت پاکستان دشمن عناصر کو کھلم کھلا کام کرنے کے مواقع کیوں مہیا کر رہے ہیں اور ان کا احتساب و مواخذہ کیوں نہیں کیا جاتا۔ بہرکیف ہم عامتہ الناس سے اپیل کریں گے کہ وہ پرامن رہیں اور ان بدباطن ایجنٹوں کو انتشار پھیلانے کا کوئی موقع مہیا نہ ہونے دیں۔ ہم ارباب حکومت سے بھی کہیں گے کہ وہ ملک و ملت کو درپیش نازک حالات کا سنجیدگی سے احساس کریں' حزم و احتیاط کا مظاہرہ کریں اور کوئی ایسا اقدام نہ کریں جو فضا کو خراب کرنے کا موجب بن سکتا ہو۔ وزیر اعظم بھٹو کو ان ایام میں بالخصوص زیادہ چوکس رہنا چاہیے اور سرکاری افسروں کی کارروائیوں پر کڑی نظر رکھنی چاہیے۔ ہوسکتا ہے انڈو سوویت لابی سے تعلق رکھنے والا کوئی افسر اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لیے یہاں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کرے اور حالات کو اس قدر خراب کر دے کہ پھر انہیں سنبھالا نہ جا سکے۔ ("اداریہ" روزنامہ "نوائے وقت" لاہور' ۱۷ جون)

۱۸ر جون کے اخبارات کی رپورٹ

پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ۱۶ر جون کے اجلاس میں مرکزی مجلس عمل نے پروفیسر غفور احمد صاحب اور حضرت مولانا محمد شریف جالندھری پر مشتمل کمیٹی قائم کر دی تھی، جنھوں نے مجلس عمل کی قراردادیں مرتب کرنا تھیں۔ حضرت مولانا محمد شریف جالندھری رحمتہ اللہ علیہ نے ۱۶ر جون کی شام دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت امین پور بازار لائل پور میں رات گئے تک قراردادیں مرتب کر لیں۔ ۱۷ر جون کو لاہور پہنچ کر وہ پروفیسر صاحب کو دکھائیں۔ چنانچہ اسی روز لاہور میں پریس کانفرنس منعقد ہوئی اور قراردادیں جاری کی گئیں۔ تفصیل آپ ملاحظہ فرمائیں۔ یہ ۱۸ر جون کے اخبارات میں شائع ہوئیں۔ "نوائے وقت" سے پریس کانفرنس پیش خدمت ہے:

اجلاس مجلس عمل کی قراردادیں

لاہور، ۱۷ر جون تحریک ختم نبوت کی متحدہ مجلس عمل نے گزشتہ روز لائل پور میں منعقدہ اجلاس میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی اس تجویز کو "کلیتاً" مسترد کر دیا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے ضمن میں قومی اسمبلی میں ۳۰ر جون کے بعد قرارداد پیش کی جائے۔ آج وہ قراردادیں جاری کی گئیں جنہیں گزشتہ روز کے اجلاس میں منظور کیا گیا تھا۔ مجلس عمل نے ایک قرارداد میں کہا ہے کہ یہ اجلاس اس امر پر اتفاق کرتا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مسئلہ قانون اور دستوری شکل میں حل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اسے قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے۔ لیکن قومی اسمبلی میں یہ مسئلہ قرارداد کے ذریعے حل کرنے کی کوشش قوم کو دھوکہ دینے کے مترادف ہوگی کیونکہ قرارداد کوئی قانونی حیثیت نہیں رکھتی بلکہ یہ ایک سفارش ہوتی ہے۔ آگے حکومت کا اختیار ہے کہ وہ اسے تسلیم کرے یا نہ کرے، اس لیے وزیر اعظم کی یہ تجویز کہ اس سلسلہ میں قومی اسمبلی میں ۳۰ر جون کو قرارداد پیش کی جائے گی، "کلیتاً" مسترد کیا جاتا ہے۔

قرارداد میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم بھٹو نے ۳۰؍ جون تک قومی اسمبلی میں اس مسئلہ کو پیش نہ کرنے کا جو جواز پیدا کیا ہے' وہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے کے مترادف ہے۔ بجٹ اجلاس کے دوران بھی اس کے لیے وقت نکالا جا سکتا ہے اور اس کے لیے کوئی قانونی رکاوٹ نہیں ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اگر وزیر اعظم بھٹو مسلمانوں کے جذبات اور احساسات اور اس مسئلہ کی اہمیت کو سنجیدگی سے محسوس کرتے ہیں تو یہ ان کا فرض ہے کہ وہ حکومت کی طرف سے قومی اسمبلی میں بل پیش کریں اور اکثریتی پارٹی کے سربراہ اور وزیر اعظم کی حیثیت سے اپنی پارٹی کے ارکان کو آزاد چھوڑنے کے بجائے اپنی پارٹی کے ممبران کے ووٹ مطالبہ کے حق میں دلوانے کی ضمانت دیں۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ یہ بل حکومت اور حزب اختلاف کے اتفاق سے متفقہ طور پر ایک گھنٹہ میں منظور ہو سکتا ہے۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ وزیر اعظم عوام کے شدید مطالبہ کے پیش نظر اس مسئلہ کو آئینی اور قانونی طریق پر فوراً حل کریں۔

قرارداد میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ قومی اسمبلی میں اس مسئلہ پر بحث کو براہ راست نشر کیا جائے تاکہ عوام اپنے نمائندوں کے موقف سے پوری طرح باخبر ہو سکیں۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم بھٹو نے نشری تقریر میں مسلمانوں کے ان مطالبات کا' جو قومی اسمبلی میں پیش کیے بغیر ان کے حکم سے طے ہو سکتے ہیں' ان کا ذکر نہیں کیا۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ وزیر اعظم ایک حکم کے ذریعے فوراً ربوہ کو کھلا شہر قرار دیں' مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے' مرزائیوں کی نیم فوجی تنظیموں کو خلاف قانون قرار دیا جائے' ربوہ اسٹیشن کے واقعہ کے ذمہ دار افسروں بشمول مرزا ناصر احمد کو گرفتار کیا جائے اور سر ظفر اللہ پر ملک کے خلاف عالمی طور پر پروپیگنڈا کرنے کے جرم میں مقدمہ چلایا جائے اور ان کا پاسپورٹ ضبط کیا جائے۔

قرارداد میں اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا ہے کہ وزیر اعظم نے اپنی نشری تقریر میں بعض مذہبی اور سیاسی رہنماؤں پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی اور کہا کہ ان رہنماؤں نے سر ظفر اللہ اور مرزا ناصر احمد کے ان بیانات کی مذمت نہیں کی' جس میں انہوں نے بیرونی ملکوں کو پاکستان کے داخلی امور میں مداخلت پر اکسایا ہے۔ قرارداد

میں کہا گیا ہے کہ یہ اجلاس وزیر اعظم کے اس رویہ کو انتہائی جانبدارانہ قرار دیتا ہے۔ قرارداد میں ۱۴ جون کی ملک گیر ہڑتال کرنے پر مسلمانوں کو مبارکباد دی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ اس کی مثالی کامیابی حکومت پر یہ ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کہ امت مسلمہ اپنے مطالبات کے بارے میں کن جذبات سے سرشار ہے اور ان کے مطالبات کو سرد خانہ میں ڈالنے میں حکومت کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ یہ ہڑتال دراصل عوام کی طرف سے استصواب کی حیثیت رکھتی ہے۔

تحریک ختم نبوت کی متحدہ مجلس عمل کے صدر مولانا سید محمد یوسف بنوری نے ایک پریس کانفرنس میں متحدہ مجلس عمل کی قراردادیں جاری کیں۔ پریس کانفرنس میں پاکستان جمہوری پارٹی کے صدر نوابزادہ نصراللہ خاں' قومی اسمبلی کے رکن مولانا ظفر احمد انصاری' متحدہ مجلس عمل کے علامہ محمود احمد رضوی اور دیگر رہنما بھی موجود تھے۔ مولانا یوسف بنوری نے کہا کہ متحدہ مجلس عمل اپنے مطالبات منوانے کے لیے پرامن اور پروقار طریقے سے جدوجہد جاری رکھے گی' یہاں تک کہ ملک قادیانی فتنہ سے مکمل طور پر محفوظ ہو جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے ۱۹۵۳ء میں تمام مکاتب فکر کے ۳۵ علماء نے متفقہ فتویٰ دیا تھا اور حال ہی میں موتمر عالم اسلامی کے اجلاس مکہ مکرمہ میں ۱۴۴ مسلم تنظیموں کے نمائندوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد منظور کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اندرونی اور بیرونی طور پر اس مسئلہ پر متفقہ فیصلہ کے بعد اس مسئلہ کو سپریم کورٹ اور اسلامی مشاورتی کونسل میں لے جانے یا قرارداد کی صورت میں قومی اسمبلی میں پیش کرنے کا فیصلہ غلط ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اسے بل کی صورت میں ایوان میں پیش کرے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اگر وزیر اعظم اس ضمن میں مذاکرات کرنے کی خواہش کریں گے تو متحدہ مجلس عمل مذاکرات کے لیے بھی تیار ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ نیشنل عوامی پارٹی کو اجلاس میں مدعو نہیں کیا گیا تھا لیکن وہ مسلمانوں کی جماعت ہے اور اسے ہمارے موقف سے اختلاف نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے وزیر اعظم سے حالیہ ملاقات میں کہہ دیا تھا کہ ملک میں امن و امان کے قیام کے لیے ضروری

ہے کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے کیونکہ اس طرح ان کی جان و مال کا تحفظ کیا جا سکے گا۔ انہوں نے کہا یہ مسئلہ ۲۵ سال قبل طے ہوچکا ہے' اس ضمن میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج سے متحدہ مجلس عمل کے فیصلہ کے مطابق عوامی رابطہ مہم کا آغاز کر دیا گیا ہے اور ۱۴ اہم شہروں میں جلسے منعقد کیے جائیں گے۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم آئینی حدود میں رہ کر جدوجہد کریں گے اور جہاں دفعہ ۱۴۴ ہوگی' مسجد میں جلسہ کریں گے۔ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی نہیں کی جائے گی۔

مجلس عمل کی ایک اور قرارداد میں کہا گیا ہے کہ لائحہ عمل پیش کرنے اور رابطہ مستحکم کرنے کے لیے جلسے کیے جائیں گے' جن کی تاریخوں اور مقررین کا تقرر مجلس عمل کے صدر مولانا محمد یوسف بنوری اور سیکرٹری جنرل علامہ محمود احمد رضوی کریں گے۔ ایک اور قرارداد میں کہا گیا کہ قومی اسمبلی کے اراکین سے ایک ایسے عہدنامے پر دستخط لیے جائیں گے' جس میں ان سے اقرار لیا جائے گا کہ جب یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش ہوگا' وہ ایوان میں حاضر ہو کر اپنے دینی اور ملی فریضہ کو ادا کر کے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلائیں گے۔ قراردادوں میں کہا گیا ہے کہ تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ مرزائیوں کا سماجی' اقتصادی بائیکاٹ کریں اور ان سے کاملاً" علیحدگی اختیار کریں۔

ایک اور قرارداد میں کہا گیا ہے کہ جسٹس صمدانی کمیشن کو حادثہ ربوہ اور اس کے پس منظر تک محدود رکھا جائے۔ اس مسئلہ کو کمیشن کے سامنے نہ اٹھایا جائے کیونکہ مرزائیوں کے خارج از اسلام ہونے میں ملت متحد ہے۔ یہ کوئی نزاعی اور بحث طلب مسئلہ نہیں ہے۔ مولانا یوسف بنوری نے بتایا کہ مجلس عمل نے اپنے وکلاء کو ہدایت کر دی ہے کہ اس ضمن میں بحث میں حصہ نہ لیں۔

متحدہ مجلس عمل نے ایک اور قرارداد میں تحریک استقلال کے سربراہ ایئر مارشل اصغرخاں کے مرزائیوں کے بارے میں موقف کو ملت مسلمہ کے متفقہ موقف کے خلاف قرار دیا ہے اور اس کی پرزور مذمت کی ہے۔ ایئر مارشل نے اپنے اس موقف کا پریس کانفرنس میں اظہار کیا تھا۔ ایک اور قرارداد میں راولپنڈی اور گجرات

میں علماء اور طلباء کی گرفتاریوں کی مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ انہیں فوراً رہا کیا جائے۔

آج پھر رامے صاحب نے فرمایا

لاہور' ۱۷ر جون۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ عوامی نمائندوں کو چوکنا رہنا چاہیے اور صحیح سمت پر عوام کی رہنمائی کرنی چاہیے۔ پیپلز پارٹی پنجاب کے پارلیمانی گروپ سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر رامے نے کہا کہ اب حالات پرامن ہیں اور یہ اس لیے ہوا ہے کہ حال ہی میں جو ابتر صورت حال پیدا ہوگئی تھی' اس میں عوام نے مکمل طور پر حکومت سے تعاون کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگرچہ اب صورت حال معمول کے مطابق ہے' تاہم بعض عناصر عوام کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس موقع پر عوامی نمائندوں کو ہوشیار رہنا چاہیے اور عوام کی صحیح سمت میں رہنمائی کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا وزیر اعظم نے انتہائی فراست سے قادیانیوں کا مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش کرنے کا دانش مندانہ فیصلہ کیا ہے۔ اب اس بات کی توقع ہے کہ جب تک اس معاملہ کو قومی اسمبلی میں پیش نہیں کیا جاتا' کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوگا۔ انہوں نے یہ توقع ظاہر کی کہ اس دیرینہ مسئلہ کا حل بھی تلاش کر لیا جائے گا۔ وزیر اعلیٰ نے لوگوں پر زور دیا کہ وہ امن و امان کی بحالی اور اس مسئلہ کے حل کے لیے حکومت سے تعاون کریں۔

قلعہ دیدار سنگھ

قلعہ دیدار سنگھ کی مختلف سیاسی' سماجی اور دینی تنظیموں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے' ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور مرزائیوں کو اہم عہدوں سے الگ کیا جائے۔ بیان جاری کرنے والوں میں جناب امان اللہ بٹ امیر جماعت اسلامی قلعہ دیدار سنگھ' مولانا علامہ قاضی عصمت اللہ امیر جمعیت اشاعت التوحید و سنت' مولانا محمد یوسف ضیاء امیر جماعت اہلحدیث' الحاج مولانا عبدالمالک خطیب جامع مسجد مکی' مولانا مفتی محمد شفیع خطیب جامع مسجد رشیدیہ' جناب بشیر احمد ڈار صدر انجمن تقویت الاسلام' ضیاء اللہ ضیاء صدر مفاد عامہ' خالد محمود میر

صدر انجمن شہریان قلعہ دیدار سنگھ' علی حسین خزانچی پیپلز پارٹی قلعہ دیدار سنگھ۔

قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور

بہاولپور' ۱۷ر جون قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور کی سٹوڈنٹس یونین کے جنرل سیکرٹری داؤد ناصر اور جوائنٹ سیکرٹری خالد محمود نے ایک بیان میں اپیل کی ہے کہ وہ قادیانیوں کا مکمل طور پر سماجی بائیکاٹ کریں اور حضور رسالت مآب کی ختم المرسلینی کے منکر طبقوں سے ہر قسم کا تعلق ختم کر دیں۔

جماعت احمدیہ قائد آباد کے صدر اور سیکرٹری مشرف بہ اسلام ہوگئے

قائد آباد' ۱۷ر جون جماعت احمدیہ قائد آباد کے صدر ڈاکٹر مبارک علی شاہ اور سیکرٹری احمد علی شاہ نے بغدادی جامع مسجد میں مولانا عبدالحق بندیالوی کے دست حق پرست پر اسلام قبول کر لیا ہے اور مسلمانوں کے اجتماع کے سامنے انہوں نے حلف اٹھا کر کہا کہ وہ مرزائیت سے تائب ہوتے ہیں اور حضور سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی' خواہ ظلی ہو یا بروزی' نہیں آ سکتا اور آج سے تمام احمدیوں سے اپنے ہر قسم کے تعلقات دینی و دنیاوی منقطع کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ اعلان بھی کیا کہ اگر آج کے بعد ان کا اس جماعت یا کسی فرد کے ساتھ کوئی تعلق ثابت ہو جائے تو وہ واجب القتل ہوں گے۔ انہوں نے ببانگ دہل اعلان کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا اور خارج از اسلام سمجھتے ہیں۔ ان کے اس اعلان کا مسجد میں جمع مسلمانوں نے پرجوش نعروں کے ساتھ خیرمقدم کیا اور نعرۂ تکبیر اور نعرۂ رسالت اور ختم نبوت زندہ باد سے ساری فضا گونج اٹھی۔

بالا ضلع میانوالی کے نواحی گاؤں چک نمبر ۱۵ر ڈی۔بی کے تقریباً تیس افراد نے مرزائیت سے توبہ کر کے مولانا پیر غلام کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا ہے۔ اسلام قبول

کرنے والوں میں چک کے سبھی افراد شامل تھے۔ ان میں جماعت احمدیہ کے مقامی صدر رستم خاں اور ان کے خاندان کے سبھی افراد شامل ہیں۔

راہوالی' ۷ار جون ایک قادیانی فضل حق نے اہل و عیال کے ہمراہ بعد نماز مغرب جامعہ مسجد شوگر ملز راہوالی میں مرزائیت سے توبہ کر کے حلقہ بگوش اسلام ہونے کا اعلان کر دیا۔

لائل پور' ۷ار جون زرعی یونیورسٹی پریس کے کمپوزیٹر مسٹر شمس الرحمٰن نے بلا جبر اسلام قبول کر لیا ہے۔ وہ رسول اکرمؐ کو نبی آخر الزماں مانتے ہیں اور مرزا قادیانی کو نبی ماننے والے کو کافر جانتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ قادیانیت سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

منظور قادر کے خلاف تحریک عدم اعتماد

لاہور' ۷ار جون۔ لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کے متعدد ممبران نے موجودہ صدر ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن مسٹر منظور قادر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی ہے۔ عدم اعتماد کی قرارداد میں مسٹر منظور قادر کے خلاف الزام لگایا گیا ہے کہ گزشتہ ایام میں ان کی صدارت میں ایک میٹنگ ہوئی' جس میں سانحہ ربوہ کی مذمت کی گئی اور اس سلسلہ میں وکلا کی ایک کمیٹی تشکیل دی جانے کی تجویز منظور ہوئی۔ بعد میں مسٹر منظور قادر کے قادیانیوں کی طرف سے وکیل کے فرائض سرانجام دینے کے لیے ان کی طرف سے ان کا وکیل بننا منظور کیا۔ ممبران نے کہا ہے کہ مسٹر منظور قادر نے ایسا کر کے ان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہے' لہٰذا انہیں عہدہ صدارت پر نہیں رہنا چاہیے۔ یہ قرارداد ۲۲ر جون کو ساڑھے دس بجے ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کے جنرل ہاؤس میں پیش کی جائے گی۔

آج پھر کوثر نیازی بولے

راولپنڈی' ۷ار جون۔ وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات و حج و اوقاف مولانا کوثر نیازی نے کہا ہے کہ قادیانیوں کا مسئلہ انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ یہ سیاسی یا انتظامی فیصلوں یا کسی فوری حکم کے ذریعے حل نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ صدی کے

ایک بڑے حصہ میں حل نہیں ہوا' اب ایک دن میں کیسے حل ہو سکتا ہے۔ مولانا کوثر نیازی علماء کے ایک نو رکنی وفد سے بات چیت کر رہے تھے۔ وفد نے مولانا سے قادیانیوں کے مسئلہ اور اس سے پیدا شدہ صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ وفد میں جامع مسجد راولپنڈی کے خطیب صاحبزادہ فیض علی فیضی' جمعیت علمائے پاکستان کے نائب صدر مولانا اسرار الحق اور مولانا سید محمد ذاکر شاہ شامل تھے۔ مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ ملک میں اس وقت جو حالات ہیں' اس کے پیش نظر وزیر اعظم بھٹو اس مسئلہ کا حل اپنی حالیہ تقریر میں پیش کر چکے ہیں۔ مولانا کوثر نیازی نے کہا کہ یہاں سیاسی عناصر نے ہمیشہ حکومت کے ان فیصلوں کی مخالفت کی ہے جو آرڈیننس کے ذریعے نافذ کیے جاتے ہیں مگر آج یہی لوگ اس مسئلہ کو آرڈیننس کے ذریعے حل کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

مولانا نے علماء پر بالخصوص اور عوام پر بالعموم زور دیا کہ یہ ایک بنیادی آئینی مسئلہ ہے' اسے ان تمام مراحل سے گزرنا ہے جن کا وزیر اعظم نے ذکر کیا ہے اور اس کے بعد یہ مسئلہ دستور کا حصہ بنے گا۔ اس سے قبل کہ قومی پارلیمنٹ دستور میں ترمیم کرے' سپریم کورٹ یا اسلامی مشاورتی کونسل یا دونوں کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں اس مسئلہ پر فیصلہ دینا چاہیے یا فیصلہ کی توثیق کرنی چاہیے۔ مولانا کوثر نیازی نے اس توقع کا اظہار کیا کہ علماء حکومت سے تعاون کریں گے اور اپنے پیروکاروں کو اس وقت تک صبر کا راستہ اختیار کرنے کی تلقین کریں گے' جب تک یہ مسئلہ تمام مراحل سے گزر کر حل نہیں ہو جاتا۔ مولانا کوثر نیازی نے کہا' جہاں تک میری ذاتی رائے کا تعلق ہے' میں اس مسئلہ پر اپنی کتابوں میں اظہار کر چکا ہوں' اپنے خطبات میں بیس سال اس مسئلہ کی وضاحت کرتا رہا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے میں کسی مسلمان کو شک نہیں اور پوری امت مسلمہ کا یہ متفقہ موقف ہے کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر یقین نہیں رکھتا' وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ مولانا نے کہا کہ اس مسئلہ کو بہرطور پرامن طریقہ سے پارلیمنٹ میں طے ہونا چاہیے' گلیوں اور سڑکوں پر نہیں۔ وفد نے جب مولانا کی توجہ راولپنڈی میں گرفتار کیے جانے والے علماء کی طرف دلائی تو انہوں

نے کہا کہ مجھے خود اس بات کا دکھ ہوا ہے کہ علمائے دین کو کیوں گرفتار کیا گیا لیکن چونکہ یہ مسئلہ صوبائی ہے' اس لیے میں حکومت پنجاب سے اس ضمن میں بات کروں گا۔

لاہور کی سیاسی' دینی اور طلباء کی تنظیموں کا مطالبہ

لاہور' ۱۷ جون صوبائی دارالحکومت کی سیاسی' دینی اور طلبا کی تنظیموں نے مطالبہ کیا ہے کہ متحدہ مجلس عمل کے مطالبات فوراً تسلیم کیے جائیں اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور مرزا ناصر احمد کو گرفتار کیا جائے۔ مسٹر ظفر جمال بلوچ نے کہا ہے کہ طلبا اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے' جب تک مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جاتا' ربوہ کو کھلا شہر قرار نہیں دیا جاتا اور مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے ہٹایا نہیں جاتا۔ وہ آج شادباغ میں اسلامی جمعیت طلبا کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس مسئلہ کو التوا میں نہ ڈالے اور مطالبات فوراً تسلیم کرے۔ انہوں نے مرزائیوں کے متعلق ایئر مارشل اصغر خاں کی پالیسی پر نکتہ چینی کی۔

جلسہ سے انجینئرنگ یونیورسٹی یونین کے صدر مسٹر نعیم سرویا' جامعہ پنجاب یونین کے نائب صدر مسٹر مسعود کھوکھر اور مسٹر ارباب عالم نے خطاب کیا۔ انہوں نے مرزائیوں کی سازشوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آج ان کا یوم حساب آ گیا ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ قادیانیوں کا سماجی' اقتصادی بائیکاٹ کریں۔ لوہاری گیٹ میں بھی اسلامی جمعیت طلبا کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ متحدہ مجلس عمل کے رکن سید مبارک گیلانی نے ملک کے سجادہ نشینوں اور روحانی پیشواؤں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس نازک مرحلہ پر متحدہ مجلس عمل کی حمایت کریں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ تحریک استقلال سے الگ ہو جائیں کیونکہ تحریک مرزائیوں کی حمایت کر رہی ہے۔

مرکزی جمعیت علماء احناف پاکستان کے صدر مولانا عبدالحلیم قاسمی نے وزیر اعظم بھٹو سے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کو فوراً غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے تاکہ

ملک میں بڑھتے ہوئے اضطراب کو ختم کیا جا سکے۔ وہ قاسمیہ گلبرگ میں خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے پرامن ہڑتال پر مسلمانوں کو مبارکباد دی۔ پیپلز سٹوڈنٹس فیڈریشن کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مرزا ناصر احمد کو گرفتار کیا جائے اور انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ انجمن اصلاح المسلمین ڈھنڈی آزاد کشمیر' جمعیت علماء پاکستان لاہور کے ممتاز ارکان مولانا خادم حسین' مولانا غلام نبی جانباز' مولوی جمیل احمد' حافظ محمد اقبال' مولانا عباس علی' مولانا محمد جعفر' مولانا محمد دین اور حافظ رضا علی نے ممتاز علماء کی گرفتاری کی شدید مذمت کی ہے اور ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے ایک اجلاس میں مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے' انہیں کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

گرفتار علما اور طلبا کو رہا کرنے کا مطالبہ

لاہور' ۷ار جون۔ انجمن طلباء اسلام پاکستان پنجاب کے ناظم اعلیٰ محمد اقبال اظہری نے اس امر پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے کہ حکومت کے اعلان کے باوجود علماء اور طلبا کی گرفتاریاں جاری ہیں' جس سے عوام میں اضطراب بڑھتا جا رہا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں نظربند علماء کے علاوہ انجمن طلبا اسلام کراچی کے جنرل سیکرٹری افضال قریشی' کھاراور یونٹ کے ناظم محمد حنیف اور ضلع بہاول نگر کے ناظم عبدالرحمٰن مجاہد کو فوراً رہا کیا جائے۔

اردو محاذ پاکستان کا اجلاس

لاہور' ۷ار جون۔ اردو محاذ پاکستان کے ایک اجلاس میں واقعہ ربوہ کی شدید مذمت کی گئی۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ ربوہ میں ریاست کے اندر جو ریاست قائم ہے' اسے فوری طور پر ختم کیا جائے' ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے' مرزائیوں کو فوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اجلاس میں مرزا ناصر احمد کو گرفتار کرنے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ اجلاس میں وکلاء سے بھی اپیل کی گئی کہ وہ مرزائیوں کی وکالت نہ کریں۔

نیپ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی حامی ہے

لاہور' ۱۶ر جون۔ مولانا اشفاق جوائنٹ سیکرٹری پنجاب نیشنل عوامی پارٹی نے کہا ہے کہ قادیانی ایک علیحدہ سیاسی اور مذہبی فرقہ ہیں جو عوام کے مفادات کے خلاف خودغرض اور سرمایہ دار قوتوں کے آلہ کار رہے ہیں۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ بعض اخبارات نے نیشنل عوامی پارٹی کے بعض رہنماؤں کے بیانات مسخ کر کے شائع کیے ہیں' جس سے یہ غلط تاثر پیدا ہوتا ہے کہ نیشنل عوامی پارٹی قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی حامی نہیں ہے۔ یہ غلط اور بے بنیاد تاثر ہے' نیپ اس مسئلہ پر امت مسلمہ کے ساتھ ہے۔

چھ ارکان اسمبلی

لاہور' ۱۷ر جون۔ پنجاب اسمبلی کے ۶ ارکان نے قادیانیوں کا مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش کرنے کے ضمن میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے اعلان کا خیرمقدم کیا ہے۔ ایک مشترکہ بیان میں' جس پر ناصر علی بلوچ' سید مہتاب احمد شاہ' حاجی دلاور خان' خان تاج محمد خاں' رانا رب نواز نون نے دستخط کیے' جس میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم کے اس واضح اعلان کے بعد کہ ان کا رسالت مآب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر راسخ ایمان ہے اور وہ یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں لے جائیں گے' ہڑتالوں اور ایجی ٹیشن کا کوئی جواز نہیں رہ جاتا۔ انہوں نے ۳۰ر جون تک کوئی قدم نہ اٹھانے کے بارے میں علماء کے متفقہ فیصلہ کا بھی خیرمقدم کیا ہے اور توقع ظاہر کی ہے کہ اس نازک مسئلہ پر علماء کرام' اسلام کے جذبہ ضبط و تحمل کا ثبوت دیں گے۔

دو اشتہار

حکومت سے مطالبہ

مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے

عوام سے اپیل

مرزائیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے!

تحریک طلبا اسلام' پاکستان

انا خاتم النبین لا نبی بعدی (الحدیث)

ممبران کھڈی کلاتھ کمیشن ایجنٹس' لائل پور

عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے منکرین' قادیانیوں کا مکمل طور پر بائیکاٹ کرتے ہیں اور تمام مسلمان بھائیوں سے التماس کرتے ہیں کہ قادیانیوں کا اقتصادی' معاشرتی' سماجی تعلق قطع کریں۔ ہم اپنے محب وطن وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو سے اپیل کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر مسلمانان عالم کی دلی دعائیں لیں اور اللہ جل شانہ' کی خوشنودی حاصل کریں۔

منجانب: کھڈی کلاتھ کمیشن ایجنٹس ایسوسی ایشن' لائل پور

کالونی مل کے مرزائی

ملتان وغیرہ میں کالونی ٹیکسٹائل ملز کے مالکان لاہوری مرزائی ہیں۔ کیا کیا جائے منافقت کا کہ جب الیکشن یا کوئی اور سیاسی ضرورت ہو فوراً مسلمان ہونے کا اعلان کر دیتے ہیں' بعد میں پھر مرزائی۔ اسی طرح لاہوری گروپ کو چندہ وغیرہ۔ ایک دفعہ الیکشن میں یہ کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے کہا قادیانی ہے۔ اس نے کہا کہ میں حضور علیہ السلام کو آخری نبی مانتا ہوں۔ علماء کے پاس گیا۔ کسی نے سرٹیفکیٹ بھی جاری کر دیا۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمت اللہ علیہ کے پاس یہ نصیر مختار آئے۔ مولانا کے سامنے مرزا قادیانی کو وہ ملاحیاں سنائیں کہ الامان۔ مولانا نے فرمایا میاں صاحب آپ نے مرزا کو کافر کہا۔ میں آپ کے بیان پر شک نہیں کرتا' اس لیے کہ دل کا حال اللہ میاں جانتے ہیں۔ نمبر ۲ سرٹیفکیٹ نہیں دوں گا' اس لیے کہ جب تک کہ آپ کے آئندہ طرز عمل کو نہ دیکھ لوں۔ اگر آپ نے عمل سے ثابت کیا کہ آپ مرزائی نہیں تو آپ کو سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں اور اگر آپ مرزائی رہے تو سرٹیفکیٹ کا

فائدہ کوئی نہیں۔ اس نے کہا کہ میں کیسے آپ کو یقین ولاؤں کہ میں صدق دل سے مرزائیت کو چھوڑتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ۵ سال الیکشن میں حصہ نہ لیں ورنہ سمجھا جائے گا کہ آپ الیکشن کی ضرورت کے لیے منافقت کر رہے ہیں۔ وہ الیکشن میں کھڑا تھا۔ اس کی ضرورت تھی' اس کے لیے وہ جتن کر رہا تھا۔ اپنا سا منہ لے کر رہ گیا۔

گزشتہ سال ۹۳ء کے الیکشن میں یہ پھر کھڑا ہوا۔ عبدالقوی نامی ایک مولانا نے ایک دن اسے مرزائی کہا' دوسرے دن مسلمان۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ صورت حال اس لیے پیدا ہوئی کہ جو مرزائی ضرورت کے وقت منافقت سے مرزا قادیانی کو کافر کہہ دیتا ہے' ضرورت پوری ہوئی پرنالہ وہیں۔ اسی قسم کا واقعہ عصمت اللہ قادیانی چک جھمرہ "۵۳ء کی تحریک ختم نبوت" نامی کتاب میں آپ پڑھ چکے ہوں گے۔ بہرحال ۱۹۷۴ء کی تحریک میں جب قادیانیوں کا بائیکاٹ ہوا تو اس فیملی نے بائیکاٹ سے تنگ آ کر یہ اشتہار "نوائے وقت" میں شائع کرایا' ریکارڈ کے لیے پیش خدمت ہے:

ضروری اعلان

کالونی ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ اسماعیل آباد' ملتان

بعض ایسوسی ایشنوں کی جانب سے قادیانیوں کے اقتصادی' معاشرتی اور سماجی بائیکاٹ کے عہد کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔ اس قطع تعلق کے موقع پر چند اصحاب نے کاروباری رقابت کی وجہ سے کالونی ملز کا نام لینے کی کوشش کی ہے۔ ہم اس غلط فہمی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دور کرنے کے لیے یہ وضاحت کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہمارا تعلق ان چار ملز سے ہے:

(۱) کالونی ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ' اسماعیل آباد' ملتان
(۲) کالونی وولن ملز لمیٹڈ' اسماعیل آباد' ملتان
(۳) ملتان کاٹن انڈسٹریز' ملتان
(۴) نفیس کاٹن ملز لمیٹڈ' مظفرگڑھ

پیشتر ازیں اسی افواہ کی تردید میں ہم نے بیان جاری کیا تھا' جس کا متن درج

ذیل ہے:

"کالونی ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے' جو کسی شخص کی ذاتی یا واحد ملکیت نہیں ہے۔ ملتان کاٹن انڈسٹریز اس کا ذیلی ادارہ ہے۔ ان کا انتظام کمپنی لاز کے تحت بورڈ آف ڈائریکٹرز کے سپرد ہے' جو مندرجہ ذیل سات افراد پر مشتمل ہے:

(۱) مسٹر نصیر اے شیخ (۲) مسٹر مغیث اے شیخ
(۳) مسٹر ہمایوں این شیخ (۴) مسٹر ریاض احمد دولتانہ
(۵) سید عابد حسین (۶) مسٹر بخش الٰہی
(۷) مسٹر وہاب الدین شاہ

ان ڈائریکٹرز کے مذہبی عقاید کے متعلق میں نے خود مکمل تحقیق کر لی ہے اور پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ان سات اصحاب میں کوئی بھی احمدی نہیں ہے' نہ قادیانی اور نہ لاہوری۔ ہر ایک کا ایمان ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ان کے بعد ہر مدعی نبوت کاذب اور خارج از دائرۂ اسلام ہے۔ اس بیان کا اطلاق کالونی وولن ملز لمیٹڈ اور نفیس کاٹن ملز لمیٹڈ کے ڈائریکٹرز پر بھی من و عن ہوتا ہے"۔

ہم اپنے قارئین کرام سے التماس کرتے ہیں کہ وہ ایسی کسی قسم کی افواہ یا شر انگیز پراپیگنڈہ پر کان نہ دھریں۔

چیئرمین نصیر احمد شیخ
۷۴-۶-۱۷
بورڈ آف ڈائریکٹرز' مندرجہ بالا کمپنی

حادثہ ربوہ پر مکہ کے اخبار کا تبصرہ

سعودی عرب کے کثیر الاشاعت اخبار روزنامہ "الندوۃ" نے ۶ر جون ۱۹۷۴ء کے شمارے میں حادثہ ربوہ پر فکر انگیز اور عبرت انگیز تبصرہ کیا ہے۔ اس کا ترجمہ ہم اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور حکومت کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس

مضمون میں جن خطرات کی نشاندہی کی گئی ہے' ان کو محسوس کرے۔

آج کل پاکستان میں قادیانیوں اور مسلمانوں کے مابین خونریز تصادم ہو رہا ہے۔ ظاہر ہے اس تصادم کا آغاز قادیانیوں نے کیا ہے کیونکہ گزشتہ کئی سالوں سے یہ فرقہ پاکستان کی کلیدی اسامیوں میں خفیہ طور پر اپنا قبضہ جمائے چلے آیا ہے۔ حتیٰ کہ پاکستان کی وزارت خارجہ' مسلح افواج کی مختلف یونٹوں خاص کر پاک فضائیہ اور جی ایچ کیو کے اندر مختلف اہم عہدوں پر وہ فائز ہو چکے ہیں۔ اب انہوں نے اپنے دیرینہ خطرناک عزائم کو بروئے کار لانے کے لیے حکومت پاکستان اور اس کے مسلمان عوام کے خلاف وحشیانہ ہتھکنڈے استعمال کرنا شروع کر دیئے ہیں تاکہ یہ گروہ اپنی طاقت آزمائی کے ذریعے اس ملک کے اقتدار پر زبردستی قابض ہو کر اپنی من مانی کرتا پھرے۔ حالیہ سانحہ ربوہ اسی سازش کا پیش خیمہ ہے۔ اس فرقے نے یہ خون ریزیاں اس لیے شروع کر رکھی ہیں کہ اپنے پورے اثر و رسوخ کے ذریعے پاکستان کے عوام کو اسلامی عقاید اور ختم نبوت جیسے غیر متزلزل عقیدہ سے منحرف کیا جا سکے۔ اس مقصد کے لیے اپنے فاسد خیالات و عقاید کا پرچار کرنے کے لیے انہوں نے پاکستان کو اپنا مضبوط گہوارہ بنایا ہے' حالانکہ سب جانتے ہیں کہ اس فرقہ کا مذہب اسلام' اس کے اصول و احکام سے قطعاً کوئی سروکار نہیں ہے اور نہ ہی اسلام کے بارے میں وہ مخلص ہیں۔

دنیا بھر کی اسلامی تنظیموں اور اسلامی اداروں نے اس تخریب کار گروہ کے بارے میں بارہا اپنے خدشات کا اظہار کیا ہے تاکہ مسلمان اس فتنہ کے پنجے میں نہ پھنسنے پائیں کیونکہ یہ قادیانیت ایک ایسی تنظیم ہے جس کی بنیاد ہی انگریز سامراج کی تائید و حمایت پر رکھی گئی ہے اور اس وقت برصغیر سے انگریزوں کا تسلط ابھی ختم نہیں ہوا تھا بلکہ وہ برصغیر میں برطانوی سامراج کا آلہ کار رہے۔ مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کے لیے کی گئی بغاوتوں کے بعد اپنے اس خود کاشت پودا کو باقی چھوڑ کر انگریز یہاں سے رخصت ہو کر چلے گئے اور پاک و ہند سے اسلام کی بیخ کنی کرنے اور اپنے اثر و نفوذ کو باقی رکھنے کے لیے انہوں نے اس قادیانی امت کی خود مدد کی اور باقاعدہ وہ ان کی پشت پناہی کرتے رہے۔

نیز یہ بات بھی عیاں ہے کہ مشرق و مغرب کے تمام مکاتب فکر کے علماء اسلام نے ایسی بے شمار کتابیں لکھی ہیں جو قادیانیت کے عقاید اور خیالات کو بے نقاب کرتی ہیں اور یہ کہ وہ محض اسلام کا لبادہ اوڑھ کر پس پردہ اپنے ناپاک اور تخریب کن منصوبوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مسلم اتحاد کی صفوں میں فتنہ' فساد اور انتشار برپا کرنے کے درپے ہوئے ہیں۔ اس بنا پر یہ کوئی نرالی بات نہیں جبکہ ہم اس گمراہ فرقہ کے پیروکاروں کو دنیا کی ہر جگہ پھیلے ہوئے دیکھتے ہیں۔ خاص کر افریقہ اور یورپ کے ممالک میں انہوں نے نام نہاد "دعوت اسلام" کے مختلف مراکز اور انجمنیں قائم کی ہوئی ہیں۔ اس نام نہاد مشن کے ذریعے وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے "دعویٰ نبوت" کی تبلیغ کر رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی آخری زمانہ کا مسیح موعود ہے اور قرآن مجید کے اندر "**یاتی من بعدی اسمہ احمد**" جو ارشاد کیا گیا ہے' اس کا مصداق یہی شخص ہے۔ اسی طرح قرآن کی بے شمار آیتوں میں انہوں نے "مدعی نبوت" کے حق میں تحریفیں کی ہیں جو کہ لغویات پر مبنی ہیں۔ اسی طرح انگریز سامراج کی نمک حلالی کے لیے انہوں نے مسلمانوں کے لیے جہاد کو حرام قرار دیا ہے اور استدلال قرآن کی آیت "**واولی الامر منکم**" سے یوں کرتے ہیں کہ یہاں **اولی الامر** سے مراد انگریز قوم ہے' جن کی اطاعت و فرمانبرداری اسی طرح لازم ہے جس طرح اللہ اور اس کے رسول کی لازم ہے۔ (العیاذ باللہ)

یہی وہ خطرناک قادیانی ٹولہ ہے جو آج کل پاکستانی مسلمانوں پر شرمناک مظالم کا ارتکاب کر رہا ہے اور مسلمانوں کے خلاف نہ صرف اپنے بغض کا ثبوت دے رہا ہے بلکہ اس طرح وہ درحقیقت ان سامراجی طاقتوں کے منصوبوں کی تکمیل کر رہا ہے جو پاکستان کو ایک مسلمان مملکت کی حیثیت سے دیکھنا پسند نہیں کرتیں۔ رابطہ عالم اسلامی کی مجلس تاسیسی کے متعدد اجلاسوں میں اور مکہ مکرمہ میں ہونے والی عالم اسلام کی تنظیموں کے حالیہ اجلاس میں اس قادیانی فرقہ اور دیگر اسلام دشمن تنظیموں مثلاً بہائی فرقہ' فری میسن' سیکولرسٹ اور روٹری کلبوں کی خطرناک سازشوں کے بارے میں متنبہ کیا گیا ہے اور ان کے خلاف قراردادیں منظور کی گئیں کہ یہ تمام تحریکیں اور انجمنیں دراصل سامراجیوں کی ایجنٹ ہیں اور دشمنان اسلام کی آلہ کار

ہیں' لہٰذا تمام مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان کی خطرناک چالوں اور سازشوں سے چوکس رہیں اور اپنے دامن کو ان کی سازشوں سے بچائیں۔

اسی طرح شاہ فیصل کی موجودہ حکومت نے اپنے نہایت قابل قدر اقدامات میں سے ایک جراَت مندانہ یہ قدم اٹھایا ہے کہ ایک فرمان جاری کیا گیا ہے جس کے تحت مملکت سعودیہ عربیہ کے اندر سے تمام مرزائیوں کو نکال باہر کیا جائے جو کہ چوری چھپے اس مقدس سرزمین میں آ چھپے تھے اور جن کے بارے میں یہ معلوم ہوا کہ ان کا عقیدہ فساد پر مبنی ہے (یہ تجویز بھی رابطہ عالم اسلامی کی جانب سے شاہ فیصل کی خدمت میں پیش کی گئی تھی جسے باقاعدہ قانونی درجہ دے کر نافذ کر دیا گیا ہے) دوسرے اسلامی ممالک کے سربراہوں سے بھی ہم پرامید ہیں کہ وہ بھی اپنی اپنی حکومتوں میں شاہ فیصل کے اس اقدام کی اقتدا کریں گے۔

آخر میں ہم حکومت پاکستان کے ارباب اختیار سے اس سوال کا جواب چاہتے ہیں کہ کیا مرزائیوں نے پاکستان کے اندر امن و امان کو تہ و بالا کر کے پاکستان کے عوام کی غیرت ایمانی کو جو للکارا ہے اور مسلمانوں کی عزت سے کھیلنے کی جو شرمناک کوشش کی ہے' کیا ہم اس پر صرف خاموش تماشائی بنے رہیں؟ ("نوائے وقت" لاہور' ۱۸ر جون ۱۹۷۴ء)

۱۹ر جون کے اخبارات کی رپورٹ
بحرین میں مجلس ختم نبوت کا قیام

خلیج فارس کی ریاست بحرین میں مقامی اور پاکستانی باشندوں نے ربوہ میں میڈیکل کالج کے طلبا پر قادیانیوں کے مسلح حملہ کی پرزور مذمت کی ہے اور اپنے ان جذبات سے حکومت پاکستان کو مطلع کر دیا ہے۔ بحرین میں قائم ہونے والی مجلس ختم نبوت کے کنوینر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ بحرین کے عوام اور خصوصاً پاکستانی سانحہ ربوہ پر اپنے قلبی قلق کا اظہار کرتے ہیں اور قادیانیوں کی حالیہ بربریت پر ہمارے جذبات شدید مجروح ہیں۔ اس گروہ نے پاکستان کی مستقبل کی قوت پر جس وحشیانہ طور

سے حملہ کیا ہے' اس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں اور حکومت پاکستان سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے اور ان کو تمام عسکری' انتظامی اور نشرو اشاعت کے اداروں سے فوراً برطرف کر دے کیونکہ یہ اپنے ارتداد کی بنا پر عالم اسلام کے نزدیک کافر مرتد ہو چکے ہیں۔ ان کے یہودی اور ہندو جاسوس ہونے میں کوئی شک نہیں رہا ہے۔ یہ ملت اسلامیہ کے دشمن ہیں اور پاکستان کو قادیانی ریاست بنانے کے لیے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اس گروہ کا ہر لحاظ سے مقاطعہ بھی ضروری ہے اور دینی فرض بھی۔ دوسرے ہم مسٹر ظفراللہ خان قادیانی کی اس پریس کانفرنس کی مذمت کرتے ہیں جو اس نے لندن میں کی ہے اور پاکستان دشمنی کا دل کھول کر اظہار کیا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے عرب بھائی بھی اس فتنہ سے متعلق وہی جذبات رکھتے ہیں جو ہم پاکستانیوں کے ہیں اور شدت کے ساتھ یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت پاکستان اس گروہ کے فتنہ کو ہمیشہ کے لیے پاکستان سے پاک کر دے' جس نے مسلمانوں کے سواد اعظم کے خلاف یہودیوں اور ہندوؤں سے مل کر پاکستان کو دولخت کیا ہے اور اب بھی ان کی سازشیں ختم نہیں ہوئی ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت پاکستان کسی قادیانی کو ملک سے باہر آنے کی اجازت نہ دے کیونکہ یہ لوگ باہر آ کر عالمی سازشی قوتوں سے سازباز رکھتے ہیں۔

تحریک استقلال

تحریک استقلال پنجاب کے جوائنٹ سیکرٹری ملک حیدر عثمان ایڈووکیٹ اور مشتاق احمد قریشی نے اپنے ایک بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ تحریک استقلال گارڈ ملتان کے سالار یوسف انور پاشا کو رہا کیا جائے۔ ربوہ اسٹیشن پر ملتان نشتر کالج کے طلبا پر ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت جو حملہ کیا گیا ہے' ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور پریس کو مکمل آزادی دی جائے۔

نیپ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی حامی ہے

پنجاب نیشنل عوامی پارٹی کی صوبائی مجلس عاملہ کے رکن سید باقر رضوی نے

بعض اخبارات میں شائع شدہ ان خبروں کی تردید کی ہے کہ قادیانیوں کے مسئلہ پر نیپ میں اختلافات پیدا ہوگئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نیپ میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل عوامی پارٹی کا ایک اہم اجلاس جلد ہو رہا ہے' جس میں ان لوگوں کے خلاف انضباطی کارروائی کی جائے گی جنہوں نے انتہائی نامناسب بیان دے کر پنجاب کے مسلمانوں کے پارٹی کے خلاف جذبات کو ابھارا ہے۔ دراصل یہ عنصر حکمران ٹولے کے ہاتھ مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایسے لوگ جو دوسروں کے ایجنٹ کے طور پر کام کر رہے ہیں' ان کو پارٹی سے نکال دیا جائے گا۔

خانیوال

اسلامی جمعیت طلبا حلقہ سی ٹی ایم کے ناظم احمد بلال عامر نے قادیانی فرقہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد و چودھری ظفراللہ خان کے بیانات کی پرزور مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ان کے خلاف فوری کارروائی کی جائے' قادیانیوں کو جلد غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے' انہیں کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور مرزا ناصر احمد' چودھری ظفراللہ خان کے خلاف ملک دشمنی کے الزام میں مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا ہے۔

گڑھ مہاراجہ

گڑھ مہاراجہ میں مسلمانوں کے ایک بڑے اجتماع میں متعدد قراردادیں منظور کی گئیں۔ ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور انہیں تمام کلیدی اسامیوں سے فوراً ہٹایا جائے اور تعلیم' محنت' دفاع' معاشیات کے محکمہ جات میں ان کی آئندہ سے تقرری نہ کی جائے' ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے' جماعت احمدیہ کو ایک سیاسی جماعت قرار دیا جائے۔ جب دوسری سیاسی پارٹیوں سے متعلقہ حضرات حکومت کے کسی بھی منصب پر فائز نہیں ہوسکتے' ان پر سرکاری ملازمتوں کے دروازے بند کیے جائیں۔

چیچہ وطنی

مجلس احرار اسلام کے سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا ہے کہ ربوہ کا واقعہ فوری ردعمل کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے۔ وہ گزشتہ روز تحریک طلبا اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگانے پر مسلمان طلبا کے ساتھ جس وحشت و بربریت اور درندگی کا ثبوت دیا گیا ہے اور جس انداز میں اسٹیشن پر تقریباً پانچ ہزار قادیانیوں کا ہجوم مسلمان طلبا پر حملہ آور ہوا' اس سے یہ بات واضح طور پر سامنے آگئی ہے کہ قادیانی اس ملک میں اپنی الگ ریاست قائم کرنے کے لیے ایک سوچے سمجھے منصوبے پر عمل کر رہے ہیں۔ مرزا ناصر کے بیان اور ظفراللہ خان کے بیان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنے بیانات میں دراصل غیر ملکی طاقتوں کو ملک کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی دعوت دے کر پاکستان کے وقار کو مجروح کیا ہے اور ملک سے غداری کے مرتکب ہوئے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مسٹر ظفراللہ خان کا پاسپورٹ ضبط کر کے انہیں گرفتار کیا جائے۔ مرزا ناصر اور ظفراللہ خان دونوں پر ملکی سالمیت کے خلاف سازش کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے' قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے' ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ اجلاس سے محمد عباس نجمی اور عبداللطیف خالد چیمہ نے بھی خطاب کیا۔

لاہور وکلا کی ڈیفنس کمیٹی کا قیام

مسلم لیگ لائرز سرکل ملتان کے کنوینر خان صادق احسن خان نے وکلا پر مشتمل پاکستان مسلم لیگ ڈیفنس کمیٹی کا اعلان کیا ہے۔ مسلم لیگی وکلا پر مشتمل یہ ڈیفنس کمیٹی ضلع ملتان میں سانحہ ربوہ اور دیگر سیاسی وجوہات کی بنا پر گرفتار ہونے والے سیاسی کارکنوں کو مفت قانونی امداد مہیا کرے گی۔ مسلم لیگ ملتان ڈیفنس کمیٹی کے ارکان یہ ہیں: خان محمد صادق احسن خان' مولوی محمد فیضان انصاری' لیفٹیننٹ کرنل مرزا بشیر احمد' میاں مشتاق احمد' نذیر احمد صدیقی' ملک عبدالحئی' چودھری گلزار احمد علوی' امیر شفاعت علی نقوی' شیخ ناظر علی' مظفر حسین' صاحبزادہ محمد ابراہیم' صلاح الدین خان۔

منڈی بہاء الدین

علامہ عنایت اللہ گجراتی نے راولپنڈی' گجرات' اسلام آباد اور پنجاب کے دوسرے شہروں میں علماء کرام کی گرفتاریوں کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا علماء کرام پر تشدد کرنے سے پرامن تحریک اشتعال انگیزی کی راہ پر جا سکتی ہے' اس لیے حکومت کو یہ روش اختیار نہیں کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا جمعہ کو مکمل ہڑتال بالکل پرامن تھی۔ اگر علماء کرام کی تقریریں اشتعال انگیز ہوتیں تو جمعہ کو ہڑتال پرامن نہ ہوتی۔ ایسی صورت میں حکومت کا علماء کرام کو گرفتار کرنا سراسر زیادتی اور صریح ظلم ہے۔ انہوں نے کہا تحریک جاری رہے گی جب تک قادیانیوں کو اقلیت قرار نہیں دیا جاتا' ان کو کلیدی اسامیوں سے ہٹایا نہیں جاتا اور ربوہ کو کھلا شہر قرار نہیں دیا جاتا۔ مسلمان اپنا مطالبہ منوانے کے لیے جدوجہد جاری رکھیں گے۔ علامہ صاحب نے مجلس عمل کے فیصلے کا خیرمقدم کرتے ہوئے کہا جمعیت اتحاد العلماء پاکستان مجلس عمل کی رکن ہے اور ہم تحفظ ختم نبوت کے لیے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت منڈی بہاء الدین کے زیر اہتمام مسجد غوثیہ میں ایک اجتماع زیر صدارت الحاج محمد رشید خواجہ منعقد ہوا۔ اجتماع عام سے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے خطاب کیا۔ مسلمانان منڈی بہاء الدین نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی اور حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ حکومت سواد اعظم کے اس دیرینہ مطالبہ کو پورا کر کے دینی فریضہ سے عہدہ برا ہو۔ اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ مرزائیوں کو فوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے' ربوہ کو پاکستان کا کھلا شہر قرار دیا جائے۔ حکومت اس شہر میں مسلمانوں کو آباد کرنے کا اہتمام کرے۔ مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے فوری طور پر الگ کیا جائے۔ ربوہ کے واقعہ میں ملوث افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

قائد آباد

جماعت اسلامی کے رہنما محمد رمضان چشمہ' ملک حبیب اللہ وفا پی ڈی پی

تحصیل خوشاب کے صدر ملک شیر محمد کٹوخیل اور جمعیت علماء پاکستان کے صوبائی سیکرٹری اطلاعات ملک محمد اکبر خاں ساقی نے ایک مشترکہ بیان میں قادیانی لیڈر ظفراللہ خاں کے اس بیان پر شدید نکتہ چینی کی ہے' جس میں انہوں نے عالمی ادارے سے اپیل کی تھی کہ وہ پاکستان میں ان کے فرقہ کے لوگوں پر مبینہ ظلم و تشدد کے واقعات کا جائزہ لینے کے لیے اپنے مبصرین پاکستان بھیجیں۔

کراچی

سندھ اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد شاہ فرید الحق' ظہور الحسن بھوپالی ایم پی اے' حاجی زاہد علی ایم پی اے اور محمد عثمان کنیڈی نے طالب علم رہنما حافظ محمد تقی کی گرفتاری کی پرزور مذمت کی ہے۔ ایک مشترکہ بیان میں انہوں نے کہا ہے ایک طرف حکومت طلبا کی رہائی کا اعلان کرتی ہے جبکہ دوسری طرف طلبا کی گرفتاریاں جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ صورت حال کا واحد حل یہ ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور انہیں تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ انہوں نے ان تمام افراد کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے جو مرزائیوں کے خلاف تحریک کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے ہیں۔

دریا خاں میں بین المسلمین اتحاد کمیٹی

گزشتہ روز دریا خاں کے شیعہ' سنی' بریلوی' دیوبندی اور مختلف مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والی جماعتوں کے ایک مشترکہ اجلاس میں قادیانی فتنہ کا محاسبہ کرنے کے لیے "بین المسلمین اتحاد کمیٹی" کا انتخاب عمل میں آیا' جس کے عہدیدار درج ذیل ہیں: صدر مولانا غلام فرید خطیب جامعہ گلزار' نائب صدر مولانا غلام رسول خطیب جامعہ قدیم' قاری محمد نواز آرگنائزر جماعت اسلامی' صوفی رحمت اللہ اور مولانا غلام قاسم خاں جنرل سیکرٹری' شاہد حسین زیدی جوائنٹ سیکرٹری' حافظ محمد شفیع خازن' شیخ ابراہیم اور سیکرٹری نشرو اشاعت سید مہدی حسن شاہ نقوی۔ عہدیداروں کا انتخاب بہ اتفاق رائے عمل میں آیا۔ علاوہ ازیں ہر فرقہ کے تین ممبوں پر مشتمل مجلس مشاورت کا قیام عمل میں آیا۔

شورکوٹ

شورکوٹ تحصیل کے اعلیٰ افسر رائے سلطان احمد اے سی عوامی رابطہ کے سلسلے میں یہاں آئے۔ ان کی دعوت پر معززین چھاؤنی اور مختلف انجمنوں کے نمائندے جمع ہوئے۔ اس اجتماع میں جناب اے سی نے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کا پیغام سنایا کہ آپ مطمئن اور پرامن رہیں کیونکہ حکومت نہایت سنجیدگی سے قادیانی مسئلہ پر غور کر رہی ہے اور اس سے قبل کسی حکومت نے اس عظیم مسئلہ پر غور نہیں کیا اور آپ یقین جانیں کہ حکومت تہیہ کر چکی ہے کہ اس مسئلہ کا پرامن اور دائمی حل نکالا جائے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ فی الحال کسی قسم کی ہڑتال وغیرہ نہ کی جائے۔ معززین نے ان سے پورا پورا اتفاق کیا ہے اور وعدہ کیا کہ وہ امن قائم رکھیں گے۔

اوکاڑہ

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے جمعہ کے روز ہڑتال کا جو فیصلہ کیا تھا' اس کے مطابق اوکاڑہ میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ تمام بازار اور دکانیں بند رہیں۔ رات کو مسجد توحید میں ختم نبوت کے سلسلے میں ایک جلسہ منعقد ہوا' جس میں مولوی محمد عبداللہ' چودھری نذیر احمد' مولانا احمد یار اور دیگر علماء نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے واشگاف الفاظ میں یہ اعلان کیا کہ جب تک ہمارے مطالبات تسلیم نہیں ہو جاتے اور قادیانیوں کو اقلیت قرار نہیں دیا جائے گا' ہم اپنی پرامن جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے چودھری ظفراللہ کے بیان پر بھی کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ ان کا پورا بیان ان کی ملک دشمنی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کا اجلاس

چودھری فضل حسین کی رہائش گاہ پر مجلس تحفظ ختم نبوت کا ایک اجلاس زیر صدارت سید محبوب علی شمسی منعقد ہوا' جس میں مختلف مکاتب فکر کے علمائے کرام کے علاوہ آل پارٹیز ورکرز نے بھی شرکت کی اور مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔ اجلاس میں حادثہ ریلوے اسٹیشن ربوہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا ہے کہ

مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے علاوہ انہیں کلیدی اسامیوں سے فوری طور پر ہٹایا جائے' ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور مرزا ناصر احمد' جو کہ اس المئے کے مرکزی کردار ہیں' انہیں فوری گرفتار کیا جائے اور جن لوگوں نے یہ خونی ڈرامہ سٹیج کیا ہے' انہیں کڑی سے کڑی سزائیں دی جائیں۔

رحیم یار خان

گزشتہ روز جمعیت العلمائے اسلام ضلع رحیم یار خان کی مجلس شوریٰ نے اپنے ہنگامی اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ اگر حکومت نے ربوہ کے واقعہ سے پیدا ہونے والی صورت حال کو ختم کرنے کے لیے علمائے دین کے مطالبات کو تسلیم نہ کیا تو وہ اپنے مطالبات اور جدوجہد جاری رکھیں گے' خواہ انہیں کوئی بڑی سے بڑی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑے۔ اس اجلاس میں مولانا غلام ربانی سینئر نائب صدر پنجاب نے اراکین کو ہدایت کی کہ وہ منظم ہو کر اس تحریک کو مضبوط بنائیں۔ اجلاس میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے' انہیں کلیدی اسامیوں سے ہٹانے' مرزا ناصر احمد کو گرفتار کرنے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

تحقیقاتی ٹربیونل میں مسلم لیگ کی درخواست

پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری ملک محمد قاسم نے واقعہ ربوہ کی تحقیقات کرنے والے ٹربیونل کے روبرو ایک درخواست پیش کی ہے جس میں انہوں نے ختم نبوت کے متعلق اپنی جماعت کا موقف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کا ختم نبوت پر پورا ایمان ہے اور وہ متحدہ پاکستان کی حامی ہے۔ ربوہ کا حادثہ اس سازش کی ایک اور کڑی ہے جو باقی ماندہ پاکستان کو نقصان پہنچانے کے لیے کی جا رہی ہے۔ ملک محمد قاسم نے اپنی درخواست تفصیلی تحریری بیان پیش کرنے کے لیے مہلت طلب کرتے ہوئے کہا کہ تحقیقات قومی اہمیت کی حامل ہے اور اس میں اہم سوالات وابستہ ہیں۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ گزشتہ چار پانچ سال سے بعض افراد کی طرف سے جان بوجھ کر پاکستان میں خطرناک اور مشکل حالات پیدا کیے جا رہے ہیں' جنہوں نے انجام کار پاکستان کو دولخت کر دیا۔ ملک کی تقسیم کے باوجود یہ عمل جاری ہے اور ملک

کو پارہ پارہ کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ کبھی یہ کوششیں یوم استقلال کے موقع پر منعقدہ جلسے میں پاکستانیوں کے بے دریغ کشت و خون' کبھی لسانی جھگڑے اور کبھی بلوچستان میں قانونی طور پر قائم صوبائی حکومت کو برطرف کرنے کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں۔ انہوں نے درخواست میں کہا کہ ٹربونل کے سامنے ایک بہت بڑا قومی مسئلہ پیش ہے' فوراً ایک جامع بیان دینا مشکل ہے' اس لیے مہلت دی جائے۔ البتہ مختصر الفاظ میں وہ اس درخواست کے ذریعے پارٹی کا موقف ظاہر کر رہے ہیں اور مفصل بیان بعد میں دیں گے۔ عدالت نے اس بات کی بھی اجازت دے دی کہ جامع اور مفصل تحریری بیان بعد میں داخل کر دیا جائے۔

○ ملک بھر میں تحریک استقلال کے متعلق متضاد خبریں آ رہی تھیں چنانچہ پنجاب کی تحریک استقلال نے "نوائے وقت" میں ذیل کا اشتہار دیا۔

تحریک استقلال

مرزائیوں کو اسمبلیوں میں پہنچانے' سیاسی قوت عطا کرنے اور پاکستان کا چودھری بنانے پر پیپلز پارٹی کی مذمت کرتی ہے اور اعلان کرتی ہے کہ

ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے والے کافر ہیں!

تحریک استقلال اپنے قائد شاہین پاکستان ایئر مارشل اصغر خان کے ارشاد کے مطابق عامتہ المسلمین کے شانہ بشانہ پرامن اور پرجوش جدوجہد کا ہراول دستہ ثابت ہوگی اور تحریک استقلال برسراقتدار آنے کے بعد اس مسئلہ کو ملت اسلامیہ کی خواہشوں کے مطابق مستقل طور پر حل کرے گی!

منجانب: تحریک استقلال پنجاب

قائد اعظم اور قادیانی

مرزائیوں نے ۱۹۴۶ء کے ان تاریخ ساز انتخابات میں مسلم لیگ کی ڈٹ کر مخالفت کی تھی' جس کی اساس پر ہندوستان تقسیم ہوا اور دنیا کو یہ تسلیم کرنا پڑا کہ مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت اور قائد اعظم مرحوم و مغفور مسلمانوں کے واحد ترجمان ہیں۔ یہ انکشاف ایک بزرگ مسلم لیگی نے آج ایک ملاقات کے دوران

کیا۔ انہوں نے اپنے اس بیان کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ جب شملہ کانفرنس کانگریسی لیڈروں کی اس ہٹ دھرمی کے باعث ناکام ہوئی کہ کانگریس کو سارے ہندوستان کے عوام کی طرف سے بات چیت کا حق ہے اور مسلم لیگ کی حیثیت صرف ایک سیاسی جماعت کی ہے۔ شملہ کانفرنس کی ناکامی کے بعد آئین حکومت ہند مجریہ ۱۹۳۵ء کے تحت سارے ملک میں صوبائی اور مرکزی انتخابات منعقد کرائے گئے۔ ان انتخابات کے وقت قائد اعظم نے واشگاف الفاظ میں اس امر کا اعلان کیا تھا کہ یہ انتخابات ثابت کر دیں گے کہ مسلم لیگ کی عوام میں کیا حیثیت ہے' چنانچہ انہوں نے ہندوستان کے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ مسلم لیگ کی نمائندہ حیثیت کو ثابت کرنے کے لیے صرف مسلم لیگی امیدواروں کو ووٹ دیں اور مسلم لیگی امیدواروں کی مخالفت نہ کریں کیونکہ مسلم لیگی امیدوار کی مخالفت پاکستان کے مطالبہ کی مخالفت ہوگی۔ کانگریس نے مسلم لیگ کو نیچا دکھانے کے لیے ہر جگہ مسلم لیگی امیدواروں کے مقابلہ میں قادیانیوں کو آگے کر دیا۔ گورداسپور میں لیگی امیدوار کا مقابلہ قادیانی امیدوار نے کیا تھا۔ ("نوائے وقت" ۱۹ر جون ۷۴ء)

گوجرہ میں پولیس تشدد

پاکستان جمہوری پارٹی پنجاب کے صدر حمزہ نے کارکنوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے عبدالرشید قریشی رکن بار کونسل و جنرل سیکرٹری پاکستان جمہوری پارٹی پنجاب اور محمد بشیر خاور ایڈووکیٹ ممبر بار کونسل پنجاب کی تحفظ امن عامہ ایکٹ کے تحت گرفتاریوں کی شدید مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ سیاسی رہنماؤں کو بلا جواز کالے قوانین کے تحت گرفتار کرنے کی روایت ختم کی جائے۔ انہوں نے کہا' بہاول نگر اور ملتان کی انتظامیہ محض اپنی کارگزاری دکھانے کے لیے بار بار ان رہنماؤں کو من گھڑت مقدمات میں ملوث کرتی ہے اور ان کے ساتھ حوالات اور جیل میں عام اخلاقی مجرموں کا سا سلوک کیا جاتا ہے۔ جناب حمزہ نے جمعہ کے روز گوجرہ میں عام ہڑتال کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ گوجرہ میں اے ایس پی لائل پور اور ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نے سبزی منڈی میں لوگوں کو ہڑتال ختم کرنے پر مجبور کیا لیکن ناکام لوٹے۔ بازار میں ایک

قصاب کو، جو ہڑتال میں شامل تھا، مجبور کیا گیا کہ وہ سرعام بکرا ذبح کرے۔ یاد رہے کہ گوشت فروخت کرنے کے لیے جانوروں کو مذبح میں باقاعدہ ویٹرنری اسسٹنٹ کے پاس ذبح کیا جاتا ہے۔ جناب حمزہ نے ایک شخص بشیر پر پولیس تشدد کی مذمت کی جسے تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں گرفتار کر کے گوجرہ پولیس نے زدوکوب کیا تھا۔

۲۰ر جون کے اخبارات کی رپورٹ

"سرحد اسمبلی زندہ باد"

متفقہ قرارداد پاس

صوبہ سرحد کی اسمبلی نے آج وفاقی حکومت سے سفارش کی ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ایوان نے متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں وفاقی حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ چونکہ قادیانی ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے لہٰذا انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے۔ اس مقصد کے لیے آئین میں ترمیم کی جائے۔ قرارداد میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ ایسا انتظام کیا جائے اور تحفظ دیا جائے کہ قادیانی سیاسی اور انتظامی شعبوں میں اپنا اثر و رسوخ استعمال نہ کر سکیں۔ یہ قرارداد جمعیت علمائے اسلام کے رکن مولانا حبیب گل نے پیش کی اور حزب اختلاف اور حزب اقتدار دونوں نے نعرۂ تکبیر اور اللہ اکبر کے پرجوش نعروں کی گونج میں اس کی حمایت کا اعلان کیا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کا یہ متفقہ مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے کیونکہ وہ ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے، کوئی مسلمان اس مطالبہ کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ لہٰذا یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مسلمانوں کے اس متفقہ مطالبہ کو منظور کرتے ہوئے مرزائیوں کے تمام فرقوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ قرارداد پر تقریر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ سردار عنایت اللہ خان گنڈاپور نے کہا کہ ہمیں ربوہ کے واقعہ پر شدید دکھ پہنچا ہے۔ اس سلسلے میں تحقیقات کی جا رہی ہے، اس لیے قبل از وقت اس واقعہ کے بارے میں کوئی تبصرہ کرنا مناسب نہیں ہے، تاہم انہوں نے اعلان کیا کہ وہ ناموس

رسولؐ کی خاطر اپنی جان و مال سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس موضوع پر متعدد قراردادیں ایوان میں پیش کرنے کے لیے تیار کی گئی تھیں لیکن پھر میں نے اپوزیشن کے رہنما ارباب سکندر خاں خلیل کے ساتھ صلاح مشورہ کرنے کے بعد اس قرارداد کو ایوان میں پیش کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ واضح رہے کہ جب قرارداد پیش کی گئی تو اس میں ترمیم کی گئی کہ تمام مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جانا چاہیے خواہ وہ احمدی ہوں یا قادیانی' لاہوری گروپ کے ہوں یا ربوہ گروپ کے۔

سرگودھا

جمعیت علماء پاکستان کے صوبائی سیکرٹری اطلاعات ملک محمد اکبر خاں ساقی نے مطالبہ کیا ہے کہ مجلس عمل تحریک ختم نبوت کے مطالبات فوری طور پر منظور کیے جائیں کیونکہ ان مطالبات کے تسلیم کرنے میں جتنی دیر کی جا رہی ہے' اس سے مسلمانوں میں ایک اضطراب پیدا ہو رہا ہے۔ یہ الفاظ انہوں نے گزشتہ رات غلہ منڈی سرگودھا اور بلاک نمبر ۱۵ میں مجلس عمل تحریک ختم نبوت کے زیر اہتمام دو جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہے۔ انہوں نے کہا کہ اقلیت نے جس جرات اور بے باکی کے ساتھ سواد اعظم پر حملہ کیا ہے' اس کی مثال نہیں ملتی۔ ملک محمد اکبر ساقی نے کہا کہ پاکستان کے مسلمان اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک یہ تمام مطالبات پورے طور پر تسلیم نہیں کر لیے جاتے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں قادیانیوں کا مکمل طور پر سماجی بائیکاٹ کرنے کی بھی اپیل کی۔

نواب شاہ

انجمن طلبا اسلام نواب شاہ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت محمد عاشق خواجہ' ناظم انجمن طلبا اسلام نواب شاہ منعقد ہوا' جس میں حکومت پاکستان سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ علاوہ ازیں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ انجمن طلبا اسلام کراچی کے ناظم حافظ محمد تقی اور جنرل سیکرٹری محمد افضال' کھارادر کے ناظم محمد حنیف اور اس کے علاوہ لاہور کے جنرل سیکرٹری رانا لیاقت' صوبہ پنجاب کے سیکرٹری نشر و اشاعت محمد خاں لغاری کو غیر مشروط طور پر رہا کیا جائے

اور ان پر قائم کردہ تمام مقدمات واپس لیے جائیں اور تمام گرفتار طلبا کو فوراً رہا کیا جائے اور اساتذہ کے مطالبات بھی فوراً تسلیم کیے جائیں۔ گرفتار شدہ مزدور بھی رہا کیے جائیں۔

نارووال

پنجاب یونیورسٹی یونین کے صدر فرید پراچہ نے کہا ہے کہ طالب علم اس وقت تک تعلیمی اداروں میں واپس نہیں جائیں گے جب تک مرزائیوں کو اقلیت قرار نہ دے دیا جائے گا۔ وہ جامع مسجد اہلحدیث میں اسلامی جمعیت طلبا نارووال کے زیر اہتمام ایک بہت بڑے اجتماع عام سے خطاب کر رہے تھے۔ فرید پراچہ نے نعروں کی گونج میں اعلان کیا کہ حکومت ربوہ کو کھلا شہر قرار دے دے اور اگر کھلا شہر قرار نہ دیا گیا تو پھر اس شہر سے کوئی قادیانی ہمارے پاک وطن عزیز کے شہروں میں آ کر نہ تو کاروبار کر سکے گا نہ مکان ہو گا اور نہ ہی دکانیں کھول سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی خود کہتے ہیں کہ ہم مسلمانوں سے علیحدہ ہیں لہذا مرزائیوں کو ایک سیاسی جماعت قرار دیا جائے اور سیاسی جماعت کا کوئی کارکن سرکاری ملازم نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا ہمارے لیے جیلوں کے دروازے کھولے جا رہے ہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ ہم ناموس رسالت کے لیے ہر قربانی دیں گے۔ انہوں نے سامعین سے عہد لیا کہ وہ مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ کریں گے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ جب تک انہیں اقلیت قرار نہ دیا جائے گا' ہم قریہ قریہ جائیں گے اور اس وقت تک تعلیمی اداروں میں نہیں جائیں گے' جب تک مرزائیوں کے متعلق تمام مطالبات پورے نہ ہو جائیں گے۔ فرید پراچہ کے علاوہ اسلامی جمعیت طلبا کے رکن محمد نفیس اور ناظم جمعیت طلبا پنجاب نے بھی خطاب کیا۔

ڈسکہ

ڈسکہ میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں تحریک شروع کی گئی ہے جو کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مطالبات منظور ہونے تک جاری رہے گی۔ یہ بات قادیانی محاسبہ کمیٹی ڈسکہ کے صدر منظور احمد اور جنرل سیکرٹری سید غلام عباس

نقوی نے یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتائی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مسئلہ کو صرف قومی اسمبلی میں پیش کرنے کا وعدہ ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کا واحد حل یہی ہے کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور مرزائیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کو توڑ موڑ کر پیش کرنے اور اس میں اپنی طرف سے اضافے کرنے کی حرکت ناقابل معافی ہے چنانچہ حکومت کو اسلام دشمن عناصر کے خلاف انتہائی سخت اقدام کرنا چاہیے۔ مولانا محمد فیروز خاں اور حاجی محمد فاضل نے بھی پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔

جمعیت طلبا اسلام

جمعیت طلبا اسلام لاہور کے رہنما محمد ریاض غوری نے ایک بیان میں کہا ہے کہ قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں جبکہ سارا ملک یہ کہہ رہا ہے کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے تو حکومت کو چاہیے کہ اسمبلی میں بل پیش کر کے فوراً قانون بنایا جائے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ تمام علما و طلبا کو رہا کیا جائے اور ان کے خلاف مقدمات واپس لیے جائیں۔ انہوں نے عوام سے بھی اپیل کی ہے کہ مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے اور ان کی کوئی چیز استعمال نہ کی جائے۔

لندن میں قادیانی رہنما چودھری ظفراللہ خان کی پریس کانفرنس کا مکمل متن

سر ظفراللہ خان نے ۵ر جون ۱۹۷۴ء بروز جمعرات بوقت گیارہ بجے دن بمقام سینٹ برائیڈ چرچ فلیٹ اسٹریٹ لندن عوامی رابطہ کی ایک کمپنی فورمین ہاؤس پبلک ریلیشنز لمیٹڈ کے زیر اہتمام ایک پریس کانفرنس منعقد کی' جس میں "پنجاب میں احمدیوں کے خلاف تشدد" کے موضوع پر پریس سے خطاب کیا۔ اس کانفرنس کی تفصیل ہمارے نمائندہ خصوصی لندن نے روانہ کی ہے جسے ہم من و عن قارئین کی

خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اس موقع پر سر ظفراللہ کے ہمراہ قادیانیوں کی لندن مسجد کے امام اور ان کی جماعت کے دوسرے افراد بھی آئے تھے۔ ہمارے نمائندہ خصوصی کے علاوہ اخبارات اور ذرائع ابلاغ کے مندرجہ ذیل نمائندے بھی موجود تھے۔

(۱) دی ٹائمز (مسٹر مارٹن ہکربی)
(۲) فنانشل ٹائمز (مسٹر مارٹن ہکربی)
(۳) سنڈے ٹائمز (مسٹر انتھونی میکرانھس۔ یہ صاحب اپنی پاکستان دشمنی میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں)
(۴) پریس ایسوسی ایشن
(۵) ایسٹرن ڈیلی پریس
(۶) دی امپیکٹ' پندرہ روزہ لندن (ایک حقیقی بین الاقوامی مسلم اخبار)
(۷) پاکستانی سفارت خانہ (جس کی نمائندگی ایک قادیانی سیکنڈ سیکرٹری ہدایت اللہ نے کی)
(۸) لندن مسجد قادیانی (جس کی نمائندگی اس کے امام بشیراحمد رفیق نے کی)
(۹) لندن براڈ کاسٹنگ کارپوریشن

سر ظفراللہ نے حاضرین کی شرکت کے شکریہ سے کانفرنس کا آغاز کیا۔ چند الفاظ میں اس کے انعقاد کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد اپنا تعارف کرایا کہ "میں پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ تھا' پھر یو این او کی جنرل اسمبلی کا صدر رہا۔ اس کے بعد انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس ہیگ کا رکن اور پھر صدر رہا۔ گزشتہ برس وہاں سے ریٹائر ہوا ہوں۔ تحریک احمدیہ کا ایک ممتاز رکن ہوں۔ یہ تحریک آج سے ۸۰ برس قبل اسلام کو خالص کرنے کی غرض سے شروع کی گئی تھی۔ اس تحریک کے ایک کروڑ (دس ملین) افراد مختلف ملکوں میں رہتے ہیں۔ برطانیہ میں اس کے دس ہزار افراد اور اکیس مراکز قائم ہیں"۔

اس تمہید و تعارف کے بعد سر ظفراللہ خان نے بتایا کہ "مئی کے آخری ہفتے

کے دوران میں پاکستان کے صوبہ پنجاب میں احمدیوں کے خلاف تشدد کی ایک لہر شروع ہوئی جو آج تک جاری ہے۔ ہماری جماعت کے افراد کو مسلسل تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ حکومت اور پولیس ان کا تحفظ کرنے میں ناکام رہی ہیں۔ حکومت پاکستان کو چاہیے کہ وہ اس بات کا اطمینان دلائے کہ پنجاب کی صوبائی حکومت اپنے فرائض کو پورا کرے گی اور اپنی آبادی کے تمام لوگوں کی جان و مال کے تحفظ کی ذمہ داری پوری کرے گی"۔

سر ظفراللہ خان نے مزید بتایا کہ "مئی کے تیسرے ہفتے کے دوران میں نشتر میڈیکل کالج کے ایک سو پچاس طلبا ریل گاڑی پر ملتان سے پشاور جا رہے تھے۔ راستے میں گاڑی جب ربوہ کے اسٹیشن پر رکی تو طلبا نے وہاں دنگا فساد کیا اور اسٹیشن پر جو احمدی موجود تھے' ان کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ ریل کو تین گھنٹے تک ربوہ کے اسٹیشن پر روکا گیا اور اس پورے عرصے میں طلبا کو کھلے بندوں دنگا فساد کرنے کا موقع دیا گیا۔ بالآخر جب ریل گاڑی روانہ ہونے لگی تو یہ طلبا چیلنج دے کر گئے کہ "ہم لوگ واپسی پر ۲۹ر مئی کو پھر یہاں سے گزریں گے اور دوبارہ تم لوگوں کی خبر لیں گے"۔ چنانچہ ۲۹ر مئی کو ان طلبا نے واپسی پر واقعی ربوہ اسٹیشن پر موجود احمدیوں کو دوبارہ نشانہ تشدد بنایا"۔

"اس کے بعد پنجاب کے دوسرے شہروں میں بھی ہمارے خلاف تشدد کا ایک سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔ آج تک ہمارے بیس سے زیادہ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہماری دس مسجدیں نذر آتش کی جا چکی ہیں۔ دو سو احمدیوں کے گھر جلائے جا چکے ہیں۔ تین سو سے زیادہ احمدیوں کی کاروباری اور صنعتی جائیدادوں کو لوٹ لیا گیا ہے۔ دو ہزار احمدی بے گھر ہو چکے ہیں۔ ربوہ میں' جو احمدیہ تحریک کا مرکز ہے' ۲۷ احمدیوں کو ناجائز طور پر گرفتار کیا جا چکا ہے اور انھیں اپنے وکیلوں سے مشورہ کرنے کے ابتدائی حق تک سے محروم کر دیا گیا ہے۔

پولیس کو حکم دیا گیا ہے کہ اندھا دھند ایک سو افراد کو گرفتار کر لیا جائے۔ یہ افراد خواہ کون ہوں مگر احمدی ہونے چاہئیں"۔

"پنجاب میں پولیس ایسے اجلاس میں مداخلت کرنے میں ناکام رہی ہے جو

لوگوں کو احمدیوں کے خلاف بھڑکانے کی غرض سے منعقد کیے گئے تھے۔ بعض ممتاز احمدیوں کو' جن میں کوئٹہ بلوچستان کے امیر تحریک بھی شامل ہیں' قتل کی دھمکیاں دی جا چکی ہیں"۔

"پنجاب اور بیرونی دنیا کے درمیان اطلاعات کا سلسلہ بہت محدود ہو چکا ہے۔ برطانیہ میں پاکستانیوں' پاکستان نژاد برطانوی شہریوں اور جماعت احمدیہ کے تمام اراکین کو پنجاب میں اپنے رشتہ داروں' دوستوں اور ہم مذہبوں کی سلامتی کے بارے میں سخت تشویش اور اضطراب ہے"۔

سر ظفراللہ خان نے کہا کہ "آج ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم عالمگیر انسانی برادری کی توجہ پنجاب کی صورت حال کی جانب مبذول کرائیں۔ میں بین الاقوامی اداروں مثلاً ایمنسٹی انٹرنیشنل' انٹرنیشنل ریڈ کراس' ہیومن رائٹس کمیشن' انٹرنیشنل کمیشن آف جیورسٹس اور رفاہ عامہ کے اداروں مثلاً OXFAM وغیرہ سے پرزور استدعا کرتا ہوں کہ پنجاب جا کر نقصانات کا جائزہ لیں اور امدادی ضروریات کا اندازہ لگائیں"۔

اس خطاب کے بعد مختلف نمائندوں نے سوالات کیے' جن کے سر ظفراللہ خان نے مندرجہ ذیل جوابات دیئے:

سوال (ٹائمز): آپ کی جماعت کے خلاف اس تشدد کی وجہ کیا ہے اور آپ کی جماعت کو فسادات کا نشانہ کیوں بنایا جا رہا ہے؟

جواب: "بعض ملاؤں اور دوسرے عناصر کی جانب سے ہمیں کافر کہا جاتا ہے' اس لیے ہم پر یہ تشدد کیا جا رہا ہے"۔

سوال (ٹائمز): جب سے فسادات شروع ہوئے ہیں' وزیر اعظم پاکستان نے اس معاملہ میں کوئی بیان دیا ہے؟

جواب: "فسادات کے شروع میں انہوں نے اصولی طور پر یقین دلایا تھا کہ سب شہریوں کی جان و مال کا یکساں تحفظ کیا جائے گا اور کسی کو بھی قانون سے بالاتر قرار نہیں دیا جائے گا لیکن اس بیان پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا اور نہ اس کے بعد وزیر اعظم نے بیان ہی دیا ہے"۔

سوال: کیا غیر احمدیوں کو بھی گرفتار کیا گیا ہے؟

جواب : ''نہیں' بالکل نہیں! کسی غیر احمدی کو حکومت نے گرفتار نہیں کیا''۔

سوال (ہدایت اللہ قادیانی سیکنڈ سیکرٹری پاکستانی سفارت خانہ) : کیا کرفیو کے اوقات میں بھی احمدیوں پر گولیاں چلائی گئی ہیں؟

جواب : ''ہاں! احمدیوں کو کرفیو کے اوقات میں بھی گولیوں سے ہلاک کیا گیا ہے''۔

سوال (ٹائمز) : آپ نے جو حالات بیان کیے ہیں' ان کے تحت اپ کا لائحہ عمل کیا ہوگا؟

جواب : ''میں بتا چکا ہوں کہ ہمیں عالمگیر رائے عامہ کو بیدار کرنا ہے اور ہم پر جو مظالم ہو رہے ہیں' ان کا تدارک کرنا ہے۔ امریکہ میں ہماری جماعت امریکہ کے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے ملاقی ہوئی ہے اور اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کو صورت حال سمجھا کر اس سے درخواست کی ہے کہ حکومت پاکستان پر دباؤ ڈالا جائے۔ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے ہماری جماعت کو بتایا ہے کہ یہ حالات پہلے ہی سے اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے علم میں ہیں۔ اسی طرح میں چاہتا ہوں کہ انگلستان میں احمدی لوگ برطانوی فارن آفس سے تعلق پیدا کریں اور برٹش پارلیمنٹ کے اراکین کی توجہ بھی اس جانب مبذول کرائیں تاکہ برطانوی حکومت بھی اپنا موثر کردار ادا کر سکے''۔

سوال (سنڈے ٹائمز) : کیا آپ کو اس بات کا بھی اندیشہ ہے کہ آپ کی جماعت کے لوگوں کے قبضہ میں جو کلیدی مناصب ہیں' موجودہ حالات کا ان پر کوئی اثر پڑے گا؟

جواب : ''نہیں' فی الحال ایسی کسی بات کا امکان نہیں ہے''۔

سوال (ٹائمز) : آپ نے اس پریس کانفرنس میں جن حالات کا انکشاف کیا ہے' ان سے متعلق آپ کی معلومات کا ذریعہ کیا ہے؟

جواب : ''جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں' پنجاب سے براہ راست اطلاعات کا کوئی سلسلہ نہیں ہے۔ ہم نے پنجاب میں اپنی جماعت کے جن لوگوں سے بھی ٹیلیفون پر بات کی ہے' انہوں نے یہی جواب دیا ہے کہ یہاں سب خیریت ہے۔ ان لوگوں پر پنجاب حکومت کا دباؤ ہے کہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہیں لیکن کراچی میں اپنی

جماعت کے لوگوں سے ٹیلیفون پر ہماری جو باتیں ہوئی ہیں' انہوں نے یہ معلومات فراہم کی ہیں جو میں نے یہاں بیان کی ہیں۔ مزید برآں اس دوران میں ہمارے جو لوگ پاکستان سے برطانیہ آئے ہیں' انہوں نے بھی یہ باتیں ہمیں بتائی ہیں"۔

سوال (ٹائمز): برطانیہ میں آپ کی جماعت کے کتنے لوگ ہیں اور کن کن علاقوں میں رہ رہے ہیں؟

جواب: "(قادیانی مسجد لندن کے امام سے مشورہ کے بعد) یہاں ہمارے دس ہزار افراد مقیم ہیں۔ زیادہ لوگ لندن اور مضافات میں ہیں۔ اس کے بعد چیمکنٹ' گیلن اور یارک شائر میں ہیں۔ دوسرے مقامات پر بھی ہیں۔ برطانیہ میں ہمارے ۳۱ مشن ہیں"۔

سوال (ٹائمز): آپ نے فسادات پنجاب کی تفصیل بیان کی ہے۔ براہ کرم اس کے خاص خاص نکات اور بالخصوص متعلقہ شہروں کے نام دوبارہ بتائیں تاکہ میں اچھی طرح ان کا نوٹس لے سکوں۔

جواب: اس سوال کے جواب میں سر ظفراللہ خاں نے اپنے بیان کی خاص خاص باتوں کو پھر بیان کیا۔

سوال (ٹائمز): آپ کی جماعت کے خلاف اس خاص موقع پر فسادات برپا کرنے کی کوئی خاص وجہ تو نہیں ہے؟

جواب: "ہاں! پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے (یہ فقرہ خاص زور سے طنزیہ انداز میں ادا کیا گیا) لہذا اس ملک میں خاص خاص موقعوں پر ہمیں ہدف ملامت اور نشانہ ستم بنایا جاتا ہے"۔

سوال (ٹائمز): خاص خاص موقعوں سے آپ کی کیا مراد ہے؟

جواب: "خاص طور پر انتخابات کے موقع پر ہم لوگوں کو ضرور چھیڑا جاتا ہے اور تنگ کیا جاتا ہے۔ مثلاً ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں جب ہماری قلیل لیکن انتہائی منظم جماعت کی مدد سے پیپلز پارٹی کامیاب ہوگئی تو ہم پر ملاؤں اور دوسرے مخالفانہ عناصر کی جانب سے اعتراضات اور نکتہ چینی کی گئی۔ میں یہ بات بطور خاص بتانا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے عوام کو ہم سے کوئی وجہ اختلاف یا کوئی نزاع نہیں ہے' یہ صرف چند

ملاؤں اور مختصر سے شرپسند عناصر کا کام ہے جو آئے دن ہمارے خلاف ہنگامے ہوتے رہتے ہیں"۔

سوال (ٹائمز): لیکن اب انتخابات کو تو چار سال کا زمانہ گزر چکا ہے۔

جواب: "سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ ۱۹۷۰ء کے انتخابات کے موقع پر جماعت اسلامی کو پورا یقین تھا کہ وہ انتخابات جیت لے گی اور پاکستان میں اپنی حکومت قائم کرلے گی' لیکن انتخابات میں اسے بہت بری طرح شکست ہوئی۔ اس کا صرف ایک (ایک کے لفظ پر انگلی اٹھا کر زور دیا گیا) نمائندہ نیشنل اسمبلی میں جا سکا۔ اس سے پہلے یہ جماعت ہمارے خلاف خاص طور پر سرگرم عمل رہی ہے۔ لیکن الیکشن میں اپنی شکست کے بعد اس جماعت نے ہمارے خلاف منافرت انگیزی کی مہم کو تیز کر دیا اور طلبا کو مسلسل ہمارے خلاف اکسایا جاتا رہا ہے۔ ابھی حال ہی میں جماعت اسلامی کے سربراہ مسٹر طفیل محمد (میاں صاحب کا پورا نام بھی انہوں نے لندن کی قادیانی مسجد کے امام سے پوچھ کر بتایا) ورلڈ مسلم لیگ' نام نہاد ورلڈ مسلم لیگ (رابطہ عالم اسلامی کا انگریزی نام دہرا کر اس کے ساتھ خاص طور پر نام نہاد (Called Theso) کا اضافہ کیا گیا) منعقدہ سعودی عرب میں شامل ہوئے۔ وہاں بھی انہوں نے ہمارے خلاف قراردادیں منظور کرائیں اور وہاں سے واپسی پر بھی پاکستان میں ہمارے خلاف نفرت انگیزی کی لہر کو تیز تر کر دیا۔ جگہ جگہ ہمارے خلاف تقریریں کیں اور طلبا کو اشتعال دلایا گیا جس کے نتیجے میں یہ فسادات ہوئے ہیں"۔

سوال (راقم الحروف): آپ نے بتایا ہے کہ آپ کی جماعت کے خلاف آپ کی بیان کردہ ہنگامہ آرائی کی ذمہ دار جماعت اسلامی ہے؟

جواب: "میں نے یہ تو نہیں کہا کہ جماعت اسلامی تنہا اس کی ذمہ دار ہے' دوسرے عناصر بھی ہیں لیکن جماعت کا اس میں سب سے زیادہ حصہ ہے"۔

سوال (راقم الحروف): چلئے یوں ہی سہی' لیکن میرا سوال یہ ہے کہ کیا آپ جانتے نہیں ہیں کہ تشدد اور غیر آئینی ذرائع جماعت اسلامی کے طریق کار میں شامل نہیں ہیں' بالخصوص آپ کی جماعت کے سلسلہ میں تو جماعت اسلامی کا آئینی موقف بالکل واضح ہے۔ وہ آپ کی جماعت کو پاکستان میں آئینی تحفظات دلانا چاہتی ہے۔ کیا

آپ جماعت اسلامی کے اس موقف سے واقف ہیں؟

جواب: "میں اس سے واقف نہیں ہوں"۔

سوال (راقم الحروف): آپ نے یہ بھی بتایا ہے کہ میاں طفیل محمد نے رابطہ عالم اسلامی کے اجلاس سے واپس آ کر طلبا کو آپ کی جماعت کے خلاف اکسایا' جس کے نتیجے میں ربوہ کے اسٹیشن پر ۲۹ر مئی کو فسادات ہوئے۔ کیا آپ اس کی تصدیق کر سکتے ہیں کہ میاں طفیل محمد صاحب ۲۹ر مئی کو یا اس سے قبل پاکستان لوٹ چکے تھے؟

جواب: (اس پر ظفراللہ خان نے قادیانی مسجد کے امام سے پوچھا کہ طفیل......... کب واپس آئے تھے) انہوں نے کہا کہ ہماری معلومات کے مطابق وہ یکم جون کو واپس پہنچے ہیں۔

سوال (راقم الحروف): تو پھر آپ یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ وہ رابطہ کے اجلاس سے واپس آ کر طلبا کو اکساتے رہے جس کے نتیجے میں ۲۹ر مئی کو فسادات کا آغاز ہوا؟

جواب: "(از ظفراللہ خان) اس دو تین روز کے تقدم اور تاخر سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ وہ ایک عرصہ سے ہمارے خلاف تشدد کی مہم چلا رہے ہیں"۔ اس جواب پر قادیانی مسجد سے "امام" بشیر احمد رفیق نے یہ اضافہ کیا:

"ابھی حال ہی میں ہمارے خلاف ایک اور تنظیم قائم ہوئی ہے' جس کا نام ہے "تحریک تحفظ ناموس رسول"۔ یہ تنظیم جماعت اسلامی اور احرار کے اشتراک سے قائم ہوئی ہے"۔

راقم الحروف: بس جناب آپ کا شکریہ' میں مزید کچھ پوچھنا نہیں چاہتا۔

ظفراللہ خان: شکریہ!

اس پر پریس کانفرنس ختم ہو گئی۔

ضروری تصریح: اس پریس کانفرنس کے انعقاد کی اطلاع عین وقت پر ملنے کے باعث اور پاکستان میں حالیہ فسادات میں مرزائیوں کی ستم رانیوں کی تفصیل معلوم نہ ہونے کے باعث سر ظفراللہ خان سے کچھ زیادہ سوالات نہ کیے جا سکے۔ مندرجہ بالا دو سوالات صرف اس لیے کیے گئے کہ صریح غلط بیانیوں پر کسی حد تک توجہ دلائی جا

سکے۔ یہ کانفرنس انگریزی میں ہوئی۔ (۱۰؍ جون' "وفاق" لاہور)

قانون و آئین میں "قادیانی" کی نشاندہی

قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ اقلیت قرار دینے کے دیرینہ مطالبہ کو بالآخر اس حد تک —— اور اپنی جگہ بہت اہم —— پذیرائی حاصل ہوگئی ہے کہ حکومت نے اس معاملہ کو قومی اسمبلی کے سامنے پیش کرنے کے فیصلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ فیصلہ بلاشبہ اس ضمنی مطالبہ کا بھی باعث بنا ہے کہ قومی اسمبلی سے رجوع کرنے کی صورت محض قرارداد نہیں ہونی چاہیے بلکہ مطالبہ کو عملی شکل دینے کے لیے مسودۂ قانون پیش کرنا چاہیے۔ یہ ضمنی مطالبہ بھی بہت اہم اور جائز ہے' لیکن اصل دیرینہ مطالبہ کی اس حد تک پذیرائی کے بعد یہ ضروری ہوگیا ہے کہ اس کے محض اعادہ و تکرار پر اکتفا نہ کیا جائے بلکہ پوری سنجیدگی سے یہ جائزہ بھی لیا جائے کہ اس مطالبہ کو قانون و آئین کا باقاعدہ حصہ بنانے کے لیے کس نوعیت کی کارروائی ضروری ہے؟ دوسرے الفاظ میں مسودۂ قانون کیسا ہونا چاہیے تاکہ مسلمانوں کے دیرینہ مطالبہ کا اصل مقصد بہ تمام و کمال پورا ہو جائے۔

اس گزارش کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی ہے کہ ۲۱ سال پہلے جب پنجاب میں "قادیانی تحریک" کے بارے میں عدالتی تحقیقات ہوئی تھی تو تحقیقاتی کمیشن کے ایک رکن مسٹر محمد منیر نے مسلمان کی تعریف کا سوال اٹھا کر اپنی طرف سے علمائے کرام کو پریشانی سے دوچار کرنے کی کوشش کی تھی اور اس پہلو کو تحقیقات کے دوران میں اور پھر اپنی رپورٹ میں بھی بہت اچھالا تھا کہ علمائے کرام مسلمان کی کوئی متفقہ تعریف کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ اگرچہ اس ساری کوشش کا ایک بنیادی مقصد علمائے کرام کا استخفاف تھا۔ بہرحال اس تجربہ سے سبق نہ سیکھنا اور عبرت حاصل نہ کرنا بھی کوئی دانش مندانہ اقدام نہیں ہوگا اور یہ مقصد اسی طرح حاصل ہوسکتا ہے کہ اب "قادیانی" کی قانون و آئین میں نشاندہی اس قدر جامعیت اور صراحت سے کر دی جائے کہ کسی بھی قادیانی کے لیے الفاظ و اصطلاحات کے پردے میں اپنی اصلیت کو مستور رکھنا ناممکن ہو جائے۔

اس ضرورت کی اہمیت کا اندازہ ان اخباری اشتہارات سے بھی ہو جاتا ہے جو اہل ربوہ نے انہی دنوں شائع کرائے ہیں' جن میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی تھی کہ ختم نبوت کے سلسلہ میں ان کے عقاید کسی طرح بھی عامتہ المسلمین سے مختلف نہیں ہیں لیکن جب واقف حال حلقوں نے حقیقت حال کی مستند حوالوں سے وضاحت کی تو یہ معلوم ہوا کہ اہل ربوہ نے عامتہ المسلمین کو گمراہ کرنے کے لیے اپنے معتقدات کا کتنا حصہ ظاہر کیا تھا اور کتنا حصہ چھپانے کی کوشش کی تھی؟

اس پس منظر میں جہاں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے اصل مطالبہ پر زور دینے کی تحریک---- پرامن اور قانون کی حدود کے اندر---- جاری رکھی جائے' وہاں اس مطالبہ کو قانونی اور آئینی شکل دینے کے لیے دو محاذوں پر بلا تاخیر بھرپور توجہ کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ ایک محاذ ارکان اسمبلی سے انفرادی رابطہ کا ہے اور ان سے عامتہ المسلمین کے مطالبہ کی پوری حمایت کرنے کی ٹھوس ضمانت حاصل کرنی چاہیے۔ دوسرا محاذ قانون و آئین کے ماہرین سے مشورہ کرنے کا ہے تاکہ جب قومی اسمبلی میں اس معاملہ کے سلسلہ میں مسودۂ قانون پیش کرنے کا مرحلہ آئے تو وہ مقصد کسی ابہام اور تاویل کے بغیر پورا ہونے کی ٹھوس اور مثبت صورت نکل آئے' جس پر صحیح العقیدہ مسلمان شروع سے زور دیتے آئے ہیں اور جس کی خاطر وہ گاہے گاہے غیر معمولی سختیاں بھی برداشت کرنے پر مجبور ہوتے رہے ہیں۔ ("وفاق" ۱۰ر جون کا اداریہ)

۱۲ر جون کے اخبارات کی رپورٹ

پنڈی اسلام آباد کے علماء رہا

صوبائی وزیر اعلیٰ محمد حنیف رامے کی ہدایت پر گزشتہ رات ۱۴ علماء کو ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی سے رہا کر دیا گیا ہے۔ ان حضرات کو ڈیفنس آف پاکستان رولز اور تحفظ امن عامہ آرڈی نینس کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔ وزیر اعلیٰ کی ہدایت گزشتہ روز ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ حسن رضا پاشا کو موصول ہوئی تھی۔ ڈسٹرکٹ جیل کے سپرنٹنڈنٹ

نے کل آدھی رات کے بعد اسلام آباد سٹی اور چھاؤنی کے علاقوں میں واقع ان کی رہائش گاہوں پر پہنچایا۔ جن علماء کو رہا کیا گیا ہے ان کے نام یہ ہیں: کھوٹہ کے مولوی محمد اکرم' اسلام آباد کے مولانا عبداللہ' قاری سیف اللہ اور قاری غلام حیدر خطیب' راولپنڈی سٹی کے مولانا غلام اللہ خان' مولانا عبدالخالق' قاری سعید الرحمٰن' قاری سید اکبر خطیب' قاری محمد امین' مولانا احسان الحق' مولانا حبیب الرحمٰن بخاری' مولانا عبدالستار اور کیلیاں مسجد کے مولانا حبیب الرحمٰن۔ پی پی آئی کے مطابق علماء کے ایک وفد نے گزشتہ پیر کو وفاقی وزیر نشریات و اطلاعات اور اوقاف و حج مولانا کوثر نیازی سے ملاقات کی اور ان کی توجہ علمائے کرام کی گرفتاری کی طرف مبذول کرائی تھی۔

سرحد اسمبلی کی قرارداد

آپ نے سرحد اسمبلی کی قرارداد کل کی کارروائی میں پڑھی جس میں درج تھا کہ وہ جمعیتہ العلماء اسلام کے رکن نے پیش کی۔ جنگ کراچی ۱۲؍ جون کی خبر یہ ہے کہ یہ نیپ کے امیرزادہ اور پیپلزپارٹی کے حق نواز خان نے پیش کی۔ بہرحال قرارداد نعرہ ہائے تکبیر کی فضا میں متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

سرحد اسمبلی نے آج متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں سفارش کی گئی ہے کہ ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے والوں کو اقلیتی فرقہ قرار دیا جائے۔

آج سرحد اسمبلی میں وقفہ سوالات کے بعد اپوزیشن اور حکومتی پارٹی کی جانب سے ایک قرارداد پیش کی گئی۔ حکومت کی جانب سے یہ قرارداد صوبائی وزیر صحت حق نواز خان اور اپوزیشن کی جانب سے نیپ کے امیرزادہ خاں نے پیش کی۔ لیکن اس پر یہ فیصلہ ہوا کہ قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف دونوں مل کر اس قرارداد کا مسودہ تیار کریں۔ متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

چونکہ پاکستان کی عوام کا متفقہ مطالبہ ہے کہ مرزائی جو احمدیوں اور قادیانیوں پر مشتمل ہیں عقیدۂ ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں اس لیے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ یہ ایسا مطالبہ ہے کہ جس سے کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا اس لیے

یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس عوامی مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے آئین میں ترمیم کرائے تاکہ مذکورہ فرقہ کو اقلیتی غیر مسلم فرقہ قرار دیا جائے اور ایسے تحفظات کیے جائیں کہ وہ پاکستان کے سیاسی اور انتظامی امور پر اثر انداز نہ ہوسکیں۔ اس قرارداد کی منظوری کے فوراً بعد ختم نبوت زندہ باد اور اللہ اکبر کے نعرے لگائے گئے۔ اس قرارداد پر اظہار خیال کرتے ہوئے مسٹر عنایت اللہ نے کہا کہ ہر مسلمان کو ربوہ کے واقعہ پر افسوس ہے اور سب ہی اس واقعہ پر اظہار نفرت کرتے ہیں۔ اس معاملے کی تحقیقات عدالت کر رہی ہے۔

ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کے لیے اقدامات

ایک سرکاری ذریعہ نے بتایا ہے کہ حکومت نے ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کا فیصلہ کرلیا ہے اور اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ضروری اقدامات بھی شروع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ ربوہ شہر میں سرکاری ملازمین کی تعداد میں قادیانیوں اور مسلمانوں کی بنیاد پر توازن پیدا کیا جا رہا ہے۔ نیز ربوہ میں دو بڑے قطعات اراضی مسلمانوں کی آباد کاری کے لیے مخصوص کر دیئے گئے ہیں جن کا مجموعی رقبہ ۱۳۵ ایکڑ ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق حکومت پنجاب نے ربوہ میں موجود سرکاری ملازمین کا سروے مکمل کرلیا ہے۔ یہ سروے اس مقصد کے لیے کیا گیا ہے کہ یہ معلوم ہو سکے کہ ربوہ میں کتنے قادیانی ملازمین موجود ہیں۔ حکومت پنجاب کے علاوہ وفاقی حکومت نے بھی اپنے محکموں کا سروے مکمل کر لیا ہے کہ ربوہ میں وفاقی حکومت کے ملازمین کی تعداد کتنی ہے۔ اب اس میں توازن پیدا کرنے کے لیے ضروری اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اس بات کا اہتمام کیا جائے گا کہ کسی بھی شعبہ میں قادیانی اپنی تعداد کی نسبت سے زیادہ نہ ہوں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حکومت اس بات کا ارادہ رکھتی ہے کہ ربوہ شہر میں رہائشی پلاٹ غیر قادیانیوں کو بھی دیئے جائیں۔ یہ پلاٹ بلاتخصیص فرقہ دیئے جائیں گے۔ یہ تجویز بھی زیرغور ہے کہ ربوہ کی بلدیاتی حدود بڑھا دی جائیں اور اس میں ربوہ شہر کے بعض نواحی علاقے موضع چمن عباس وغیرہ شامل کر لیے جائیں۔ ایک سرکاری ذریعہ کے مطابق یہ تمام اقدامات اس لیے کیے جا رہے ہیں تاکہ حکومت کے اس فیصلہ

کو عملی جامہ پہنایا جا سکے کہ ربوہ پاکستان کے کسی بھی دوسرے شہر کی طرح ایک کھلا شہر ہے۔

تحریک خاکسار

متحدہ محاذ کی مرکزی کمیٹی کے رکن بار ایسوسی ایشن کے صدر اور خاکسار تحریک کے صوبائی صدر محمد اشرف خان نے اپنے ایک بیان میں عامتہ المسلمین سے اپیل کی ہے کہ مجلس عمل کے فیصلہ کے مطابق مکمل طور پر قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔ انہوں نے کہا ہے کہ بار ایسوسی ایشن ملتان کے چند ارکان قادیانی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ بار کا اجلاس عام بلا کر ان ارکان کا مکمل سماجی بائیکاٹ کیا جائے گا۔

اصغر خان

تحریک استقلال کو حکومت بنانے کا موقع دیا گیا تو برسراقتدار آنے کے پہلے روز ہی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے گا۔ ان خیالات کا اظہار تحریک استقلال کے سربراہ ایئرمارشل (ریٹائرڈ) اصغر خان نے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی طرف سے منظور کردہ قرارداد پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط فہمی ان کی پریس کانفرنس کی غلط اور گمراہ کن رپورٹنگ کی بنا پر ہوئی ہے۔ تحریک استقلال کے سینئر نائب صدر وزیر علی کی طرف سے جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ اصغر خان کا موقف قادیانیوں کے بارے میں بالکل واضح ہے اور انہوں نے واقعہ ربوہ کے اگلے روز ہی ہری پور ہزارہ میں ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ شریعت کی رو سے قادیانی ایک غیر مسلم اقلیت ہیں۔ انہوں نے پریس ریلیز میں الزام عائد کیا کہ حکومت بعض ذاتی مقاصد حاصل کرنے کے لیے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مسئلہ پر تاخیر کر رہی ہے۔

تحریک استقلال کے ایک دوسری پریس ریلیز میں رکن قومی اسمبلی و سیکرٹری اطلاعات مسٹر احمد رضا قصوری نے کہا کہ ایئرمارشل (ریٹائرڈ) اصغر خان نے قادیانیوں کو کبھی مسلمان قرار نہیں دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جماعت قادیانیوں کو اقلیت

قرار دلائے گی مگر اس نوعیت کا کوئی مطالبہ حکومت سے نہیں کرے گی۔

جاوید ہاشمی

طالب علم رہنما پنجاب سٹوڈنٹس فیڈریشن کونسل کے چیئرمین جاوید ہاشمی نے بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کے موجودہ مسئلہ پر عوام اپنا فیصلہ دے چکے ہیں اور حکومت کو اس کی روشنی میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر عوام کے جذبات و احساسات کی قدر کرنی چاہیے۔ اس ضمن میں وزیراعظم نے جن غیر ملکی سازشوں کا ذکر کیا ہے' ان لوگوں کو بے نقاب کیا جائے تاکہ عوام کو پتہ چل سکے کہ کون محب وطن ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ عوام پر اس مسئلہ کی اہمیت کی وضاحت کرنے اور ان عقائد سے باخبر رکھنے کے لیے میدان عمل میں آئے ہیں اور ان کو تمام طلباء کی مکمل حمایت حاصل ہے مگر افسوس کا مقام ہے کہ عوام کے ساتھ طلبا کے رابطہ میں رکاوٹیں کھڑی کی جا رہی ہیں اور طلباء کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا ہم تشدد نہیں کرنا چاہتے' پرامن طور پر عوام تک اپنے خیالات پہنچانا چاہتے ہیں' جس کا ہمیں حق حاصل ہے۔ اس سلسلہ میں ہم اراکین اسمبلی سے رابطہ قائم رکھے ہوئے ہیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ طلباء کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے رکاوٹیں ختم کرے۔ قبل ازیں انہوں نے ریلوے سٹیشن پر ایک ہجوم سے بھی خطاب کیا اور کہا کہ ختم نبوت کا نعرہ لگانے پر ہمیں انتشار پسند کہا جا رہا ہے۔ حالانکہ یہ نعرے عوام کے جذبات کا اظہار ہیں۔

خانپور میں خطاب

طالب علم رہنما جاوید ہاشمی نے اعلان کیا ہے کہ اگر حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہ دیا تو طلباء اس حکومت کے اقتدار کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیں گے۔ ریلوے سٹیشن خانپور پر ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہمارے نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی آخر الزماں ہیں۔ جو ان کی ختم نبوت کو تسلیم نہیں کرتا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مذہبی معاملہ ہے' سیاسی نہیں اور طلباء کبھی کسی سیاست دان کو اس امر کی اجازت

نہیں دیں گے کہ وہ ان کے جذبات سے کھیلے۔ انہوں نے عوام کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے علاقے کے رکن اسمبلی پر دباؤ ڈالیں کہ وہ قادیانیوں کو الگ غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد کی حمایت کرے۔ انہوں نے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ اکثریت کا مطالبہ تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں اور قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ جاوید ہاشمی نے اعلان کیا کہ طلباء ختم نبوت کے لیے اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے۔

نصیراے شیخ

کل اشتہار شائع ہوا تھا۔ اس کے جواب میں آج مجلس عمل لائل پور کا یہ اشتہار اخبار میں شائع ہوا۔

نصیراے شیخ چیئرمین کالونی ملز وضاحت فرمائیں

چیئرمین بورڈ آف ڈائریکٹرز' کالونی ملز ملتان نصیراے شیخ' نے قومی اخبارات میں ایک اشتہار شائع کرایا ہے جس میں انہوں نے قادیانیت کے دونوں گروہوں "ربوہ" اور "لاہوری" سے بریت کا اعلان کرتے ہوئے اپنے مسلمان ہونے کا یقین دلایا ہے۔ یہ اعلان مبہم اور قادیانیوں کی روایت کے مطابق مشکوک ہے' اس لیے حسب ذیل امور کی وضاحت کے بغیر عام مسلمان "کالونی ملز" اور ان کے دوسرے اداروں کا بائیکاٹ ختم نہیں کر سکتے اور نہ ہی ان کو مسلمان تصور کر سکتے ہیں۔

(۱) کیا ان کا کوئی تعلق کبھی مرزائیت سے رہا ہے؟

(۲) اگر رہا ہے تو انہوں نے کب اور کس وجہ سے یہ تعلق منقطع کیا ہے؟

(۳) کیا کبھی انہوں نے اس اعلان کے بعد ان دونوں تنظیموں کو کوئی چندہ دیا؟

(۴) اس وقت وہ مرزا غلام احمد جن کا دو ٹوک اعلان ہے کہ وہ خدا کا نبی اور رسول ہے اس کے متعلق ان کا کیا عقیدہ ہے؟ کیا وہ مرزا غلام احمد کو کاذب' کافر اور مرتد کہتے اور سمجھتے ہیں اور اس کا اعلان کرتے ہیں۔

ان امور کی وضاحت کے بعد ہی نصیراے شیخ کی حیثیت متعین ہوگی اور جب تک وہ یہ وضاحت نہیں کریں گے "کالونی ملز" اور اس کے دوسرے اداروں کا بائیکاٹ جاری رہے گا۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت' لائل پور

مرزائیوں کے بھیانک عزائم کی نقاب کشائی کے لیے

جلسے

آج ۱۱ر جون بروز جمعۃ المبارک

- مسجد جی بلاک وحدت کالونی اڑھائی بجے بعد نماز جمعہ
- مدینہ مسجد چراغ پارک شاد باغ تین بجے بعد نماز جمعہ
- سمن آباد (کل جماعتی) اڑھائی بجے بعد نماز جمعہ
- یتیم خانہ ---- ساڑھے پانچ بجے بعد نماز عصر
- نورانی مسجد گلی نمبر ۲۱' قلعہ لچھمن سنگھ (راوی روڈ) ۹ بجے بعد نماز عشاء

مقررین

(۱) ظفر جمال بلوچ (۲) نعیم سرویا (۳) ارباب عالم (۴) حافظ شفیق الرحمان
(۵) احسان اللہ وقاص (۶) اکمل جاوید (۷) مسعود کھوکھر (۸) ضیاء اللہ خان
(۹) منصور الحمید (۱۰) اقبال خان (۱۱) سہیل بٹ (۱۲) نعمت اللہ

اسلامی جمعیت طلبہ' لاہور

سرراہے

آپ نے بھی کبھی نہ کبھی ضرور دیکھا یا سنا ہوگا کہ کسی چور کا راز کھل جانے پر جب اہل خانہ بیدار ہو جاتے اور شور مچا دیتے ہیں کہ "چور چور" تو عیار چور بھی ان کے ساتھ شامل ہو جاتا اور چور چور کا شور مچانے لگتا ہے۔ ایک دفعہ پنجاب میں ایسا ہی واقعہ پیش آیا تو محلے کے جمع شدہ لوگوں نے اپنے میں ایک اجنبی شخص کو دیکھ کر پکڑ لیا اور اس کی خوب مرمت کی۔ لوگ اس کی ٹھکائی کرتے جاتے اور کہتے جاتے تھے کہ "ویکھو جی کی زمانہ آگیا اے' چور وی کہندے چور چور"۔

یہ واقعہ ہمیں ایک مقامی قادیانی ہفت روزہ کی اس گزارش پر یاد آیا جو اس نے اپنی ۱۷ جون کی اشاعت میں نوائے وقت اور دیگر تمام قومی اخبارات سے کی ہے اور طرفہ تماشا یہ کہ صدق دل کے ساتھ کی ہے حالانکہ ہماری دانست میں صدق کی کوئی قسم ایسی نہیں جس سے اس ہفت روزہ اور اس کے ہم مسلکوں کا کوئی دور کا بھی واسطہ ہو' نہ صدق لسانی سے ان کا کوئی تعلق ہے' نہ صدق عملی سے ان کی کچھ شناسائی ہے اور نہ صدق دلی سے ان کا کوئی رابطہ ہے۔ اگر کسی کو یقین نہ آئے تو ان کا لٹریچر اور ان کے قول و فعل کا تضاد بطور دلیل پیش کیا جا سکتا ہے۔

ہفت روزہ مذکور نے اپنے گزارش نامے میں پہلے تو "نوائے وقت" کو ہدف تنقید بنایا ہے اور لکھا ہے کہ آخر موجودہ حکومت کے سخت مخالف اخبار کو ایک دم کیا سوجھی کہ وہ حکومت کا اتنا خیرخواہ ہوگیا ہے۔ یقیناً اس خیرخواہی میں بھی بدخواہی ہے جو وقت ظاہر کر دے گا۔

ہم نہیں سمجھتے کہ حکومت کی خیرخواہی سے ہفت روزہ کی کیا مراد ہے؟ اور وہ بدخواہی کیا ہے جو وقت پر ظاہر ہو کر رہے گی؟ اتنا ضرور عرض کریں گے کہ حکومتیں آنی جانی ہوتی ہیں' اس لیے ان کی خیرخواہی یا بدخواہی کبھی ہمارے پیش نظر نہیں رہی۔ البتہ اس پر ہمیں فخر ہے کہ ہم ملک و قوم کے ہمیشہ خیرخواہ رہے ہیں اور انشاء اللہ ہمیشہ خیرخواہ رہیں گے اور قادیانیوں کے متعلق ہم نے حکومت کو جو مشورہ دیا ہے اس میں بھی حکومت کی خیرخواہی کا کوئی پہلو ہمارے سامنے نہ تھا اور نہ ہے۔ ہم نے اپنے اس مشورے میں ملک و قوم کے مفاد میں جو بات سمجھی ہے اس کا اظہار کیا ہے۔

ہفت روزہ مذکور نے یاد دلایا ہے کہ "پاکستان کی تخلیق میں کون سی بنیادی کڑی تھی یہی کہ---- ہر مسلمان مسلم لیگ کا ممبر ہو سکتا ہے" اور مسلمان کی تعریف قائداعظمؒ نے یہ کی تھی کہ جو شخص اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا ہے..... اسی اصول کو نوائے وقت کے بانی ایڈیٹر محترم حمید نظامی مرحوم نے جزو ایمان اور حرز جان بنائے رکھا لیکن اب تو ان کی خلد آشیاں روح بھی تڑپ رہی ہوگی کہ جس باغ کی آبیاری انہوں نے محنت شاقہ سے کی تھی' اس باغ کی جڑیں ان کے اپنوں ہی کے ہاتھوں سے

کٹ رہی ہیں۔

بالکل بجا کہ پاکستان کی تخلیق میں بنیادی کڑی یہی تھی کہ ہر مسلمان مسلم لیگ کا ممبر بن سکتا ہے۔ یہ تو نہیں تھی کہ ایک غیر مسلم اقلیت کے افراد بھی مسلم لیگ کے ممبر بن سکتے ہیں اور پھر قائداعظمؒ نے مسلمان کی جو تعریف کی تھی وہ بھی بالکل ٹھیک تھی۔ اس کو ہم نے اس وقت بھی تسلیم کیا تھا اور اب بھی تسلیم کرتے ہیں لیکن کیا کیا جائے قادیانیوں کا کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان نہیں بلکہ کچھ اور کہلوانا پسند کرتے ہیں' اس لیے وہ قائداعظمؒ کی بیان کردہ مسلمان کی تعریف سے باہر ہیں۔

باقی رہی محترم حمید نظامی مرحوم کے حرز جاں والی بات تو ہمیں اس میں کوئی شک نہیں کہ نوائے وقت کی پالیسی کے جو اصول انہوں نے طے کر دیئے تھے ہم انہی پر عمل پیرا ہیں اور اس پاک ملک کو اسی طرح پاک دیکھنا چاہتے ہیں' جس طرح پاک دیکھنے کی ان کی خواہش تھی اور جس کے لیے انہوں نے اپنی زندگی میں پوری کوشش کی اور اب ان کے بعد ہمارا فرض ہے کہ کوشش کریں۔

آخر میں موصوف نے نوائے وقت اور دیگر تمام قومی اخبارات سے یہ گزارش کی ہے کہ "وہ ملک دشمن گروہوں کا آلہ کار نہ بنیں اور مسلمان قوم کے اتحاد کو پارہ پارہ نہ کریں۔ یہ دولت پھر فراہم نہ ہوگی"۔

ہمیں یقین ہے کہ موصوف کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ ہم ملک دشمن گروہوں کا آلہ کار بننے کے بجائے اس کوشش میں ہیں کہ ملک دشمن گروہ کو اپنی صفوں سے ہی نکال دیں کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ اب رہا مسلمان قوم کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کا سوال تو قادیانیوں کا لٹریچر پڑھنے اور ان کے ماضی و حال کا جائزہ لینے کے بعد ہم اس کے سوا کیا کہہ سکتے ہیں کہ "چور دی کہندے چور چور"۔

ع چہ دلا در است وزدے کہ بکف چراغ دارد

نوائے وقت کے دو ادارتی نوٹ

پٹھانوں کی طرف سے دینی حمیت کا مظاہرہ

وزیراعظم بھٹو نے ۱۳ر جون کو قوم کے نام اپنی "ختم نبوت" والی نشری تقر

میں نام لیے بغیر صوبہ سرحد کے سابق وزیراعلیٰ مفتی محمود کو طعنہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ وہ نو ماہ وزیراعلیٰ رہے لیکن صوبائی اسمبلی سے "ختم نبوت" پر قرارداد منظور نہ کروا سکے۔ انہیں کس نے منع کیا تھا؟ اس کا جواب مفتی محمود نے تو ٹیکنیکل دیا تھا کہ یہ صوبائی نہیں مرکزی مسئلہ ہے اور اس ضمن میں صرف قومی اسمبلی ہی قانون بنا سکتی ہے لیکن بھٹو صاحب کو صوبہ سرحد کی صوبائی اسمبلی کی طرف سے اس کی اولین فرصت میں مسکت جواب مل گیا ہے۔ صوبہ سرحد کی اسمبلی کے بجٹ کے عین پہلے روز ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی ہے، جس میں وفاقی حکومت سے سفارش کی گئی ہے کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، خواہ ان کا تعلق قادیان یعنی ربوہ سے ہو یا لاہوری پارٹی سے۔ سردار گنڈا پور وزیراعلیٰ سرحد نے بتایا کہ یہ قرارداد اس موضوع پر بہت سی قراردادوں پر غور اور حزب اختلاف کے لیڈر ارباب سکندر کے ساتھ مشورے کے بعد پیش کی گئی تھی۔

اس دینی حمیت کے مظاہرہ پر صوبہ سرحد کی اسمبلی مبارک باد کی مستحق ہے۔ اس نے یہ قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کر کے باقی تینوں صوبائی اسمبلیوں اور مسٹر بھٹو کو آزمائش میں ڈال دیا ہے کیونکہ پنجاب و سندھ میں تو پیپلزپارٹی کی اکثریتی وزارتیں ہیں اور بلوچستان میں بھی عام انتخابات میں ایک بھی نشست نہ جیتنے کے باوجود حکمران جماعت ہی وزارتی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے ہے۔ اتفاق سے اس وقت یہ تینوں صوبائی اسمبلیاں بھی سیشن میں ہیں۔ انہیں بھی سرحد کی صوبائی اسمبلی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حب رسولؐ اور قوت ایمانی کا ثبوت دے کر ایسی ہی قراردادیں منظور کر کے مسٹر بھٹو کے مشن کو تقویت پہنچا کر سعادت دارین حاصل کرنی چاہیے۔

سرکاری ملازمین سے ڈیکلیریشن حاصل کریں

بجٹ سیشن کے فوراً بعد جولائی کے پہلے ہفتے میں قومی اسمبلی قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے بارے میں بل یا قرارداد پر غور کر رہی ہے۔

وزیراعظم بھٹو وزیراعلیٰ پنجاب حنیف رامے وفاقی وزیر اطلاعات مولانا نیازی وغیرہ دو ٹوک الفاظ میں یہ اعلان کر کے حکومت کا موقف واضح کر چکے ہیں کہ ختم

نبوت میں یقین نہ رکھنے والا مسلمان نہیں۔ اب صوبہ سرحد کی اسمبلی نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی سفارش بھی کر دی ہے۔ ان حالات میں مرکزی اور صوبائی حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ ہر سرکاری ملازم سے اس مفہوم کا ڈیکلریشن حاصل کریں کہ وہ احمدی یا قادیانی ہے یا نہیں۔ کسی زمانے میں حکومت پاکستان نے جماعت اسلامی کے سلسلے میں بھی اسی مفہوم کے ڈیکلریشن سرکاری ملازمین سے حاصل کیے تھے۔

۲۲ر جون کے اخبارات

حکومتی اعلیٰ سطح کا اجلاس مری میں

وزیراعظم بھٹو کی صدارت میں کل مری میں اعلیٰ سطح کا ایک اجلاس منعقد ہو رہا ہے جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مسئلے پر مزید غور و خوض کیا جائے گا' صوبائی وزیر اعلیٰ اجلاس میں شرکت کے لیے راولپنڈی چلے گئے ہیں' جہاں سے وہ کل مری جائیں گے۔ انہیں وزیراعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے طلب کیا ہے۔ اعلیٰ سطحی اجلاس صبح دس بجے شروع ہوگا اور اس کی ایک سے زائد نشستیں متوقع ہیں۔ اجلاس میں وفاقی وزرا شیخ محمد رشید' مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ' مسٹر جے اے رحیم' وزیر داخلہ خان عبدالقیوم خان اور مسٹر خورشید حسن میر کے علاوہ اعلیٰ فوجی و سول حکام بھی شرکت کریں گے۔ پنجاب پیپلز پارٹی کے صدر ملک معراج خالد اور دیگر صوبوں سے پارٹی کے صدر بھی اجلاس میں شرکت کریں گے۔

معلوم ہوا ہے کہ مجوزہ اجلاس میں قادیانیوں کو اقلیتی فرقہ قرار دینے کے بارے میں سواد اعظم کے پرزور مطالبے کو ٹھوس عملی شکل دینے پر غور کیا جائے گا۔ واضح رہے کہ ۳۰ر جون کو قومی اسمبلی کا بجٹ اجلاس ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد وزیراعظم بھٹو کی نشری تقریر کے مطابق قادیانیوں کو اقلیتی فرقہ قرار دینے کے مسئلے پر قومی اسمبلی میں بحث ہوگی۔ اجلاس میں وزیراعظم بھٹو نے اس مجوزہ بحث میں حصہ لینے والے پیپلز پارٹی کے ارکان کو پارٹی ڈسپلن سے آزاد کر کے اپنے ضمیر کے مطابق لائحہ عمل اختیار کرنے کی ہدایت کی ہے' تاہم توقع ہے کہ قومی اسمبلی کے اجلاس سے

قبل پارٹی کی پارلیمانی پارٹی کا اجلاس ہوگا۔

حضرت مفتی محمود صاحب

متحدہ جمہوری محاذ کے مرکزی نائب صدر اور صوبہ سرحد کے سابق وزیراعلیٰ مولانا مفتی محمود نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی نیم عسکری تنظیموں فرقان فورس اور خدام الاحمدیہ پر پابندی عائد کی جائے۔ انہوں نے ایک ملاقات میں کہا کہ حکومت نے پختون زلے اور بلوچ ورنا پر پابندی عائد کر دی ہے۔ اس لیے حکومت کو قادیانیوں کی عسکری تنظیموں پر بھی پابندی عائد کر دینی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم نے اپنے خطاب میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا ذکر کیا ہے لیکن مجلس تحفظ ختم نبوت کے دوسرے مطالبات مثال کے طور پر قادیانیوں کو کلیدی ملازمتوں سے الگ کرنے' مرزا ناصر احمد اور چودھری ظفر اللہ کو گرفتار کر کے مقدمہ چلانے پر کوئی بات نہیں کی۔ انہوں نے کہا سرحد اسمبلی نے جمعیت علمائے اسلام کے ایک رکن کی قرارداد پر قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی سفارش کر کے جہاں ملی غیرت کا ثبوت دیا ہے' وہاں یہ بات بھی واضح ہوگئی ہے کہ صوبائی حکومت صوبائی اسمبلیوں کے بجائے اقلیت قرار دینے کے اختیارات صرف وفاقی حکومت کے ہاتھ میں ہیں۔ مولانا مفتی محمود نے کہا کہ نوے سالہ خان عبدالغفار خان پر پابندی ختم کرنے کا فیصلہ خوش آئند ہے۔ تاہم پابندیاں ختم نہیں کی گئیں بلکہ پابندیوں کی میعاد گزر گئی' ان میں توسیع نہیں کی گئی۔ مولانا نے کہا کہ وزیراعظم کو قتل کرنے کی مبینہ سازش کی تفصیلات قوم کے سامنے پیش کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے مطابق پانچ ماہ پہلے اس قسم کی سازش کی گئی مگر اتنے طویل عرصہ کے بعد اس سازش کا انکشاف اس وقت کیا گیا جب ولی خان کی طرف سے اپنے اوپر قاتلانہ حملہ کے واقعات کو منظر عام پر لایا گیا۔

پارلیمنٹ اور قادیانی کیس

باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قادیانیوں کا مسئلہ آخری فیصلے کے لیے پارلیمنٹ میں پیش ہوگا۔ پارلیمنٹ کا اجلاس جولائی میں ہونے کی توقع ہے۔ وزیراعظم نے اپنی نشری تقریر میں کہا تھا کہ قادیانیوں کے مسئلے کا فیصلہ قومی اسمبلی کرے گی لیکن

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق اس مسئلے پر سینٹ بھی غور کرے گی۔ قومی اسمبلی اور سینٹ کے الگ الگ اجلاس جولائی کو شروع ہونے کا امکان ہے۔ اس کے بعد قومی اسمبلی اور سینٹ کا مشترکہ اجلاس ہوگا جس میں قادیانیوں کے مسئلے پر قطعی فیصلہ کیا جائے گا۔

چنیوٹ

پنجاب یونیورسٹی یونین کے صدر مسٹر فرید پراچہ نے کہا کہ حکومت ختم نبوت کے مسئلہ کو سنگین بنا کر کھٹائی میں ڈالنا چاہتی ہے اور اسے مزید طول دے کر مرزائیوں کو مسلمانوں پر مسلط کرنا چاہتی ہے وہ گزشتہ روز یہاں منوں ہال میں اسلامی جمعیت طلبہ کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تحریک طلبہ نے شروع کی تھی اور طلبا اسے پایہ تکمیل تک پہنچا کر دم لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر یہ مسئلہ ۷ جولائی تک حل نہ ہوا تو طلبہ انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور ہوں گے۔ اس کے نتائج کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ طلبہ اس وقت تک کسی امتحان میں نہیں بیٹھیں گے' جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔ محمد انور گوندل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان کا کوئی سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ پوری قوم کا فیصلہ ہے جسے قانونی شکل دینا چاہیے۔ تحریک طلبا اسلام کے مرکزی صدر ملک رب نواز نے کہا کہ چودھری ظفر اللہ نے ملک سے باہر جا کر جو غلط پراپیگنڈا کیا ہے ان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے اور مرزا ناصر احمد کو گرفتار کیا جائے۔ جلسہ کی صدارت گورنمنٹ کالج چنیوٹ یونین کے نائب صدر عبدالحفیظ نے کی۔ جلسہ سے شیخ سعید احمد' نسیم احمد شاہ' ہمایوں اور پنجاب یونیورسٹی کے دیگر طلبا نے مسئلہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔ جلسہ میں ایک مرزائی نوجوان نے اسلام قبول کر لیا۔

عارف والا

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا ایک اجلاس غلہ منڈی میں صوفی محمد علی کی صدارت میں ہوا۔ اجلاس سے شیخ محمد اکرم ایڈووکیٹ ناظم اعلیٰ اسلامی فکری محاذ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزائیوں کے مسئلہ کو قومی اسمبلی میں پیش کرنے کی کوئی

ضرورت نہیں تھی کیونکہ عوام جنہیں حکومت "سب سے بڑی اسمبلی" قرار دیتی رہی ہے بیک زبان اس مسئلہ پر اپنا فیصلہ صادر کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایک فوری اور ہنگامی مسئلہ تھا۔ جسے اب التوا میں ڈالا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا قوم رسالت ماب کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے' تمام کلیدی اسامیوں سے مرزائیوں کو برطرف کیا جائے ربوہ کی تلاشی لی جائے۔

میانوالی

انجمن تحفظ ناموس رسالت کے جنرل سیکرٹری اور جمعیت العلمائے پاکستان ضلع میانوالی کے سیکرٹری اطلاعات محمد اقبال نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ ربوہ کی علیحدہ حیثیت پاکستان میں ریاست کے اندر ریاست کے مترادف ہے۔ اس طرح کی ریاست کسی بھی ملک میں برداشت نہیں کی جاسکتی۔ آپ نے بیان میں مطالبہ کیا کہ اس خصوصی حیثیت کو ختم کیا جائے اور ربوہ میں عام شہریوں کو آنے جانے کی اجازت دی جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی پنجاب کو مرزائی ریاست میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں' اس مقصد کے لیے انہوں نے پوری تیاری کر رکھی ہے۔ مسٹر ظفر اللہ خان اور مرزا ناصر احمد کے بیانات پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ ان کے بیانات نے جلتی پر تیل کا کام دیا۔ حکومت فوری طور پر ان کے خلاف قدم اٹھائے کیونکہ ان کی سرگرمیاں انتہائی خطرناک اور قابل اعتراض ہیں۔ مسٹر ظفر اللہ خان کو پاکستان آنے پر پابندیاں عائد کی جائیں اور مرزا ناصر احمد کو ملک بدر کر دیا جائے۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میانوالی کا نوائے وقت میں ایمان پرور اشتہار ملاحظہ ہو

ایم این اے و ایم پی اے حضرات ضلع میانوالی
توجہ فرمائیں

مرکزی مجلس عمل ضلع میانوالی تحریک تحفظ ختم نبوت کے مطالبات کے حق میں اپنے بیانات اخبارات میں شائع کرائیں اور ہمارے مطالبات کے حق میں قومی

اسمبلی میں پیش ہونے والی قرارداد میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کی حمایت کریں تاکہ آپ نمائندگی کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوسکیں' نیز قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹوانے کی بھرپور کوشش کریں۔

منجانب:

مجلس عمل تحریک تحفظ ختم نبوت ضلع میانوالی

سکھر

متحدہ جمہوری محاذ ضلع سکھر کے مفتی دائم الدین میاں عبداللطیف' مسٹر حیات محمد صدیقی' مولانا محمد مراد' حاجی محمد رفیق' حاجی محمد عمر قریشی اور مسٹر عثمان غنی سرحدی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں اس بات پر سخت افسوس اور تشویش کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان کے ایک سابق وزیر خارجہ اور قادیانی امت کے اہم ستون ظفر اللہ خان اب بھی پاکستان کے سفارت خانوں اور عملے کے ارکان کو مکمل طور پر کنٹرول اور استعمال کر رہے ہیں جس کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ موصوف کی لندن والی پریس کانفرنس میں پاکستانی سفارت خانہ کے سیکنڈ سیکرٹری مسٹر ہدایت اللہ بنفس نفیس موجود تھے۔ اسی طرح کراچی کے ایک اخبار میں شائع ہونے والے عکس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کے موجودہ وزیراعظم کے مشیر خاص مسٹر یوسف بچ بھی ظفر اللہ خان اور ان کی قوم کے لیے پورے خلوص اور تندہی سے کام کرتے رہے ہیں' ہم سمجھتے ہیں کہ مسٹر یوسف بچ اور ہدایت اللہ اس سلسلے کی ایک کڑی ہیں جنھوں نے حکومت پاکستان اور موجودہ وزیراعظم کے گرد قادیانی امت کا حلقہ مکمل طور پر مضبوط کر رکھا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وزیراعظم مسئلہ کی اہمیت و نزاکت کے قائل ہونے اور قادیانی امت کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے مسلمانوں کے متفقہ فیصلہ سے متفق ہونے کے باوجود ٹال مٹول سے کام لے رہے ہیں اور اپنی نشری تقریر میں اپوزیشن کو خواہ مخواہ گھسیٹنے اور رگیدنے کا کارنامہ تو انجام دیتے رہے مگر قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر احمد اور ظفر اللہ کے خلاف ایک لفظ تک کہنے کی جرات نہ کرسکے۔ اس طرح سے ان کو یہ

بھی توفیق نہ ہوئی کہ وہ ربوہ کے وحشیانہ اور قاتلانہ حملہ کے پس پردہ شخصیت کے خلاف اپنی نفرت کا اظہار کرتے۔ ان حالات میں ہم پیپلز پارٹی کے مسلمان ارکان سے جو مسلمانوں کے ووٹوں اور اسلام ہمارا مذہب کے نعرے پر منتخب ہوئے ہیں' مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے وزیراعظم کو مسلمانوں کے متفقہ فیصلہ کو فوری طور پر ماننے پر مجبور کریں۔

سرگودھا

نشتر میڈیکل کالج ملتان سٹوڈنٹس یونین کے صدر ارباب عالم نے کہا ہے کہ طلبہ ملک کو ختم کرنے یا مکمل آمریت قائم کرنے کی ہر سازش کو ناکام بنا دیں گے۔ یہاں مرکزی جامع مسجد گول چوک میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ واقعہ ربوہ گہری سازش کی ایک کڑی ہے جس کا مقصد انتشار پیدا کر کے مارشل لاء نافذ کروانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک و قوم کی بقا کا تقاضا ہے کہ قادیانیوں کو فی الفور غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اسلام آباد یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے صدر حفیظ اللہ نیازی نے کہا کہ اگر اس فتنہ کو ختم نہ کیا گیا تو ملک کا مستقبل تاریک ہو جائے گا۔ اسلامی جمعیت طلبا کے رہنما لیاقت بلوچ اور حافظ وصی محمد خاں نے کہا کہ برسراقتدار پارٹی کی پشت پناہی نے قادیانیوں کو یہ حوصلہ دیا ہے کہ وہ اس دیدہ دلیری سے ملک کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اجتماع میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو بلا تاخیر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور انہیں تمام کلیدی آسامیوں سے برطرف کر کے قوم کے شکوک و شبہات دور کئے جائیں۔ اس اثنا میں قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی تحریک تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔ آج ۲۰ علما پر مشتمل ایک وفد اسلام آباد روانہ ہوگیا جو ارکان قومی اسمبلی سے اس عہد نامے پر دستخط کرائے گا جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ارکان اسمبلی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا بل قومی اسمبلی میں خود پیش کریں یا اس کی حمایت کریں۔ عہد نامہ میں کہا گیا ہے کہ اس دوران اسمبلی سے غیر حاضر رہنے والے ارکان کو معاف نہیں کیا جائے گا۔

سیالکوٹ

مرکزی انجمن نوائے اسلام سیالکوٹ کی سپریم کونسل نے مطالبہ کیا ہے کہ چودھری محمد ظفراللہ خان کی حالیہ تقریروں کی بنا پر ان کا پاسپورٹ منسوخ کیا جائے اور مرزا ناصراحمد کے خلاف عوامی حکومت کی تضحیک کرنے پر مقدمہ چلایا جائے' گزشتہ روز مرکزی انجمن نوائے اسلام سیالکوٹ کی سپریم کونسل کا اجلاس زیرصدارت جناب مشتاق احمد مغل مرکزی صدر انجمن ہذا منعقد ہوا۔ واقعہ ربوہ پر وزیراعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو کی حالیہ نشری تقریر کی روشنی میں غور کیا گیا۔ وزیراعظم پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ قومی اسمبلی میں بجٹ کو ایک دن کے لیئے روک کر قادیانیوں کے متعلق بل پیش کر کے قادیانیوں کو فی الفور اقلیت قرار دے کر نہ صرف مسلمانان پاکستان کا بلکہ تمام عالم اسلام کا دیرینہ مطالبہ پورا کریں اور خدا اور اس کے رسول کی رضا اور خوشنودی حاصل کریں۔ آخر میں متفقہ طور پر درج ذیل قرارداد منظور ہوئی یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو غیرمسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے ہٹا کر آبادی کے تناسب سے قومی اسمبلی میں نشستیں دی جائیں' واقعہ ربوہ میں ملوث افراد کو قرار واقعی سزا دے کر کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

اسلامی جمعیتہ طلبہ اور چندہ

اسلامی جمعیت طلبہ چک جھمرہ کے ناظم خضر حیات نے ملک بھر کے طالب علموں اور حساس نوجوانوں سے اپیل کی ہے کہ جمعیت طلبہ نے ملک بھر میں قادیانیوں کے خلاف منظم طریقے سے جو تحریک شروع کر رکھی ہے۔ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور جمعیت نے اس تحریک کو تقویت دینے کے لیے جو فنڈ قائم کیا ہے اس میں دل کھول کر چندہ دیں۔

مولانا ضیاء القاسمی

جمعیت علما اسلام (ہزاروی گروپ) پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا ضیاء القاسمی

نے قومی اسمبلی کے ارکان سے اپیل کی ہے کہ وہ وقت کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ فرقہ قرار دے کر دنیا و آخرت کی حسنات سمیٹ لیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک پہلے ہی متعدد سازشوں کا شکار ہے' ایسے حالات میں ۲۹ مئی کو ربوہ ریلوے سٹیشن کا واقعہ مسلمانوں کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے اور اب جبکہ یہ مسئلہ پوری شدت کے ساتھ سامنے آچکا ہے اور خود وزیراعظم بھٹو اس مسئلہ کو قومی اسمبلی میں پیش کرنے کا اعلان کر چکے ہیں۔ قومی اسمبلی کے ارکان اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں اور قادیانیوں کو مسلمانوں سے ایک الگ اقلیت قرار دیں۔ مولانا ضیاء القاسمی نے کہا کہ ایسا فیصلہ تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔ مولانا ضیاء القاسمی نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ نوکر شاہی کے بعض کل پرزے ابھی تک پنجاب کے شریف النفس وزیراعلیٰ جناب حنیف رامے کو غلط رپورٹیں بھیج کر گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ایسی ہی غلط رپورٹیں بعض علما کرام کی گرفتاریوں پر منتج ہوئی ہیں۔ انہوں نے وزیراعلیٰ سے اپیل کی کہ تحریک تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں گرفتار شدہ تمام علما کرام اور عام مسلمانوں کو رہا کر کے فضا کو خوشگوار بنایا جائے۔

احمد سعید لدھیانوی

پاکستان انقلابی محاذ کی کونسل نے ایک ہنگامی اجلاس میں جو محاذ کے جنرل سیکرٹری مولانا احمد سعید لدھیانوی کی صدارت میں منعقد ہوا' مرزائیوں کے بارے میں مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موقف کی مکمل تائید کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ کسی سیاسی سودے بازی سے بے نیاز ہو کر سواداعظم کے متفقہ مطالبات کو بلاتاخیر تسلیم کیا جائے۔ انقلابی کونسل نے مرزائیوں کو مغربی سامراج کی آلہ کار جماعت قرار دیا ہے' جس نے عوام کو دام تزویر میں الجھانے کے لیے جھوٹی نبوت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور یہ ننھی اقلیت مغربی سامراج کے اشارے پر برصغیر اور مشرق وسطیٰ کے ممالک میں اپنے آقاؤں کے تعاون سے سیاسی' اقتصادی اور فوجی تسلط حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مولانا سعید احمد نے کہا کہ ملکی دفاع اور قومی سلامتی کے لیے

مرزائیوں کو اقلیت قرار دینا' کلیدی اسامیوں سے الگ کرنا' ان کی مسلح تنظیموں کو ختم کرنا' نیز ربوہ کو کھلا شہر قرار دینا بے حد ضروری ہے اور اس سلسلہ میں مزید تاخیر ملک کی سالمیت کے لیے مہیب خطرہ ثابت ہو سکتی ہے۔

ملک محمد اکبر ساقی (قائد آباد)

یہاں مقامی مذہبی سماجی اور سیاسی تنظیموں کے زیر اہتمام بغدادی جامع مسجد میں ایک اجتماع سے جمعیت علمائے پاکستان کے صوبائی سیکرٹری اطلاعات ملک محمد اکبر خان ساقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شمع رسالت کے پروانے ناموس رسالت پر اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ربوہ کے حالیہ واقعہ نے ثابت کر دیا ہے کہ قادیانی گروہ کے حوصلے بہت بڑھ چکے ہیں ورنہ مٹھی بھر اقلیت کو بے باکی کے ساتھ اکثریت پر بہیمانہ تشدد کی ہرگز جرات نہ ہوتی۔ انہوں نے واضح کیا کہ قادیانی گروہ پیپلز پارٹی کی حکومت کو اپنی حکومت سمجھتا ہے۔ انہوں نے اپنے مطالبات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کو فی الفور غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ چودھری ظفر اللہ پر پاکستان کے اندرونی معاملات میں غیر ملکی طاقتوں کو مداخلت کی دعوت دینے پر مقدمہ درج کرایا جائے۔

ملتان

مرکزی مجلس عمل کے مرکزی راہنما نوابزادہ نصر اللہ خان' مولانا محمد یوسف بنوری' مولانا عبدالستار نیازی ۲۳ر جون کو ملتان پہنچ رہے ہیں۔ وہ صبح نو بجے ملتان ڈویژن کے کارکنوں' ورکروں سے خطاب کریں گے۔ ۲۴ر جون کو یہ راہنما بار ایسوسی ایشن ملتان کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ مجلس عمل کے راہنما بعد میں مختلف گروپوں کی صورت میں ڈیرہ غازی خان' مظفر گڑھ' رحیم یار خاں' بہاولپور' بہاولنگر اور خانیوال میں عام جلسوں سے خطاب کرنے کو روانہ ہوں گے۔ ملتان میں قادیانی بائیکاٹ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس کے صدر شیخ عبدالحمید ہوں گے۔ سید عطاء المومن' شیخ قمرالدین' چوہدری الطاف حسین' اشفاق بٹ اور احمد خان درانی پر مشتمل ہوگی' علاوہ ازیں مجلس عمل ملتان کا انتخاب عمل میں لایا گیا ہے۔ صدر حکیم

انور علی شاہ' نائب صدر مفتی ہدایت اللہ' چوہدری نذیر احمد' عبدالرشید صدیقی جنرل سیکرٹری سید رہبر علی شاہ اور سیکرٹری قاری نورالحق قریشی ہوں گے۔

ساہیوال

مجلس عمل ختم نبوت ضلع ساہیوال کی ہدایت پر ضلع بھر میں مرزائیوں کا مکمل طور پر سماجی بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں اشتہارات' جلسے' جلوس اور باہمی میل جول کے تحت جو تحریک چلائی گئی ہے وہ جاری ہے۔ شہر بھر میں اشتہارات کے ذریعے مرزائیوں سے لین دین کی پابندی لگا دی گئی ہے۔ تقریباً ہر دکان پر ایسے اشتہارات چسپاں ہیں جن پر تحریر ہے کہ یہاں مرزائیوں کو آنے کی اجازت نہیں۔ آج مدینہ مسجد ساہیوال میں جمعہ کی نماز کے بعد جلسہ عام منعقد ہوا جس کی صدارت مجلس عمل کے صدر مفتی ضیاء الحسن نے کی۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی اسمبلی کے پارلیمانی رکن محمد اعظم نے جو بیان دیا ہے کہ ختم نبوت کا مسئلہ پیش کرنے والی جماعت انتخابات میں شکست کھا گئی ہے' وہ غلط ہے ختم نبوت کا مسئلہ تمام مسلمانوں کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اسمبلی کی رکنیت سے مستعفی ہو کر قادیانیوں کے ٹکٹ پر کامیاب ہو کر دکھائیں۔ اجلاس میں فرید پراچہ صدر پنجاب یونیورسٹی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب بھر کے طلبا نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ تحریک ختم نبوت میں سرگرم حصہ لیں گے اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک مرزائیوں کو اقلیت قرار نہیں دیا جاتا۔ اجلاس میں قاضی سعید لائل پور اور انور گوندل نے بھی تقریریں کیں۔ کل فرید ٹاؤن ساہیوال کی مسجد شہدا میں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔

بہاول نگر

ضلعی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے عہدے داروں نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے ارکان اسمبلی سے مطالبہ کیا ہے کہ سرحد اسمبلی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے' تمام کلیدی عہدوں سے ہٹانے اور ربوہ کی تلاشی لینے کے لیے قرارداد پاس کرائیں۔ مجلس عمل

نے سرحد اسمبلی کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے دیگر صوبائی اسمبلیوں کو اس کی پیروی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ مجلس عمل نے ایک قرارداد میں ضلع بہاول نگر سے تعلق رکھنے والے صوبائی و قومی اسمبلی کے ارکان کو واشگاف الفاظ میں متنبہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے قادیانیوں کی وطن دشمن سرگرمیوں سے گریز کیا اور اسمبلیوں میں ضلع بہاول نگر میں دس لاکھ نفوس کے جذبات کا احترام نہ کیا تو ان کا زبردست محاسبہ کیا جائے گا۔ پریس کانفرنس میں بہاول نگر سے متعلق ارکان اسمبلی کی موجودگی میں صوبائی اسمبلی کی خاتون رکن بیگم آباد احمد خان کی دل آزار اسمبلی احساسات سے منافی تقریر کی مذمت کی گئی اور اس موقعہ پر بہاول نگر کے ارکان اسمبلی کا خاموش تماشائی کا کردار ادا کرنے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مطالبہ کیا کہ اگر اسمبلی میں اسلام نافذ نہیں کر سکتے تو فوری طور پر اپنی نشستوں سے مستعفی ہو جائیں۔ مجلس عمل نے مطالبہ کیا کہ مرزا ناصر احمد اور چودھری ظفر اللہ کی وطن دشمنی اور غیر ممالک میں ملک کے خلاف بیان دینے کے الزام میں غداری کا مقدمہ چلایا جائے تمام قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ مجلس عمل نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کے سرمایہ کا بھی حساب لیا جائے۔ مشترکہ پریس کانفرنس میں جو حضرات موجود تھے ان میں جمعیت العلما کے نائب صدر مولانا محمد شریف' مسلم لیگ کے رانا اکرام اللہ' جمہوری پارٹی کے بشیر احمد شاد' جمعیت العلما پاکستان کے محمد امین خان دولتانہ' جماعت اسلامی کے مولانا علی احمد' متحدہ جمہوری محاذ کے ثناء اللہ' مجلس ختم نبوت کے مولانا محمد اسماعیل اور انجمن تاجران کے صدر خان عبدالرحمٰن شامل ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا سرفراز خاں صفدر

جب تک قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ربوہ کو کھلا شہر قرار نہیں دیا جاتا اور تمام کلیدی آسامیوں سے مرزائیوں کو نکال باہر نہیں کیا جاتا' اس وقت تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی اور ہماری اس تحریک کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں دبا سکتی اور نہ ہمیں کسی قسم کی دھمکیوں سے مرعوب کیا جاسکتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار گزشتہ شام اسیر علما نے گکھڑ کے طلبا کی طرف سے اپنے اعزاز میں دی جانے والی ایک

ضیافت میں ایک بھاری اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ جمعیت العلمائے اسلام کے ضلعی امیر مولانا محمد سرفراز خاں صفدر نے قادیانیوں کا پس منظر تفصیل سے بیان کیا اور بتایا کہ برصغیر میں مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو ختم کرنے اور اپنے مذموم مقاصد اور مفادات کی تکمیل کے لیے انگریزوں نے ایک جھوٹا نبی کھڑا کیا جس نے نہ صرف اپنی نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ مسلمانوں کے بنیادی عقائد پر زبردست رکیک حملے کیے۔ اس جھوٹے نبی غلام احمد نے انگریزوں کی تعریف و توصیف میں سینکڑوں کتابیں لکھیں اور مسلمانوں کے خلاف زہر افشانی کی۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں یہاں تک لکھا کہ جو مجھے نہیں مانتے ان پر لعنت بلکہ "لعنت" کے لفظ کو اس نے ایک مرتبہ نہیں بلکہ پورے ایک ہزار دفعہ لکھا ہے اور مسلمانوں کو لعنتی بتانے کے لیے ورق کے ورق سیاہ کیے ہیں۔ مولانا نے اس امر پر گہرے افسوس کا اظہار کیا کہ اتنا کچھ ہو چکنے کے بعد بھی اس فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جاتا۔ انہوں نے مرزائیوں کے ہر قسم کے لٹریچر کو فوراً ضبط کرنے کا مطالبہ کیا۔ چودھری بشیر احمد نہنگ' قاری محمد انور' محمد مقبول بٹ اور جمعیت علمائے اسلام تحصیل وزیر آباد کے ناظم ملک عبدالقیوم اختر نے کہا کہ اسلامی حکومت میں مسلمانوں کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈالنے اور اللہ اور اس کے رسول کے نام کی اہانت کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان جو خدا اور اس کے رسولؐ کے نام پر حاصل کیا گیا تھا' میں "محمدیت مردہ باد" کا نعرہ لگانے کا مطلب خدا کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔ اس لیے حکومت کو اس سلسلہ میں فوراً نوٹس لینا چاہیے۔ اجلاس کے آخر میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں سرحد اسمبلی کی متفقہ قرارداد پر ممبران اسمبلی اور صوبہ کی حکومت کو دلی مبارکباد دی گئی اور دوسرے صوبوں کی اسمبلیوں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بھی مرزائیوں کے بارے میں اتفاق رائے سے قراردادیں منظور کر کے وفاقی حکومت کو بھیجیں۔

سرگودھا کے ممبران اسمبلی سے دستخطی مہم

مجلس عمل تحریک ختم نبوت ضلع سرگودھا کے بیس افراد پر مشتمل ایک وفد

آج یہاں سے اسلام آباد روانہ ہوا جہاں وہ ضلع سرگودھا سے تعلق رکھنے والے قومی اسمبلی کے ارکان سے ملاقات کرے گا اور ان سے مجلس عمل کے مرتب کردہ ایک عہد نامے پر دستخط لے گا' عہد نامے کی شرائط حسب ذیل ہیں۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی غیر مشروط حمایت کی جائے اور قومی اسمبلی میں پیش ہونے والی ایسی کسی قرارداد کی حمایت نہ کی جائے جس میں قادیانیوں کے مسئلہ کو فیصلے کے لیے سپریم کورٹ یا اسلامی مشاورتی کونسل میں پیش کرنے کی سفارش کی جائے۔

ضلع سرگودھا سے تعلق رکھنے والے تمام ارکان قومی اسمبلی کے اس اجلاس سے غیر حاضر نہیں ہوں گے جس میں قادیانیوں کے متعلق قرارداد قومی اسمبلی میں پیش کی جائے گی۔ مجلس عمل نے مزید بتایا کہ مجلس عمل کا ایک وفد عنقریب لاہور جائے گا۔ جہاں وہ پنجاب اسمبلی میں ضلع سرگودھا سے تعلق رکھنے والے ارکان سے ایسے ہی عہد نامے پر دستخط لے گا۔

نارنگ منڈی

گزشتہ روز جامع مسجد شیخاں میں تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت پر مطالبہ کیا گیا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے' انہیں کلیدی عہدوں سے علیحدہ کرنے' ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے اور مرزا ناصر احمد کو گرفتار کرنے کے مطالبہ پر ملک گیر ہڑتال ایک ریفرنڈم کی حیثیت رکھتی ہے۔ قرارداد کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ فوری طور پر اکثریت کے فیصلے کو تسلیم کرلے۔ اگر حکومت نے اس اہم فیصلے کو التوا میں ڈالا تو اس سے عوام اور حکومت کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔

نورشاہ

تحفظ ختم نبوت مجلس عمل نورشاہ کے جنرل سیکرٹری مولانا غلام رسول ہزاروی نے کہا ہے کہ پاکستان کے ٹکڑے کرنے میں نمایاں کردار مرزائیوں نے ادا کیا ہے۔ اب وہ بچے کھچے پاکستان کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ یہ بات انہوں نے گزشتہ روز یہاں عوام کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ مولانا غلام رسول نے کہا کہ

پاکستان میں سرمایہ داری اور جاگیرداری کو قادیانیوں نے تحفظ دے رکھا ہے۔ انہوں نے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔

شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان

شیخ القرآن مولانا غلام اللہ نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے قومی اسمبلی میں قرارداد کی بجائے بل پیش کیا جائے تاکہ یہ مسئلہ جلد حل ہو سکے اور معاملہ کھٹائی میں نہ پڑ جائے۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا نے اس بات پر زور دیا کہ مرزائیوں کا مسئلہ حل کرنے کے لیے زیادہ سوچ بچار کی ضرورت نہیں ہے۔ بجٹ اجلاس کو ایک دن کے لیے روک کر آسانی سے تمام کام مکمل کیا جا سکتا ہے۔ مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹانے کے مطالبہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ کام وزیراعظم بھٹو اپنے ایک حکم کے ذریعہ اسی طرح کر سکتے ہیں جس طرح انہوں نے تیرہ سو افسران کو برطرف کیا تھا۔ مولانا غلام اللہ نے مرکزی مجلس ختم نبوت کی طرف سے منظور کردہ قرارداد کی حمایت کی اور واضح کیا کہ قادیانیوں نے اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لیے ملک میں بدامنی پھیلائی ہے اور اس میں کسی سیاسی جماعت کو قصور وار نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ پریس کانفرنس میں مولانا غلام اللہ کے علاوہ وزیراعلیٰ محمد حنیف رامے کے حکم پر رہا ہونے والے دیگر تیرہ علما بھی موجود تھے۔

ساہیوال

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر آج پورے شہر میں قادیانیوں کے تجارتی اور دیگر اداروں پر مجلس عمل کے رضا کاروں نے زبردست پکٹنگ کی۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ پرامن طور پر قادیانی وکلا' ڈاکٹروں' تاجروں اور صنعت کاروں کا بائیکاٹ کریں۔ ادھر مقامی قادیانیوں کے ایک وفد نے آج مقامی حکام سے ملاقات کی اور مطالبہ کیا کہ انہیں روزمرہ ضروریات کی اشیا فراہم کرنے کا بندوبست کیا جائے۔

سرحد اسمبلی نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے متعلق جو قرارداد منظور کی،

ہے' مقامی حلقوں نے اس کا پرجوش خیر مقدم کیا ہے۔ خیر مقدم کرنے والوں میں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر شیخ اصغر حمید' مجلس عمل کے صدر مفتی ضیاء الحسن' کپڑے کے تھوک فروشوں اور پرچون فروشوں کی انجمن کے سیکرٹری اور صدر شیخ اصغر اور شیخ سعید احمد' صدر جمعیت طلبائے اسلام پنجاب عبدالوکیل چودھری' جمعیت علمائے پاکستان ساہیوال کے نائب صدر شیخ محمد سعید شامل ہیں۔

لائل پور میں قادیانی کی اندھا دھند فائرنگ

ڈی ٹائپ کالونی محمدی چوک کے ایک قادیانی الٰہی بخش نے آج شام اندھادھند فائرنگ کر کے تمام کالونی میں سنسنی پھیلا دی۔ بتایا گیا ہے کہ چند روز قبل بھی اس قادیانی نے پرامن مسلمانوں پر فائرنگ کی تھی۔ پولیس نے اس کی حفاظت کے لیے مکان کے باہر مسلح دستہ متعین کر رکھا تھا۔ آج شام الٰہی بخش نے مسلمانوں پر گولی چلا دی۔ پولیس نے مداخلت کی کوشش کی جس کے نتیجہ میں ایک اے ایس آئی خورشید عالم گولی لگنے سے زخمی ہوگیا اس کے سر میں گولی لگی ہے۔ اسے طبی امداد کے لیے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا ہے۔ قادیانی کی فائرنگ سے ایک دوسرا شخص مجروح ہوا ہے۔ پولیس موقع پر پہنچ گئی ہے۔ مزید تفصیلات کا انتظار ہے کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

ووٹروں نے کوثر نیازی سے وضاحت مانگ لی

۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں مولانا کوثر نیازی کو بھاری تعداد میں ووٹ دے کر کامیاب بنانے والے ووٹروں کی نمائندہ اکثریت نے مولانا کوثر نیازی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے دینی مسلک کی وضاحت کریں۔ بیان کے شروع میں انہوں نے مولانا کوثر نیازی کو یاد دلایا ہے کہ انتخابات کے وقت وہ جیل میں تھے۔ اس کے باوجود پسرور حلقہ سے انہوں نے ۴۳ ہزار ووٹوں کی اکثریت سے انہیں کامیاب بنایا۔ اس بیان پر چودھری لال خان اور چودھری نصراللہ خاں صدر پیپلز پارٹی' راجہ چودھری نصراللہ خاں مالک محبوب محل سینما' ملک مبارک علی' آرگنائزر پیپلز پارٹی تحصیل پسرور چودھری محمد رفیق صدر سنٹرل کوآپریٹو بنک' جھمریالی' نوشہر گلے زئیاں' بقاپور بن باجوں کے بھی

دستخط ہیں۔

حضرت شیخ بنوری کی پریس کانفرنس

مجلس تحفظ ختم نبوت کے صدر مولانا محمد یوسف بنوری نے کہا ہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے بارے میں وزیراعظم کی یقین دہانی کے مطابق ۳۰ جون تک انتظار کیا جائے گا اور دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی نہیں کی جائے گی' لیکن اگر ٹال مٹول کی گئی تو آئندہ لائحہ عمل طے کرنے کے لیے مجلس عمل کا اجلاس طلب کیا جائے گا' وہ آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی پاکستان کی سالمیت کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہیں' اس لیے انہیں فوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے کر تمام کلیدی عہدوں سے ہٹا دیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے جہاں انہوں نے ایک الگ ریاست بنا لی ہے اور الفرقان کے نام سے ایک فوجی تنظیم بھی قائم کر رکھی ہے۔ مولانا بنوری نے کہا کہ ہمارا مقصد حکومت سے ٹکر لینا نہیں ہے اور گزشتہ ملک گیر ہڑتال کا مقصد اس امر کا اظہار کرنا تھا کہ اس مسئلہ پر ساری قوم متفق ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کرنے اور یہ معاملہ اسلامی مشاورتی کونسل یا سپریم کورٹ کے سپرد کرنے کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ قرارداد کی حیثیت محض سفارش کی ہے۔ مشاورتی کونسل بالکل بیکار ہے اور سپریم کورٹ میں جانے کی ضرورت اس لیے نہیں کہ اس معاملہ پر سب متفق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی بین الاقوامی طور پر اس قدر بااثر ہوگئے ہیں کہ چند ماہ قبل چینی سفیر لائل پور پہنچے اور بذریعہ کار ربوہ گئے۔ وہاں چھ گھنٹے گزارنے کے بعد واپس لائل پور آئے اور پرواز کر گئے لیکن اس واقعہ کی اطلاع اخبار نویسوں کو بھی نہیں ہو سکی۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ نے سر ظفر اللہ خان کو وزیر خارجہ بنوایا تھا۔ ظفر اللہ نے دنیا بھر میں دورے کر کے اپنے فرقہ کے مراکز قائم کئے اور جڑیں مضبوط کیں۔ انہوں نے ربوہ کا علاقہ صرف دس ہزار چھ سو چھتیس روپے میں خریدا بعد میں قائد ملت قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے پر آمادہ ہوگئے تھے لیکن انہیں شہید کر دیا گیا اور ظفر اللہ خان نے لیاقت علی خان کی نماز جنازہ میں شرکت سے صاف انکار

کر دیا۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں برطانیہ کا ہاتھ ہو۔ انہوں نے شکایت کی کہ قادیانیوں کے اوقاف سرکاری تحویل میں نہیں لئے گئے اور اسلام کے نام پر تبلیغ کے لیے اسٹیٹ بنک انہیں بے پناہ زرمبادلہ دیتا رہا جس کی وجہ سے انہوں نے افریقی ممالک میں جڑیں قائم کرلیں اور اب ان کے لیے فتنہ بن گئے ہیں۔ انہوں نے سعودی عرب اور لیبیا میں بھی ڈاکٹروں اور نرسوں کے ذریعہ نفوذ کیا لیکن وہاں سے نکال دیئے گئے۔ اس طرح مسلمان ممالک کے ساتھ ہمارے تعلقات متاثر ہوئے اور غلط فہمیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ مولانا نے کہا ہے کہ انگریزوں نے برصغیر میں قدم جمانے کے بعد اسلام کو مٹانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ وہ جہاد سے سخت خوفزدہ تھے۔ انہوں نے اس کام کے لیے مرزا غلام احمد کو منتخب کیا جس نے پہلے مبلغ' پھر مجدد' اس کے بعد مہدی اور بڑھتے بڑھتے نبی اور مستقل پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا اور جہاد کی منسوخی کا اعلان کیا جو انگریزوں کا مقصود تھا۔ مولانا بنوری نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ اس مسئلہ کا آخری فیصلہ کر لیا جائے اگر مزید غفلت سے کام لیا گیا تو اس کے نتائج ناقابل تصور حد تک خطرناک ہوں گے۔ مولانا نے قادیانیوں کو متفقہ طور پر اقلیت قرار دینے کی قرارداد منظور کرنے پر سرحد اسمبلی کے ارکان کو مبارکباد پیش کی۔

پنجاب اسمبلی کے قادیانی رکن چودھری محمد اعظم کا اسمبلی میں بیان

پیپلز پارٹی کے قادیانی فرقہ کے رکن صوبائی اسمبلی چودھری محمد اعظم نے بجٹ پر بحث کے دوران آج ایوان میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں قادیانی فرقہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میرے فرقے کو اقلیت قرار نہ دیا جائے۔ اس مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے' کیونکہ عوام نے ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں اس مسئلے پر اپنا فیصلہ دے دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات کے وقت جماعت اسلامی کے منشور میں یہ بات رکھی گئی تھی کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے گا لیکن عوام نے جماعت اسلامی کے منشور کو ٹھکرا دیا اور پیپلز پارٹی کے حق میں ووٹ دے کر اسے برسراقتدار لائے۔

ظہور الحسن بھوپالی کا بیان

جمعیت علما پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات ظہور الحسن بھوپالی نے قادیانی

مسئلے کو سپریم کورٹ اور اسلامی نظریاتی کونسل کے حوالے کرنے کی تجویز کی مذمت کی ہے۔ جناب بھوپالی نے کہا کہ وہ مسئلہ جس پر چودہ سو سال سے مسلمانوں کا اجماع ہے اور اب بھی جس پر تمام مسلمان فرقوں کے علما متفق ہیں۔ اس کو متنازعہ حیثیت سے سپریم کورٹ میں پیش کرنا کہاں کی دانش مندی ہے۔ جناب بھوپالی نے علما اور طلبا کی گرفتاریوں کی بھی مذمت کی اور حکومت پر زور دیا کہ وہ تمام گرفتار شدگان کو فی الفور رہا کرے۔

گجرات

آج نماز جمعہ کے بعد گیارہ علما نے مسجد حاجی پیر بخش سے ایک جلوس نکال کر خود کو گرفتاری کے لیے پیش کیا۔ ان علما کے نام یہ ہیں۔ صاحبزادہ سید حسین شاہ نقشبندی' مولانا حافظ محمد حیات' مولانا محمد صغیر' مولانا عبدالعزیز' مولانا محمد اشرف' مولانا عبدالغنی' مولانا عنایت علی' مولانا محمد بشیر قاری' سید بشارت چمن جعفری' حافظ فضل الٰہی اور مولوی بہاول بخش' یہ علما صاحبزادہ سید محمود شاہ کی گرفتاری اور دیگر گرفتار شدگان کے خلاف ناروا سلوک کے خلاف گرفتار ہوئے ہیں۔ ان علما نے بینر اٹھا رکھے تھے جن پر مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے ہٹانے اور انہیں اقلیت قرار دینے کے لیے مطالبات درج تھے۔

گوجرانوالہ

جمعیت العلمائے اسلام ضلع گوجرانوالہ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس مولانا محمد سرفراز خاں کی صدارت میں ہوا جس میں ضلع گوجرانوالہ میں تحریک ختم نبوت کی رفتار کا جائزہ لیا گیا اور ضلع کے مختلف حصوں میں مشترکہ اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ ضلع گوجرانوالہ اور ملک کے دوسرے حصوں میں اندھا دھند گرفتاریوں کی مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ گرفتاریوں کا یہ سلسلہ فی الفور بند کیا جائے۔ گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے اور مقدمات واپس لیے

جائیں۔

سمندری

یہاں تمام مکتب فکر کے لوگوں نے مرزائیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کر دیا ہے۔ متعدد مرزائی سمندری سے مستقل طور پر ترک سکونت کر گئے ہیں۔ رانا محمد اقبال جنرل سیکرٹری انجمن راجپوتاں سمندری' دلشاد علی قریشی صدر انجمن اتحاد القریش سمندری اور رشید بھٹی سیکرٹری پریس کلب سمندری نے ایک مشترکہ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور انہیں تمام کلیدی اسامیوں سے الگ کیا جائے۔

میاں جمیل احمد شرقپوری

حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سرحد اسمبلی نے دینی' ملی اور قومی فرض کا احساس کرتے ہوئے مرزائیوں کے بارے میں وفاقی حکومت سے جو مطالبہ کیا ہے' وہ بڑا مستحسن ہے۔ انہوں نے سرحد اسمبلی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے توقع ظاہر کی۔ پنجاب' بلوچستان اور سندھ اسمبلیاں بھی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے قراردادیں منظور کریں گی۔

چنیوٹ

تحریک طلباء اسلام کے مرکزی صدر ملک رب نواز نے سرحد اسمبلی کی اس سفارش کا خیرمقدم کیا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ انہوں نے ایک بیان میں کیا کہ سرحد اسمبلی کے اس ایمان افروز فیصلہ سے ہماری منزل اور بھی قریب آگئی ہے۔ انہوں نے پنجاب اسمبلی کے ارکان سے بھی ایسی ہی قرارداد منظور کرنے کی اپیل کی ہے۔ تحریک استقلال چنیوٹ کے صدر مسٹر نسیم احمد شاہ' اسلامی جمعیت طلباء کے عبدالحفیظ جمعیت طلباء اسلام کے محمد اشرف ندیم نے بھی الگ الگ بیانات میں سرحد اسمبلی کی قرارداد کا خیر مقدم کرتے ہوئے پنجاب اسمبلی کو تقلید کرنے

کے لیے کہا ہے۔

وزیر آباد

شہر کی تمام دینی اور سیاسی جماعتوں کے ایک مشترکہ اجلاس میں مجلس عمل ختم نبوت کے عہدیدار چنے گئے جس کے تحت مولانا مفتی عبدالشکور ہزاروی صدر' مولانا ظفر عباس اور راجہ خلیق اللہ خان' بابو بشیر احمد بٹ نائب صدر' جنرل سیکرٹری شیخ محمد انور' جوائنٹ سیکرٹری برکت علی سالار' خازن شیخ احسان اللہ' سیکرٹری نشر و اشاعت عبدالکریم بٹ' معاون محمد عاشق اور چیئرمین رابطہ کمیٹی مرزا بشیر احمد خاں ایڈووکیٹ جب کہ شیخ خورشید انور' شیخ محمد الیاس' چودھری عبدالحمید' چودھری نثار احمد چیمہ' مولوی محمد ریاض' شیخ محمد حنیف اور مولانا ظفر عباس رابطہ کمیٹی کے ارکان چنے گئے۔

وزیر آباد مقامی پولیس نے تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں پرامن شہریوں کی پھر گرفتاریاں شروع کر دی ہیں اور تین شہریوں محمد دین' مقصود احمد اور مقصود قصاب کو گرفتار کر لیا ہے۔ مقامی مجلس احرار کے صدر شیخ احسان اللہ اور جنرل سیکرٹری عبدالکریم بٹ نے ایک بیان میں ان گرفتاریوں کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ جب صورت حال معمول پر آ رہی ہے تو ان گرفتاریوں کا کوئی جواز نہیں تھا۔ شہریوں نے حکومت پر زور دیا ہے کہ گرفتار شدگان کو فوری طور پر رہا کیا جائے اور آئندہ کے لیے گرفتاریاں بند کی جائیں۔

مجلس عمل کا اجلاس

کل پاکستان ختم نبوت متحدہ مجلس عمل کے چیئرمین مولانا محمد یوسف بنوری نے بتایا ہے کہ قادیانیوں کے مسئلہ پر مستقبل میں لائحہ عمل تیار کرنے کے لیے کمیٹی کا اجلاس جولائی کی ۲ تاریخ کو ہو گا۔ ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے بتایا کہ کمیٹی میں شامل ۱۹ سیاسی' مذہبی اور سماجی تنظیموں کے نمائندے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ اجلاس میں حکومت کی طرف سے قادیانیوں کے مسئلہ سے نمٹنے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات کا جائزہ لیا جائے گا اور مستقبل کے لیے کوئی لائحہ عمل تیار کیا جائے گا۔ مولانا نے اس توقع کا اظہار کیا کہ صدر اور وزیراعظم کے حلف میں ختم نبوت پر ایمان

کو شامل کرنے سے اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ ایسا قانون اتفاق رائے سے منظور ہو جائے گا۔

ضروری اعلان

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت لائل پور کی جانب سے نوائے وقت مورخہ ۲۰ جون میں ایک اشتہار شائع ہوا ہے' جس میں مجھ سے بعض امور کی وضاحت طلب کی گئی ہے جو حسب ذیل ہے۔

۱۔ میں پیدائشی لاہوری جماعت احمدیہ لاہور کا فرد تھا۔

۲۔ عرصہ دس سال سے' بوجہ اختلاف رائے' میں نے لاہوری جماعت احمدیہ سے تعلق منقطع کر لیا ہوا ہے۔

۳۔ میرا تعلق کبھی بھی قادیانی جماعت سے نہیں رہا۔ لہٰذا اس کو چندہ دینے کا سوال خارج از بحث ہے۔

- لاہوری جماعت سے تعلق منقطع کرنے کے بعد میں نے انہیں کوئی چندہ نہیں دیا۔

- اس کے برعکس انجمن حمایت اسلام لاہور کے مختلف اجلاس کی صدارت کر چکا ہوں اور وقتاً" فوقتاً" معقول رقم بطور چندہ دے چکا ہوں۔

- ۱۹۶۴ء میں انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں' جس کی صدارت کے فرائض مجھے سونپے گئے تھے' میں نے اپنا احمدیت' لاہوری یا قادیانی سے لاتعلقی کا اعلان برملا کیا تھا۔

۴۔ میری حیثیت کوئی مذہبی عالم یا مفتی کی نہیں کہ کسی مسئلہ پر فتویٰ صادر کروں البتہ اپنے عقیدہ کی پھر غیر مبہم الفاظ میں وضاحت کرتا ہوں۔

"میرا ایمان کامل ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خاتم النبین ہیں اور ان کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ ان کے بعد ہر مدعی نبوت' خواہ وہ مرزا غلام احمد ہو یا کوئی اور شخص' کاذب' کافر اور خارج از دائرہ اسلام ہے"۔

مجھے شدید دکھ پہنچا ہے کہ ایک مذہبی مسئلہ کو کاروباری رقابت کی بھینٹ چڑھایا گیا ہے۔ میں پر خلوص اور دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان بھائی کے ایسے اعلان پر امنا و صدقنا کہنا چاہیے۔

دستخط

نصیر اے شیخ

۲۰ جون ۷۴ء

چیئرمین کالونی ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ' اسماعیل آباد' ملتان

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام (جماعت احمدیہ لاہور) کے عقائد

۱۔ ہم اسلام کے پانچ ارکان توحید' نماز' روزہ' حج' زکوۃ اور تمام ان عقائد و احکام پر ایمان رکھتے ہیں جو قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں درج ہیں اور جن پر سلف صالحین اور اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے۔

۲۔ ہمارا ایمان ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

۳۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جبرائیل کسی شخص پر بھی وحی نبوت لے کر نازل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس سے ختم نبوت کی مہر ٹوٹ جاتی ہے۔

۴۔ وحی نبوت کے منقطع اور مسدود ہونے کے بعد صرف ولایت کا سلسلہ جاری ہے تاکہ امت محمدیہ کے ایمان و اخلاق کی آبیاری ہوتی رہے۔

۵۔ اس امت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق صرف اولیاء کرام' مجددین اور محدثین آ سکتے ہیں' نبی نہیں آ سکتے۔

۶۔ اس امت کے مجددین میں سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چودھویں صدی کے مجدد ہیں جیسا کہ گزشتہ تیرہ صدیوں میں مجددین آتے رہے ہیں۔ لیکن حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کے انکار سے کوئی شخص کافر نہیں ہو سکتا۔

۷۔ ہمارے نزدیک ہر کلمہ گو مسلمان ہے اور ہم مسلمانوں کے کسی فرقہ کو بھی دائرہ اسلام سے خارج نہیں سمجھتے۔ ہم آئمہ اربعہ کے علاوہ اہل سنت والجماعت اور

اہل تشیع کے آئمہ اور بزرگوں کا دل سے احترام کرتے ہیں اور ان کی خدمات اسلامی کے معترف ہیں۔

۸۔ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور ایک تبلیغی ادارہ ہے جو یورپ و امریکہ، افریقہ اور کئی دیگر ممالک میں اشاعت اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہا ہے اور اعلائے کلمتہ اللہ قرآن مجید کے دنیا کی مختلف زبانوں میں تراجم اور ان کی اشاعت کے سوا ہمارا اور کوئی مقصد نہیں اور اسی کام پر ہمیں مجدد زمان نے لگایا تھا اور یہی آپ کی بعثت کی غرض تھی جیسا کہ آپ نے فرمایا:

"یاد رکھنا چاہیے کہ ہمیں بجز خادم اسلام ہونے کے اور کوئی دعویٰ نہیں"

صدر الدین امیر جماعت احمدیہ، لاہور

جماعت احمدیہ لاہور کا اپنے مجدد کے بارے میں عقیدہ

انجمن احمدیہ اشاعت اسلام (جماعت احمدیہ لاہور) کی طرف سے نوائے وقت ۱۱ر جون میں ایک اشتہار شائع ہوا تھا جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد ان کی اپنی تحریروں کی رو سے دیے گئے تھے۔ اس کے دوسرے دن (۱۲ر جون) کے نوائے وقت میں ادارے کی طرف سے مرزا غلام احمد قادیانی کے عقاید ان کی اپنی اور ان کے صاحبزادے کی تحریروں اور ارشادات کی روشنی میں دیے گئے تھے تاکہ صورت حال واضح ہو جائے اور قارئین نوائے وقت جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے دیے جانے والے اس گمراہ کن تاثر سے محفوظ رہیں جو انہوں نے اس اشتہار سے دینے کی کوشش کی تھی۔

اب ہم نے اسی انجمن کے اصرار پر "جماعت احمدیہ لاہور" کے عقاید ان کے اپنے مطابق دے دینے میں اس لیے کوئی مضائقہ نہیں سمجھا کہ اس سے اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں کی وضاحت ہمارے پیش نظر ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ لاہور کے اراکین اس طرح اپنے اس اعتراف کو چھپانے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے، جو اپنے عقاید کے بارے میں وہ خود کر چکے ہیں۔ ذیل میں ہم ان کا اپنا ایک اقتباس دیتے ہیں اور فیصلہ قارئین کرام پر چھوڑ دیتے ہیں۔ (ادارہ)

"مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھی (لاہوری مرزائی) حلفیہ اعلان کر چکے ہیں کہ ہمارا ایمان ہے حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ الصلوۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانے کی ہدایت کے لیے نازل ہوئے۔ آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے اور ہم اس امر کا اظہار ہر میدان میں کرتے ہیں اور کسی کی خاطر ان عقاید کو .مفضلہ تعالیٰ نہیں چھوڑ سکتے"۔

("پیغام صلح" ۷ر ستمبر ۱۹۱۳ء' صفحہ ۳ از "الفضل" خلافت جوبلی نمبر' ۲۸ر دسمبر ۱۹۳۹ء' صفحہ ۱۷)۔۔۔۔ (ادارہ)

۲۳ر جون کے اخبارات کی رپورٹ
قومی اسمبلی کو قرارداد کا نوٹس

قومی اسمبلی کے رکن اور ممتاز دینی رہنما مولانا محمد ذاکر نے قومی اسمبلی میں ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دے دیا ہے جس کا مقصد آئین میں ترمیم کرنا اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر فی الفور کلیدی آسامیوں سے الگ کر دینا ہے۔ انہوں نے اس قرارداد کا نوٹس ۴ جون کو جامعہ محمدی شریف سے ارسال کر دیا تھا۔ اس قرارداد میں محمد ذاکر نے تجویز کیا ہے کہ چونکہ قادیانی اپنے عقائد کے لحاظ سے جو آئین کے جدول سوم متعلقہ (دفعہ ۴۲) سے متصادم ہیں۔ اس لیے مسلمانوں کی تعریف میں نہیں آتے لہٰذا وہ اسمبلی کی نظروں میں دائرہ اسلام سے خارج اور غیر مسلم ہیں۔ ان کے عقائد کا ثبوت ان کی طرف سے شائع ہونے والا لٹریچر ہے یہ فرقہ نہ صرف مذہبی اختلاف کے اعتبار سے الگ حیثیت رکھتا ہے بلکہ سیاسی اور سماجی اعتبار سے بھی یہ فرقہ خود کو سواد اعظم سے الگ تصور کرتا ہے اور واقعات کے لحاظ سے یہ انگریز اسرائیل اور بھارت کا ففتھ کالسٹ ہے جو پاکستان میں سرگرم عمل ہے اور اس کی وفاداری بھی مشکوک ہے۔ انہوں نے تقسیم ہند کے بعد سے جان بوجھ کر اپنی جماعت کا ایک حصہ قادیان میں متعین کر رکھا ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر اس سے کام

لیا جا سکے۔ قرارداد میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ حال ہی میں ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر جو واقعہ رونما ہوا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ فرقہ دراصل پاکستان میں ریاست در ریاست قائم کرنا چاہتا ہے اور اس کا اظہار مختلف موقعوں پر اس فرقے کے سرگرم کارکن کر چکے ہیں۔ اس فرقے کو معمولی تصور نہ کیا جائے بیشتر اسلامی ممالک بھی اس فرقے پر عدم اعتماد کا اظہار کر چکے ہیں۔ مولانا محمد ذاکر نے تجویز کیا ہے کہ ان حالات کی روشنی میں پاکستان اور ملکی سالمیت کا تحفظ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس مرزائی احمدی فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور کلیدی آسامیوں سے انہیں الگ کیا جائے اور ربوہ کے دروازے ساری قوم کے لیے کھول دیے جائیں۔

ایک مرزائی خاندان مشرف بہ اسلام ہوگیا

ایک قادیانی کنبہ نے مسجد گول چوک اوکاڑہ کے خطیب کے ہاتھوں قبول اسلام کر کے مرزائیت سے توبہ کر لی ہے۔ عبدالرحیم حقہ ساز اپنے کنبہ کے ۱۱ افراد کی معیت میں مسجد گول چوک میں آیا اور اس نے بر سر عام مرزا غلام احمد کے دعویٰ نبوت کی تکذیب کی اور اعلان کیا کہ رسول اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا ہے۔ اس نے اور اس کے افراد کنبہ نے سچے دل کے ساتھ مرزائیت سے توبہ کی اور اسلام قبول کیا۔

لائل پور میں قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کی زبردست مہم

شہر کی تمام دکانوں پر "قادیانیوں کا داخلہ بند" کے کتبے آویزاں کر دیئے گئے

مسلمانوں کی جانب سے قادیانیوں کے سماجی اور اقتصادی بائیکاٹ کی اپیل کا ردعمل یہ ہوا ہے کہ تاجروں' ڈاکٹروں' عام شہریوں معماروں' مزدوروں اور خوانچہ فروشوں تک نے قادیانیوں سے ہر قسم کے تعلقات منقطع کر لیے ہیں۔ شہر کی ۶۸ فیصد دکانوں پر "قادیانیوں کے داخلہ کی ممانعت" کے کتبے آویزاں کر دیے گئے ہیں۔ صارفین کو جب پتہ چلتا ہے کہ مرزائی نے انہیں سودا دیا ہے تو وہ اشیائے صرف لینے سے صاف انکار کر دیتے ہیں' گزشتہ روز گول کپڑا کے ایک تاجر نے ایک قادیانی کے

ہاتھ کپڑے کی چار گانٹھیں فروخت کیں۔ ہول سیل کلاتھ مرچنٹس ایسوسی ایشن نے عہد کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں اس کا مواخذہ کیا تو تاجر نے نہ صرف قادیانی سے کپڑا واپس لیا بلکہ ایسوسی ایشن سے معافی بھی چاہی۔ اسے عہد شکنی کی پاداش میں جرمانہ بھی کیا گیا۔

پچھلے روز کارخانہ بازار کے ایک قادیانی دکاندار سے ایک دیہاتی نے چاول کی ایک بوری خریدی۔ جب دیہاتی کو معلوم ہوا کہ دوکاندار مرزائی ہے تو اس نے یہ چاول واپس کر دیے۔ ہوٹلوں اور قہوہ خانوں میں مرزائیوں کے داخلہ پر پابندی لگا دی گئی ہے حتیٰ کہ خوانچہ فروشوں نے اپنے سروں کی ٹوپیوں پر کتبے لگا رکھے ہیں جن پر تحریر کیا گیا ہے کہ مرزائیوں کو سودا فروخت نہیں کیا جائے گا۔

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت قائم ہوئی تو حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ نے مولانا محمد شریف جالندھری' مولانا تاج محمود' حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سے فرمایا کہ اخراجات کیسے پورے کیے جائیں گے۔ مولانا تاج محمود نے فرمایا کہ مجلس عمل میں شریک ہر جماعت حصہ دے۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہمارے پاس تو پیسہ نہیں ہے۔ اس پر حضرت بنوری نے اجلاس میں اعلان فرما دیا کہ آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے تمام تر اخراجات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بیت المال سے ادا کیے جائیں گے۔ اب آپ علامہ رضوی صاحب کا بیان پڑھیں کہ اس کے باوجود پھر بھی بعض حرام خوروں نے چندہ کرنا شروع کر دیا۔

علامہ رضوی صاحب

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل علامہ محمود احمد رضوی نے پھر اعلان کیا ہے کہ مجلس عمل کے تمام مطالبات پورے ہونے تک تحریک ختم نبوت جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ مجلس عمل کا ایک اجلاس ۳۰ جون کو منعقد ہو گا۔ علامہ محمود احمد رضوی نے کہا ہے کہ بعض افراد مجلس عمل ختم نبوت کے نام پر فنڈز اکٹھا کر رہے ہیں' حالانکہ فنڈز اکٹھا کرنے کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ کیا گیا تو اس کا فوری طور پر اعلان کر دیا جائے گا۔

مولانا عبدالکریم مباہلہ کا انتقال

ممتاز عالم دین مولانا بہاء الحق قاسمی نے ایک بیان میں مولانا عبدالکریم مباہلہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور ان کی خدمات کو بھرپور خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ مولانا نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ مرحوم ۱۹۲۸ء سے قبل مرزائیوں کے پرجوش مبلغ اور مناظر تھے لیکن مرزا محمود احمد کے اطوار دیکھ کر اپنے خاندان سمیت مرزائیت سے تائب ہوگئے جس کی پاداش میں انہیں ان کے خاندان سمیت قادیان سے نکلنے پر مجبور کر دیا اور بے پناہ مظالم توڑے گئے۔ مولانا عبدالکریم نے مرزا محمود احمد کو چیلنج کیا کہ اگر ان کے عائد کردہ الزامات غلط ہیں تو وہ کھلے میدان میں ان کے ساتھ نکل کر مباہلہ کر لیں لیکن یہ چیلنج قبول نہ کیا گیا اور اس وقت سے لفظ "مباہلہ" ان کے نام کا جزو بن گیا۔ انہوں نے دین اسلام کی جو خدمت کی وہ تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھی جائیں گی۔ مولانا بہاء الحق قاسمی نے مرحوم و مغفور کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے جہاں گھر کا بھیدی ہونے کی وجہ سے مرزائیت کے حقیقی خدوخال اپنے اخبار "مباہلہ" میں آشکار کئے۔ وہاں انہوں نے ۱۹۳۵ء میں "مباہلہ کانفرنس" کے نام سے امرتسر میں ایک بڑے اجتماع کا انتظام بھی کیا۔ جس میں ہندوستان بھر کے چوٹی کے علما نے شرکت کی۔ مولانا بہاء الحق قاسمی نے اجتماع جمعہ میں نمازیوں سے مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کرائی یہاں ایک قرارداد بھی منظور کی گئی جس میں مولانا کی وفات کو ملت اسلامیہ کے لیے ایک سانحہ قرار دیا گیا۔ مولانا صاحب نے اظہار تاسف کرتے ہوئے کہا ہے کہ غم تو اس بات کا ہے کہ مولانا عبدالکریم مباہلہ ایک ایسے وقت میں ہمارا ساتھ چھوڑ کر راہی ملک عدم ہوئے ہیں جب ان کا وہ مشن جس کے لیے وہ عمر بھر سرگرم عمل رہے پورا ہونے والا ہے اور مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے والے ہیں۔ مرحوم کا جنازہ مناظر اسلام مولانا عبدالرحیم اشعر نے پڑھایا۔

کلیدی اسامیوں پر فائز قادیانیوں کی فہرستیں

باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ وفاقی حکومت نے اعلیٰ عہدوں اور کلیدی آسامیوں

پر فائز قادیانی فرقہ سے متعلق افراد کی فہرستیں مرتب کرنے کی ہدایت جاری کر دی ہے اور اس مقصد کے لیے انٹیلی جنس کے مختلف شعبوں سے کام لیا جا رہا ہے۔ ان ذرائع کے مطابق حکومت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مسئلے کو قومی اسمبلی میں لانے سے قبل اس فرقہ کی بعض شخصیتوں کی حیثیت کا اندازہ لگانا چاہتی ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہ قادیانی فرقہ سے تعلق رکھنے والے افراد تینوں مسلح افواج' ملک کے اعلیٰ ترین انتظامی عہدوں' سفارت خانوں' عدلیہ' تعلیمی شعبوں اور دوسرے اداروں کی اعلیٰ آسامیوں پر فائز ہیں اور بعض حالتوں میں نظم و نسق کو کنٹرول کرتے ہیں۔ یہ لوگ قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں بھی موجود ہیں جو پیپلزپارٹی کے ٹکٹ پر منتخب ہوئے ہیں۔

لائل پور

گزشتہ روز مسلمانوں پر قادیانیوں کی فائرنگ سے پیدا ہونے والی صورت حال کے نتیجہ میں آج پولیس نے ۴۲ افراد کو گرفتار کر لیا جن میں ۱۹ قادیانی بھی شامل ہیں' کل کے واقعہ کے بعد سے یہاں سخت کشیدگی ہے اور فیڈرل سکیورٹی فورس کے دستے گشت کر رہے ہیں۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ روز لائل پور کی نواحی بستی آبادی ڈی ٹائپ کالونی میں مرزائیوں کی فائرنگ سے دو افراد شدید زخمی ہو گئے۔ زخمیوں میں چوکی پولیس ڈی ٹائپ کالونی کے اے ایس آئی رانا خورشید عالم اور ایک شخص محمد شریف ٹھیکیدار کا بیٹا شامل ہیں۔ اے ایس آئی رانا خورشید عالم کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ علاقہ میں امن و امان قائم رکھنے کے لیے فیڈرل سکیورٹی فورس اور مسلح پولیس کے دستے گشت کر رہے ہیں اور کسی شخص کو اس علاقہ کی طرف جانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ واقعات کے مطابق ڈی ٹائپ کالونی میں رہائش پذیر ایک مرزائی خاندان کا نوعمر لڑکا آلو بخارہ خریدنے کالونی کے چوک گیا چونکہ اس وقت شہر میں واقعہ ربوہ کے سلسلہ میں مرزائیوں کے سوشل بائیکاٹ کی تحریک جاری ہے اس لیے دکاندار نے مرزائی لڑکے کو سودا دینے سے انکار کر دیا ہے مگر وہ کسی اور دکان سے آلو بخارے خریدنے میں کامیاب ہو گیا۔ چوک پر موجود چند نوجوانوں نے لڑکے سے آلو بخارے

چھین کر پھینک دیے اور دکاندار کو گالیاں دیں۔ لڑکا جب گھر گیا تو اس کا والد الٰہی بخش اپنے دوسرے ساتھیوں کو لے کر چوک میں آ گیا۔ اس نے وہاں موجود مسلمانوں کے ساتھ ترش رویہ اختیار کیا جس پر مسلمان مشتعل ہوگئے۔ الٰہی بخش اور اس کے ساتھی یہ صورت حال دیکھ کر اپنے گھروں کو واپس چلے گئے اور آتشیں اسلحہ لے کر چھتوں پر چڑھ گئے اور مسلمانوں پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس سے وہاں موجود ایک اے ایس آئی خورشید عالم اور شریف نامی ایک ٹھیکیدار کا بیٹا شدید زخمی ہوگئے جب مسلمانوں کو فائرنگ کی اطلاع ہوئی تو وہ بھی اسلحہ لے کر آ گئے اور انہوں نے جوابی فائرنگ کی۔ دونوں طرف سے تقریباً ایک گھنٹہ تک فائرنگ جاری رہی صورت حال پر قابو پانے کے لیے فیڈرل سیکورٹی فورس اور پولیس کی بھاری جمعیت موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے پہلے لاٹھی چارج کیا اور پھر ہوائی فائرنگ کی جس سے دس افراد زخمی ہوگئے۔ ڈپٹی کمشنر لائل پور اور ایس پی لائل پور موقع پر پہنچ گئے اور علاقہ میں بھاری تعداد میں فیڈرل سیکورٹی فورس اور پولیس کے دستے گشت کر رہے ہیں۔ فائرنگ کے بعد شہر میں شدید کشیدگی پھیل گئی۔ پولیس چوکی فیکٹری ایریا نے اب تک ۲۳ افراد کو حراست میں لے لیا ہے۔ خورشید عالم کو ہسپتال داخل کرا دیا گیا ہے جہاں اس کی حالت نازک ہے۔

وفاقی کابینہ کا اجلاس

مری۔ آج یہاں میونسپل ہال میں وفاقی کابینہ کا ایک طویل خصوصی اجلاس ہوا یہ اجلاس دو حصوں میں جو مجموعی طور پر تقریباً ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔ اس اجلاس کی صدارت وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے کی۔ اجلاس کل بھی جاری رہے گا۔ ربوہ کے واقعے سے پیدا شدہ صورت حال کے تمام پہلوؤں اور اس کے نتائج پر تفصیل سے غور کیا گیا۔ آج کے اجلاس کے اختتام پر سرکاری طور پر بتایا گیا کہ اس مسئلہ پر بحث وفاقی کابینہ کے خصوصی اجلاس میں کل بھی جاری رہے گی۔ آج کے اجلاس میں دوسرے لوگوں کے علاوہ قومی اسمبلی کے سپیکر فاروق علی' اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار اور وفاقی وزرا' پنجاب کے وزیراعلیٰ مسٹر حنیف رامے اور پنجاب کے سابق وزیر

اعلیٰ مسٹر معراج خالد' وزارت خارجہ قانون و داخلہ کے اعلیٰ حکام نے بھی اجلاس میں شرکت کی۔ باور کیا جاتا ہے کہ اس اجلاس میں ربوہ کے واقعہ کے بعد سے لے کر اب تک کی تمام صورت حال پر پیش کردہ رپورٹ پر غور کیا گیا اور وزیراعلیٰ پنجاب نے پنجاب میں امن و امان کی صورت حال کے بارے میں تفصیل سے اجلاس کو آگاہ کیا۔ اجلاس میں وزیراعظم کی تقریر کی روشنی میں قادیانیوں کے اس پرانے مسئلے کے بارے میں غور کیا گیا۔ وزیراعظم نے اپنی تقریر اس بات کی جانب نشاندہی کی تھی کہ اس مسئلہ کا حل عوام کے براہ راست منتخب نمائندوں پر مشتمل قومی اسمبلی بجٹ کی منظوری کے فوراً بعد تلاش کیا جائے گا' چنانچہ آج کے اجلاس میں اسپیکر قومی اسمبلی صاحبزادہ فاروق علی اور پاکستان کے اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کی شرکت اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ اجلاس میں ان قانونی اور فنی پہلوؤں پر غور کیا گیا جن کے تحت اس مسئلے کو قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ اجلاس میں اس معاملے کا جائزہ لینے اور سفارش مرتب کرنے کے لیے سپریم کورٹ اور اسلامی نظریاتی کونسل کی جانب رجوع کرنے کے بارے میں بھی غور کیا گیا باور کیا جاتا ہے کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے کل کابینہ کے خصوصی اجلاس میں آئندہ لائحہ عمل اور اقدامات کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔ توقع ہے کہ قومی اسمبلی اس معاملے پر آئندہ ماہ کے پہلے ہفتے میں غور کرے گی' دریں اثنا مختلف علاقوں کے وفود نے اسلام آباد میں اپنے علاقوں کے ارکان اسمبلی سے ملاقاتیں کی ہیں اور ان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے آئین میں ترمیمی بل پیش کریں اور وہ اس معاملے کو اسلامی نظریاتی کونسل کو نہ بھیجیں اور اس کی سفارش کی مخالفت کریں۔ آج کے وفاقی کابینہ کے اجلاس میں جن وفاقی وزرا نے شرکت کی ان میں اطلاعات و نشریات کے وزیر مولانا کوثر نیازی' وزیر قانون و پارلیمانی امور عبدالحفیظ پیرزادہ' وزیر داخلہ خان عبدالقیوم خان' وزیر تجارت و پیداوار مسٹر جے اے رحیم' وزیر بے محکمہ و پاکستان پیپلز پارٹی کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مسٹر خورشید حسن میر' وزیر محنت رانا محمد حنیف' وزیر صحت شیخ محمد رشید اور جمالدار خان کے علاوہ وزیراعظم کے معاونین خصوصی مسٹر یوسف بچ' فیروز قیصر' خدا بخش بچہ اور محمد حیات ٹمن نے بھی شرکت کی یہ خصوصی

اجلاس آج صبح ساڑھے نو بجے میونسپل ہال میں شروع ہوا اور ڈھائی بجے تک جاری رہا' دوپہر کے کھانے کے بعد یہ اجلاس ساڑھے چار بجے دوبارہ شروع ہوا اور شب آٹھ بجے تک جاری رہا۔ وزیراعظم بھٹو کے ایوان وزیراعظم سے میونسپل ہال آنے اور جانے کے موقع پر راستے میں سڑک کے دونوں جانب کھڑے سینکڑوں لوگوں نے فلک شگاف نعرے لگائے۔ وزیراعظم نے ان نعروں کا جواب ہاتھ ہلا ہلا کر دیا۔ وزیراعظم جو گزشتہ شب اسلام آباد سے یہاں پہنچے تھے ۱۶؍ جون تک قیام کریں گے۔

دیناپور میں تحریک کے کارکنوں پر پولیس تشدد

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ملتان کے ہنگامی اجلاس میں اس بات پر شدید احتجاج کیا گیا کہ موضع دیناپور میں تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں گرفتار کئے جانے والے افراد پر پولیس بہیمانہ تشدد کر رہی ہے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ صوبائی حکومت کو خبردار کیا گیا کہ ملتان پولیس کو جارحانہ کارروائیوں سے نہ روکا گیا تو عوام کے مشتعل ہونے کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ اجلاس میں سرحد اسمبلی کے ارکان کو مبارکباد پیش کی گئی اور سندھ بلوچستان اور پنجاب اسمبلی کے ارکان سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ بھی ملی حمیت کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سلسلہ میں قرارداد منظور کریں۔ اجلاس میں شہریوں سے اپیل کی گئی کہ وہ قادیانیوں کا مکمل سماجی اور سوشل بائیکاٹ کریں۔ اجلاس میں تحریک کے سلسلہ میں گرفتار طلبا اور علما کو غیر مشروط طور پر رہا کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

حافظ آباد

مجلس عمل تحریک ختم نبوت سب ڈویژن حافظ آباد کی جانب سے منعقدہ ایک بہت بڑے جلسہ عام میں قومی اسمبلی کے رکن میاں شہادت خاں بھٹی نے حلف اٹھایا کہ وہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کی قرارداد کی بھرپور حمایت کریں گے۔ جلسہ عام میں جمعیت علما پاکستان کے صدر مولانا سید شبیر حسین نے خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ماننے والے یا اسے مجدد ماننے والوں کو بلا تفریق غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ جلسہ سے جمعیت اہل حدیث

کے مولانا نصراللہ خاں بھٹی نے خطاب کرتے ہوئے عوام پر زور دیا کہ مرزائیوں کا شہر میں مکمل طور پر سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔

مولانا غلام اللہ مجلس عمل راولپنڈی کے صدر منتخب ہو گئے

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان میں شریک ۱۹ مذہبی و سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کا ایک اجلاس جامع مسجد پرانا قلعہ میں منعقد ہوا جس میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت راولپنڈی اسلام آباد کے عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا اور شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صدر' مولانا مطیع الرضا خان نائب صدر' شیخ صراط علی نائب صدر' مولانا محمد عبداللہ نائب صدر' مولانا سید حبیب الرحمٰن شاہ بخاری جنرل سیکرٹری' مولانا حافظ عبدالغفور نائب سیکرٹری' مولانا عبدالخالق نائب سیکرٹری' مولانا قاری سعید الرحمٰن سیکرٹری اطلاعات' منشی غلام فاروق آفس سیکرٹری اور شیخ عبدالغفور خزانچی منتخب ہوئے۔ اجلاس میں متعدد قراردادیں منظور کی گئیں ایک قرارداد میں کہا گیا کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت راولپنڈی و اسلام آباد مرکزی مجلس عمل کی پالیسی اور مطالبات کی پرزور حمایت کرتی ہے اور تحفظ ناموس رسالت کے لیے ہر قسم کی قربانی کا یقین دلاتی ہے۔ ایک قرارداد میں عوام سے اپیل کی گئی کہ وہ مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ کریں' ایک قرارداد میں گرفتار شدہ طلبا کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

ملتان

مجلس عمل تحریک ختم نبوت ملتان کے زیر اہتمام ۲۳ جون اتوار کو ایک روزہ کنونشن ہوگا۔ جس میں ملک کے ممتاز علما عقیدہ تحفظ ختم نبوت اور قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے موضوع پر تقاریر کریں گے۔ کنونشن کے دو اجلاس ہوں گے پہلا اجلاس دس بجے صبح دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت میں ہوگا جہاں مختلف علما کارکنوں سے خطاب کریں گے رات کو بعد نماز عشا مسجد پھول ہٹ چوک بازار میں جلسہ عام ہوگا۔ جلسہ عام سے مولانا عبدالستار خاں نیازی' مفتی محمود ایم این اے' مولانا عبیداللہ انور' سید محمود احمد رضوی' علامہ احسان الٰہی ظہیر' سید مظفر علی شمسی' چوہدری غلام جیلانی' جناب حمزہ ایم اے' نوابزادہ نصراللہ خاں' مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری' مولانا سید

نور الحسن شاہ بخاری، مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف اور دوسرے علما خطاب کریں گے۔ مجلس عمل کی طرف سے جاری ہونے والے ایک ہینڈ آؤٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ جلسہ مسجد القمر میں ہونا تھا لیکن اب مسجد پھول ہٹ چوک بازار میں ہوگا۔

پنجاب اسمبلی ــــ خاموش کیوں؟

حادثہ ربوہ کے بعد جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا دیرینہ عوامی مطالبہ زور پکڑنے لگا تھا اور وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے بھی یہ کہہ دیا تھا کہ ختم نبوت کے عقیدے پر ایمان نہ رکھنے والا مسلمان نہیں ہوسکتا تو ایک مرحلہ ایسا بھی آیا تھا جب بعض حلقوں میں یہ توقع ظاہر کی جانے لگی تھی کہ پنجاب اسمبلی ایک قرارداد کے ذریعے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی سفارش کرے گی۔ یہ توقع ہنوز پوری نہیں ہوسکی البتہ سرحد اسمبلی نے اس مفہوم کی ایک قرارداد منظور کر دی ہے۔ ربوہ پنجاب میں واقعہ ہے اور قادیانیوں کی اکثریت پنجاب سے تعلق رکھتی ہے مگر یہ عجیب بات ہے کہ پنجاب اسمبلی نے اس بارے میں معنی خیز خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ پنجاب اسمبلی کے ایک قادیانی رکن چودھری محمد اعظم کا ایوان اسمبلی میں یہ بیان بھی قومی حلقوں میں حیرت و استعجاب کا موجب بنا ہے کہ عوام نے ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں اس مسئلہ پر اپنا فیصلہ دے دیا تھا۔ ان کی یہ منطق بڑی گمراہ کن ہے کہ انتخابات کے وقت جماعت اسلامی کے منشور میں یہ بات رکھی گئی تھی کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دے دیا جائے گا لیکن عوام نے جماعت اسلامی کے منشور کو ٹھکرا دیا اور پیپلز پارٹی کو ووٹ دیئے۔ ہمیں حیرت ہے کہ چودھری صاحب کس دیدہ دلیری سے یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ پیپلز پارٹی قادیانیوں کی جماعت ہے یا قادیانیوں کے زیراثر ہے کیونکہ انتخابات قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے مسئلہ پر نہیں ہوئے تھے اور ان میں پیپلز پارٹی کی کامیابی کی وجہ اس کے دلفریب معاشی و اقتصادی وعدے تھے۔ چودھری صاحب کی اس منطق کا جواب تو خیر پیپلز پارٹی والے دیں گے اور یہ بتائیں گے کہ ان کی جماعت قادیانیوں کے زیراثر ہے یا نہیں۔ پنجاب اسمبلی سے ہم یہ ضرور توقع کریں گے کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے عوامی مطالبہ

کی حمایت میں قرارداد منظور کر کے اپنی حمیت دینی اور غیرت ملی کا ثبوت دے گی۔

(اداریہ "نوائے وقت" ۲۳ر جون)

"نوائے وقت" میں "سرراہے" میں شائع ہوا کہ

عارف والا سے جناب محمود فریدی نے دو شعر برائے اشاعت بھیجے ہیں' ملاحظہ ہوں:

اندر سے کریلا ہے تو باہر سے شریفہ
یہ مسلک یاراں بھی ہے اک طرفہ لطیفہ

تاعمر "نبوت" رہی امراض سے بیدم
پولیس کی تفتیش میں شامل ہے خلیفہ

۲۴ر جون کے اخبارات کی رپورٹ

اعلیٰ حکومتی اجلاس مری میں ختم ہوگیا

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مسئلہ پر اعلیٰ سطحی اجلاس آج دوسرے دن بھی جاری رہا جس کی صدارت وزیراعظم بھٹو نے کی۔ اجلاس میں اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا' خاص طور پر اس کے ملکی اور غیر ملکی اثرات پر غور کیا گیا۔ آج اعلیٰ سطحی اجلاس میں اس مسئلہ پر غور مکمل کر لیا گیا ہے اور معلوم ہوا ہے کہ حکومت اس مسئلہ کو مسلمانوں کی امنگوں اور عقائد کے مطابق حل کرنا چاہتی ہے۔ اعلیٰ سطحی اجلاس کل بھی ہوا تھا' جو آٹھ گھنٹے جاری رہا تھا' جس میں وفاقی وزیر مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ' خان عبدالقیوم خاں' مسٹر خورشید حسن میر' مولانا کوثر نیازی' شیخ محمد رشید پنجاب کے وزیراعلیٰ مسٹر حنیف رامے' پنجاب پیپلز پارٹی کے صدر ملک معراج خالد بھی شریک ہوئے تھے۔ اجلاس میں اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا گیا کہ واقعہ ربوہ کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال پر قابو پا لیا گیا ہے۔ اجلاس میں حالات کو مزید پرسکون رکھنے کے لیے متعدد اقدامات کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ دریں اثنا

معلوم ہوا ہے کہ پیپلز پارٹی کے ارکان اسمبلی سے بھی وزیراعظم بھٹو نے اس مسئلہ پر تبادلہ خیال کیا ہے۔ (مشرق)

لائل پور فائرنگ کیس

ڈی ٹائپ کالونی لائل پور میں مرزائیوں کی طرف سے مسلمانوں پر فائرنگ کے سلسلہ میں ماخوذ ۴۲ ملزموں کو جوڈیشنل ریمانڈ کے بعد جیل بھیج دیا گیا۔ زخمی رانا خورشید کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ امن و امان کے لیے پولیس اور فیڈرل سکیورٹی فورس کے مسلح دستے علاقہ میں اب بھی گشت کر رہے ہیں اور مشکوک افراد پر کڑی نگاہ رکھی جا رہی ہے۔ علاقہ کے دکانداروں نے فائرنگ کے خلاف احتجاجاً کل ہڑتال کی جس سے لوگوں کو ضروریات زندگی میسر نہ آ سکیں۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے ایس ایس پی جہاں زیب برکی سے ملاقات کی' وفد کی قیادت مولانا تاج محمود نے کی۔ انہوں نے کہا کہ ۲۳ مسلمانوں کو جانب داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے حراست میں لیا گیا ہے۔ ایس ایس پی نے یقین دلایا کہ اگر وہ بے قصور پائے گئے تو انہیں رہا کر دیا جائے گا۔ وفد کا یہ مطالبہ بھی تسلیم کر لیا گیا کہ اس مقدمہ کی تفتیش ڈی ایس پی سٹی منظور احمد خاں کریں۔ وفد کے ارکان نے شہریوں سے پرامن رہنے کی اپیل کی ہے۔ وفد نے بتایا کہ مرزائی مضافاتی بستیوں اور کاروباری مراکز میں لوگوں کو اسلحہ دکھا کر ہراساں کر رہے ہیں۔ ("مشرق" لاہور)

ملتان میں مرکزی مجلس عمل کا جلسہ

تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس عمل نے ملک بھر کے مسلمانوں پر زور دیا ہے کہ وہ قادیانیوں کا اتنے موثر طریقے سے سماجی بائیکاٹ کریں کہ قادیانی مسلمانوں کے مطالبے کے سامنے ہتھیار ڈال دیں اور خود کو اقلیت قرار دینے میں کوئی مزاحمت نہ کریں۔ مجلس عمل کے رہنماؤں نے قادیانیوں کے خلاف تحریک جاری رکھنے کے سلسلے میں آج گلگشت کالونی میں کارکنوں کے اجلاس اور بعدازاں مسجد پھول ہٹ چوک بازار میں ایک جلسہ عام سے بھی خطاب کیا۔ ان رہنماؤں میں نوابزادہ نصراللہ خاں' مولانا تاج محمود' مفتی محمود' علامہ احسان الٰہی ظہیر' علامہ محمود احمد رضوی' مولانا خلیل

احمد قادری' علی غضنفر کراروی' پیر محمد اشرف ابوذر بخاری اور سید مظفر علی شمسی شامل تھے۔ مقررین نے کارکنوں سے کہا کہ وہ عوام کو مرزائیوں کے سماجی بائیکاٹ کی تحریک سے آگاہ کریں اور مجلس عمل کے پیغام کو گھر گھر پہنچا دیا جائے۔

نوابزادہ نصر اللہ خان نے ملت اسلامیہ کے خلاف قادیانیوں کی سازشوں اور پاکستان میں ان کی ریشہ دوانیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی سے لے کر بچے کھچے پاکستان میں قومیتوں کے نام پر انتشار پھیلانے کی سازشوں میں قادیانیوں کا ہاتھ رہا ہے۔ مجلس عمل نے داخلی انتشار اور خارجی خطرات پر قابو پانے کے لیے قوم کو متحد کر دیا ہے اب حکومت کا فرض ہے کہ وہ قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے اور انہیں کلیدی اسامیوں سے برطرف کرنے کے سلسلے میں بل پیش کرے۔

مولانا تاج محمود نے اپنی تقریر میں بتایا کہ لائل پور میں قادیانیوں کا مکمل سماجی بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ ایک شخص نے بائیکاٹ کی خلاف ورزی کرنے پر نہ صرف مجلس عمل سے معافی مانگی بلکہ سولہ سو روپے تاوان بھی ادا کیا ہے۔ مولانا مفتی محمود نے بتایا کہ ضلع سرگودھا کے عوام نے ارکان قومی اسمبلی سے مجلس عمل کے مطالبات کے سلسلے میں ایک محضر نامے پر دستخط حاصل کر لیے ہیں۔ انہوں نے دوسرے اضلاع کے عوام پر بھی زور دیا کہ وہ ارکان قومی اسمبلی سے محضر ناموں پر دستخط لیں تاکہ ارکان اسمبلی قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے بل کی حمایت پر مجبور ہو جائیں۔ (روزنامہ "مشرق" لاہور)

بیالیس افراد ہلاک

یہاں ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ حالیہ ہنگاموں کے دوران ملک بھر میں ۴۲ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بعض لوگ جلد بازی میں اپنے بچاؤ کے لیے گولی نہ چلاتے تو جانی نقصان اس سے کہیں کم ہوتا۔ ہلاک شدگان میں ۲۷ قادیانی اور ۱۵ دیگر افراد شامل ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ ملک بھر میں صورت حال پوری طرح قابو میں ہے۔ انہوں نے مرزا ناصر احمد اور مسٹر ظفر اللہ خان کے الزامات کی تردید

کرتے ہوئے کہا کہ ہر شہری کا بلا لحاظ عقیدہ مکمل تحفظ کیا جائے گا۔ بیرونی اخبارات حالیہ ہنگاموں کے بارے میں توڑ مروڑ کر خبریں شائع کر رہے ہیں جبکہ دوسرے ممالک میں کہیں زیادہ سنگین صورت حال پیدا ہوتی رہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے مسئلہ کا حل تلاش کرنے کے لیے دونوں فریقوں سے رابطہ قائم کر رکھا ہے۔

سرکاری ترجمان نے بعض عالمی اخبارات کے اس رجحان پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ وہ پاکستان کے اندرونی واقعات کو مسخ کر کے شائع کرتے ہیں اور ان کا خاکہ اڑاتے ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ ان اخبارات نے گزشتہ ماہ فرقہ وارانہ تنازعہ سے پیدا ہونے والی صورت حال کو جس رنگ میں پیش کیا ہے وہ حقیقت پسندانہ نہیں ہے اور اس کا مقصد پاکستان کے وقار اور ساکھ کو نقصان پہنچانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دوسرے ملکوں میں پیش آنے والے زیادہ سنگین واقعات کو تو معمولی واقعات کا رنگ دے دیا گیا لیکن پاکستان کے ایک ہنگامہ کو جو کہیں زیادہ سنگین ہو سکتا تھا اس طرح پیش کیا گیا کہ گویا آسمان ٹوٹ پڑا۔ ترجمان نے اس الزام کو بے بنیاد قرار دیا کہ حکومت اپنے شہریوں کا تحفظ نہیں کیا۔ عالمی اخبارات نے ہنگامہ کی تفصیلات شائع کی ہیں جو سنی سنائی باتوں اور افواہوں پر مبنی ہیں۔ اس سے ان تنظیموں کو تشویش ہوتی ہے جو شہریوں کے حقوق کے تحفظ کی علمبردار ہیں اور جو اس مقصد کے لیے کام کرتی ہیں کہ مذہب یا عقیدہ کی بنیاد پر گروپوں یا افراد کی آزادی سلب نہ کی جائے۔ ان جرائد نے یہ بے بنیاد الزام لگایا ہے کہ حکومت اپنے شہریوں کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی ہے اور قانون کو نافذ کرنے والے اداروں نے نیم دلی کے ساتھ یا امتیازی انداز میں کام کیا ہے۔ انہوں نے جانی اور مالی نقصان کو بھی بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے۔ ایک الزام یہ لگایا گیا ہے کہ ربوہ میں احمدیوں کے ہیڈ کوارٹر کے ساتھ ٹیلی مواصلات کے سلسلے کاٹ دیئے گئے ہیں یا ان میں دانستہ طور پر خلل ڈالا گیا ہے ان میں سے کچھ الزامات احمدی فرقہ کے لیڈروں نے اپنے بیانات میں عائد کئے ہیں ان لیڈروں میں احمدیوں کے مذہبی سربراہ مرزا ناصر احمد اور بین الاقوامی عدالت کے سابق صدر سر محمد ظفر اللہ خان شامل ہیں لیکن حکومت واضح طور پر اعلان کرتی ہے کہ ان الزامات کا حقائق سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ صحیح ہے کہ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ایک افسوسناک

واقعہ کے نتیجہ میں ملک کے بعض حصوں میں فسادات ہوئے' یہ واقعہ انتہائی افسوسناک تھا لیکن جیسا کہ آئین میں ضمانت دی گئی ہے۔ حکومت نے بلالحاظ مذہب و عقیدہ اپنے ہر شہری کے پورے تحفظ کے لیے اپنے انسانی اور قانونی فرض کو پورا کرنے میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا۔ ان سماج دشمن عناصر کے خلاف سخت کارروائی کی گئی جنہوں نے جھگڑے کو بھڑکانے اور امن و امان کو درہم برہم کرنے کے لیے ایک مذہبی معاملے سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔ تشدد کو دبانے سے نہ صرف صوبائی پولیس سے بلکہ فیڈرل سیکیورٹی فورس اور رینجرز سے بھی کام لیا گیا۔ فوج سے کہا گیا کہ وہ سڑکوں پر گشت کر کے سول حکام کی مدد کرے اس طرح یہ ظاہر کر دیا گیا کہ شہری نظام میں خلل ڈالنے کی کوئی کوشش برداشت نہیں کی جائے گی اور حکومت پاکستان ملک کو اس قسم کے فرقہ وارانہ تشدد میں مبتلا نہیں ہونے دے گی جو برصغیر' جنوبی ایشیا کی المناک ادا بن گیا ہے۔ ربوہ کے واقعہ کی عدالتی تحقیقات کے لیے ہائی کورٹ کے ایک جج پر مشتمل ایک ٹریبونل قائم کیا گیا ہے یہ ٹریبونل شہادتیں قلمبند کر رہا ہے اور مناسب مدت کے اندر حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کر دے گا۔ اخبارات میں فسادات کی خبروں کی اشاعت پر ماضی میں پابندیاں اس خیال سے لگائی گئیں تھیں کہ اگر ان خبروں کی اشاعت کو نہ روکا گیا تو جذبات مشتعل ہوں گے اور انسانی جان و مال خطرہ میں پڑ جائے گی یہ پابندیاں ان ملکوں میں غیر معمولی بات نہیں ہیں جہاں عام ناخواندگی کے ماحول میں جھوٹی افواہیں اور مبالغہ آمیز خبریں پھیلتی رہتی ہیں جوں ہی صورت حال معمول پر آنا شروع ہوئی ان پابندیوں کو ہٹا لیا گیا۔ وزیراعظم نے اپنے عہدے کی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے تمام متعلقہ گروپوں کے وفدوں سے بات چیت کی جو لوگ وزیراعظم سے ملے ان میں احمدی فرقے کے مذہبی سربراہ کا بیٹا شامل تھا۔ صوبائی حکومت نے احمدی فرقے کے لیڈروں اور تنازعہ میں ملوث دوسرے گروپوں کے لیڈروں کے ساتھ رابطہ قائم کر رکھا ہے ان تمام انتظامی' عدالتی اور سیاسی اقدامات کے نتیجہ میں تین ہفتہ کے اندر بلوہ ختم ہو گیا۔ یہ ہنگامہ ۱۹۵۳ء کے فسادات کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے' کیونکہ اس وقت کے ایجی ٹیشن نے اتنی سنگین صورت اختیار کر لی تھی کہ لاہور میں مارشل لا نافذ کرنا پڑا تھا۔ تازہ ہنگامہ میں

۴۲ افراد ہلاک ہوئے ایک انسانی جان کا نقصان بھی حکومت کے نزدیک افسوس ناک ہے' لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ جانی نقصان بہت زیادہ نہیں ہوا ہے اگر بعض لوگ جلد بازی میں اپنے بچاؤ کے لیے گولی نہ چلاتے تو جانی نقصان اس سے کم ہوتا۔ بہرحال دونوں جانب نقصانات کم و بیش برابر ہوئے ہیں۔ پورے پاکستان میں کل ۴۲ اموات ہوئی ہیں ان میں احمدیوں کی تعداد ۲۷ ہے۔ افواہوں کے برعکس اعضا کاٹنے کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔ ترجمان نے کہا کہ احمدی فرقہ کے بعض افراد نے ٹیلی فون کا سلسلہ منقطع کرنے کا جو الزام عائد کیا ہے' وہ صحیح نہیں ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ربوہ کو ٹیلی مواصلات کی سہولتوں سے محروم کرنے کی کوئی دانستہ کوشش نہیں کی گئی' البتہ صورت حال کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے بے شمار کالیں لائنوں پر تھیں جس کی وجہ سے طویل فاصلوں کی کالوں میں غیر معمولی تاخیر ہوئی' یہ بات ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ جس مذہبی تنازعہ کی وجہ سے یہ فسادات ہوئے وہ نیا نہیں ہے اور اس میں دینی امور کے علاوہ دوسرے معاملات بھی ملوث ہیں' حکومت اس بات پر شکر بجا لاتی ہے کہ اس تنازعہ کے مفسدانہ اور اشتعال انگیز اثرات پر پوری طرح کنٹرول کر لیا گیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ پاکستان میں اور ساری دنیا میں ذمہ دار لوگ صورت حال کا ٹھنڈے دل سے جائزہ لیں۔ وزیراعظم نے ۱۳ جون کو قوم کے نام اپنی نشری تقریر میں صبر و تحمل اور رواداری کا مشورہ دیا تھا اور لوگوں کو متنبہ کیا تھا کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں' یہ خوشی کی بات ہے کہ اگلے دن ہڑتال بحیثیت مجموعی پرامن رہی۔ حکومت نے مسئلہ کی نوعیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسے قومی اسمبلی کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ وہ اس کا معقول اور جمہوری حل تلاش کرے۔ حکومت عوامی جذبات کا احترام کرتی ہے لیکن ساتھ ہی ایسے رجحان کی حوصلہ شکنی کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے جو ملک کی ترقی میں رکاوٹ بنے اور اس کے مفاد کو نقصان پہنچائے۔ (روزنامہ "جنگ" کراچی ۲۴ جون)

راولپنڈی میں دو خطیب گرفتار

آج علی الصبح پولیس نے جامع مسجد کے حجرے سے مولانا عبدالستار خطیب کو

اور ویسٹ کی مسجد نعمانیہ صوفی محمد اسحاق کو ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار کر لیا ہے انہیں جمعتہ المبارک کی نماز کے بعد مسجد میں قابل اعتراض تقریریں کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے' انہیں ڈسٹرکٹ جیل بھیج دیا گیا ہے۔ دریں اثناء پولیس طالب علم رہنما نظام الدین نظام اور دیگر چار طلبا کی گرفتاری کے لیے مختلف مقامات پر چھاپے مار رہی ہے۔ نظام الدین نظام کی گرفتاری کے لیے پولیس کی بھاری جمعیت راجہ بازار کے اطراف میں تعینات تھی' لیکن وہ مدرسہ تعلیم القرآن میں تقریر کرنے کے بعد روپوش ہوگئے۔ مدرسہ تعلیم القرآن کے ایک پریس ریلیز کے مطابق مولانا محمد اسحاق پر قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا اور انہیں زخمی حالت میں گرفتار کیا گیا ہے۔

سندھ اسمبلی میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی قرارداد کا نوٹس

سندھ اسمبلی میں حزب اختلاف کے ۱۳ ارکان نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ جو لوگ ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتے اور کسی دوسرے نبی پر یقین رکھتے ہیں وہ مسلمان نہیں ہیں اور قومی اسمبلی میں ۳۰ جون کو اس مسئلے پر غور کیا جائے گا۔ صوبہ سرحد کی اسمبلی نے بھی ایک قرارداد کے ذریعے سفارش کی ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اس لیے سندھ اسمبلی بھی وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ قادیانوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور قادیانیوں کی سرگرمیوں کے بارے میں تحقیقات کی جائے اور قادیانیوں کو تمام اہم اور کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ اس قرارداد کے نوٹس پر شاہ فرید الحق قائد حزب اختلاف مسٹر ظہور الحسن بھوپالی' مولانا محمد حسن حقانی' حاجی زاہد علی' مفتی محمد حسن' بوستان علی ہوتی' افتخار احمد' نواب مظفر حسین' صوفی رحیم بخش' سرور علی' قطب شاہ' نادر شاہ اور خلیفہ عاقل کے دستخط ہیں۔

بلوچستان اسمبلی

بلوچستان اسمبلی میں آج دوسرے دن بھی صوبے کے بجٹ پر عام بحث جاری رہی۔ آج کل تیرہ ممبران نے بحث میں حصہ لیا۔ جن میں دو صوبائی وزرا مولوی

صالح محمد' مولوی محمد حسن شاہ اور پیپلز پارٹی کے صابر بلوچ شامل ہیں۔ آج کے اجلاس کی صدارت ڈپٹی اسپیکر قادر بخش بلوچ نے کی۔ اپوزیشن نے آج تیرھویں دن بھی اپنا بائیکاٹ جاری رکھا۔ جمعتہ علمائے اسلام (ہزاروی) کے دونوں وزرا نے بجٹ کا خیر مقدم کیا اور صوبے میں ترقیاتی کاموں کی رفتار کو تیز تر کرنے پر زور دیا انہوں نے حکومت بلوچستان سے مطالبہ کیا کہ صوبائی لا کمیشن کی رپورٹ پر عملدر آمد کر کے صوبے میں اسلامی قوانین کو نافذ کیا جائے جو بلوچستان کے عوام کی خواہشات کے مطابق ہے۔ ان دونوں نے خطیبوں اور معلمین کی تنخواہیں بڑھانے کا مطالبہ بھی کیا۔ قادیانی مسئلہ کے بارے میں دونوں نے وزیراعظم بھٹو کی تقریر کا خیرمقدم کیا۔ مولوی محمد حسن شاہ نے عوام کے اس مطالبہ کی حمایت کی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ انہیں کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے' تاہم انہوں نے اپوزیشن پر ربوہ کے واقعہ کو ہوا دینے کا الزام لگایا اور کہا کہ ربوہ کا واقعہ ایک بین الاقوامی سازش ہے۔ جس کا مقصد پاکستان کو ٹکڑے کرنا ہے۔

۲۵ر جون کے اخبارات کی رپورٹ
پنجاب اسمبلی میں قرارداد پیش نہ کرنے دی

آج پنجاب اسمبلی میں حزب اختلاف نے احتجاج کے طور پر اس وقت بائیکاٹ کیا جب سپیکر شیخ رفیق احمد نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے بارے میں حزب اختلاف کے متعدد ارکان کی جانب سے پیش کردہ قرارداد پر بحث کی اجازت نہ دی۔ حزب اختلاف نے آج دوپہر ۱۲.۵۲ بجے واک آوٹ کیا اور یہ فیصلہ کیا کہ اسمبلی کی باقی ماندہ کارروائی کا بھی بائیکاٹ کیا جائے گا۔ بعد ازاں قائد حزب اختلاف علامہ رحمت اللہ ارشد اور حزب اختلاف کے رکن سید تابش الوری نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ آج شام بجٹ پر عام بحث کے لیے اسمبلی کا جو خصوصی اجلاس ہوگا حزب اختلاف اس کا بھی بائیکاٹ کرے گی۔ آج دوپہر حزب اختلاف کے رکن امیر عبداللہ خان روکڑی نے سپیکر سے مطالبہ کیا کہ بشمول ان کے حزب اختلاف کے متعدد ارکان

نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی حمایت میں قراردادوں کے جو نوٹس دے رکھے ہیں ان پر بحث کی جائے سپیکر نے امیر عبداللہ روکڑی سے اتفاق نہ کرتے ہوئے کہا کہ بجٹ اجلاس میں یہ مسئلہ پیش نہیں ہوگا۔

جمعیتہ علما پاکستان' لائل پور

جمعیت علمائے پاکستان کے ضلعی صدر چودھری اختر حسین گل اور ممتاز رہنما مولانا شیر محمد سیالوی نے ایک مشترکہ بیان میں جمعیت کے نائب صدر سید محمود شاہ گجراتی اور راولپنڈی اور گجرات کے متعدد علما کی گرفتاری کی پرزور مذمت کی ہے اور پرامن ہڑتال کے باوجود علما اور طلبا کی گرفتاری کو نامناسب قرار دیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ پورے ملک کے مسلمانوں کا متفقہ مطالبہ ہے۔ اس مطالبہ کو تسلیم کرنے میں جس قدر تاخیر روا رکھی جائے گی ملک و ملت کے لیے اتنا ہی نقصان دہ ہوگی۔ علما اور طلبا کی غیر مشروط رہائی کا مطالبہ بھی کیا گیا۔

گجرات

جمعیت العلمائے پاکستان پنجاب کے صدر مولانا غلام علی اوکاڑوی نے مسجد حاجی پیر بخش میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوام مرزائیوں کا مکمل طور پر سوشل بائیکاٹ کریں کیونکہ ان سے ہر قسم کا لین دین حرام ہے۔ آپ نے کہا اگر بھٹو صاحب اس مسئلہ میں مخلص ہیں تو مرزائی حضرات اجماع امت' دین اسلام اور آئین پاکستان کی رو سے کافر ہیں تو اس معاملہ کو قومی اسمبلی میں پیش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر حکومت ختم نبوت پر ایمان رکھتی ہے تو مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اپنی ایمانداری کا ثبوت دے۔ آپ نے اس بات کو غلط قرار دیا کہ اپوزیشن فوجی انقلاب چاہتی ہے۔ آپ نے کہا کہ ہم فوجی انقلاب نہیں بلکہ اسلامی انقلاب چاہتے ہیں۔ آپ نے وزیراعظم بھٹو سے اپیل کی کہ وہ اس مسئلہ کے حل سے پہلے بنگلہ دیش نہ جائیں۔

آپ نے صاحبزادہ سید محمود شاہ مرکزی نائب صدر جمعیت العلمائے پاکستان کی

گرفتاری پر سخت احتجاج کرتے ہوئے کہا اگر انتظامیہ گجرات نے اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو ہم گجرات شہر کو اس تحریک کا مرکز بنا دیں گے۔ اس موقع پر جمعیت العلما پاکستان پنجاب کے نائب صدر مفتی مختار احمد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت کے سلسلہ میں ہم حکومت سے ٹکرانا نہیں چاہتے' لیکن اگر حکومت نے ٹکرانے کی کوشش کی تو انشاء اللہ ہمیں تیار پائے گی۔ جمعیت العلماء پاکستان گجرات کے دو رہنماؤں مولانا اورنگ زیب نقشبندی اور صاحبزادہ سید احمد حسین شاہ نے ایک مشترکہ بیان میں گجرات کے علما پر لاٹھی چارج و تشدد کی سخت مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گجرات کی انتظامیہ تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں گرفتار ہونے والے علما اور دیگر رہنماؤں کے ساتھ ناروا سلوک کر رہی ہے اور بعض دوسرے علما کو خواہ مخواہ پریشان کر رہی ہے جس کے پیش نظر عوام میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے اور اگر وزیراعلیٰ پنجاب نے بروقت مداخلت نہ کی تو ممکن ہے کہ حالات قابو سے باہر ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں ہونے والی گرفتاریاں عوام کے شدید ردعمل کا بین ثبوت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ حل کرانے کے لیے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے اور کسی قسم کا دباؤ برداشت نہیں کریں گے۔

موچھ

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ضلعی صدر صاحبزادہ محمد جمال الدین کاظمی نے کہا ہے کہ حکومت ناموس رسالت کی حفاظت میں ناکام رہی ہے لہٰذا اسے فی الفور مستعفی ہو جانا چاہیے' وہ عیسیٰ خیل میں ایک جلسہ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے حکومت کے متشددانہ اقدامات پر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ اس قسم کے اقدامات عوام کا جوش و جذبہ ٹھنڈا نہیں کر سکتے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔

سیالکوٹ میں ۲۵ مرزائی حلقہ بگوش اسلام ہو گئے

جمعتہ المبارک کے اجتماع میں سیالکوٹ کے مرزائیوں نے استاذ العلما علامہ حافظ محمد عالم خطیب جامع مسجد دو دروازہ سیالکوٹ کے دست حق پرست پر اسلام قبول

کیا اور مرزائیت سے توبہ کی اور اعلان کیا کہ وہ لوگ ایک مدت تک غلط فہمی کی بنا پر مرزائیت سے وابستہ رہے ہیں۔ اب بحمد ہ تعالیٰ ان پر قادیانی عقائد کی حقیقت واضح ہو چکی ہے بلاشبہ مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد و نظریات قرآن و سنت اور اجماع امت کے خلاف ہیں۔ انہوں نے اعلان کیا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو حدیث پاک کی رو سے کذاب اور دجال سمجھتے ہیں اور ان کے جملہ معتقدین کو جو خواہ اسے نبی مانیں یا مجدد کافر و مرتد سمجھتے ہیں بلکہ جو شخص ان کے کافر ہونے میں شک کرے ہمارے نزدیک وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ تائبین میں محمد رمضان معہ اہلیہ اور نصیر احمد معہ اہل خانہ چھ افراد بازار صرافاں' نذیر احمد ولد عبدالعزیز معہ اہل و عیال محلہ بڈھی بازار' اعجاز احمد بھٹی محلہ دھالنوال' آفتاب احمد معہ اہلیہ ناصرہ بیگم پھلانوالی گلی' محمد اسلم کوچہ حسین شاہ' نظام دین معہ اہلیہ و پسر منور احمد اور دو بیٹیاں اس طرح تقریباً پچیس افراد شامل ہیں۔

امیر جماعت اسلامی ضلع سیالکوٹ بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) نثار احمد قریشی نے سرحد اسمبلی کے غیور ارکان کو اتفاق رائے سے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی قرارداد منظور کرنے پر دلی مبارک باد پیش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرارداد منظور کر کے صوبہ سرحد نے اپنے جذبہ اسلامی اور حمیت ملی کا اظہار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہ ملت اسلامیہ سرحد اسمبلی کے اس نیک جذبے اور بروقت اقدام کی تہہ دل سے مشکور ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ صوبہ پنجاب' سندھ اور بلوچستان کے غیرت مند ارکان اسمبلی بھی سرحد اسمبلی کی پیروی کرتے ہوئے ایسی ہی قرارداد اتفاق رائے سے منظور کرائیں گے تاکہ مرکزی اسمبلی بھی ان کی رائے کا احترام کرتے ہوئے قادیانیوں کو قانونی طور پر اقلیت قرار دے کر ان کو کلیدی اسامیوں سے الگ کرنے کے لیے ضروری قانون سازی کر سکیں۔ مجلس عمل سیالکوٹ کے صدر شیخ محمد اسلم نے بھی سرحد اسمبلی کی اس قرارداد پر مسرت کا اظہار کیا ہے اور انہوں نے پنجاب اسمبلی کے ارکان سے بھی مطالبہ کیا ہے کہ وہ بھی قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی قرارداد منظور کرائیں۔

مجلس عاملہ جماعت اسلامی کی قرارداد

جماعت اسلامی پاکستان کی مرکزی مجلس عاملہ نے یہاں اپنے دو روزہ اجلاس

میں ایک قرارداد کے ذریعہ ان تمام لوگوں کو جو مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا مذہبی پیشوا مانتے ہیں، غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے قادیانی گروہ کی طرف سے اس شرانگیز مہم کی شدید مذمت کی گئی ہے جو اس نے دنیا بھر میں پاکستان کے خلاف شروع کر رکھی ہے۔ یہ قرارداد آج صبح امیر جماعت اسلامی میاں طفیل محمد نے ایک پریس کانفرنس میں پڑھ کر سنائی۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اس وقت جب کہ پاکستان مختلف سنگین مسائل سے دوچار ہے، بغیر کسی وجہ سے قادیانیوں کے اپنے مرکز سے فساد انگیزی کا آغاز اور دنیا بھر میں پاکستان کو بدنام کرنے کی اس مہم سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ پاکستان کی سالمیت کے خلاف کسی عالمی سازش کا حصہ ہے۔ گزشتہ ۲۷ سال میں مسلمانوں کے مسلسل احتجاج کے باوجود یہ گروہ خودغرض اور اقتدار پرست حکمرانوں کی سرپرستی میں تمام مسلمانوں کا استحصال کر کے بے پناہ سیاسی اور معاشی فائدے حاصل کرتا جا رہا ہے لیکن ان خصوصی عنایات کے باوجود پاکستان کے خلاف ان کی ریشہ دوانیوں میں کوئی فرق نہیں آیا اور اب یہ بات بالکل واضح ہوگئی ہے کہ یہ گروہ پاکستان دشمن قوتوں کا آلہ کار ہے اور ملک کے لیے عظیم خطرہ ہے ان کی جرات و بے باکی کا یہ حال ہوگیا ہے کہ بیرون ملک ہی میں نہیں خود اسلام آباد میں کھلم کھلا اپنے سرکاری ملازمین کے ہمراہ غیر ملکی سفارت خانوں میں جا کر پاکستان کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کرنے میں بھی نہیں چوکتے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ان حالات کے پیش نظر حکومت کو اپنا فرض پہچاننا چاہیے اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے قومی اسمبلی کے ذریعہ ضروری دستوری اور قانونی کارروائی بلاتاخیر عمل میں لائی جائے۔ جماعت کی مجلس عاملہ نے وزیراعظم کی اس بات سے اتفاق نہیں کیا کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے اس متفقہ دینی مسئلہ کو سپریم کورٹ یا اسلامی مشاورتی کونسل یا قومی اسمبلی کے ارکان پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ اس مسئلہ کو جب اور جیسے چاہیں حل کریں یا نہ کریں اور اس بارے میں جو موقف چاہیں اختیار کریں۔

مرید کے

چودھری فیض محمد بھنہ انجمن آڑھتیاں غلہ منڈی مرید کے الحاج محمد عارف

نوری سرپرست انجمن تاجران ریل بازار مرید کے نے اعلان کیا ہے کہ غلہ منڈی کے آڑھتوں اور ریل بازار اور مین بازار کے دکانداروں نے فیصلہ کیا ہے کہ قادیانیوں کا مکمل سماجی بائیکاٹ کیا جائے اور ان کے ساتھ کسی قسم کا لین دین نہ کیا جائے' علاوہ ازیں ان تمام دکانداروں نے حکومت سے یہ مطالبہ بھی کیا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

حضرت بنوری کوئٹہ میں

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر مرکزی مجلس عمل کے صدر مولانا محمد یوسف بنوری نے آج ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ہم خطرناک دور سے گزر رہے ہیں' ہماری حکومت ایسے موڑ پر کھڑی ہے کہ اگر اس نے تدبر' دانشمندی اور انصاف سے کام نہ لیا تو اندرونی اور بیرونی دونوں طرح کے خطرات موجود ہیں۔ ملک میں مسئلہ قادیانیت ایک زمانہ سے موجود تھا' لیکن بدقسمتی سے ہمارے حکمرانوں نے غفلت کی اگر ان کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کا احساس ہوتا تو وہ اس کو خطرہ سمجھتے۔ نبی کریمؐ آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہوگیا۔ عقیدۂ ختم نبوت پر اسلامی احکام کا دارومدار ہے۔ انگریزوں کو اس کی اہمیت کا احساس تھا۔ اس لیے انہوں نے چور دروازے سے ختم نبوت کے خلاف تدبیر اختیار کی وہ سمجھتے تھے کہ مسلمان برداشت نہیں کریں گے کہ کوئی نبی پیدا ہو کیونکہ نبی کریمؐ کی حدیث مبارک ہے کہ میرے بعد دجال کافر سب پیدا ہوں گے۔ ساتھ ہی ساتھ قدرت نے ختم نبوت کے عقیدے کی تکمیل کے لیے ہر جھوٹے مدعی نبوت کو سزا دی۔ پہلا جھوٹا مدعی نبوت مسیلمہ کذاب تھا جس نے نبی کریمؐ کے زمانے میں دعویٰ نبوت کیا تھا۔ وہ نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کا یہ خیال تھا کہ نعوذ باللہ حضور قبیلہ قریش کے نبی ہیں اس لیے اس نے حضور کو دعوت دی کہ آپ اس کو نبی تسلیم کرلیں تاکہ مفاہمت ہو جائے۔ حضورؐ نے اس جھوٹے مدعی نبوت کو اسلام لانے کی دعوت دی' پھر خلیفہ اول صدیق اکبرؓ نے اپنی خلافت کے زمانے میں اسے دعوت

دی۔ جب وہ اپنے دعویٰ نبوت پر قائم رہا تو عظیم الشان جہاد کیا گیا' جس میں ہزاروں صحابہؓ شہید ہوئے جن میں اکثر حافظ قرآن تھے۔ مسلمانوں کی تاریخ شاہد ہے کہ نبوت کا دعویٰ کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔ انگریز مسلمانوں سے بڑے پریشان تھے۔ صلیبی جنگوں سے لے کر برصغیر کی جنگ آزادی تک وہ اسی سوچ بچار میں تھے کہ مسلمانوں میں جہاد کے جذبے کو کس طرح ختم کیا جائے۔

کیونکہ برصغیر میں مسلمان کروڑوں کی تعداد میں تھے۔ اس لیے انگریزوں نے سوچ سمجھ کر ایک شخص کو منتخب کر لیا۔ اس نے سب سے پہلے مبلغ اسلام ہونے کا دعویٰ کیا کچھ لوگ اس کے معتقد ہو گئے پھر اس نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا کہ دین میں تجدید ہو گی۔ رفتہ رفتہ دعویٰ کیا کہ میں مہدی ہوں' کچھ لوگ اس کے تابع ہو گئے۔ اس کو انگریزوں کی رہنمائی اور مکمل حمایت حاصل تھی۔ پھر اس نے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ کیا تاکہ مسلمان اس کو بھی برداشت کر لیں۔ جب اس کے معتقدین کی تعداد خاصی ہو گئی تو اس نے دعویٰ کیا کہ میں نبی ہوں' مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ اس نے انگریزوں کے ایما پر جہاد کو منسوخ کرنے کا اعلان کیا۔ انگریز حج کو بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے' کیونکہ وہاں مسلمانوں کا عظیم الشان اجتماع ہوتا تھا۔ اس لیے اس نے حج کو بھی منسوخ کر دیا اور کہا کہ مکہ مدینہ کی چھاتیوں کو کب تک چوسو گے۔ ان میں دودھ خشک ہو گیا ہے۔ اب قادیان آیا کرو اس طرح اس نے جہاد اور حج کی عبادت کو منسوخ کیا۔ مولانا بنوری سے کہا کہ قیام پاکستان پر ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ مقرر کیا گیا۔ اقوام متحدہ میں ظفر اللہ خاں جتنے دن رہا پاکستان کے لیے کام نہیں کیا بلکہ وہ قادیانیوں کی مشنری کے لئے کام کرتا رہا۔ پاکستان سے قادیانیوں کو باہر کے ملکوں میں پھیلاتا رہا۔

انہوں نے کروڑوں روپے کی اوقاف کی جائیداد بنائی' لاکھوں روپے کا زرمبادلہ وصول کر کے نائیجیریا' یوگنڈا اور افریقہ کے نو آزاد ممالک میں شاخیں قائم کیں۔ حکومت کی غفلت کی وجہ سے یہ بین الاقوامی معاملہ بن گیا۔ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ وہ مسلمانوں پر حملہ کریں گے۔ بین الاقوامی طور پر سازشیں ہونے لگیں۔ انہوں نے سازش کو آزمانے کے لیے ربوہ اسٹیشن پر مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جگا دیا۔ اللہ کی مہربانی سے مسلمان قوم پوری طرح بیدار ہو کر اس کا مقابلہ کرنے لگی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو تباہی سے بچانے اور استحکام کے لیے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ یہ پوری قوم اور ملت اسلامیہ کا مطالبہ ہے۔ ۳؍ جون کو راولپنڈی میں علما کا اجتماع ہوا' بعد میں ۹؍ جون کو لاہور میں ملک بھر کی تمام دینی جماعتوں' تنظیموں اور سیاسی پارٹیوں کا اجتماع ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ اس مسئلہ کو دینی انداز سے اٹھایا جائے تاکہ فساد اور بدنامی نہ ہو۔ ہم حکومت سے ٹکر نہیں لینا چاہتے۔ ہمارا مقابلہ صرف قادیانیوں سے ہے۔ لائل پور میں اجتماع ہوا جس میں غور و خوص کے بعد تین مطالبات پیش کئے گئے' امن قائم رکھنے کے لیے اور ملک کو برے اثرات سے بچانے کے لیے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے تاکہ قوم مطمئن ہو' تاکہ حکومت کے لیے بہتری ہو۔ اس میں قادیانیوں کی بھی بہتری ہے' ہم نے وزیراعظم بھٹو سے بھی ملاقات کی اور مسئلہ کی اہمیت سمجھائی۔ ایک اور مطالبہ یہ ہے کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے' تاکہ قادیانیوں کا اسٹیج ختم ہو اور یہ طاقت نہ بن سکیں' تمام قادیانوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عمل حکومت سے سوچ بچار کے بعد کرے گی' کیونکہ وزیراعظم ایک مدبر شخص ہیں۔ اس لیے وہ یہ کام بہتر انداز میں کر سکیں گے۔

انہوں نے کہا کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ وزیراعظم ۳۰؍ جون کو ایک بل کی صورت میں اس مسئلہ کو اسمبلی میں پیش کر کے پاس کرائیں وہ اپنے تمام ممبروں کو اس بل کی حمایت کرنے کا حکم دیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم تدبر اور دانشمندی سے کام لیتے ہوئے حالات کو مزید خراب نہ ہونے دیں گے اور برے اثرات سے ملک کو بچانے کے لیے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر قوم کو مطمئن کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم قوم کو بیدار کرنے کے لیے ملک بھر میں دورے کر رہے ہیں۔ انہوں نے ظفر اللہ خاں اور دوسرے قادیانیوں کے پاسپورٹ ضبط کرنے کا مطالبہ کیا جو قوم ملک پاک اور نظریہ اسلام کے خلاف بیرونی ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ بیرونی ممالک میں قادیانیوں کے اثاثوں کی چھان بین کی جائے' انہوں نے کہا

کہ مجلس عمل ممبران اسمبلی کو ترغیب دے گی کہ وہ مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھیں۔ مجلس عمل کا اجلاس آئندہ ماہ بلایا گیا جس میں لائحہ عمل تیار کیا جائے گا اس سے قبل مولانا محمد یوسف بنوری' مولانا محمد تقی عثانی کا کوئٹہ پہنچنے پر شاندار استقبال کیا گیا۔ استقبال کرنے والوں میں مولانا عبدالوحید' مولانا عبدالغفور' سینیٹر حاجی محمد زماں اچکزئی اور دوسرے افراد شامل تھے۔ مدرسہ مطلع العلوم پہنچنے پر طلبہ نے "ختم نبوت زندہ باد" کے پرجوش نعرے لگائے۔ مولانا محمد شاہ امروٹی بھی کوئٹہ پہنچ گئے ہیں۔

قبولہ

گزشتہ روز یہاں انجمن مجاہدین اسلام کے اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور ربوہ شہر کو کھلا شہر قرار دے کر قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے الگ کیا جائے۔ اجلاس میں مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ وہ قادیانیوں کا مکمل سماجی بائیکاٹ کریں۔

منڈی بہاء الدین' دو قادیانی مسلمان ہو گئے

بہاؤ الدین کے دو افراد سرور بیگ اور مرزا انور بیگ نے جامع مسجد نور میں مرزائیت سے تائب ہو کر مشرف بہ اسلام ہونے کا اعلان کیا۔ انہوں نے سینکڑوں اشخاص کی موجودگی میں حضور نبی اکرمؐ کو خاتم النبین تسلیم کیا۔

قائد آباد

سنٹرل کوآپریٹو بنک ضلع سرگودھا کے ڈائریکٹر یوسف رضا' قادیانی محاسبہ کمیٹی کے ممبر صدیق رضا' جمعیت العلما پاکستان کے محمد اکبر ساقی' تحریک استقلال کے ملک عبدالعزیز اختر نیشنل سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر تصدق سنبل' کونسل مسلم لیگ کے صدر یوسف چوہان' پیپلز پارٹی کے رہنما سیف اللہ خاں اور رانا شمشاد علی خاں نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ مرزائیوں کو فوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ انہوں نے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد تمام حکومتیں اس مسئلہ پر ٹال مٹول کرتی چلی آ رہی تھیں اور آج تک یہ مسئلہ

حل نہ ہوسکا۔ انہوں نے مشترکہ بیان میں کہا کہ یہ مسلمانوں کا مذہبی دینی اور اولین مسئلہ ہے اس لیے حکومت کو فوری طور پر اس مسئلہ کو حل کرنا چاہیے۔

حضرت مفتی صاحب کا ملتان بار سے خطاب

مرکزی مجلس عمل کے راہنما اور صوبہ سرحد کے سابق وزیراعلیٰ مولانا مفتی محمود نے کہا ہے اگر قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا بل حکومتی پارٹی کی طرف سے قومی اسمبلی میں پیش نہ کیا گیا تو اپوزیشن کے ارکان اس مقصد کے لیے اپنا بل پیش کریں گے۔ انہوں نے ایک خصوصی ملاقات میں نمائندہ نوائے وقت کو بتایا کہ نیپ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بارے میں جمعیت اور مرکزی مجلس عمل کی مکمل تائید کرتی ہے اور نیپ کے سربراہ خان عبدالولی خاں نے پارٹی کی مجلس عاملہ کا اجلاس محض اس لیے بلایا ہے کہ جماعتی سطح پر طریقہ کار طے کیا جائے۔ مفتی محمود نے بتایا کہ ان کی جمعیت نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے بارے میں ایک قرارداد قومی اسمبلی کے سپیکر کو بھیج دی ہے' تاہم اپوزیشن چاہتی ہے کہ اقلیت قرار دینے کے سلسلہ میں بل حکومتی پارٹی پیش کرے تاکہ کریڈٹ کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔

بار سے خطاب

مفتی محمود نے آج دوپہر بار ایسوسی ایشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے ملک کا آئین بنانے کے لیے آئینی سب کمیٹی میں اس شق کو شامل کرنے پر اصرار کیا تھا کہ ملک کا سربراہ وزیراعظم تینوں افواج کے کمانڈر اور صوبائی وزراء اعلیٰ صرف مسلمان ہی بن سکتے ہیں۔ اس پر خان قیوم اور جے اے رحیم نے اس شرط کو آئین کا جزو بنانے کی شدید مخالفت کی تاہم بعد میں طویل بحث و تمحیص کے بعد وزیراعظم کے عہدہ کے سلسلہ میں یہ شرط آئین میں شامل کرانے میں ہمیں کامیابی ہوئی۔

مولانا تاج محمود نے کہا کہ قادیانیوں کا مسئلہ مذہبی ہی نہیں' سیاسی بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۲مئی کو ربوہ سے طلبا کی ٹرین گزری اور ۲۳ سے ۲۹مئی تک ملک بھر میں تمام قادیانی کاروباری اداروں اور دکانوں کا بیمہ کرا لیا گیا۔ ۲۹مئی کو

منظم منصوبہ کے تحت طلبا پر حملہ کیا گیا۔

بار ایسوسی ایشن کے صدر محمد اشرف خاں نے آخر میں اعلان کیا کہ قادیانیوں کے سماجی بائیکاٹ کی مہم بار سے ہی شروع کی جا رہی ہے اور بار کے ارکان آج سے اپنے چند قادیانی وکلا کا سماجی مقاطعہ کریں گے۔ بار کے ارکان پر مشتمل وفود شہر میں گھوم پھر کر قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کو موثر انداز میں نافذ کرانے کے لیے ہر جگہ جائیں گے۔

رہائی و گرفتاری

ملتان۔ مقامی مجسٹریٹ درجہ اول نے پنجاب سٹوڈنٹس کونسل کے جنرل سیکرٹری میاں احسان باری' حافظ مظفر اسحاق اور طاہر حسین اظہر کو چھ چھ ہزار روپے کی ضمانتوں پر رہا کرنے کا حکم دیا ہے۔ ان طالب علم رہنماؤں کو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ ناظم اسلامی جمعیت طلبہ ملتان فیاض چودھری' پنجاب یونیورسٹی کے جنرل سیکرٹری عبدالشکور' گورنمنٹ کالج ملتان کے سابق صدر منظور خاں اور صدیق صفدر ایڈووکیٹ کو نیو سنٹرل جیل بھیج دیا گیا۔

ملتان دفتر مرکزیہ میں اجلاس

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے قائدین نے مطالبہ کیا ہے کہ مرزا ناصر احمد کو گرفتار کر کے ان پر غداری کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے۔ ان قائدین نے مرزائیوں کے مکمل سماجی و اقتصادی بائیکاٹ پر بھی زور دیا ہے اور عوام کو تلقین کی ہے کہ موجودہ جدوجہد میں تشدد کی راہ اختیار کرنے سے مکمل اجتناب کریں۔ یہ رہنما آج مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں مقامی کارکنوں کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل علامہ محمود احمد رضوی نے اپنی تقریر میں کہا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دلانے کے سلسلے میں ہماری تمام تر جدوجہد قانون کے دائرے کے اندر رہے گی تاکہ اگر تقریروں پر پابندی عائد کی جائے تو ہم اشاروں سے بھی تقریریں کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان میں اثر پیدا کرے گا۔ ہم کسی صورت بھی اس موقف سے پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہیں اور تحریک اس وقت تک جاری

رہے گی جب تک مرزائیوں کو اقلیت قرار نہیں دیا جاتا۔ انہوں نے کارکنوں پر زور دیا کہ ختم نبوت کے جذبہ کو سرد نہ ہونے دیں۔ مولانا مفتی محمود نے اپنی تقریر میں کہا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے ساتھ ساتھ ہم یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ انہیں کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ مرزا ناصر احمد کو گرفتار کیا جائے اور ان پر غداری کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے۔ ربوہ کی تلاشی لے کر وہاں سے غیر قانونی اسلحہ برآمد کیا جائے اور فرقان فورس اور خدام الاحمدیہ جیسی نیم فوجی تنظیموں کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قرارداد کے بجائے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے لیے قومی اسمبلی میں بل پیش کیا جائے انہوں نے کہا کہ اسلامی مشاورتی کونسل کو یہ معاملہ پیش کرنا ایک مذاق ہوگا۔ نوابزادہ نصر اللہ خاں' میاں طفیل محمد' سید مظفر علی شمسی' مولانا تاج محمود' علامہ احسان الٰہی ظہیر' مولانا سید ابوذر بخاری' پیر محمد اشرف' مولانا خلیل احمد اور مولانا علی غضنفر کراروی نے بھی تقریریں کیں۔

اصغر خاں پر قادیانیت نوازی کا الزام

تحریک استقلال لاہور کے اکیس کارکنوں نے تحریک کے سربراہ ریٹائر ایئر مارشل اصغر خاں کے بقول ان کے قادیانی نواز رویہ کے خلاف بطور احتجاج استعفیٰ دے دیا ہے۔ آج یہاں ایک مشترکہ بیان میں انہوں نے کہا کہ وہ کچھ عرصہ سے اصغر خاں کے رویہ کا بغور جائزہ لے رہے تھے اور انہیں یہ دیکھ کر شدید صدمہ پہنچا کہ اصغر خاں بعض مذہب دشمن اور جمہوریت دشمن طاقتوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں۔ ان کارکنوں نے کہا کہ تحریک استقلال کے سربراہ ربوہ کے زیر اثر ہیں۔

قادیانیوں کے سرکردہ افراد ترک وطن کر گئے

لاہور کے ایک روزنامہ کی اطلاع کے مطابق قادیانی فرقہ کے متعدد سرکردہ افراد ترک وطن کر کے ڈنمارک' نائیجیریا اور دیگر افریقی ممالک چلے گئے ہیں' ترک وطن کا فیصلہ ربوہ کی مجلس مشاورت کے ان خصوصی اجلاسوں میں ہوا جو گزشتہ ہفتہ کے دوران ربوہ میں ہوئے۔ معلوم ہوا ہے کہ مرزا ناصر احمد نے ان اجلاسوں کی صدارت کی تھی اور مرزا ناصر احمد نے اپنے ایک بھتیجے مرزا طاہر احمد کو بیرون ملک

احمدیہ جماعت کا دفتر قائم کرنے کے لیے جگہ کا انتخاب کرنے کے لیے بھیجا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ قادیانیوں کے سرکردہ افراد نے جن میں سر ظفر اللہ خاں خاص طور پر قابل ذکر ہیں' عالمی بنک پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا ہے کہ پاکستان کو دی جانے والی پچاس کروڑ ڈالر کی امداد کچھ عرصے کے لیے معرض التوا میں ڈال دی جائے۔ قادیانی رہنماؤں کا اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے ایسے حالات پیدا کرنا ہے کہ حکومت پاکستان قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے باز رہے۔ باور کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلہ سے قبل ہی اپنا ہیڈکوارٹر ڈنمارک یا نائیجریا منتقل کر دے گی۔

۲۶ر جون کے اخبارات کی رپورٹ

قادیانی مسئلہ پر اسلامی ممالک سے رائے طلب کر لی گئی

حکومت پاکستان متفقہ موقف اختیار کرنا چاہتی ہے

باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے تمام عرب ممالک اور افریقہ کے اسلامی ممالک سے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے بارے میں رابطہ قائم کر رکھا ہے معلوم ہوا ہے کہ سعودی عرب' اردن اور لیبیا کی حکومتوں نے پاکستان کو اپنے اس موقف سے آگاہ کر دیا ہے کہ وہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی حمایت کرتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسلامی ممالک کی حکومتوں کو اسرائیل میں قادیانی مشن کی موجودگی پر شدید تشویش ہے اور وہ اسے عالم اسلام کے لیے ایک شدید خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ حکومت پاکستان قادیانیوں کے مسئلہ کو قومی اسمبلی میں پیش کرتے ہوئے اسلامی ممالک کی رائے کا خیال رکھے گی تاکہ پورا عالم اسلام اس اہم مسئلہ پر متفقہ موقف اختیار کرے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ اسلامی ممالک میں پاکستانی سفیروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ تمام حکومتوں سے رابطہ قائم رکھیں۔

حکومتی اقدام

معلوم ہوا ہے کہ حکومت

کرنے والے بیشتر مرزائی ملازمین کو ایک سے دو ماہ کی رخصت پر بھیج دیا گیا ہے۔ نیم سرکاری اداروں میں بھی انہی ہدایات پر عمل کیا گیا اور ان ملازمین کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ اپنے دفاتر سے رابطہ رکھیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کلیدی اسامیوں پر فائز مرزائی فرقہ سے تعلق رکھنے والے ملازمین کی فہرستیں تیار کرنے کا پہلے ہی حکم دیا جا چکا ہے۔ بعض سرکاری محکموں میں مرزائیوں کو ہی نظم و نسق پر کنٹرول حاصل ہے اور وہ ان محکموں پر پوری طرح چھائے ہوئے ہیں۔

جلالپور بھٹیاں میں کوئی قادیانی نہیں رہا

آخری قادیانی بھی مشرف بہ اسلام ہوگیا

جلال پور بھٹیاں کے آخری قادیانی کے مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد جلال پور بھٹیاں پاکستان کا پہلا شہر ہے جو قادیانی فتنہ سے پاک ہوگیا۔ اب کوئی بھی قادیانی باقی نہیں رہا۔ آخری قادیانی جس نے اسلام قبول کیا' وہ محکمہ بجلی کا اسسٹنٹ لائن مین نور محمد تھا' اس کے والدین اور دیگر عزیز و اقارب پہلے ہی مسلمان ہیں۔ اس نے پانچ چھ سال قبل قادیانی مذہب قبول کیا تھا۔ نور محمد نے اسلام قبول کرتے وقت اعلان کیا کہ اسے لالچ سے بہکا کر اسلام سے دور کیا گیا تھا۔ نور محمد کے اسلام قبول کرنے کے بعد تمام اہل قصبہ نے بڑی خوشی و مسرت کا اظہار کیا اور مساجد میں نوافل شکرانہ ادا کیے گئے۔

قصور

گزشتہ شب قصور میں اسلامی جمعیت طلبا کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت کے رہنماؤں فرید پراچہ' انور گوندل اور مسعود کھوکھر نے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ اگر اس نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے میں تساہل پسندی یا مصلحت پسندی کا مظاہرہ کیا تو عوام رسول اکرمؐ کے ناموس کے تحفظ کے لیے موجودہ حکومت سے بھی ٹکر لینے سے گریز نہیں کریں گے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد اور نظم و ضبط

قائم رکھیں اور مرزائیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کریں۔

وہاڑی

گزشتہ روز شہریان وہاڑی کا ایک نمائندہ اجلاس مسجد مبارک اہل حدیث میں منعقد ہوا' جس میں شہر کی دینی' سیاسی' سماجی اور تجارتی تنظیموں کے نمائندوں نے شمولیت کی۔ اجلاس میں واقعہ ربوہ سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ ہر مسلمان' مرزائیوں کا سماجی بائیکاٹ کرے۔ اجلاس میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا کنوینر مولانا عبدالعزیز راشد کو مقرر کیا گیا۔ اجلاس میں مسلمانان پاکستان کے اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ جب تک مجلس عمل کے تمام مطالبات تسلیم نہیں کئے جاتے وہ اپنی جدوجہد پرامن طور پر جاری رکھیں گے۔ علاوہ ازیں جماعت اسلامی وہاڑی نے ایک قرارداد کے ذریعہ واقعہ ربوہ کے بعد پے درپے طلبا اور کارکنوں کی گرفتاریوں پر شدید احتجاج کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ تمام گرفتار شدگان کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ عوام کی تحفظ ناموس رسالت کے لیے پرامن جدوجہد میں بے جواز گرفتاریوں سے بے چینی پیدا ہو رہی ہے۔

حنیف رامے کی اسمبلی میں غلط بیانی کے خلاف احتجاج

حزب اختلاف کے ڈپٹی لیڈر میاں خورشید انور اور ممتاز رکن حاجی سیف اللہ نے آج صبح صوبائی اسمبلی میں اعلان کیا کہ وہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے لیے اپنے موقف پر قائم ہیں اور وزیراعلیٰ مسٹر حنیف رامے کی ہدایات درست نہیں ہے کہ اپوزیشن نے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کی قرارداد اسمبلی میں پیش نہ کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ میاں خورشید انور نے ایوان میں وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ میری عدم موجودگی میں گزشتہ روز وزیراعلیٰ نے ایوان میں کہا ہے کہ میرے اور حاجی سیف اللہ کے مشورے سے یہ طے ہوا ہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی قرارداد اسمبلی میں پیش نہ کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر قانون ہم دونوں کو بلا کر لے گئے کہ متفقہ قرارداد تیار کی جائے۔ بعد میں ہم وزیراعلیٰ سے ملے جنہوں نے ایک قرارداد ہمیں دکھائی لیکن اس میں مرزائیوں کا ذکر نہ تھا' چنانچہ ہم نے یہ سرکاری قرارداد

مسترد کر دی اور کہا کہ ہماری اپنی جو قراردادیں غیر سرکاری کارروائی کے روز پیش کی جاتی ہیں، ہم ہی پیش کریں گے۔ میاں صاحب نے کہا کہ میں نے تو گزشتہ سال بھی قرارداد کا نوٹس دیا تھا لیکن سپیکر نے اسے اپنے چیمبر میں ہی مسترد کر دیا۔ حاجی سیف اللہ نے اپنی طرف سے وضاحت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعلیٰ نے جو سرکاری قرارداد ابھی دکھائی، اس کا مضمون یہ تھا کہ ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے والوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ ہم اس سے متفق نہ تھے اور اصرار کیا کہ اس میں واضح طور پر کہا جائے کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے ورنہ اس مبہم قرارداد سے مسئلہ الجھ جائے گا۔ وزیراعلیٰ نے ہمارے موقف کے جواب میں کہا کہ ہم قرارداد میں احمدیوں کا نام درج کرنے کے لیے قطعاً تیار نہیں ہے۔ ہماری مجبوریاں ہیں، ہم نے کہا کہ آپ مجبور ہیں مگر ہم ایمان کے مقابلے میں کسی بات سے مجبور نہیں ہیں۔ آپ کی قرارداد تو مرزائیوں کو فائدہ پہنچانے کے مترادف ہے مگر وزیراعلیٰ متفق نہ ہوئے۔ انہوں نے کہا، مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے بارے میں اپوزیشن کے ارکان اپنی قراردادوں پر قائم ہیں۔ ان کا نوٹس دے رکھا ہے اور بجٹ کے بعد جب غیر سرکاری کارروائی کا دن ہوگا تو ہم یہ قراردادیں ایوان کے سامنے منظوری کے لیے پیش کریں گے۔

سینئر وزیر ڈاکٹر عبدالخالق نے اس ضمن میں حکومت کا موقف واضح کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعلیٰ نے کبھی یہ نہیں کہا کہ اپوزیشن اس قرارداد کے حق میں نہیں ہے۔ صرف یہ کہا تھا کہ جو بات میرے ساتھ ہوئی ہے اس پر عمل نہیں ہوا۔ حکومت کو کوئی مجبوری نہیں ہے تاہم آپ لوگوں سے حکومت کی ذمہ داریاں زیادہ ہوتی ہیں کہ امن و امان کا قیام حکومت کا فرض ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی مرکزی معاملات کے بارے میں جب کوئی قرارداد پیش کرتی ہے تو اس کا مقصد مرکزی حکومت کی توجہ دلانا ہوتا ہے۔ احمدیوں کے معاملے میں مرکزی حکومت پہلے سے ہی متوجہ ہے اس لیے کسی قرارداد کی ضرورت نہیں۔ جہاں تک ایمان و عقیدہ کا معاملہ ہے وہ ہمارا آپ کا مشترک ہے۔

گجرات میں ایس پی شریف چیمہ کے ظلم کے خلاف احتجاج

قومی اسمبلی کے رکن اور متحدہ جمہوری محاذ کے ممتاز رہنما چودھری ظہور الٰہی

نے ایک بیان میں مطالبہ کیا ہے کہ گجرات کے سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر شریف چیمہ کو فوری طور پر معطل کر دیا جائے اور ان کے خلاف پرامن جلوس پر تشدد' علما کی بے جواز گرفتاریوں اور علما کو ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں پہنا کر بازار میں سے پیدل لے جانے' دور دراز تھانوں میں بند کرنے اور نماز تک پڑھنے کی اجازت نہ دینے کے الزامات کی تحقیقات کی جائے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ختم نبوت کے سوال پر گجرات میں پرامن جلوس نکالا گیا لیکن جلوس پر بے جواز تشدد کیا گیا جس کا نتیجہ اشتعال اور لوٹ مار کی صورت میں نکل سکتا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ وزیر اعلیٰ مسٹر حنیف رامے نے اعلان کیا ہے کہ اب صوبے میں شریفوں کی حکومت ہے لیکن جو کچھ گجرات میں ہوا ہے وہ اس کے مطابق نہ تھا۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ سے توقع کی ہے کہ وہ اپنے اعلان کے مطابق فوری کارروائی کریں گے اور پولیس افسروں کو من مانی کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے ایس پی کو متنبہ کیا ہے کہ وہ ایوبی دور کے حربوں سے باز آئیں۔ لوگ ابھی تک یہ نہیں بھولے کہ انہوں نے ایوب کے خلاف مظاہروں میں لاہور میں مولانا عبیداللہ انور اور دوسرے علما پر تشدد کیا تھا۔ چودھری صاحب نے کہا ہے کہ مسٹر چیمہ جان بوجھ کر امن و امان کا مسئلہ پیدا کر رہے ہیں۔ انہوں نے گرفتار شدگان کو رہا کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔

ملتان

ہول سیل کلاتھ مرچنٹس ایسوسی ایشن ملتان کے اجلاس میں کہا گیا کہ یہ تنظیم مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مطالبات کی مکمل حمایت کرتی ہے اور حکومت سے مطالبہ ہے کہ وہ فوری طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور قادیانیوں کو تمام کلیدی اسامیوں سے الگ کیا جائے۔ اجلاس میں تمام مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ وہ قادیانیوں کا سماجی اور اقتصادی بائیکاٹ جاری رکھیں۔ اجلاس میں کہا گیا کہ شہر کے تمام دکاندار قادیانیوں کے مال کا اس وقت تک بائیکاٹ جاری رکھیں گے جب تک انہیں اقلیت قرار نہیں دیا جاتا۔ ادھر جمعیت طلبا اسلام ملتان کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے لائل پور کے طالب علم راہنما محمد

اشفاق بھٹہ، احمد خاں قریشی اور محمد احمد نے کہا کہ اگر ۳۰ جون تک مسٹر بھٹو نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا بل اسمبلی میں پیش نہ کیا تو طلبا زبردست تحریک چلائیں گے۔ اجلاس میں سرحد اسمبلی کے ارکان کو مبارک باد پیش کی گئی جنہوں نے اس مسئلے پر سب سے پہلے اور بروقت ردعمل کا مظاہرہ کیا ہے۔ انجمن تاجران اندرون حرم گیٹ کالے منڈی نے بھی اپنے اجلاس میں مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوائے نبوت اور لاہوری جماعت

مرزائیوں کی لاہوری جماعت غلام احمد قادیانی کی ابتدائی تحریروں اور تقریروں کے اقتباس شائع کر کے مسلمانوں کو مغالطہ دینا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ظلی، بروزی، غیر تشریعی نبوت کا منزل بہ منزل دعویٰ کرتے ہوئے مرزا غلام احمد مکمل تشریعی نبی اور تمام انبیا بشمول حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (نعوذ باللہ) افضل ہونے کے دعوے تک پہنچے اور اسی کفریہ عقیدہ پر ان کا خاتمہ ہوا۔ ملاحظہ فرمایئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا:

"میں کوئی نیا نبی نہیں، مجھ سے پہلے سینکڑوں نبی آ چکے ہیں"۔ ("الحکم" ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء، مباحثہ راولپنڈی ۱۳۴) "اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد میں مسمی ہو کر میں رسول بھی ہوں، نبی بھی ہوں"۔ ("ایک غلطی کا ازالہ" صفحہ ۴، مباحثہ راولپنڈی)

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں"۔ ("بدر" ۵ مارچ ۱۹۰۸ء، مباحثہ راولپنڈی ۱۳۷)

"ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو، اس سے بہتر غلام احمد ہے"۔ ("دافع البلاء" صفحہ ۲)

"اگر مسیح بن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں، ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہوئے ہیں ہرگز نہ دکھلا سکتا"۔ ("حقیقت الوحی" ص ۱۴۸)

"اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم سے کیا نسبت؟ وہ نبی اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے..... مگر بعد میں جو خداتعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا"۔ ("حقیقت الوحی" صفحہ۱۴۹-۱۵۰' مباحثہ راولپنڈی' صفحہ۸۵)

"کل مسلمانوں نے مجھے قبول کرلیا اور میری دعوت کی تصدیق کرلی ہے مگر کنجریوں اور بدکاروں کی اولاد نے نہیں مانا"۔ ("آئینہ کمالات اسلام" صفحہ۵۴۷)

"جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی' یہودی' مشرک اور جہنمی ہے"۔ ("نزول المسیح" صفحہ۴' "تحفہ گولڑویہ" صفحہ۳۱)

"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا و رسول کی مخالفت کرنے والا جہنمی ہے"۔ (الہام مندرجہ "تبلیغ رسالت" صفحہ۲۷' ج۹)

یہ محض ایک نمونہ ہے' ورنہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بیشمار عبارتیں ان کے دعوائے نبوت کی شاہد ہیں' جب تک مرزا بشیر الدین محمود اور محمد علی لاہوری صاحبان کے درمیان خلافت کے مسئلہ پر تنازعہ پیدا نہیں تھا' لاہوری جماعت بھی ہمیشہ مرزا غلام احمد کو صراحتاً" نبی کہتی آئی ہے' مثلاً لاہوری جماعت کا اخبار "پیغام" لکھتا تھا: "ہمارا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے"۔ ("پیغام" جلد نمبر۳۵' مورخہ ۷ر ستمبر ۱۹۱۳ء' از "قادیانی مذہب" صفحہ۲۹۱)

پورے عالم اسلام کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے جھوٹے دعوائے نبوت کی بنا پر خارج از اسلام ہیں اور جس طرح ایک جھوٹے مدعی نبوت کو بھی ماننا موجب کفر ہے۔ اسی طرح اس کو مسلمان سمجھنا کفر ہے چہ جائیکہ مسیح موعود یا مجدد مہدی۔ لاہوری جماعت آج بھی اسے مسیح موعود' مہدی آخرالزماں مجدد سمجھتی ہے اور اس کی تمام تعلیمات کو واجب الاتباع قرار دیتی ہے' جو کفریات سے بھری ہوئی ہیں لہٰذا مرزا کی لاہوری جماعت ہو یا قادیانی جماعت اس وقت تک مسلمان نہیں

ہوسکتی جب تک وہ مرزا غلام احمد قادیانی جیسے جھوٹے مدعی نبوت کو کافر قرار دے کر اس کی تمام تعلیمات سے برات کا اظہار نہ کرے۔

مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کراچی (اشتہار)

بہاولپور

انجمن طلبا اسلام بہاولپور کے رہنماؤں سید شاہد حسن رضوی صاحبزادہ محمد نعیم چشتی اور نذیر مرزا نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کو فوراً غیر مسلم اقلیت قرار دے اور اس فرقے کے تمام افراد کو کلیدی عہدوں سے برطرف کر دیا جائے۔ تینوں رہنماؤں نے عوام اور طلبا برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ مرزائیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان سے ہر قسم کا لین دین ختم کر دیں بیان میں کہا گیا ہے کہ انجمن طلبا اسلام کے کارکن یہ عزم کر چکے ہیں کہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک ملک کے اس مسئلہ کو قطعی طور پر حل نہیں کرا لیتے۔ انجمن کے کارکن مقام و نظام مصطفیٰ کے تحفظ کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے اور اگر ضرورت پڑی تو شمع رسول کے پروانے ناموس رسالت کے لیے اپنی جانیں نچھاور کرنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

مجلس عمل کی طرف سے مختلف شہروں میں جلسے منعقد کرنے کا اعلان

جمعیت علما پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالستار خاں نیازی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع میانوالی کی خصوصی دعوت پر ۲۷ر جون کو تین روزہ دورہ پر بھکر پہنچ رہے ہیں۔ مجلس عمل کے پریس نوٹ کے مطابق مولانا نیازی ۲۷ر جون کی شام کو بھکر ۲۸ر جون کو بعد نماز جمعہ لیاقت آباد اور بعد نماز عشا میانوالی۔ ۲۹ر جون کو پہلے وقت میں داؤد خیل اور شام کو عیسیٰ خیل میں جلسہ ہائے عام سے خطاب کریں گے۔ مجلس عمل نے ضلع میانوالی سے قومی و صوبائی اسمبلی کے ارکان سے اپیل کی ہے کہ تحریک ختم نبوت کو کامیاب بنانے کے لیے سیاسی اختلافات سے قطع نظر مشترکہ اور واضح طور پر جامع پالیسی اختیار کی جائے۔ بھکر میں غلام حسن خاں ڈھانڈلہ ایم این اے، کیپٹن احمد فواد خاں ایم پی اے، لیاقت آباد میں فقیر عبدالمجید خاں ایم پی اے،

خان تاج محمد خاں ایم پی اے' میانوالی میں امیر عبداللہ خاں روکڑی ایم پی اے' داؤد خیل میں نوابزادہ ملک مظفر خاں ایم این اے اور عیسیٰ خیل میں کرنل محمد اسلم خان ایم پی اے کو مجلس عمل کے جلسوں میں شرکت کی خصوصی دعوت دی گئی ہے۔ مجلس عمل نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ مجلس عمل نے اس بات پر زور دیا کہ قادیانیوں کو احمدی قرار دینا درست نہیں۔ اس لیے انہیں اقلیت قرار دیا جائے۔ اقلیت قرار دیتے وقت احمدی کا لفظ استعمال نہ کیا جائے اور اس کا اطلاق قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں پر مشترکہ طور پر ہونا چاہیے۔

حافظ آباد

دینی' سماجی' مذہبی' سیاسی اور عوامی حلقوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حال ہی میں تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں راولپنڈی' گجرات اور دوسرے شہروں میں جن علماء کرام اور دوسرے افراد کو گرفتار کیا گیا ہے ان کو فوراً رہا کیا جائے۔

پیپلزپارٹی کے رکن اسمبلی کا بیان

رحیم یار خاں سٹی پیپلز پارٹی کے ایک اجلاس میں مسٹر محمد حنیف نارو ایم پی اے نے پارٹی کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قیام پاکستان کے وقت سے ہی قادیانیوں نے ایک سازش کے تحت کلیدی عہدوں پر چھا جانے کا پروگرام بنا لیا تھا جس طرح امریکہ کے ہر شعبہ زندگی پر یہودیوں کا تسلط ہے۔ اسی طرح یہاں بھی قادیانی اقلیت اکثریت پر غلبہ کے خواب دیکھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم بھٹو اس مسئلہ کو حل کر دیں گے۔ مسٹر نارو نے اپوزیشن پر الزام عائد کیا کہ اپوزیشن کو اس مسئلہ کے حل سے کوئی دلچسپی نہیں اس کا مقصد بلاوجہ موجودہ حکومت کے خلاف عوام کو بھڑکانا ہے۔ مسٹر نارو نے مزید کہا کہ کچھ لوگ میجر عبدالنبی کانجو کا گھیراؤ کرنے اور ان کے سینے سے گولیاں پار کرنے کی باتیں کر رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میجر عبدالنبی کانجو تنہا نہیں ہیں وہ ہماری پارٹی کے ایم این اے ہیں اور ہم سب ان کے ساتھ ہیں ایسے لوگوں کو ہم سب کا مقابلہ کرنا پڑے گا۔ مساوات

عبدالخالق صدر ڈسٹرکٹ پیپلز پارٹی نے بھی کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پارٹی ورکر اور عوام سے رابطہ قائم کر کے انہیں اصل حقائق سے آگاہ کر کے اپوزیشن کے گمراہ کن پروپیگنڈے کا اثر زائل کریں۔ صدر سٹی پیپلز پارٹی چوہدری محمد رمضان نے بھی کارکنوں سے خطاب کیا۔

آج کے اخبارات میں ذیل کے وضاحتی اشتہار شائع ہوئے:

ضروری اعلان

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت لائل پور کی جانب سے میرے متعلق یہ غلط فہمی پیدا ہوئی ہے کہ میں جماعت احمدیہ (ربوہ) یا لاہوری سے تعلق رکھتا ہوں لہٰذا میں اعلان کرتا ہوں کہ

۱۔ میں پیدائشی طور پر اہل سنت والجماعت کے عقیدے کا مسلمان ہوں۔

۲۔ کچھ عرصہ میرا تعلق لاہوری جماعت سے رہا ہے۔ اس وقت بھی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین سمجھتا رہا ہوں۔

۳۔ عرصہ ہوا میں نے لاہوری جماعت سے بھی تعلقات منقطع کر لیے ہوئے ہیں۔ کسی قسم کا کوئی چندہ وغیرہ بھی ادا نہیں کرتا۔

۴۔ میرا ایمان کامل ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ ہر مدعی نبوت خواہ وہ مرزا غلام احمد ہو یا کوئی اور شخص' میں اسے کاذب و کافر اور دائرہ اسلام سے خارج تصور کرتا ہوں۔

نذر حسین' حصہ دار ملک آئل ملز' سمندری روڈ' لائل پور

ضروری تردید

ہفت روزہ "ستارہ صبح" کے ضمیمہ میں میری دکان "پیپر کارنر" واقع گنپت روڈ' لاہور کو قادیانیوں کی دکان بتایا گیا ہے' جو سراسر کسی غلط اطلاع پر مبنی ہے۔ میں پوری ذمہ داری سے اعلان کرتا ہوں کہ میرا اس فرقہ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے اور میں سنی العقیدہ مسلمان ہوں۔

منجانب:

حاجی ملک محمد حنیف
پیپر کارنز' گپت روڈ' لاہور

شجاع آباد تا خانیوال

اسلامی جمعیت طلبا خانیوال کے قائم مقام ناظم محمد اصغر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پچھلے دنوں شجاع آباد سے لے کر خانیوال کی ناکہ بندی کر کے شریف شہریوں کو پریشان کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی اس حرکت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت کی نیت صاف نہیں اور وہ جان بوجھ کر مسئلہ کو پھیلا رہی ہے تاکہ عوام کی توجہ ان مسائل سے ہٹ جائے جو اس وقت درپیش ہیں۔ انہوں نے حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ اپنی ان حرکتوں سے باز آ جائیں ورنہ حالات کی ذمہ داری اس پر ہوگی۔ انہوں نے ظفر اللہ کے مبینہ بیان کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ حکومت ان کے اس بیان کا' جو غداری کے مترادف ہے' فوری طور پر نہ صرف نوٹس لے' بلکہ ان کا پاکستان میں داخل ہونے کا پاسپورٹ منسوخ کر کے پاکستان میں ان کی جائیدادوں کی ضبطی کے احکام جاری کرے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت مرزا ناصر احمد کو فوری طور پر گرفتار کرے۔

مرزائیت سے توبہ کر لی

۲۵ر جون گزشتہ دن ایک مرزائی مسمی محمد طفیل حاجی عبدالجبار امیر جماعت اسلامی تا جگڑھ و خطیب جامع مسجد تا جگڑھ کے ہاتھ پر مرزائیت سے توبہ کر کے مشرف بہ اسلام ہوا۔ مرزا غلام احمد کو کاذب' مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین تسلیم کیا۔

ڈسکہ

قادیانی محاسبہ کمیٹی کے جنرل سیکرٹری سید غلام عباس نقوی نے اسلامیان پاکستان سے اپیل کی کہ وہ قانون اور امن عامہ کا احترام کرتے ہوئے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کے سلسلہ میں اپنی موجودہ جدوجہد کو حصول مقصد تک پورے

جوش و خروش اور لگن کے ساتھ جاری رکھیں وہ گزشتہ رات جامع مسجد سلیمان والی میں ایک عظیم الشان جلسہ سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے ارباب حکومت سے مطالبہ کیا کہ اسلام اور پاکستان کے اعلیٰ تر مفادات کے پیش نظر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر انہیں مملکت کے کلیدی عہدوں سے الگ کر دینے کے مطالبہ کو بلا تاخیر تسلیم کر لیا جائے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ سواد اعظم کے اس متفقہ فیصلہ کو منظور کرنے میں اگر ٹال مٹول سے کام لیا گیا تو اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے کیونکہ اس مطالبہ کو پورے عالم اسلام کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔

گوجرہ

اہالیان گوجرہ نے مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ کر دیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی مرزائی کے ساتھ لین دین کیا تو اس کا بھی بائیکاٹ کر دیا جائے گا' یہ فیصلہ انجمن صرافہ اور کریانہ ایسوسی ایشن نے کیا ہے۔

ٹانڈلیانوالہ میں مجلس عمل کی اپیل پر مکمل ہڑتال

جمعیت العلمائے اسلام ہزاروی گروپ ضلع لائل پور کے جنرل سیکرٹری اور مجلس عمل ٹانڈلیانوالہ کے کنوینر مولانا صاحبزادہ امداد الحسن نعمانی نے جمعتہ المبارک کے ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری جدوجہد اس وقت تک جاری رہے گی جب تک ہمارے مطالبات منظور نہیں ہوتے۔ مولانا نے بھٹو کی تقریر کے اس حصہ کا خیر مقدم کیا جس میں انہوں نے مرزائیوں کے مسئلہ کو ۳۰ر جون کے بعد قومی اسمبلی میں پیش کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ مولانا نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنے حلقہ کے رکن قومی اسمبلی کو مجبور کریں کہ وہ مرزائیوں کے خلاف ووٹ دے کر عوام کے مطالبات کی ترجمانی کریں تاکہ اس طرح یہ مسئلہ حل ہو سکے۔ آخر میں مولانا نے اجتماع سے اپیل کی کہ وہ قادیانیوں سے ہر طرح کا لین دین بند کر دیں۔ اجتماع میں دوسرے مذہبی و سیاسی راہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔

شیخ منیر احمد خاں چیئرمین ایٹمی توانائی کمیشن قادیانیت سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھتے

بعض حلقوں میں یہ انتہائی گمراہ کن غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ منیر احمد خاں چیئرمین ایٹمی توانائی کمیشن کا قادیانیت سے کوئی تعلق ہے۔ منیر احمد خاں صاحب شیخ خورشید احمد مرحوم سابق وزیر قانون حکومت پاکستان کے برادر اصغر اور شیخ مقبول احمد ریٹائرڈ جج کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا یا ان کے کنبے کے کسی فرد کا لاہوری یا قادیانی جماعت سے کوئی تعلق نہ ہے اور نہ کبھی تھا۔ ان کے خاندان کا ہر فرد اہل سنت و الجماعت کے عقائد رکھتا ہے۔ ان کا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ختم المرسلین ہونے پر پورا ایمان ہے۔ (آغا شورش کاشمیری' مدیر "چٹان" لاہور)

قائد آباد

پنجاب یونیورسٹی کے صدر مسٹر فرید احمد پراچہ نے کہا کہ ملک بھر کے طالب علم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جاتا۔ آج دوپہر شمس میڈیکل ہسپتال کی چار دیواری میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ جس کی صدارت یعقوب نیازی نے کی۔ انہوں نے کہا اسلامی جمعیت طلبا ملک کے قریہ قریہ میں تحریک ختم نبوت کا پیغام پہنچائے گی اور یہ جدوجہد اس وقت تک جاری رہے گی جب تک عوام کا مطالبہ تسلیم نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے کہا طلبا نے قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس تحریک میں طلبا کا ساتھ دیں انہوں نے کہا قادیانی ہمارے ملک کے جاسوس ہیں اور وہ وطن دشمن سازشیں کر رہے ہیں۔ طالب علم رہنما ملک فیروز قیصر اترا نے کہا نئی نسل قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیئے بغیر چین سے نہیں بیٹھے گی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ برسراقتدار طبقہ اس مسئلہ کو التوا میں ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا اگر وزیراعظم بھٹو مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دے دیں تو ان کے اقتدار پر جو بھی ہاتھ اٹھے گا ہم اسے کاٹ کر رکھ دیں گے اور ان کی حکومت کا مکمل تحفظ کریں گے۔ ڈاکٹر شمس الدین نے خطاب کرتے ہوئے قادیانی مسئلہ سے متعلق

مسٹر بھٹو کی تقریر پر عدم اطمینان کا اظہار کیا انہوں نے کہا ہم ہر حالات کا مقابلہ کریں گے اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت دلوا کر ہی دم لیں گے۔ اپنی تقریر کے آخر میں انہوں نے مرزائیت سے تائب ہونے پر سید احمد علی شاہ' مبارک علی شاہ' علی شاہ' مرزا انور بیگ کو مبارک باد دی اور ان کے حق میں دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں ثابت قدم رکھے۔

جاوید ہاشمی

ملتان۔ پنجاب سٹوڈنٹس کونسل کے چیئرمین مسٹر جاوید ہاشمی نے قومی اسمبلی کو خبردار کیا ہے کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبے میں ٹال مٹول برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے آج یہاں ایک بیان میں کہا کہ وزیراعظم بھٹو نے بھی اس مسئلہ پر ٹال مٹول کی پالیسی اپنائی ہے۔ انہوں نے کہا' ہم ۳۰ر جون تک اس بات کا انتظار کریں گے کہ مرزائیوں کے متعلق امت مسلمہ کی امنگوں کو پورا کیا جائے۔ انہوں نے پرزور الفاظ میں اس بات کی تردید کی کہ انہوں نے بہاول پور میں کہا تھا کہ وزیراعظم بھٹو کو ہم تحریک ختم نبوت کا مخالف نہیں سمجھتے۔ طالب علم رہنما نے کہا میں نے صرف یہ کہا تھا کہ طلبہ کی لڑائی براہ راست قادیانیوں سے ہے اور وزیراعظم بھٹو کی حکومت بلاوجہ طلبا کو گرفتار کر کے اس میں فریق بن رہی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں تمام اسیر طلبا' رہنماؤں' علمائے کرام اور شہریوں کو فوری طور پر رہا کیا جائے اور ان کے خلاف مقدمات واپس لئے جائیں۔

ککھڑ

ککھڑ میں بھی دوسرے شہروں اور قصبوں کی طرح قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ شروع ہوچکا ہے۔ بائیکاٹ کی اپیل جمعہ کے روز مقامی علما نے کی تھی اور مساجد میں شہریوں سے ہاتھ اٹھوا کر یہ عہد لیا تھا کہ وہ قادیانیوں سے ہر قسم کا بائیکاٹ کریں گے' چنانچہ ان کی اپیل اور طلبا کی ترغیب پر بیشتر دکانداروں تجارتی اداروں اور صنعت کاروں نے قادیانیوں سے ہر قسم کا لین دین ختم کر دیا ہے۔

نیپ کی پالیسی سے اختلافات

سندھ نیپ کے صدر ممتاز خٹک اور جنرل سیکرٹری علی احمد بلوچ نے ایک

مشترکہ بیان میں قادیانیوں کے خلاف تحریک میں نیپ کی شرکت پر تعجب کا اظہار کیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ نیپ ایک سیکولر تنظیم ہے جو فرقہ بندی کے خلاف ہے۔ تحریک کو ہوا دینے کے لیے یہ جماعت کس طرح کسی کی آلہ کار بن سکتی ہے۔

لائل پور قادیانی فائرنگ کیس

ڈی آئی جی سرگودھا میاں قیوم نے ڈی ٹائپ کالونی میں فائرنگ کے حالیہ واقعہ کی تحقیقات کے لیے ڈی ایس پی سٹی خان منظور کو مقرر کر دیا ہے' وہ گزشتہ رات اس کالونی کے دو فرقوں میں تصادم کے واقعہ کی چھان بین کے لیے یہاں آئے تھے۔ مجلس عمل کے ارکان نے ان سے شکایت کی تھی کہ اس آبادی کے ایس ایچ او کا رویہ جانبدارانہ ہے اور مطالبہ کیا تھا کہ تحقیقات کسی غیر جانبدار افسر کے سپرد کی جائے۔

ڈی ایس پی نے آج واقعہ کی تحقیقات کا آغاز کرتے ہوئے متعدد گواہوں کے بیانات قلم بند کیے۔ گواہوں نے بتایا کہ قادیانیوں کی اشتعال انگریزیوں سے اس آبادی کی امن عامہ کی صورت حال غیر اطمینان بخش ہوگئی ہے' تاہم مرزائی فرقہ کے الٰہی بخش نے پرامن مسلمانوں پر فائرنگ کر کے مزید اشتعال دلایا اور بعدازاں پولیس کو ہوائی فائرنگ کر کے جلوس کو منتشر کرنا پڑا۔ اس وقت مرزائیوں کی املاک کی حفاظت کے لیے پولیس کی بھاری جمعیت مقرر کر دی گئی۔

مجلس عمل اور شہری عوام نے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں میں سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پہلے ہی اسلحہ تقسیم کیا گیا ہے اس لیے ان سے اسلحہ برآمد کیا جائے تاکہ امن عامہ کی صورت حال بگڑنے نہ پائے۔ ان حلقوں نے فائرنگ کی بھی شدید مذمت کی ہے۔

علی پور

قادیانی اکھنڈ بھارت بنانے کے لیے پاکستان کے ٹکڑے کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ قادیانی اب بھی اکھنڈ بھارت کے حق میں ہیں اور وہ بچے کھچے پاکستان کے

مزید ٹکڑے کر کے اسے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ نواب زادہ نے کہا کہ اس کا ثبوت یہ ہے کہ قادیانی اب بھی اپنے مردوں کو ربوہ میں امانتاً" دفن کرتے ہیں تاکہ موقعہ ملنے پر وہ اپنے مردوں کو قادیان لے جائیں۔ یہ بات علی پور کی مدنی مسجد میں تقریر کرتے ہوئے نواب زادہ نصر اللہ نے کہی۔ انہوں نے مزید کہا کہ انگریزوں نے مسلمانوں کا جذبہ جہاد ختم کرنے اور مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی سے فائدہ اٹھایا۔ نوابزادہ نے کہا کہ اسلامی مشاورتی کونسل میں وہ مسئلہ جاتا ہے جس کے بارے میں کوئی شک و شبہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے میں مسلمانوں کے کسی بھی فرقے میں اختلاف نہیں۔ اس لیے اسے اسلامی مشاورتی کونسل میں بھیجنا مسئلہ کو ٹالنے کے مترادف ہوگا۔ انہوں نے اسلامی مشاورتی کونسل کے ارکان پر بھی اپنے شک و شبہ کا اظہار کیا اور کہا کہ اس کے ارکان میں سوائے ایک دو کے باقی سب حکومت کے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب جبکہ صوبہ سرحد کی اسمبلی نے لاہوری اور قادیانی دونوں کو کافر قرار دے دیا ہے تو پنجاب اسمبلی کو بھی اس بارے میں اپنا فیصلہ سنا دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ۳۰ر جون کو مجلس عمل کے راہنما راولپنڈی میں اکٹھے ہو رہے ہیں اگر اس وقت تک حکومت نے کوئی فیصلہ نہ کیا تو مجلس عمل سخت قدم اٹھانے پر مجبور ہوگی۔ انہوں نے موجودہ دور میں مہنگائی اور رشوت ستانی کے بارے میں بھی حکومت پر سخت تنقید کی۔ اس سے قبل جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے ملتان کے قاری نور الحق نے کہا کہ جب شیخ مجیب الرحمٰن کو چھوڑنے کا وقت آتا ہے تو کسی اسمبلی کا انتظار نہیں کیا جاتا۔ مارشل لاء بڑھانے کے لیے پارٹی کے ممبروں کو مجبور کیا جاسکتا ہے تو قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے میں دیر کیوں کی جاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر قومی اسمبلی کے ممبروں نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں ذرا بھر بھی روگردانی کی تو انہیں واپس حلقے میں آنے نہیں دیا جائے گا۔

میاں ساجد پرویز' ملتان

قومی اسمبلی کے رکن میاں ساجد پرویز نے ایک بیان میں کہا ہے کہ وزیراعظم

جناب ذوالفقار علی بھٹو قادیانیوں کا مسئلہ جمہوری اصولوں کے مطابق حل کرنے میں ضرور کامیاب ہوں گے اور اس مسئلہ پر وہ اپنے چیئرمین کی پیروی کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ملتان بار ایسوسی ایشن کے صدر اور دوسری سیاسی شخصیتوں نے قادیانیوں کے مسئلہ پر قومی اسمبلی کے ارکان سے رابطہ کی مہم شروع کی ہے اس سلسلہ میں جب ان سے رابطہ قائم کیا گیا تو انہوں نے واضح الفاظ میں یہ کہا ہے کہ وہ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور قادیانیوں کے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے وزیراعظم بھٹو جو کوشش کر رہے ہیں۔ اس کے پرزور حامی ہیں یہ مسئلہ تمام مسلمانوں کا مسئلہ ہے کسی سیاسی جماعت یا تنظیم کا اپنا مسئلہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ قومی اسمبلی میں پیپلزپارٹی کے ٹکٹ پر نمائندگی کر رہے ہیں۔ اس لیے وہ کوئی انفرادی موقف اختیار نہیں کرنا چاہتے اور نہ ہی کسی دوسری جماعت کی تحریک میں شامل ہوسکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی مرتبہ وزیراعظم بھٹو اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جسے پہلے کبھی سنجیدگی کے ساتھ مستقل طور پر حل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔

پہلے کہیں فنڈ جمع کرنے کی وضاحت کرچکا ہوں اسی تناظر میں ذیل کی خبر کو پڑھا جائے

اسلامی جمعیت طلبہ ملتان کے ایک اعلان کے مطابق کل سے جمعیت کے کارکن شہر بھر میں تحفظ ناموس رسالت فنڈ اکٹھا کرنا شروع کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ گزشتہ دنوں ناظم اعلیٰ اسلامی جمعیت طلبہ پاکستان ظفر جمال بلوچ نے اس فنڈ کے قیام کا اعلان کیا تھا۔ ناظم اسلامی جمعیت طلبا ملتان حفیظ انور نے اپنے ایک بیان میں تمام مسلمانوں خصوصاً اہل خیر حضرات سے اپیل کی ہے کہ وہ اس فنڈ میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ طلبہ ختم نبوت کا مقدمہ پوری طرح لڑ سکیں اور اس تحریک کو قریہ قریہ اور کوچہ کوچہ پہنچا سکیں۔

سیالکوٹ

مقامی ٹرنک اور بانو بازار کے دکانداروں اور تاجروں کا ایک مشترکہ اجلاس

مدینہ مسجد میں ہوا جس میں مشترکہ طور پر یہ فیصلہ ہوا کہ قادیانیوں سے سماجی' معاشرتی اور کاروباری طور پر مکمل بائیکاٹ کیا جائے اور یہ بائیکاٹ مکمل طور پر جاری رہے گا۔ جب تک کہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جاتا جلسہ سے حافظ منظور احمد نے بھی خطاب کیا۔

شیخوپورہ

شیخوپورہ میں مجلس عمل ختم نبوت کی اپیل پر قادیانیوں کا سماجی بائیکاٹ جاری ہے۔ دکانوں پر قادیانیوں کا آنا منع ہے کے بورڈ لگے ہوئے ہیں۔ مقامی علما نے شہر میں نماز عشا کے بعد روزانہ جلسوں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس سلسلہ میں آج آٹھویں روز ایک جلسہ عام پرانا شہر میں نیم والی مسجد میں ہوا۔ جلسے کے حاضرین سے قادیانیوں کا سماجی بائیکاٹ جاری رکھنے کے لیے کہا گیا۔

فیض مصطفیٰ گیلانی

مسلم لیگ قیوم گروپ ملتان کے رہنما مخدوم زادہ سید فیض مصطفیٰ گیلانی رکن صوبائی اسمبلی نے قومی اسمبلی کے ارکان سے اپیل کی ہے کہ وہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا بل پاس کر کے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی والہانہ عقیدت اور محبت کا اظہار کریں اور مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کے مطالبے پر بھی زور دیں۔ سید فیض مصطفیٰ گیلانی نے سرحد اسمبلی کو خراج تحسین پیش کیا جس نے مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے بارے میں قرارداد منظور کی ہے۔

لاہور

جمعیت علما پاکستان کے رہنماؤں نے آج مغلی مسجد سلامت پورہ میں ختم نبوت کے سلسلہ میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات و احساسات کو مدنظر رکھتے ہوئے مرزائیوں کو فوری طور پر اقلیت قرار دیا جائے۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دے کر وہاں مسلمانوں کو آباد کیا جائے تمام

قادیانیوں کی عسکری و نیم عسکری تنظیموں کو خلاف قانون قرار دیا جائے اور مرزائیوں کی تمام منقولہ و غیر منقولہ املاک کو محکمہ اوقاف کی تحویل میں دیا جائے۔ ان رہنماؤں نے تمام مسلمانوں سے بھی اپیل کی کہ وہ مرزائیوں کا ہر شعبہ زندگی میں مکمل سماجی' تجارتی بائیکاٹ کریں۔

جلسہ سے جمعیت العلما پاکستان پنجاب کے سینئر نائب صدر علامہ مولانا مفتی مختار احمد صدر مجلس ختم نبوت لاہور' علامہ قاری غلام رسول' صاحبزادہ فیض القادری' ناظم اعلیٰ جمعیت العلما پاکستان لاہور نے خطاب کیا۔

ایک اور اشتہار ملاحظہ ہو

ضروری اعلان

ہمیں یہ جان کر دکھ ہوا ہے کہ ہمارے بارے میں یہ تاثر پایا جاتا ہے کہ ہمارا تعلق احمدی' لاہوری' یا قادیانی جماعت سے ہے۔ میں اس غلط فہمی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دور کرنے کے لیے وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ڈائریکٹران

۱۔ کالونی تھل ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ' اسماعیل پور' بھکر

۲۔ کالونی فلور ملز' فیکٹری ایریا' لائل پور

۳۔ عزیز ماڈل جنگ فیکٹری' ملتان

۴۔ شمسی انڈسٹریز لمیٹڈ' گوجرانوالہ

کا مذہبی لحاظ سے احمدی' لاہوری یا قادیانی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے' ہم سب کا یہ ایمان ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں اور ان کے بعد کوئی کسی قسم کا مدعی نبوت' خواہ وہ مرزا غلام احمد ہی کیوں نہ ہو' کاذب' کافر اور خارج از دائرۂ اسلام ہے۔

میاں الماس عزیز شیخ ڈائریکٹر

کالونی تھل ٹیکسٹائل ملز لمیٹڈ' اسماعیل پور بھکر' کالونی فلور ملز' فیکٹری ایریا' لائل پور

عزیز ماڈل جنگ فیکٹری ملتان' شمسی انڈسٹریز لمیٹڈ گوجرانوالہ

بائیکاٹ جاری رہے گا

سیالکوٹ میں مرزائی اداروں میں تیارہ کردہ مصنوعات

۱- رشید برانڈ چولہے

۲- عیسیٰ ورک سینٹری فٹنگ

۳- ایٹ مور آئس کریم

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت' سیالکوٹ

اطلاع

کاروباری دشمنی کی بنا پر ہمارے متعلق یہ غلط افواہ ہے کہ ہمارا تعلق احمدی فرقہ سے ہے۔ یہ بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین مانتے ہیں اور ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔

(حاجی افتخار احمد انصاری)

فارمیکس ڈی پاک' کیمسٹ اینڈ ڈرگسٹ

نزد سبھانی ہسپتال' لیاقت آباد' کراچی

آج کے "نوائے وقت" میں بہت بڑا ذیل کا اشتہار شائع ہوا

وضاحت

میں پیدائشی طور پر لاہوری جماعت میں تھا لیکن ۱۹۶۸ء یعنی عرصہ ۶ سال سے بوجہ اختلاف ایمان میں نے لاہوری جماعت احمدیہ سے ہمہ قسم کا تعلق منقطع کر دیا ہوا ہے لہٰذا تعلق منقطع کرنے کے بعد میں نے یا کسی ایسی کمپنی نے جو میرے زیر اثر کام کرتی ہو کسی مرزائی ادارہ' لاہوری یا قادیانی کو چندہ نہیں دیا۔

"میرا ایمان کامل ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں اور ان کے بعد کوئی کسی قسم کا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔ ان کے بعد ہر مدعی نبوت' خواہ وہ مرزا غلام احمد ہو یا کوئی اور شخص' کاذب' کافر اور خارج از دائرۂ اسلام ہے"۔

شیخ میاں آفتاب احمد

چیئرمین

سن شائن کاٹن ملز لمیٹڈ، شیخوپورہ

۲۷ر جون کے اخبارات کی رپورٹ

وزیر قانون

قومی اسمبلی کے اسپیکر نے آج ایوان میں مختلف ارکان کی جانب سے پیش کی جانے کی جانے والی استحقاق کی تمام تحاریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کردیں۔ ان میں سرگودھا سے پیپلز پارٹی کے رکن چودھری جہانگیر علی کی طرف سے سرگودھا بار ایسوسی ایشن کی ان پر کی جانے والی نکتہ چینی کے خلاف پیش کی جانے والی تحریک استحقاق بھی شامل ہے۔ چودھری جہانگیر علی نے کہا کہ انہوں نے ربوہ کے واقعہ پر بحث کے بارے میں اس ماہ ایوان میں پیش کی جانے والی التوا کی تحریک کے جواز کی نئی وجوہ کی بنا پر مخالفت کی تھی کیونکہ یہ مسئلہ پہلے ہی ٹریبونل کے سامنے زیر غور تھا لیکن سرگودھا بار ایسوسی ایشن کے صدر چودھری محمد اکبر چیمہ اور بار کے بعض دوسرے ارکان نے ۱۴ر جون کو ایک قرارداد منظور کی، جس میں ان پر قومی اسمبلی میں ربوہ کے واقعہ پر بحث کے لیے پیش کی جانے والی التوا کی تحریک کے جواز پر فنی اعتراض کی بنا پر نکتہ چینی کی گئی ہے اور بار ایسوسی ایشن کی اس قرارداد کی بنا پر ان کے استحقاق کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔ وزیر قانون مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا کہ اس بات کا تعین مطلوب ہے کہ آیا بار کی قرارداد کے ذریعے چودھری جہانگیر علی پر دباؤ ڈالا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایوان کی کوئی خدمت نہیں ہوگی کہ ارکان پر دباؤ ڈالا جائے تاکہ وہ ایوان میں پیش ہونے والے نہایت اہم مسئلے پر اپنے خیالات کا اظہار نہ کرسکیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایوان میں پہلے ہی یہ اعلان کرچکے ہیں کہ پیپلز پارٹی کے ارکان کو اس مسئلے پر اظہار خیال کی آزادی ہوگی۔ سپیکر نے اس بات کے تعین کے لیے کہ آیا یہ بات استحقاق کی خلاف ورزی کے مترادف ہے، چوہدری جہانگیر علی کی تحریک استحقاق، متعلقہ استحقاق کمیٹی کے سپرد کردی۔

لندن سے ظفراللہ پھر بولے

پاکستان کے سابق وزیر خارجہ سر ظفراللہ خاں نے اعلان کیا ہے کہ احمدیہ فرقہ

کے افراد پاکستان میں انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی مہم کی بھرپور مزاحمت کریں گے۔ آج ایک انٹرویو دیتے ہوئے ۸۱ سالہ ظفراللہ خاں نے کہا کہ ہم اس قسم کی ہر مہم کے خلاف آئینی اور پرامن لڑائی لڑیں گے اور اس کی خاطر ہم کسی بھی طرح کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ اس لئے کہ یہ ہمارے ایمان کی آزمائش ہے انہوں نے کہا کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دینے سے پہلے "مسلمان" کی تعریف پر اتفاق ہونا چاہیے اس قسم کی ہر مہم سے سنگین نوعیت کی آئینی و قانونی پیچیدگیاں پیدا ہوں گی اور نتائج برآمد ہوں گے۔ لندن کے احمدی سینٹر میں' جہاں وہ ایک کمرہ میں قیام پذیر ہیں' پاکستان کے سابق وزیر خارجہ ظفراللہ خاں نے اعلان کیا کہ جو لوگ احمدیوں کے خلاف اس قسم کے ہتھکنڈوں اور کارروائیوں میں ملوث ہیں' وہ مسلمان نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ان کو مسلمان تصور نہیں کرتے ہیں جو ہمیں کافر قرار دیتے ہیں۔ ظفراللہ خان نے کہا کہ احمدیہ جماعت کے ہیڈکوارٹر کو ربوہ سے منتقل کر کے پاکستان سے باہر لے جانے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ اس قسم کا کوئی امکان نہیں ہے' ہم زندہ یا مردہ پاکستان میں رہیں گے۔ ظفراللہ خاں نے ان الزامات کی تردید کی کہ انہوں نے اپنی ایک حالیہ پریس کانفرنس میں پاکستان کے وقار کو مجروح کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس پریس کانفرنس میں انہوں نے بین الاقوامی برادری کی توجہ پنجاب کی صورت حال کی جانب مبذول کرائی تھی اور بین الاقوامی اداروں سے اپیل کی تھی کہ وہ نقصانات کا اندازہ لگائیں اور ضروریات کے لیے رقم کا تخمینہ تیار کریں۔ انہوں نے کہا کہ خود پاکستان میں لوگ اپنی کارروائیوں سے پاکستان کے وقار کو مجروح کرنے کے درپے ہیں۔ انہوں نے اس امر کی تردید کی کہ انہوں نے بیرونی طاقتوں سے کہا تھا کہ وہ پاکستان کے داخلی معاملات میں مداخلت کریں۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ امیر جماعت میاں طفیل محمد وہ شخص ہیں جنہوں نے شاہ فیصل سے اپیل کی ہے کہ وہ پاکستان کے معاملات میں مداخلت کریں اور پاکستانی حکومت پر دباؤ ڈالیں کہ وہ احمدیوں کو کافر قرار دے۔

ظفراللہ خاں نے دعویٰ کیا کہ قائداعظم مجھے مسلمان سمجھتے تھے۔ انہوں نے

یاد دلایا کہ قائد اعظم نے ۱۹۳۹ء میں بھارت کی غیر منقسم مرکزی اسمبلی میں ۱۹۳۸ء کے تجارتی معاہدہ کی یہ کہہ کر حمایت کی تھی کہ وہ اس تجارتی معاہدہ کو ایک اچھے معاہدہ کے طور پر قبول کریں گے اس لیے کہ ایک مسلم وزیر ظفر اللہ خاں نے یہ معاہدہ طے کیا ہے تاہم ظفر اللہ خاں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ انہوں نے قائداعظم کی نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی۔ اس لیے کہ احمدی غیر احمدیوں کی نماز جنازہ ادا نہیں کرتے ہیں' یہ اس لیے کہ غیر احمدیوں نے احمدیوں کے خلاف کفر کے فتوے دیے ہیں۔ اگر یہ فتوے واپس لے لیے جائیں اور ہمیں بطور مسلمان قبول کر لیا جائے تو ہم یقیناً غیر احمدیوں کے ساتھ نماز ادا کریں گے۔ سر ظفر اللہ خاں نے اعتراف کیا کہ انہوں نے اس سال یکم مئی سے ۳ مئی تک قادیان کا دورہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں خفیہ طریقے سے وہاں نہیں گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ وزیر داخلہ خان قیوم نے مجھے لاہور سے بذریعہ کار قادیان جانے کی زبانی اور تحریری اجازت دی تھی میں تنہا نہیں تھا۔ میرے ساتھ پچیس احمدیوں کی جماعت تھی۔ ظفر اللہ خاں اپنے ان الزامات کی حمایت میں کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہ کر سکے کہ حکومت کی شہ پر احمدیوں کے خلاف فسادات کئے گئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ میرا تاثر ہے کہ صوبائی حکام کا اس گڑبڑ کے پیچھے ہاتھ تھا۔ ("امروز" لاہور)

(نوٹ) چودھری ظفر اللہ نے کہا کہ وہ پاکستان سے اپنا ہیڈکوارٹر تبدیل نہیں کریں گے' جبکہ آج قادیانیوں کا ہیڈکوارٹر لندن ہے۔ ربوہ صرف پاکستان کا قادیانی مرکز ہے' لندن پوری دنیا کے قادیانیوں کا مرکز ہے۔ مرزا طاہر نے ربوہ کی بجائے لندن کو ہیڈکوارٹر بنانے کا فیصلہ جماعت کے آئین میں تبدیلی کر کے کیا ہے۔

پنجاب اسمبلی

پنجاب کے سینئر وزیر ڈاکٹر عبدالخالق نے کہا ہے کہ اپوزیشن کی طرح حکومت کا بھی ختم نبوت پر ایمان ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبے میں امن و امان کے قیام کے سلسلے میں حکومت کی کچھ مجبوریاں ہو سکتی ہیں لیکن اسے ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے متعلق قرارداد میں احمدیوں کا نام نہ رکھنے کی کوئی مجبوری نہیں ہے۔ وہ آج

صوبائی اسمبلی میں اپوزیشن کے دو ارکان میاں خورشید انور اور میاں سیف اللہ کے بیانات کا جواب دے رہے تھے۔

۲۸ر جون کے اخبارات کی رپورٹ

ستر ارکان پنجاب اسمبلی کی قرارداد

پنجاب اسمبلی کے بجٹ اجلاس سے حزب اختلاف نے آج اس وقت واک آؤٹ کیا جب سپیکر شیخ رفیق احمد نے حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے ستر اراکین کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد کو ایوان میں زیر بحث لانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ اس موقع پر حزب اختلاف کے اراکین نے ایوان میں ختم نبوت زندہ باد اور قادیانیوں کو اقلیت قرار دو کے نعرے بھی لگائے۔ آج صبح ایوان کا اجلاس ایک گھنٹہ ۲۵ منٹ کی تاخیر سے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد قائد حزب اختلاف علامہ رحمت اللہ ارشد نے کہا کہ سرحد اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی متفقہ قرارداد منظور کی ہے اور سندھ اسمبلی میں بھی حزب اختلاف اور قائد ایوان کے درمیان سمجھوتہ ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حزب اختلاف و اقتدار کے ستر ارکان کے دستخطوں سے یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس کو ایوان میں زیر بحث لایا جائے۔ سپیکر شیخ رفیق احمد نے کہا کہ میرا اور تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اگر کوئی مدعی نبوت ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرارداد کو پیش کرنے کے لیے قواعد و ضوابط ہیں اور میں اس ضمن میں قواعد معطل نہیں کر سکتا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد: جناب والا! قواعد کو معطل کیا جائے۔ سپیکر اگر کوئی نیا رکن یہ بات کرتا تو میں کچھ نہ کہتا لیکن آپ ضابطوں اور ایوان کی روایات کو جانتے ہیں۔ راجہ محمد افضل! جناب والا! یہ ہمارے ایمان اور غیرت کا مسئلہ ہے۔ سپیکر! میں راجہ صاحب سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ۲۵ر جون کے بعد انہیں اس کا خیال

کیوں آیا۔ علامہ رحمت اللہ ارشد! یہ تحریک میری ہے اور اس کو زیر بحث لایا جائے۔ سپیکر! آپ جانتے ہیں کہ تحریک کس طرح پیش کی جاسکتی ہے۔ امیر عبداللہ روکڑی! جناب والا! قرارداد پر ستر افراد کے دستخط موجود ہیں۔ ہمارے پاس اکثریت ہے اور اکثریت کی بات تسلیم کر لینی چاہیے۔ سپیکر! قواعد کے لیے کسی اکثریت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

وزیر اعلیٰ مسٹر محمد حنیف رامے: جناب والا! یہ قرارداد پہلے بھی ایوان میں پیش ہوئی تھی جس پر آپ نے فیصلہ دیا تھا اور حزب اختلاف واک آؤٹ کر گئی تھی' لیکن حزب اختلاف نے کل اور آج ایوان کی کارروائی میں حصہ لیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ جب ضابطہ کے مطابق یہ قرارداد ایوان میں پیش ہوگی تو اس پر بات ہو جائے گی۔ انہوں نے سرحد اسمبلی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پنجاب اسمبلی نے اس مسئلہ پر سب سے پہلے اظہار خیال کیا ہے اور وہ اتنا واضح تھا کہ وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو لاہور آئے اور اعلان کیا کہ قومی اسمبلی میں یہ مسئلہ پیش کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اس مسئلہ میں پیش قدمی کی ہے اور قوم کے لیے ایک راستہ متعین کیا ہے لیکن حزب اختلاف کی طرف سے بغیر کسی وجہ کے بار بار اشتعال پیدا کیا جا رہا ہے۔

علامہ رحمت اللہ ارشد: جناب! ہم نے ایوان کی کارروائی میں حصہ لیا ہے۔ اب جب سرحد اسمبلی نے قرارداد منظور کی ہے اور سندھ اسمبلی میں کل متفقہ فیصلہ ہو رہا ہے تو ضروری ہے کہ پنجاب اسمبلی بھی اس ضمن میں پیچھے نہ رہے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب: اسمبلی نے اس ضمن میں کتنا حصہ لیا ہے۔

علامہ ارشد: قرارداد منظور کی جائے۔

سید تابش الوری: جناب والا! ستر ارکان نے مطالبہ کیا ہے کہ اس قرارداد کو زیر بحث لایا جائے۔

اسپیکر: میں رولز معطل نہیں کر سکتا۔

سید تابش الوری: جناب والا! مبارکباد دیتا ہوں۔ بھٹو صاحب پر اعتماد کا اظہار کرنا ہو تو قواعد معطل ہو سکتے ہیں لیکن ختم نبوت کا مسئلہ ہو تو قواعد معطل نہیں

ہوسکتے۔

حاجی سیف اللہ : یہ طے ہوا تھا کہ بجٹ اجلاس کے بعد قرارداد منظور کی جائے گی لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ ۲۸ر جون سے ۱۰ر جولائی تک کے لیے ایوان کی کارروائی ملتوی کی جا رہی ہے۔ ہم نے عوام کے جذبات و احساسات کی ترجمانی کرنی ہے۔ اگر ۲۹ر جون کو غیر سرکاری ممبروں کا دن مقرر کردیا جائے تو پھر ہم قرارداد اس دن پیش کریں گے۔ یہ قانونی اخلاقی اور سیاسی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ایمان کا مسئلہ ہے جس کے لیے ہم کوئی اخلاقی' قانونی بات تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ سیاسی مقاصد کے لیے ایوان میں بے قاعدگیاں ہوتی رہی ہیں۔ کیا قواعد و قانون حزب اختلاف ہی کے لیے ہے؟ جبکہ بہت سے مواقع پر اسمبلی کے قواعد معطل کرنے کی مثالیں موجود ہیں۔

سپیکر : اب ہمیں مطالبات زر پر غور کرنا چاہیے۔ اس موقع پر وزیراعلیٰ پنجاب نے مطالبہ نمبر ۱۱ پڑھا لیکن حزب اختلاف کے تمام اراکین اپنی نشستوں پر کھڑے ہوگئے اور انہوں نے اصرار کیا کہ قرارداد پر ایوان میں بحث کی جائے۔

سپیکر : قرارداد ایوان میں پیش نہیں ہوئی۔

حاجی سیف اللہ : قرارداد ایوان میں پیش ہوگئی ہے۔

سپیکر : آپ کے کہنے سے پیش نہیں ہوسکتی۔

اس موقع پر حزب اختلاف کے اراکین نے "ختم نبوت زندہ باد" اور "قادیانیوں کو اقلیت قرار دو" کے نعرے لگائے اور قائد حزب اختلاف علامہ رحمت اللہ ارشد نے کہا کہ آپ نے اکثریت کے احترام کا خیال نہیں کیا ہے۔ اس لیے ہم بجٹ اجلاس کا بائیکاٹ کرتے ہیں ہم کل بھی اجلاس میں شریک نہیں ہوں گے۔ کونسل مسلم لیگ کے رکن چودھری محمد نواز نے بائیکاٹ میں حصہ نہیں لیا۔ واک آؤٹ کے بعد وزیراعلیٰ مسٹر حنیف رامے نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس بات کا علم ہے کہ سرحد اسمبلی میں یہ قرارداد کس وقت پاس ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک کے بہت بڑے دوست نے جو اکثر کابل تشریف لے جاتے ہیں۔ ان دنوں کابل میں تھے وہ بھاگم بھاگ پاکستان آئے اور قرارداد کا سلسلہ شروع کر دیا۔ انہوں

نے کہا کہ میں نے وزیراعلیٰ سندھ سے بات چیت کی ہے۔ وہ بھی اس خیال کے حامی ہیں کہ جب وزیراعظم نے اعلان کر دیا ہے کہ ختم نبوت پر ہمارا ایمان ہے اور دستور میں ختم نبوت کو تحفظ دیا گیا ہے اور جو ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا۔ ہم اسے مسلمان نہیں سمجھتے۔ اس لیے سندھ اسمبلی میں یہ معاملہ پیش نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ قتل و غارت گری کی باتیں کی جا رہی ہیں' تاکہ بعض لوگوں کو یہ موقع دیا جائے کہ وہ سب کچھ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس معاملہ کا فیصلہ' قاعدے آئین اور اصول کے مطابق کریں گے' ہم اتنا کچھ کریں گے کہ ان کے خواب و خیال میں بھی نہیں ہوگا۔

مولانا محمد ذاکر

جھنگ سے قومی اسمبلی کے رکن مولانا محمد ذاکر نے اپنے ایک تحریری بیان کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان کی سالمیت اور اسلام کی برتری بحال رکھنے کے لیے نہایت ضروری ہے کہ احمدی فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ کلیدی آسامیوں سے انہیں الگ کیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے' تاکہ نظریہ پاکستان اور ملکی سالمیت کا کماحقہ تحفظ ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی کی یہ رائے ہے چونکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی جدول سوم دفعہ ۴۲ کی رو سے مرزائی اپنے عقائد کے لحاظ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ جس کے ثبوت میں ان کا شائع شدہ لٹریچر شاہد ہے اور ان کی طرف سے اس قسم کا اظہار مسلسل ہوتا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی اختلاف کے علاوہ سماجی اور سیاسی حیثیت سے پاکستان میں یہ اپنے آپ کو ایک الگ فرقہ سمجھتے ہیں۔ قیام پاکستان کے وقت سے ہی انہوں نے اپنی جماعت کا ایک حصہ قادیان میں متعین کر رکھا ہے تاکہ ضرورت کے وقت کام آ سکے۔

انہوں نے کہا کہ حالیہ حادثہ ربوہ سٹیشن اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ دراصل ان کا پروگرام پاکستان میں اپنی ریاست قائم کرنا ہے۔ جس کا اظہار مختلف موقع پر ان کے کارکنوں کی طرف سے ہوتا آ رہا ہے۔ اس لیے اس فرقہ کو معمولی

تصور نہ کیا جائے' بیشتر اسلامی ممالک اس فرقہ پر عدم اعتماد کا اظہار کر چکے ہیں۔

خاکسار تحریک

خاکسار تحریک سیالکوٹ کے جنرل سیکرٹری طارق محمود بٹ نے وزیر اعلیٰ پنجاب جناب حنیف رامے سے اپیل کی ہے کہ وہ راولپنڈی' اسلام آباد' گجرات اور دوسرے شہروں میں گرفتار شدہ علما اور طلبا کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔

فورٹ عباس

پنجاب یونیورسٹی کے طالب علم رہنما مسٹر رؤف طاہر نے کہا کہ اگر قومی اسمبلی کا بجٹ سیشن ختم ہوتے ہی اسمبلی میں قادیانیوں کے خلاف بل پیش نہ کیا گیا تو طلبہ اپنے مطالبات کی منظوری اور تحریک ختم نبوت کی کامیابی کے لیے بھرپور تحریک چلائیں گے گزشتہ روز یہاں اسلامی جمعیت طلبہ کے زیر اہتمام منعقدہ ایک بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے طالب علم رہنما نے کہا کہ ہمارے مقابلے میں فریق صرف قادیانی ہیں۔ انہوں نے کہا اگر حکمران پارٹی نے اس مسئلہ پر عوام کے جذبات و خواہشات کا احترام کرنے کی بجائے ٹال مٹول سے کام لینے کی کوشش کی تو ہم قادیانیوں کے علاوہ حکمران پارٹی کے خلاف بھی تحریک چلانے پر مجبور ہوں گے۔ جلسہ عام سے دیگر طالب علم رہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔ اسلامی جمعیت طلبہ کے پریس ریلیز کے مطابق جامع مسجد ہارون آباد میں بھی ایک جلسہ عام ہوا جس سے ہیلی کالج آف کامرس لاہور کے صدر حافظ عتیق الرحمٰن' گورنمنٹ کالج رحیم یار خان کے صدر زین العابدین عباسی اور ڈگری کالج ہارون آباد کے سیکرٹری ارشاد قمر نے خطاب کیا۔

علامہ رحمت اللہ ارشد نے قرارداد کا متن اور دستخط کرنے والے ارکان کے نام جاری کر دیئے

پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف علامہ رحمت اللہ ارشد نے آج ایوان سے واک آؤٹ کے بعد ایک پریس کانفرنس میں اس قرارداد کا متن جاری کیا جو انہوں نے اپوزیشن اور حزب اقتدار کے ستر ارکان کی حمایت سے آج ایوان میں

منظوری کے لیے پیش کی تھی لیکن جسے سپیکر نے پیش کرنے کی اجازت نہ دی۔ علامہ نے قرارداد پر دستخط کرنے والے ۷۰ ارکان کے نام بھی بتائے۔ انہوں نے کہا کہ کونسل مسلم لیگ کے چودھری محمد نواز نے اس واک آؤٹ میں ہمارا ساتھ نہیں دیا۔ وہ ہمیشہ ہمیں دھوکہ دیتے ہیں' لہٰذا ان کے خلاف کارروائی کر کے انہیں اپوزیشن سے نکال دیا جائے گا۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میرا انڈونیشیا کی صبوحی تحریک سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی شیخ صبوح کے عقائد سے میرا کوئی واسطہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ مسٹر رامے شیخ صبوح کو ماننے والے ہیں۔

ایوان میں ڈپٹی لیڈر حزب اختلاف میاں خورشید انور نے کہا کہ گزشتہ رات سابق وزیر چودھری ممتاز احمد کاہلوں علامہ ارشد صاحب کے پاس آئے اور انہوں نے نہ صرف قرارداد پر دستخط کئے بلکہ ختم نبوت پر خاصی دیر گفتگو کرتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ جن اراکین نے آج دستخط کر کے واک آؤٹ میں حصہ نہیں لیا ہے۔ حزب اختلاف آئندہ ان سے کوئی تعاون نہیں کرے گی اور نہ ہی ان کے استحقاق کی حمایت کرے گی۔ آج ۷۰ اراکین کی جانب سے جو قرارداد پیش کی گئی اس میں کہا گیا کہ "ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ عالم اسلام اور دنیا کے تمام دینی مکاتب فکر کے متفقہ فیصلہ کے مطابق ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے کی بنا پر تمام مرزائیوں' قادیانیوں (لاہوری جماعت احمدیہ سمیت) کو فوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے کر انہیں کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور مرزائی اوقاف کو سرکاری تحویل میں لیا جائے۔ قرارداد پر حکمران جماعت کے جن اراکین نے دستخط کئے ہیں ان میں یہ بھی شامل ہیں۔ قاضی محمد اسماعیل جاوید' سابق وزیر مسٹر ممتاز احمد کاہلوں' سابق صوبائی وزیر مسٹر عبدالحفیظ کاردار' محترمہ بلقیس حبیب اللہ' محترمہ حسینہ بیگم' مس ناصرہ کھوکھر' سید فدا حسین' فقیر عبدالمجید' سردار محمد عاشق' رانا پھول محمد خان' بیگم آباد احمد خان' چودھری محمد حنیف' مسٹر محمد حنیف' چودھری محمد انور' سید الطاف حسین' سید تقی شاہ' مسٹر اختر عباس بھروانہ' ملک محمد علی' مسٹر خالد نواز وٹو' سید کاظم علی شاہ' مسٹر محمد انور' سابق صوبائی وزیر چودھری محمد انور سلمان اور رانا شوکت محمد' چودھری

شاہ نواز' خان محمد کھوکھر' حافظ علی اسد اللہ' مسٹر محمد سرور جوڑا' کرنل اسلم نیازی' امیر عبداللہ خان روکڑی' مسٹر رستم علی بلوچ' ملک محمد اکرم اعوان' کنور محمد یاسین' مسٹر یار لشاری اور قیوم لیگ کے دیوان غلام عباس بخاری' مسٹر فیض مصطفیٰ گیلانی اور چودھری لعل خان' حکمران جماعت کے کسی بھی رکن نے واک آؤٹ میں حصہ نہیں لیا جبکہ چودھری محمد نواز کے سوا حزب اختلاف کے تمام اراکین نے واک آؤٹ میں حصہ لیا۔ انہوں نے ایوان کے باہر بھی "ختم نبوت زندہ باد" کے نعرے لگائے۔

حزب اختلاف کی طرف سے قرارداد پر قائد حزب اختلاف علامہ رحمت اللہ ارشد' میاں خورشید انور' سید تابش الوری' مسٹر ناصر علی بلوچ' حاجی سیف اللہ' امیر عبداللہ روکڑی' میاں خالق داد بندیال' مرزا فضل الحق' راجہ محمد افضل' مخدوم زادہ سید حسن محمود' کیپٹن احمد نواز خان' راؤ مراتب علی خان' مسٹر نذر محمد جتوئی' مسٹر امان اللہ ملک' راؤ محمد افضل خان' میاں مصطفیٰ ظفر قریشی' ملک محمد مظفر خان' شیخ محمد اقبال' میاں احسان الحق پراچہ' میاں محمد اسلام' ملک فتح محمد خلات' خان زادہ تاج محمد' رائے عمر حیات' میاں افضل حیات نے دستخط کئے۔

ملتان

دربار حضرت پیران پاک کے سجادہ نشین الحاج مخدوم سید شوکت حسین گیلانی نے ایک اخباری بیان کے ذریعے سرحد اسمبلی کو قادیانیوں کے متعلق قرارداد منظور کرنے پر مبارک باد پیش کی۔ انہوں نے قومی اسمبلی کے ارکان سے مطالبہ کیا کہ وہ قرارداد کے بجائے اس سلسلہ میں بل پیش کریں۔ پیپلز پارٹی کے رہنما قومی اسمبلی کے رکن مسٹر ساجد پرویز نے کہا ہے کہ وہ قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی قرارداد کی مکمل حمایت کریں گے۔ انہوں نے کہا وزیراعظم بھٹو قوم کے جذبات اور احساسات کے عین مطابق قادیانیوں کا مسئلہ حل کرنے کا اعلان کر چکے ہیں اور پیپلز پارٹی اپنے چیئرمین کی ہدایات کے مطابق اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے پوری جدوجہد کرے گی۔ اسلامیہ کالج اولڈ جوائنٹ ایسوسی ایشن کا اجلاس ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر یعقوب ایاز کی صدارت میں ہوا جس میں ایک قرارداد کے ذریعے قادیانیوں

کو اقلیت قرار دینے' ربوہ کو کھلا شہر بنانے اور قادیانیوں کی مسلح تنظیموں پر پابندی لگانے کا مطالبہ کیا۔ جمعیت طلبا اسلام ملتان کا اجلاس عاطف شیخ صدر جمعیت طلبا اسلام منعقد ہوا' جس میں ایک قرارداد کے ذریعے وزیراعظم بھٹو سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ خود قومی اسمبلی کے ایک رکن کی حیثیت سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے بل پیش کریں۔ اجلاس میں اس بات پر اظہار افسوس کیا گیا کہ پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے ابھی اس سلسلہ میں قرارداد منظور نہیں کی۔

انجمن تاجران اندرون بوہر گیٹ کا اجلاس محبوب احمد اویس کی صدارت میں ہوا جس میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے فیصلے کی مکمل حمایت کی۔ انجمن نے یہ فیصلہ کیا کہ قادیانیوں کا اس وقت تک سوشل بائیکاٹ جاری رکھا جائے گا جب تک انہیں غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جاتا۔

کبیروالا میں تین مسلمانوں اور تین قادیانیوں کی گرفتاری

کبیروالا پولیس نے تین قادیانیوں فیروز ظفراور بشیر کے خلاف مقدمہ درج کر کے انہیں گرفتار کر لیا۔ ملزم کبیروالا کے بازار میں اپنے مسلک کے حق میں پمفلٹ تقسیم کر رہے تھے اور اشتعال انگیز باتیں کھلم کھلا کر رہے تھے۔ پولیس نے بعد میں مولانا محمد شفیع' شیخ محمد انور اور ان کے ایک ساتھی کو گرفتار کر لیا۔

میانوالی

مجلس عمل تحریک تحفظ ختم نبوت ضلع میانوالی کے نائب صدر مولانا علی مظاہری نے کہا ہے کہ حکومت قادیانیوں کو فی الفور اقلیت قرار دے۔ انہوں نے امام باڑہ غلام محمد شاہ میں منعقدہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان ۳۰ جون تک حکومت کا انتظار کریں گے اور اگر اس کے بعد بھی حکومت نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے میں لیت و لعل سے کام لیا تو اسے عوامی محاسبہ کا سامنا کرنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان اب زیادہ دیر تک صبر نہیں کر سکتے۔ مسٹر شیر رسول ڈھڈی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے لیے ملک کا ہر فرد ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ناموس رسول کے تحفظ کے

لیے تمام مسلمان متحد ہیں۔ شیعہ رہنما سید غلام علی شاہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اہل شیعہ بھی ناموس رسول کے لیے اپنی جانیں قربان کرنے کے لیے تیار ہیں اور وہ کسی صورت بھی قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے میں تاخیر برداشت نہیں کریں گے۔ جلسہ سے کلیم اللہ' عبدالمالک' مولانا محمد امیر' مولانا محمد رمضان اور طارق نیازی نے بھی خطاب کیا۔

ربوہ کیس کے ۷۶ ملزمان کا چالان عدالت میں پیش کر دیا گیا

ریلوے پولیس سرگودھا نے ربوہ کیس میں ملوث ۷۶ ملزمان کا چالان اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ کی عدالت میں پیش کر دیا ہے۔ آج سرگودھا جیل میں مذکورہ ملزمان کو ڈیوٹی مجسٹریٹ سرگودھا کے سامنے پیش کیا گیا۔ مجسٹریٹ نے پولیس کی درخواست پر مقدمہ کی سماعت ۱۰ر جولائی تک ملتوی کر دی ہے۔

میاں طفیل محمد کا دورۂ حیدر آباد

امیر جماعت اسلامی میاں طفیل محمد آج سندھ کے چار روزہ دورے پر یہاں پہنچے۔ انہوں نے جماعت کی ڈسٹرکٹ کانفرنس اور ایک عام جلسے سے خطاب کیا۔ وہ ۳۰ر جون کو کراچی سے راولپنڈی پہنچیں گے جہاں مرکزی مجلس عمل کے اجلاس میں شرکت کریں گے اور اسی روز مجلس عمل کے زیر اہتمام جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔

پروفیسر ایسوسی ایشن

پنجاب پروفیسر ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری پروفیسر خورشید احمد نے مطالبہ کیا ہے کہ "تنخواہ پڑتال کمیٹی" کا محاسبہ کیا جائے۔ ایسوسی ایشن کے ایک پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ تنخواہ پڑتال کمیٹی قادیانی غلبے کے لیے کام کرتی رہی ہے۔ پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ حکومت پنجاب کے محکمہ تعلیم نے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (آر اینڈ بی) ۲-۵ / ۲-۷۲ مورخہ ۷ر نومبر ۷۳ء کے تحت اس قادیانی کمیٹی نے سرکاری تحویل میں لئے گئے کالجوں کے اساتذہ کی سنیارٹی لسٹ شائع کی جس کے پیرا نمبر ۷ IV کے تحت

سفارش کی کہ مشرقی پنجاب (قادیان) کی ملازمت شمار کر کے سنیارٹی متعین کی جائے جس کے تحت ربوہ کالج کے دو اساتذہ کی ملازمت مئی ۱۹۴۴ء سے شمار کر کے اس لسٹ کے صفحہ نمبرا پر سب سے سینئر ظاہر کیا گیا' نیز اس کمیٹی نے سنیارٹی لسٹ کے پیش لفظ کے پیرا نمبر ۸ (iii) میں سفارش کی کہ پنجاب کی حدود سے باہر کی ملازمت (یعنی سندھ وغیرہ) سنیارٹی میں شمار نہ ہوگی۔ ان حقائق کے باوجود اگر پڑتال کمیٹی کی سفارشات قادیانی غلبہ کے خطرناک عزائم کی مظہر نہیں تو اور کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں کالج ٹیچرز ایسوسی ایشن کے ترجمان مسٹر عبدالحئی نائیک نے حقائق پر پردہ ڈالنے کی جو کوشش کی ہے وہ کسی طرح قابل قبول نہیں۔

ملک رب نواز کی گرفتاری

ملتان پولیس نے تحریک طلبا اسلام کے مرکزی صدر رب نواز چنیوٹی کو گرفتار کر لیا ہے۔ مسٹر رب نواز' مفتی ہدایت اللہ پسروری' چوہدری الطاف ایڈووکیٹ' سید عطا المومن اور نور عالم قریشی نے گزشتہ رات جامع مسجد کالے منڈی میں خطاب کیا تھا کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔

پتوکی

کل رات امور مذہبیہ کمیٹی پتوکی کی طرف سے جامعہ مسجد مینار والی میں ختم نبوت کے سلسلہ میں ایک بہت بڑا جلسہ عام منعقد ہوا' جس کی صدارت علاقہ کے ممتاز مذہبی رہنما مولانا مفتی محمد شریف نے کی۔ جلسہ سے اسلامی جمعیت طلبا' جمعیت طلبا اسلام اور انجمن طلبا اسلام کے ممتاز رہنماؤں فرید پراچہ' انور گوندل' حافظ عبدالقادر انور' مسعود کھوکھر اور ارشد حسین نے خطاب کیا۔ اسلامی جمعیت طلبا کے رہنما اور پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے صدر مسٹر فرید پراچہ نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خیبر سے لے کر کراچی تک کے طلبا ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر سروں پر کفن باندھ کر جہاد کے لیے میدان عمل میں نکل آئے ہیں اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے اور نہ ہی تعلیمی اداروں میں جائیں گے' جب تک قادیانیت کا مسئلہ مسلمانوں کی خواہشات کے مطابق مستقل طور پر حل نہیں

ہو جاتا اور اگر حکومت نے اس مسئلہ کے حل میں مصلحت بینی اور تساہل پسندی کا مظاہرہ کیا تو ہم موجودہ حکومت سے ٹکر لینے سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ اس موقع پر انہوں نے جلسہ میں موجود حاضرین سے ہاتھ اٹھوا کر تحفظ ختم نبوت کے لیے جانیں قربان کرنے کا وعدہ لیا۔ مسٹر فرید پراچہ نے عوام سے اپیل کی کہ جب تک حکومت مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیتی' اس وقت تک مسلمان عوام خود ان کا سوشل بائیکاٹ کر کے انہیں اقلیت قرار دے دیں۔

اسلامی جمعیت طلبا کے رہنما انور گوندل نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نشتر میڈیکل کالج کے صدر نے ربوہ کی ناپاک زمین پر اپنا خون بہا کر ختم نبوت کا جو نعرہ بلند کیا ہے وہ اب پورے ملک میں بلند سے بلند تر ہوتا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ۲۹ر مئی کو ربوہ میں مرزائیوں نے بیس سال کا جمع کردہ اسلحہ اور طاقت کو آزمانے کے لیے طلبا کو مشق ستم بنایا ہے تو ہم ان کا چیلنج قبول کرتے ہوئے میدان عمل میں نکل آئے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ چودھری ظفر اللہ اور مرزا ناصر کو غداری کے الزام میں سزا دی جائے۔

پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے نائب صدر مسٹر مسعود کھوکھر نے اپنی تقریر میں کہا کہ حکومت سمجھتی ہے کہ چند دن مظاہرے' ہڑتالیں' جلسے اور جلوس ہوں گے جنہیں لاٹھی اور گولی سے دبا دیا جائے گا۔ یہ حکومت کی غلط فہمی ہے کیونکہ یہ مسئلہ سیاسی نہیں بلکہ یہ ملک کے تمام مسلمانوں کا انتہائی نازک مذہبی معاملہ ہے اگر حکومت نے قادیانیوں کے متعلق مسلمانوں کی خواہشات کے مطابق بل منظور نہ کیا تو وہ نوشتہ دیوار پڑھ لے۔

جمعیت طلبا اسلام کے حافظ عبدالقادر نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے لیے ہم علما کی زیر سرپرستی جان و مال کسی بھی قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔

قومی اسمبلی

معلوم ہوا ہے کہ قادیانی فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے متعلق

حکومت قومی اسمبلی میں قرارداد کے بجائے تحریک پیش کرنے کا ارادہ رکھتی ہے' جس کے ذریعہ اسمبلی سے رائے لی جائے گی کہ اس فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے متعلق کیا طریقہ اختیار کیا جائے' یہ تحریک ۲۹ر یا ۳۰ر جون کو پیش کی جائے گی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اس روز حکمران پاٹی کی طرف سے ایک اور تحریک بھی پیش کی جائے گی کہ قادیانی فرقہ سے متعلق تحریک پر وزیراعظم بھٹو کی روس سے واپسی کے بعد غور کیا جائے۔ وزیراعظم ۱۵ر جولائی تک روس سے واپس آجائیں گے۔ اس وقت تک کے لیے اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا جائے گا۔ صورت حال میں اس تبدیلی کے پیش نظر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی مرکزی کمیٹی کا جو ہنگامی اجلاس ۳۰ر جون کو ہونے والا تھا' اب ۲۸ر جون کی صبح کو اسلام آباد میں طلب کر لیا گیا ہے۔ مولانا مفتی محمود نے آج رات نوائے وقت کو بتایا کہ انہوں نے مجلس عمل کی مرکزی کمیٹی کے تمام ارکان کو فوراً اسلام آباد پہنچنے کو کہا ہے۔ مجلس عمل کے اجلاس میں تحریک کا مضمون پیش کیا جائے گا اور قومی اسمبلی میں حزب اختلاف مجلس عمل کی ہدایات کے مطابق ہی عمل کرے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ اپوزیشن کی طرف سے حکمران پارٹی سے کہہ دیا گیا ہے کہ اس تحریک کا مضمون اسمبلی میں پیش کرنے سے پہلے انہیں دکھایا جائے۔ مفتی صاحب نے اس بات کی پھر وضاحت کی کہ پاکستان کے مسلمان اس مسئلہ کے حل میں اب مزید تاخیر برداشت نہیں کرسکتے اس لیے مجلس عمل کے اجلاس میں تحریک پر بحث کو دو ہفتے کے لیے ملتوی کرنے پر سنجیدگی سے غور کیا جائے گا۔ اپوزیشن کی طرف سے کوشش کی جائے گی کہ تحریک ۲۹ر جون کو ہی پیش کر دی جائے۔ ادھر حکومت نے قادیانیوں کے مسئلہ کو اسمبلی میں پیش کرنے کے لیے اپوزیشن سے صلاح و مشورہ شروع کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں وزیر قانون مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے آج اسمبلی کی لابی میں اپوزیشن ارکان سے تبادلہ خیالات کیا۔ توقع ہے مذاکرات کل بھی جاری رہیں گے اور تحریک کا مسودہ متفقہ طور پر طے کیا جائے گا۔

خانیوال میں ظلم و ستم

پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے جنرل سیکرٹری عبدالشکور' گورنمنٹ ڈگری

کالج ملتان کے سابق صدر مسٹر منظور خان اور اسلامی جمعیت طلبا کے ضلعی ناظم فیاض اسلم نے بتایا ہے کہ خانیوال یونین نے انہیں دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کرنے کے بعد پولیس حوالات میں رات بھر سونے نہیں دیا۔ آہنی بیڑیاں طالب علم رہنماؤں کے پاؤں اور ہاتھوں میں لگا دی گئیں اور ان بیڑیوں کو چارپائیوں سے باندھ دیا گیا' طالب علم رہنماؤں نے آج یہاں ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے خانیوال مسجد کے اندر خطاب کیا تھا۔ اس وقت پولیس نے مسجد کو گھیرا ہوا تھا' شہر بھر میں ناکہ بندی کر رکھی تھی اور نمازیوں کو مسجد میں آنے سے روک رکھا تھا۔ طالب علم رہنما نے جب باہر نکلے تو انہیں گرفتار کر لیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ عدالت کی طرف سے ضمانت کی درخواست منظور ہونے کے باوجود رہائی کی روبکار ملتان جیل نہیں بھیجی۔ پریس کانفرنس میں کہا گیا کہ پنجاب کی موجودہ حکومت شائستگی سے حکمرانی کے جو دعوے کرتی ہے ان واقعات سے ان دعووں کا کھوکھلا پن ظاہر ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی غیر مسلم اقلیت کو ناجائز مراعات بدستور دی جا رہی ہیں۔ اسلامی جمعیت طلبا اور طالب علم برادری قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کا ہراول دستہ ثابت ہوں گے' جب تک ہمارے مطالبات تسلیم نہیں کئے جاتے پنجاب یونیورسٹی اور دیگر تعلیمی ادارے مکمل بند رہیں گے اور طلبہ اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ طالب علم رہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ تمام اسیر طالب علم رہنماؤں اور دیگر افراد کو رہا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں ملتان کے ایک کارکن شریف بٹ کو سربازار پیٹا گیا اور تھانہ میں بھی زدو کوب کیا گیا۔

لائل پور کے قادیانی اور اس کے بیٹے کا ریمانڈ

ڈی ٹائپ کالونی کے مرزائی الٰہی بخش اور اس کے بیٹے رزاق کا ریمانڈ ملک اللہ یار مجسٹریٹ نے یکم جولائی تک دے دیا ہے۔ ملزموں کے خلاف مسلمانوں پر فائرنگ کرنے کا الزام ہے۔

جہانیاں

اسلامی جمعیت طلبہ جہانیاں کے ناظم جناب جمشید احمد نے اپنے ایک بیان میں

حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے جنرل سیکرٹری جناب عبدالشکور گورنمنٹ کالج ملتان کے صدر جناب ملوک خاں اور طالب علم رہنما جناب احسان باری کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ ناظم صاحب نے اپنے بیان میں کہا کہ حکومت کے اس اقدام سے یہ ظاہر ہے کہ حکومت قادیانیوں کی سرکاری پشت پناہی کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان رہنماؤں کا اس کے سوا کوئی قصور نہیں کہ وہ محب وطن ہیں اور اسلام کے سچے خادم ہیں۔ جناب جمشید نے کہا کہ اگر حکومت ملک میں امن و امان بحال رکھنا چاہتی ہے تو فوری طور پر تمام طالب علموں کو رہا کیا جائے۔

مرکزی مجلس عمل کا اجلاس

تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمل کا جو اجلاس کل صبح یہاں ہونے والا تھا اب کل شام پانچ بجے راجہ بازار کی جامع مسجد میں ہوگا۔ اجلاس میں اس مجوزہ تحریک کے نفس مضمون پر غور کیا جائے گا جو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مسئلہ پر قومی اسمبلی میں پیش کی جانے والی ہے۔ مجلس عمل کے متعدد ارکان آج یہاں پہنچ گئے۔ مولانا محمد یوسف بنوری کل صبح پہنچیں گے۔ مجلس عمل کے اکابرین کا قطعی موقف ہے کہ مجوزہ تحریک میں قادیانیوں کا واضح ذکر ہونا چاہیے۔ مولانا مفتی محمود نے بتایا ہے کہ ان کے علم کے مطابق مجوزہ تحریک میں قادیانیوں کا ذکر شامل نہیں اور اسمبلی سے محض یہ رائے طلب کی گئی ہے کہ ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے والے غیر مسلم ہیں۔ انہوں نے کہا یہ مسئلہ تو طے شدہ ہے اصل معاملہ مرزا غلام احمد کے دعویٰ نبوت کا ہے جس پر اسمبلی کو رائے دینا چاہیے اور مجوزہ تحریک اس وقت تک موثر یا سودمند نہیں ہوسکتی جب تک قادیانیوں اور مرزا غلام احمد کا واضح ذکر موجود نہ ہو۔ مولانا نے بتایا کہ وزیراعظم نے یہ بل قومی اسمبلی میں پیش کرنے کا دعویٰ کیا تھا تاکہ اس کا حل تلاش کیا جاسکے مگر اب تحریک پیش کرنے کی تجویز سے اس مسئلہ کے التوا کے جو آثار پیدا ہوئے ہیں ان کو تشویش ہے۔ انہوں نے کہا اس مسئلہ کے حل میں مزید تاخیر قبول نہیں ہوگی۔

خواجہ صفدر

سیالکوٹ۔ جامع مسجد چوک علامہ اقبال میں ایک بہت بڑے جلسہ عام سے

خطاب کرتے ہوئے سینیٹ کے رکن خواجہ محمد صفدر نے کہا کہ وہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا مسئلہ سینیٹ میں پیش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسلمان اس مسئلہ پر متفق ہیں مگر حکومت ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔ انہوں نے وزیراعظم بھٹو کے اس بیان پر کہ ارکان اسمبلی کو کھلا چھوڑ دیا جائے گا۔ نکتہ چینی کی اور کہا کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے متعلق حکم جاری کیا جائے۔ خواجہ صفدر نے ظفر اللہ خان کے بیان پر نکتہ چینی کی۔

حضرت بنوری کوئٹہ' کراچی' حیدر آباد' کنری' میرپور خاص کا سفر مکمل کرنے کے بعد آج راولپنڈی پہنچ رہے ہیں۔

آج کے اخبارات میں ذیل کے اشتہارات شائع ہوئے:

ضروری اعلان

ہمیں یہ جان کر دکھ ہوا ہے کہ ہماری فیکٹری کے مالکان کے متعلق ہمارے چند بدخواہ یہ تاثر دے رہے ہیں کہ ان کا تعلق قادیانی جماعت سے ہے۔ اس پروپیگنڈے کی بنیادی وجہ یہ بھی ہے کہ سابقہ مالکان میاں آفتاب احمد وغیرہ کے متعلق یہ عام تاثر تھا کہ ان کا تعلق احمدی جماعت سے ہے مگر وہ بھی اخبارات کے ذریعے اس کی پرزور تردید کر چکے ہیں۔

عوام کی اطلاع کے لیے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ سن شائن بسکٹ فیکٹری اب میری اور میرے قریبی رشتہ داران کی ملکیت ہے اور ہمارا احمدی لاہوری یا قادیانی جماعت سے کبھی بھی کسی قسم کا تعلق نہیں رہا ہے اور نہ ہی اب کوئی تعلق ہے۔

شیخ محمد اصغر ایم بی اے
و دیگر مالکان

سن شائن بسکٹ فیکٹری داروغہ والا جی ٹی روڈ لاہور

وضاحت

کچھ احباب کو میرے متعلق غلط فہمی ہے کہ میں مرزائی جماعت سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ میرا اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں اور میں ختم نبوت پر پورا ایمان رکھتا ہوں۔

ڈاکٹر اے' اے خاں' لائل پور

وزیراعظم پاکستان سے مطالبہ

ہم اسلامیان ضلع لائل پور وزیراعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو' صاحبزادہ فاروق علی خان سپیکر قومی اسمبلی پاکستان اور معزز ممبران قومی اسمبلی سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلینی کے منکر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کو کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کر کے دین و دنیا میں سرخروئی حاصل کریں۔ اہالیان ضلع لائل پور۔ (اشتہار)

احرار کی مرکزی شوریٰ کا ہنگامی اجلاس

ملک کے موجودہ حالات اور مجلس احرار کے تنظیمی امور کے فیصلہ کے لیے مرکزی شوریٰ مجلس احرار اسلام پاکستان کا ہنگامی اجلاس مورخہ ۱۲ جولائی بروز جمعہ ۹ بجے صبح میرے مکان واقع لائل پور میں منعقد ہوگا۔ اس اعلان کو ایجنڈا سمجھ کر ممبران شوریٰ شرکت فرمائیں۔

عبید اللہ احرار

صدر مجلس احرار اسلام پاکستان

بسلسلہ تحریک تحفظ ختم نبوت

جلسہ ہائے عام

آج ۲۸ جون ۱۹۷۴ء جمعتہ المبارک

- ۱ بجے قبل نماز جمعہ' مسجد بخاری اندرون موری گیٹ
- ۲ بجے بعد نماز جمعہ جامع مسجد شیرانوالہ دروازہ

- ۳ بجے بعد نماز جمعہ، مسجد عکس جمیل، سمن آباد
- بعد نماز عشا مسجد نورانی، قلعہ کچھمن سنگھ
- بعد نماز عشا، مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

مقررین:

محمد اسلوب قریشی، عبدالمتین چودھری، نذیر احمد سیال، رشید اختر، قاضی محمد اشرف، ضیاء الرحمٰن فاروقی، محمد اقبال خان شیروانی، حافظ محمد طاہر، حبیب احمد، حفیظ الرحمٰن جھنگوی، انیس الحسن۔

شعبہ نشرو اشاعت، جمعیتہ طلبا اسلام لاہور

لالہ موسیٰ

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت لالہ موسیٰ نے قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور مولانا غلام قادر اشرفی، مولانا سید خورشید الحسن شاہ، شیخ تاج الدین بھنڈاری، مولانا غلام ربانی چشتی، شیخ غلام سرور، قاری نور عالم اور چودھری محمد اکرم ایڈووکیٹ پر مشتمل ایک کمیٹی بنا دی ہے جو دکانداروں سے مل کر سیاسی، سماجی، ثقافتی، تجارتی، مزدور یونینوں اور دوسری تنظیموں کے تعاون سے انہیں اور عوام کو اس پر آمادہ کرے گی کہ مرزائیوں سے کسی قسم کا لین دین نہ کریں۔ شہر میں مرزائیوں کے سوشل بائیکاٹ کے لیے ہر مسلمان کا تعاون حاصل کیا جائے گا۔ اجلاس میں سرحد اسمبلی کے ممبروں کو مبارک باد دی ہے جنہوں نے دوسرے صوبوں کے لیے قابل تقلید مثال قائم کی ہے۔ اجلاس نے دوسرے صوبوں کی اسمبلی کے ممبروں کی بے حسی پر سخت افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اجلاس نے بیگم آباد احمد اور پنجاب اسمبلی کے رکن محمد اعظم کے بیانات کی مذمت کی۔ اجلاس نے وفاقی اور صوبائی اسمبلیوں کے ارکان سے مطالبہ کیا کہ جلد مسلمانوں کے مطالبات تسلیم کرائیں۔

۲۹ر جون کے اخبارات کی رپورٹ

مرکزی مجلس عمل کا اجلاس و قرارداد

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی آج ...

صدارت میں منعقدہ اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وزیراعظم بھٹو کے وعدہ کے مطابق ۳۰ر جون کو قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے بل پیش کیا جائے اور بل کی منظوری تک اسمبلی کا اجلاس ملتوی نہ کیا جائے۔ مجلس عمل نے جس کا اجلاس چار گھنٹے سے زائد عرصہ تک ہوا۔ ایک قرارداد منظور کی جس میں کہا گیا کہ یہ اجلاس اس عمل پر اضطراب کا اظہار کرتا ہے کہ حکومت ملک گیر مطالبہ کے باوجود قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے انہیں کلیدی عہدوں سے ہٹانے ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کے معاملہ میں عملاً تاخیر سے کام لے رہی ہے اور چاہتی ہے کہ مسلمانوں کے اس مطالبہ کو سرد خانہ میں ڈال دیا جائے۔ سندھ کی صوبائی حکومت نے اپنا اجلاس یکایک ختم کر کے ممبران اسمبلی کو اپنی تحریک پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ پنجاب کی حکومت نے اس قرارداد کو پیش نہیں ہونے دیا' حالانکہ ان دنوں صوبوں میں پیپلزپارٹی کی حکومتیں ہیں' جبکہ صوبہ سرحد کی اسمبلی پہلے ہی اتفاق رائے سے قرارداد منظور کر چکی ہے جسے مجلس نظر تحسین سے دیکھتی ہے۔ دوسری طرف قادیانی پولیس ملک میں سول اور ملٹری حکام' ارکان اسمبلی تاجروں صنعت کاروں کو اپنا اشتعال انگیز لٹریچر بھیج کر اس پرامن جدوجہد کو تشدد کی راہ پر ڈالنے کی سازش کرنے میں مصروف ہیں اس کے باوجود اس دوران میں بھی حکومت نے مسلمانوں کے مطالبہ کے برعکس جس بڑے اہم عہدوں پر قادیانیوں کو متعین کیا ہے۔ اس طرح اندرون ملک و بیرون ملک خود حکومت سازشوں کو پروان چڑھانے میں مدد دے رہی ہے۔ مجلس عمل کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق ۳۰ جون کو قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا بل پیش کر کے منظور کروائے اور اسمبلی کا اجلاس اس کی منظوری سے قبل ہرگز ملتوی نہ کیا جائے۔ مجلس عمل کا دوسرا اجلاس ۳۰ر جون کو بعد نماز عصر راولپنڈی میں منعقد ہوگا اور قومی اسمبلی کی کارروائی کی روشنی میں آئندہ لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔

اجلاس کے بعد پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمود احمد رضوی جنرل سیکرٹری مجلس عمل نے کہا کہ وہ انتظامی مطالبات ایسے ہیں جنہیں اسمبلی میں

پیش کرنے کی ضرورت نہیں اور وہ حکومت خود کر سکتی ہے۔ ان میں ایک کلیدی آسامیوں سے مرزائیوں کو ہٹانا اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دینا مگر مرزائیوں نے اپنی تبلیغ کو موثر اور منظم طور پر شروع کر دیا ہے۔ لاہور اور بعض دوسرے شہروں میں مرزائیوں نے اس کام کے لیے لڑکیاں مقرر کی ہیں۔ ارکان اسمبلی' تاجروں' صحافیوں' صنعتکاروں کے گھروں میں مرزائیت کا لٹریچر بھیج کر اشتعال پھیلایا جا رہا ہے۔ دریں اثنا معلوم ہوا ہے کہ حکومت کی طرف سے ۳۰ر جون کو قومی اسمبلی میں تحریک پیش کیے جانے کی صورت میں حزب اختلاف فوری طور پر اس میں ترمیم پیش کرے گی جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کی پارلیمانی پارٹی کا اجلاس کل منعقد ہوگا جس میں موجودہ صورت حال پر غور کیا جائے گا۔ مجلس عمل نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی عسکری تنظیم پر پابندی لگائی جائے اور ان کے تمام فنڈز ضبط کیے جائیں۔ آغا شورش کاشمیری نے بتایا کہ گزشتہ ۱۵ روز میں مرزائیوں نے شیڈول بنکوں سے دو کروڑ روپے نکلوائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کے پاس اس دعوے کے ثبوت موجود ہیں۔ مجلس عمل نے فیصلہ کیا کہ ملک بھر میں عام جلسے کیے جائیں۔ مجلس عمل کے قائدین بذریعہ ٹرین کراچی سے پشاور تک کا دورہ کریں گے۔ آج کے اجلاس میں شرکت کرنے والوں میں دوسرے رہنماؤں کے علاوہ مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا عبدالستار خان نیازی' مولانا مفتی محمود' مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک' پروفیسر غفور احمد' مولا بخش سومرو' صدر الشہید' مولانا غلام اللہ خان' محمود احمد رضوی' میاں فضل حق' آغا عبدالکریم شورش کاشمیری' سید مظفر علی شمسی' حکیم عبدالرحیم اشرف' مولانا تاج محمود' ثناء اللہ بھٹہ' مولانا محمد شریف جالندھری' مفتی زین العابدین نے شرکت کی۔

پنجاب اسمبلی

پنجاب اسمبلی کے سپیکر رفیق احمد شیخ نے کہا ہے کہ بعض اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ حزب اختلاف نے قادیانیوں کے بارے میں کوئی قرارداد پیش کی تھی جسے منظور نہیں کیا گیا حالانکہ میرے دفتر میں قرارداد کے بارے میں کوئی نوٹس نہیں

ملا۔ صرف قائد حزب اختلاف نے قرارداد کا کچھ حصہ ایوان میں پڑھا تھا جسے وہ پیش کرنا چاہتے تھے۔ دریں اثنا سابق وزیر قانون چوہدری ممتاز احمد کاہلوں نے اس امر کی تردید کی کہ انہوں نے قرارداد پر دستخط کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حزب اختلاف سے واک آؤٹ کے بارے میں بھی کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں پیپلز پارٹی کا رکن اور پارٹی کے نظم و ضبط کا پابند ہوں۔ پیپلز پارٹی کے کنور محمد یاسین اور حافظ علی اسد اللہ نے بھی ایوان میں اس قسم کا بیان دیا۔

بینکوں سے قادیانیوں نے سرمایہ نکال لیا

قادیانی جماعت نے اپنا سرمایہ نکال کر بیرونی ممالک میں منتقل کرنا شروع کر دیا ہے۔ قادیانی ادارے اور تنظیموں کا بنکوں سے سرمایہ نکلنا اس خیال کی تصدیق کرتا ہے کہ مرکزی حکومت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی جائیداد اور کروڑوں روپے کا سرمایہ محکمہ اوقاف کی تحویل میں دے گی ادھر قادیانی خلافت نے ملک بھر کے قادیانی اداروں اور سرمایہ داروں کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنا سرمایہ بنکوں اور صنعت و تجارت سے نکال کر جلد از جلد کراچی بھیج دیں تاکہ اس کو کسی بیرونی ملک میں منتقل کیا جائے گزشتہ ماہ لائل پور کے یونائیٹڈ بنک سے انجمن احمدیہ تحریک وقف اور دوسرے قادیانی اداروں کا دو کروڑ روپیہ کراچی اور دوسرے شہروں میں منتقل کیا گیا' اس طرح سندھ میں ضلع تھرپارکر کی تین قادیانی اسٹیٹوں بشیر آباد' محمود آباد وغیرہ سے لاکھوں روپے کراچی اور چنیوٹ بھیجے گئے۔ کنری (سندھ) اور رحیم یار خاں سے گزشتہ ہفتے تقریباً پانچ لاکھ روپے چنیوٹ بھیجے گئے جو کہ یونائیٹڈ بنک چنیوٹ کامرس بنک چنیوٹ نے وصول کئے لیکن صدر انجمن احمدیہ نے اس رقم کو فوراً ہی نکلوا لیا اور کراچی میں منتقل کر دیا۔ چنیوٹ کے بنکوں سے تقریباً ایک کروڑ روپیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریک جدید اور قادیانیوں نے اپنے ذاتی اکاؤنٹ نکال کر کراچی بھیجے ہیں۔ چنیوٹ کے یونائیٹڈ بنک سے تقریباً تیس لاکھ نکلوا لئے گئے ہیں۔ دس لاکھ روپے کا ڈرافٹ کراچی کی الهارون برانچ اور بارہ لاکھ روپے یونائیٹڈ بنک کی مین برانچ کراچی کو بھیجے گئے ہیں۔ اس بنک سے دو لاکھ روپے راولپنڈی گئے ہیں مزید چھ لاکھ روپے

کراچی کی کئی برانچوں کو بھیجے گئے ہیں' دو لاکھ روپے کے چیک مختلف شہروں سے ادائیگی کے لیے بنک کو وصول ہوئے ہیں جو انجمن احمدیہ ربوہ نے جاری کئے ہیں اس طرح یونائیٹڈ بنک چنیوٹ میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور تحریک جدید کا سرمایہ لاکھوں کے بجائے ہزاروں میں رہ گیا ہے۔ مسلم کمرشل بنک چنیوٹ سے صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور تحریک جدید کا سرمایہ لاکھوں کے بجائے ہزاروں میں رہ گیا ہے۔ مسلم کمرشل بنک چنیوٹ سے صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور تحریک جدید ربوہ کے اکاؤنٹ سے پانچ لاکھ روپے نکلوا کر کراچی اور اسلام آباد بھیجا گیا۔ اس بنک میں بھی انجمن احمدیہ ربوہ کا روپیہ ہزاروں میں رہ گیا ہے۔ نیشنل بنک آف پاکستان چنیوٹ سے صدر انجمن احمدیہ کا آٹھ لاکھ روپیہ کراچی بھیجا گیا ہے۔ تحریک جدید کا ۵۷ ہزار روپیہ نکال لیا گیا ہے۔ اس بنک میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے جاری کئے ہوئے مختلف بنکوں کے نام چھ لاکھ روپے کے چیک ادائیگی کے لیے کراچی اور دوسرے شہروں سے وصول ہوئے ہیں' اس وقت نیشنل بنک میں انجمن احمدیہ کا بارہ لاکھ روپے ریزرو ڈپازٹ میں موجود ہے' جسے نکلوانے کی کوشش جاری ہے۔ آسٹریلیشیا بنک لالیاں کے مینجر راجہ صدیق کی معرفت ۲۳ لاکھ روپے نکلوا لئے گئے جس میں ۲۰ لاکھ روپے کراچی اور تین لاکھ روپے اسلام آباد بھیجے گئے ہیں۔

چیچہ وطنی

اسلامی جمعیت طلبا ساہیوال کے ناظم سعید سلیمی نے اعلان کیا ہے کہ اگر ۳۰ جون تک قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ نہ کیا گیا تو طلبا ربوہ میں ختم نبوت کنونشن منعقد کریں گے اور اگر امن و امان کی صورت حال میں کوئی گڑبڑ ہوئی تو اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ مسٹر سعید سلیمی مقامی مدرسہ نور المساجد میں اسلامی جمعیت طلبا چیچہ وطنی کے زیراہتمام تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے جس کی صدارت امیر جماعت اسلامی ساہیوال مولوی بشیر احمد نے کی۔ مسٹر سعید سلیمی اسلامی جمعیت طلبا ساہیوال نے کہا کہ حکومت یہ نہ سمجھے کہ ختم نبوت کا مسئلہ وقتی یا جذباتی ہے بلکہ اسلامی جمعیت نے اسے ملکی سطح

پر اٹھایا ہے اور شہر شہر' قریہ قریہ جا کر اس وقت تک اس مسئلہ کو زندہ رکھیں گے جب تک مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جاتا۔ ہمارے اس احتجاج کو روکنے کے لیے دفعہ ۱۴۴ اور گرفتاریوں جیسی دھمکیاں ہمیں مرعوب نہیں کر سکتیں۔ سعید سلیمی نے انکشاف کیا کہ باڑہ میں طلبا نے شیرپاؤ اور گورنر سرحد کا گھیراؤ کر لیا تھا اور ان سے زبردستی ختم نبوت زندہ باد' مرزائیت مردہ باد کے نعرے لگوائے تھے۔ مسٹر حفیظ الرحمن رکن اسلامی جمعیت طلبا نے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ساہیوال میں پیپلز پارٹی کا ایک شیخ مسلم گولی سے مر گیا تو وزیراعظم کی طرف سے تعزیت کا تار آیا تھا لیکن واقعہ ربوہ پر ۷۵ منٹ کی تقریر میں بھٹو صاحب کو ایک مرتبہ بھی اس واقعہ کی مذمت کرنے کی توفیق نہیں ہوئی' اس لیے کہ بھٹو صاحب مرزائیوں کی دولت اور ووٹوں سے کامیاب ہوئے تھے۔

لالیاں

طلبا رہنماؤں نے حکومت کو انتباہ کیا ہے کہ وہ مرزائیوں کی پشت پناہی کرنے کی کوشش نہ کرے ورنہ طلبا کسی طاقت کو خاطر میں نہیں لائیں گے۔ طلبا رہنما آج لالیاں میں مجلس عمل کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے صدر سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ کالج چنیوٹ قاضی محمد ادریس نے کہا کہ مرزائی امت مسلمہ کے سینے پر ناسور ہیں۔ اب اس ناسور کو کاٹ کر الگ کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائی اس ملک کے غدار ہیں اور اس ملک کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ہمارے پاس اس بات کے واضح ثبوت موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ علما کرام کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ یہ تحریک دوبارہ شروع کی گئی ہے۔ انہوں نے اس بات پر شدید افسوس کا اظہار کیا کہ پنجاب اسمبلی میں سپیکر نے قرارداد پیش نہیں ہونے دی۔ سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ کالج چنیوٹ کے نائب صدر عبدالحفیظ جوہر نے کہا کہ وہ دور اب بیت چکا کہ جب مرزائی اس ملک کی تقدیر کے وارث تھے۔ اب مسلمان اپنے حقوق کے لیے جاگ اٹھے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ طلبا نے اب اس تحریک کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ انہوں نے

وزیراعظم بھٹو کے اس بیان پر گہرے افسوس کا اظہار کیا جس میں انہوں نے قرارداد کو بجٹ کے بعد پیش کرنے کے لیے کہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان کی قسمت کا فیصلہ ایک گھنٹہ میں کیا جاسکتا تھا تو کوئی وجہ نہیں تھی کہ یہ مسئلہ پہلے حل نہ ہوسکے۔ انہوں نے حکومت کو انتباہ کرتے ہوئے کہا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہ دیا گیا تو ایسا طوفان اٹھے گا جس کو روکنا حکومت کے بس میں نہ ہوگا۔ انہوں نے ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کی سکیم کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے اس سکیم کو ایک مذاق قرار دیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اضافی بستیوں کے بجائے ربوہ کے اندر مسلمانوں کو بسایا جائے۔ آخر میں قرارداد کے ذریعے اسمبلی میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت نہ دینے پر سپیکر کے رویے کی مذمت کی گئی۔

سمندری کے شہریوں کے وفد کی ارکان اسمبلی سے ملاقات

آج سمندری کے شہریوں کے ایک وفد نے صوبائی ارکان اسمبلی ناصر علی خان بلوچ' رائے سخاوت علی' چودھری علی محمد خادم' عبدالقیوم بٹ' چودھری طالب حسین' ملک غلام قادر اور دیگر ارکان اسمبلی کے ساتھ ملاقات کی اور ان سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور تمام ارکان اسمبلی قومی اسمبلی کے اندر اور باہر اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں اور اس سلسلے میں ایک غیر مبہم اور واضح قرارداد قومی اسمبلی سے منظور کرائیں کیونکہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قادیانی اپنے عقیدے کے لحاظ سے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ارکان اسمبلی نے وعدہ کیا کہ وہ قرارداد منظور کرانے میں اپنا تمام اثر و رسوخ استعمال کریں گے۔ سمندری کے شہریوں کا وفد ڈاکٹر عبدالمنان' غازی محمد عبداللہ ایڈووکیٹ' ڈاکٹر علی محمد خان' ملک محمد شریف قاری عطاء الرحمٰن اور طالب علم رہنما عبدالخالق پر مشتمل تھا۔

چنیوٹ

تحریک طلبائے اسلام پاکستان کے صدر ملک رب نواز کی گرفتاری پر آج یہاں جمعہ کے اجتماع میں شدید غم و غصہ کا اظہار کیا گیا۔ اجتماع میں حکومت پنجاب سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ ملک رب نواز کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔

پتوکی میں قادیانیوں کا اجتماع

وزیراعظم بھٹو کی اپیل پر پتوکی کے مسلمانوں نے قادیانیوں کے خلاف تحریک کو اب تک پرامن رکھا اور یہاں کسی قسم کی گڑبڑ نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے صوبہ بھر کے قادیانیوں نے پتوکی کو "دارالامن" قرار دیا ہوا ہے اور مختلف شہروں کے قادیانی پتوکی کو دوسرا ربوہ بنانے کے لیے یہاں جمع ہونا شروع ہوگئے ہیں اور انہوں نے اپنے پاس بھاری تعداد میں اسلحہ جمع کر لیا ہے۔ اب پتوکی میں قادیانیوں کے حوصلے اتنے بلند ہوچکے ہیں کہ وہ مسلمانوں کو سرعام گالیاں دیتے ہیں اور معمولی معمولی بات پر گولیاں چلانے کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ اس سے شہر بھر میں زبردست اشتعال پیدا ہو رہا ہے۔ شہریوں کا کہنا ہے کہ قادیانیوں نے اپنے گھروں میں بھاری تعداد میں اسلحہ جمع کیا ہے اور مزید آتشیں اسلحہ منگوا رہے ہیں اور اگر صورت حال یہی رہی تو حالات انتہائی خوفناک صورت اختیار کر جائیں گے۔ شہریوں نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ اس خطرناک صورت حال کو کنٹرول کرنے کے لیے مقامی انتظامیہ قادیانیوں کو مزید تحفظ دینے اور ان کی طرف داری کرنے کی بجائے قادیانیوں کے گھروں کی تلاشی لے کر ان کا تمام اسلحہ ضبط کیا جائے۔

سرگودھا

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ گجرات و دیگر شہروں سے جن علما و طلبا کو گرفتار کیا گیا ہے انہیں فی الفور رہا کیا جائے۔ ایک قرارداد میں لائل پور میں قادیانیوں کی فائرنگ کی سخت مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور ملک دشمن قادیانیوں کو ملک چھوڑنے کی اجازت نہ دی جائے اور سرگودھا ریلوے سٹیشن کے قادیانی پارسل کلرک جو ربوہ کیس میں ملوث ہے کو تبدیل کر کے انکوائری کی جائے۔ اجلاس میں عوام سے اپیل کی گئی کہ وہ پرامن رہتے ہوئے قادیانیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ جاری رکھیں۔

صاحبزادہ محمد قمرالدین سجادہ نشین سیال شریف نے کہا ہے کہ قادیانیوں کا مسئلہ

مسلمانوں کے ایمان اور غیرت کا مسئلہ ہے اور اس سلسلے میں ٹال مٹول سے کام لینا سراسر زیادتی ہے مقامی مسجد گول چوک میں ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس فتنہ کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دینا چاہیے۔ حکومت کا فرض ہے کہ اس فرقہ کو فوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اپنے دعویٰ کا ثبوت پیش کرے۔ مجلس عمل کے رہنما علامہ احسان الٰہی ظہیر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں نے ملک کو ٹکڑے کرنے کی سازش تیار کی ہے اور اگر اب ان کے منصوبوں کو ناکام نہ بنایا گیا تو ملک و قوم کا مستقبل ہمیشہ کے لیے تاریک ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ابھی تک حکومت کے قول و فعل میں تضاد ہے اور اگر قوم کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش کی گئی تو حالات کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ اس اجتماع میں مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو فوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے' کلیدی آسامیوں سے الگ کیا جائے' ظفر جمال اور دیگر طلبا کو رہا کیا جائے۔ مقررین نے اپیل کی کہ قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ جاری رکھا جائے۔

ڈسکہ

تحریک استقلال کے راہنما علامہ احسان الٰہی ظہیر نے کہا ہے کہ علما کرام و سیاسی لیڈر قادیانیوں کے خلاف اپنی جدوجہد اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر کلیدی عہدوں سے الگ نہیں کر دیا جاتا' وہ جامع دارالعلوم مدینہ ڈسکہ میں قادیانی محاسبہ کمیٹی ڈسکہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ سے خطاب کر رہے تھے۔ جلسہ کی صدارت صوفی نذیر احمد نے کی۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر اس مسئلہ کو ٹالنے کی کوشش کی گئی تو اس کے سنگین نتائج ہوں گے کیونکہ مسلمانوں کے اس مطالبہ کو پورے عالم اسلام کی تائید و حمایت حاصل ہے۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر نے کہا کہ ہم گرفتاریوں کی پرواہ نہیں کریں گے مگر مسلمان کسی کے سامنے بے بس نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم قادیانیوں کی جان' مال کا اس صورت میں تحفظ کرسکتے ہیں کہ وہ اقلیت قرار دیے جائیں۔ علامہ ظہیر نے کہا کہ ملک میں جو آگ لگی ہے کہ وہ عشق رسالت کی آگ ہے' ختم نبوت کی آگ ہے اور انشاء اللہ

اس آگ میں جھوٹی نبوت کا محل جل جائے گا اور کسی آمر نے جھوٹی نبوت کی حفاظت کرنے کی کوشش کی ہم جھوٹی آمریت کا محل بھی توڑ دیں گے۔ انہوں نے عوام سے پرزور اپیل کی کہ قادیانیوں کا مکمل سماجی اور اقتصادی بائیکاٹ کریں۔ انہوں نے مرزا غلام احمد کی اپنی تحریر کو دو کتابوں کا حوالہ دیتے ہوئے غلام احمد کو جھوٹا اور دجال قرار دیا۔ علامہ احسان الٰہی نے مطالبہ کیا کہ مرزا ناصر احمد کو فوراً گرفتار کیا جائے۔ انہوں نے ممبران اسمبلی سے بھی اپیل کی کہ وہ مسلمان ہونے کی صورت میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں حکومت سے پرزور مطالبہ کریں۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے سیکرٹری محاسبہ کمیٹی سید غلام عباس نقوی نے اعلان کیا کہ جو شخص قادیانیوں سے لین دین کرے گا اس کے ساتھ بھی کوئی شخص لین دین نہیں کرے گا۔ مولانا فیروز خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے تک ہم اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ محاسبہ کمیٹی کا فیصلہ ہے کہ جو شخص مرزائیوں سے لین دین کرے گا کوئی عالم اس کا جنازہ نہیں پڑھائے گا اور نہ ہی کوئی شخص اس کا جنازہ پڑھے گا۔

حافظ آباد

تحصیل حافظ آباد میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی مہم پرامن طور پر جاری ہے۔ عوامی حلقوں نے مرزائیوں کا مکمل بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ معمولی خوانچہ فروشوں نے بھی مرزائیوں کے ہاتھ چیزیں فروخت کرنے سے قطعی انکار کر دیا ہے' گزشتہ دنوں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو جلسے منعقد ہوئے جس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور انہیں تمام کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ مرزا ناصر احمد کو گرفتار کیا جائے۔ چودھری ظفر اللہ کا پاسپورٹ ضبط کیا جائے۔ مرکزی جامع مسجد میں منعقدہ ایک اجتماع میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ مرزائیوں کی نیم فوجی تنظیموں خدام الاحمدیہ اور فرقان فورس کو خلاف قانون قرار دیا جائے۔ علما کرام نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزائیوں کے اسرائیل میں مشن کی موجودگی سے یہ بات

صاف عیاں ہے کہ وہ عالم اسلام کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ جامع مسجد چشتیہ قادریہ میں مولانا عبدالستار انصاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی ٹولہ کی اسلام دشمن سرگرمیوں سے آگاہ کرنے کے لیے ان سرگرمیوں کا پردہ چاک کیا جائے۔

کینٹین میں قادیانیوں کے داخلہ پر پابندی

بار ایسوسی ایشن ملتان کے صدر مسٹر محمد اشرف خان نے اعلان کیا ہے کہ بار ایسوسی ایشن کی کینٹین میں مرزائیوں کا داخلہ بند کر دیا گیا ہے اور بار کے مرزائی ارکان کو بار کے کولر سے پانی پینے سے بھی روک دیا گیا ہے۔ محمد اشرف خان نے ملتان کے تمام تاجروں کا قادیانیوں کا بائیکاٹ کرنے پر شکریہ ادا کیا ہے۔

چونیاں کے قادیانی ہیڈ ماسٹر کو تبدیل کیا جائے

جمعیت طلبا اسلام تحصیل چونیاں کے رہنماؤں حافظ عبدالقادر انور' حافظ مسعود الحسن' حافظ محمد اسحٰق اور محمود علی نے اپنے مشترکہ بیان میں محکمہ تعلیم کے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول چونیاں کے قادیانی ہیڈ ماسٹر کو جلد از جلد تبدیل کیا جائے' کیونکہ چونیاں کے طلبا اور تمام مسلمانوں کے جذبات انتہائی مشتعل ہیں۔ واضح رہے کہ مذکورہ ہیڈ ماسٹر کے تبادلہ کے لیے چونیاں کے طلبا اور عوام نے کئی دفعہ جلوس بھی نکالے ہیں۔

ساہیوال ضلع سرگودھا

سرگودھا کے ممتاز عالم دین اور ساہیوال کے مدرسہ حقانی کے بانی و ناظم مولانا قاری عبدالشکور ترمذی نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ ربوہ کے بارے میں اخبارات میں جو باتیں سننے میں آ رہی ہیں اگر یہ حقیقت ہیں تو ربوہ کسی وقت بھی پاکستان کے لیے خطرہ ثابت ہو سکتا ہے۔ آپ نے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کو فوری طور پر اہم اعلیٰ عہدوں سے الگ کر دیا جائے۔ قاری صاحب نے کہا کہ اسلام نے مسلمانوں پر اقلیتوں کی حفاظت کی بہت بڑی ذمہ داری ڈالی ہے۔ اس لیے مسلمانوں کو پرامن رہ کر جدوجہد جاری رکھنی چاہیے۔ آپ نے حکومت سے اپیل کی کہ وہ سواد

اعظم کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے قادیانیوں کو فوراً ایک آرڈی نینس کے ذریعے اقلیت قرار دے اور بعد میں قومی اسمبلی سے اس فیصلہ کے حق میں رائے حاصل کرے۔

قادیانی مسئلہ

اشتعال کے باوجود پرامن رہیے

ایک اخباری اطلاع کے مطابق ۸۱ سالہ قادیانی لیڈر سر ظفر اللہ خاں نے دھمکی دی ہے کہ اگر پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو پاکستان میں رہنے والے اس فرقہ کے لوگ حکومت کے اس فیصلے کی بھرپور مزاحمت کریں گے اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اس لیے کہ یہ ہمارے ایمان اور عقیدے کی آزمائش ہے۔

سر ظفر اللہ جس کھونٹے پر ناچ رہے ہیں اس کا سب کو علم ہے۔ انہیں اپنے آقا و مولا انگریز کی سرپرستی پر بڑا ناز ہے۔ انگریز کی وساطت سے انہیں امریکہ کی سرپرستی پر بھی بھروسہ ہے۔ اپنے اسی بیان میں انہوں نے اعتراف فرمایا ہے کہ انہوں نے یکم سے ۳۰ مئی تک اسی سال قادیاں کا بھی دورہ کیا تھا' اگرچہ انہوں نے یہ تسلیم کرنے کی جرات نہیں کی کہ وہ اپنی تازہ ترین سازش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے اپنی بھارت یاترا کے دوران قادیان سے نئی دہلی بھی گئے تھے اور بھارت کی راجدھانی میں بھارتی حکمرانوں سے ملے تھے۔

پاکستان اور عربوں کے مشترکہ دشمن اسرائیل کے شہر حیفہ میں بھی ان کا ایک مشن موجود ہے اگرچہ وہ گزشتہ ستائیس سال میں ایک بھی یہودی کو قادیانی نہیں بنا سکے لیکن یہ مشن وہاں ”کام“ کر رہا ہے۔ سر ظفر اللہ کو پاکستان کے خلاف مستقبل قریب میں متوقع لفظی جنگ میں دنیا بھر کے یہودی اور صیہونی ذرائع ابلاغ کی تائید و حمایت پر بھی ناز ہے۔ اس جنگ کا آغاز خود سر ظفر اللہ نے لندن میں پاکستان کے خلاف اپنی پریس کانفرنس سے کیا تھا اور دوسری توپ خلیفہ قادیاں مرزا ناصر احمد نے امریکی خبر رساں ایجنسی کو یہ بیان دے کر چلائی تھی کہ قادیانی فرقہ کے خلاف یہ تحریک

وزیراعظم بھٹو کی پیپلز پارٹی نے چلائی ہے جو اپنی ہر دلعزیزی کو خطرے میں دیکھ کر انتہا پسندوں کی حمایت حاصل کرنا چاہتی ہے۔

پاکستان پیپلز پارٹی اور وزیراعظم بھٹو کے خلاف اس معاندانہ پراپیگنڈے کا پاکستان کے ذرائع ابلاغ ریڈیو' ٹیلی ویژن' پریس ٹرسٹ کے سرکاری اخبارات اور برسراقتدار پارٹی کے ترجمانوں نے نوٹس لینا ضروری نہیں سمجھا۔ خود وزیراعظم بھٹو ختم نبوت پر اپنی طویل نشری تقریر میں بھی اس ضمن میں خاموش رہے۔ انہوں نے اپوزیشن لیڈروں کو تو دبی زبان میں لتاڑنے کی کوشش کی لیکن فرمودات مرزا ناصراحمد اور سر ظفراللہ کو وہ بالکل فراموش کر گئے۔

وزیراعظم بھٹو نے اپنی اس تقریر کے ذریعے اپنے مخصوص تدبر سے کام لیتے ہوئے وقتی طور پر تو عامتہ المسلمین کے بھڑکے ہوئے جذبات پر قابو پا لیا اور عام مسلمانوں کو یہ یقین آگیا کہ ان کے وزیراعظم واقعی اس نازک مسئلہ کو قومی اسمبلی کے ذریعے ان کے جذبات و احساسات کی روشنی میں حل کرنا چاہتے ہیں اور وزیراعظم کے اپنے الفاظ میں صرف "وقت خریدی" نہیں کرنا چاہتے۔ اب قومی اسمبلی کا بجٹ سیشن ختم ہوچکا ہے۔ وزیراعظم اس سے پہلے ہی بنگلہ دیش کے سہ روزہ دورے پر تشریف لے گئے ہیں۔ ان کی روانگی سے پہلے یہ دورہ بنگلہ دیش ریڈیو کی پاکستان کے خلاف اچانک معاندانہ روش کی وجہ سے معرض خطر میں پڑ گیا تھا' ممکن ہے اس پریشانی کی وجہ سے وہ یہ طے نہ کرسکے کہ قادیانی مسئلہ پر کب اور کس قسم کی تحریک قرارداد یا بل قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے لیکن بعض سرکاری حلقوں کی روش یہ تاثر دے رہی ہے کہ حکومت "وقت خریدی" کرنا چاہتی ہے۔ سرحد اسمبلی نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی سفارش کر دی ہے۔ خیال تھا کہ بلوچستان سندھ اور پنجاب کی اسمبلیاں بھی ایسی ہی سفارش کر دیں گی تاکہ مسٹر بھٹو کے ہاتھ مضبوط ہوسکیں' لیکن وجہ خواہ کچھ ہو تادم تحریر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہی ہیں۔

ممکن ہے وزیر اعظم بھٹو کو ان کے سوشلسٹ سیکولر ترقی پسند مشیر اور بیک وقت سوویت بھارتی امریکہ لابی سے تعلق رکھنے والے صلاح کار یہ مشورے دے رہے ہوں کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے سے ہم دقیانوسی اور تنگ دل کہلائیں

گے۔ پاکستان کے لیے اور نئے مسئلے کھڑے ہو جائیں گے۔ تمام قادیانی ففتھ کالمسٹ اور غیر ملکی جاسوس اور پاکستان دشمن بن جائیں گے۔ ممکن ہے مسٹر بھٹو کو ڈرایا جا رہا ہو کہ اس کے بعد شیعہ حضرات کی باری آئے گی لیکن شیعہ حضرات تو خود اس تحریک کے ہراول دستہ میں ہیں وہ تو زیادہ سے زیادہ حضرت علیؓ کے خلافت اول کی حق تلفی کے سلسلہ میں شاکی ہیں۔ وہ رسول اکرمؐ کی ختم نبوت کے بارے میں تو اسی طرح ایمان رکھتے ہیں جس طرح باقی تمام مسلمان' اسی طرح عامتہ المسلمین کو حضرت امام حسینؓ شیعان علی کی طرح عزیز ہیں۔ باقی رہا قادیانیوں کا مسئلہ تو خود وزیراعظم بھٹو مرزا ناصر احمد اور سر ظفراللہ سے دریافت فرما لیں کہ ان کا ایمان اور عقیدہ کیا ہے؟ وہ رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰؐ کو خاتم النبین تو مانتے ہیں لیکن عام مسلمانوں--- شیعہ اور سینوں کی طرح نہیں بلکہ ان کا ایمان اور عقیدہ ہے کہ رسول کریمؐ کے بعد انبیا کرام کی آمد کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔ مرزا غلام احمد قادیانی خدا کے فرستادہ نبی تھے اور صرف یہی نہیں ان کے بعد بھی نبی آتے رہیں گے۔ یعنی اگر اللہ وزیراعظم بھٹو کو توفیق دے تو وہ بھی نبوت کا دعویٰ کرسکتے ہیں' گزشتہ روز قادیانیوں کا ایک وفد ہمارے دفتر میں تشریف لایا۔ اس کے ترجمان جناب مرزا ناصر احمد کے زیراہتمام شائع ہونے والے تفسیر القرآن (انگریزی) کے ایڈیٹر ملک غلام فرید صاحب تھے' جب انہوں نے یہ گلہ فرمایا کہ نوائے وقت قادیانیوں کے خلاف یک طرفہ مواد شائع کر رہا ہے تو ان سے عرض کیا گیا کہ وہ اپنے عقیدہ کے بارے میں لکھ کر دے دیں ہم اسے بھی شائع کر دیں گے لیکن وہ نوائے وقت سے برابر کے سلوک کی امید نہ رکھیں۔ نوائے وقت ان کا ترجمان نہیں سواداعظم کا اخبار ہے۔ اس کا عقیدہ بھی وہی ہے جو سواداعظم کا ہے۔ اس عقیدہ کی حفاظت ہم سب کی ذمہ داری ہے لیکن وہ بھی سواداعظم کے مذہبی جذبات کا کچھ خیال کریں۔ ان کی خاطر اکثریت تو اپنا عقیدہ ترک نہیں کر سکتی نہ ہی اپنے مذہب سے دستبردار ہو سکتی ہے۔ اگر سر ظفراللہ اپنے عقیدے میں اس قدر پختگی کا برملا اظہار کرسکتے ہیں کہ وہ اپنے محسن حضرت قائداعظم کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیں تو وہ عام مسلمانوں سے کس طرح توقع رکھتے ہیں کہ وہ ان کی ختم نبوت کی تاویل قبول کر لیں؟ بہرحال ہم ذیل میں جناب ملک غلام فرید صاحب کی تحریر

کا عکس شائع کر رہے ہیں اور فیصلہ مسٹر بھٹو پر چھوڑتے ہیں۔

وزیراعظم بھٹو پاکستانی عوام کے ساتھ ختم نبوت کے مسئلہ پر اس قدر آگے جاچکے ہیں کہ اب ان کے انگلش سپیکنگ یونین سے تعلق رکھنے والے سوشلسٹ سیکولر مشیر چاہیں بھی تو "وقت خریدی" نہیں کر سکتے اور اگر کر بھی لیں تو پھر بھی اب اس مسئلہ کا ایسا حل انہیں بہرحال تلاش کرنا پڑے گا۔ جس سے عام مسلمان مطمئن ہو جائیں' ممکن ہے کہ ان کے سیکولر سوشلسٹ مشیر اس کا یہ حل بھی بتائیں کہ ملک کو "سیکولر" بنا دیا جائے۔ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری تو ایسے مشیر احمقوں کی جنت میں بس رہے ہیں۔ وہ بڑے فخر سے کہتے ہیں کہ ہماری جیب میں تو واپسی کا ٹکٹ ہے لیکن مسٹر بھٹو نے تو اس ملک میں رہنا ہے۔ اگر انہیں مسلمان ہونے پر فخر ہے تو پھر انہیں "مسلمانی" کے غلبہ سے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ مسئلہ کے تمام نتائج و عواقب پر غور کرنے کے بعد قومی اسمبلی کے ذریعے اسے اپنے وعدے کے مطابق بجٹ سیشن کے بعد حل کر دینا چاہیے اور اس کے منطقی نتائج سے نبٹنے کے لیے پہلے سے تیاری کر لینی چاہیے' لیکن ایسی تیاری کے لیے انہیں اپنے موجودہ مشیروں کے گھیرے سے نکلنا پڑے گا۔

آخر میں ہم مجلس عمل اور عامتہ المسلمین سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ وہ ہر حالت میں پرامن رہیں۔ قادیانی چاہتے ہیں کہ ان کے اور مسٹر بھٹو کے درمیان محاذ آرائی ہو' جھگڑا ہو' فساد ہو۔ اس محاذ آرائی میں ان کا سراسر فائدہ اور جیت ہے اور حکومت کا اور عوام کا نقصان ہی نقصان۔ وہ بدامنی کی فضا پیدا کر کے اس آئین کو بھی ختم کرنا چاہتے ہیں جس میں صدر اور وزیراعظم کے حلف ناموں میں ختم نبوت کا ذکر کر کے مرزائیت کی جڑ پر پہلی ضرب لگا دی گئی تھی۔ (اداریہ "نوائے وقت" ۹/ جون)

تفسیر القرآن (انگریزی) کے ایڈیٹر کا بیان

"جہاں تک میں سمجھتا ہوں جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ خداوند تعالیٰ نے انبیا کا سلسلہ بند نہیں کیا لیکن بعد میں اگر کوئی نبی آئے تو وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کا امتی غلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا خادم اس پر عمل کرنے والا ہو گا۔

اگر کوئی ایسا شخص شریعت محمدیہ میں ایک شوشہ بھی زیادہ یا کم کرے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم محمد عربی مکی مدنی مطلبی و ہاشمی کو اس پوری شان کے ساتھ جو قرآن کریم میں وارد ہوئی ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے اپنے متعلق بیان فرمائی ہے۔ خاتم النبین تسلیم نہیں کرتا اس پر اور اس جماعت پر جس میں وہ شامل ہے خدا' اس کے فرشتوں کی اور تمام مومنوں کی لعنت ہو ملک غلام فرید ایڈیٹر تفسیر القرآن (انگریزی)

یہ بیان ملک غلام فرید ایڈیٹر تفسیر القرآن (انگریزی) کا ہے۔ جس کا عکس اداریے میں شائع کیا جا رہا ہے تاکہ دنیا پر یہ بات واضح اور ثابت ہو جائے کہ جس طرح تمام مسلمان سنی اور شیعہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین مانتے ہیں اس طرح مرزائی نہیں مانتے ہیں۔ مسلمانوں کا ایمان تو یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت کا سلسلہ مکمل طور پر ختم ہوگیا ہے اور اس کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ (ادارہ)

۳۰ر جون کے اخبارات کی رپورٹ

بھٹو صاحب نے اعلیٰ سطح کا اجلاس طلب کرلیا

معلوم ہوا ہے کہ یکم جولائی کو راولپنڈی میں وزیراعظم بھٹو نے ایک اعلیٰ سطح کا اجلاس طلب کر لیا ہے۔ جس میں ملک کی سیاسی و اقتصادی صورت حال پر غور کرنے کے علاوہ قادیانیوں کے مسئلہ کے بارے میں اہم اعلان کیا جائے گا۔ ملک کے چاروں صوبوں کے وزراء اعلیٰ اس اجلاس میں شرکت کر رہے ہیں یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے حکومت کو ۳۰ر جون تک کا نوٹس دیا ہے کہ وہ قادیانیوں کے بارے میں اپنی واضح پالیسی کا اعلان کرے باخبر ذرائع کے مطابق وزیراعظم کی صدارت میں ہونے والے اہم اجلاس میں صوبوں کی انتظامیہ کے اعلیٰ

ا۔ لٹڈ پریس آف پاکستان کے مطابق وزیراعلیٰ محمد حنیف رامے صوبائی وزیر جیل خانہ جات ملک جاکمین خان کے ہمراہ آج سہ پہر لاہور سے راولپنڈی پہنچے۔ کوئٹہ سے گورنر بلوچستان مختصر دورے پر آج راولپنڈی پہنچے۔

سابق اٹارنی جنرل

پاکستان کے سابق اٹارنی جنرل چودھری نذیر احمد اور شیخ عنایت اللہ نے حکومت کو تجویز پیش کی ہے کہ مسلمان کی ایسی جامع تعریف کی جائے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار اس تعریف میں نہ آئیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ مسلمانوں کی ایسی جامع تعریف آئین کی دفعہ ۴۲ اور ۹۱ (۴) کی رو سے ضروری ہے۔ جس کے تحت ملک کے صدر اور وزیراعظم کے لیے مسلمان ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ موجودہ حالت کی روشنی میں مسلمان کی تعریف کے لیے آئین میں ترمیم کی ضرورت نہیں' بلکہ ایک نئی دفعہ شامل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اسے آئین کے مقاصد کے مطابق بنایا جاسکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں کوئی آئینی رکاوٹ نہیں ہے۔ انہیں غیر مسلم سمجھا جائے گا تاہم دوسری اقلیتوں کی طرح انہیں اپنے مذہب کی پوری آزادی ہوگی۔

جمعیت علما اسلام

جمعیت علما اسلام لاہور کا اجلاس زیر صدارت مولانا عبید اللہ انور مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں مرکزی مجلس عمل ختم نبوت کے فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کے لیے عوامی مہم کو تیز کرنے کی تجاویز پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں طے پایا کہ جب تک حکومت مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت اور ربوہ کو کھلا شہر قرار نہیں دیتی اور مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے برطرف نہیں کیا جاتا اس وقت تک تحریک جاری رہے گی۔ اجلاس میں طے پایا کہ کارکنوں کو تیار کیا جائے کہ وہ ممبران قومی اسمبلی کا گھیراؤ کریں کہ وہ مسلمانوں کے مطالبات کے حق میں ووٹ دیں۔

رحیم یار خان

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ضلعی رہنماؤں نے ایک پریس کانفرنس سے

خطاب کرتے ہوئے کہا قادیانیوں کا وجود پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔ تقسیم پاکستان سے ہی ان عناصر نے تمام کلیدی عہدوں پر قابض ہو کر پاکستان کے وجود کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ مجلس کے ضلعی صدر مولانا غلام ربانی نے کہا کہ حکومت پاکستان نے مسٹر ظفر اللہ کو وزیر خارجہ بنا کر غلطی کی تھی جس کی بنا پر بیرونی ممالک میں پاکستان کے خلاف ہونے والی سازشوں اور پراپیگنڈے کو تقویت ملی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ملک کے خلاف غداری اور ناپسندیدہ کارروائیوں کے الزام میں مسٹر ظفر اللہ کو گرفتار کیا جائے اور پاسپورٹ ضبط کیا جائے۔ مولانا غلام ربانی نے پنجاب اسمبلی میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سلسلہ میں قرارداد پیش نہ کرنے پر حکومت پنجاب کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پورے ڈیڑھ سال سے بلوچستان میں فوج مسلط ہے مگر کسی نے بھی بیرونی طاقتوں سے مداخلت کی اپیل نہیں کی' مجلس احرار اسلام کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالکریم نے خطاب کرتے ہوئے کہا اگر حکومت نے ۳۰ر جون کے بعد مرزائیوں کے خلاف اسمبلی میں بل پیش نہ کیا تو ہم سنگین اقدام سے بھی گریز نہیں کریں گے۔ ختم نبوت اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ جب ملک کا وزیر اعظم ختم نبوت کا داعی ہے تو کیا وجہ ہے کہ اس مسئلے کو التوا میں ڈالا جا رہا ہے۔

مولانا عبیداللہ لدھیانوی نے کہا کہ اس مسئلے کو مشاورتی کونسل یا سپریم کورٹ میں لے جا کر حکومت قوم کو ذہنی پریشانیوں میں مبتلا کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے دفعہ ۱۴۴ ختم کر کے عوامی حقوق بحال کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ حافظ محمد اکبر نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کا ناجائز اسلحہ فوری طور پر ضبط کیا جائے اور ربوہ کی تلاشی لی جائے۔ شیخ عبدالعزیز ایڈووکیٹ نے کہا کہ فرقہ جعفریہ کے لوگ ختم نبوت پر مکمل یقین رکھتے ہیں اور وہ اس سلسلہ میں اپنے مسلمان بھائیوں کا ہر حال میں ساتھ دیں گے۔ انہوں نے کہا اس مسئلے کو کسی قسم کا سیاسی رنگ نہیں دینا چاہیے بلکہ دینی نکتہ نظر سے پرامن حالات میں اپنے جذبات کا اظہار کیا جائے۔ آخر میں مسٹر ممتاز مصطفیٰ ایڈووکیٹ نے جو تحریک استقلال کے ڈویژنل

نائب صدر بھی ہیں کہا کہ مرزائی ایک منظم سازش کے تحت موجودہ صورت حال کے تحت انڈیا کی مداخلت کے خواہاں ہیں تاکہ وہ ایک سیکولر ریاست میں رہ کر زندگی بسر کرسکیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کو نہ صرف غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے بلکہ ان کی اندرون ملک سرگرمیوں پر بھی کڑی نگاہ رکھی جائے۔

لاہور

جامعہ شمس القرآن اسلام پورہ میں ختم نبوت کے سلسلہ میں ایک جلسہ عام زیر صدارت مولانا صوفی عبدالکریم نقشبندی منعقد ہوا جس میں مقررین نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے جامعہ مسجد کے خطیب مولانا عبدالحکیم اشرف نے کہا جب کہ علما فتوٰی دے چکے ہیں کہ قادیانی مسلمان نہیں اور بہاولپور کورٹ بھی اس قسم کا اعلان کر چکی ہے تو پھر ان کو غیر مسلم اقلیت کیوں قرار نہیں دیا جا رہا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ تمام قادیانیوں کو فی الفور غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے ان کو تمام کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔

انجمن گلزار مدینہ کے سیکرٹری اطلاعات حافظ عبدالرزاق نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ اگر حکومت نے ۳۰ر جون تک ہمارے مطالبات تسلیم نہ کیے تو ہم پورے ملک میں ہڑتال کر دیں گے جس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی قیام پاکستان کے بھی مخالف تھے اور آج بھی وہ پاکستان کے دشمن ہیں اس لیے انہوں نے اپنا قبیلہ اسرائیل میں بنا رکھا ہے۔ جمعیت علما پاکستان کے مولانا قاری محمد حنیف نے کہا کہ یہ ہمارا ذاتی مسئلہ نہیں بلکہ دینی مسئلہ ہے جس کے لیے ہم اپنی گردنیں تو کٹوا سکتے ہیں لیکن ناموس ختم نبوت پر کوئی دھب نہیں آنے دیں گے۔

انجمن گلزار مدینہ کے صاحبزادہ غلام صدیق احمد نقشبندی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی کبھی پاکستان کے وفادار نہیں ہوسکتے' یہی وجہ ہے کہ قیام پاکستان سے

لے کر آج تک وہ اس خطہ ارض کو ختم کرنے کی سازشوں میں مصروف ہیں واقعہ ربوہ بھی پاکستان کے خلاف ایک کھلی سازش ہے۔ انہوں نے کہا ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک کہ ہمارے مطالبات تسلیم نہیں کئے جاتے۔ انہوں نے مرزا ناصراحمد اور سر ظفراللہ کو گرفتار کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔

علامہ محمد مقصود احمد جنرل سیکرٹری تنظیم سواداعظم پاکستان کی زیر صدارت ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے' ان پر باغیانہ سرگرمیوں کے سلسلہ میں مقدمہ چلایا جائے انہیں تمام کلیدی اسامیوں سے الگ کیا جائے اور ربوہ کے دروازے ہر پاکستانی کے لیے کھول دیے جائیں۔ علامہ مقصود نے مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں اور مسلمانان پاکستان سے اپیل کی وہ ان حالات میں جبکہ حکومت اس مسئلہ کو آئینی اور جمہوری انداز میں حل کرنے کی کوشش کر رہی ہے' تصادم اور ٹکراؤ کا راستہ اختیار کرنے کی بجائے صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں۔

جمعیت علما جموں و کشمیر کے ممتاز رہنما مولانا نعمت اللہ خان کشمیری نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کو بلا تاخیر غیر مسلم اقلیت قرار دے کر تمام کلیدی اسامیوں سے برطرف کیا جائے۔ انہوں نے ظفراللہ خان کے اس رویہ پر شدید نکتہ چینی کی جس میں انہوں نے دشمن ممالک سے پاکستان کے اندرونی معاملہ میں دخل اندازی کی اپیل کی ہے' انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ ظفراللہ خان کی ملک دشمن سرگرمیوں کے پیش نظران کا پاسپورٹ منسوخ کیاجائے۔

جمعیت العلماء پاکستان لاہور کے صدر محمد علی قادری نے ایک احتجاجی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے حکومت پر الزام لگایا کہ اس نے پنجاب اسمبلی میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرر دینے کی قرارداد پیش کرنے کی اجازت نہ دے کر پورے پنجاب کی توہین کرائی ہے۔ انہوں نے دھمکی دی کہ اگر ۳۰ر جون کو مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا بل قومی اسمبلی میں پیش نہ کیا گیا تو جمعیت وسیع پیمانے پر حکومت کے خلاف مہم چلائے گی۔ قادری صاحب نے گرفتار طلبا اور دیگر رہنماؤں کی رہائی کا مطالبہ بھی کیا۔

جمعیت طلبا اسلام آزاد کشمیر

جمعیت طلبا اسلام آزاد جموں و کشمیر کے جنرل سیکرٹری اشفاق ہاشمی' مسعود قریشی اور عبدالرشید ترابی نے طلبا کی گرفتاری کی شدید مذمت کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ تمام اسیر طالب علم رہنماؤں کو جلد از جلد رہا کیا جائے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ تمیں جون کو طلبا اسلام آباد میں اسمبلی ہال کے سامنے طاقت کا مظاہرہ کریں گے اور یہ ثابت کر دیں گے کہ پاک سرزمین دشمنان اسلام و پاکستان کو کسی قیمت پر برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔

انجمن طلبا اسلام لاہور کا ہنگامی اجلاس ہوا جس میں تقریباً تین سو طلبا نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت مقامی ناظم حاجی محمد امین نے کی۔ اجلاس میں ایک متفقہ قرارداد میں انجمن کے رہنماؤں' صوبائی ناظم محمد اقبال اظہری اور ان کے معتمد رفقائے کار قاری عطا اللہ' راؤ ارتضیٰ حسین اشرفی اور رضوان شکیل تبسم کی گرفتاریوں پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا کہ ان طالب علم رہنماؤں کو فی الفور رہا کیا جائے۔ یہ تمام رہنما ۲۰ر جون کو لائل پور میں ختم نبوت کے سلسلے میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرنے کے بعد گرفتار کر لیے گئے۔

گرفتار طلبا جیل چلے گئے

مزنگ پولیس نے قابل اعتراض تقریر کرنے کے الزام میں گرفتار کئے جانے والے طالب علم انور گوندل کو مقامی عدالت میں پیش کر کے دس دن کے لیے جیل بھیج دیا ہے' وحدت کالونی پولیس کے مطابق پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے صدر فرید پراچہ کو پہلے ہی یکم جولائی تک کے لیے جیل بھیجا جا چکا ہے۔ فرید پراچہ پر بھی قابل اعتراض تقریر کرنے کا الزام ہے۔ اس الزام میں گورنمنٹ کالج کے طالب علم واجد علی خاں کے خلاف مصری شاہ پولیس نے مقدمہ درج کیا ہے۔

جہانیاں

گزشتہ سہ پہر مقامی پولیس کے ایک اے ایس آئی نے اچانک "مجلس تحفظ

ناموس رسالت لائل پور" کی طرف سے مرزائیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کا فیصلہ" کے عنوان سے چھپے ہوئے اشتہار دکانوں سے اتارنے شروع کر دیے جس سے شہریوں میں اشتعال پھیل گیا اور انہوں نے اے ایس آئی کے اس فعل کو مذہبی معاملات میں مداخلت اور دل آزاری قرار دیتے ہوئے فوری طور پر ہڑتال کر دی اور دیکھتے ہی دیکھتے شہر کی تمام دکانیں بند ہو گئیں۔ اس موقع پر جب مذکورہ اے ایس آئی سے رابطہ قائم کیا گیا تو بتایا گیا کہ اشتہار اتارنے کا حکم ڈی ایس پی خانیوال کی طرف سے بذریعہ ٹیلی فون آیا ہے۔ اس وقت مقامی ایس ایچ او تھانہ میں نہیں تھے۔ اس واقعہ کے تقریباً دو گھنٹے بعد ایس ایچ او تھانہ پہنچے اور انہوں نے مقامی صحافیوں کو بتایا کہ شہر کی دکانوں سے اشتہار اتارنے کا واقعہ غلط فہمی کی وجہ سے پیش آیا ہے۔ اصل میں مذکورہ اے ایس آئی کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی گئی تھی کہ مرزائیوں کی طرف سے شائع کردہ اشتہارات پر قبضہ کر لیا جائے جن میں دل آزار مواد ہے جو امن عامہ میں گڑبڑ کا باعث بن سکتا ہے مگر مغالطے میں شہر کی دکانوں پر آویزاں مرزائیوں کے بائیکاٹ کے اشتہارات اتار لئے گئے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس واقعہ کے بعد شہر میں فضا خاصی جذباتی ہے اور لوگ اے ایس آئی موصوف کے فوری تبادلے کا مطالبہ کر رہے ہیں اور ساتھ ہی مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ مکمل طور پر کیا جا رہا ہے اور اس وضاحت کے باوجود ہڑتال جاری رہی۔

جلسہ عام ---- آرام باغ' کراچی

گزشتہ روز آرام باغ میں منعقدہ ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے حزب اختلاف کے ارکان اسمبلی سے مطالبہ کیا کہ اگر قادیانی مسئلہ حل نہ ہو تو وہ اپنی نشستوں سے مستعفی ہو جائیں۔ جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے سندھ اسمبلی میں قائد حزب اختلاف مولانا شاہ فرید الحق نے کہا کہ ایوان کے قائد غلام مصطفیٰ جتوئی اور وزیر قانون عبدالوحید کٹپر کا قادیانیوں کے مسئلہ پر قرارداد پر بحث کے بغیر اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دینا انتہائی افسوسناک ہے۔ مولانا نے کہا کہ ان لیڈروں نے اس پر ایوان میں بحث کرنے کی یقین دہانی کرائی تھی۔ انہوں نے تحفظ ختم نبوت

کی مجلس عمل میں شامل تمام جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں اپنے ارکان سے کہیں کہ اگر وعدہ کے مطابق وزیراعظم بھٹو قومی اسمبلی سے قادیانیوں کا مسئلہ حل نہ کرا سکیں تو وہ اپنی رکنیت سے مستعفی ہو جائیں۔

جماعت اہلسنّت کے صدر مولانا محمد شفیع نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی' خواہ وہ ربوہ سے تعلق رکھتے ہوں یا لاہوری فرقہ سے' غیر مسلم ہیں۔ جماعت اہلسنّت کے سیکرٹری جنرل مولانا سعادت علی قادری نے کہا کہ اگر قادیانی مسئلہ کے متعلق کوئی فیصلہ نہ کیا گیا تو جماعت "ربوہ چلو" تحریک شروع کرے گی۔ جلسہ سے مسلم لیگ کراچی کے صدر بوستان ہوتی' جمیعت العلمائے پاکستان کے مولانا اللہ وسایا' جمیعت العلمائے اسلام کے مولانا محمد شاہ' جماعت اسلامی کے محی الدین ایوبی' اسلامی جمیعت طلبہ کے عبدالمالک مجاہد اور انجمن طلبہ اسلام کے انور عظیم یعقوب نے خطاب کیا۔

خانیوال

مولانا احتشام الحق تھانوی نے بلاک نمبرا کی جامع مسجد میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو چودھری ظفراللہ سابق وزیر خارجہ پاکستان کے بیان کا فوری محاسبہ کرنا چاہیے تھا لیکن اب تک اس کے بیان کا نوٹس نہیں لیا گیا' انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے خلاف تحریک منظم اتحاد کے ساتھ پرامن طریقہ سے چلانی چاہئے اور اس سلسلہ میں حکومت کے تعاون سے یہ مسئلہ حل کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہیے جس سے ملک کو خطرہ ہو انہوں نے کہا کہ مرزائی ۱۹۴۷ء میں بھی پاکستان کے حق میں نہ تھے اور نہ ہی آج پاکستان کے حق میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان نسل کو اسلام کے اصولوں سے روشناس کرانا ضروری ہے۔ اجلاس کے اختتام پر حاضرین جلسہ نے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ' انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور انہیں کلیدی اسامیوں سے ہٹائے جانے کے مطالبات کی حمایت کی۔

عیسیٰ خیل

تحصیل عیسیٰ خیل بار ایسوسی ایشن کے صدر محمد ظفراللہ خاں ایڈووکیٹ نے

ایک اخباری بیان میں قادیانی رہنما چودھری ظفراللہ کے اس بیان کی سخت مذمت کی ہے، جس میں انہوں نے حکومت پاکستان کے خلاف عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ وہ قادیانیوں کے جان و مال کی حفاظت کرنے میں ناکام رہی ہے، انہوں نے کہا چودھری ظفراللہ خاں کی طرف سے غیرجانبداری عالمی اداروں کو پاکستان آ کر حالات کا جائزہ لینے کی دعوت دینا پاکستان کے خلاف ان کے معاندانہ رویے کی آئینہ دار ہے، اور پاکستان کے داخلی معاملات میں غیروں کو کھلی مداخلت کی دعوت دینا ہے، انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ چودھری ظفراللہ کا نہ صرف پاسپورٹ ضبط کیا جائے بلکہ ان پر کھلی عدالت میں غداری کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔

توقع ہے

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کل قومی اسمبلی میں تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں سرکاری طور پر ایک قرارداد پیش کی جائے گی اور اس کے بعد اسمبلی کا اجلاس ہفتہ عشرہ کے لیے ملتوی ہوجائے گا، دوبارہ جب اسمبلی کا اجلاس شروع ہوگا تو اس قرارداد پر بحث ہوگی۔ خیال ہے کہ قرارداد میں عقیدے کا مسئلہ طے کیا جائے گا اس اصول کو طے کیا جائے گا کہ کن کن امور پر ایمان رکھنے والے مسلمان ہیں اور کن باتوں کو ماننے والے مسلمان نہیں ہیں۔ اس قرارداد کی منظوری کے بعد آئین میں اس طے شدہ اصول کے مطابق ضروری ترمیم کر دی جائے گی۔ واضح رہے کہ وزیراعظم بھٹو کے دور میں جو آئین منظور کیا گیا ہے اس میں یہ امر طے شدہ ہے کہ رسول اکرم کو اللہ کا آخری نبی تسلیم نہ کرنے والا کوئی شخص پاکستان کا صدر اور وزیراعظم نہیں ہوسکتا یہ آئینی تحفظ اس سے پہلے پاکستان کے دونوں آئین میں نہیں تھا۔ قانونی ماہرین کا خیال ہے کہ قومی اسمبلی آئین میں یہ اصول طے کر سکتی ہے کہ فلاں فلاں باتوں کو تسلیم نہ کرنے والے مسلمان نہیں ہوسکتے، اس کے بعد کسی شخص کو غیرمسلم قرار دینے کا مطالبہ سپریم کورٹ میں پیش کیا جاسکتا ہے کیونکہ آئین کی تشریح اور تعبیر کا اختیار سپریم کورٹ کو حاصل ہے، بعض حلقوں کی رائے یہ بھی ہے

کہ مرزائیوں نے کئی مسلمان ملکوں میں اپنی جڑیں پھیلا رکھی ہیں۔ اس لیے اس مسئلہ کو عالمی برادری کی سطح پر طے کرنا چاہیے تاکہ مسلمان ملک ان کے بارے میں یکساں رویہ اختیار کریں۔ اس سلسلے میں تجویز بھی پیش کی جاتی ہے کہ مسلمان اکابرین کی خواہش کے مطابق اب جبکہ بین الاقوامی سطح پر اسلامی بلاک کی ایک باضابطہ تنظیم اسلامی کانفرنس موجود ہے۔ اس کا مستقل سیکرٹریٹ سرزمین مقدس پر ہے تو یہ مسئلہ وہاں بھی پیش کر کے ایک اجتماعی فیصلہ کرایا جائے۔

امیر عبداللہ خان روکڑی

صوبائی اسمبلی میں پاکستان مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کے قائد امیر عبداللہ خاں روکڑی نے کہا ہے کہ وہ اپنی تمام تر کمزوریوں کے باوجود تحفظ ختم نبوت کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ وہ گزشتہ روز جامع مسجد مولوی اکبر علی میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں اپوزیشن کی تمام کوششوں کے باوجود حکمران جماعت نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی تحریک پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ اسمبلی میں حزب اختلاف اور حکمران پارٹی کے ستر ارکان نے مشترکہ طور پر جو تحریری قرارداد پیش کی تھی۔ اس کا بھی وہی حشر ہوا لیکن حزب اختلاف کے واک آؤٹ میں ان ارکان اسمبلی نے حصہ نہیں لیا۔ جنہوں نے قرارداد پر دستخط کیے تھے انہوں نے کہا کہ اگر وزیراعظم بھٹو کو مبارکباد پیش کرنا ہوتی ہے تو سپیکر تمام قواعد کو معطل کر دیتے ہیں لیکن ناموس رسالت کا سوال ہو تو سپیکر قاعدے اور قانون کی بات دہرانے لگتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جن ارکان اسمبلی نے قرارداد پر دستخط کرنے کے باوجود اجتماعی واک آؤٹ میں حصہ نہیں لیا انہیں ناموس رسول کے بجائے حکمران طبقے کی خوشنودی مطلوب ہے۔ اس لیے اگر آئندہ حکمران جماعت نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی کوئی قرارداد پیش کی تو یہ ان ارکان اسمبلی کے جذبہ ایمانی کی دلیل نہیں ہوگی' بلکہ ان کی روایتی قوت مردانہ پالیسی کی آئینہ دار ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ جس وقت حزب اختلاف کے ارکان واک

آوٹ کر رہے تھے تو ایک ضلع کے معزز رکن قرارداد پر دستخط کرنے کے باوجود ایوان میں ہمارے خلاف ہی تقریر کر رہے تھے۔ اس پر جلسہ عام میں موجود ہزاروں افراد نے مطالبہ کیا کہ ضلع میانوالی کے ان ارکان اسمبلی کے نام ظاہر کیے جائیں جنہوں نے دستخط کرنے کے باوجود واک آوٹ میں حصہ نہیں لیا۔ امیر عبداللہ نے کہا کہ یہ بات سب جانتے ہیں کہ میانوالی سے کرنل محمد اسلم خاں ایم پی اے' فقیر عبدالمجید خاں اور تاج محمد خان ہی حکومت کی حمایت کرتے ہیں۔ جلسہ عام میں ایک متفقہ قرارداد میں ان ارکان کی شدید مذمت کی گئی جنہوں نے قرارداد پر دستخط کرنے کے باوجود واک آوٹ میں حصہ نہیں لیا بلکہ حکمران جماعت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ایوان میں بیٹھے رہے۔

مرزائی خاندان نے اسلام قبول کر لیا

قبولہ کے ایک ڈاکٹر لال دین نے معززین شہر کے ایک اجتماع میں تمام خاندان سمیت مرزائیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ ڈاکٹر لال دین نے اپنے تحریری بیان میں مرزا غلام احمد اور مرزا ناصر احمد کو مرتد اور کافر کہا اور آئندہ زندگی میں اسلام کے اصولوں پر کاربند رہنے کا عہد کیا۔

لاڑکانہ قادیانی جماعت کے سربراہ تائب ہو گئے

قادیانی ٹولہ لاڑکانہ کے سربراہ محمد صادق نے آج یہاں جامع مسجد میں مفتی شہر مولانا محمد شفیق کے ہاتھ پر تائب ہونے کا اعلان کیا ہے' انہوں نے کہا کہ قادیانی ٹولہ مسلمانوں سے علیحدہ ہے اور میرا ایمان ہے کہ حضرت محمد پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ ان کے علاوہ ہر دعویدار جھوٹا ہے' محمد صادق کے علاوہ ان کے صاحبزادے محمد انور عادل اور ان کی اہلیہ نے اہلسنت و الجماعت میں شامل ہونے کا اعلان کیا ہے۔

ملتان

قادیانی بائیکاٹ کمیٹی کے چیئرمین اور بار ایسوسی ایشن کے صدر محمد اشرف خاں نے کہا ہے کہ حکومت کی طرف سے دھڑا دھڑ گرفتاریوں اور قادیانیوں کی طرف

سے اشتعال انگیزی کے باوجود سماجی مقاطعہ کی تحریک پرامن طور پر جاری رہے گی۔ انہوں نے جامع مسجد لوہاری گیٹ میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فدایان ختم نبوت تہیہ کرچکے ہیں کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے مجلس عمل کا ساتھ دیا جائے گا۔ بائیکاٹ کمیٹی کے صدر نے کہا کہ کمیٹی کے ارکان مختلف بازاروں کا دورہ کر رہے ہیں جو مرزائیوں کے ساتھ تعاون کرنے والوں کا سختی سے محاسبہ کریں گے۔ گورنمنٹ رفاہ عامہ ہائی سکول کے طلبہ کے اجتماع میں طالب علم رہنما صلاح الدین اور بلال نے اعلان کیا کہ طالب علم قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کی ہر مہم کا ہراول دستہ ثابت ہوں گے۔ مدرسہ جامع الاکبر قادر پور راواں میں اساتذہ اور طلبا کے ایک ہنگامی اجلاس میں مولانا نذر محمد حسینی نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور ان کو کلیدی اسامیوں سے ہٹا دیا جائے۔

اعلان

ہمارا ربوہ جماعت سے کسی قسم کا تعلق نہیں اور پہلے بھی نہ تھا۔ ہم ہر اس آدمی کو جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے' دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں بلکہ ہم ایسے مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ہم ختم نبوت پر پورا ایمان رکھتے ہیں۔ ہم اسلام کے پانچوں ارکان توحید' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ اور تمام ان عقائد و احکام پر ایمان رکھتے ہیں جو قرآن مجید اور احادیث نبوی میں درج ہیں اور جن پر سلف صالحین اور اہل سنت و الجماعت کا اجماع ہے۔

عبدالقیوم

حصہ دار ایٹ مور ریسٹورنٹ' سیالکوٹ چھاؤنی

بائیکاٹ

غلہ منڈی گوجرانوالہ کے تاجران نے آج جنرل اجلاس میں متفقہ طور پر یہ پاس کیا ہے کہ وہ آئندہ کسی قادیانی سے کوئی لین دین نہیں کریں گے۔

امید ہے دوسری منڈیوں کے تاجران بھی اسی جذبہ ایمانی کا ثبوت دیں گے۔

منجانب

میاں سلطان محمود
صدر انجمن آڑھتیان غلہ منڈی، گوجرانوالہ

حنیف رامے کی منطق

سرراہے "نوائے وقت"

پنجاب کے وزیراعلیٰ جناب حنیف رامے نے قادیانیوں سے رسمی ربط و ضبط اور خوشگوار تعلقات کے باوجود ختم نبوت کے مسئلے پر جو واضح اور اسلام کے سواداعظم کے عقائد کے مطابق موقف اختیار کیا ہے وہ قابل داد ہے اور ہمیں یقین ہے کہ ان کے دماغ کی کیفیت خواہ کچھ ہو ان کا قلب ایک مرد مومن کے دل کی طرح ختم نبوت کے معاملے میں بالکل صاف ہے لیکن حزب اختلاف کے صوبائی اسمبلی سے واک آؤٹ کے موقع پر انہوں نے جس اسلامی روایت کا حوالہ دیا ہے، وہ ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔ حنیف رامے صاحب ادبی مزاج کے آدمی ہیں، لیکن تشبیہ کے لیے اگر وجہ شبہ موجود نہ ہو تو وہ تشبیہ ہی بیکار نہیں ہوتی، بلکہ ادب کی دھن میں سوئے ادب کا کام بھی کر جاتی ہے۔ انہوں نے قادیانیوں کے خلاف عام نفرت کے بارے میں کہا کہ ہم یہ مسئلہ آئین اور اسلامی تعلیمات کے مطابق حل کریں گے، یزید کی طرح پانی بند کر کے نہیں۔ معلوم نہیں رامے صاحب نے قادیانیوں کو شہیدان کربلا سے تشبیہ دینے اور عام مسلمانوں کو یزید سے نسبت دینے میں کیا مصلحت سمجھی ہے۔ آخر قادیانیوں کو ان پاک ہستیوں سے کیسے تشبیہ دی جا سکتی ہے؟ جبکہ خود قادیانیوں کے پیر و مرشد کا عقیدہ یہ ہے کہ

صد حسین ست در گریبانم

قادیانی امام حسینؓ کی توہین کریں اور ہم انہیں حسینؓ سے تشبیہ دیں؟ یہ بات کس کی سمجھ میں آسکتی ہے۔ تلمیحات کا استعمال بھی موقع و محل کا متقاضی ہے۔ رامے صاحب کو اس بارے میں احتیاط لازم ہے۔

امریکی اخبارات کو لکھے جانے والے شرانگیز خط کا عکس

قادیانیوں نے بیرون ملک پاکستان کو بدنام کرنے کی بھرپور مہم شروع کر رکھی

ہے

حکومت پاکستان اور پاکستان کے مسلمانوں کے خلاف قادیانیوں نے بیرون ملک زہریلے پروپیگنڈے کی جو زبردست مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس کا ایک اور ثبوت ملا ہے۔ آج کل بیرون ملک قادیانی مشنوں سے امریکی اور یورپی اخبارات کو خط لکھے جا رہے ہیں جن میں پاکستان میں قادیانیوں پر نام نہاد ظلم و ستم کی بڑی ہولناک اور گمراہ کن تصاویر کھینچی گئی ہیں۔ پاکستان کے خلاف عالمی رائے عامہ کو اپنے حق میں ہموار کرنے اور پاکستان کے وقار کو مجروح کرنے کی کوششیں کی گئی ہیں۔

کیمبرج سے ایک قادیانی شخص باری جی وائٹ نے امیر جماعت احمدیہ ہوسٹن عبدالراغب ولی کے لیٹر پیڈ پر امریکی اخباروں کے مدیران کے نام ایک مکتوب میں پاکستان کے مسلمانوں اور حکومت پر شدید الزامات لگائے ہیں اور اخبارات سے اپیل کی ہے کہ وہ مکتوب میں بتائی جانے والی صورت حال کی بخوبی تشہیر کریں اور پاکستان میں قادیانیوں کی جانیں بچانے کے لیے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔ مکتوب نگار باری جی وہائٹ نے برطانوی اخبارات کے مدیروں کو لکھا ہے کہ "جناب ایڈیٹر! آج کل پورے پاکستان میں احمدی مسلمانوں کو قتل کرنے اور انہیں ایذائیں پہنچانے کی ناپاک مہم جاری ہے۔ بے شمار احمدی زخمی اور لاتعداد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ بہت سے ہلاک کر دیے گئے ہیں۔ ہماری مسجدیں' مکانات اور کاروبار جلائے اور لوٹے جا رہے ہیں۔ سڑکیں مرزائیوں کی لاشوں سے پٹی پڑی ہیں اور مسلمان ان کو مناسب طرح سے دفن کرنے کی اجازت بھی نہیں دیتے۔ ہم نے وہ کون سا جرم کیا ہے جس کی بنا پر ہمارے ساتھ یہ سفاکانہ برتاؤ کیا جا رہا ہے۔ ہمارا جرم یہ ہے کہ ہم دقیانوسی مسلمانوں سے مذہبی عقائد میں اختلافات رکھتے ہیں۔ ہماری مقدس کتاب قرآن کریم حکم دیتی ہے کہ دین میں کوئی جبر و کراہ نہیں لیکن اس کے باوجود دقیانوسی مسلمان اس کی پوری طرح نافرمانی کرتے ہیں۔ میں آپ سے اور آپ کے قارئین سے ملتمس ہوں کہ آپ اس صورت حال کی تشہیر کریں اور بے گناہ انسانی جانوں کو بچانے اور انسانی حقوق کے علم کو بلند رکھنے کے لیے اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں"۔

یکم جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

خان پور

انجمن اسلامیان خان پور کے نائب صدر چودھری محمد انور نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ آج کل جو حضرات اخبارات میں اپنے مرزائی نہ ہونے کے بارے میں وضاحتیں، ضروری اعلانات اور تردیدیں اشتہارات کی صورت میں چھپوا رہے ہیں، ان سب کے ایک فقرے میں حیرت انگیز طور پر مماثلت پائی جاتی ہے اور یہ بات خالی از علت نہیں ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ انہیں معلوم ہوا ہے کہ ربوے کی طرف سے مرزائیوں کو یہ ہدایت ملی ہے کہ وہ اپنے اعلانات کے آخر میں اگر اس ایک فقرے یعنی ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت، خواہ وہ مرزا غلام احمد ہو یا کوئی اور، کاذب اور جھوٹا ہے'' کا اضافہ کر دیں تو وہ کاروبار کے ساتھ ساتھ مرزائیت پر اپنا ایمان بھی محفوظ رکھ سکتے ہیں۔ اس فقرے میں بڑی چالاکی کے ساتھ مرزا غلام احمد کے جھوٹے اور کاذب ہونے کو اس بات سے مشروط کر دیا گیا ہے کہ اگر اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو تو جھوٹا اور کاذب ہے۔ یہ بات لاہوری مرزائیوں کے عقیدے سے مطابقت رکھتی ہے کیونکہ وہ تو اس چیز کو تسلیم ہی نہیں کرتے کہ مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ قادیانی مرزائیوں نے بھی ''الفضل'' اخبار کے حالیہ شمارے میں مصلحتاً اسی عقیدے کا اظہار کیا ہے۔

چودھری محمد انور نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ ہم ان مرزائیوں پر واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو وہ مزید دھوکہ نہیں دے سکتے۔ انہوں نے تنبیہہ کی کہ اب اگر مگر سے کام نہیں چلے گا ـــــ ''خواہ وہ مرزا غلام احمد ہو'' کا کیا مطلب؟ انہوں نے زور دے کر کہا کہ یقیناً مرزا غلام احمد نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اس دعویٰ کا علم مرزائیوں سے زیادہ اور کسے ہو سکتا ہے، اس لیے واضح، صاف اور دو ٹوک الفاظ میں اعلان کیجئے کہ مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، وہ کافر اور کاذب ہے۔ آخر میں انہوں نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے اتحاد کو قائم رکھیں،

ان جھوٹے اور مکارانہ اعلانات پر یقین نہ کریں اور مرزائیوں کے خلاف اپنا بائیکاٹ جاری رکھیں۔ فتح یقیناً مسلمانوں کے قدم چومے گی۔

شیخوپورہ

پنجاب سٹوڈنٹس ایکشن کمیٹی کے چیئرمین سید ارشد محمود ہاشمی نے کہا ہے کہ سانحہ ربوہ امت مسلمہ اور بالخصوص پاکستان کے طالب علموں کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی طالب علموں کو نہ صرف تعلیمی اداروں میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا' بلکہ انہیں امتحان میں بھی شریک نہیں ہونے دیا جائے گا۔ وہ یہاں مسجد نیم والی پرانا شہر میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے مسلمانوں کے اندر ہمیشہ انتشار اور بے چینی پھیلانے کی سازش کی ہے اور امت مسلمہ کے جذبات کو دانستہ برانگیختہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ قادیانیوں سے اپنے سماجی روابط ختم کر لیں' ان سے اپنی تجارت اور معیشت علیحدہ کر لیں تاکہ کوئی مزید سازش جنم نہ لے سکے۔ جلسہ عام سے پنجاب یونیورسٹی کے سابق نائب صدر سید تنویر عباس تابش نے تقریر کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ وہ اپنی تحریک کو پرامن طریقہ سے جاری رکھیں اور کسی قسم کی امن شکنی کیے بغیر اس تحریک کو منزل سے ہمکنار کریں۔ جلسہ عام سے مولانا عبدالحمید' قاری امین اختر' حافظ خالد' حافظ عبداللہ اور دوسرے علمائے کرام نے خطاب کیا۔

گوجرانوالہ

تحریک استقلال صوبہ پنجاب کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر ارشد وحید نے تحریک کے سربراہ ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغر خاں کے بارے میں بعض مفاد پرست عناصر کے مبینہ بے بنیاد اور شرانگیز پروپیگنڈا کی شدید مذمت کی ہے۔ مسٹر ارشد وحید نے ایک بیان میں تحریک استقلال کے سربراہ کے بارے میں گوجرانوالہ متحدہ مجلس عمل کی قرارداد مذمت کو' ایئر مارشل اصغر خاں کو عوام کی نظروں سے گرانے کی ایک مذموم اور سوچی سمجھی سازش قرار دیا۔ وہ آج یہاں تحریک کے دفتر میں کارکنوں سے خطا...

کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جناب اصغر خان سنی العقیدہ مسلمان ہیں۔ وہ حضور پاک رسول کریمؐ کو آخری نبی نہ ماننے والوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ وہ اپنے اس عقیدہ کا ہری پور اور کوئٹہ کے علاوہ متعدد مقامات پر جلسوں اور پریس کانفرنسوں میں اظہار کر چکے ہیں۔ لیکن اس امر کے باوجود مفاد پرست عناصر ان کے خلاف پروپیگنڈا کر کے عوام میں ان کی مقبولیت کو کم کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ مسٹر ارشد وحید نے مزید کہا ہے کہ مجلس عمل نے یہ قرارداد صرف اس لیے منظور کی ہے کہ تحریک استقلال مجلس عمل میں شامل نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ تحریک کسی ایسی تنظیم سے اتحاد نہیں کر سکتی' جو موجودہ حکومت سے بات چیت کی حامی ہو۔ محاذ میں ایسی جماعتیں بھی شامل ہیں جنہوں نے ابھی تک مرزائیوں کے متعلق اپنا لائحہ عمل تیار نہیں کیا جبکہ ختم نبوت کی تحریک شروع ہوئے کافی عرصہ ہوچکا ہے۔ ارشد وحید نے مزید کہا کہ بعض اپوزیشن رہنما اصغر خان کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے بوکھلا گئے ہیں اور اپوزیشن کی صفوں میں شامل حکومت کے بعض مفاد پرست ایجنٹوں کے ایما پر قرارداد منظور کی گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرزائیوں کے بارے میں تحریک استقلال کا موقف واضح اور صاف ہے کہ مرزائی غیر مسلم اقلیت ہیں۔

بہاول نگر

جناب عبدالرشید قریشی ایڈووکیٹ رکن پنجاب بار کونسل و جنرل سیکرٹری پاکستان جمہوری پارٹی پنجاب نے حکمران پارٹی کو متنبہ کیا ہے کہ اگر اس نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے پہلوتہی کی تو اس سے نہ صرف ملک کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے بلکہ خود پیپلز پارٹی بھی تباہ و برباد ہو جائے گی۔ جناب عبدالرشید قریشی جیل سے رہا ہونے کے بعد رضائے مصطفےٰ جامع مسجد میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے پورے عزم اور بھرپور اعتماد کے ساتھ کہا کہ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ قادیانیوں کا ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دو ٹوک فیصلہ کر دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اب بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہ دیا گیا تو یہ فتنہ آئندہ ملت اسلامیہ کے لیے ایک عذاب کی شکل اختیار کر لے گا۔ جناب قریشی نے کہا انگریز نے غلام احمد

قادیانی کی نبوت کا سوانگ محض مسلمانوں میں انتشار پیدا کر کے اپنی گرفت کو مضبوط بنانے کے لیے رچایا تھا لیکن بدقسمتی سے اسلام کے جسم میں قادیانیت نے آہستہ آہستہ ناسور کی شکل اختیار کر لی ہے' جسے ختم کیے بغیر کوئی چارۂ کار نہیں' اس لیے یہ ہر مسلمان کا فرض ہونا چاہیے کہ وہ ناموس محمدؐ کی حفاظت کے لیے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے۔

مسٹر قریشی نے کہا کہ انگریز کے بعد اب قادیانی گماشتوں نے یہودیوں کی ایجنٹی کے فرائض سنبھال لیے ہیں اور اسلامی اور عرب اتحاد کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں' اس لیے مسلمانوں کو ان کی تمام سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنی چاہیے۔ انہوں نے غیر ملکی پریس کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ وہ غلط طور پر قادیانیوں کو مظلوم بنا کر پیش کرنے کی کوشش نہ کریں۔ مسٹر عبدالرشید قریشی نے حکمران پیپلز پارٹی پر شدید نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں قادیانیوں کو عملی سیاست میں حصہ لینے اور کھل کھیلنے کا موقع فراہم کرنے کی بڑی ذمہ داری صرف پیپلز پارٹی پر عاید ہوتی ہے۔ اجتماع میں کئی قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔

قومی اسمبلی

اسلام آباد۔ قومی اسمبلی نے آج قادیانیوں کے مسئلہ سے متعلق حکمران پارٹی کی ایک تحریک اور حزب اختلاف کی ایک قرارداد کو ایوان کی ایک خاص کمیٹی کے سپرد کر دیا' جس کے بعد اسمبلی کا اجلاس دو ہفتے کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔ ایوان کی یہ خاص کمیٹی کل یکم جولائی سے تحریک اور قرارداد پر بیک وقت غور شروع کرے گی۔ اس خاص کمیٹی کے تمام اجلاس خفیہ ہوں گے۔ اس سے قبل آج صبح اسمبلی کا اجلاس شروع ہوتے ہی وزیر قانون کی درخواست پر دو گھنٹے کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔ اس وقفہ کے دوران قادیانیوں سے متعلق کوئی قرارداد یا تحریک اسمبلی میں پیش کرنے کے بارے میں حکمران پارٹی اور حزب اختلاف کے نمائندوں کے درمیان سپیکر کے کمرے میں اہم مذاکرات ہوئے۔ ان میں سپیکر کے علاوہ وزیر قانون مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ' سیکرٹری وزارت قانون مسٹر جسٹس محمد افضل چیمہ اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ حنیف

راے نے بھی شرکت کی جبکہ اپوزیشن کی طرف سے پروفیسر غفور احمد' مولانا مفتی محمود' سردار شیرباز خان مزاری' مولانا شاہ احمد نورانی' مسٹر غلام فاروق اور سردار شوکت حیات نے شرکت کی۔ ان مذاکرات کے دوران اپوزیشن نے حکمران جماعت پر واضح کر دیا کہ وہ اپنی قرارداد ہر صورت میں ایوان میں پیش کرے گی اور اس پر فوری غور کا مطالبہ کیا جائے گا۔ دوسری طرف اس وقفہ کے دوران پیپلز پارٹی کی پارلیمانی گروپ کے اجلاس بھی کمیٹی روم میں ہوتے رہے۔

اپوزیشن کی قرارداد

قومی اسمبلی میں آج صبح قادیانیوں کے مسئلہ سے متعلق حزب اختلاف کی طرف سے مولانا شاہ احمد نورانی نے جو قرارداد پیش کی اور جسے ایوان نے متفقہ طور پر منظور کر لیا' اس پر اپوزیشن کے ۲۳ حاضر اور سرکاری پارٹی کے تین ارکان کے دستخط ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں: مولانا مفتی محمود' شاہ احمد نورانی' مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری' پروفیسر غفور احمد' مولانا سید محمد علی رضوی' مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک)' چودھری ظہور الٰہی' سردار شیرباز مزاری' مولانا ظفر احمد انصاری' مخدوم نور محمد ہاشمی' صاحبزادہ احمد رضا خاں قصوری' محمود اعظم فاروقی' مسٹر غلام فاروق' عبدالحمید جتوئی' حاجی مولا بخش سومرو' مولانا صدر الشہید' سردار شوکت حیات خاں' مولانا نعمت اللہ عمرا خان (نیپ)' راؤ خورشید علی خاں اور میر علی احمد تالپور--- ماضی میں حکومت کا ساتھ دینے والے اپوزیشن کے ان ارکان نے بھی قرارداد پر دستخط کیے ہیں۔ مسلم لیگ کے نواب ذاکر قریشی' کرم بخش اعوان' غلام حسن ڈھانڈلہ' جمعیت العلماء پاکستان کے غلام حیدر بھروانہ اور صاحبزادہ نذیر سلطان' اس جماعت کے غلام ابراہیم برق نے ساتھیوں کے زور دینے کے باوجود قرارداد پر دستخط نہ کیے۔

جمعیت علماء پاکستان کے مولانا محمد ذاکر علالت کی وجہ سے حاضر نہ تھے لیکن انہوں نے ٹیلی فون پر قرارداد سے اتفاق کر دیا۔ خان عبدالولی خاں اور محمود علی قصوری کوئٹہ پہنچ چکے ہیں مگر نیپ اور تحریک استقلال کے حاضر ارکان نے قرارداد پر دستخط کر دیئے۔ جماعت اسلامی کے صاحبزادہ سیف اللہ ایوان میں حاضر نہ تھے۔

اپوزیشن کی قرارداد کا متن

○ چونکہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد' جو اللہ کے آخری نبی ہیں' نبوت کا دعویٰ کیا۔

○ اور چونکہ اس کا جھوٹا دعویٰ نبوت' قرآن کریم کی بعض آیات میں تحریف کی سازش اور جہاد کو ساقط کر دینے کی کوشش' اسلام کے مسلمات سے بغاوت کے مترادف ہے۔

○ اور چونکہ وہ سامراج کی پیداوار ہے' جس کا مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنا ہے۔

○ چونکہ پوری امت مسلمہ کا اس بات پر کامل اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار' خواہ وہ مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہوں یا اسے کسی اور شکل میں اپنا مذہبی پیشوا یا مصلح مانتے ہوں' وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔

○ چونکہ اس کے پیروکار' خواہ انہیں کسی نام سے پکارا جاتا ہو' وہ دھوکہ دہی سے مسلمانوں کا ہی ایک فرقہ بن کر اور اس طرح ان سے گھل مل کر اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی کارروائیوں میں مصروف ہیں۔

○ چونکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کی تنظیموں کی ایک کانفرنس میں' جو ۶ تا ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام منعقد ہوئی' جس میں دنیا بھر کی ۱۴۰ مسلم تنظیموں اور انجمنوں نے شرکت کی' اس میں کامل اتفاق رائے سے یہ فیصلہ صادر کر دیا گیا کہ قادیانیت' جس کے پیروکار دھوکہ دہی سے اپنے آپ کو اسلام کا ایک فرقہ کہتے ہیں' دراصل اس فقرہ کا مقصد اسلام اور مسلم دنیا کے خلاف تخریبی کارروائیاں کرنا ہے' اس لیے اب یہ اسمبلی اعلان کرتی ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار' خواہ انہیں کسی نام سے پکارا جاتا ہو' مسلمان نہیں ہیں اور یہ کہ اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تاکہ اس اعلان کو دستور میں ضروری ترامیم کے ذریعے عملی جامہ پہنایا جا سکے اور یہ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں ایک غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے ان کے جائز حقوق کا تحفظ کیا جا سکے۔

جب دو گھنٹے کے وقفے کے بعد اسمبلی کا اجلاس ساڑھے ۱۲ بجے دوبارہ شروع ہوا تو وزیر قانون مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ کی طرف سے پیش کردہ منکرین ختم نبوت کی اسلام میں حیثیت کے تعین کے بارے میں ایک تحریک اور اپوزیشن کی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور اس مقصد کے لیے آئین میں ترمیم کرنے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔ قرارداد اور تحریک کی منظوری کے وقت وزیر اعظم بھٹو بھی ایوان میں موجود رہے۔ قرارداد اور تحریک' ایوان کی رائے کے مطابق' تمام ممبروں پر مشتمل ایک خاص کمیٹی کے سپرد کر دی گئی۔ اس کمیٹی کے اجلاس کے لیے چالیس ممبروں کا کورم ضروری قرار دیا گیا۔ ان میں دس ارکان' حکومت کی مخالف جماعتوں سے ہوں گے۔ وزیر قانون نے واضح کیا کہ چالیس ارکان کی موجودگی کے بغیر کمیٹی کا اجلاس نہیں ہوسکے گا۔ وزیر قانون نے مزید کہا کہ چونکہ اب اپوزیشن اور حکومتی پارٹی کے درمیان قادیانیوں کے مسئلہ کو زیر بحث لانے پر اتفاق ہوگیا ہے اور اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے قومی اسمبلی ہی مناسب اور واحد ادارہ ہے' اس لیے' اب اسمبلی کے باہر کسی قسم کے مظاہرے نہیں ہونے چاہئیں۔

سرکاری تحریک کا متن

یہ ایوان سارے ایوان پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی قائم کرتا ہے' جس میں تقریریں کرنے کا حق رکھنے والے اور دوسرے ارکان بھی شامل ہیں اور جس کے چیئرمین اس ایوان کے سپیکر ہوں گے اور یہ خصوصی کمیٹی حسب ذیل فرائض سرانجام دے گی:

(۱) ان لوگوں کی حیثیت متعین کی جائے' جو آنحضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کے مسئلے پر ایمان نہیں رکھتے۔

(۲) اس سلسلے میں کمیٹی کی پیش کردہ تجاویز' مشوروں اور قراردادوں پر اس معینہ مدت کے اندر غور و خوض مکمل کر لیا جائے جس کا اعلان کمیٹی کرے گی۔

(۳) اس غور و خوض کے نتیجے میں شہادتیں قلمبند کرنے اور دستاویزات کا مطالعہ کرنے کے بعد کمیٹی اپنی سفارشات ایوان میں پیش کرے گی۔

مسٹر پیرزادہ کی تحریک کے مطابق متذکرہ خصوصی کمیٹی کا کورم' چالیس ممبروں کا مقرر کیا گیا' جن میں سے دس ممبر حزب اختلاف کے ارکان ہوں گے۔

قومی اسمبلی کے باہر حفاظتی انتظامات

آج صبح سے اسمبلی کے گرد و نواح میں دور دور تک سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے تھے۔ اسمبلی کی طرف جانے والوں کی کئی فرلانگ کے فاصلے سے چیکنگ شروع کر دی جاتی۔ ویگنوں اور موٹر ٹیکسیوں کو آب پارہ مارکیٹ سے آگے جانے کی اجازت نہ تھی۔ فیڈرل سیکورٹی فورس کے دستے موٹر گاڑیوں پر اسمبلی کے آس پاس اور تمام اسلام آباد میں گشت کرتے رہے۔

سرحد اسمبلی کو مبارک باد

جمعیت علماء اسلام کوٹ ادو کے امیر چودھری شوکت علی نے ایک تحریری بیان میں کہا ہے کہ صوبہ سرحد کی اسمبلی نے جو قرارداد منظور کی ہے' اس پر اسمبلی مبارک باد کی مستحق ہے۔ انہوں نے پنجاب اسمبلی' سندھ اسمبلی اور بلوچستان اسمبلی کے ارکان سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بھی اسی قسم کی قراردادیں منظور کر کے وفاقی حکومت کو بھیجیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو جلد غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

راولپنڈی

مجلس احرار اسلام راولپنڈی کے ناظم حافظ مشتاق احمد لدھیانوی نے مطالبہ کیا ہے کہ مجلس کو اس کی قادیان (بھارت) میں جائیداد کے عوض ربوہ میں اراضی الاٹ کی جائے۔ حافظ مشتاق احمد نے کہا کہ قادیان میں مجلس کا ایک رجسٹرڈ ٹرسٹ قائم تھا اور اس کی رجسٹرڈ باڈی موجود تھی' جس کا کلیم مجلس احرار اسلام نے قیام پاکستان کے بعد کیا تھا لیکن احرار کی یہ درخواست ابھی تک فیصلہ طلب پڑی ہے اور اس کے عوض مجلس کو اراضی الاٹ نہیں کی گئی جبکہ قادیانیوں کو برائے نام قیمت پر ربوہ میں وسیع اراضی دی گئی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اب جبکہ ربوہ میں مسلمانوں کو آباد

کرنے کے لیے قطعات اراضی مختص کیے جا رہے ہیں' تو احرار کو بھی اراضی الاٹ کی جائے۔

حیدر آباد

امیر جماعت اسلامی پاکستان میاں طفیل محمد نے کہا ہے کہ جناب بھٹو کو یہ بتانا ہوگا کہ وہ مرزا غلام احمد کے ساتھ ہیں یا مسلمانوں کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں۔ وہ آج پھلیلی پریت آباد میں کارکنوں کے ایک استقبالیہ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بھٹو صاحب سے یہ کہہ دیا ہے کہ اگر قادیانیوں کو کافر قرار نہیں دے سکتے تو پھر پوری ملت مسلمہ کو کافر قرار دے دیجئے کیونکہ قادیانیوں کے لیے ہمارے درمیان کوئی جگہ نہیں اور آپ کو اس سلسلہ میں کوئی نہ کوئی قانون بنانا پڑے گا۔ قبل ازیں امیر جماعت اسلامی سندھ مولانا جان محمد عباسی نے بھی خطاب کیا اور کہا کہ چاروں صوبوں کے عوام نے ختم نبوت کے حق میں ووٹ دیا ہے۔

سرراہے

طالب علم رہنما جاوید ہاشمی کی تلاش میں پولیس ایک ایسے مقام پر پہنچی' جہاں ایک مکان پر ایک تختی سجاد ہاشمی کے نام کی اور دوسرے مکان پر ایک تختی اظہر جاوید کے نام کی لگی تھی۔ پولیس کا دستہ بارہ افراد پر مشتمل تھا۔ ان میں سے ایک بزرگ نے کہا کہ ملزم بڑا سیانا ہے' اپنے نام کے دو حصے کر کے اس نے دو تختیاں لگا دی ہیں اور آدھا آدھا نام دونوں تختیوں پر بانٹ دیا ہے۔ چنانچہ پہلے اظہر جاوید کے مکان پر دستک دی گئی۔ وہاں پولیس کو معلوم ہوا کہ اس مکان میں جاوید ہاشمی نہیں رہتے' نہ اس مکان کے رہنے والوں کا جاوید ہاشمی سے کوئی دور یا نزدیک کا تعلق ہے۔ پھر پولیس نے سجاد ہاشمی کے مکان پر دستک دی۔ پہر رات گزر چکی تھی۔ سجاد ہاشمی سو رہے تھے۔ دستک پر ان کا صاحبزادہ باہر آیا اور اس نے پولیس کو بتایا کہ اس مکان کے مکین کا نام سجاد ہاشمی ہے۔ وہ سجاد چنیوٹی کے نام سے بھی جانے پہچانے جاتے ہیں اور ان کے بے تکلف دوست ان کو سجاد چیونٹی بھی کہہ دیتے ہیں۔ اس پر پولیس مایوس ہو کر لوٹ گئی۔

مزا آ جاتا اگر پولیس اپنے ہی ہمراہی کی تفتیش کے مطابق دونوں مکانوں کے مکینوں کو پکڑ کر لے جاتی اور تھانہ پہنچ کر رپورٹ درج کراتی ہے کہ "ملزم جاوید ہاشمی کو اس حالت میں گرفتار کیا گیا ہے کہ اس نے بڑی چالاکی سے اپنا نام دو آدمیوں میں بانٹ رکھا ہے۔ ہم نے دونوں کو گرفتار کر کے حوالات میں بند کر دیا ہے کیونکہ ہماری تفتیش کے مطابق آدھا جاوید ایک ماخوذ ملزم میں ہے اور آدھا ہاشمی دوسرے ماخوذ ملزم میں۔ اس طرح ہم جاوید ہاشمی کو گرفتار کرنے میں کامیاب رہے ہیں اور اس کا باضابطہ چالان صبح کو پیش کر دیا جائے گا' ضمنی مرتب ہو رہی ہے"۔ (سرراہے "نوائے وقت")

کراچی

مرکزی جماعت اہلسنت کے سربراہ مولانا شفیع اوکاڑوی نے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے تاکہ مسلمانوں کے خلاف سامراجی عزائم کی تکمیل کے لیے جس گروہ کو استعمال کیا جا رہا ہے' اس سے چھٹکارا حاصل کیا جائے اور اسلامی ملکوں کے بلاک کو مضبوط بنایا جا سکے۔ وہ آج جماعت اہلسنت کے دفتر میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جدہ میں اپریل کے مہینے میں رابطہ عالم اسلامی کے جلسے میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ قادیانی خارج از اسلام ہیں۔ مولانا شفیع اوکاڑوی نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو کافر قرار دیا جائے' انہیں کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے' ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور قادیانیوں کے پاس جو غیر قانونی اسلحہ ہے' اس پر قبضہ کیا جائے۔ انہوں نے قومی اسمبلی کے ارکان سے کہا کہ وہ قادیانیوں کو کافر قرار دینے کی حمایت میں ووٹ دیں ورنہ ان کے حلقہ انتخاب کے لوگ ان کا محاسبہ کریں گے۔

خان عبدالقیوم خان

پاکستان مسلم لیگ کراچی کے نائب صدر مسٹر عبدالمنان نے ایک بیان میں خان عبدالقیوم خان پر احمدیوں کی حمایت کے سلسلے میں صوبائی اسمبلی کے رکن حاجی زاہد علی کے بیان پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا ہے کہ خان قیوم احمدیوں کے کبھی حامی

نہیں ہوسکتے کیونکہ انہوں نے احمدیوں کے آقا انگریزوں کو ملک سے نکالنے کے لیے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔

۲ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ
مرکزی مجلس عمل کا اجلاس

راولپنڈی۔ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے قومی اسمبلی میں قادیانیوں سے متعلق اپوزیشن کی پیش کردہ قرارداد پر اظہار اطمینان کیا ہے اور ارکان اسمبلی پر زور دیا ہے کہ وہ اس قرارداد کے الفاظ و معانی کے مطابق بلا تاخیر آئین میں مناسب ترمیم منظور کریں۔ آج رات یہاں مجلس کے ایک ہنگامی اجلاس میں قومی اسمبلی کی آج کی کارروائی پر غور کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ مجلس عمل کے زعماء رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لیے یکم جولائی سے سارے ملک کا دورہ کریں گے اور مرزائیوں (قادیانی و لاہوری) کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبہ کو منوانے کے لیے تحریک شروع کریں گے۔ مجلس عمل کے صدر مولانا محمد یوسف بنوری کی صدارت میں ہونے والے اس اجلاس میں اتفاق رائے سے ایک قرارداد منظور کی گئی' جس میں اسمبلی کی قرارداد کو ملت اسلامیہ اور پاکستانی عوام کی خواہشات کا مظہر قرار دیا گیا اور اس بات پر اطمینان کا اظہار کیا گیا کہ حزب اقتدار نے اس قرارداد سے اختلاف نہیں کیا۔ ارکان اسمبلی پر زور دیا گیا کہ وہ بلا تاخیر آئینی ترمیم منظور کرائیں اور اس طے شدہ اور مسلمہ مسئلہ پر غیر ضروری بحث کی قطعاً اجازت نہ دیں۔ قرارداد میں پاکستانی عوام کے ملی جذبہ کو سراہا گیا کہ انہوں نے تحریک کے دوران قانونی اور آئینی حدود کے اندر رہ کر نظم و ضبط کا جو مظاہرہ کیا' وہ پاکستان میں ملت اسلامیہ کے مستقبل کے لیے نیک فال کی حیثیت رکھتا ہے۔

مجلس عمل نے غیور عوام سے پرامن طور پر تحریک اس وقت تک جاری رکھنے کی اپیل کی جب تک ان کے مطالبات تسلیم نہیں ہو جاتے۔ مجلس کی قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ فضا کو سازگار بنانے کے لیے تحریک ختم نبوت کے

سلسلہ میں گرفتار ہونے والے تمام علماء کرام، طلبا اور مسلمانوں کو باعزت طور پر رہا کیا جائے، مقدمات واپس لیے جائیں، دفعہ ۱۴۴ کی پابندی ختم کی جائے اور مندرجہ ذیل مطالبات کے حل کے لیے فوری طور پر انتظامی اقدامات کیے جائیں۔ مرزائیوں (قادیانی و لاہوری) کو کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے، ان کی عسکری اور نیم عسکری تنظیموں کو غیر قانونی قرار دیا جائے۔ ان کے فنڈز کی تحقیقات کی جائے کہ وہ کہاں سے آتے ہیں اور کس طرح خرچ ہوتے ہیں۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ بانی فساد مرزا ناصر احمد کو گرفتار کیا جائے اور پاکستان کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈا کرنے کے الزام میں ظفراللہ خان کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔ امن و امان کے قیام کے لیے مرزائیوں سے تمام اسلحہ واپس لیا جائے اور انہیں شر انگیز لٹریچر تقسیم کرنے سے روکا جائے۔

مجلس کے سیکرٹری جنرل سید محمود احمد رضوی نے بتایا کہ مجلس عمل کے تمام قائدین کل سے سارے ملک میں پھیل جائیں گے اور اس دورے کے دوران ختم نبوت کی تحریک کو منظم کریں گے۔ شہروں، بازاروں، گلی کوچوں میں بینر اور پوسٹر لگائے جائیں گے اور مجلس عمل کو ضلعی سطح پر منظم کیا جائے گا۔ انہوں نے تحریک کے لیے کام کرنے والے طلبا کے خلوص و محبت کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ علمائے کرام اور طلبا مطالبات کی منظوری تک تحریک جاری رکھیں گے۔ مجلس عمل کے اجلاس میں پانچ مرکزی نائب صدر صاحبان کا بھی انتخاب ہوا۔ ان کے نام یہ ہیں: سید مظفر علی شمسی، چودھری غلام جیلانی، مولانا عبدالستار خاں نیازی، مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک اور مولانا عبدالواحد کوئٹہ۔ مجلس کا آئندہ اجلاس ۱۵ر جولائی کو ہوگا۔ مجلس کے اجلاس میں مندرجہ ذیل علماء کرام اور مذہبی قائدین نے بھی شرکت کی۔ مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف، مولانا محمد یوسف بنوری، مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا غلام علی اوکاڑوی، مولانا عبدالحق، مولانا غلام اللہ خاں، مولانا عطاء المنعم بخاری، سید محمود احمد رضوی، پروفیسر غفور احمد، مولانا خان محمد کندیاں، مولانا ظفر احمد انصاری، سید مظفر علی شمسی، آغا شورش کاشمیری، قاری سعید الرحمن، مولانا عبدالرحمن (لاہور) مولانا سمیع الحق، نوابزادہ نصراللہ خاں، قاری محمد امین، میر اعجاز احمد، ثناء اللہ بھٹہ، چودھری غلام جیلانی، مولانا تاج محمود، علامہ احسان الٰہی ظہیر، میاں فضل حق، مولانا حبیب اللہ شاہ

بخاری، مولانا محمد شریف جالندھری۔

ملتان

ملتان۔ ممتاز عالم دین مولانا احتشام الحق تھانوی نے شجاع آباد کی شاہی مسجد میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانیوں کا مسئلہ سیاسی کے علاوہ مذہبی ہے۔ قادیانی پاکستان کے وفادار نہیں۔ انہوں نے تحریک پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ مولانا نے کہا کہ مسٹر ظفراللہ ۱۹۳۲ء میں مسلم لیگ میں تھے مگر اس دور میں تحریک پاکستان شروع بھی نہیں ہوئی تھی۔ جب مسلم لیگ نے پاکستان کا نعرہ لگایا تو وہ فوری طور پر مسلم لیگ سے الگ ہوگئے۔ انہوں نے کہا فوج کے تمام شعبوں سے تمام قادیانی کو نکال دیا جائے، ان میں کوئی تخصیص نہیں ہے۔ اگر کوئی انسان اپنے نبی کی امت سے الگ ہو کر دوسرے نبی کو مان لے تو وہ دوسرے نبی کا امتی کہلائے گا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی قرآن مجید کی غلط تفسیر کر کے نئی نسل کو گمراہ کر رہے ہیں۔ مولانا محمد صابر نے بھی اس موضوع پر خطاب کیا۔ اجتماع کے آخر میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے، ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے اور مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا۔

رب نواز چنیوٹی کی درخواست ضمانت مسترد

ملتان۔ اسسٹنٹ کمشنر ملتان نے تحریک طلبا اسلام کے مرکزی صدر اور طالب علم رہنما ملک رب نواز چنیوٹی کی درخواست ضمانت مسترد کر دی ہے۔ طالب علم رہنما کو پانچ روز پہلے جامع مسجد کالے منڈی میں قادیانیوں کے خلاف تقریر کرنے کے بعد گرفتار کیا گیا تھا۔

جوہر آباد

ہر مسلک سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کا ایک مشترکہ اجتماع جامع مسجد میں ہوا، جس میں متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا اور ان سے مکمل سماجی بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس موقع پر مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا

گیا۔ مجلس کے عہدیداران کے نام یہ ہیں: صدر مولانا عبدالحق خطیب جامع مسجد' نائب صدر ڈاکٹر محمد رشید باجوہ اور جوہر نظامی' جنرل سیکرٹری میاں نذیر عالم ایڈووکیٹ' جائنٹ سیکرٹری ملک شیر محمد ڈھڈی' خزانچی حاجی عبدالغنی۔

بھٹو صاحب اور بنگلہ دیش کے قادیانی

لاہور۔ جماعت احمدیہ نے پاکستان کو بدنام کرنے کی بین الاقوامی سطح پر جو مہم شروع کر رکھی ہے' اس سلسلہ میں پاکستان کے خلاف بنگلہ دیش میں بھی قادیانیوں کا ایک مشن زور و شور سے کام کر رہا ہے۔ اس ضمن میں بنگلہ دیش کے دورہ کے موقع پر جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کی طرف سے وزیر اعظم بھٹو کو ایک یادداشت پیش کی گئی' جس پر جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے امیر کا نام صرف "محمد" لکھا گیا ہے۔ بظاہر یہ دستاویز یادداشت کی صورت میں ہے لیکن اس کا مقصد بیرون ممالک میں پاکستان کو بدنام کرنا ہے کیونکہ اس میں جہاں خلاف واقعہ باتیں درج ہیں' وہاں پاکستان میں قادیانیوں پر "مظالم" کی بعض تصاویر بھی پیش کی گئیں جو پاکستان کو بدنام کرنے کی بین الاقوامی سازش ہے۔ یہ تصاویر صرف لندن کے راستے ہی بنگلہ دیش پہنچ سکتی ہیں۔ یادداشت میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ دنیا بھر میں ایک کروڑ سے زاید احمدی آباد ہیں اور یہ جماعت ۸۰ سال سے اسلام کی "خدمت" کر رہی ہے۔

یادداشت میں یہ مضحکہ خیز دعویٰ بھی کیا گیا ہے کہ پاکستان میں جس جماعت کو غیر مسلم قرار دیا جا رہا ہے' دنیا میں اس جماعت نے "اسلام" کا صحیح "پرچار" کیا ہے۔ یادداشت میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ قادیانیوں کو پاکستان میں ان کے گھروں سے نکالا جا رہا ہے' انہیں مارا اور لوٹا جا رہا ہے' ان کی مساجد اور وہاں رکھے ہوئے قرآن پاک کے نسخوں کو (نعوذ باللہ) نذر آتش کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک فرضی تصویر بھی پیش کی گئی ہے۔ اس یادداشت میں بنگلہ دیش میں سیکولرازم کے نفاذ کو اسلام کے عین مطابق قرار دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ پنجاب میں "کمزور" احمدیوں کو بچانے کے لیے وزیر اعلیٰ پنجاب اور ان کے وزراء نے کوئی اقدام نہیں کیا۔ یادداشت میں یہ الزام لگایا گیا ہے کہ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت قادیانیوں کو

پاکستان سے ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ تاریخ کے مختلف حوالوں سے کہا گیا ہے کہ احمدی مسلمان ہیں۔ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے مسئلے میں سنی مسلمان ایک فریق کی حیثیت رکھتے ہیں' اس لیے سنی جج کے فرائض انجام نہیں دے سکتے۔ لہذا اس سلسلہ میں بقول ان کے غیر جانبدار جج مقرر کیے جائیں اور ان کے سامنے مسلمان اور قادیانی دونوں اپنا اپنا موقف بیان کریں۔ یہ یادداشت پندرہ فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہے اور نیلے کاغذ پر احمدیہ آرٹ پریس ڈھاکہ میں شائع کی گئی ہے۔

لالہ موسیٰ

جامع مسجد ٹھڑے والی لالہ موسیٰ میں ختم نبوت کے سلسلہ میں مجلس عمل ختم نبوت کے تحت ایک جلسہ ہوا' جس سے چودھری محمد اکرم ایڈووکیٹ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت دولتانہ کے حشر سے سبق لے جو قابل اور ذہین ہونے کے باوجود اپنی سیاسی زندگی میں ناکام صرف اس لیے رہے ہیں کہ انہوں نے تحریک ختم نبوت سے ٹکرانے کی کوشش کی تھی اور پنجاب کا وزیر اعلیٰ ہوتے ہوئے ختم نبوت سے غداری کی تھی۔ جلسہ سے مولانا غلام ربانی چشتی' مولانا عبدالخالق' مولانا سید خورشید الحسن' قاری نور عالم' مفتی غلام رسول نے بھی خطاب کیا۔ جلسہ میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے' ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے' مرزائیوں کو کلیدی اسامیوں سے علیحدہ کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ علاوہ ازیں یہ بھی قرار پایا کہ مرزائیوں اور مرزائی نوازوں کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے اور کوئی حلوائی مرزائی ڈپو سے چینی نہ لے۔

بورے والا

بورے والا میں قادیانیوں کے خلاف مہم پوری طرح جاری ہے اور شہر میں کاروباری طبقہ نے قادیانیوں کا بھرپور بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ بورے والا میں مجلس عمل کے رہنماؤں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ قادیانیوں کا بائیکاٹ ان کے اقلیت قرار دیئے جانے تک جاری رکھیں۔

عارف والا

گزشتہ روز یہاں غلہ منڈی میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا ایک اجلاس ہوا' جس میں تاجروں اور سماجی تنظیموں کے نمائندوں کے علاوہ دینی اور مذہبی رہنماؤں نے شرکت کی۔ اجلاس میں حادثہ ربوہ کی مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مرزائیوں کو فوراً غیر مسلم اقلیت قرار دے۔

چک نمبر ۰۷ جنوبی

سرگودھا۔ حافظ غلام علی امیر جماعت اسلامی تحصیل سرگودھا نے وزیر اعظم بھٹو سے کہا ہے کہ وہ قادیانیوں کے متعلق مسلمانوں کے مطالبات فوری تسلیم کریں۔ وہ چک نمبر ۰۷ جنوبی میں جماعت اسلامی کے زیر اہتمام ختم نبوت کے جلسہ سے خطاب کر رہے تھے۔

حاصل پور

تحصیل حاصل پور میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ جامع مسجد میں عوام کا ایک بڑا اجتماع ہوا۔ اتفاق رائے سے مجلس عمل کے لیے مندرجہ ذیل عہدیدار چنے گئے۔ امیر مولانا غلام احمد خاں' نائب امیر قاضی قمرالدین' جنرل سیکرٹری مولانا محمد سلیم' پروپیگنڈا سیکرٹری مسٹر اکرام الحق غازی' خزانچی سید خادم حسین شاہ منتخب ہوئے۔ مجلس عاملہ کے ارکان درج ذیل ہیں: سید جاوید اقبال شاہ ایڈووکیٹ' چودھری دوست محمد' ڈاکٹر محمد شریف' عبدالستار آدم' حکیم شیر محمد' چودھری عبدالحمید ایڈووکیٹ' سید اختر حسین شاہ ایڈووکیٹ۔ مجلس عمل نے فیصلہ کیا ہے کہ دیہات کے عوام کو بیدار کیا جائے گا۔ اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور انہیں کلیدی اسامیوں سے علیحدہ کیا جائے۔

لاہور

پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے جنرل سیکرٹری مسٹر عبدالشکور' ہیلی کالج یونین کے صدر حافظ عتیق الرحمن اور ایف سی کالج یونین کے سیکرٹری جنرل راجہ

شفقت حیات نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں قادیانیوں کے ضمن میں قومی اسمبلی میں پیش ہونے والی سرکاری تحریک کو غیر تسلی بخش قرار دیا ہے اور اس خدشہ کا اظہار کیا ہے کہ حکومت اس طرح اس اہم مسئلہ کو التوا میں ڈالنے کی کوششیں کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تحریک میں عوام کے پانچ اہم مطالبات شامل نہیں کیے گئے ہیں اور یہ حکومتی تحریک عوام کے جذبات کی ترجمانی نہیں کرتی۔ تاہم انہوں نے بتایا کہ اسلامی جمعیت طلبا کی مجلس شوریٰ کا اجلاس دو روز میں منعقد ہوگا جو اس ضمن میں واضح پالیسی کا اعلان کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر حزب اختلاف کے اراکین و جماعتوں نے اس موقع پر صحیح ردعمل کا اظہار نہ کیا تو طلبا مسلمانوں کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے ان کے خلاف بھی ردعمل کے اظہار سے گریز نہیں کریں گے۔ انہوں نے طلبا کی گرفتاری کی شدید مذمت کی اور کہا کہ حکومت کو اس تحریک میں فریق نہیں بننا چاہیے تھا۔ انہوں نے کہا کہ امتحانات کل شروع ہو رہے ہیں اور طلبا چاہتے ہیں کہ امتحانات بروقت ہوں مگر طالب علم رہنماؤں کو قید کر کے پرامن طور پر امتحانات منعقد نہیں ہوسکتے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ قادیانی' طلبا میں اشتعال پیدا کر کے گڑبڑ کرنا چاہتے ہیں کیونکہ مسلمان طلبا میں اشتعال انگیز لٹریچر تقسیم کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے قادیانیوں کی غیر ملکی سرگرمیوں اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا کی مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔

ڈیرہ غازی خان

جمعیت العلمائے پاکستان ضلع ڈیرہ غازی خاں کے ارکان کا ایک ہنگامی اجلاس ہوا' جس میں واقعہ ربوہ پر اظہار افسوس کیا گیا اور نشتر کالج کے طلبا اور لائل پور کے پرامن شہریوں پر مرزائیوں کے حملے اور فائرنگ کی شدید مذمت کی گئی۔ اجلاس کی قراردادوں میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے' مرزا ناصر احمد کو گرفتار کر کے ملک دشمنی کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے' ربوہ کو تمام مسلمانوں کے لیے کھلا شہر قرار دیا جائے۔ بلا تاخیر سواد اعظم کے مطالبہ کو تسلیم کیا جائے۔ آخر میں ایک قرارداد کے ذریعے تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں

گرفتار شدہ علماء' وکلاء اور طلبا کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ مولانا محمد ذاکر کو قومی اسمبلی میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کرنے پر مبارک باد دی گئی۔

کامونکے

انجمن طلبا اسلام کامونکے کے زیر اہتمام ختم نبوت کے موضوع پر گزشتہ دنوں ایک جلسہ عام منعقد ہوا' جس میں عوام اور طلبا کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ امجد علی چشتی صوبائی نائب ناظم پنجاب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر مرزائیوں نے مسلمان طلبا پر حملہ کر کے طلبا کو ایک چیلنج دیا ہے۔ ہم طلبا' اسلام اور پاکستان کے خلاف کسی سازش کو برداشت نہیں کریں گے۔

اسلام قبول کرنے کا اعلان

وار برٹن کے ٹیلی فون آپریٹر مسٹر سلیم احمد نے جامع مسجد پرانی وار برٹن کے خطیب قاری نذیر احمد کے ہاتھ پر اسلام قبول کر کے مرزائیت سے توبہ کر لی ہے۔ انہوں نے برسرعام اعلان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبین مانتا ہوں اور مرزا غلام احمد سمیت ان کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والوں کو کذاب اور دجال سمجھتا ہوں۔

اوکھلی موہلہ

جمعیت علمائے پاکستان کے صوبائی سیکرٹری اطلاعات ملک محمد اکبر خاں ساقی نے مرکزی جامع مسجد میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مجلس عمل تحریک تحفظ ختم نبوت کی طرف سے پیش کردہ تمام مطالبات کے تسلیم کرنے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ قادیانی گروہ ملکی مفاد کے خلاف سازش میں مصروف رہتا ہے اور اس کا ہر فرد ملک دشمن قوتوں کا ایجنٹ بن کر کام کر رہا ہے اور جماعتی ہدایات کے زیر اثر ملکی مفاد کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملکی مفاد کے لیے حالات کا تقاضا بھی یہی ہے کہ قادیانی گروہ سے تعلق رکھنے والے تمام افسران کو کلیدی عہدوں سے فی الفور ہٹا دیا جائے۔ جلسہ میں مولانا عبدالوحید ربانی' شیخ محمد انور اور قاری محمد جلیل نے بھی

تقاریر کیں۔

سلانوالی

یہاں ایک اجلاس عام میں چودھری محمد سلیم امیر جماعت اسلامی ضلع سرگودھا نے خطاب کیا۔ اجلاس میں تمام مکاتب فکر کے لوگ شامل تھے اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں آیا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے: صدر سید فضل الرحمٰن' نائب صدر سید لئیق احمد' حکیم نذیر احمد' مولانا محمد اسحاق' مولانا فضل الرحمٰن جوہر آبادی' جنرل سیکرٹری میاں دین محمد' جوائنٹ سیکرٹری شیخ محمد یامین' حافظ محمد ادریس' پبلسٹی سیکرٹری شیخ محمد اقبال' خزانچی حکیم منظور احمد' محاسب قریشی وکیل احمد۔

قادیانی مسئلہ

گزر ہی گیا اضطرابات کا مرحلہ
نمائندے مل کر کریں گے کوئی فیصلہ
عمومی تڑپ معرض مصلحت میں ہے گم
سنبھالا خصوصی کمیٹی نے اب مسئلہ
(وقار انبالوی)

خان عبدالقیوم خان

راولپنڈی۔ وفاقی وزیر داخلہ اور پاکستان مسلم لیگ کے صدر خان عبدالقیوم خان نے اعلان کیا ہے کہ میں اور میری پارٹی کا ہر رکن اس عقیدے پر ایمان رکھتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبیؐ ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور ان کو آخری نبی تسلیم نہ کرنے والا دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

خان قیوم نے آج یہاں ایک بیان میں کہا ہے کہ میرا ایمان ہے کہ جو لوگ محمد مصطفیٰؐ کو آخری نبی نہیں مانتے' وہ اسلام کے دائرے سے خارج ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلے پر غور کے لیے کل اسلام آباد میں وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی

صدارت میں قومی اسمبلی کے جن ارکان کا اجلاس ہوا تھا' اس میں پاکستان پیپلز پارٹی کے علاوہ پاکستان مسلم لیگ کا پارلیمانی گروپ' قبائلی ارکان اور حکومت کے حامی دوسرے ارکان اسمبلی بھی شریک تھے۔ اس اجلاس میں قادیانیوں کے بارے میں جو فیصلہ کیا گیا' وہ متفقہ تھا اور اس کے بعد ہی اس مسئلے کے متعلق تحریک ایوان میں پیش کی گئی۔ جہاں تک میرا تعلق ہے' میں یقین رکھتا ہوں کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔ یہ عقیدہ نہ صرف میرا ہے بلکہ قومی اسمبلی میں پاکستان مسلم لیگ کے تمام ارکان کا بھی ہے۔

صوبائی وزیر قانون اور ربوہ

سرگودھا۔ صوبائی وزیر قانون و پارلیمانی امور سردار صغیر احمد نے سیاسی طالع آزماؤں کو انتباہ کیا ہے کہ وہ ختم نبوت جیسے دینی مسئلہ کو سیاسی رنگ دے کر سیاسی فوائد حاصل کرنے کی کوشش ترک کر دیں۔ پیپلز پارٹی کی حکومت اس مسئلہ کو عوام کی امنگوں اور خواہشات کے مطابق حل کرنے کے لیے اقدامات کر رہی ہے اور حکومت نے ربوہ میں مسلمانوں کو پلاٹ دینے' ربوہ میں پولیس اسٹیشن قائم کرنے اور وہاں قادیانی ملازمین کی جگہ مسلمان ملازمین تعینات کرنے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ انہوں نے یہ بات آج یہاں مقامی سینما میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔

سردار صغیر احمد نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ تمام مسلمانوں کے ایمان کا مسئلہ ہے۔ حکومت نے آئین میں اس کی وضاحت کر دی ہے اور اب صرف قادیانیوں کو اقلیت قرار دینا باقی ہے۔ حکومت اس مسئلہ کو حل کرنے سے پہلوتہی نہیں کرے گی اور اس مسئلہ کو مسلمانوں کے جذبات اور امنگوں کے مطابق حل کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ عبدالولی خاں اور جمعیت علمائے اسلام نے قیام پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ اگر پاکستان قائم نہ ہوتا تو ولی خاں اور مفتی محمود' اندرا گاندھی سے قادیانیوں کو کس طرح اقلیت قرار دلاتے۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب اسمبلی نے سب سے پہلے اس مسئلہ پر بحث کی تھی اور وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کو اپنی رائے سے آگاہ کر دیا تھا۔ اس

کے باوجود اپوزیشن اسمبلی میں دوبارہ اس مسئلہ کو زیر بحث لانا چاہتی تھی۔ حکومتی پارٹی اور اپوزیشن کے درمیان سمجھوتہ ہوگیا تھا مگر قرارداد کے مسودہ پر اتفاق رائے نہ ہوسکا۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ قیام پاکستان سے قبل بھی موجود تھا لیکن گزشتہ ۲۶ سال میں صرف ایک بار اس کو حل کرنے کے لیے تحریک چلائی گئی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس مسئلہ کی اہمیت سے پوری طرح آگاہ ہے اور کسی شخص کو بدامنی پھیلانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ریڈیو پاکستان کے مطابق وزیر قانون نے کہا کہ پنجاب میں انتظامی اصلاحات جلد نافذ کر دی جائیں گی۔

قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس

اسلام آباد۔ قومی اسمبلی کے پورے ایوان کی خاص کمیٹی کا اجلاس سپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان کی صدارت میں ہوا' جو تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ کمیٹی کی کارروائی کے بارے میں چیئرمین کے جاری کردہ پریس ریلیز کے سوا کوئی کارروائی کسی بھی شکل میں نشر' ٹیلی کاسٹ یا شائع نہیں کی جائے گی۔ کارروائی کے بارے میں کوئی مضمون یا مقالہ بھی شائع نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اس بارے میں کوئی قیاس آرائی کی جائے گی۔ ان فیصلوں کی خلاف ورزی کمیٹی کے استحقاق کی خلاف ورزی تصور کی جائے گی۔ کمیٹی کا استحقاق بھی وہی ہے جو قومی اسمبلی کا ہوگا اور اس کی خلاف ورزی پر سزا دی جاسکے گی۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ جمعہ ۵ر جولائی تک قراردادیں' تجاویز اور مشورے وصول کیے جائیں گے۔ کمیٹی کا دوسرا اجلاس بدھ کو ہوگا جس میں کمیٹی کی کارروائی کے ضمنی رولز تیار کیے جائیں گے۔

سیالکوٹ

مرے کالج سٹوڈنٹس یونین سیالکوٹ کے نائب صدر اکرام الحق قریشی کو گزشتہ شب سیالکوٹ پولیس نے پورن نگر سے گرفتار کر لیا۔ انجینئرنگ یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے جنرل سیکرٹری مسٹر اکمل جاوید نے ایک بیان میں ان کی گرفتاری کی مذمت کی اور انہیں رہا کرنے کا مطالبہ کیا۔

صحیح اور جمہوری طریق کار

قومی اسمبلی نے پورے ایوان پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی قائم کر دی ہے' جو اسلام میں ان لوگوں کی حیثیت پر غور کرے گی' جو ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے۔ کمیٹی اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر غور و خوض کے بعد ایوان کو اپنی تجاویز اور سفارشات پیش کرے گی۔ اس کمیٹی کا قیام وزیر اعظم بھٹو کی ۱۳/ جون کی نشری تقریر کے مطابق عمل میں آیا ہے' جس میں انہوں نے اعلان کیا تھا کہ قادیانیوں کی حیثیت متعین کرنے کا مسئلہ بجٹ منظور ہوتے ہی قومی اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔ یہ ایک واضح اور غیر مبہم اعلان تھا لیکن بعض حلقوں کی جانب سے بلاوجہ اس کے بارے میں شکوک و شبہات کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ اس مسئلہ کو سردخانے میں ڈال دیا گیا ہے۔ کچھ اور لوگ بڑے وثوق کے ساتھ یہ پیش گوئی کر رہے تھے کہ یہ معاملہ قومی اسمبلی میں پیش کرنے کی نوبت ہی نہیں آئے گی اور بجٹ منظور ہوتے ہی ایوان کا اجلاس برخاست کر دیا جائے گا' لیکن یہ تمام بدگمانیاں سراسر غلط ثابت ہوئیں اور بجٹ کی منظوری کا مرحلہ مکمل ہوتے ہی قانون اور پارلیمانی امور کے وفاقی وزیر مسٹر پیرزادہ نے ایک لحہ ضائع کیے بغیر قادیانی مسئلہ سے متعلق تحریک ایوان میں پیش کر دی۔

قادیانیوں کی حیثیت متعین کرنے کے لیے قومی اسمبلی نے جو طریق کار اختیار کیا ہے' وہ جمہوری اصولوں سے پوری مطابقت رکھتا ہے۔ اس پر حکومت اور حزب اختلاف کو مکمل اتفاق ہے۔ پورے ایوان پر مشتمل کمیٹی انہی ضابطوں کے تحت کام کرے گی' جو ایوان کی دوسری کمیٹیوں کے لیے مقرر ہیں لیکن اس نے محسوس کیا کہ کسی خاص معاملے کا فیصلہ کرنے کے لیے کوئی ضابطہ پہلے سے موجود نہیں ہے تو کمیٹی کو خود ضابطہ بنانے کا اختیار ہوگا۔

حکومت نے قادیانی مسئلہ حل کرنے کے لیے ایک ایسا طریق کار اختیار کیا ہے' جس سے کوئی جمہوریت پسند شخص اختلاف نہیں کر سکتا۔ قومی اسمبلی ایک بااختیار ادارہ ہے' جسے عوام نے اپنے براہ راست ووٹ سے منتخب کیا ہے۔ ختم نبوت کے عقیدے کو اگرچہ آئین میں پہلے ہی تحفظ دے دیا گیا ہے لیکن اس میں یہ واضح نہیں کیا گیا ہے کہ جو لوگ ختم نبوت پر عقیدہ نہیں رکھتے' ان کی اسلام میں کیا حیثیت

ہے۔ ظاہر ہے کہ قومی اسمبلی ہی یہ فیصلہ کرنے کے لیے موزوں ترین جگہ ہے اور اب یہ معاملہ چونکہ ایوان میں پیش کر دیا گیا ہے' اس لیے ہمیں اپنے منتخب نمائندوں پر اعتماد کرنا اور ان کو یہ موقع دینا چاہیے کہ مسئلہ کے تمام پہلوؤں اور مضمرات پر غور کرنے کے بعد وہ صحیح اور صائب فیصلہ کر سکیں۔ اس کے لیے ملک میں مکمل امن و امان انتہائی ضروری ہے تاکہ قومی اسمبلی کے ارکان پورے اطمینان اور یکسوئی کے ساتھ جلد سے جلد کسی فیصلے پر پہنچ جائیں۔ قومی اسمبلی میں تحریک پیش ہونے کے بعد قادیانی مسئلہ کے حل کا عمل شروع ہوچکا ہے' اس لیے ایوان کے باہر کسی تحریک یا ایجی ٹیشن کی کوئی ضرورت یا گنجائش باقی نہیں رہی۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے ملک کے علمائے دین اور سیاسی رہنما مثبت اور تعمیری انداز فکر اختیار کریں گے اور ملک کی فضا کو قادیانی مسئلہ کے پرامن اور جمہوری حل کے لیے زیادہ سے زیادہ سازگار فضا پیدا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کریں گے۔ (''اداریہ'' روزنامہ ''مشرق'' لاہور' ۲ر جولائی)

شیخوپورہ

گزشتہ روز غلہ منڈی شیخوپورہ میں انجمن آڑھتیاں غلہ منڈی شیخوپورہ کی طرف سے قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ اور ہر قسم کا لین دین نہ کرنے کے فیصلے پر عمل کرتے ہوئے غلہ منڈی کے دلال رانا عبدالرشید نے احمد برادرز شیخوپورہ کا ٹوٹا باسمتی اس لیے فروخت کرنے سے انکار کر دیا کہ ان کا ایک حصہ دار قادیانی ہے' چنانچہ فرم کے دو حصہ داروں محمد اسداللہ اور منظور احمد نے اس معاملہ پر غلہ منڈی مسجد کے امام اور تحریک ختم نبوت ضلع شیخوپورہ کے صدر فقیر سلطانی غلام رسول سے مسئلہ کی وضاحت چاہی تو انہوں نے بتایا کہ اصولی طور پر جبکہ قادیانیوں کے خلاف امت مسلمہ نبرد آزما ہے تو ایسے حالات میں ان کے ساتھ کاروبار کرنا ٹھیک نہیں۔ اس پر دونوں حصہ داروں نے اپنے تیسرے حصہ دار علی احمد کو' جو قادیانی ہے' فرم سے علیحدہ کر دیا ہے۔

گجرات

ایس پی محمد شریف چیمہ نے اس امر کی تردید کی ہے کہ انٹی مرزائی تحریک کے دوران گرفتار ہونے والوں کو بیڑیاں پہنائی گئیں یا ان پر تشدد کیا گیا اور انہیں نماز پڑھنے کی اجازت نہ دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ گجرات کے عوام اس امر کے گواہ ہیں کہ جن حضرات نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے پیش کیا' انہیں پرامن طور پر تھانے لے جایا گیا اور بعد میں جیل منتقل کر دیا گیا' جہاں انہیں تمام لوگوں کو ملنے کی اجازت دی گئی اور کوئی پابندی نہیں لگائی گئی۔

قبول اسلام

جامع مسجد ملک وال کے ایک مرزائی مشرف نے سینکڑوں افراد کے سامنے اسلام قبول کر لیا اور کہا کہ حضرت رسول اکرمؐ آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کسی دوسرے نبی کو ماننے والے کافر ہیں۔ بعد ازاں انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو فوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

مرزائی کا قبول اسلام

جہانیاں۔ مقامی نئی کالونی کے محمد طفیل نے گزشتہ روز مقامی مسجد رحمانیہ کے خطیب مولانا محمد سلیمان طارق کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ محمد طفیل نے بتایا کہ وہ غریب آدمی ہے اور سات سال قبل اس نے مالی پریشانی سے تنگ آ کر مرزائیت کو قبول کر لیا تھا' جس کے بعد اسے ہر ماہ یک صد روپے ملتے رہے' لیکن ان پیسوں کے باوجود اس کا ضمیر مطمئن نہ ہوسکا اور بالآخر اسے مرزائیت کے باطل ہونے کا یقین ہوگیا۔ محمد طفیل نے مسجد میں موجود افراد کی موجودگی میں اعلان کیا کہ "سچا مذہب صرف اسلام ہے اور رسول اکرمؐ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ مرزا جھوٹا نبی ہے' مرتد ہے' کافر ہے"۔ اس موقع پر تمام مسلمانوں نے دعا کی کہ اللہ اسے دین حق پر قائم رہنے کی توفیق دیں۔

کراچی

پلازا کوارٹرز کے موٹر گاڑیوں کے پرزوں کے تاجروں نے منگل کو اجتماعی

ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پولیس نے آج بعد دوپہر ان کے علاقے کے چار تاجروں کو غیر قانونی طور پر گرفتار کر لیا۔ آٹو موبائیل سپئیر پارٹس ڈیلرز اینڈ امپورٹرز ایسوسی ایشن کے چیئرمین مسٹر ایس ایم انعام نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ پولیس نے ان چار تاجروں کو پلازا کوارٹرز کی کچھ دکانوں سے قادیانیوں کے خلاف پمفلٹ دستیاب ہونے کے بعد گرفتار کیا۔ انہوں نے کہا کہ گرفتار شدگان کو پہلے پریڈی پولیس اسٹیشن لے جایا گیا اور اس کے بعد پولیس انہیں آرٹلری میدان پولیس اسٹیشن لے گئی۔ چار گھنٹے کے بعد ان کو رہا کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ ایسوسی ایشن نے حکام کو پولیس کی اس زیادتی سے آگاہ کر دیا ہے اور منگل کو احتجاجاً کاروبار بند رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اسلام آباد

گزشتہ روز مرچنٹس ایسوسی ایشن اسلام آباد کا ایک اجلاس زیر صدارت مسٹر نعیم حیدری مالک صدر ایسوسی ایشن منعقد ہوا۔ اجلاس میں حکومت سے اپیل کی گئی کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے اور انہیں تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ مرزائیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے اور ان کے اداروں کی اشیا کوئی تاجر فروخت نہیں کرے گا اور نہ ہی مرزائیوں سے کوئی لین دین کیا جائے گا۔ ادھر سی ڈی اے بار ٹیکلر ایمپلائز یونین' طالب علم لیڈر عبادالرحمٰن لودھی' مجلس اشاعت التجوید القرات' مجلس اخوان الحفاظ' جامعہ رحمانیہ کیسرا بازار کے علیحدہ علیحدہ بیانات میں مذکورہ مطالبات کی پرزور حمایت کی گئی ہے۔

کیمبل پور

مجلس ختم نبوت کیمبل پور کی مجلس عاملہ کے صدر خطیب مرکزی جامع مسجد قاری خلیل احمد نے کہا ہے کہ ان کی تحریک پرامن طور پر اس وقت تک جاری رہے گی' جب تک مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا جاتا۔

گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ میں طلبا کا ایک اجلاس یونین کے صدر طارق

کو غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے۔ اجلاس میں اس تحریک کے سلسلے میں گرفتار کیے جانے والے طلبا کی رہائی کا مطالبہ بھی کیا گیا۔

سودگ کالی ساگری کی مرکزی جامع مسجد میں تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں ایک جلسہ عام مولانا حاجی حیات علی شاہ کی صدارت میں منعقد ہوا' جس سے سعود طاہر حنفی' ساجد اقبال اور امیر حسین نے خطاب کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کے سربراہ مرزا ناصر احمد کو گرفتار کیا جائے۔ اسلامی جمعیت طلبا پاکستان جہلم کے ناظم عارف حسین بھٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت مرزائیوں کا مسئلہ حل کرتے ہوئے گرفتار کیے جانے والے طلبا کو فوری رہا کرے۔

آزاد کشمیر

ورلڈ اسلامک مشن آزاد کشمیر نے سانحہ ربوہ پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ سرور کائنات' کو آخری نبی نہ ماننے والوں کو دائرۂ اسلام سے خارج کیا جائے۔ تحریک ختم نبوت بنوں کی مجلس عاملہ کا اجلاس مولانا حضرت علی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قومی اسمبلی میں احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے لیے قرارداد کی بجائے بل پیش کیا جائے۔ آل پاکستان قائد اعظم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے مرکزی صدر سید شوکت علی کاظمی اور دیگر عہدیداروں نے پاکستان بھر کے مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مرزائیوں کے خلاف جدوجہد کو جاری رکھیں۔

راولپنڈی

کھوئی رٹہ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالعزیز ہاشمی اور مولانا عبداللہ جتوئی نے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کے ٹولے کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر انہیں کلیدی اسامیوں سے ہٹا کر پاکستان کو بیرونی اور اندرونی خطرات سے بچایا جائے۔ کوہاٹ کی جامع مسجد حضرت حاجی بہادر میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی' جس میں کہا گیا کہ مرزائی اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں۔ اس فتنے کو ختم کرنے کے لیے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

تنظیم دکانداران مغل آباد راولپنڈی کینٹ کے اجلاس میں مسٹر منظور احمد مغل صدر تنظیم نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے' ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے' گرفتار شدہ علما' طلبا اور رہنماؤں کو رہا کیا جائے۔ اجلاس میں پیر صاحب گولڑہ شریف کے انتقال کے سلسلے میں اظہار غم کرتے ہوئے فاتحہ خوانی کی گئی۔

ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن بنوں نے ایک قرارداد منظور کی ہے' جس میں مرزائیت کے مسئلے پر مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مطالبات کی بھرپور حمایت کی گئی۔

راولپنڈی۔ مقامی پولیس نے کل رات ایک بجے کے بعد جمعیت طلبا اسلام پاکستان کے صدر محمد اسلوب قریشی جمعیت پنجاب کے ناظم اعلیٰ عبدالمتین چوہدری اور لاہور جمعیت کے ناظم قاضی محمد اشرف کو گرفتار کر لیا ہے۔ ان کی گرفتاری اس وقت عمل میں آئی جبکہ وہ تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں ایک جلسہ میں تقریر کرنے کے بعد واپس گھروں کو جا رہے تھے۔ جمعیت طلبا اسلام پاکستان کے قائم مقام جنرل سیکرٹری سید مطلوب علی اور قائم مقام صدر جاوید ابراہیم پراچہ نے ان کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ مولانا بشیر احمد آف پنڈی کیمپ کو بھی ڈی پی آر کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ہارڈویئر ٹریڈر گروپ کے جنرل سیکرٹری مسٹر محمد ثناء اللہ قادری' مولانا محمد یوسف چشتی اور جمعیت العلمائے پاکستان راولپنڈی نے مولانا محمد بشیر احمد کی گرفتاری کی مذمت کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ انہیں فوری رہا کیا جائے۔

قادیانی فرقہ کے عقاید اور عبادات مسلمانوں کے عقاید کے منافی ہیں

''ان کی مسجد میں نماز پڑھنا ہرگز درست نہیں'' (جامع الازہر کا فتویٰ)

قاہرہ' ۳۰ جون (جنگ نیوز) جامعہ الازہر کے دارالافتا نے فتویٰ دیا ہے کہ قادیانی فرقہ کے عقاید اور عبادات مسلمانوں کے صحیح عقاید اور عبادات کے سراسر منافی ہیں' اس لیے ان کی مساجد میں نماز پڑھنا ہرگز درست نہیں ہے۔ ہالینڈ کے شہر

ایمسٹرڈم میں مصری سفارت خانے نے ایک مسجد تعمیر کرنے کا پروگرام بنایا تھا اور اس کا ہمہ پہلو جائزہ لینے کے بعد مصری وزیر خارجہ کی وساطت سے ازہر کے دارالافتا سے مسئلہ دریافت کیا تھا۔ دارالافتا نے اس کا تفصیلی جواب دیا۔ جامعہ ازہر کے دارالافتا سے جو سوالات کیے گئے تھے' وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) احمدی فرقے کے بارے میں جامعہ ازہر کی کیا رائے ہے۔ کیا اس فرقے کے لوگ مسلمان ہیں؟

(۲) ایسے مشکوک فرقوں کی مساجد کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ کیا احمدی فرقے کی مسجد میں عامتہ المسلمین نماز ادا کر سکتے ہیں؟

(۳) کیا ایمسٹرڈم میں احمدی فرقے کو مسجد تعمیر کرنے میں شرعاً مدد دی جا سکتی ہے؟

جامعہ ازہر کا جواب یہ ہے:

دارالافتا نے احمدی فرقے کے بارے میں ازہر کے سابق مرحوم ریکٹر شیخ الحضر حسین صاحب نے جو کچھ اپنی کتابوں میں لکھا ہے' مطالعہ کیا اور ان مضامین کا مطالعہ کیا ہے جو علما کی سپریم کونسل کے آرگن "نور الاسلام" (بابت رجب ۱۳۵۱ھ) میں شائع ہوئے تھے' ان سے یہ ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد نے خدا کے نبی اور اس کا فرستادہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اس نے لوگوں کو دھمکیاں دی تھیں کہ اگر وہ اسے نہیں مانیں گے تو ان کا انجام بہت برا ہوگا۔ اس نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ بھی کیا۔ اس کا یہ دعویٰ بھی تھا کہ اس پر باقاعدہ وحی نازل ہوتی ہے اور اس کی تحریریں اور خطبے وحی الٰہی ہیں۔ اس بات کو ثابت کرنے کے لیے اس نے قرآن کریم کی ایک آیت میں بھی تحریف کی ہے۔ مرزا غلام احمد کی کتابوں میں بکثرت ایسے دلائل پائے جاتے ہیں جو صریح کفر ہیں اور دین حق کے خلاف ہیں' اس لیے دارالافتا کی رائے میں احمدی فرقہ جو غلام احمد کا پیروکار ہے اور اسے قادیانی بھی کہا جاتا ہے' اس فرقے کا مذہب جھوٹا ہے' اس کے عقاید اور عبادات مسلمانوں کے صحیح عقاید اور عبادات کے سراسر منافی ہیں اور اس فرقے کا یہ دعویٰ کہ ان کے مبلغین پر وحی نازل ہوتی ہے اور ان میں سے نبی اور رسول ہوتے ہیں' جن سے اللہ تعالیٰ ہمکلام ہوتا ہے' ان

کی یہ خرافات قرآن اور سنت کے خلاف ہیں۔ نیز اس دعوے کے لحاظ سے قرآن کی اس آیت کے منکر ہیں جس میں فرمایا گیا ہے (ترجمہ) "لوگو! محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبین ہیں"۔

ان کا یہ دعویٰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت کے سراسر خلاف ہے جو بخاری میں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بنی اسرائیل کا حال یہ تھا کہ ان کی قیاوت انبیاء کرتے تھے۔ جب کوئی نبی مرجاتا تو دوسرا نبی اس کی جانشینی کرتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا"۔ نیز یہ روایت کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے عمارت بنائی اور خوب حسین و جمیل بنائی مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی پر اظہار حیرت کرتے تھے مگر کہتے تھے کہ اس اینٹ کی جگہ کیوں نہ پر کر دی گئی؟ تو وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبین ہوں"۔ (بخاری)

ایک اور حدیث شریف جو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں آیا اور میں نے انبیاء کے سلسلے پر مہر لگا دی"۔ (مسلم شریف) اس کے علاوہ اور بھی بہت سی احادیث متواترہ سے آپ کے آخری نبی ہونے کا ثبوت ملتا ہے لہٰذا پوری امت مسلمہ کا اس عقیدے پر اتفاق ہے اور آپ کا خاتم النبین ہونا بالکل واضح ہے اور ہر ایک کو یہ مسئلہ معلوم ہے' پس اس کا انکار کرنے والا کافر ہے' نیز ایسے فرقے اور اس کے ماننے والوں کی کسی لحاظ سے بھی مدد کرنا ناجائز ہے' خواہ وہ مسجد کی تعمیر کے لیے مدد طلب کریں یا کسی اور کام کے لیے۔ کیونکہ ان کی مسجدیں گمراہی اور فریب کاری کے اڈے ہیں اور مسلمانوں کی نئی پود کو شکار کرنے کے جال ہیں۔ یہ لوگ نوجوانوں کو دھوکہ دے کر وہاں لے جاتے ہیں اور ان کے ذہنوں کو گمراہ کن عقاید سے مسموم کر دیتے ہیں۔

قادیانیوں کی مسجدیں مسلمانوں کی مسجدیں ہوتے ہوئے مسجد ضرار کے حکم میں آتی ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مسلمانوں کو نقصان پہنچانے اور ان کے اندر تفریق برپا کرنے کے لیے تعمیر کی گئی تھی اور جس میں منافقین کی جماعتیں جمع

ہوتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد ضرار میں نماز پڑھنے سے منع کردیا اور اس مسجد کے تعمیر کرنے والوں کے خفیہ اور ناپاک ارادوں سے پردہ کشائی کی' البتہ نماز ہر پاک زمین پر دنیا کے ہر حصہ میں ادا کی جا سکتی ہے' جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے تمام روئے زمین کو میرے لیے مسجد اور اس کی مٹی کو پاک بنا دیا ہے"۔ لیکن اس فرقے کی مساجد میں نماز جائز نہیں ہے کیونکہ انہوں نے اپنے پروپیگنڈے کے لیے مسجدوں کے نام پر اڈے بنا رکھے ہیں۔ ان اڈوں میں یہ اپنے جھوٹے مذہب اور باطل عقاید کی ترویج کرتے ہیں اور ہمارے نوجوان اور عامتہ المسلمین کو قادیانی بنانے کے لیے ان کے ذہنوں کو پراگندہ کرتے ہیں۔ اس لیے ان کی مساجد میں نماز پڑھنا ہرگز درست نہیں ہے۔ اسلامی شریعت کا یہ اصول ہے "حصول مصلحت پر ازالہ مفاسد کو ترجیح دی جائے گی"۔ (نوٹ : قرآنی آیات کی بے ادبی کے پیش نظر دارالافتا کے جواب میں صرف قرآنی آیات کا ترجمہ دیا گیا ہے)

("جنگ" کراچی' ۸جولائی)

جہلم

انجمن نوجوانان اسلام پاکستان کے صدر حافظ محمد اکرم زاہد نے کہا ہے کہ قادیانیت ملک و ملت کے لیے ایک عظیم خطرہ ہے۔ اگر اس کا فوری تدارک نہ کیا گیا تو حالات مزید خراب ہو جائیں گے۔ ان خیالات کا اظہار یہاں گزشتہ رات ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج جبکہ پاکستان کے ساتھ اسرائیل کا کوئی تعلق نہیں ہے' مرزائیوں کا اسرائیل میں مشن موجود ہے۔ وہاں سے اخبارات' رسالے شائع ہوتے ہیں۔ جس طرح عربوں کے لیے اسرائیل ایک ناسور کی حیثیت رکھتا ہے' اسی طرح پاکستان کے لیے ربوہ بھی ایک ناسور کی حیثیت رکھتا ہے۔

کراچی

"جسارت" کے نیوز ایڈیٹر کشش صدیقی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ آج رات حکومت سندھ نے تحفظ امن عامہ آرڈیننس کے تحت کراچی کے اردو روزنامہ "جسارت" کی اشاعت پر دو ماہ کے لیے پابندی عاید کر دی ہے۔ اس حکم کو

فوری طور پر نافذ کیا گیا ہے اور اخبار کی اشاعت بند کر دی گئی ہے۔ اس حکم میں‘ جو "جسارت" کے منیجنگ ایڈیٹر‘ ایڈیٹر اور پبلشر جناب حکیم اقبال حسین‘ جناب محمد صلاح الدین اور سید ذاکر علی کے علاوہ پرنٹر کے نام جاری ہوا ہے‘ کہا گیا ہے کہ حکومت سندھ کے لیے اس بات کے تعین کے بعد کہ اردو روزنامہ "جسارت" کی سرگرمیاں صوبہ سندھ میں امن عامہ کے منافی ہیں‘ اس پر دو ماہ کے لیے پابندی عاید کی جاتی ہے۔

قبول اسلام

گوالمنڈی‘ راولپنڈی میں مقیم دو بھائیوں محمد الیاس اور مقصود احمد ولد میاں شریف نے گوالمنڈی کی مسجد کے قاری عبدالمالک کے سامنے مرزائیت سے تائب ہونے کا اعلان کیا ہے۔

آزاد کشمیر

تنظیم علما آزاد کشمیر کے علما مولانا اختر کاشمیری‘ قاضی خورشید احمد‘ حافظ محبوب الحق‘ مولانا فضل کریم‘ مولانا مقبول الرحمٰن قریشی‘ میاں عبدالرحمٰن نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ پندرہ دن کے اندر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

تنظیم العلمائے اسلام پاک و کشمیر کے سیکرٹری جنرل مولانا اختر کاشمیری کو آج انارکلی پولیس نے دوبارہ گرفتار کر لیا۔

بھٹو اپنے وعدے پر قائم ہیں!

وزیر اعظم بھٹو نے بنگلہ دیش کے دورے سے واپسی پر سفر کی تکان دور کرنے کا بہانہ بنائے بغیر بجٹ پر بحث کے فوراً بعد قادیانیوں کا مسئلہ ایوان میں پیش کر دیا ہے چنانچہ ایوان نے متفقہ طور پر اس مسئلہ پر حکمران پارٹی کی ایک تحریک اور حزب اختلاف کی ایک قرارداد کو ایوان کی ایک خاص کمیٹی کے سپرد کر دیا ہے۔ یہ خاص کمیٹی ساری قومی اسمبلی پر مشتمل ہوگی۔ چنانچہ اسمبلی کا اجلاس دو ہفتے کے لیے ملتوی

ہوگیا ہے اور ایوان کی اس خاص کمیٹی نے یکم جولائی سے سرکاری تحریک اور اپوزیشن کی قرارداد پر بیک وقت غور شروع کر دیا ہے۔ سرکاری تحریک اور اپوزیشن کی قرارداد میں فرق یہ ہے کہ سرکاری تحریک میں صرف ختم نبوت کے منکرین کے مسئلہ پر غور کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے' اس کے برعکس اپوزیشن کی قرارداد میں مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کو ختم نبوت کا منکر قرار دیتے ہوئے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اپوزیشن کی قرارداد زیادہ موزوں اور حقیقت پسندانہ ہے۔ انگریزی محاورے کے مطابق اپوزیشن نے سانڈھ کو سینگوں سے پکڑنے کی کوشش کی جبکہ حکومت نے صرف اس کی دم کو چھیڑا ہے۔ بہرحال وزیر قانون مسٹر پیرزادہ نے "اصولی طور پر" نہ صرف اپوزیشن کی قرارداد پر کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ اس کا "خیر مقدم" کیا ہے۔ ہمیں یقین ہے اگر حالات سازگار رہے اور مرزائی کوئی بہت بڑا فساد یا لڑائی جھگڑا کروانے میں کامیاب نہ ہوئے تو قومی اسمبلی انشاء اللہ تعالیٰ اپوزیشن کی قرارداد کو مفہوم میں تبدیلی کیے بغیر معمولی رودبدل کے بعد متفقہ طور پر منظور کر لے گی۔ قومی اسمبلی میں یہ ایشو لے جانے سے پہلے مرکزی اسمبلی میں پیپلز پارٹی کا گروپ اسمبلی میں اپنے اتحادی ارکان سمیت وزیر اعظم بھٹو کی صدارت میں اس مسئلہ پر غور کے لیے اکٹھا ہوا تھا۔ حاضرین کی غالب اکثریت سواد اعظم کے موقف کی پرجوش حامی تھی۔ چنانچہ وزیر اعظم بھٹو نے بھی اپنے وعدے پر قائم رہتے ہوئے ان سے کہا کہ یہ تمہارے ایمان کا مسئلہ ہے' تم قومی اسمبلی میں جا کر اپنے ضمیر کی آواز کے مطابق اس کا فیصلہ کرو۔

اب قومی اسمبلی کو بطور سب کمیٹی اس مسئلہ پر پندرہ جولائی سے پہلے پہلے غور کر کے اپنی سفارشات پیش کرنی ہیں۔ اپوزیشن اور حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے ارکان اسمبلی' جو علمائے دین بھی ہیں' ان کا یہ فرض ہے کہ وہ کوئی وقت ضائع کیے بغیر اس سب کمیٹی میں عام ارکان کی صحیح رہنمائی فرمائیں اور بقول وزیر اعظم بھٹو کوئی "خوبصورت فیصلہ" کرنے میں ان کی مدد کریں۔ عام خیال یہ ہے کہ یہ مقصد حاصل کرنے کے لیے قومی اسمبلی کو آئین میں ترمیم کرنی پڑے گی' بہرحال یہ درد سر

وزیر قانون اور آئین کے ماہر اسمبلی میں موجود دوسرے بزرجمہوں کا ہے' قوم تو صرف نتیجہ میں دلچسپی رکھتی ہے۔

مرزائیوں کی حامی لابی نے عامتہ المسلمین کو ڈرانے کے لیے یہ پراپیگنڈا اور کھسر پھسر شروع کی ہوئی ہے کہ اس طرح:

(۱) مرزائی ففتھ کالمسٹ اور وطن دشمن بن جائیں گے۔

(۲) تمام سروسز میں ان کی بھرمار ہے' انھیں کہاں کہاں سے نکالا جائے گا۔

(۳) یہ منافقت سے کام لیتے ہوئے "مسلمان" کہلانا شروع کر دیں گے۔

(۴) باہر کی "مہذب" دنیا ہمیں "انتہا پسند مذہبی جنونی" سمجھنا شروع کر دے گی۔

(۵) اور خبر نہیں کیا قیامت آ جائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ قادیانی مسئلہ دور غلامی کی یادگار ہے۔ اگر ہم غلام نہ ہوتے تو یہ مسئلہ کبھی پیدا نہ ہوتا۔ گزشتہ تیرہ سو سال میں کسی بھی آزاد اسلامی یا مسلمان ملک میں یہ مسئلہ پیدا نہیں ہوا۔ کسی بھی اسلامی یا مسلمان ملک میں کسی دیوانے یا پاگل نے بھی دعویٰ نبوت کی جرات نہیں کی۔ ایران میں بہائی مذہب کے بانی کا جو حشر ہوا' اس سے کون ناواقف ہے؟ بہاء اللہ نے خود ہی اپنے آپ کو اسلام سے خارج کر لیا۔ مسلمان کہلانے کی اسے بھی جرات نہ ہوئی لیکن ایران نے اس کے باوجود اسے یا اس کے مقلدین کو برداشت نہ کیا۔ ہمیں افسوس ہے کہ آزادی کے بعد ۲۶' ۲۷ سال تک ہم نے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش نہ کی' حالانکہ ہم نے یہ ملک اللہ' رسولؐ اور اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا۔ اگر ختم نبوت ہمارا جزو ایمان ہے تو رسول کریمؐ کو خاتم النبین ماننے کے بعد ختم نبوت کی مختلف تاویلیں کرتے ہوئے دعویٰ نبوت کرنے والے اور اس جھوٹی نبی کی امت کے لیے پاکستان میں کیا جگہ رہ جاتی ہے؟ یہ پنجاب کی بدقسمتی تھی کہ یہ پودا اس سرزمین میں ہی لگ سکا اور اس نے یہیں نشوونما پائی۔ یہ پنجابیوں کی مذہب کے معاملے میں سادہ لوحی اور اسلام کی طرف سے عطا کردہ فراخدلی کا نتیجہ تھا کہ انگریز کا یہ خود کاشتہ پودا تناور درخت بن گیا۔

کسی کلمہ گو کو کافر یا غیر مسلمان قرار دینا واقعی گناہ کبیرہ سے کم تر فعل نہیں

ہوسکتا' لیکن سوال یہ ہے کہ حضورؐ ختمی مرتبت کو خاتم النبین تسلیم کرنے کے بعد مرزا غلام احمد کو اللہ تعالٰی کا فرستادہ نبی ماننے والے کلمہ گو مسلمان کہلا بھی سکتے ہیں؟ یہ ہماری فراخ دلی ہے یا دینی بے حمیتی کہ آج سر ظفراللہ یہ کہنے کی جرات کر رہا ہے کہ اسے مسلمان نہ ماننے والے کروڑوں مسلمان خود کافر ہیں۔

اب ہم مندرجہ بالا سوالات کے جوابات کی طرف آتے ہیں:

(۱) ہمیں یقین ہے موجودہ بحث کے نتیجہ کے طور پر مرزائیوں کی اکثریت برضا و رغبت اپنی مرضی سے اسلام قبول کر لے گی۔ اگر انہیں حضرت رسول کریمؐ اور مرزا غلام احمد کی غلامی میں سے کسی ایک کی غلامی کا انتخاب کرنا پڑا تو وہ یقیناً رضاکارانہ طور پر رسول اکرمؐ کی غلامی بخوشی قبول کریں گے۔ بہرحال اسلام کے اندر اس نقب زنی کا خاتمہ تو ہو جائے گا۔

(۲) اگر گزشتہ دو سال میں اس ملک میں ہزاروں سرکاری ملازمین کو بغیر کسی نوٹس' دلیل اور اپیل کے نکالا جا سکتا ہے تو سروسز میں اپنی آبادی سے زیادہ نمائندگی حاصل کر لینے والے مرزائیوں کو فارغ کیوں نہیں کیا جا سکتا؟ اور ان کی علیحدگی سے کون سا خلا پیدا ہو جائے گا جو پر نہیں ہو سکے گا؟ بہرحال آئندہ انہیں اپنے حق سے زیادہ غصب کرنے کا موقع تو نہیں ملے گا!

(۳) اگر کوئی قادیانی منافقت سے کام لیتے ہوئے "مسلمان" کہلاتا ہے تو یہ اس کے ضمیر کا مسئلہ ہے۔ آخر آج بھی تو وہ مسلمان ہی کہلا رہے ہیں جبکہ مسلمان انہیں مسلمان نہیں سمجھتے اور وہ مسلمانوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ بہرحال بیرونی دنیا میں تو یہ تاثر ختم ہو جائے گا کہ غلام احمدی بھی مسلمان ہیں اور رسول عربیؐ کے غلام بھی مسلمان ہیں۔

(۴) "مہذب دنیا" سے ہمیں ضرور مذہبی رواداری کا سرٹیفکیٹ حاصل کرنا ہے؟ آج سر ظفراللہ کے آقا و مولا انگریز بہادر آئرلینڈ میں کیا کر رہے ہیں؟ وہاں رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ عیسائیوں میں جنگ کی نوعیت سیاسی ہے یا مذہبی؟ کیا "سیکولر" برطانیہ میں کوئی حکمران ایسا بھی ہو سکتا ہے جس کا تعلق برطانوی کلیسا کی بجائے کیتھولک یا کسی دوسرے عیسائی فرقہ سے ہو؟

حقیقت یہ ہے کہ ہمیں مذہبی رواداری کا سبق دینے والے خود بڑے تنگ دل مذہبی ہیں۔ ہمارے حکمران باہر جاتے ہیں تو جمعہ کی نماز بھی ادا نہیں کرتے لیکن ملکہ برطانیہ یا ان کے شوہر نامدار کسی اسلامی ملک کے دورے پر بھی جائیں تو اتوار کے روز چرچ جانا نہیں بھولتے۔ انگریزوں سمیت کوئی مہذب یورپی قوم صلیبی جنگوں میں صلاح الدین ایوبیؒ کے ہاتھوں شکست کو ابھی تک فراموش کر سکی ہے؟

مسلمان کا مذہبی رواداری میں کوئی جواب نہیں۔ اگر ان میں رواداری نہ ہوتی تو آج مشرق وسطیٰ میں یہودی مسئلہ پیدا نہ ہوتا اور نیم براعظم میں مسلمان کو ہندو غلبہ کے مسئلہ کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ اور تو اور، آج ہم قادیانی مسئلہ سے دوچار نہ ہوتے۔

ہم تو مسٹر بھٹو سے یہی عرض کریں گے کہ وہ اللہ کا نام لے کر اس نیک کام کو بیانگ دہل کر ڈالیں۔ اس کے منطقی نتائج سے نبٹنے کی بھرپور تیاری کریں۔ قادیانی مسئلہ کا ہر میدان میں ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ عرب افریقہ میں اس محاذ پر کرنل قذافی اور کالے افریقہ میں عدی امین ایسے مسلمان مجاہدوں سے اس فتنہ سے نبٹنے کی درخواست کریں اور پاکستان میں یہ کارنامہ سرانجام دینے کے بعد بابر کی طرح خود جام و صبو کو توڑ کر پاکستان کو اقبالؒ کا پاکستان بنانے کے لیے میدان عمل میں کود پڑیں اور اس ملک کو اتنا مضبوط بنا دیں کہ روس اور اس کے طفیلیوں کو اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرات نہ ہو۔ (اداریہ ”نوائے وقت“ لاہور، ۲ر جولائی ۷۴ء)

۳ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

راولپنڈی

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے نائب صدر اور قومی اسمبلی کے رکن مولانا عبدالحق نے تمام ارکان قومی اسمبلی سے اپیل کی ہے کہ وہ قادیانیوں کے مسئلہ کے بارے میں اپنی سفارشات ۱۵ر جولائی تک مرتب کرلیں کیونکہ اس مسئلہ میں تاخیر

ملک و ملت کے لیے نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔ انہوں نے عوام الناس سے اپیل کی ہے کہ وہ مجلس عمل کی ہدایات کے مطابق اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔

جامع مسجد کیرج فیکٹری اسلام آباد میں بعد نماز عشاء مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان اجلاس ہوا' جس میں علما کرام نے خطاب کیا۔ آخر میں حافظ محمد اسحاق خطیب مسجد نے ایک قرارداد پیش کی' جس میں مطالبہ کیا گیا کہ ممبران اسمبلی کو عوام کے مطالبے اور شریعت مصطفیٰؐ کا احساس کرتے ہوئے اپنا فرض منصبی ادا کرنا چاہیے اور مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے میں قرارداد کی تکمیل حمایت کرنی چاہیے۔ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ موجودہ حالات کے پیش نظر علماء کرام اور طلبا کو بلا تاخیر رہا کیا جائے۔

میلاد کمیٹی انجمن فدایان مصطفیٰؐ کے زیر اہتمام جامع مسجد نیو کٹاریاں سیٹلائٹ ٹاؤن میں ختم نبوتؐ کے سلسلہ میں جلسہ عام سے مولانا بشیر احمد چشتی' مولانا الف دین اور مولانا محمد مسکین کے علاوہ دیگر مقامی علما نے خطاب کیا۔ اجلاس میں حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بارے میں عوام کے جذبات کا احترام کرے۔

جماعت اسلامی صوبہ سرحد کے امیر جناب ارباب محمد سعید خان اور صوبہ پنجاب کے نائب امیر مولانا فتح محمد نے آج ایک مشترکہ بیان میں مرکزی مجلس عمل اور ارکان قومی اسمبلی کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ حزب اختلاف کے ارکان نے قومی اسمبلی میں جو قرارداد پیش کی ہے' وہ ملت کے جذبات کی آئینہ دار ہے۔ اسمبلیوں کے باہر بھی تحریک پوری قوت سے جاری رکھی جائے گی۔ جماعت کے رہنماؤں نے قومی اسمبلی کی کمیٹی سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا بلَ جلد از جلد ایوان میں پیش کیا جائے۔ انہوں نے حکمران پارٹی سے مطالبہ کیا کہ ملت اسلامیہ کے مطالبے تسلیم کرنے میں وہ ہرگز روڑے نہ اٹکائے' بصورت دیگر انہیں مسلمانوں کے اجتماعی غیظ و غضب سے دوچار ہونا پڑے گا۔

ملتان کے نزدیک قادیانیوں کا مسلح حملہ

۸ مسلمان زخمی ہوگئے' ۵ مسلمان گرفتار

ملتان سے ۱۲ میل دور بازار کوٹھے والا کے قریب شاہ جیون سنگھ میں قادیانیوں نے مسلمانوں پر پستول' برچھی اور کلہاڑیوں سے حملہ کر کے آٹھ مسلمانوں کو زخمی کر دیا' جن میں دو شدید زخمی ہیں۔ زخمیوں کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ عینی شاہدوں کے مطابق بستی رام سنگھ کے شاہ محمد کو شاہ جیون سنگھ کے قادیانی مشتاق سے قرض کی رقم وصول کرنی تھی۔ گزشتہ شام شاہ محمد نے اپنے پیسوں کا تقاضا کیا تو مشتاق نے شاہ محمد کو گالی دی' جس پر محمد یوسف نے گالی دینے سے منع کیا' اس پر مشتاق قادیانی نے محمد یوسف سے کہا کہ ہم تمہاری خبر لینے کے لیے پوری طرح تیار ہیں۔ انہوں نے پیسے دینے سے انکار کیا اور بدکلامی کی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے قادیانی ساتھیوں کو آواز دی' جو پستول' برچھی اور کلہاڑیوں سے مسلح ہو کر موقع پر پہنچ گئے۔ محمد یوسف نے یہ صورت حال دیکھ کر اپنے رشتہ داروں کو آواز دی' جو قریب ہی کنویں پر موجود تھے۔ وہ وہاں پہنچ گئے۔ کیونکہ قادیانی مسلح تھے' انہوں نے حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں آٹھ افراد زخمی ہوگئے۔ شاہ محمد اور محمد شریف شدید زخمی ہیں۔ انہیں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ پولیس نے اقدام قتل اور دیگر الزامات کے تحت دونوں گروہوں کے خلاف مقدمات درج کر لیے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پولیس نے قادیانیوں کی بجائے ۵ مسلمان افراد کو مختلف دفعات کے تحت گرفتار کر لیا ہے۔

کراچی

جماعت اسلامی سرکل سعود آباد کھوکھرا پار کے اجتماع میں ایک قرارداد منظور کی گئی' جس میں اس بات پر تعجب کا اظہار کیا گیا ہے کہ دستور میں ختم نبوت کی شرط شامل کرنے اور وزیر اعظم کے اس اعلان کے باوجود کہ جو ختم نبوت پر عقیدہ نہ رکھے' وہ مسلمان نہیں۔ حکومت مسلمانوں کے متفقہ مطالبے کو منظور کرنے میں ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ پنجاب اور سندھ اسمبلیوں میں قادیانیوں کے خلاف قرارداد پیش کرنے سے روکنے اور علماء اور طلبا کی گرفتاریوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کی نیت درست نہیں ہے۔ اجتماع نے حکومت پر واضح کیا

کہ مسلمان اب اس مسئلہ پر فریب کھانے کے لیے تیار نہیں۔ اجتماع نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ مرزا ناصر احمد اور ظفراللہ خاں سے بازپرس کی جائے' قادیانیوں کو فوراً غیر مسلم اقلیت قرار دے کر انہیں کلیدی عہدوں سے علیحدہ کیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ مسجد اقصیٰ ایچ ایریا کھوکھرا پار میں ایک اجتماع منعقد ہوا' جس میں منظور کی جانے والی قرارداد میں کہا گیا ہے کہ قادیانی قطعی طور سے کافر ہیں اور انہیں ملک میں کسی بھی اہم عہدے پر فائز رہنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اگر اس مسئلہ کا مسلمانوں کے متفقہ دینی عقیدے کے برعکس کوئی نیا حل پیش کیا گیا تو مسلمان خود ہی اس مسئلہ کو حل کر لیں گے۔ جمعیت العلماء پاکستان نیو کراچی کے زیر اہتمام ایک جلسہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر کلیدی عہدوں سے برطرف کرنے' ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے' ظفراللہ خاں اور مرزا ناصر احمد پر ملک دشمن پروپیگنڈا کرنے کے الزام میں مقدمہ چلانے کا مطالبہ کیا گیا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام رقیہ پلاٹ ڈرگ کالونی نمبر ۲ میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جلسہ میں کراچی مجلس کے مبلغ مولانا محمد شریف احرار نے قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ علاقہ کے عوام نے ختم نبوت کے سلسلہ میں ہر قسم کی قربانی کا عہد کیا۔ مرکزی جماعت اہلسنت کے زیر اہتمام عوامی رابطہ مہم کے سلسلہ میں جامع مسجد غوثیہ آگرہ تاج کالونی میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے صوفی ایاز خاں نیازی نے کہا کہ جس طرح اسرائیل' عرب مسلمانوں کے لیے ناسور بنا ہوا ہے' اسی طرح قادیانیت پاکستان میں ایک ناسور ہے اور اگر آج متحد ہو کر اس ناسور کا خاتمہ نہیں کیا گیا تو ملت اسلامیہ مزید نقصانات اٹھاتی رہے گی۔

انہوں نے کہا کہ ملک و ملت کا استحکام اسی میں ہے کہ حکومت کو اس بات پر مجبور کر دیا جائے کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے' اس لیے کہ مسلمانوں کا یہ دشمن روز اول سے قادیان کو ربوہ سے ملا کر قادیانی اسٹیٹ بنانے کی کوششوں میں لگا ہوا ہے تاکہ دوسرا اسرائیل وجود میں آ سکے۔ بزم ضیائے قادریہ کے زیر اہتمام اورنگی ٹاؤن میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے بزم کے ناظم اعلیٰ محمد عبداللہ

قادری نے مطالبہ کیا کہ حکومت قادیانیوں کو بلا تاخیر غیر مسلم اقلیت قرار دے۔ ایس ایم گورنمنٹ کامرکاس کال اسٹوڈنٹس یونین کے جنرل سیکرٹری محمد ظہیر الاسلام نے ایک بیان میں اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ اسلامی ملک ہونے کے باوجود قادیانی مسئلہ کے حل میں تاخیر سے کام لیا جا رہا ہے۔ انہوں نے قادیانیوں کو بلا تاخیر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ انجمن طلبا اسلام کراچی کے جوائنٹ سیکرٹری احسان اللہ صدیقی نے نور مسجد ڈرگ کالونی میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور انجمن کے رہنماؤں کو رہا کیا جائے۔

جمعیت علماء پاکستان کے رہنما اور رکن سندھ اسمبلی مولانا محمد حسن حقانی نے طالب علم رہنماؤں کی گرفتاری کی شدید مذمت کی ہے۔ ایک بیان میں انہوں نے کہا ہے کہ ایک طرف تو حکومت بلند بانگ دعووں کے ذریعے اپنے آپ کو اسلام اور نبی کریمؐ کا خیرخواہ ظاہر کر رہی ہے اور دوسری طرف وہ ان طلبا کے کے لیے ظالمانہ پالیسی اختیار کر رہی ہے جو نبی آخر الزماںؐ کے تقدس کے لیے دستور میں ترمیم کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس کھلے ہوئے تضاد سے حکومت کے عزائم کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ مولانا حقانی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اسلامی جمعیت طلبا کے ناظم اعلیٰ ظفر جمال بلوچ جمعیت علماء پاکستان کے نائب صدر علامہ محمود شاہ گجراتی اور انجمن طلبا اسلام کے اقبال اظہری سمیت دیگر طالبعلم رہنماؤں کو رہا کیا جائے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد شریف احرار نے ایک اخباری بیان میں ختم نبوت کے دفتر کا ٹیلیفون دوبارہ خراب کرنے پر شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ دفتر کا ٹیلیفون بار بار خراب کرنا شاید قادیانیوں کی ہی ایک سازش ہے۔ انہوں نے کہا اس سے قبل ختم نبوت کے دفتر کا ٹیلیفون اتنی جلدی کبھی خراب نہیں ہوا۔ مولانا نے حکومت سندھ سے مطالبہ کیا کہ وہ مذکورہ دفتر کا ٹیلیفون بار بار خراب کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرے۔

لاہور

پنجاب ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس اعظم ریاض حسین نے آج پنجاب اسٹوڈنٹس کونسل کے چیئرمین جاوید ہاشمی کی ضمانت قبل از گرفتاری عبوری طور پر منظور کر لی۔ جاوید ہاشمی نے درخواست میں کہا ہے کہ درخواست گزار کو جھوٹے مقدمات میں ملوث کرنا حکومت کا پرانا مشغلہ ہے۔ اب ایک بار پھر انہیں نظربند کرنے یا جھوٹے مقدمات میں الجھا کر گرفتار کرنے کے لیے پولیس سرگرم عمل ہے۔ درخواست گزار ایم اے کا امتحان دے رہا ہے جو کہ ۲ر جولائی سے شروع ہونے والا ہے۔ حکومت کی تازہ انتقامی کارروائی اس کے امتحانات کو متاثر کرنے کے لیے ہے' اس لیے حکم جاری کیا جائے کہ درخواست گزار کو نہ نظربند کیا جائے اور نہ ہی جھوٹے مقدمے میں ملوث کیا جائے تاکہ وہ امتحانات کے دوران خلل اندازی سے محفوظ رہے۔ فاضل عدالت نے درخواست گزار جاوید ہاشمی کو عبوری ضمانت دیتے ہوئے حکومت کے نام نوٹس جاری کر دیا ہے۔ آئندہ سماعت ۱۲ر جولائی کو ہوگی۔ درخواست گزار کی پیروی ملک محمد قاسم ایڈووکیٹ کر رہے تھے۔

کراچی

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبہ پر اسلامی جمعیت طلبا کی عوامی رابطہ مہم کے دسویں روز آج شہر کے مختلف مقامات پر قادیانیوں اور پولیس نے طالب علم رہنماؤں کو مساجد میں تقریر کرنے سے روکا۔ آج گارڈن پر اللہ والی مسجد میں جب ایک اجتماع سے جمعیت حلقہ گارڈن کے ناظم اظہر ثاقب خطاب کرنے والے تھے تو حسین ڈی سلوا میں رہنے والے قادیانیوں نے پولیس کو جا کر اطلاع دی کہ یہاں حکومت کے خلاف تقاریر کی جا رہی ہیں' لہٰذا ان تقاریر کو روکا جائے۔ اس اطلاع پر پولیس ان قادیانیوں کے ہمراہ مسجد میں پہنچی اور جمعیت کے ناظم کو ختم نبوت پر تقریر کرنے سے منع کیا۔ پولیس کے اس اقدام پر نمازیوں میں شدید اشتعال پھیل گیا اور انہوں نے پولیس کو غنڈوں سمیت مسجد سے باہر نکال دیا۔ واضح رہے کہ گزشتہ روز نیو کراچی میں بھی حکمران پارٹی کے افراد اور قادیانیوں نے پولیس کی مدد سے جمعیت کے ایک کارکن نعیم احمد کو زدوکوب کیا تھا۔ گارڈن پر اللہ والی مسجد میں سے پولیس کو

نکالے جانے کے بعد اظہر ثاقب نے تقریر کی۔

انہوں نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قومی اسمبلی سے زیادہ ہمیں اس ملک کے عوام پر اعتماد ہے اور عوام کا یہ فیصلہ ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ محمود آباد میں مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے ناظم حلقہ سعید احمد نے کہا کہ طلبا نے اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے اپنی تمام تر کوششیں اس بات پر صرف کی ہیں کہ اس نازک موقع پر عوام کو قادیانیوں کے عزائم سے آگاہ کیا جا سکے۔ ناظم آباد میں تین بڑے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے حلقہ کے ناظم فاروق احمد میمن نے کہا کہ حکومت بغیر کسی وجہ کے اس مسئلے کو طول دے رہی اور اس مسئلے کو حل کرنے کے بجائے التوا میں ڈال رہی ہے۔ جلسے سے جہاں زیب اور حامد اللہ نے بھی خطاب کیا۔

سمن آباد میں مختلف جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے جامعہ کراچی کے طالب علم مقصود مناظر اور مکرم علی خان نے کہا کہ ظفر جمال بلوچ کی گرفتاری سے حکومت کی قادیانیت نواز پالیسی کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ ملیر سعود آباد میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے حلقہ ملیر سٹی کے ناظم حسین حقانی نے کہا کہ ہمیں آستین کے سانپوں کو اپنی صفوں سے ہٹانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ قبل اس کے کہ حالات خراب ہوں' حکومت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے اور انہیں کلیدی عہدوں سے برطرف کرے۔ جلسے سے ظفر عالم طلعت نے خطاب کرتے ہوئے جمعیت کے ناظم اعلیٰ ظفر جمال بلوچ' پنجاب یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین کے صدر فرید پراچہ اور دیگر طلبا کی رہائی کا مطالبہ کیا۔

گجرات

جمعیت العلمائے پاکستان گجرات کے دو رہنماؤں مولانا اورنگ زیب اور صاحبزادہ سید احمد حسین شاہ نے اپنے ایک مشترکہ اخباری بیان میں گجرات کے علماء پر لاٹھی چارج و تشدد کی سخت مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گجرات کی انتظامیہ تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں گرفتار ہونے والے علماء اور دیگر رہنماؤں کے ساتھ

ناروا سلوک کر رہی ہے اور دیگر علماء کو خواہ مخواہ پریشان کر رہی ہے' جس کے پیش نظر عوام میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر وزیر اعلیٰ پنجاب نے بروقت مداخلت نہ کی تو ممکن ہے کہ حالات قابو سے باہر ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں ہونے والی گرفتاریاں عوام کے شدید ردعمل کا بین ثبوت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ حل کرانے کے لیے ہم خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے اور کسی قسم کا دباؤ برداشت نہیں کریں گے۔

راولپنڈی

جمعیت علمائے پاکستان (فیض الحسن گروپ) کے صدر صاحبزادہ فیض الحسن نے کہا ہے کہ میری پارٹی نے قادیانی مسئلہ کے حل کے لیے اپنی جدوجہد میں مزید اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں جلد ہی علماء کا ایک اجلاس بلایا جائے گا۔ آج اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ اس مسئلے کے بارے میں میری پارٹی کا موقف اس بات سے پوری طرح واضح ہوگیا ہے کہ اس کے دو ممبران قومی اسمبلی جناب غلام حیدر بھروانہ اور صاحبزادہ نذیر سلطان نے قادیانی مسئلہ سے متعلق قومی اسمبلی میں پیش کی جانے والی حزب اختلاف کی قرارداد پر دستخط کیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میری پارٹی کے خیالات مجلس عمل تحفظ ختم نبوت میں شامل مختلف مذہبی گروپوں کے خیالات سے ہم آہنگ ہیں لیکن یہ بات افسوسناک ہے کہ اس کے باوجود میری پارٹی کو مجلس عمل میں شامل نہیں کیا گیا' جس کی وجہ صرف یہ ہے کہ بعض عناصر میری پارٹی کے مفادات کو نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت علمائے پاکستان کی تمام شاخوں نے تحریک میں بھرپور حصہ لیا ہے اور ہم مقصد کے حصول تک اپنی جدوجہد آئینی طور پر جاری رکھیں گے۔ دریں اثناء پارٹی نے نائب صدر قاضی محمد اسرار الحق کی قیادت میں ایک بارہ رکنی کمیٹی قائم کی ہے جو قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں ملک بھر میں رائے عامہ ہموار کرے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشاد ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں (الحدیث)

یہاں مرزائیوں کا داخلہ ممنوع ہے

مرزائی مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں (فتویٰ علمائے اسلام)

منجانب: لائل پور آٹو موبائیلز سپئیر پارٹس ڈیلرز ایسوسی ایشن' لائل پور

دکانوں پر آویزاں کتبے کا عکس

پروفیسر غفور احمد کا بیان

قومی اسمبلی میں جماعت اسلامی کے پارلیمانی لیڈر پروفیسر غفور نے کہا ہے کہ میں سرور کائنات کے غلام کی حیثیت سے یہ کہتا ہوں کہ اب دنیا کی کوئی طاقت قادیانی مسئلہ کے حل میں رکاوٹ نہیں ڈال سکتی اور جھوٹے نبی کو ماننے والے جسد ملی سے علیحدہ کر دیئے جائیں گے۔ وہ اسلام آباد کی مرکزی جامع مسجد میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ جلسہ سے مولانا عبدالرحیم اشرف' مولانا عطاء المنعم بخاری' مولانا علی غضنفر کراروی' رکن قومی اسمبلی مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری اور دوسرے رہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔ پروفیسر غفور احمد نے کہا کہ ارکان قومی اسمبلی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اس ہدایت پر سختی سے عمل کریں گے' جس میں آئین کے اندر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کے لیے واضح دفعات شامل کرانے کے لیے کہا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے موقف پر ڈٹے رہیں گے۔

مولانا عبدالرحیم اشرف نے کہا کہ قادیانی انسان ہیں' ہم ان کے جان و مال کے دشمن نہیں ہیں لیکن حضورؐ سے غداری کرنے والوں کو مملکت خداداد چلانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ انہوں نے بڑے دکھ کے ساتھ یہ بات کہی کہ مسلمان یہ محسوس کرتے ہیں کہ پاکستان میں [illegible]

جس طرح دینی اقدار کو نقصان پہنچایا گیا ہے' اسلام اور پاکستان کے خلاف سازشیں کی گئی ہیں' وہ بڑی اندوہناک داستان ہے۔ انہوں نے کہا کہ واقعہ ربوہ نے اس مسئلہ کے حل کی راہ نکال دی ہے۔

مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری نے کہا کہ آئین میں صدر اور وزیر اعظم کے لیے جو حلف نامہ تجویز کیا گیا ہے' وہ حزب اختلاف کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں بنیادی کردار ادا کیا ہے اور اب سندھ اور بلوچستان میں جو کچھ ہو رہا ہے' وہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ ممتاز شیعہ عالم مولانا علی غضنفر کراروی نے کہا کہ ہم نے پیپلز پارٹی کی حمایت کی تھی لیکن ہم نبی کریمؐ کی ناموس کے لیے ہر طاقت سے ٹکرانے کے لیے تیار ہیں۔ انہوں نے اس پر بھی اظہار افسوس کیا کہ بعض وکلا .... چند ٹکوں کی خاطر قادیانیوں کی وکالت کر رہے ہیں۔ مولانا علی غضنفر کراروی نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مسیلمہ کذاب کے خلاف جو اقدام کیا تھا' مرزا غلام احمد کا مناسب حل بھی وہی ہے۔

برطانیہ میں یوم تحفظ ختم نبوت منایا گیا

ظفراللہ اور مرزا ناصر پر مقدمے چلانے کا مطالبہ

ڈیوزبری (انگلینڈ) یکم جولائی (جسارت رپورٹ) جمعیت علماء برطانیہ کی اپیل پر پورے ملک میں گزشتہ جمعہ کو مسلمانوں نے یوم تحفظ ختم نبوت منایا۔ جمعیت کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالرشید ربانی کے مطابق اس موقع پر آئمہ مساجد نے جمعہ کے خطبات میں مسئلہ تحفظ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے' چودھری ظفراللہ خان اور مرزا ناصر احمد پر ان کے حالیہ تخریب پسندانہ بیانات کی بنا پر پاکستان میں مقدمات چلانے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں ملک بھر کی مساجد میں منظور کی جانے والی قراردادیں حکومت پاکستان کو روانہ کر دی گئی ہیں۔

کچھ اندیشے' کچھ امیدیں

سونپ دیا گیا ہے کہ ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے والوں کی اسلام میں حیثیت پر غور کیا جائے۔ اس سلسلہ میں ایوان میں حزب اختلاف کی طرف سے پیش کی جانے والی وہ قرارداد بھی' جس پر مجلس تحفظ ختم نبوت نے اطمینان کا اظہار کیا ہے' اس کمیٹی کے سپرد کر دی گئی ہے۔ کمیٹی کے قیام کے ساتھ ہی اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا گیا اور کمیٹی کی کارروائی کو خفیہ کر دیا گیا۔ کمیٹی کے کام کی تکمیل کی مدت کا تعین بھی نہیں کیا گیا۔ یہ سب کچھ حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے درمیان اسمبلی کے اجلاس کے دو گھنٹے کے تعطل کے وقفے میں ہونے والی بات چیت کے نتیجہ میں ہوا۔ کمیٹی کے قیام کی تجویز کو ایوان نے بالاتفاق منظور کیا اور اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہونے سے قبل وزیر قانون نے ایوان میں یہ اعلان بھی فرمایا کہ وزیر اعظم بھٹو کی نشری تقریر والا وعدہ پورا ہو گیا اور اب اسمبلی سے باہر مظاہرے ختم کر دیئے جائیں۔

ہم حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے درمیان دو گھنٹے کے وقفے میں ہونے والے تبادلہ خیال کی تفصیلات سے لاعلم ہیں اور باخبر بھی ہوں تو ہمارے لیے پنجاب اور سندھ اسمبلی میں حکومت کے رویہ کے بعد کسی خوش گمانی کی گنجائش پیدا کرنا فضول ہے۔ ہمیں بہرحال اندرونی مذاکرات سے لاعلم ہوتے ہوئے دور سے جو کچھ نظر آتا ہے' وہ یہ ہے کہ یہ فیصلہ اچھا نہیں ہے اور ہم اس پر اطمینان کا اظہار نہیں کر سکتے۔ اسمبلی کی اس کارروائی کے گردوپیش میں جو واقعات پیش آئے ہیں' ان کو پس منظر میں رکھا جائے تو خوش گمانی کا کوئی امکان دور دور نظر نہیں آتا۔ مسئلے کو سپریم کورٹ یا اسلامی مشاورتی کونسل میں نہ پہنچایا گیا تو کیا ہوا' پورے ایوان کو ایوان سے باہر کر کے اس کے سپرد اس انداز سے کیا گیا ہے کہ اس کے لیے کوئی فیصلہ کرنا ہی مشکل ہو جائے۔ پنجاب اسمبلی میں ایک قادیانی رکن اسمبلی نے تجویز پیش کی تھی کہ اس مسئلے پر مسلم تھنکرز اور قادیانی عالموں میں مباحثہ ہونا چاہیے۔ یہ تجویز قادیانیوں کا پسندیدہ حربہ ہے۔ وہ مباحثے اور مناظرے میں الجھا کر دوسرے مسائل کھڑے کر دیتے ہیں اور اصل معاملہ گول ہو جاتا ہے۔ اب بھی وہ یہی چاہتے تھے اور ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ان کی یہ تجویز روبہ عمل آ گئی ہے۔ اسمبلی کے ارکان کو اسمبلی سے باہر لا کر انہیں اس بحث میں لگا دیا گیا ہے کہ ختم نبوت کا انکار کرنے والوں کی

اسلام میں کیا حیثیت ہے۔ یہ خالص دینی مسئلہ ہے اور ارکان اسمبلی سب کے سب عالم دین نہیں ہیں۔ ان کا اس بحث میں پڑ کر سلامتی سے کسی نتیجہ پر پہنچنا ہمیں مشکل نظر آتا ہے۔ ایک طے شدہ مسئلے کی غیر طے شدہ حیثیت بھی تسلیم کرا لی گئی ہے۔ یعنی یہ کہ ابھی ختم نبوت سے انکار کرنے والوں کی اسلام میں حیثیت متعین کرنے کے لیے غور و فکر کی گنجائش ہے حالانکہ ہم اس سلسلے میں کوئی گنجائش نہیں پاتے اور یہ بات طے شدہ ہے کہ قادیانی غیر مسلم ہیں۔

کمیٹی کی کارروائی کو خفیہ رکھ کر کمیٹی کے اندر قادیانیوں یا ان کے ایجنٹوں کی موشگافیوں اور سرگرمیوں کو عوام کی نظروں سے تحفظ دے دیا گیا ہے۔ اس سے ایک خرابی یہ ہوگی کہ باہر اس قسم کی افواہیں پھیلائی جائیں گی کہ فلاں مسلمان نے قادیانیوں کی اس طرح حمایت کی اور فلاں نے اس طرح اور یوں ۵۳ء کی طرح حزب اختلاف کی جماعتوں کو ایک دوسرے سے بدظن کر کے انہیں باہم الزام اور جوابی الزام کی مہم میں الجھا دیا جائے گا۔ مدت کا تعین نہیں کیا گیا تاکہ کمیٹی کے اندر ہونے والے مناظروں کو لامتناہی طول دے کر اس کمیٹی بالالفاظ دیگر پوری اسمبلی کو فیصلے سے عاجز کیا جا سکے اور یوں اسمبلی کی ناکامی سے فیصلے کی ناکامی لوٹ کر پوری قوم پر عاید ہو جائے گی۔ وزیر قانون نے کہہ ہی دیا ہے کہ وزیر اعظم نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔ یعنی وزیر اعظم نے تو وعدہ پورا کر دیا' اب اگر کوئی ناکامی ہوئی تو وزیر اعظم کی نہیں' قوم کی ہوگی' قوم کے نمائندوں کی ہوگی۔ کیا اچھا جال ہے!

ہمارے لیے اس پوری کارروائی کے سلسلے میں خوش گمانی کے امکانات محدود ہونے کے اسباب یہ ہیں کہ اولاً ہمیں حکومت کا رویہ بدلا ہوا نظر آ رہا ہے۔ اگر کمیٹی اور کمیٹی کے ذریعے اسمبلی میں مفاہمت تک پہنچنا اور مسئلے کو طے کرنا مقصود ہے تو اسمبلی سے باہر یہ بے حساب گرفتاریوں کا کیا مطلب ہے؟ دوم یہ کہ پہلے تو پالیسی یہ بتائی گئی تھی کہ پیپلز پارٹی اپنے ارکان پر کوئی ڈسپلن عاید نہیں کرے گی' اب پارلیمانی پارٹی کا موقف طے کیے جانے کی خبر آئی ہے۔ کیا حزب اختلاف نے کمیٹی کی تشکیل پر سمجھوتہ کرنے سے قبل یہ معلوم کیا کہ پیپلز پارٹی نے اپنی پارلیمانی پارٹی کے لیے کیا موقف طے کیا ہے؟ آخر اس پارلیمانی پارٹی کے موقف کو صیغہ راز کیوں بنایا گیا ہے؟

اور پھر اسمبلی میں پیرزادہ صاحب کی یہ اپیل بھی محل نظر ہے کہ چونکہ وعدہ پورا ہوگیا لہٰذا اسمبلی سے باہر مظاہرے بھی بند کر دیئے جائیں۔ کیا مقصد یہی ہے کہ معاملے کو کھٹائی میں ڈال کر جوش ٹھنڈا کیا جائے اور تحریک ختم کر دی جائے؟ یہ ہمارے تاثرات اور اندیشے ہیں اور ہماری تمنا اور دعا یہ ہے کہ ہمارے یہ تاثرات اور اندیشے غلط ثابت ہوں اور اسمبلی اپنی تشکیل کردہ کمیٹی کے ذریعے اس نازک مسئلے کو حل کرنے میں کامیاب ہو۔ ہماری طرف سے ان تاثرات کے اظہار کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ ہم اس مسئلے کے حل میں رکاوٹ پیدا کریں۔ ہم اپنی اس تمنا کا اظہار کر چکے ہیں کہ ہم اپنے ان تاثرات اور اندیشوں کے غلط ثابت ہونے کے خواہش مند ہیں۔ ہم نے اپنے ان وسوسوں کا اظہار محض اس لیے کیا ہے کہ ہمارا نقطۂ نظر ریکارڈ پر آجائے اور اگر اس سے کسی ٹھوکر سے بچنے کی سبیل ہو جائے تو یہ بہتر ہی ہوگا۔

اہل وطن کو ہمارا مشورہ یہ ہے کہ وہ اس مطالبے کی حمایت میں اپنے پرجوش مظاہرے ضرور جاری رکھیں تاکہ ارکان اسمبلی اس مسئلے کی سنگینی سے غافل نہ ہونے پائیں۔ ارکان اسمبلی کے سروں پر رائے عامہ کی تلوار لٹکتی ہی رہنی چاہیے۔ البتہ مظاہروں کو کسی بھی صورت قادیانیوں کے خلاف تشدد کی راہ پر نہ لایا جائے۔ قادیانیوں کے جان و مال کے تحفظ کا کام خود مسلمان سنبھالیں تاکہ انہیں مظلوم بن کر عالمی رائے عامہ کی حمایت بٹورنے کا موقع نہ مل پائے کہ جس کی انہیں شدت سے ضرورت اور تلاش ہے۔ (اداریہ ”جسارت“)

پیپلز پارٹی اپنا موقف واضح کرے

سرکاری خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کی صدارت میں اتوار کے روز قومی اسمبلی کے کمیٹی روم میں پیپلز پارٹی کی پارلیمانی پارٹی کا اجلاس ہوا۔ اجلاس تقریباً ۴۰ منٹ جاری رہا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اجلاس میں ختم نبوت کے مسئلے پر ایوان میں اختیار کیے جانے والے موقف کے بارے میں فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس میں پیپلز پارٹی کی حامی جماعتوں کے نمائندوں نے بھی

شرکت کی۔ یہ خبر سرکاری ایجنسی سے جاری ہوئی ہے تو ظاہر ہے خوب چھان پھٹک کر شائع ہوئی ہوگی اور اس میں "خیال کیا جاتا ہے" والا ٹکڑا بھی غلط نہ ہوگا۔ تاہم اگر پیپلز پارٹی نے ختم نبوت کے سلسلے میں پارلیمانی پارٹی کا موقف طے کیا ہے تو یہ وزیر اعظم بھٹو کے اس اعلان کے بالکل برعکس ہے جو انہوں نے اپنی نشری تقریر میں کیا تھا اور جس میں کہا گیا تھا کہ اس مسئلہ پر پیپلز پارٹی کے ارکان پر کوئی پارٹی ڈسپلن عاید نہیں کیا جائے گا بلکہ انہیں اپنے ضمیر کی آزادی کے مطابق موقف اختیار کرنے کا حق ہوگا۔ ہم نے وزیر اعظم بھٹو کے اس موقف سے اختلاف کرتے ہوئے کہا تھا کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے پارٹی ڈسپلن کی قوت سے کام لے کر پارٹی کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بل کی حمایت میں استعمال کیا جانا چاہیے۔ اب اس خبر سے ظاہر ہے کہ پارٹی نے ختم نبوت پر پارلیمانی پارٹی کا موقف طے کیا ہے تو یہ گویا ہمارے مطالبے کی جزوی تکمیل ہے اور وزیر اعظم بھٹو نے اپنی اعلانیہ پالیسی کو بالاعلان واپس لے کر پارٹی ڈسپلن کی قوت استعمال کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے مگر یہ پتہ نہیں کہ یہ پارٹی ڈسپلن مسلمانوں کے مطالبے کی تکمیل کے لیے استعمال ہوگا یا قادیانیوں کو تحفظ دینے کے لیے۔ ہم مطالبہ کریں گے کہ پیپلز پارٹی بتائے کہ اس نے ختم نبوت کے مسئلے پر اپنی پارلیمانی پارٹی کے لیے کیا موقف طے کیا ہے؟ (شذرہ "جسارت")

یہ دو عملی کیوں؟

مقامی پولیس نے سندھ اسپیشل پولیس کی رہنمائی میں قادیانیوں کے خلاف پمفلٹ روکنے کے لیے مہم شروع کر دی ہے۔ کیوں؟ شاید اس لیے کہ سندھ میں سنسر کی پابندی برقرار ہے۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ کیا قادیانیوں کو اس پابندی کے باوجود گمراہ کن اشتہارات اخبارات میں چھپوانے کی آزادی ہے؟ اور مسلمانوں کو اس گمراہ کن مہم کا سدباب کرنے کے لیے پمفلٹ چھاپنے کی آزادی نہیں؟ قادیانیوں کے اشتہارات جو ہمارے خیال میں گمراہ کن ہیں' مختلف اخبارات میں چھپ رہے ہیں مگر ہم نے ان کے چھپنے پر کوئی اعتراض نہیں کیا کیونکہ ہم قادیانیوں سے آزادی اظہار

سلب نہیں کرنا چاہتے لیکن جب جوابی مہم کے لیے مسلمانوں کو پمفلٹ چھاپنے سے روکا جائے گا تو ہم قادیانیوں کے ان اشتہارات پر ضرور معترض ہوں گے اور حکومت سے یہ پوچھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ پابندی اور آزادی کا ٹریفک یکطرفہ کیوں ہے؟ کراچی پولیس اور کراچی انتظامیہ کے دو ذمہ دار منصب دار قادیانی ہیں۔ یہ بات ہمارے علم میں ہے۔ ہم حکومت سے پوچھنا چاہیں گے کہ یہ مہم کہیں ان قادیانی حکام کی اپنی کارگزاری تو نہیں؟ (ادارتی نوٹ "جسارت" ۳ر جولائی ۷۴ء)--- (نوٹ: اس کے بعد اخبار پر پابندی لگا دی گئی جیسا کہ آپ نے پہلے پڑھا ہے)

۴ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

کراچی

انجمن طلبا اسلام سندھ کا ایک اعلیٰ سطحی وفد ضلع تھرپارکر کے دورے پر روانہ ہوگیا ہے جہاں وہ قادیانیوں کے اثرات کا جائزہ لے گا اور وہاں پر ان کی سیاسی سازشوں اور منصوبوں کے بارے میں معلومات جمع کرے گا۔ وفد میں انجمن کے رکن شوریٰ محمد یعقوب قادری' سندھ کے سیکرٹری عثمان ہنکورو' کراچی کے ناظم حافظ محمد تقی اور کراچی کے ممتاز طالب علم رہنما شبیر مشرقی شامل ہیں۔ اس دورے کے بعد سندھ کی تمام شاخوں کے ناظمین' سیکرٹریز اور ارکان کا اجلاس ہوگا جس میں وفد کے ارکان رپورٹ پیش کریں گے۔ رپورٹ کی روشنی میں آئندہ کے لیے لائحہ عمل ترتیب دیا جائے گا۔

ککھڑ

جمعیت اہل حدیث کے ممتاز رہنما مولانا محمد عمر نے قادیانیوں کے خلیفہ مرزا ناصر احمد کو چیلنج کیا ہے کہ وہ ان کے ساتھ اکیس روز تک ایک بند کوٹھڑی میں محبوس رہیں اور اکیس روز تک دونوں کو کھانے پینے کی کوئی چیز فراہم نہ کی جائے۔ اکیس روز بعد جو اس عرصہ میں مرجائے اسے جھوٹا اور جو زندہ رہے اسے سچا تسلیم کر لیا جائے۔ یہ چیلنج انہوں نے گزشتہ روز یہاں جامع مسجد بوہڑ والی ککھڑ میں بعد نماز

عشا ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں کامل یقین ہے کہ وہ اپنے نبی کی صداقت اور نبوت آخر الزماں کے صدقے اکیس روز تک بغیر کھائے پیئے زندہ و سلامت رہ سکتے ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ

مرزائیوں کے خلاف سماجی بائیکاٹ کی مہم یہاں نکتہ عروج پر پہنچ گئی ہے۔ اس مہم کے تحت خطیب جامع مسجد غلہ منڈی مولانا الطاف کی قیادت میں نوجوانوں نے مشروبات کی دکانوں پر جا کر شیزان کی بوتلوں سے شربت سڑکوں پر انڈیل دیا۔ بوتلوں کی قیمت مولانا الطاف نے دکانداروں کو نقد ادا کی۔ اس موقع پر نوجوانوں نے "مرزائیوں کا بائیکاٹ کرو"۔ "مرزائیت مردہ باد" اور "مرزائیوں کو اقلیت قرار دو" کے نعرے لگائے۔ ایک جگہ تھانہ چٹیانہ کے ایس ایچ او ملک عبدالمجید نے مظاہرین کے بوتلیں توڑنے پر اعتراض کیا تو مظاہرین نے ان سے بھی مرزائیت کے خلاف نعرہ لگوا کر چھوڑا۔ شہر کی تمام دکانوں پر "مرزائی یہاں سے سودا خریدنے کے لیے نہ آئیں" کے طبع شدہ اشتہار بھی آویزاں کر دیئے گئے ہیں۔ بعض مرزائیوں نے غریب خاندانوں کے بچوں کو پیسے دے کر اشیا منگوانے کی سعی کی لیکن بچوں نے بھی انہیں سودا لا کر دینے سے انکار کر دیا۔

تاندلیانوالہ

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر تاندلیانوالہ میں قادیانیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ جاری ہے۔ دکانداروں' خوانچہ فروشوں اور دیگر کاروباری اداروں نے قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ دکانداروں نے مرزائیوں کے ہاتھ ہر قسم کی چیزیں فروخت کرنے سے انکار کر دیا ہے اور اپنی دکانوں پر نمایاں جگہ پر "یہاں مرزائیوں کا داخلہ ممنوع ہے" کے پوسٹر آویزاں کر رکھے ہیں۔ گزشتہ روز سے مسلمانوں سے اظہار تعاون کے طور پر تاندلیانوالہ کے خاکروبوں نے بھی مقامی قادیانیوں کے گھروں کی صفائی کرنے کے لیے ان کے ہاں جانے سے انکار کر دیا ہے۔ خاکروبوں نے یہ فیصلہ مسیحی برادری پنجاب کے صدر چودھری ناگا مسیح کی ہدایت پر کیا

ہے۔

شورکوٹ

آج شورکوٹ روڈ کے مسلمان ریلوے گارڈوں نے مرزائیوں کے مکمل بائیکاٹ کا اعلان کر دیا۔ گارڈ روم کے عملہ نے اسٹیشن انچارج کو کہہ دیا کہ مرزائیوں کے برتن اور بستر علیحدہ کر دیئے جائیں اور گارڈ روم کے عملہ نے مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے۔

پنجاب میں اخبارات پر پھر پابندی

حکومت پنجاب نے ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت احمدیوں کے متعلق کوئی خبر' تبصرہ' بیان' تصاویر' کارٹون یا کسی قسم کا دیگر مواد شائع کرنے پر پابندی لگا دی ہے۔ یہ فیصلہ اسلام آباد میں گورنروں کی دو روزہ کانفرنس کے فیصلہ کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ اس فیصلہ کا اطلاق چاروں صوبوں پر ہوگا۔ یہ اقدام عوام کی سلامتی اور اس امر کے پیش نظر کیا گیا ہے کہ قومی اسمبلی جو خصوصی کمیٹی کی حیثیت سے احمدیوں کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے' غیر جانبداری سے اس مسئلہ پر غور کر سکے۔ ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ عوام کے منتخب نمائندے اس معاملہ میں اپنے رائے دہندگان کے خیالات سے پوری طرح واقف ہیں' اس لیے انہیں اخباری اطلاعات اور تبصروں سے متاثر ہوئے بغیر آزادی سے اس معاملے پر غور کرنے کا موقع ملنا چاہیے۔ پابندی کے حکم میں کہا گیا ہے کہ احمدی مسئلہ کے متعلق کسی قسم کا مواد شائع کرنے سے پہلے جانچ پڑتال کے لیے متعلقہ مجاز حکام کو پیش کیا جائے گا۔ اس حکم کی خلاف ورزی پر قانون کے تحت سزا دی جائے گی۔ حکومت کو امید ہے کہ اعلیٰ تر قومی مفاد کے پیش نظر اخبارات اس سلسلہ میں مکمل تعاون کریں گے اور اس حکم پر پوری طرح عملدرآمد کریں گے۔

۵ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

قومی اسمبلی کی رہبر کمیٹی

قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے آج اپنے اجلاس کے دوسرے دن اتفاق رائے سے بارہ ارکان پر مشتمل ایک رہبر کمیٹی منتخب کی۔ وزیر قانون مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ اس کے کنوینر ہیں۔ ایک سرکاری ہینڈ آؤٹ کے مطابق رہبر کمیٹی ان قراردادوں اور تجویزوں کا جائزہ لے گی جو ۵؍ جولائی کی نصف شب تک قومی اسمبلی کے سیکرٹری کو موصول ہوں گی۔ علاوہ ازیں رہبر کمیٹی کا خصوصی کمیٹی اس مسئلہ پر غور وخوض اور کارروائی چلانے کے لیے طریقہ کار اور پروگرام تجویز کرے گی۔ کمیٹی کے ممبروں کے نام یہ ہیں: مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا کوثر نیازی، مولانا مفتی محمود، رانا محمد حنیف خاں، پروفیسر غفور احمد، مسٹر عبدالعزیز بھٹی، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا ظفر احمد انصاری، مسٹر نعمت اللہ خاں شنواری، ملک محمد اختر اور بیگم شیریں وہاب۔ خصوصی کمیٹی کا اجلاس ایک گھنٹہ سے زیادہ دیر تک ہوا، جس میں طریقہ کار کے ضمنی قواعد منظور کیے گئے، جو اخبارات میں اشاعت کے لیے جاری کیے جا رہے ہیں۔ رہبر کمیٹی کا اجلاس ۶؍ جولائی کو صبح ساڑھے دس بجے ہوگا۔

پورے ایوان پر مشتمل قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے ۳؍ جولائی ۷۴ء کو اپنے اجلاس میں مندرجہ ذیل کارروائی کے ضمنی ضابطے منظور کیے۔ چونکہ قومی اسمبلی میں ضوابط کار کے رول ۲۰۵ کے تحت اسمبلی نے ۳۰؍ جون ۱۹۷۴ء کو ایک خصوصی کمیٹی مقرر کی اور چونکہ مذکورہ خصوصی کمیٹی کے لیے، جسے اس کے بعد ''کمیٹی'' کہا جائے گا، ضمنی ضوابط کار بنانا قرین مصلحت ہے، اسی لیے اب ان رولز کے رول ۲۰۰ بشمول رول ۲۰۶ کے تحت اور اسپیکر کی منظوری کے ساتھ کمیٹی بمسرت مندرجہ ذیل ضمنی ضابطوں کو منظور کرتی ہے۔

(۱) مختصر عنوان: ان ضابطوں کو خصوصی کمیٹی (ضمنی) کے ضابطے مجریہ ۱۹۷۴ء کہا جائے گا۔

(۲) چیئرمینوں کا پینل: چیئرمین ممبروں میں سے ترتیب کے لحاظ سے چیئرمین کا ایک پینل مقرر کرے گا جن کی تعداد ۴ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ جب چیئرمین غیر حاضر ہوگا یا کسی وجہ سے اپنے فرائض انجام دینے کے قابل نہیں ہوگا، ڈپٹی اسپیکر

چیئرمین کی جگہ کام کرے گا اور اگر اس موقع پر ڈپٹی اسپیکر بھی غیر حاضر ہوگا یا وہ کسی وجہ سے اپنے فرائض انجام دینے کے قابل نہیں ہوگا تو جن ممبروں کے نام چیئرمینوں کے پینل پر ہوں گے' وہ ترتیب کے لحاظ سے اجلاس کی صدارت کریں گے۔

(۳) خفیہ اجلاس : کمیٹی کے اجلاس بند کمرے میں ہوں گے اور سیکرٹری' سیکرٹری وزارت قانون و پارلیمانی امور اور ایسے دیگر افسران اور عملے کے سوا' جن کی چیئرمین اجازت دے' اجلاس میں کسی اجنبی کی موجودگی کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

(۴) ووٹنگ : (ا) کمیٹی میں قومی اسمبلی کے رکن کے سوا کسی دوسرے شخص کو ووٹ دینے کا اختیار نہیں ہوگا۔

(۵) کمیٹی کے خصوصی اختیارات : کمیٹی کو ضابطہ دیوانی کے تحت ذیل کے معاملات میں سول عدالت ----- درجہ اول کے اختیارات حاصل ہوں گے۔
(الف) کسی شخص کو طلب کرنے' اس کو شریک کرنے اور ان پر حلفیہ جرح کرنا۔
(ب) کسی دستاویز کو تلاش کرنا اور اس کو پیش کرنا۔ (ج) حلفیہ بیان کی صورت میں شہادتیں حاصل کرنا اور (د) گواہوں اور دستاویزات کی پیشی کے لیے احکامات جاری کرنا۔ (۲) کمیٹی کسی بھی شخص کو انفرادی حیثیت میں یا کسی تنظیم یا مذہبی گروپ کے نمائندے کی حیثیت سے طلب کر سکتی ہے اور اس کو سن سکتی ہے۔ (۳) چیئرمین یا اسمبلی کا کوئی بھی افسر یا حکومت پاکستان کی ملازمت میں کوئی خصوصاً جس کی چیئرمین منظوری دے' کسی بھی بلڈنگ یا ایسی جگہ جہاں کمیٹی کے پاس یقین کرنے کی وجوہ ہوں کہ کوئی کتابیں یا تحقیقات سے متعلق مضمون کے بارے میں کوئی دستاویز مل سکتی ہے' داخل ہوسکتا ہے اور وہ ایسی کتابیں یا دستاویزات کو ضبط کر سکتا ہے یا ان کی نقول یا اقتباسات حاصل کر سکتا ہے جو ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۱۰۲ اور ۱۰۳ مجریہ ۱۸۹۸ء کے تحت آتے ہوں۔ (۴) جب تعزیرات پاکستان کی دفعات ۱۷۵' ۱۷۸' ۱۷۹' ۱۸۰ یا ۲۲۸ کے مطابق کوئی جرم کمیٹی کی موجودگی میں سرزد ہوگا' کمیٹی حقائق کو معلوم کرنے اور جرم کا یقین کرنے اور ملزم کا بیان لینے کے بعد جیسا کہ ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸

میں مہیا کیا گیا ہے' مقدمہ بااختیار مجسٹریٹ کے پاس بھیج دے گی اور وہ مجسٹریٹ اس مقدمہ کو اس طرح تصور کرے گا کہ یہ مقدمہ ضابطہ فوجداری مجریہ ۱۸۹۸ کی دفعہ ۴۸۲ کے تحت اسے بھیجا گیا ہے۔ (۵) کمیٹی کے سامنے ہونے والی تمام کارروائی عدالتی کارروائی تصور ہوگی۔ جیسا کہ اس کا مطلب تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۹۳ اور ۲۲۸ میں دیا گیا ہے۔ (۶) عدالت کو ضابطہ دیوانی کے تحت دعویٰ کی سماعت کرتے ہوئے دیوانی عدالت کے اختیار ہوں گے۔ اور اس طرح اسے کسی بھی عدالت سے یا دفتر سے کوئی ریکارڈ یا نقل حاصل کرنے کے اختیارات ہوں گے۔

(۶) کمیٹی کے سامنے افراد کے بیانات : کمیٹی کے سامنے شہادت دیتے وقت کسی بھی شخص کا کوئی بیان کسی دیوانی یا فوجداری عدالت میں اس شخص کے خلاف استعمال نہیں کیا جائے گا' الا یہ کہ وہ جھوٹا بیان دے۔ بشرطیکہ (الف) یہ بیان کسی سوال کے جواب میں دیا گیا ہو اور جس کے جواب کی کمیٹی کو ضرورت ہو (ب) جو تحقیقاتی معاملے کے موضوع سے متعلق ہو۔

(۷) اچھی نیت سے کیے گئے اقدام کا تحفظ : کمیٹی یا کسی بھی ممبر یا کسی ایسے شخص کے خلاف' جو کسی بھی معاملہ میں کمیٹی کی ہدایت کے مطابق کام کر رہا ہو اور جو ضابطوں کے مطابق اچھی نیت سے کیے جائیں یا کرنے کا ارادہ ہو یا اس کے تحت احکامات یا اشاعت کے سلسلے میں یا کمیٹی کی اتھارٹی کے تحت یا کسی رپورٹ' کاغذ یا کارروائی پر کوئی دعویٰ یا قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

(۸) کارروائی کا ریکارڈ : (۱) چیئرمین کمیٹی کی کارروائی کا ریکارڈ جس طرح چاہے رکھ سکتا ہے اور اسے محفوظ کر سکتا ہے۔ کوئی شخص کمیٹی کی کارروائی یا فیصلوں کا مکمل یا جزوی ریکارڈ نہیں رکھ سکتا' اسے نوٹ نہیں کر سکتا۔ کوئی شخص کارروائی یا فیصلوں کی کوئی رپورٹ جاری یا شائع نہیں کر سکتا' نہ ہی کوئی کارروائی یا فیصلوں کو افشا یا بیان کر سکتا ہے اور یہ کہ چیئرمین اپنی منظوری سے جس طرح چاہے' جاری کرے۔ (۲) کمیٹی کا ممبر صرف اپنے ذاتی استعمال کے لیے کارروائی کے نوٹس لے سکے گا۔

سندھ میں اخبارات پر پابندی

حکومت سندھ نے فوری طور پر پورے صوبے میں کسی بھی فرقہ وارانہ مسئلہ کے بارے میں کسی بھی دستاویز' خبر' پوسٹر' پمفلٹ' تبصرہ' بیان' تصویر' کارٹون یا کسی بھی قابل دید مواد کی اشاعت پر پابندی عاید کر دی ہے۔ یہ کارروائی ڈیفنس آف پاکستان رولز کی دفعات ۵۴ اور ۵۴ الف اور رول نمبر ۲۱۳ کے تحت کی گئی ہے۔ آج یہاں صوبائی سیکرٹری داخلہ کی طرف سے جاری ہونے والے ایک حکم کے مطابق یہ اقدام تحفظ امن عامہ کی خاطر کیا گیا ہے۔ حکم میں مزید کہا گیا ہے کہ جو شخص بھی مندرجہ بالا ہدایات کی خلاف ورزی کرے گا' وہ سزا کا مستوجب ہوگا' جو پانچ سال تک قید یا جرمانہ یا دونوں ہو سکتی ہیں۔

۶ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

جماعت اسلامی کے ایک پریس ریلیز کے مطابق مدیر "جسارت" مسٹر صلاح الدین اور "جسارت" کے مینجنگ ایڈیٹر حکیم اقبال حسین سے' جنہیں کل رات گرفتار کیا گیا تھا' غیر قانونی برتاؤ کیا جا رہا ہے۔ آج جماعت اسلامی صوبہ سندھ کے امیر مولانا جان محمد عباسی اور پروفیسر غفور احمد رکن قومی اسمبلی نے گرفتار شدگان سے ملاقات کی۔ انہیں پولیس نے حوالات کی ایک کوٹھڑی نما سل میں رکھا ہے اور اس کوٹھڑی میں جانے سے پہلے ان کے جوتے اتروائے گئے' گھڑیاں لے کر رکھ لی گئیں۔ امیر جماعت اسلامی صوبہ سندھ جان محمد عباسی نے حکومت سندھ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ صحافیوں کے ساتھ اس ناشائستہ سلوک سے باز آ جائے۔

اسی دوران سب ڈویژنل مجسٹریٹ سول لائنز مسٹر عبدالرحیم جان کی عدالت میں گزشتہ روز "جسارت" کے مینجنگ ایڈیٹر حکیم اقبال حسین اور ایڈیٹر مسٹر صلاح الدین احمد کو پیش کیا گیا اور عدالت نے انہیں ۱۱ر جولائی تک ریمانڈ پر پولیس کی تحویل میں دے دیا۔ دونوں کو تھانہ سول لائنز کی حوالات میں رکھا گیا ہے۔ انہیں ساڑھے بارہ بجے جب عدالت میں پیش کیا گیا تو پولیس نے ڈیفنس آف پاکستان رولز

۴۲ (۴۹) کے تحت قائم مقدمے کی ابتدائی رپورٹ عدالت میں پیش نہیں کی' جس پر وکیل صفائی راجہ حق نواز خاں نے اعتراض کیا کہ عدالت ابتدائی رپورٹ کی عدم موجودگی میں ریمانڈ دینے کی مجاز نہیں' چنانچہ تھانے سے ایف آئی آر کی نقل منگوائی گئی اور پونے تین بجے ریمانڈ دیا گیا۔ عدالت میں آج دونوں گرفتار شدگان کی درخواست ضمانت بھی پیش کی گئی۔ عدالت نے وکیل سرکاری کو نوٹس دیا ہے۔ عدالت نے یہ حکم بھی دیا کہ گرفتار شدگان کو جیل میں بی کلاس دی جائے۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت' گلبرگ

جامعہ غوثیہ مین مارکیٹ گلبرگ میں حلقہ گلبرگ کی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا انتخاب ہوا' جس میں متفقہ طور پر درج ذیل عہدیداران منتخب ہوئے:

سرپرست اعلیٰ مولانا محمد عبدالحلیم قاسمی' نائب سرپرست مولانا عبدالعلیم قاسمی' صدر مولانا ملیک الرحمٰن' نائب صدر مولانا سعید الرحمٰن' نائب صدر سید صادق علی شاہ نجفی' نائب صدر مولانا عبداللطیف قادری' جنرل سیکرٹری مولانا محمد زبیر احمد ظہیر' سیکرٹری مولانا محمد اسحاق' خازن مولانا حسین احمد قاسمی' ناظم نشرو اشاعت سید گل محمد مدنی۔

فیض باغ چاہ میراں وارڈ کی تمام دینی و سیاسی جماعتوں کا اجلاس کاچھو پورہ میں ہوا' جس میں مقامی سطح پر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تشکیل دی گئی اور اس کے درج ذیل عہدیداران منتخب کیے گئے:

صدر قاری شفاعت علی' جنرل سیکرٹری محمد زمان' نائب صدر مولانا نظام الدین' نائب صدر ڈاکٹر محمد سعید گل' نائب صدر بلند اختر نظامی' نائب صدر یعقوب دل شاد' نائب صدر مسٹر محمد یٰسین' جائنٹ سیکرٹری سرفراز احمد' فنانس سیکرٹری ڈاکٹر محمد جان' پراپیگنڈا سیکرٹری گل دراز خاں۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت' کچھمن سنگھ

دفتر جماعت اسلامی حلقہ راوی روڈ میں علاقہ قلعہ کچھمن سنگھ راوی پارک الدو فروٹ مارکیٹ کے معززین اور مساجد کے خطباء کرام کا اجلاس منعقد ہوا' جس

کی صدارت کے فرائض مولانا محمد افضل خطیب جامع مسجد غوثیہ قلعہ پچھمن سنگھ نے انجام دیئے۔ اجلاس میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا اور حسب ذیل عہدیدار متفقہ طور پر منتخب ہوئے:

صدر مولانا جمیل احمد' نائب صدر مولانا سیف الدین' سیکرٹری مولانا محمد ادریس ہاشمی' جائنٹ سیکرٹری مولانا عبدالرؤف فاروقی' سیکرٹری نشر و اشاعت نیاز احمد' خزانچی ملک عبدالواحد۔

علاوہ ازیں گیارہ افراد پر مشتمل مجلس عمل مشاورت بھی تشکیل دی گئی۔

"جسارت" پر پابندی

حکومت سندھ نے تحفظ امن عامہ آرڈیننس کے تحت کراچی کے اردو روزنامہ "جسارت" پر دو ماہ کے لیے پابندی عاید کر دی ہے۔ اخبار کے مینجنگ ایڈیٹر اور پبلشر حکیم اقبال حسین اور ایڈیٹر محمد صلاح الدین کو ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اسی طرح حکومت بلوچستان نے کوئٹہ کے بھی ایک ہفتہ وار جریدہ کی اشاعت معطل کر دی ہے۔

حکومت سندھ نے اپنے حکم میں روزنامہ "جسارت" کی سرگرمیوں کی کوئی واضح نشاندہی تو نہیں کی' البتہ انہیں امن عامہ کے منافی قرار دیا ہے اور اس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ یہ قدم محض کسی مفروضہ کی بنا پر اٹھایا گیا ہے۔ کوئی بھی ذمہ دار شخص' ادارہ یا اخبار امن عامہ کے منافی باتوں کو پسند نہیں کر سکتا اور قومی پریس یقیناً اس تقاضا اور اس کی اہمیت سے آگاہ ہے۔ "جسارت" کو جو سزا دی گئی ہے' اس کی بنیاد کوئی جرم ہونا چاہیے تھا اور جرم کا تعین عدالت ہی کر سکتی ہے' اس لیے اگر حکومت سندھ کو اس اخبار پر کوئی اعتراض تھا یا اس کی نظر میں اخبار سے کوئی جرم سرزد ہوا تھا تو یہ معاملہ عدالت میں لے جایا جا سکتا تھا۔ جیسا کہ کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز لاہور کے ارکان نے بھی ایک قرارداد کے ذریعے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ "جسارت" کے مینجنگ ایڈیٹر اور ایڈیٹر کو بلا تاخیر رہا کرے اور اخبار پر پابندی فوری طور پر ختم کی جائے۔ اگر ضروری ہو تو حکومت اس معاملہ کو عدالت میں

لے جائے۔ جب عدل و انصاف کا ایک بہتر راستہ موجود ہے تو حکومت کیوں نہ اسے اختیار کرے۔ اس قسم کی یکطرفہ کارروائی سے تو لوگ شکوک و شبہات کا شکار ہوں گے اور حکومت پر ان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچے گی۔ کوئٹہ کے رسالہ کے بارے میں حکومت بلوچستان کو یہی راہ اختیار کرنی چاہیے۔ (۶ر جولائی' اداریہ "نوائے وقت" لاہور)

چونکہ اخبارات پر سنسر شپ ہے' اس لیے اب بذریعہ اشتہار لاہور میں جلسوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ "نوائے وقت" میں آج یہ اشتہار شائع ہوا۔

مرکزی جامع مسجد شادباغ لاہور میں

عظیم الشان

جلسہ عام

بتاریخ ۶ر جولائی بروز ہفتہ بعد از نماز عشا

زیر صدارت: علامہ سید محمود احمد رضوی

مقررین: ○ نوابزادہ نصراللہ خاں ○ چودھری رحمت الٰہی
○ علامہ احسان الٰہی ظہیر ○ مولانا محمد اجمل
○ سید محمد مظفر علی شمسی

المعلن: انجمن نوجوانان اسلام' شادباغ لاہور

۷ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

لاہور

حکومت پنجاب نے آج ہفت روزہ "چٹان" کے ایڈیٹر آغا عبدالکریم شورش کاشمیری کو تین ماہ کے لیے گرفتار کر کے ہفت روزہ "چٹان" کا ڈیکلیریشن منسوخ اور اس کا پریس ضبط کر لیا ہے۔ ہفت روزہ "چٹان" کے تازہ ترین شمارہ کی تمام کاپیاں

بھی ضبط کر لی گئی ہیں۔ یہ تمام کارروائی فرقہ وارانہ مواد شائع کرنے کی ممانعت کے حکم کی خلاف ورزی کی بنا پر ڈیفنس آف پاکستان رولز ۱۹۷۱ء کی دفعہ ۳۲ کے تحت عمل میں لائی گئی ہے۔ آج رات اس سلسلہ میں جو سرکاری پریس نوٹ جاری کیا گیا' اس کا متن حسب ذیل ہے۔ حکومت پنجاب نے ۱۲ر جولائی ۱۹۷۴ء کو ڈیفنس آف پاکستان رولز کی دفعہ ۵۴ کے تحت ایک حکم جاری کیا تھا' جس کے تحت فرقہ وارانہ منافرت اور کشیدگی پیدا کرنے والا مواد شائع کرنے کی ممانعت کر دی گئی تھی تاکہ قومی اسمبلی کی خاص کمیٹی بیرونی تعصب یا دباؤ کے بغیر احمدیہ مسئلہ پر بحث و تمحیص کر سکے لیکن لاہور کے ہفت روزہ "چٹان" نے اس حکم کی واضح خلاف ورزی کی۔ اس کے تازہ ترین شمارہ ۲۷ میں' جس پر یکم تا آٹھ جولائی ۱۹۷۴ء کی تاریخ درج ہے اور جو شمارہ ۲۶ مورخہ یکم جولائی کے بعد شائع ہوا' موجودہ فرقہ وارانہ عناد کے سلسلہ میں قابل اعتراض مواد موجود ہے۔ لہٰذا حکومت پنجاب نے "چٹان" کے پرنٹر اور پبلشر کا ڈیکلریشن منسوخ کرنے' اس کے تازہ ترین شمارہ کو ضبط کرنے اور اس کے پرنٹنگ پریس کو ضبط کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ تین ماہ کے لیے "چٹان" کے ایڈیٹر آغا عبدالکریم شورش کاشمیری کو بھی نظربند کر دیا گیا ہے تاکہ وہ ایسا اقدام نہ کر سکیں' جس سے پرسکون حالات متاثر ہوں۔ یہ اقدام ڈیفنس آف پاکستان رولز ۱۹۷۱ء کے قاعدہ ۳۲ کی شق ب ضمنی شق ا کے تحت کیا گیا ہے۔ گرفتاری کے بعد ہفتہ کی رات آغا شورش کاشمیری کو میو ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔

قومی اسمبلی کی رہبر کمیٹی کا اجلاس

آج قومی اسمبلی کی خاص کمیٹی کا اجلاس ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا' جس میں مفتی اعظم فلسطین الحاج سید امین الحسینی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ قومی اسمبلی کی خاص کمیٹی نے رہنما کمیٹی کی طرف سے پیش کردہ پروگرام' قراردادوں اور تجاویز پر غور کیا اور خاص کمیٹی کے اجلاس میں ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور جنرل سیکرٹری انجمن اشاعت اسلام لاہور کی طرف سے اپنا اپنا نقطۂ نظر تحریری طور پر پیش کرنے اور بعض امور میں دستاویزی ثبوت فراہم کرنے کی درخواست منظور

کر لی گئی۔ اس فیصلہ کے مطابق ان دو جماعتوں کی طرف سے گیارہ جولائی کو شام ۶ بجے تک سیکرٹری قومی اسمبلی سیکرٹریٹ کو تحریری بیان دیئے جا سکیں گے۔ قومی اسمبلی کی خاص کمیٹی مذکورہ جماعتوں کے سربراہوں کی رائے لے گی اور ان کے بیانات کی سماعت اور پیش کردہ دستاویزات کے معائنہ کے بعد خاص کمیٹی ان سے سوالات بھی کرے گی۔ قومی اسمبلی کی رہنما کمیٹی بعض دیگر افراد اور تنظیموں کے نمائندوں کو سماعت کے لیے بلانے کے بارے میں سفارشات پیش کرے گی۔ قومی اسمبلی کی رہنما کمیٹی کے اجلاس میں بعض اخبارات میں شائع ہونے والی قابل اعتراض تصاویر کے بارے میں سفارشات منظور کی گئیں اور وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات و اوقاف و حج سے کہا گیا کہ وہ ایڈیٹروں کے اجلاس کو بلا کر انہیں ایسا مواد شائع کرنے سے باز رکھیں۔ خاص کمیٹی نے رہنما کمیٹی کے لیے دیگر ارکان کا انتخاب بھی کیا۔ ان کے نام بھی یہ ہیں: شیخ محمد رشید ڈپٹی لیڈر' سردار عبدالحلیم' میاں عطاء اللہ' ظہور الٰہی اور مسٹر غلام فاروق ہیں۔ خاص کمیٹی کا اجلاس ۱۳ر جولائی شام چھ بجے تک ملتوی کرنے پر متفقہ فیصلہ کیا گیا۔

تحریک استقلال کی مرکزی مجلس عاملہ کی قرارداد

۷ر جولائی کو ایبٹ آباد میں تحریک استقلال کی مرکزی مجلس عاملہ کا دو روزہ اجلاس ہوا' جس میں ملک کے سیاسی حالات پر غور و خوض کیا گیا اور قادیانی مسئلہ پر مندرجہ ذیل قرارداد اتفاق رائے سے منظور کی گئی۔

مجلس عاملہ نے قادیانی مسئلہ پر تحریک کے قائد ایئر مارشل اصغرخان کی ۳۱ر مئی کو ہری پور ہزارہ کے جلسہ عام میں تقریر اور پھر لاہور کانفرنس میں اس کے اعادہ کے بیان پر غور و خوض کر کے ان کے نظریات کی مکمل تائید کی۔ اس تقریر اور بیان میں کہا گیا تھا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں اور تحریک استقلال ملکی امور کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہی اس مسئلہ کو فوری طور پر حل کر دے گی۔ مجلس عاملہ نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ تحریک نہ صرف قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے گی بلکہ ان کی پاکستان کے مفاد کے منافی سرگرمیوں پر بھی پابندی عاید کرے گی۔ اس بات کی ضمانت

دی جائے کہ ربوہ ریاست کے اندر ریاست کے طور پر باقی نہیں رہنے دیا جائے گا اور ایسی سرگرمیاں جو پاکستان کے اندر ایک الگ ریاست کے نظام کی مظہر ہوں' سختی سے روک دی جائیں گی۔

مرکزی مجلس عاملہ نے قادیانیوں اور اسرائیلیوں کے درمیان رابطہ پر بھی گہری تشویش کا اظہار کیا۔ اس امر کا بھی خاص طور پر جائزہ لیا گیا کہ ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں قادیانیوں نے پیپلز پارٹی کی حمایت کی اور مالی امداد دی تھی' چنانچہ آج عملاً وہ تمام ملکی امور پھر ان کے ہاتھ میں دے دیئے گئے ہیں۔ مزید برآں پاکستان کو لخت لخت کرنے میں مسٹر بھٹو کا کردار' بلوچستان میں اس کی پالیسی' کشمیر کے مسئلہ کے بارے میں اس کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ یہ رویہ' ملکی اقتصادی حالت کی بتدریج تباہی اور فاشسٹ ریاست کا قیام جسے مسلمانوں کے فسادات کے خلاف' یہ ایسے امور ہیں جو مجلس عاملہ کی رائے میں جن سے مسٹر بھٹو کے قادیانیوں اور بیرونی طاقتوں کے گٹھ جوڑ کا پتہ چلتا ہے۔ مجلس عاملہ کا پختہ یقین ہے کہ آئین میں ترمیم کر کے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینا ہی کافی نہیں بلکہ مسئلہ کی نوعیت کا تقاضا ہے کہ مسٹر بھٹو اور اس کی حکومت کو بھی اقتدار سے الگ کیا جائے۔ ایک بار ایسا ہوگیا تو پاکستان کے تحفظ کو لاحق خطرہ اور اس مسئلہ کا کسی اور شکل میں ابھرنے کا امکان ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔

مجلس عاملہ نے یہ بھی فیصلہ کیا کہ چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیمات خاص طور پر اسلامی نظریہ اور امت مسلمہ کے اتحاد کو کمزور کرنے کے لیے شروع کی گئی تھیں' اس لیے یہ لازم ہے کہ فوری اور موثر طور پر ایسے اقدامات کیے جائیں جس سے عالم اسلام کو اس خطرہ سے محفوظ رکھا جا سکے۔

مولانا مفتی محمود اور مولانا شاہ احمد نورانی کا بیان

جمعیت العلمائے اسلام کے سیکرٹری جنرل جناب مولانا مفتی محمود اور جمعیت العلمائے پاکستان کے صدر جناب مولانا شاہ احمد نورانی نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں ایئر مارشل اصغر خان صدر تحریک استقلال کو ان کے حالیہ بیان پر' جو انہوں نے

راولپنڈی میں کارکنوں کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے دیا ہے اور جس میں برملا اور حتمی انداز میں مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے اور کلیدی اسامیوں سے برطرف کرنے کا اظہار کیا ہے' کی بے حد تعریف کرتے ہوئے انہیں مبارک باد دی ہے۔ انہوں نے ایئر مارشل اور تحریک استقلال کی ختم نبوت کے مسئلہ پر بھرپور امداد کو بھی سراہا ہے اور کہا ہے کہ اب ان تمام غلط فہمیوں کو ختم ہو جانا چاہیے جو مقبوضہ پریس نے ان کے خلاف پھیلائی تھیں۔

انہوں نے کہا اس وقت تحریک ختم نبوت ملک بھر میں نہایت پر سکون انداز میں جاری و ساری ہے۔ انہوں نے اس امر پر سخت افسوس کا اظہار کیا کہ حکومت بغیر کسی جواز کے علما' طلبا اور تحریک ختم نبوت کے کارکنوں کی وسیع پیمانے پر گرفتاریاں کر رہی ہے۔

دستخط	دستخط
شاہ احمد نورانی	مفتی محمود
۳ر۷ر۷۴	۳ر۷ر۷۴

۸ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

سندھ اور پنجاب میں تحریک ختم نبوت کی خبروں پر پابندی ہے۔ "جسارت" کراچی' "چٹان" لاہور' "ندائے بلوچستان" کوئٹہ ضبط کر لیے گئے۔ ان کے ڈیکلیریشن منسوخ' ان کے ایڈیٹران گرفتار اور دوسری طرف مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے صدر شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری کے خلاف ایک فرضی انجمن کی طرف سے حکومتی "ملا" نے مبینہ طور پر ذیل کے اشتہارات شائع کرائے۔ ریکارڈ کے لیے ۵' ۶ر جولائی کے "جنگ" کراچی سے حکومتی اشتہارات اور ۸ر جولائی کے اخبار سے ان کا جواب پیش خدمت ہیں:

مولانا یوسف صاحب بنوری صدر مجلس عمل

پاکستانی سیاست میں اچانک اس قدر سرگرم کیوں ہوگئے؟

مولانا یوسف صاحب بنوری بھارت کے ایٹمی دھماکہ کے فوراً بعد اپنا درس و تدریس کا بہانہ چھوڑ کر اچانک پاکستان کی اندرونی سیاست میں دخل انداز ہوگئے ہیں اور ''الٹی میٹم'' (یعنی اعلان جنگ) وغیرہ جاری فرما رہے ہیں۔

اس معمہ کا حل کیا ہے؟ اس کے پیچھے راز کیا ہے؟ کیا مولانا صاحب فی الحال ان چند سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے؟

(۱) کیا یہ صحیح ہے کہ مولانا نے پاکستان بن جانے کے بعد بھارتی شہریت اور قومیت اختیار کر رکھی تھی؟

(۲) کیا یہ صحیح ہے کہ قیام پاکستان کے بعد بھی وہ بھارت کے شہری بنے رہے اور وہاں صوبہ گجرات کے شہر ڈابھیل میں ملازمت کرتے رہے اور مع اہل و عیال محفوظ طور پر سکونت پذیر رہے (جبکہ بھارت میں دوسرے مسلمانوں کا قتل عام جاری رہا؟)

(۳) کیا یہ صحیح ہے کہ مولانا صاحب ہندوستان کی مشہور پاکستان دشمن جماعت ''جمعیت علمائے ہند'' کے صوبائی صدر تھے اور اسی حیثیت میں وہ کانگریس سے تعاون کرتے رہے' جس کے معنی یہ تھے کہ وہ کانگریسی پالیسی کے تحت مطالبہ پاکستان کی مخالفت کرتے رہے؟

(۴) کیا یہ صحیح ہے کہ وہ بھارتی شہری کی حیثیت میں بھارت کے پاسپورٹ پر پاکستان میں وارد ہوئے (پاکستان سے محض ویزا لے کر) اور پھر یہیں بیٹھ گئے اور اب ادھر بھارت کا ایٹمی دھماکہ ہوا اور ادھر مولانا صاحب کا پاکستانی سیاست میں دھماکہ!!

یہ نکات قابل غور ہیں اور جواب کے متقاضی۔ پاکستانی عوام کو ان سوالوں کے جواب کا انتظار رہے گا۔

استفسار کنندگان

اراکین انجمن فدایان رسولؐ - لاہور

مولانا یوسف بنوری صدر مجلس عمل سے

چند مزید سوالات

مولانا موصوف سے گزارش ہے کہ وہ مزید چند سوالات کے جوابات سے سرفراز فرمائیں۔

(۱) کیا یہ صحیح ہے کہ بھارت سے پاکستان میں وارد ہونے کے بعد بھی آپ کا بھارت سے تعلق قائم رہا ہے؟

(۲) کیا مولانا اس حقیقت سے انکار کر سکتے ہیں کہ بھارت سے ان کے رابطہ کا ذریعہ مولوی اسد مدنی صدر جمعیت علمائے ہند رہے ہیں؟

(۳) کیا یہ صحیح ہے کہ مولوی اسد بھارتی جب بھی پاکستان آئے تو آپ سے خفیہ ملاقات ہوئی؟ یہ خفیہ باتیں کیا تھیں اور کہاں ہوئیں؟

(۴) کیا یہ صحیح ہے کہ ابھی چند ماہ پہلے آپ مولوی اسد بھارتی سے خفیہ ملاقات کے لیے ملک سے باہر گئے تھے؟ وہاں آپ کے اور ان کے درمیان کیا باتیں ہوئیں؟

(۵) کیا لوگوں کا یہ خیال صحیح ہے کہ مولوی اسد بھارتی سے آپ کی ملاقات کے بعد آپ یکایک پاکستان کی سیاست میں کود پڑے ہیں؟

(۶) کیا مولوی اسد بھارتی نے آپ تک بھارت کا یہ پیغام تو نہیں پہنچایا کہ اب وقت آگیا ہے کہ مغربی پاکستان میں کوئی داخلی فتنہ کھڑا ہو جانا چاہیے اور اسی وجہ سے آپ یکایک مسجد منبر چھوڑ کر سیاسی جھمیلوں میں گھس آئے ہیں؟

(۷) کیا اسد مدنی صاحب کے والد مولانا حسین احمد مدنی پاکستان کی مخالفت میں پیش پیش نہ تھے؟ اور ان کے متعلق حکیم الامت علامہ اقبالؒ نے یہ نہیں فرمایا کہ ؎

"ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبیست؟"

اراکین انجمن فدایان رسولؐ ۔ لاہور

مولانا محمد یوسف بنوری کے متعلق چند حقائق

(۱) مولانا کے دینی مرتبہ کا احترام نہ صرف پاکستان بلکہ سارے عالم اسلام میں کیا جاتا ہے اور اس بنا پر مراکش، مصر اور سعودی عرب وغیرہ میں بھی آپ علمی عملی

لحاظ سے معزز ترین شخصیتوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے پہلے شام کی "اکیڈمی کونسل" نے پاکستان سے صرف مولانا کو رکن منتخب کیا۔ گزشتہ دو سال میں عالم اسلام کی ممتاز شخصیتیں یعنی شیخ الازہر ڈاکٹر فہام اور ڈاکٹر عبدالحلیم محمود پاکستان کے دورے پر تشریف لائے تو مولانا کی ملاقات کو مقدم رکھا۔ اسلام آباد سے تعلیمات و اوقاف کے سیکرٹریوں نے اس ملاقات کے لیے خصوصی انتظام کیا۔

(۲) مولانا عالم اسلام کی ایک گراں بہا علمی شخصیت ہیں۔ مولانا کے علمی کارناموں میں جامع ترمذی کی شرح "معارف السنن" ہے جو عالم اسلام میں اس صدی کا "اہم ترین علمی شاہکار" شمار ہوتا ہے۔ چنانچہ مصری حکومت کی "مجلس لبوث" نے مولانا سے اجازت لے کر اس کی طباعت کا انتظام کیا ہے۔ دیگر اہم ممالک اسلامیہ کے علمی ادارے مولانا کی علمی صلاحیتوں سے استفادے کی خواہش ظاہر کرتے رہے ہیں۔

(۳) مولانا موصوف امام العصر محدث کبیر علامہ انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثانی کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں اور مولانا کو حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اپنا خلیفہ اور مجاز قرار دیا اور اپنے خلفا میں مولانا کا نام درج کر کے اسے شائع کرایا اور مولانا کا کوئی خلیفہ کبھی تحریک پاکستان سے باہر نہیں رہا۔

(۴) مولانا ہمیشہ پاکستان کے بہی خواہ رہے۔ پچھلی پاک بھارت جنگ میں مولانا نے شاہ فیصل سے ملاقات کر کے ان کی توجہ پاکستان کی جانب مبذول کرانے کی اہم اور کامیاب کوشش کی۔

(۵) مولانا ہر دور میں سیاست سے الگ تھلگ رہ کر دین کی خدمت کرتے رہے ہیں۔

(۶) مولانا بنوری' سید سلیمان ندوی کی صدارت میں مختلف مکاتب فکر کی متفقہ دستوری ترمیمات کرنے والے ۳۱ علمائے دین میں سے ہیں۔ ان علما میں سے اب صرف گیارہ افراد بقید حیات ہیں۔

(۷) اسلامی سربراہ کانفرنس کے موقع پر غیر سیاسی دینی مقتدر علما کی طرف سے

جو اہم دینی و علمی مضامین عربی میں شائع ہوئے تھے' اس کے اصل محرک مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان اور مولانا ہاشم مجددی کے ساتھ مولانا یوسف بنوری ہی ہیں۔

(۸) مولانا کے آباؤ اجداد پشاور کے تھے۔ مولانا کے جد و امجد میر احمد شاہ کے نام سے ایک محلہ ۱۲۰ مکان آج بھی پشاور میں موجود ہے۔ وہ خود بھی ۱۹۰۶ء میں پشاور میں پیدا ہوئے۔ قیام پاکستان کے بعد مولانا شبیر احمد عثمانیؒ پاکستان آئے تو مولانا یوسف بنوری کو جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت میں اپنا جانشین مقرر کیا' جہاں مولانا شبیر احمدؒ پندرہ' بیس سال تک اہم خدمات انجام دیتے رہے۔

(۹) قیام پاکستان کے بعد مولانا شبیر احمدؒ کی کوششوں سے پاکستان کا جو اولین دارالعلوم ٹنڈو الہ یار سندھ میں قائم ہوا' اس میں مولانا یوسف بنوری کو شیخ الحدیث اور شیخ التفسیر کے عہدے پر مقرر کیا گیا۔

(۱۰) مولانا شبیر احمد عثمانیؒ جو قائد اعظم کے دست راست رہے ہیں۔ ایک زمانے میں مرکزی جمعیت العلما میں رہ چکے ہیں اور ان کے ایماء و مشورے پر مولانا یوسف بنوری کو جمعیۃ العلمائے ہند کا صوبائی امیر بنایا گیا تھا۔ مولانا ہمیشہ علما کی سیاسی جماعتوں سے بھی طبعاً" مجتنب رہے ہیں۔

(۱۱) مولانا نے حصول تعلیم کے بعد اپنی ابتدائی سرگرمیوں کے دور میں ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۴ء تک سرخ پوش خان عبدالغفار خان کے مقابلہ میں بہت موثر جدوجہد کی۔ اس جدوجہد کے اثرات سارے صوبہ سرحد پر رہے۔

(۱۲) مولانا یوسف بنوری کے پاس کبھی بھارتی پاسپورٹ نہیں رہا۔ وہ ۱۶؍ جنوری ۵۱ء کو پاکستانی پرمٹ پر پاکستان تشریف لائے۔ یہ پرمٹ اور اجازت نامہ پاکستانی ہائی کمشنر نے مولانا یوسف بنوری کو پیش کیا اور کہا کہ حکومت پاکستان آپ کی پاکستان آمد کی خواہش رکھتی ہے۔ مولانا جب پاکستان پہنچے تو مرکزی وزراء نے ان کا استقبال کیا۔

سردار میر عالم لغاری

مدرسہ عربیہ' نیو ٹاؤن' کراچی

بھٹو گورنمنٹ نے مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سربراہ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری کے خلاف امروز' مشرق' حرمت وغیرہ میں اشتہار شائع کرائے۔ اس کی تفصیلات صمدانی کمیشن کے بیانات کے ضمن میں "تحریک ختم نبوت' جلد اول" میں گزر چکی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا روزنامہ "پاکستان" کے و۔کلی ایڈیشن میں لاہور کی اخبار یونین کے صدر کا بیان شائع ہوا ہے کہ اس اشتہاری حکومتی مہم میں کوثر نیازی اور فیصل آباد کے ایک مولانا شامل تھے۔ اللہ رب العزت بہتر جانتے ہیں کہ کون کون اس سازش میں شریک تھے۔ کوثر نیازی مرحوم ہوگئے ہیں۔ فیصلہ اگلے دربار میں ہوگا۔ یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ قرآنی فیصلہ ہے۔

ان اشتہارات کے شائع ہونے کے بعد حسین اعظمی صاحب نے حضرت بنوری سے انٹرویو لیا جو ۱۵ر جولائی ۷۴ء کو روزنامہ "اعلان" کراچی کے صفحہ اول پر شائع ہوا' وہ یہ ہے:

جب تک علامہ یوسف بنوری کے خلاف اخبارات میں اشتہاری مہم شروع نہیں ہوئی تھی' اس وقت تک اہل علم اور خاص خاص لوگوں کے سوا عوام الناس کو علامہ یوسف بنوری کی کردار ساز اعلیٰ علمی شخصیت کا علم نہیں تھا۔ میں بھی ان بدقسمت لوگوں میں سے ایک ہوں جو اب تک علامہ یوسف بنوری کو ایک مولوی اور اسلامی علوم کا عالم سمجھتا تھا۔ میں ان کے ماہنامہ "بینات" کا مطالعہ کرتا تھا۔ بعض بعض مسائل پر "بینات" میں شائع شدہ مضامین کے مندرجات سے مجھے اختلاف بھی ہوتا تھا' اس لیے مجھے اس بات کی کبھی خواہش نہیں ہوئی کہ میں اس نابغہ روزگار' وحید عصر' عالم بے بدل اور گفتار و کردار کے اس غازی اور علم و دانش کے اس روشن چراغ کے بارے میں تفصیلات جاننے کی کوشش کروں۔ لیکن جب فدایان رسول لاہور نے کراچی کے بیشتر اخبارات میں علامہ موصوف کے خلاف جہازی سائز کے اشتہارات صفحہ اول پر تواتر سے شائع کرانے شروع کیے تو مجھے یہ اندازہ ہوا کہ فدایان رسول لاہور کی نظر میں بھی علامہ موصوف کی شخصیت اور علمی حیثیت اتنی بڑی ہے کہ اسے چھوٹا کرنے کے لیے انہیں مسلسل کئی روز تک جہازی قسم کے اشتہارات

شائع کرانے پڑے۔

اشتہارات پڑھنے کے بعد مجھے علامہ موصوف کے مخالفوں کے ذہنی افلاس کا بھی اندازہ ہوا کہ ان بے چاروں کے پاس علامہ کے خلاف کہنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ مولانا نے ان لغو اور بے ہودہ الزامات کے جواب میں جو پروقار خاموشی اختیار کی' اس کی وجہ سے میرے دل میں مولانا سے ملنے اور اس عظیم علمی و ذہنی شخصیت کو قریب سے دیکھنے کا اشتیاق ہوا۔ علامہ سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ علامہ موصوف کراچی سے باہر ہیں۔ بالاخر یہ سعادت مجھے آج نصیب ہوئی۔ میں احتیاطاً چند سوالات لکھ کر لے گیا۔ آج جب میں علامہ یوسف بنوری سے مقررہ وقت کے مطابق ٹھیک دس بجے مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن پہنچا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہ موجود تھے۔ بڑے اخلاق نے میرا خیرمقدم کیا' پہلو میں بٹھایا۔ سوچ کر تو یہ گیا تھا کہ علامہ موصوف سے ملکی سیاست سے لے کر بین الاقوامی سیاست تک اور علم دین سے لے کر سائنس اور فلسفہ تک ہر موضوع پر بات چیت کروں گا لیکن ان کی شخصیت اور علمی ماحول کو دیکھ کر میں نے سوچا کہ پہلے علامہ موصوف کے علمی مشاغل کے بارے میں گفتگو کی جائے' اس سے اندازہ ہو جائے گا علامہ ذہنی طور پر سیاسی آدمی ہیں یا علمی' اس لیے میں نے علامہ موصوف سے پوچھا۔

آپ کی تصانیف اور تالیفات کی تعداد کیا ہے۔ نیز آپ کی تصانیف کس زبان میں ہیں اور کس موضوع پر ہیں۔ علامہ نے عالمانہ انکسار سے کام لیتے ہوئے فرمایا: میری تصانیف و تالیفات معدودے چند ہیں۔ میری سب سے بڑی کتاب "شرح معارف السنن" ہے جو چھ جلدوں اور تین ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کو مصر کی "المجلس الاعلیٰ الشیوع الاسلامیہ" چھاپ رہا ہے۔ علامہ موصوف نے فرمایا' میں آپ کو ضمناً" یہ بھی بتا دوں کہ میری ساری کتابیں عربی زبان میں ہیں۔ میری دوسری کتاب "بغیہ الاریب فی الاحکام القبلہ والمحاریم" ہے جو آج سے ۳۸ سال پہلے مصر میں شائع ہوئی تھی۔ میری ایک اور کتاب ہے جس کا نام "نفحۃ العنبر فی حیاۃ الشیخ انور" ایک کتاب اور ہے "یتیمۃ البیان فی مشکلات القرآن" یہ کتاب آج سے چالیس سال پہلے دہلی میں شائع ہوئی تھی۔ ان کے علاوہ میری ایک کتاب "عوارف المنن

مقدمہ معارف السنن" مصر میں زیر طبع ہے۔

میرے ایک ضمنی سوال کے جواب میں علامہ بنوری نے فرمایا' میری زندگی کے دو ہی اہم مشغلے ہیں: تصنیف و تالیف اور درس و تدریس۔ انہوں نے مدرسہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا' یہ مدرسہ اور یہ ہی مسجد میری سرگرمیوں کے سب سے بڑے مرکز ہیں۔ یہی میری دنیا ہے اور میں اسی حصار میں گھرا رہتا ہوں۔ درس و تدریس سے فارغ ہو کر تصنیف و تالیف میں لگ جاتا ہوں۔

میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کے اس مدرسہ سے' جسے اگر دارالعلوم کہا جائے تو مبالغہ نہ ہوگا' اس وقت کتنے تشنگان علم سیراب ہو رہے ہیں۔

علامہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا' تین سو پچاس طالب علم تو ایسے ہیں جو یہیں رہتے بھی ہیں اور درس بھی حاصل کرتے ہیں اور ۱۶۰ طالب علم ایسے ہیں جو درس تو یہاں لیتے ہیں مگر رہتے ہیں اپنے گھروں پر۔ اس وقت اس مدرسہ میں دنیا کے ۲۶ ملکوں کے طالب علم زیر تعلیم ہیں۔ نیویارک' لندن' پیرس' نیوزی لینڈ' یوگنڈا' نائجیریا' جنوبی افریقہ' برما' انڈونیشیا' سیلون' سیام' شام' مدینہ' ایران وغیرہ کے باشندے ہیں۔ غیر ملکی طلبا کی تعداد ۳۰ کے قریب ہے' جن میں ایران کے ۱۳ طالب علم ہیں۔ ان سب کو ۲۶ اساتذہ درس دیتے ہیں۔ سب کے سب فضل و کمال کا پیکر ہیں۔ اس درسگاہ میں حدیث' فقہ اسلامیہ اور دعوت و ارشاد میں ڈاکٹریٹ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ فارغ التحصیل طلبا کو' جو مذکورہ بالا شعبوں میں سے کسی ایک میں ڈاکٹر بننا چاہیں' دو سال تعلیم حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اس عرصے میں انہیں بیس سے تیس ہزار صفحات تک کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ اس کے بعد وہ ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لیے مبسوط مقالہ سپرد قلم کرتے ہیں' جس کی جانچ پڑتال علما کرتے ہیں۔ اگر ان کا مقالہ معیار کے مطابق ہوتا ہے تو انہیں ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی جاتی ہے اور طلبا کے علمی کارناموں اور نگارشات کے معیار کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ بنوری نے بتایا کہ جب جامع ازہر کے شیخ الجامعہ ڈاکٹر عبدالحلیم محمود یہاں تشریف لائے اور انہوں نے ہمارے طالب علموں کی تحریر کردہ بعض کتب کا مطالعہ کیا تو وہ اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے ان کتابوں کو مصر میں شائع کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

ایک ضمنی سوال کے جواب میں علامہ نے یہ بھی بتایا کہ میرے مدرسے میں تمام دینی علوم اور عربی زبان و ادب کا درس دیا جاتا ہے۔

علامہ بنوری نے میرے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ مدرسہ میں تصنیفی کام کے لیے ایک دارا لتصنیف قائم کیا گیا ہے' جس میں سردست چار مصنف کام کر رہے ہیں۔ یہ دارا لتصنیف عربی اور اردو دونوں زبانوں میں کتابیں تیار کر رہا ہے۔

میرے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ اب تک اس مدرسہ سے تقریباً پانچ سو طلبا فارغ التحصیل ہو چکے ہیں' جن میں سو کے قریب غیر ملکی طلبا ہیں۔ یہ مدرسہ ۱۹۵۳ء میں قائم ہوا تھا۔ اس حساب سے اس کی عمر اب ۲۱ سال ہے۔

میرے ایک سوال کے جواب میں یہ بھی بتایا کہ طلبا کی تعلیم' دوا' علاج' رہائش اور کھانے کا انتظام مدرسہ کی طرف سے ہوتا ہے' جس کا ان سے کوئی معاوضہ نہیں لیا جاتا۔ البتہ غیر ملکی طلبا اپنے کھانے کے اخراجات ادا کرتے ہیں۔ اس موقع پر علامہ موصوف نے یہ بات زور دے کر بتائی کہ ہمارے مدرسہ میں طلبا کو اچھا اور صحت مند کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ یوں ہی سمجھئے جیسا کھانا ہماری فوج کو ملتا ہے۔

میں نے کہا' مولانا صاحب پھر تو مدرسہ پر کافی رقم خرچ ہوتی ہوگی۔ علامہ بنوری نے اس سوال کے جواب میں بتایا کہ ۲ لاکھ روپے سالانہ۔

میں نے پوچھا کہ اس مدرسہ کا کوئی وقف ہے۔

علامہ نے جواب دیا کہ نہیں' صرف مسجد کی دکانوں سے ہمیں دس ہزار روپے سالانہ ملتے ہیں۔

میں نے پوچھا' باقی رقم کہاں سے آتی ہے؟

علامہ نے جواب دیا' باقی اخراجات مسلمانوں کے عطیات اور زکوۃ کی رقم سے پورے کیے جاتے ہیں۔ لیکن مجھے اس سلسلے میں کبھی دشواریوں کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ بہت سے لوگ ازخود رقم بھیج دیتے ہیں۔ ہمارے مدرسے کی طرف سے کوئی شخص عطیات جمع کرنے یا چندہ لینے نہیں جاتا۔

میں نے پوچھا' حکومت اس نیک کام کے لیے کوئی رقم نہیں دیتی۔

انہوں نے مزید فرمایا کہ محکمہ اوقاف نے امداد دینے کی پیشکش ضرور کی تھی'

میں نے وہ امداد قبول کرنے سے صرف اس وجہ سے انکار کر دیا کہ اس رقم کا کوئی شرعی جواز نہیں ہے کیونکہ اگر وقف کی رقم واقف کی منشاء کے خلاف استعمال کی جائے تو جائز نہیں ہے۔ البتہ حاجی سومار کے وقف سے ہمیں تین ہزار چھ سو روپے کی رقم ہر سال ملتی ہے۔ اس رقم کو قبول کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اوقاف کے سرکاری تحویل میں آنے سے پہلے بھی اتنی ہی رقم اس ادارے کو اس وقف سے ملتی تھی۔ میں اس وقت اس کا متولی بھی تھا' لہٰذا اس رقم کو قبول کرنے میں کوئی شرعی رکاوٹ نہیں ہے۔

اب علامہ سے علمی سرگرمیوں سے ہٹ کر میں نے ایک سیاسی سوال پوچھا۔
آپ نے کبھی عملی سیاست میں حصہ لیا ہے؟

علامہ یوسف نے نفی میں جواب دیا۔ انہوں نے مزید فرمایا' البتہ پاکستان بننے سے بہت پہلے بلکہ قرارداد پاکستان منظور ہونے سے بھی بہت پہلے یعنی ۱۹۳۱ء' ۱۹۳۲ء اور ۱۹۳۳ء میں' میں نے عملی سیاست میں حصہ لیا۔ اس وقت میں جمعیت علماء ہند کا سیکرٹری تھا۔ اس کے بعد سے میں عملی سیاست سے ہمیشہ کے لیے کنارہ کش ہوگیا۔

میں نے پوچھا' آپ پاکستان کب تشریف لائے اور کس حیثیت سے؟ اس کے جواب میں علامہ نے بتایا کہ وہ ۱۶ مر جنوری ۱۹۵۱ء کو پاکستان آئے تھے۔ انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ انہوں نے بھارتی پاسپورٹ کبھی نہیں لیا۔ پاکستان کے ہائی کمشنر یا ڈپٹی ہائی کمشنر شاہجہاں نے انہیں پاکستان کے شہری کی حیثیت سے پاکستان آنے کا پرمٹ دیا تھا۔

میں نے علامہ یوسف بنوری کی توجہ اس جانب مبذول کرائی کہ اس وقت نئی نسل میں مذہب سے بیداری بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کے انسداد کے لیے کیا کرنا چاہیے۔ علامہ موصوف نے فرمایا کہ ہم نے نئی نسل کی بے راہ روی روکنے کے لیے کتابیں شائع کرنے کا پروگرام شروع کیا ہے۔ اس سلسلے میں نئی نسل کے لیے ایک کتاب "دینی نفسیات" شائع کر چکے ہیں۔ دوسری کتاب "ایمان اور ایمانیات" زیر طبع ہے۔ انشاء اللہ نئی نسل کے مزاج اور افتاد طبع کو دیکھتے ہوئے مفید لٹریچر شائع کیا جائے گا۔

میں نے آخر میں مولانا سے پوچھا کہ حال ہی میں کراچی کے متعدد اخبارات میں آپ کے خلاف جو اشتہاری مہم شروع کی گئی ہے' اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

علامہ بنوری نے فرمایا کہ اس سلسلے میں کیا عرض کروں۔ یہ اطلاع صحیح ہے تو آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس مہم کی غرض و غایت کیا تھی۔ میری اطلاعات کے مطابق اس اشتہاری مہم پر ایک لاکھ بیس ہزار روپے خرچ ہوئے ہیں۔

میں نے ایک اور سوال کیا کہ دینی تعلیم کو فروغ دینے کے لیے آپ کے ذہن میں کوئی اور منصوبہ بھی ہے یا نہیں؟

علامہ نے فرمایا' منصوبے تو بہت سے ہیں' سردست ارادہ یہ ہے کہ جب یہ امریکی طلبا فارغ التحصیل ہو جائیں گے تو پھر امریکہ میں ایک استاد کی نگرانی میں ایک مدرسہ یا شعبہ قائم کیا جائے گا اور اس شعبہ کے ذریعے امریکہ میں اسلامی تعلیم کو عام کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ بیرونی ملکوں میں اسلام کی تعلیم کو عام کرنے کے لیے کوششیں کی جا رہی ہیں۔ پیرس سے میرے دوست ڈاکٹر حمیداللہ نے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے مدرسہ اور مسجد قائم کرنے کے لیے پیرس میں ایک گرجا گھر خرید لیا ہے۔

میں نے ان سے مزید دریافت کیا کہ آپ نے بیرونی ممالک کا بھی دورہ کیا ہے۔ تو علامہ بنوری نے بتایا کہ پاکستان بننے سے ۱۰ سال پہلے یعنی ۱۹۳۷ء میں ترکی' مصر' حجاز اور یونان گیا تھا۔ پاکستان بننے کے بعد مصر' لیبیا' عراق' ایران' ترکی' جنوبی افریقہ اور مشرقی افریقہ گیا تھا۔

۱۹۶۲ء میں مراکش کے شاہ حسن نے مجھے رمضان میں درس قرآن دینے کے لیے مدعو کیا تھا مگر حکومت نے وہاں جانے کی اجازت نہیں دی۔ ان ملکوں کے علاوہ میں اسپین' لندن' پیرس اور سوئٹزرلینڈ بھی جا چکا ہوں۔

میں نے مولانا سے درج ذیل آخری سوال کیا:

اگر قومی اسمبلی نے مسلمانوں کی خواہشات کے مطابق مسئلہ کو حل نہ کیا تو آپ کا اور مجلس عمل کا کیا رد عمل ہوگا؟

علامہ نے جواب دیا کہ میں اس سلسلے میں قبل از وقت کیا کہہ سکتا ہوں۔ قومی اسمبلی کے فیصلے کے متعلق مجلس عمل غور کرے گی اور جو فیصلہ اتفاق رائے سے ہوگا' سبھی اس کی پابندی کریں گے۔

علامہ بنوری سے گفتگو کرنے کے بعد میں دارالاقامہ گیا' جہاں غیر ملکی طلبا سے ملاقات کی۔ ان طلبا میں نیویارک کے عبدالباسط اور عبدالمالک کے علاوہ جو منسبرگ کے فیض الحق' کیپ ٹاؤن کے داؤد اسمٰعیل' نیویارک کے یوسف طلال جو لبنان میں مسلمان ہوئے تھے' نیویارک کے عبدالحامد' موزنبیق کے محمد شفیع وغیرہ شامل ہیں۔ ان سب طلبا سے گفتگو کرنے کے بعد یہ اندازہ ہوا کہ وہ فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے علاقوں میں اسلام کی تبلیغ کریں گے۔

گرفتاری کی مذمت

پنجاب اسمبلی میں حزب اختلاف کے ڈپٹی لیڈر میاں خورشید انور نے ایک بیان میں مدیر "چٹان" آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ حکومت پنجاب نے سنسرشپ ۱۲ جولائی کو اخبارات پر لگایا تھا جبکہ "چٹان" کا شمارہ اس سے قبل شائع ہوچکا تھا' اس لیے آغا صاحب کی گرفتاری کا کوئی جواز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آغا صاحب عرصہ سے علیل ہیں اور ان حالات میں ان کی نظربندی ان کی صحت پر برا اثر ڈال سکتی ہے' اس لیے حکومت کو اپنے فیصلہ پر نظرثانی کر کے انہیں رہا کر دینا چاہیے اور پریس بحال کر دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے خلاف توقع پنجاب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کے لیے ملتوی کر دیا ہے' اس لیے آغا صاحب کی گرفتاری پر اسمبلی میں تحریک التوا اور احتجاج نہیں کیا جا سکتا۔

میاں طفیل محمد

امیر جماعت اسلامی پاکستان میاں طفیل محمد نے ایک بیان میں کہا ہے کہ آغا شورش کاشمیری کو ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے اور ہفت روزہ "چٹان" اور اس کے پریس کو بند کر دیا گیا ہے۔ اس سے قبل اسی طرح کی کارروائی روزنامہ "جسارت" کراچی اور اس کے دو ایڈیٹروں حکیم اقبال حسین اور

صلاح الدین کے خلاف کی جا چکی ہے۔ جس وقت صلاح الدین صاحب کو گرفتار کیا گیا' ان کو ایک سو تین درجہ بخار تھا اور ان کو اسی حال میں لے جا کر سی کلاس کی کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا۔ آغا شورش کاشمیری کو بھی بیماری میں اس حالت میں گرفتار کیا گیا کہ ان کو ہسپتال لے جانا پڑا۔ سوال یہ ہے کہ اگر آغا شورش اور "چٹان" نے یا "جسارت" اور اس کے ایڈیٹروں نے کوئی جرم کیا تھا تو پریس ایکٹ اور تعزیرات پاکستان موجود ہیں' ان کے تحت کارروائی کرنے میں کیا امر مانع تھا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان یکطرفہ اقدامات کو واپس لے۔ آغا شورش' حکیم اقبال حسین اور صلاح الدین کو فوراً رہا کرے یا ان پر عدالت میں مقدمات چلائے اور "چٹان" اور "جسارت" کی اشاعت کو بحال کیا جائے۔

۸ر جولائی کو جامع مسجد نیلا گنبد میں بعد نماز عشاء آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری کے خلاف ایک جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ صدارت مولانا محمد یوسف بنوری کریں گے اور نوابزادہ نصراللہ خاں' علامہ سید محمود احمد رضوی' پروفیسر عبدالغفور احمد' سید مظفر علی شمسی' مولانا تاج محمود' حافظ عبدالقادر روپڑی' علامہ احسان الٰہی ظہیر اور مولانا محمد اجمل خطاب کریں گے۔

گجرات

مجلس احرار اسلام کے ممتاز رہنما سید عطاء المحسن بخاری کو آج صبح ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت ان کے گھر سے گرفتار کر لیا گیا۔ مقامی علما نے سید محسن کی گرفتاری پر شدید احتجاج کیا ہے۔ سید محسن' سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔

۹ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

لاہور

مرکزی مجلس عمل ختم نبوت نے ہفت روزہ "چٹان" کے ایڈیٹر آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری' چٹان پریس کی ضبطی اور "جسارت" کراچی پر پابندی پر نکتہ چینی

کی ہے۔ گزشتہ رات مولانا محمد یوسف بنوری کی صدارت میں منعقدہ مجلس کے ایک ہنگامی اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی' جس میں بعض ایسے عناصر کی طرف سے مجلس کے ممتاز لیڈروں کو بدنام کرنے کی کوشش پر تشویش ظاہر کی گئی جو عوام کو برا نگیختہ کر کے سیاسی ماحول کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ یہ ایسے وقت میں کیا جا رہا ہے جبکہ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ملک گیر ہڑتال کے بعد مجلس عمل کی اپیل پر صورت حال معمول پر آ رہی تھی۔ اگر اشتعال انگیزیاں جاری رہیں تو یہ صورت حال بگڑ سکتی ہے۔ مجلس نے مطالبہ کیا کہ حکومت کو ہفت روزہ "چٹان"۔ روزنامہ "جسارت" اور ان کے ایڈیٹروں کے خلاف اپنے احکام واپس لے لینے چاہئیں۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ خبروں پر سنسرشپ کی موجودگی میں اخبارات پر پابندی لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ خبروں کی اشاعت پر پابندیاں ختم کی جائیں۔

دریں اثنا قومی اسمبلی کے رکن چودھری ظہور الٰہی نے ہفت روزہ "چٹان" اور اس کے ایڈیٹر کے خلاف کی گئی کارروائی پر احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ ہفت روزہ "چٹان" کو بحال اور اس کے ایڈیٹر کو رہا کیا جائے۔ گزشتہ روز یہاں ایک اخباری بیان میں چودھری ظہور الٰہی نے کہا کہ اس اقدام سے لوگوں کے ذہنوں میں شکوک پیدا ہوگئے ہیں۔ چودھری ظہور الٰہی نے مولانا یوسف بنوری کے خلاف' جو کہ برصغیر کے ایک ممتاز عالم ہیں' ایک پراسرار تنظیم کی طرف سے شروع کی گئی مہم پر حیرت کا اظہار کیا۔ انہوں نے اس مہم کو عوام کی توجہ اصل مقصد سے ہٹانے کی ایک گھناؤنی کوشش قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس تنظیم کی آمدنی کا ذریعہ جاننا چاہتے تھے جو مذہبی شخصیتوں کو بدنام کرنے کے لیے اشتہارات پر بے دریغ روپیہ صرف کر رہی ہے۔

قومی اسمبلی کے رکن اور پاکستان مسلم لیگ اور متحدہ جمہوری محاذ کے لیڈر چودھری ظہور الٰہی نے صوبائی حکومت کی اس کارروائی کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے جو آغا عبدالکریم شورش کا ی ان کے ہفت روزہ "چٹان" اور چٹان پریس کے خلاف کی گئی ہے اور آغا شورش کا ی کی رہائی' چٹان کے ڈیکلریشن اور پریس کی

بحالی کا مطالبہ کیا ہے۔ چودھری ظہور الٰہی نے کہا کہ ایسی کارروائیوں کے نتیجے میں' جو "چٹان" کے ایڈیٹر اور "جسارت" کراچی اور اس کے ایڈیٹروں کے خلاف کی گئی ہیں' عوام اس شبہ میں مبتلا ہوسکتے ہیں کہ انہیں مذہبی عقاید اور نقطہ نظر پیش کرنے سے محروم کیا جا رہا ہے۔

حکومت پنجاب نے "چٹان پرنٹنگ پریس" کے بعد آغا شورش کاشمیری کے بچوں کے پرنٹنگ پریس "مسعود پرنٹرز" کو بھی سربمہر کر دیا ہے' جس کے کیپر خواجہ صادق کاشمیری ہیں۔ ورکس مینجر مسٹر محمد یونس طور نے بتایا ہے کہ جس وقت پریس سربمہر کیا گیا' اس وقت انتظامیہ کا کوئی رکن پریس میں موجود نہ تھا۔ انہوں نے اس بات پر اظہار حیرت کیا ہے کہ جب ہفتہ کی شب آغا شورش کاشمیری سے باقاعدہ طور پر "چٹان پرنٹنگ پریس" کی ضبطی کے حکم نامہ کی تعمیل کرائی گئی تھی تو اس کے ایک روز بعد نیا اقدام کیوں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مسعود پرنٹرز میں ہفت روزہ "چٹان" کبھی نہیں چھپا۔ بیگم آغا شورش کاشمیری نے الزام لگایا ہے کہ یہ تمام کارروائی غیر قانونی اور منتقمانہ ہے۔

مدیر "چٹان" آغا شورش کاشمیری کے ڈاکٹری معائنہ کے بعد پتہ چلا ہے کہ انہیں ہائی بلڈ پریشر ہے۔ ان کے پیشاب اور خون میں شوگر کی مقدار بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق آغا صاحب کو شوگر کی شکایت کی وجہ سے جسم کے مختلف حصوں میں شدید درد شروع ہوگیا ہے اور کمزوری اور نقاہت بڑھ گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آغا صاحب کی ایکسرے رپورٹ ابھی موصول نہیں ہوئی۔ خیال رہے کہ انہیں ۶ر جولائی کو ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار کر لیا گیا تھا۔ اب وہ میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

۱۰ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

حنیف رامے کا وعظ

وزیر اعلیٰ پنجاب محمد حنیف رامے نے خبردار کیا ہے کہ اگر ملک میں فتنہ و

فساد برپا کیا گیا تو اس سے اس آئین کے ختم ہونے کا خطرہ ہے' جس میں پہلی بار ختم نبوت کے تصور کو تحفظ دیا گیا ہے۔ وہ آج شام نیشنل بنک آف پاکستان ورکرز یونین کے عہدیداروں کی تقریب حلف برداری سے خطاب کر رہے تھے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج ملک میں ایک عظیم عقیدے کے لیے آواز اٹھ رہی ہے اور وزیر اعظم بھٹو نے عوام کی عظیم اکثریت کے مطالبہ کے احترام کے طور پر وعدہ کیا تھا کہ وہ ختم نبوت کے مسئلہ کو قومی اسمبلی میں پیش کریں گے اور اسمبلی میں عوام کے نمائندے اس مسئلہ کا ایسا فیصلہ کریں گے جو عوام کی امنگوں اور انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق ہو۔ اس پیشکش پر ان لوگوں نے عدم اعتماد کا اظہار کیا جن کو عوام نے انتخابات میں رد کر دیا تھا۔

نوابزادہ نصراللہ خاں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ وہ اس حکومت پر' جسے عوام نے منتخب کیا ہے' اعتبار نہیں کرتے کہ وہ اس مسئلہ کو قومی اسمبلی میں پیش کرے گی' لیکن حکومت نے اس مسئلہ کو قومی اسمبلی میں پیش کر دیا اور اب اسمبلی کے باہر صبح و شام اس بات کی کوشش کی جا رہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح فتنہ و فساد برپا کیا جائے۔ جب ۱۹۵۳ء میں فتنہ و فساد برپا ہوا تو یہی تحریک' جس کے لیے اب آواز اٹھائی جا رہی ہے' ناکام ہو گئی کیونکہ اس تحریک کو بظاہر کامیاب کرنے کے لیے فتنہ و فساد برپا کیا گیا تھا' جس کے نتیجے میں مارشل لا نافذ ہوا اور جب بھی ملک میں مارشل لا نافذ ہوا' دستور ختم کر دیا گیا۔ انہوں نے سوال کیا کہ اب اگر فتنہ و فساد برپا کیا گیا اور اس کے نتیجے میں مارشل لاء لگا تو کونسا دستور ختم ہو گا؟ انہوں نے کہا کہ اس سے وہ دستور ختم ہو گا جس میں پہلی بار ختم نبوت کے تصور کو تحفظ دیا گیا ہے اور جسے ملک میں پہلے منصفانہ انتخابات میں کامیاب ہونے والے عوامی نمائندوں نے تیار کیا ہے۔

رامے نے کہا کہ آج سوشل بائیکاٹ کے نام سے ایک نیا طریقہ شروع کیا جا رہا ہے۔ پیپلز پارٹی نے اپنی جدوجہد کے آغاز میں کہا تھا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور کا نظام لائیں گے اور حضرت عمرؓ نے ایک بار فرمایا تھا کہ اگر نیل کے کنارے کوئی کتا بھوکا مر جاتا ہے تو قیامت کے دن مجھ سے بازپرس ہو گی۔ رامے نے کہا کہ ایک طرف تو ہم حضرت عمرؓ کے دور کا نظام لانے کا دعویٰ کرتے ہیں' دوسری

طرف سوشل بائیکاٹ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "وہ" کچھ بھی ہوں' انسان تو ہیں۔ اگر ہم ان کے بچوں کا دودھ' پانی اور راشن بند کر دیں گے تو یہ کہاں کا اخلاق اور کہاں کا نظام ہوگا۔ ہمیں دینی اور اسلامی طریقے سیاست اور ٹریڈ یونین تحریک میں اپنانا چاہئیں اور ہم سب کو اپنے دل ٹٹولنا چاہئیں کہ ہم کونسا طریقہ اپنا رہے ہیں۔

(نوٹ) رائے صاحب فتویٰ دیتے ہوئے قادیانیت نوازی میں اس حد تک یم چشم ہوگئے ہیں کہ انہیں حضرت عمرؓ کی' کتا کے پیاسے رہنے کی' روایت تو نظر آ گئی لیکن یہ نظر نہ آیا کہ ایک یہودی اور ایک مسلم نما منافق کا قضیہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش ہوا۔ حضور علیہ السلام نے قضیہ کی نوعیت کے مطابق فیصلہ یہودی کے حق میں کر دیا۔ یہودی کے حق میں فیصلہ ہوتے ہی منافق نے کہا کہ چلو حضرت عمرؓ سے فیصلہ کراتے ہیں۔ جب حضرت عمرؓ کو معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کا فیصلہ تو یہودی کے حق میں ہے' اس لیے کہ وہ اس مقدمہ میں حق پر ہے' یہ منافق نما مسلمان فیصلہ نبوی پر راضی نہیں تو حضرت عمرؓ نے تلوار سے منافق کا سر تن سے جدا کر دیا اور فرمایا کہ جسے حضور علیہ السلام کا فیصلہ منظور نہیں' اس کا فیصلہ عمرؓ کی تلوار کرے گی۔ رائے صاحب کی اس روایت پر نظر نہیں پڑی۔ پھر رائے صاحب کو نہیں بھولنا چاہیے کہ جو جاندار کے حقوق ہیں' باغی و مرتد اپنے ظالمانہ فعل کی وجہ سے ان حقوق سے محروم ہو جاتا ہے۔ رائے صاحب اپنے مخالفین کو گرفتار کرا کر ان پر قدغن لگا رہے تھے اور اگر مسلمان قادیانی سے صرف لین دین ختم کر دیں تو اس پر وہ سیخ پا ہیں۔ کیا اس پوری تحریک میں کوئی ایک قادیانی کھانا پینا نہ ملنے کے باعث مرا ہے۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کون سا قانون ہے جس کے تحت مسلمانوں کو پابند کیا جائے کہ وہ ضرور قادیانیوں سے لین دین کریں۔ ایک مسلمان کسی مرتد و باغی رسول سے ملنا نہیں چاہتا' اس سے معاشی تعلقات نہیں رکھنا چاہتا تو کیا یہ اسلام کی خلاف ورزی ہے؟ رائے صاحب قادیانیت نوازی میں اس حد تک اندھے ہوگئے تھے کہ وہ اپنی حکومت' عہدہ' عزت و وقار' سب کچھ قادیانیت پر قربان کرنے کے لیے تیار تھے اور اوپر کا بیان اسی کا مظہر ہے۔۔۔ (مرتب)

مرکزی جمعیت العلماء پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالستار خاں نیازی

نے کہا ہے کہ حکومت کی طرف سے مدیر "چٹان" آغا شورش کاشمیری کی نظربندی' "چٹان" کی ضبطی اور چٹان پریس' روزنامہ "جسارت" کراچی کی ضبطی' پرنٹر' پبلشر اور ایڈیٹر کی گرفتاری اور اس سے پہلے طلبا اور اکابر علما کی گرفتاریاں غیر جمہوری اقدام ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش کے قیام کے بعد حکومت' پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لیے زبان' علاقہ' نسل' وطنیت' رنگ اور قومیت کے بتوں کو پاش پاش کرنے کی تحریک چلائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ روزنامہ "جسارت" اور ہفت روزہ "چٹان" کی اشاعت پر سے پابندی فوری ختم کی جائے اور تمام اسیران ختم نبوت' علما و طلبا کو بلا تاخیر رہا کیا جائے۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت' باٹاپور

جامع مسجد نہروالی باٹاپور جلوموڑ میں علاقہ کے علما کرام کا اجتماع ہوا' جس میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں آیا اور مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب ہوا۔ امیر مولانا منظور احمد' نائب امیر مولانا فیض الرحمٰن' ناظم اعلیٰ مولانا سید محمد حسین شاہ' نائب ناظم مولانا محمد رمضان' خازن مولانا سید انور حسین شاہ' ناظم نشر و اشاعت حمید الرحمٰن عباسی اور پبلسٹی سیکرٹری منظور احمد۔

لاہور میں جلسہ عام

لاہور میں آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری کے خلاف منعقدہ احتجاجی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ آغا صاحب کو فورا رہا کرے کیونکہ ان کی گرفتاری سراسر انتقامی اور سیاسی جذبہ کے تحت عمل میں لائی گئی ہے۔ مقررین میں مولانا محمد یوسف بنوری' نوابزادہ نصراللہ خان' پروفیسر غفور احمد' فیض القادری' سید مظفر علی شمسی اور مولانا محمد اجمل شامل تھے۔ جلسہ میں مسٹر بارک اللہ کی طرف سے پیش کردہ اس امر کی قرارداد بھی منظور کر لی گئی' جس میں آغا شورش کی گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے انہیں فورا رہا کرنے اور ان کے پریس کی ضبطی کے احکام واپس لینے کا مطالبہ کیا گیا۔ اسی طرح طالب علم لیڈروں کی بھی فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے پریس پر جو

پابندیاں دو سالوں میں عاید کی ہیں' وہ انگریز کے دور میں بھی نہیں لگائی گئی تھیں۔ مولانا محمد یوسف بنوری نے پریس ٹرسٹ کے اخبارات میں شائع کردہ اشتہارات میں دیئے گئے تاثر کو غلط قرار دیا اور کہا کہ ایسا محض انہیں بدنام کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔ پروفیسر غفور احمد نے کہا کہ حکومت نے آغا شورش کاشمیری کو گرفتار کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس کے ارباب اختیار کے قول و فعل میں سخت تضاد ہیں اور یہ کہہ کر اس ملک میں وہ پریس کی آزادی کے خواہاں ہیں' اس کے قطعی برعکس اقدامات میں مصروف ہیں۔ سید مظفر علی شمسی نے کہا کہ آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری سراسر انتقامی کارروائی کے مترادف ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ تمام گرفتار شدہ طالب علم لیڈروں اور آغا شورش کو فورا رہا کرے۔

آل پاکستان شیعہ پولیٹیکل کانفرنس

آل پاکستان شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کے چیف آرگنائزر مسٹر جعفر علی میر نے آغا شورش اور "جسارت" کے ایڈیٹر محمد صلاح الدین کی گرفتاری کی مذمت کی اور انہوں نے آغا شورش کے بچوں کے پرنٹنگ پریس "مسعود پرنٹرز" کو بھی سربمہر کرنے کے اقدام کو غیر قانونی قرار دیا۔ انہوں نے ان اقدامات کو نامناسب ہتھکنڈے قرار دیا۔

قبولہ

قبولہ کے چار خاندانوں نے اسلام قبول کر لیا۔ اسلام قبول کرنے والے خاندانوں کے سربراہوں کے نام یہ ہیں: ڈاکٹر نصیر احمد' ڈاکٹر ناصر احمد' ظفر احمد اور بشیر احمد زرگر۔ اپنے تحریری بیان میں انہوں نے عہد کیا ہے کہ آئندہ زندگی اسلام کی تعلیمات کے مطابق گزاریں گے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل ڈاکٹر لال دین بھی اپنے خاندان سمیت مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں۔

جمعیت اتحاد العلمائے پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس مولانا محمد چراغ کی زیر صدارت منعقد ہوا' جس میں پنجاب' سندھ اور سرحد کے علمائے کرام نے شرکت کی۔ اجلاس میں ملک کی موجودہ صورت حال پر غور کیا گیا اور تمام صوبوں کی

رپورٹوں کی روشنی میں آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا گیا۔ ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ تمام اسیران ختم نبوت کو فوری رہا کیا جائے' روزنامہ "جسارت" اور ہفت روزہ "چٹان" پر سے پابندیاں ہٹائی جائیں اور آغا شورش کاشمیری' صلاح الدین اور حکیم اقبال حسین کو رہا کیا جائے۔ اجلاس میں مولانا حسین الدین' مولانا محمد سلیمان طاہر' قاضی عبدالرزاق' علامہ عنایت اللہ' مولانا حبیب الغفور' مولانا خلیل الرحمٰن' مولانا عبدالرشید' مولانا محمد انور' مولانا نذیر احمد' مولانا محمد حنیف' مولانا محمد سعید اور پروفیسر امین جاوید نے شرکت کی۔

"چٹان" —— سرکاری وضاحت

حکومت پنجاب نے ایک ہینڈ آؤٹ میں ہفت روزہ "چٹان" کے خلاف ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت کی جانے والی حالیہ کارروائی کے ضمن میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ "چٹان" کے شمارہ نمبر۲۶ (جس پر یکم جولائی کی تاریخ درج ہے) کے بارے میں تو یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ یکم جولائی سے پہلے شائع اور تقسیم کیا گیا تھا لیکن شمارہ نمبر۲۷ (جس پر یکم تا ۸ر جولائی کی تاریخ درج ہے اور جس میں قابل اعتراض مواد شائع ہونے کی بنا پر کارروائی کی گئی ہے) کے بارے میں یہ موقف اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ ہینڈ آؤٹ میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ کسی بھی ہفت روزہ کے ایک ہی ہفتے میں دو شمارے شائع نہیں ہوسکتے کیونکہ ہفتگی جرائد کے دو شماروں کی اشاعت میں سات روز کا وقفہ ہونا ضروری ہے۔ ہینڈ آؤٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ "چٹان" کے خلاف کارروائی کے جواز یا عدم جواز کا فیصلہ کرنا ٹریبونل کا کام ہے' جو اس معاملہ کا فیصلہ کرنے کے لیے قائم کیا جا رہا ہے۔ دریں اثنا حکومت پنجاب نے "چٹان پرنٹنگ پریس" کے بعد آغا شورش کاشمیری کے بچوں کے پرنٹنگ پریس "مسعود پرنٹرز" کو بھی سربمہر کر دیا ہے۔

آغا شورش کاشمیری پولیس کی حراست میں میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور تین ماہ کے لیے نظربند ہیں۔ "چٹان" کے ۲۶ ویں اور ۲۷ ویں شمارہ میں یکم جولائی کی تاریخ کے اندراج کے بارے میں ان کی کوئی وضاحت ہمارے سامنے نہیں۔ اس

صورت میں قیاس ہی کیا جا سکتا ہے کہ جولائی کے پہلے ہفتے میں شائع ہونے والے شمارہ (نمبر ۲۷) پر یکم جولائی کا اندراج سہوا ہوگیا ہوگا۔ یہ امر محتاج وضاحت نہیں کہ کسی ہفت روزہ کی کتابت' ادارت' طباعت وغیرہ کے مراحل ایک ہی دن میں طے نہیں ہو جایا کرتے۔ یہ عمل تین چار دن تک جاری رہتا ہے اور یہ بات بھی تجربہ و مشاہدہ میں ہے کہ ہفتگی جریدوں پر بالعموم پیشگی تاریخ لکھی جاتی ہے' پھر یہ بات بھی ہمارے علم میں ہے کہ آغا صاحب نے اپنے شمارہ نمبر ۲۷ کے بارے میں متعلقہ افسروں سے رابطہ قائم کیا تھا اور انہیں ساری صورت حال سے آگاہ کر دیا تھا۔ ہمارے خیال میں ہوا یہ ہے کہ ۲؍ جولائی کو جب سنسر کی پابندیاں عاید کی گئی ہیں' اس وقت "چٹان" کے شمارہ نمبر ۲۷ کی آخری کاپیاں چھپنے کے لیے پریس جا رہی ہوں گی۔ بہرکیف تاریخ کے اندراج کا یہ سارا معاملہ مشتبہ ہے اور شبہ کا فائدہ "ملزم" کو ہی ملنا چاہیے۔

ان معروضات کا مقصد یہ ہے کہ ایک معمولی تکنیکی غلطی یا سہو کی بنا پر "چٹان" کے خلاف سخت ترین کارروائی مناسب نہیں۔ پھر یہ بھی بڑی عجیب بات ہے کہ آغا صاحب کو سزا تو پہلے دے دی گئی اور ان کے خلاف کارروائی کے جواز یا عدم جواز کے لیے ٹربیونل بعد میں قائم کیا جا رہا ہے۔ اس قسم کا انصاف سوشلسٹ اور کمیونسٹ معاشروں میں تو سننے میں آتا رہتا ہے' اسلام اور جمہوریت کے دعوے دار پاکستان میں اسے زیادتی ہی سمجھا جائے گا۔ اس ضمن میں یہ بات بھی بڑی عجیب ہے کہ قصور (اگر واقعی کوئی قصور تھا) تو آغا صاحب اور "چٹان پریس" نے کیا لیکن سربمہر "مسعود پرنٹرز" کو بھی کر دیا گیا ہے یعنی گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس گیا ہے۔ آخر اس کارروائی کا کیا جواز ہے۔ حکومت پنجاب کو اس سارے مسئلہ پر ہمدردانہ غور کرنا چاہیے اور اسے خواہ مخواہ اپنے وقار کا مسئلہ نہیں بنانا چاہیے۔ حکومت سے ہمیشہ وسعت قلبی کی توقع کی جاتی ہے لہٰذا اسے فراخ دلی سے کام لیتے ہوئے اس مسئلہ پر نظرثانی کرنی چاہیے۔ (اداریہ "جنگ" کراچی)

پنجاب حکومت نے وزن بیت کے لیے یہ کارروائی بھی کی۔ خبر مظہر ہے کہ

آل انڈیا ریڈیو نے آج رات خبروں کے بلیٹن میں بتایا کہ حکومت پنجاب نے

ربوہ سے شائع ہونے والے روزنامہ ''الفضل'' کی اشاعت پر پابندی عاید کر دی ہے۔

۱۱ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

لائل پور

جمعیت علما اسلام ہزاروی گروپ پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا ضیاء القاسمی نے مطالبہ کیا ہے کہ مدیر ''چٹان'' آغا شورش کاشمیری کو فوری طور پر رہا کر کے فضا کو خوشگوار بنایا جائے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اب جبکہ قومی اسمبلی نہایت ذمہ داری سے قادیانیوں کے مسئلہ کا قابل قبول حل تلاش کرنے میں مصروف عمل ہے' قوم' اخبارات اور خود حکومت پر بھاری ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ اخبارات' رسائل' علمائے کرام اور طلبا نے اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے حکومت سے بھرپور تعاون کیا ہے۔ حکومت کو بھی ایسے اقدامات کرنے سے گریز کرنا چاہیے جو فضا کو ناخوشگوار بناتے ہوں۔ آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری اور ''چٹان پریس'' کی ضبطی ایک ایسا غلط اور اشتعال انگیز قدم ہے' جس کی کسی طرح بھی تائید نہیں کی جا سکتی۔

سرگودھا

کرائمز برانچ پولیس نے طلبا پر حملہ کرنے کے الزام میں ربوہ کے مزید سات افراد منظور احمد' محمد اسلم' ارشد احمد' محمد خان' عبدالغفور' محمود اختر اور لطیف احمد کو گرفتار کیا ہے۔ آج ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا میں ملزموں کو ڈیوٹی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ پولیس کی درخواست پر مقدمہ کی سماعت ۲۳ر جولائی تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ مزید برآں آج واقعہ ربوہ کے سلسلہ میں پہلے سے گرفتار شدہ ۷۶ ملزموں کو بھی ڈیوٹی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ انہوں نے مقدمے کی سماعت ۲۳ر جولائی تک ملتوی کر دی ہے۔ کرائمز برانچ پولیس واقعہ ربوہ کے سلسلہ میں اب تک ۸۳ افراد کو گرفتار کر چکی ہے۔

وزیر اعظم کا اعلان

دیر- وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے آج یہاں جلسہ عام میں اعلان کیا کہ ہم

ختم نبوت پر یقین رکھتے ہیں اور ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ وزیر اعظم نے قرآن پاک کو نذر آتش کرنے اور مسجدوں، کی بے حرمتی کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے کہا' یہ دل آزار کارروائیاں افغانستان کے ایجنٹ کر رہے ہیں تاکہ پاکستانی عوام کے جذبات کو مجروح کیا جائے۔ انہوں نے بلند آواز میں اعلان کیا کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور ہمیشہ اسلامی مملکت رہے گا۔ وزیر اعظم کے اعلان پر عوام نے پاکستان زندہ باد اور جئے بھٹو کے پرجوش نعرے لگائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کا آئین اسلامی ہے اور اس ملک کا انتظام اسلامی آئین کے مطابق چلایا جائے گا۔ وزیر اعظم نے حزب اختلاف کے بارے میں کہا ہے کہ وہ اسلام کے خیرخواہ نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ختم نبوت پر یقین رکھتے ہیں اور ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی کریمؐ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں اور پیغمبر آخر الزمان کے بعد کوئی پیغمبر نہیں آئے گا۔ انہوں نے کہا' ملک کا نظام اسلامی شریعت کے مطابق چلایا جائے گا۔

علما کی گرفتاری

آج اسلام آباد پولیس نے تین علما کرام' بلال مسجد کے مولانا غلام حیدر' مولانا عبدالخالق اور قاری محمد شریف کو گرفتار کیا ہے۔ ان کی گرفتاری دفاع پاکستان کے قواعد کی دفعہ ۲۱۶ اور ۳۲ کے تحت عمل میں لائی گئی ہے۔ ان پر اشتعال انگیز تقریریں کرنے کا الزام ہے۔ دو روز قبل اسلام آباد ہی سے رئیس خان' مرکزی جامع مسجد کے مولوی عبداللہ اور طالب علم لیڈر مفتی کو بھی گرفتار کیا گیا تھا۔ گرفتار شدگان کو ڈسٹرکٹ جیل پہنچا دیا گیا۔ گجرات سے نمائندہ "جنگ" نے اطلاع دی ہے کہ مولانا محمد مدنی کو آج شام ۵ بجے ڈی پی آر کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔

مجلس احرار اسلام ظاہر پیر کے مقامی دفتر میں مجلس کے کارکنوں کا ایک اجتماع منعقد ہوا' جس میں مطالبہ کیا گیا کہ مدیر "چٹان" آغا شورش کاشمیری اور حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری کو فوراً رہا کیا جائے۔

انجمن تعمیر نو گوجرانوالہ کے سیکرٹری نشر و اشاعت اور سٹوڈنٹس ختم نبوت ایکشن کمیٹی کے رکن مسٹر محمد اسماعیل نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ مدیر "چٹان" آغا شورش کاشمیری اور روزنامہ "جسارت" کراچی کے ایڈیٹر صلاح الدین اور اقبال حسین کو فوراً رہا کیا جائے۔

اسلام آباد یونیورسٹی کے صدر حفیظ اللہ خاں نیازی نے ایک بیان میں اسلامی جمعیت طلبا پاکستان کے ناظم اعلیٰ ظفر جمال بلوچ' پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے صدر فرید احمد پراچہ' نائب صدر مسعود کھوکھر' جنرل سیکرٹری عبدالشکور' اسلامی جمعیت طلبا لاہور کے ناظم سید احسان اللہ وقاص' جامعہ پنجاب جمعیت کے ناظم محمد انور گوندل' انجینئرنگ یونیورسٹی کے صدر نعیم احمد سرویا اور دیگر طالب علم رہنماؤں کی گرفتاریوں کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ چاہیے تو یہ تھا کہ حکومت اسلامیان پاکستان کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے اس مسئلے کو فوری طور پر حل کر کے عقل مندی کا ثبوت دیتی لیکن اس کے برعکس اہل اقتدار نے طلبا کے قائدین کو پابند سلاسل کر دیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ گرفتار شدہ طالب علم رہنماؤں کو بلاتاخیر رہا کیا جائے۔

مولانا یوسف بنوری خالص دینی رہنما ہیں

جامعہ اسلامیہ راولپنڈی کے مہتمم قاری سعید الرحمٰن نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مولانا محمد یوسف بنوری کو علما نے بالاتفاق مجلس عمل کی صدارت پر فائز کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا بنوری اعلیٰ پایہ کے عالم اور خالص دینی رہنما ہیں' ان کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ تقسیم ہند سے قبل برصغیر کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی کی مسند پر درس حدیث دیتے رہے اور اب بھی مولانا یوسف بنوری اپنے مدرسہ میں بڑی تعداد میں پاکستانی طلبا کے علاوہ غیر ملکی مہمان طلبا کو دینی تعلیم دینے کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ان کے مدرسہ سے فارغ التحصیل طلبا' تمام دنیا میں اسلام کی تبلیغ کے فریضہ میں مصروف ہیں۔

۱۲ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

وزیر اعظم کا اعلان

وزیر اعظم پاکستان مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے سرحدی دورے کے خاتمے کے بعد قومی اسمبلی کے ارکان کو مدعو کریں گے اور ان سے کہیں گے کہ وہ قادیانی مسئلہ کے بارے میں اپنا کام جلد مکمل کریں۔ انہوں نے دیر میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی مسئلہ پر عدالتی تحقیقات ہو رہی ہے اور اس سلسلے میں ایک ٹریبونل گواہوں کے بیانات قلمبند کر رہا ہے۔ قومی اسمبلی کی ایک خاص کمیٹی بھی اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ وہ دورے کی تکمیل کے بعد جب اسلام آباد پہنچیں گے تو قومی اسمبلی کے ارکان کو فوری طور پر مدعو کریں گے اور انہیں یہ کہیں گے کہ وہ اس کام کو فی الفور مکمل کریں۔

وزیر اعظم بھٹو نے احمدیوں کے بائیکاٹ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں ذاتی طور پر اس بات کے حق میں نہیں ہوں کہ احمدیوں کا مقاطعہ کیا جائے کیونکہ کسی بھی گروہ کو ضروریات زندگی سے محروم کرنا کسی بھی اعتبار سے احسن نہیں۔ انہوں نے عوام سے کہا کہ وہ خود ہی بتائیں کہ کیا ایسا کرنا اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔

مسٹر بھٹو نے کہا' ان کی جماعت قادیانی مسئلہ کو فوری طور پر حل کرنا چاہتی ہے کیونکہ اسلام کی خدمت کرنا ان کا اولین فرض ہے۔ ان کی جماعت کے منشور میں بھی تھا کہ اسلام ہمارا مذہب' جمہوریت ہماری سیاست اور سوشلزم ہماری معیشت ہے۔ انہوں نے کہا بعض لوگ اس مسئلے پر سراسیمگی پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ان سے پوچھا جائے کہ یہ مسئلہ اس وقت کیوں کھڑا کیا گیا جب بھارت نے ایٹمی دھماکہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ ظفراللہ کو وزارت خارجہ جیسے اہم عہدے پر فائز کیا گیا تھا۔ اب ایٹمی دھماکہ اور داؤد کے دورہ ماسکو کے پس منظر میں اس مسئلہ کو اٹھانے کا مطلب ہے کہ پاکستان' دشمن عناصر سازشوں میں معروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وعدہ کے مطابق یہ مسئلہ بجٹ اجلاس کے فوراً بعد قومی اسمبلی میں پیش کر دیا گیا ہے اور وہ اس مسئلہ کو جلد حل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر

ایمان رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ ایوان کی کمیٹی کو قادیانی مسئلہ پر بے شمار کتابیں اور دستاویزات موصول ہوئی ہیں' ان کے مطالعہ میں کچھ وقت لگے گا۔ تاہم یہ وقت ایک سال یا چھ ماہ کا نہیں ہوگا۔ انہوں نے عوام سے ان عناصر سے ہوشیار رہنے کی تلقین کی جو مذہبی معاملات کو اچھال کر ملک کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔

علامہ ارشد کا بیان

علامہ صاحب نے کہا کہ اسمبلی کا اجلاس نہ بلانا' اراکین اسمبلی کے حقوق کا استحصال ہوگا اور عوام کے نمائندوں کو عوامی رائے کے اظہار سے روکنے کے مترادف ہوگا۔

اپوزیشن کے قائد نے بتایا کہ مسٹر حنیف رامے نے واضح طور پر عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان رکھنے کا دعویٰ کیا تھا لیکن جب حزب اختلاف نے اس موضوع پر قرارداد پیش کرنے کی کوشش کی تو حکومت نے ہر بار یہ کوشش ناکام بنا دی۔ ہم نے حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے ۷۰ ارکان اسمبلی کے دستخطوں سے ۲۷ر جون کو ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہی لیکن ایوان میں اس وقت موجود ارکان کی واضح اکثریت کے باوجود اس تحریری مطالبہ کو مسترد کر دیا' جس پر حزب اختلاف نے بجٹ کا بائیکاٹ کر دیا۔ وزیر اعلیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ غیر سرکاری کارروائی کے روز یہ قرارداد پیش ہوگی' چنانچہ متفقہ طور پر طے پایا کہ ۲۸ر جون کو بجٹ کی کارروائی کے بعد اجلاس برخواست کرنے کی بجائے ۸ر جولائی تک ملتوی ہوگا۔ پھر ۸ سے ۱۰ر جولائی تک حکومت کی حکمت عملی پر بحث ہوگی لیکن حکومت حکمت عملی پر عملدرآمد سے متعلق صوبائی رپورٹ پر بحث کو ٹال رہی ہے۔ آئین کے مطابق سال میں ایک مرتبہ حکمت عملی پر بحث لازمی ہے لیکن سال سے زیادہ عرصہ ہوا ہے بحث نہیں ہوئی جو آئین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ حکومت اور اپوزیشن میں یہ بھی طے پایا تھا کہ آج کے دن یعنی ۱۱ر جولائی کو ہماری غیر سرکاری قراردادوں پر بحث ہوگی' جو دینی مسئلوں کے بارے میں تھیں لیکن حکومت تمام وعدوں سے منحرف ہوگئی اور گورنر نے ۶ر جولائی کو اسمبلی کا اجلاس برخواست کرنے کا حکم صادر کر دیا۔ اس مقصد سے ظاہر ہے کہ حکومت

حکمت عملی اور بعض دینی مسائل پر ہر طرح سے گھبراتی ہے۔ یہ اقدام صریحاً غیر اخلاقی' غیر جمہوری اور غیر پارلیمانی ہے۔

علامہ صاحب نے اس امر پر تعجب کا اظہار کیا ہے کہ صوبائی حکومت کیوں اس قدر بوکھلا گئی ہے کہ ایوان میں غیر معمولی اکثریت کے باوجود اسمبلی کا سامنا کرنے سے گھبراتی ہے اور اسی نے ابلاغ عامہ کے تمام ذرائع پر غیر جمہوری پابندیاں عاید کر دی ہیں۔ تعجب ہے کہ حکومت کے اپنے دو آرڈیننس ۱۴ر جولائی کو ختم ہو رہے ہیں اور اس سے قبل اسمبلی سے ان کی توثیق ضروری ہے۔ علامہ صاحب نے کہا کہ نیشنل پریس ٹرسٹ اور اقتصادی ناکہ بندیوں کے باعث پہلے ہی اخبارات پابند سلاسل ہیں' اب سنسر کا طوق بھی ڈال دیا گیا ہے۔ سندھ حکومت نے "جسارت" اور اس کے ایڈیٹروں کے خلاف افسوسناک اور شرمناک اقدام کیا لیکن پنجاب حکومت اس سے آگے بڑھ گئی اور اس نے نہ صرف "چٹان" کو بند کیا' آغا شورش کاشمیری کو گرفتار کیا بلکہ اس کے پریس کو بھی ضبط کر لیا۔

ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ اقدام واپس لیے جائیں ورنہ اس سے سیاسی فضا بدتر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ صوبے میں دفعہ ۱۴۴ کی حکمرانی ہے' جلسے جلوس بند ہیں اور طلبا سیاسی کارکن اور دینی و سیاسی رہنما گرفتار ہو رہے ہیں۔ اس کا مقصد ایک خاص دینی مسئلہ کو دبانا ہے۔ بعض فرقوں کو فائدہ پہنچانا ہے اور حزب اختلاف کی بڑھتی ہوئی طاقت کو کچلنا ہے۔ ہمارا حتمی مطالبہ یہ ہے کہ گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے اور اخبارات کو آزاد کیا جائے۔ علامہ صاحب نے وزیر اعلیٰ رامے پر الزام لگایا کہ سندھ اسمبلی کا اجلاس انہوں نے ملتوی کرایا ہے تاکہ وہاں دینی مسائل زیر بحث نہ آئیں۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۳ر جولائی ہفتہ کو بعد نماز عشا جامع محمدی مسجد کریم پارک بلاک نمبر ۲ میں تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر جلسہ ہوگا' جس میں علامہ غلام نبی جانباز' شیر محمد' مولانا غلام یٰسین چشتی' قاری جمیل احمد چشتی' مولانا قاری حافظ محمد اقبال اور قاری زین العابدین حاضرین سے خطاب کریں گے۔

تائب ہونے کا اعلان

رحمت منزل چوک رحمان پورہ کے دو ممتاز شہریوں عبدالرحمٰن اور آغا سبحان

عادل نے اعلان کیا ہے کہ وہ مرزائیت سے تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوگئے ہیں اور اب ان کا قادیانی یا احمدی طبقہ سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۴ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

قومی اسمبلی کی رہبر کمیٹی کا اجلاس

قومی اسمبلی کی خاص کمیٹی نے جو رہبر کمیٹی قائم کر رکھی ہے' آج اس نے ساڑھے تین گھنٹے تک اپنے اجلاس میں انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ اور احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے تحریری بیانات اور ان کے پیش کردہ مسودات پر غور کیا۔ وزیر قانون مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے اجلاس کی صدارت کی۔ کمیٹی نے رفتار کارکردگی پر اظہار اطمینان کیا۔ کمیٹی نے اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ وہ اپنا کام پوری رفتار سے صحیح طور پر مکمل کرے گی۔ رہبر کمیٹی نے قومی اسمبلی کی خاص کمیٹی کے آئندہ پروگرام کے سلسلہ میں متفقہ طور پر سفارشات مرتب کیں۔ رہبر کمیٹی کے اجلاس میں مولانا کوثر نیازی اور حکمران جماعت کے ارکان کے علاوہ مولانا مفتی محمود' پروفیسر غفور احمد' مولانا غلام غوث ہزاروی' چودھری ظہور الٰہی' مسٹر غلام فاروق نے بھی شرکت کی۔ سٹینڈنگ کمیٹی کی سفارشات خاص کمیٹی کو پیش کی جائیں گی' جس کا اجلاس ۱۴ر جولائی کو شام چھ بجے منعقد ہوگا۔

لاہور کے طلبا کی رہائی

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس شفیع الرحمٰن کے روبرو آج جب گرفتار شدہ طالب علم رہنماؤں کی گرفتاری کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت ہوئی تو اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل نے عدالت عالیہ کو بتایا کہ حکومت نے چار طالب علموں کے سوا باقی تمام طلبا کو رہا کر دیا ہے اور ان چار طلبا طفیل ہاشمی' عبدالمتین' مسعود کھوکھر اور فرید پراچہ کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے۔ اس بیان کے بعد عدالت نے جن طلبا کو رہا کرنے کا حکم دیا ہے' ان میں ظفر جمال' انور گوندل' امان اللہ' مسعود الحمید' ہمایوں وجاہت' محمد اسلوب قریشی اور قاضی محمد اشرف شامل ہیں۔

۱۴؍ جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

لاہور

واقعہ ربوہ کا تحقیقاتی ٹربیونل، جو مسٹر جسٹس کے ایم صمدانی پر مشتمل ہے، ۲۰؍ جولائی کو اس جگہ کا معائنہ کرنے ربوہ جائے گا، جہاں یہ واقعہ پیش آیا تھا۔ اس کا اظہار آج کارروائی کے دوران ٹربیونل نے کیا۔ مسٹر جسٹس صمدانی کے ساتھ مختلف پارٹیوں کی نمائندگی کرنے والے وکلا بھی موجود ہوں گے۔ ٹربیونل ۳۰؍ جولائی سے قبل لائل پور بھی جائے گا اور ان حقائق کا پتہ چلائے گا، جن کا حوالہ ۲۹؍ مئی کے واقعہ کے بعد لائل پور کے بارے میں دیا گیا ہے۔ دریں اثنا آج ٹربیونل کے سامنے صدر عمومی ربوہ چودھری ناصر احمد پر جرح مکمل ہوگئی۔ دو وکلا مسٹر رفیق احمد باجوہ نے ٹربیونل کے سامنے درخواست پیش کی جس میں استدعا کی گئی تھی کہ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر غلام مصطفیٰ کھر کو واقعہ ربوہ کے بارے میں اپنی پوزیشن واضح کرنے کے لیے طلب کیا جائے۔

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس شفیع الرحمٰن نے ممتاز صحافی آغا شورش کاشمیری کی نظربندی اور ہفت روزہ "چٹان" کے ڈیکلریشن کی منسوخی کے خلاف اجرائے پروانہ کی دو درخواستوں کو باقاعدہ سماعت کے لیے منظور کر لیا ہے۔ ان درخواستوں کی آئندہ سماعت ۱۸؍ جولائی کو ہوگی۔ آغا شورش کاشمیری کی نظربندی کے خلاف رٹ درخواست بیگم شورش کاشمیری نے اور "چٹان" کے ڈیکلیریشن کی منسوخی کے خلاف "چٹان" کے پبلشر خواجہ صادق کاشمیری نے دائر کی ہے۔ درخواست گزاروں کی جانب سے مسٹر رفیق احمد باجوہ اور خواجہ عبدالرحیم نے پیروی کی۔

سرگودھا

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سربراہ مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا مفتی محمود، نوابزادہ نصراللہ خاں، مولانا شاہ احمد نورانی، پروفیسر غفور احمد، چودھری غلام جیلانی، مولانا عبیداللہ انور اور طلبا کی تمام تنظیموں کے رہنما ۱۴؍ جولائی کو سرگودھا پہنچ

رہے ہیں' جہاں وہ مجلس عمل کے صوبائی کنونشن میں شرکت کرنے کے علاوہ بعد نماز عشا گول چوک سرگودھا میں خطاب کریں گے۔

لاہور

چودھری اسداللہ خاں نے ایک تحریری بیان میں کہا ہے کہ بریگیڈیئر ڈاکٹر منظور احمد چودھری مرکزی ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ کا تعلق اہلسنت والجماعت سے ہے اور ان کی بیوی اور بچے کٹر سنی العقیدہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ افواہ غلط ہے کہ ان کا تعلق قادیانی فرقہ سے ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ چودھری صاحب کی والدہ نے اپنے خاوند کے انتقال کے بعد قادیانی جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی' لیکن ڈاکٹر منظور اور ان کے دیگر اہل خانہ کٹر سنی العقیدہ مسلمان ہیں۔

بی بی سی

برصغیر میں بی بی سی کے متعین نامہ نگار مسٹر ولیم کرالے نے بتایا ہے کہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے احمدیوں کا مسئلہ حل کرنے کے لیے جو خاص کمیٹی قائم کی ہے' وہ ایک ہفتہ میں اپنا کام مکمل کر لے گی۔ ولیم کرالے نے لکھا ہے کہ مسلمانوں میں تسلیم شدہ ستر فرقے ہیں لیکن احمدی ایک ایسا فرقہ ہے جسے مسلمانوں کے ہر فرقہ سے ایک بنیادی اختلاف ہے۔ وہ اختلاف یہ ہے کہ احمدی فرقہ اپنے بانی مرزا غلام احمد کو نبی مانتا ہے۔ ولیم کرالے نے لکھا ہے کہ احمدیوں کو اسلام سے الگ فرقہ قرار دینے کے لیے پاکستان کے آئین میں ترمیم کرنی پڑے گی اور اگر یہ فیصلہ کیا گیا کہ احمدیوں کو بڑی بڑی سرکاری ملازمتوں اور عہدوں سے الگ کیا جائے تو اس کے لیے بھی آئین میں ترمیم کرنا پڑے گی۔ ولیم کرالے نے لکھا ہے کہ حزب اختلاف نے یہ تحریک پیش کی ہے کہ احمدیوں کو غیر مسلم فرقہ قرار دے کر ان کے حقوق متعین کر دیئے جائیں۔ بی بی سی کے نامہ نگار نے یہ بھی لکھا ہے کہ پاکستان کو قائم ہوئے ۲۷ سال ہو چکے ہیں' اس دوران کبھی کسی غیر مسلم اقلیت کو کسی اجتماعی بدسلوکی کی شکایت نہیں ہوئی بلکہ اس کے برعکس اقلیتوں کو پاکستان میں ہر طرح کے حقوق حاصل ہیں۔

۱۵؍جولائی کے اخبارات کی رپورٹ
قومی اسمبلی کی رہبر کمیٹی کا اجلاس

آج قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے رہبر کمیٹی کی سفارشات اتفاق رائے سے منظور کرلیں۔ سفارشات یہ ہیں:

(۱) انجمن احمدیہ ربوہ اور انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے سربراہوں کے بیانات قلمبند کرنے کا کام ۲۲؍جولائی ۱۹۷۴ء تک مکمل کرلیا جائے۔

(۲) خصوصی کمیٹی کے جو ممبر دونوں جماعتوں کے سربراہوں سے سوالات دریافت کرنا چاہتے ہوں، وہ ۲۴؍جولائی ۱۹۷۴ء تک قومی اسمبلی کے سیکرٹری کو بھیج سکتے ہیں۔

(۳) رہبر کمیٹی انجمنوں کے سربراہوں سے دریافت کیے جانے والے سوالات کو آخری شکل دے گی اور منظور کرے گی۔

(۴) اٹارنی جنرل سے، جن کے ذریعے سوالات دریافت کیے جائیں گے، کہا جائے گا کہ وہ ۲۵؍جولائی ۱۹۷۴ء سے رہبر کمیٹی اور خصوصی کمیٹی کے تمام اجلاسوں میں شرکت کریں۔

(۵) جب جماعتوں کے سربراہ اپنے بیانات اور سوالات کے جواب دے چکیں گے تو ایوان کے ان ارکان کو، جو اس مواد اور دستاویزات کی روشنی میں، جو خصوصی کمیٹی کے سامنے پیش کی گئی ہیں یا سوالات کے جوابات کی روشنی میں اپنے مشاہدات اور خیالات قلمبند کرنا چاہیں گے تو انہیں اس کی اجازت ہوگی۔

(۶) مختلف ارکان کی پیش کردہ قراردادوں پر خصوصی کمیٹی میں غور ہونے سے پہلے ان قراردادوں کے محرک اپنے نکتہ ہائے نظر کی وضاحت کرنے کے لیے رہبر کمیٹی کے سامنے بیانات دیں گے۔

جو کام کمیٹی کے سپرد کیا گیا ہے، اس کے بارے میں کمیٹی نے اطمینان ظاہر کیا کہ اب تک کام کی رفتار درست رہی ہے اور کام میں کوئی تاخیر نہیں کی گئی۔ کمیٹی نے اس عزم کا اظہار بھی کیا کہ وہ تمام ضروری لوازمات کے ساتھ اپنا کام جاری رکھے

گی۔ قومی اسمبلی ۱۵ر جولائی کو شام چھ بجے اپنا عمومی کام شروع کر دے گی لیکن کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ خصوصی کمیٹی کے کام کو فوقیت دی جانی چاہیے تاکہ اس کا کام جلد مکمل کیا جا سکے۔ خصوصی کمیٹی اب آئندہ ہفتے کسی دن اپنا اجلاس منعقد کرے گی۔ کمیٹی نے متفقہ طور پر وفاقی وزیر قانون کو اختیار دیا کہ وہ ۱۳ر جولائی کو صبح ۱۰ بجے کمیٹی روم نمبر ۳ میں پریس کانفرنس منعقد کر کے خصوصی کمیٹی کے کام سے عوام کو مطلع کریں۔

کراچی

انجمن طلبا جامعہ کراچی کے صدر اور کراچی اسلامی جمعیت طلبا کے ناظم عبدالملک مجاہد نے مطالبہ کیا ہے کہ اسلامی جمعیت طلبا پاکستان کے ناظم اعلیٰ کو فوراً رہا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ظفر جمال بلوچ پر مزید مقدمات قائم کر دیئے گئے ہیں، نیز فرید پراچہ اور مسعود کھوکھر کی نظربندی کی مدت میں ایک ماہ کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ عبدالمالک مجاہد نے کہا کہ اگر حکومت اس خوش فہمی میں مبتلا ہے کہ طلبا قائدین کو گرفتار کر کے تحریک دبائی جا سکتی ہے تو یہ اس کی بھول ہے۔

سنی ختم نبوت کنونشن، راولپنڈی

آل پاکستان ختم نبوت سنی کنونشن نے موجودہ نازک موقع پر مسلمانوں کے درمیان مکمل اتحاد پر زور دیا ہے اور تمام سیاسی جماعتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ پاکستان کے دشمنوں کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے کے لیے متحدہ محاذ قائم کریں۔ اس کنونشن میں، جو مرکزی جمعیت علمائے پاکستان کے زیر اہتمام ہوا تھا، ملک بھر سے کوئی تین سو سے زاید علما اور مشائخ نے شرکت کی۔ کنونشن میں منظور کی جانے والی ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ختم نبوت مسلمانوں کے عقیدے کا بنیادی پتھر ہے۔ قرارداد میں قومی اسمبلی سے مطالبہ کیا گیا کہ جو لوگ ختم نبوت کو نہیں مانتے، انہیں دائرۂ اسلام سے خارج کیا جائے اور اس سلسلے میں ۱۵ر جولائی تک فیصلہ کیا جائے کیونکہ اس مسئلہ کے حل میں تاخیر سے سماج دشمن عناصر کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ کنونشن نے ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کا مطالبہ بھی کیا۔

حفیظ پیرزادہ کا بیان

وفاقی وزیر قانون و پارلیمانی امور مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی کی جو کمیٹی ان لوگوں کے بارے میں غور کر رہی ہے' جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتے' وہ اپنے کام میں ضرورت سے ایک دن زیادہ کی بھی تاخیر نہیں کرے گی۔ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے ان قیاس آرائیوں کو بلاجواز اور بے بنیاد قرار دیا کہ کمیٹی کے کام میں تاخیر کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملہ سے تعلق رکھنے والے کسی فریق نے ایسی شکایت نہیں کی' اس لیے اس قسم کی قیاس آرائیاں ختم ہو جانی چاہئیں۔ مسٹر پیرزادہ نے بتایا' کمیٹی کی سفارشات اتفاق رائے سے پیش کی گئی ہیں۔ قادیانیوں کے دونوں گروپوں نے اپنے تحریری بیان پیش کیے ہیں۔

۱۶ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

کھاریاں

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گجرات شیخ علی ذوالقرنین نے شیخ خالد محمود اے ڈی سی جی کو کھاریاں فائرنگ کی تحقیقات پر مامور کیا ہے۔ کھاریاں میں چند روز قبل دو مسلمان پولیس فائرنگ سے ہلاک ہوگئے تھے۔ فائرنگ کے خلاف احتجاج کے لیے کل گجرات میں مکمل ہڑتال رہی۔ صوبائی وزیر بریگیڈیئر صاحب داد خاں کل صورت حال کا جائزہ لینے گجرات آئے تو ایک وفد نے ان سے فائرنگ کی تحقیقات عدالت عالیہ کے جج سے کرانے کا مطالبہ کیا۔ صوبائی وزیر زراعت نے وفد کو یقین دلایا تھا کہ وہ ان کے مطالبہ سے وزیر اعلیٰ پنجاب کو آگاہ کریں گے۔

۱۷ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

لاہور

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت لاہور کا [illegible]

کر دیا گیا ہے۔ دریں اثناء مجلس عمل لاہور کے جنرل سیکرٹری بارک اللہ خاں نے شہر اور ضلع لاہور کی تمام تر تشکیل شدہ مجلس ہائے عمل کو ہدایت کی ہے کہ وہ فوری طور پر دفتر سے رابطہ قائم کریں تاکہ آئندہ تحریک کو موثر اور منظم کرنے کے لیے انہیں مجلس عمل کی ہدایات سے آگاہی ہو سکے۔

صدر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت لاہور مولانا صاحبزادہ فیض القادری نے تحریک کو زیادہ فعال کرنے اور مجلس عمل کی مقامی شاخوں کے قریبی رابطہ کے لیے لاہور شہر کے قومی اسمبلی کے چار حلقوں میں حسب ذیل نگران کنوینر مقرر کیے ہیں۔ حلقہ نمبر۱: مولانا حمید الرحمٰن مدرس مسجد شیرانوالہ۔ حلقہ نمبر۲: غلام نبی جانباز۔ حلقہ نمبر۳: مولانا محمد عارف۔ حلقہ نمبر۴: مولانا قاری عبدالرشید چشتی خطیب مسجد حسان شیراکوٹ بکرمنڈی۔

۱۸ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

کراچی

روزنامہ "جسارت" کے ایڈیٹر مسٹر محمد صلاح الدین اور مینجنگ ایڈیٹر حکیم اقبال حسین کو آج ایک مقامی عدالت سے ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دے دیا گیا مگر دونوں صاحبان کو رہائی کے فوراً بعد ایک دوسرے مقدمے میں گرفتار کر لیا گیا اور عدالت نے ان کا ۲۷ر جولائی تک جسمانی ریمانڈ دے دیا۔

کھاریاں

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ شیخ علی ذوالقرنین نے کھاریاں فائرنگ کیس میں جاں بحق ہونے والے دو افراد کا پوسٹ مارٹم کرانے کا حکم دے دیا ہے۔ یہ اقدام چودھری ظہور الٰہی ایم این اے اور وکلاء کے ایک وفد کی درخواست پر کیا گیا ہے، جس میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے شکایت کی گئی تھی کہ فائرنگ کی تحقیقات کرنے والے مجسٹریٹ نے اس سلسلہ میں کوئی کارروائی نہیں کی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے نعشوں کو قبروں سے نکال کر پوسٹ مارٹم کا حکم دیا۔ اس سے قبل ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل شیخ محمد خالد کی

عدالت میں متوفی محمد یوسف کے بھائی محمد صابر کی طرف سے پولیس کے خلاف قتل کے الزام میں استغاثہ کی سماعت شروع ہوئی تو استغاثہ کے وکلاء نے مجسٹریٹ سے کہا کہ وہ مقدمہ کی کارروائی سے پہلے نعشوں کے پوسٹ مارٹم کا حکم دیں لیکن مجسٹریٹ نے کہا کہ پہلے وہ استغاثہ دائر کرنے والے کا بیان سنیں گے' اس کے بعد پوسٹ مارٹم کا حکم دیں گے۔ اس پر وکلاء کی طرف سے عدالت میں زیر دفعہ ۵۲۶ ضابطہ فوجداری درخواست دی گئی کہ چونکہ استغاثہ ضلع کے ایس پی اور انسپکٹر پولیس کھاریاں کے خلاف ہے اور مقامی عدالت سے انہیں انصاف نہیں مل سکتا' اس لیے وہ ہائیکورٹ میں کیس لے جانا چاہتے ہیں۔ اس پر عدالت نے کارروائی روک دی۔ چودھری ظہور الٰہی ایم این اے' جنہیں مجلس عمل نے کیس کی پیروی کے لیے کہا ہوا ہے' عدالت میں موجود تھے۔ چودھری ظہور الٰہی نے فائرنگ میں ہلاک ہونے والے محمد یوسف کی بیوہ اور بچوں کے لیے تین سو روپے ماہوار اور دوسرے ہلاک ہونے والے غلام نبی کی بیوہ اور ایک بچی کے لیے دو سو روپے ماہوار تاحیات وظیفہ کا اعلان بھی کیا۔

لاہور

پنجاب سٹوڈنٹس کونسل کے چیئرمین جاوید ہاشمی' پنجاب یونیورسٹی کے قائم مقام صدر عبدالشکور' انجینئرنگ یونیورسٹی کے قائم مقام صدر اکمل جاوید' ینگ سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ کالج لاہور کے صدر شہباز احمد شیخ' ایف۔ سی کالج کے جنرل سیکرٹری راجہ شفقت حیات' ہیلی کالج کے صدر حافظ عتیق الرحمٰن' اسلامی جمعیت طلبا لاہور کے قائم مقام ناظم ضیاء اللہ خان نے ایک مشترکہ بیان میں گورنمنٹ کالج میں پولیس کے گھس کر طلبا کو گرفتار کرنے کی جسارت کی شدید مذمت کی ہے۔ ان طالب علم رہنماؤں نے کہا ہے کہ حکومت جس طرح طلبا کو تشدد کا نشانہ بنا رہی ہے' وہ ہر لحاظ سے قابل مذمت ہے۔ انہوں نے گورنمنٹ کالج کے طلبا پر ہونے والی زیادتی پر اظہار افسوس کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ طلبا کو فی الفور رہا کیا جائے اور تمام قائم کردہ مقدمات واپس لیے جائیں۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت لاہور کا ایک ہنگامی اجلاس ۱۸ر جولائی جمعرات کو

ساڑھے چار بجے شام دفتر پاکستان جمہوری پارٹی نکلسن روڈ میں منعقد ہو رہا ہے۔

مدرسہ غوث العلوم نیو سمن آباد میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت حلقہ سمن آباد اچھرہ ملتان روڈ کے زیر اہتمام ایک اہم اجلاس ۱۸ر جولائی کو منعقد ہو رہا ہے۔

۱۹ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

جمعیت طلباء اسلام کا اشتہار

بسلسلہ تحریک تحفظ ناموس رسالتؐ

جلسہ ہائے عام

آج ۱۹ر جولائی ۱۹۷۴ء بروز جمعۃ المبارک

(۱) بعد از نماز جمعہ' جامع مسجد باغبان پورہ' لاہور
(۲) بعد از نماز عشاء' جامع مسجد دھرم پورہ' لاہور
(۳) بعد از نماز جمعہ' جامع مسجد اہل حدیث' جہلم
(۴) بعد از نماز جمعہ' جامع مسجد' سیالکوٹ
(۵) بعد از نماز عشاء' مدرسہ نصرت العلوم' گوجرانوالہ
(۶) بعد از نماز جمعہ' مخزن العلوم' خان پور
(۷) بعد از نماز عشاء' جامع مسجد' لیاقت پور
(۸) بعد از نماز جمعہ' جامع مسجد صدیقیہ' نواں شہر' ملتان
(۹) بعد از نماز عشاء' جامع مسجد شاہی' کہروڑ پکا' ضلع ملتان

مقررین : جناب محمد اسلوب قریشی' جاوید ابراہیم پراچہ' سید مطلوب علی زیدی' رانا شمشاد علی' حافظ محمد طاہر' محمد فاروق قریشی' واجد علی خان' ضیاء الرحمٰن' محمد اقبال خان' سید عشرت علی' حافظ عبدالعزیز' حفیظ الدین' رشید اختر' حبیب احمد' عبدالرؤف ربانی' حسین احمد' حسیب احمد۔

لاہور

قادیانی فرقہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے آج جسٹس صمدانی ٹربیونل کے سامنے بند کمرے میں اپنا بیان قلمبند کرایا۔ مرزا ناصر احمد کی گواہی کے پروگرام کو خفیہ رکھا گیا تھا اور رپورٹروں تک کو علم نہ تھا کہ آج مرزا ناصر عدالت میں شہادت دیں گے۔ آج صبح ہی سے ہائی کورٹ کے باہر پولیس اور فیڈرل سیکورٹی فورس کی بھاری جمعیت متعین تھی۔ ہائی کورٹ کے فین روڈ گیٹ اور عمارت کے اس حصہ میں جہاں ٹربیونل کا اجلاس ہو رہا ہے' وہاں بھی عام لوگوں کا داخلہ بند تھا اور قدم قدم پر پولیس کے سپاہی کھڑے تھے۔ علاقہ کے ڈی ایس پی' مجسٹریٹ اور دیگر پولیس افسر ہائیکورٹ میں موجود تھے۔

ٹربیونل کی کارروائی آج دوسرے کمرے میں کی گئی اور کمرۂ عدالت میں وکلاء کے علاوہ کسی اور فرد کو جانے کی اجازت نہ تھی۔ پولیس کسی فرد کو برآمدے کے اس حصہ میں بھی جانے کی اجازت نہیں دیتی تھی جہاں ساتھ والے کمرے میں واقعہ ربوہ کی سماعت ہو رہی تھی۔ سوا نو بجے شاہراہ قائد اعظم کے گیٹ سے تقریباً دس کاروں کے ایک قافلہ کے ساتھ کریم کلر کی مرسڈیز کار میں' جس کی پچھلی کھڑکیوں کے شیشوں پر پردے پڑے ہوئے تھے' مرزا ناصر احمد عدالت عالیہ میں آئے۔ اس موقع پر ہائی کورٹ میں ان کے فرقے کے سینکڑوں افراد موجود تھے۔

لاہور ہائی کورٹ کے جج مسٹر جسٹس ایس رحمٰن نے مدیر "چٹان" آغا شورش کاشمیری کی "چٹان پریس" کو ضبط کرنے کے خلاف دائر کردہ رٹ درخواستوں کی سماعت ۲۴ر جولائی تک ملتوی کر دی ہے۔ رٹ درخواستوں میں حکومت کے احکامات کو چیلنج کیا گیا ہے۔ سماعت کے دوران ایڈووکیٹ جنرل نے رٹ درخواست کا تحریری جواب دائر کیا تھا۔ ہوم سیکرٹری نے اپنے دائر کردہ حلفیہ بیان میں کہا کہ یہ کارروائی بدنیتی پر مبنی نہیں ہے۔ درخواست دہندگان کے وکلاء کی درخواست پر ایڈووکیٹ جنرل نے یہ ذمہ داری قبول کی کہ وہ آغا شورش کاشمیری کے وکلاء کی ان سے اکٹھے یا علیحدہ علیحدہ ملاقات کرائیں گے۔

درخواست دہندگان نے عدالت عالیہ سے استدعا کی کہ "چٹان پریس" کی ضبطی اور آغا شورش کاشمیری کی نظربندی کا ریکارڈ عدالت میں طلب کیا جائے تاکہ یہ

معلوم ہوسکے کہ کن الزامات کے تحت یہ کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ عدالت عالیہ نے بتایا کہ جب صوبائی ایڈووکیٹ عدالت میں پیش ہوں گے تو وہ ریکارڈ عدالت میں پیش کریں گے۔ وکلاء کی اس درخواست پر کہ آغا شورش کاشمیری کو عدالت میں طلب کیا جائے تاکہ وہ ان سے ہدایات لے سکیں۔ عدالت عالیہ نے کہا کہ جب عدالت میں آغا شورش کو پیش کیا جائے گا' تو آپ ان کو مل سکیں گے۔ ۲ دن بعد گزشتہ رات نظربندی کی وجوہات وصول ہوئی ہیں' اس لیے ان کا فوری جواب دینا ممکن نہیں ہے۔ اس لیے جواب دائر کرنے کے لیے وقت دیا جائے۔ چنانچہ عدالت عالیہ نے دونوں درخواستوں کی ساعت ۲۴ر جولائی کے لیے ملتوی کر دی۔

درخواست دہندگان کی طرف سے خواجہ عبدالرحیم بار ایٹ لاء' چودھری محمد رفیق باجوہ' شیخ مقبول احمد اور مسٹر آفتاب فرخ پیش ہوئے۔ ایڈووکیٹ جنرل نے اپنے دائر کردہ تحریری جواب میں لکھا ہے کہ حکومت نے بغض یا عناد کے تحت یہ احکامات جاری نہیں کیے' حکومت کے پاس جو مواد تھا' اس کے مطابق یہ احکامات جاری کیے گئے تھے۔ یہ قانونی احکامات ہیں۔ علاوہ ازیں ڈائریکٹر تعلقات عامہ پنجاب نے بھی اپنا حلفیہ بیان دائر کیا' جس میں کہا گیا تھا کہ ۳ر جولائی کو آغا شورش کاشمیری نے انہیں فون پر بتایا تھا کہ یکم جولائی کو "چٹان" کا تازہ شمارہ بازار میں چھپ کر آگیا ہے۔ اب میں کیا کروں' جس پر میں نے جواب دیا کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔

۲۰ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

لاہور

واقعہ ربوہ کے تحقیقاتی ٹریبونل کے مسٹر جسٹس کے ایم صمدانی ۲۰ر جولائی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن کا معائنہ کریں گے۔ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس کے ایم صمدانی آج شام لائل پور جانے والے تھے' جہاں انہوں نے رات قیام کرنا تھا۔ وہ کل صبح ربوہ جائیں گے جہاں وہ جائے وقوعہ کا معائنہ کریں گے اور اسی دن واپس لاہور آ جائیں گے۔ مختلف تنظیموں کے وکلا اور صحافی بھی ٹریبونل کے ہمراہ ہوں گے۔

آج مسٹر جسٹس کے ایم صمدانی کی عدالت میں واقعہ ربوہ کی سماعت بند کمرے میں ہوئی۔ ٹربیونل نے آج روزنامہ "نوائے وقت" کے ایڈیٹر جناب مجید نظامی، روزنامہ "مشرق" کے ایڈیٹر جناب مکین احسن کلیم اور روزنامہ "مشرق" کے شعبہ اشتہارات کے انچارج کے بیانات قلمبند کیے۔

مسٹر رفیق باجوہ ایڈووکیٹ نے ٹربیونل سے درخواست کی تھی کہ ان گواہوں کو ٹربیونل کے روبرو طلب کیا جائے تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ متحدہ مجلس عمل کے صدر مولانا محمد یوسف بنوری کے خلاف جو اشتہار مختلف اخبارات میں شائع ہوا ہے، اسے کس فرد یا جماعت نے شائع کرایا ہے۔

(آج ربوہ کا کمیشن نے دورہ کیا۔ اس کی رپورٹ "تحریک ختم نبوت" جلد اول، باب صمدانی کمیشن میں چھپ چکی ہے، وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ طوالت سے بچنے کے لیے یہاں دوبارہ شائع نہیں کیا۔۔۔ مرتب)

آج ۲۰ر جولائی بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء

رحمانیہ مسجد قلعہ گجھمن سنگھ

جلسہ عام

منعقد ہو رہا ہے

زیر صدارت : صاحبزادہ فیض القادری صدر مجلس عمل، لاہور

------ مقررین ------

نوابزادہ نصراللہ خاں — چوہدری رحمت الٰہی

مولانا عبیداللہ انور — علامہ محمود احمد رضوی

بارک اللہ خاں — احسان الٰہی ظہیر

محمد انور گوندل، طالب علم رہنما

مجلس عمل قلعہ گجھمن سنگھ، راوی روڈ، لاہور

بلوچستان اسمبلی

بلوچستان اسمبلی نے آج ایک غیر سرکاری رکن پشتون خواہ نیپ کے محمود خاں اچکزئی کی ایک قرارداد کو بھاری اکثریت کے ساتھ مسترد کر دیا' جس میں کہا گیا تھا کہ صوبے میں تمام کانوں کو قومی تحویل میں لیا جائے۔ آج پیپلز پارٹی کے تیمور شاہ جوگیزئی کی ایک قرارداد' جس میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے کہا گیا تھا' اس لیے پیش نہیں ہو سکی کہ قرارداد پیش کرنے والے رکن ایوان میں موجود نہیں تھے۔

۲۱ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

آج کے اخبارات میں وفاقی وزیر مملکت برائے دفاع و خارجہ عزیز احمد کا بیان ان سرخیوں سے شائع ہوا کہ ''بھارت اور افغانستان کی فوجیں بیک وقت پاکستانی سرحدوں کی طرف بڑھ رہی ہیں''۔ سیالکوٹ اور چھمب سیکٹروں میں پاکستانی سرحدوں کے ساتھ ساتھ بھارتی فوجوں نے مورچے قائم کر لیے ہیں۔ ہم کوئی خطرہ مول لینے کے لیے تیار نہیں۔ افغان فوجیں سرحد پر اور سرحد سے پیچھے دور تک تیار کھڑی ہیں۔ چین اور امریکہ کی طرف سے پاکستان کی سالمیت کی یقین دہانی ہمارے لیے قابل اطمینان ہے۔ اسلام آباد میں وزیر دفاع کی ہنگامی پریس کانفرنس۔

(یہ آج کے اخبارات کی سرخیاں ہیں۔ قوم کی تحریک ختم نبوت سے توجہ ہٹانے کے لیے ملک عزیز کی سرحدوں کے متعلق اتنا خطرناک اور بھیانک نقشہ پیش کرنا' بھٹو حکومت کا ہی کرشمہ تھا۔ لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے صدقے جائیے کہ قوم نے ان امور کو حکومتی چابک دستی سے شمار کیا اور اپنی توجہ تحریک ختم نبوت کی طرف ہی مبذول کیے رکھی۔ رب کریم کا کرم ہوا کہ ملک کی جغرافیائی سرحدیں بھی محفوظ رہیں اور نظریاتی سرحدوں کے دشمن قادیانی بھی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔)

قومی اسمبلی

قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس آج اڑھائی گھنٹے تک جاری رہا۔

اجلاس میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے سربراہ صدرالدین کا محضرنامہ پڑھا گیا۔ (جرح اگست میں ہوئی' جس کی تفصیل تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد ثانی میں شائع ہوچکی ہے۔ آج یہاں سرکاری بیان میں بتایا گیا ہے کہ کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۱۲ر جولائی کو صبح ۱۱ بجے ہوگا۔)

بلوچستان

پنجاب' سندھ کے بعد اب بلوچستان

روزنامہ "سچائی" کوئٹہ پر پھر دو ماہ کے لیے پابندی لگا دی گئی۔ اس اخبار پر تیسری بار پابندی لگائی گئی ہے۔ سہ روزہ "ہمت" اور ہفت روزہ "ندائے بلوچستان" پر دو ماہ کی پابندی کی مدت ختم ہونے پر دوبارہ پابندی لگا دی گئی ہے۔

ایک اشتہار

مجلس عمل کے رہنماؤں اور کارکنوں کی گرفتاریوں کے خلاف

۲۲ر جولائی بروز پیر' بعد نماز عشاء' مسجد چینیانوالی

نزد کوچہ چابک سواران' رنگ محل' لاہور میں

جلسہ عام

زیر صدارت سید عباس علی ایڈووکیٹ

---- مقررین ----

- میاں طفیل محمد
- علامہ محمود احمد رضوی
- نوابزادہ نصراللہ خان
- علامہ احسان الٰہی ظہیر
- مولانا مفتی محمود
- بارک اللہ خان
- صاحبزادہ فیض القادری
- حافظ عبدالقادر روپڑی
- مولانا عبیداللہ انور

طارق سعید سیکرٹری جنرل' مجلس عمل' حلقہ نمبر۱' لاہور

۲۲ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

لاہور

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت شادباغ کا قیام عمل میں لایا گیا' جس میں درج ذیل عہدیداروں کو منتخب کیا گیا۔ صدر حاجی محمد شریف اشرفی جماعت اسلامی' نائب صدر مولانا عبدالغفور' مولانا طفیل محمد' مولانا قاری خادم حسین' مولانا حافظ بشیر احمد خطیب' جنرل سیکرٹری مولانا خورشید احمد قصوری' جائنٹ سیکرٹری خواجہ ظہیر الدین' ناظم نشرواشاعت مسعود اختر' خازن حافظ محمد ابراہیم۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت حلقہ نمبرا کے زیر اہتمام ۲۲ر جولائی پیر کو بعد نماز عشاء مسجد چینیانوالی کوچہ چابک سواراں رنگ محل میں ایک جلسہ عام منعقد ہو رہا ہے۔ میاں طفیل محمد' طارق سعید' نوابزادہ نصراللہ خان' علامہ احسان الٰہی ظہیر' مولانا مفتی محمود' بارک اللہ خان' مولانا عبدالستار خان نیازی' صاحبزادہ فیض القادری' علامہ عنایت اللہ گجراتی' علامہ محمود احمد رضوی' ملک قاسم' ثناء اللہ بھٹہ اور مولانا عبیداللہ انور خطاب کریں گے۔

مرکزی مجلس عمل

راولپنڈی۔ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے اس بات پر دکھ کا اظہار کیا ہے کہ ایک خالصتاً" دینی مسئلہ پر اظہار رائے کے سلسلے میں اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ ان پابندیوں کے خاتمہ کا مطالبہ کرتے ہوئے مجلس عمل نے حکومت سے کہا ہے کہ وطن عزیز کو خارجی خطرات اور داخلی انتشار سے بچانے کے لیے ملی اتحاد کے اس مقدس جذبہ کو' جو موجودہ تحریک سے پیدا ہوا ہے' برقرار رکھنے کی کوشش کرنے اور عوامی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے قومی اسمبلی میں آئینی ترمیم منظور کی جائے۔ مجلس عمل کے اس موقف کا اظہار اس کے صدر مولانا محمد یوسف بنوری نے پریس کانفرنس میں کیا۔ مولانا نے پریس کانفرنس میں وہ قراردادیں بھی پیش کیں' جو گزشتہ روز کے سات گھنٹے کے طویل اجلاس میں منظور کی

گئی تھیں۔ ایک قرارداد سوشل اور اقتصادی بائیکاٹ کے بارے میں تھی۔ انہوں نے اس بات پر نکتہ چینی کی کہ اپوزیشن اور تحریک کے ارکان پر بھی اسمبلی سے باہر کسی قسم کی بات کرنے پر پابندی ہے مگر حکومت کی اعلیٰ شخصیتیں جلسوں کے ذریعے سے اس موضوع پر اظہار خیال کر رہی ہیں۔ پریس کانفرنس میں مولانا تاج محمود' مولانا عبدالرحیم اشرف' مولانا خان محمد' مولانا حبیب الرحمٰن بخاری' قاری سعید الرحمٰن' مولانا محمد شریف جالندھری' مولانا سمیع الحق اور دوسرے علماء کرام بھی موجود تھے۔

قرارداد میں حکومت کے جانبدارانہ رویہ اور اخبارات پر پابندیوں پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ان پابندیوں کی انتہا یہ ہے کہ اس عنوان سے متعلق ہر قسم کا لٹریچر شائع کرنے یا سائیکلوسٹائل کرنے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ ''جسارت''۔ ''چٹان''۔ ''ندائے بلوچستان''۔ ''اعلان'' بند کر دیئے گئے اور تین جرائد کے ایڈیٹروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی ہے۔ مذہبی اجتماعات کے لیے بھی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی منظوری لازمی قرار دے دی گئی ہے۔ طلباء' علماء' سیاسی کارکنوں اور وکلاء کو وسیع پیمانے پر گرفتار کیا گیا ہے۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن سے تحریک کے خلاف یکطرفہ مہم جاری ہے۔ پریس ٹرسٹ کے اخبارات میں تحریک کے خلاف اداریے لکھوائے گئے اور ملک کے اکثر اخبارات میں زرکثیر خرچ کر کے مرکزی مجلس عمل کے صدر کے خلاف بے سروپا الزامات پر مشتمل اشتہارات شائع کرائے گئے ہیں۔ مجلس عمل نے وزیر اعظم کے حالیہ دورۂ سرحد کے دوران بعض ریمارکس پر بھی افسوس کا اظہار کیا اور مطالبہ کیا کہ اخبارات پر عاید پابندیاں واپس لی جائیں اور گرفتار ایڈیٹروں کو رہا کیا جائے۔ فضا کو بہتر بنانے کے لیے تمام اسیر طلبا اور کارکنوں کو فوراً رہا کیا جائے اور ان کے خلاف مقدمات واپس لیے جائیں۔ مزید برآں ریڈیو' ٹیلی وژن اور پریس ٹرسٹ کے اخبارات کے ذریعے تحریک کے متعلق مہم بند کی جائے۔ مجلس عمل نے قومی اسمبلی کے ارکان سے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ وہ اسلامی جذبہ' ملک کے بنیادی نظریہ کے تحفظ اور پاکستانی ہمہ گیر مطالبہ کے پیش نظر بالاتفاق اس بل کو منظور کرائیں جو زیر بحث مسئلہ کو ثانوی حیثیت سے حل کرنے کے لیے ناگزیر ہے۔

قومی اسمبلی

قومی اسمبلی کی پورے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی کا اجلاس آج شام پھر منعقد ہوا' جس میں جماعت احمدیہ ربوہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد کا حلفی بیان قلمبند کیا گیا۔ (یہ بیان دراصل محضرنامہ تھا جو مرزا ناصر نے لکھا یا پڑھا تھا۔ مرزا ناصر پر جرح اگست میں ہوئی تھی جس کی تفصیل "تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء" جلد ثانی میں حرف بحرف شائع ہوچکی ہے--- مرتب)

کمیٹی کے دو اجلاس ہوئے' جو چھ گھنٹے تک جاری رہے۔ بیان ابھی جاری تھا کہ اجلاس کل صبح تک کے لیے ملتوی ہوگیا۔

ہائی کورٹ

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس شفیع الرحمٰن نے چار طالب علم رہنماؤں کی نظربندی میں توسیع کے حکم کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے ان کی فوری رہائی کا حکم دیا ہے۔ ان چار طلبا کو ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت نظربند کیا گیا تھا۔ جن طلبا کی فوری رہائی کا حکم دیا گیا ہے' ان میں اسلامی جمعیت طلبا کے مسٹر فرید پراچہ اور مسٹر مسعود کھوکھر اور جمعیت طلبا اسلام کے مسٹر عبدالمتین چودھری اور محمد طفیل ہاشمی شامل ہیں۔ انہیں ۷ر جون کو پندرہ دنوں کے لیے نظربند کیا گیا تھا۔ تاہم پندرہ دن گزرنے کے بعد ان کی مدت نظربندی میں ایک ماہ کی توسیع کر دی گئی۔ توسیع کے احکام کے خلاف ان طلبا کی طرف سے ہائی کورٹ میں رٹ درخواست دائر کی گئی' جس پر آج ہائی کورٹ نے سرکاری احکام کو خلاف قانون قرار دیتے ہوئے ان کی فوری طور پر رہائی کا حکم دیا ہے۔

۲۳ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

راولپنڈی

جمعیت المشائخ اصفیا کی مجلس عاملہ کا اجلاس ہوا' جس میں قوم پر زور دیا گیا

ہے کہ احمدیہ مسئلہ کے بارے میں وزیر اعظم بھٹو نے قوم سے جو وعدہ کیا ہے' اس کی تکمیل کے لیے تحمل مزاجی سے انتظار کریں۔ اجلاس' جس کی صدارت پیر صاحب دیول شریف نے کی' جمعیت کے ناظم اعلیٰ پیر صاحب چورہ شریف نے بھی شرکت کی۔ پیر صاحب نے اجلاس میں تین صفحے کا بیان پڑھ کر سنایا' جس میں وزیر اعظم بھٹو کے اقدامات اور ان کی تقریر کی تعریف کی گئی۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ وزیر اعظم پہلے سربراہ مملکت ہیں جنھوں نے ختم نبوت کے بارے میں اعلان کیا۔

قادیانی مقاطعہ

وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے اپنے دورۂ سرحد کے دوران متعدد مقامات پر عوامی اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانی مسئلہ پر عدالتی تحقیقات ہو رہی ہے۔ ایک ٹربیونل گواہوں کے بیانات قلمبند کر رہا ہے۔ قومی اسمبلی بھی ایک خاص کمیٹی کی حیثیت سے اس مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ وہ جب سرحد کا دورہ ختم کر کے اسلام آباد پہنچیں گے تو قومی اسمبلی کے ارکان سے کہیں گے کہ وہ اس کام کو فی الفور مکمل کریں۔ وزیر اعظم نے اپنی تقاریر میں قادیانیوں کے بائیکاٹ کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ وہ ذاتی طور پر اس بات کے حق میں نہیں کہ قادیانیوں کا مقاطعہ کیا جائے کیونکہ کسی بھی گواہ کو ضروریات زندگی سے محروم کرنا کسی بھی اعتبار سے مناسب نہیں اور نہ ہی یہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے۔

وزیر اعظم بھٹو قادیانیوں کے مسئلہ پر متعدد مرتبہ اپنی ذاتی رائے کا اظہار کر چکے ہیں۔ وہ یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں لے گئے ہیں اور بار بار اعلان کر چکے ہیں کہ وہ یہ مسئلہ سواد اعظم کی خواہشات کے مطابق حل کر دیں گے۔ ان یقین دہانیوں کے پیش نظر بھی توقع کرنی چاہیے کہ یہ مسئلہ حل کرنے میں تاخیر نہیں ہوگی۔ اگرچہ اس بارے میں اگر اسلامی ممالک ---- بالخصوص سعودی عرب' مراکش' نائیجیریا' انڈونیشیا' مصر وغیرہ ---- کے علما کرام کا کنونشن بلا کر ان کی رائے حاصل کر لی جاتی تو زیادہ مناسب تھا کیونکہ اس طرح ہم قادیانیوں کے بین الاقوامی پروپیگنڈا اور دباؤ کا احسن اور موثر طریق پر جواب دے سکتے تھے۔ ہماری رائے میں اب بھی کوئی زیادہ دیر نہیں

ہوئی اور دنیائے اسلام کے علماء کرام سے اس مسئلہ پر رائے لی جا سکتی ہے۔ بہرکیف یہ بات یقینی نظر آتی ہے کہ مسٹر بھٹو اس مسئلہ کا بہت جلد فیصلہ کر لیں گے۔

اس مسئلہ کا جب تک کوئی فیصلہ نہیں ہوتا' اس وقت تک سواد اعظم کا یہ اولین فرض ہونا چاہیے کہ وہ ملک کو درپیش بھیانک خطرات اور نازک حالات کا احساس کریں' پرامن رہیں اور کوئی ایسی بات نہ ہونے دیں کہ پاکستان کے دشمن یہاں امن عامہ کا مسئلہ پیدا کرنے یا انتشار و افراتفری پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔ اس اثناء میں اگر انہیں کسی جانب سے اشتعال دلانے کی بھی کوشش کی جاتی ہے تو انہیں ضبط و تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے پرامن رہنا چاہیے۔ ایسے اکا دکا واقعات سننے میں آئے ہیں کہ سواد اعظم کے جذبات کا احترام نہیں کیا گیا اور انہیں مشتعل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم عوام سے یہ اپیل کریں گے کہ وہ مشتعل نہ ہوں۔ اکثریت میں ہونے کی وجہ سے سواد اعظم کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے۔

جہاں تک قادیانیوں کے مقاطعہ کا تعلق ہے' اس بارے میں ہم کچھ عرض کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔ سنسر کی پابندیوں کے باعث ایسی خبریں منظرعام پر نہیں آ رہیں جن کے پیش نظر کوئی رائے قائم کی جائے' البتہ طرح طرح کی افواہیں پھیل رہی ہیں۔ اگر کسی جگہ قادیانیوں کے مقاطعہ یا سماجی بائیکاٹ کی قسم کی کوئی چیز ہے تو اسے نرم یا کسی حد تک ختم کرنا چاہیے کیونکہ جیسا کہ وزیر اعظم بھٹو نے کہا کسی کو اشیائے خوردنی سے محروم کرنا مناسب نہیں۔ آخر احمدی بھی پاکستان کے شہری ہیں اور اس مسئلہ کا فیصلہ ہونے کے بعد بھی وہ پاکستان کے شہری رہیں گے۔ شہریوں کے کسی طبقہ کو ضروریات زندگی سے محروم کرنا اچھا نہیں بلکہ نامناسب ہے۔ (اداریہ شذرہ "جنگ")

(یہ روزنامہ "جنگ" کا اداریہ شذرہ ہے' جس میں انہوں نے اپنا فلسفہ پیش کیا ہے۔ کیا انہیں نہیں معلوم کہ قادیانیوں نے قادیان میں مسلمانوں کا کس طرح مقاطعہ کیا' کس طرح اب ربوہ میں اپنی جماعت کے لوگوں کا مقاطعہ کرتے ہیں۔ ربوہ کے اسٹیشن پر مسلمان طلبا کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ کیا حربی کافروں کے ساتھ کم از کم مقاطعہ پر بھی عملدرآمد کے لیے دینی قوتوں کو ہی مطعون کرنا ملک کی خدمت ہے۔ اس ضمن میں مجلس عمل نے اپنا فرض ادا کیا۔ پاکستان کے نامور مفتی حضرت مولانا

مفتی ولی حسن صاحب سے ایک فتویٰ مرتب کرا کر شائع کیا گیا۔ اس کا نام تھا ''قادیانیوں سے بائیکاٹ کی شرعی حیثیت''۔ اسی عنوان سے فیصل آباد بریلوی مکتبہ فکر کے مدرسہ جھنگ بازار کے مفتی محمد امین صاحب کا بھی ایک فتویٰ شائع ہوا۔ اس کے نتیجے میں مالکان اخبارات کی تحریک ختم نبوت پر یہ یلغار رک گئی۔)

۲۴ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

مرزا ناصر کا قومی اسمبلی کی کمیٹی میں محضرنامہ پڑھنے کا عمل مکمل ہوگیا۔ اس محضرنامہ کا جواب مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے موقف ملت اسلامیہ کے نام سے ترتیب دیا۔ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری نے راولپنڈی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا' مرکزی دفتر ملتان سے کتب خانہ اور مناظرین مولانا محمد حیات فاتح قادیان' مولانا عبدالرحیم اشعر کو پنڈی طلب کر لیا۔ محضرنامہ کے دینی حصہ کا ان دونوں حضرات نے مواد مہیا کیا۔ حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب نے اسے مرتب فرمایا۔ سیاسی حصہ کا مواد حضرت مولانا محمد شریف جالندھری اور حضرت مولانا تاج محمود مرحوم نے مہیا کیا جبکہ اسے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے مرتب فرمایا۔ جتنا حصہ مرتب ہو جاتا' اسے شام کو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب' مولانا شاہ احمد نورانی' چودھری ظہور الٰہی وغیرہم حضرت شیخ بنوری مرحوم کی موجودگی میں سن لیتے۔ ترمیم و اضافہ کے بعد اسے سید الخطاطین سیدی و مرشدی حضرت قبلہ سید انور حسین نفیس رقم دامت برکاتہم کے سپرد کر دیا جاتا۔ آپ اپنے شاگردوں کی جماعت کے ساتھ راولپنڈی میں حضرت بنوری مرحوم کے ساتھ مقیم تھے۔ وہ آپ کتابت کر دیتے اور پھر اسے پریس اشاعت کے لیے بھیج دیا جاتا۔ پریس پر پابندیاں تھیں۔ قادیانیت کے خلاف کچھ شائع کرنے کی کسی کو اجازت نہ تھی۔ ان نامساعد حالات میں ہمارے بزرگوں نے کوشش کر کے قادیانی و لاہوری گروپ کے محضرناموں کا جواب ''ملت اسلامیہ کا موقف'' نامی مرتب کیا۔ یہ کتاب ۶ دن کی قلیل مدت میں مکمل ہوگئی۔ اسے حضرت مولانا مفتی محمود مرحوم نے قومی اسمبلی میں پڑھا۔ تمام ممبران میں اسے تقسیم کیا گیا۔ سب سے پہلے اسے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کیا۔ بعد میں اسے

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کے ادارہ "الحق" نے شائع کیا اور پھر مکتبہ حقانیہ (امدادیہ) ٹی۔ بی روڈ ہسپتال ملتان نے شائع کیا۔ حضرت شیخ بنوری رحمتہ اللہ علیہ کے حکم پر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب سکندر نے اس کا عربی میں اور حضرت مولانا تقی عثمانی نے اس کا انگلش میں ترجمہ کیا۔ عربی' انگلش بھی مرکزی شعبہ نشرواشاعت دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے شائع کیا۔ عرب ممالک میں عربی اور یورپی و مغربی ممالک میں انگلش فری تقسیم کرنے کا عالمی مجلس نے اہتمام کیا۔ لاہوری گروپ کے محضرنامہ کا مستقل جواب حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مرحوم نے شائع کر کے نہ صرف قومی اسمبلی میں پڑھا بلکہ اسے ممبران اسمبلی میں بھی تقسیم کرنے کا اہتمام فرمایا۔ یوں الحمدللہ قادیانی و لاہوری گروپ کے محضرناموں کا جواب قومی اسمبلی میں دیا گیا۔ فلحمدللہ علیٰ ذالک۔

۲۵ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

بھٹو صاحب فورٹ سنڈیمن میں

بھٹو صاحب نے ان دنوں چترال' دیر' پشاور وغیرہ کا دورہ کیا۔ وہ جہاں تشریف لے گئے' جلسہ عام میں لوگوں نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا۔ اس طرح آپ بلوچستان کے دورہ کے موقع پر ژوب فورٹ سنڈیمن گئے۔ صوفی محمد علی مرحوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ بہادر رہنما اور مولانا سید شمس الدین مرحوم کے ساتھی تھے۔ انہوں نے جلسہ میں ایسی منصوبہ بندی سے بھٹو صاحب سے سوالات کیے کہ ان کو تقریر روکنا پڑی اور یہ اعلان کرنا پڑا۔۔۔۔

وزیر اعظم بھٹو نے آج یہاں کہا ہے کہ قومی اسمبلی مرزائیوں کے مسئلے پر غور کر رہی ہے اور یہ جمہوری ادارہ جو بھی فیصلہ کرے گا' وہ ان کے لیے قابل قبول ہوگا۔ آج شام یہاں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ وہ اس مسئلے کے بارے میں خود کوئی فیصلہ نہیں دے سکتے کیونکہ یہ نوے سال پرانا مسئلہ ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ ان کی حکومت نے پاکستان کا جو آئین تیار کیا ہے' اس میں

اس بات کی مکمل ضمانت دی گئی ہے کہ صرف مسلمان ہی پاکستان کا صدر اور وزیر اعظم بن سکتا ہے۔ ان دونوں عہدوں کے لیے افراد کو یہ حلف اٹھانا پڑتا ہے کہ وہ ختم نبوت پر یقین رکھتے ہیں اور یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی ہیں۔

آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ صاجزادہ سید فیض الحسن نے سنی ختم نبوت کنونشن کے نام سے راولپنڈی میں ایک اجتماع کیا تھا۔ اس اجتماع کی رپورٹنگ میں ٹرسٹ کے اخبارات نے ان کے متعلق لکھ دیا کہ وہ قادیانیوں کے بائیکاٹ کو جائز نہیں سمجھتے' اس کی یہ وضاحت اخبارات میں اشتہار ہذا کے ذریعے صاجزادہ نے کی۔

ضروری وضاحت

میں نے راولپنڈی کنونشن میں سوشل بائیکاٹ کی مخالفت میں قطعاً کوئی بیان نہیں دیا۔ یہ محض بہتان ہے۔ میری تمام زندگی تحفظ ختم نبوت میں گزری ہے اور گزرے گی۔ (صاجزادہ فیض الحسن)

قومی اسمبلی

قومی اسمبلی اپنا کام کر رہی تھی۔ ادھر ملک بھر میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنما طوفانی دورے کر رہے تھے۔ سرگودھا میں دن کو عظیم الشان کنونشن اور رات کو جلسہ عام ہوا۔ دوسرے دن سرگودھا سے لالیاں' چنیوٹ ہوتے ہوئے فیصل آباد تشریف لائے۔ تیسرے دن فیصل آباد سے کھرڑیانوالہ' شاہ کوٹ' مانانوالہ' شیخوپورہ' کوٹ عبدالمالک میں خطاب کرتے ہوئے لاہور' وہاں سے اگلے روز شاہدرہ' مریدکے' کاموںکے سے گوجرانوالہ کے لیے روانہ ہوئے۔ خبر ملاحظہ ہو:

مرکزی مجلس عمل ختم نبوت کے صدر مولانا محمد یوسف بنوری' جنرل سیکرٹری علامہ محمود احمد رضوی' نوابزادہ نصراللہ خاں' حافظ عبدالقادر روپڑی' سید مظفر علی شمسی اور دیگر قائدین ۲۹ر جولائی بروز پیر گوجرانوالہ آ رہے ہیں۔ پروگرام کے مطابق صبح دس بجے ضلعی مجلس عمل کے کنونشن میں شریک ہوں گے اور رات کو نو بجے جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔

ایک اشتہار

نمائندگان مجالس عمل شہرلاہور

اجلاس

شہرلاہور اور تحصیل قصور و چونیاں کی مجالس عمل کے نمائندوں کا ایک اجلاس آج ۲۵ر جولائی کو ساڑھے چار بجے شام دفتر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت لاہور شہرواقع ۹۔ شارع فاطمہ جناح میں منعقد ہوگا۔ اجلاس میں تمام مقامی مجالس عمل کے دو دو نمائندے شریک ہوں اور اس اعلان کو دعوت نامہ تصور کریں۔

بارک اللہ خاں
جنرل سیکرٹری، مجلس عمل تحفظ ختم نبوت، لاہور

۲۶ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

جناب بھٹو صاحب فورٹ سنڈیمن سے مسلم باغ پہنچے تو ان کو جلسہ عام میں یہ اعلان کرنا پڑا ـــــ

وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے کہا کہ حکومت احمدی مسئلہ کو منصفانہ اور مکمل طور پر حل کر دینا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس نازک مذہبی مسئلہ پر، جو ۹۰ برس پرانا ہے، اپنی طرف سے کوئی فیصلہ مسلط کرنے کے حق میں نہیں۔ ایسا انداز تو میں نے کسی سیاسی مسئلہ پر بھی اختیار نہیں کیا۔ انہوں نے کہا اس لیے حکومت نے یہ مسئلہ قومی اسمبلی کو پیش کر دیا ہے، جہاں حکومت اور اپوزیشن اسے مشترکہ طور پر حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ مزید برآں ماہرین سے بھی مشورہ کیا جائے گا۔ وزیر اعظم نے کہا وہ راولپنڈی واپس پہنچنے پر اس سلسلے میں اب تک کی کارکردگی کے بارے میں معلوم کریں گے اور غیر ضروری تاخیر ہرگز نہیں ہونے دی جائے گی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ نئے آئین کے تحت میں نے اپنے عہدہ کا جو حلف اٹھایا ہے، اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان کا اقرار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کسی سابق آئین

میں یہ دفعہ شامل نہیں کی گئی تھی۔

شورش کی گواہی

لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس ایم کے صمدانی کی عدالت میں آج واقعہ ربوہ کی تحقیقات کے سلسلہ میں سماعت بند کمرے میں ہوئی۔ فاضل ٹریبونل نے آج مدیر "چٹان" آغا شورش کاشمیری اور بشیر نامی ایک گواہ کا بیان قلمبند کیا۔ آج عدالت میں ربوہ پولیس اسٹیشن کا ریکارڈ بھی پیش کیا گیا۔ مدیر "چٹان" آغا شورش کاشمیری کو میوہسپتال سے' جہاں وہ زیر حراست ہیں' پولیس کی نگرانی میں ساڑھے گیارہ بجے عدالت میں گواہی کے لیے پیش کیا گیا۔ عدالت کی کارروائی کیونکہ بند کمرے میں ہو رہی تھی' اس لیے کمرۂ عدالت کے باہر متحدہ مجلس عمل کے رہنما اور کارکن بڑی تعداد میں موجود تھے۔

جلسے

آج ۲۶ر جون بروز جمعتہ المبارک

- بمقام: جامع مسجد نور' نسبت روڈ' بعد نماز جمعہ
- بمقام: مدرسہ تقویت الاسلام' لال مندر' شیش محل روڈ' بعد نماز جمعہ
- بمقام: غوثیہ مسجد' عبدالکریم روڈ' بعد نماز عشا
- بمقام: مسجد مزمل' بند روڈ' چوک یتیم خانہ' بعد نماز عشا

------ مقررین ------

عبدالشکور' مسعود کھوکھر' اکمل جاوید' احسان اللہ وقاص' حافظ شفیق الرحمٰن' ضیاء اللہ خان' راجہ شفقت حیات' انور گوندل' مقصود احمد' منصور الحمید اور ہمایوں مجاہد۔ (اسلامی جمعیت طلبا (پاکستان) لاہور)

علامہ محمود احمد رضوی

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری علامہ محمود احمد رضوی

نے کہا ہے کہ مرزائیوں کے متعلق جدوجہد اس وقت تک جاری رہے گی' جب تک متحدہ مجلس عمل کا مطالبہ ہماری وضاحت کے ساتھ قومی اسمبلی میں پیش ہو کر منظور نہیں ہو جاتا۔ وہ آج دفتر جماعت اسلامی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ قومی اسمبلی ملت اسلامیہ کی امنگوں کے مطابق اس مسئلے کو حل کرے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری اطلاعات کے مطابق اس مسئلے کے حل کی جو صورت نکالی جائے گی' وہ یہ ہوگی کہ آئین میں یہ کہہ دیا جائے گا کہ ختم نبوتؐ کے منکر مسلمان نہیں ہیں لیکن ہم یہ حکومت پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اس سے نہ ہی یہ مسئلہ حل ہوگا اور نہ ہی قوم مطمئن ہوگی۔ صحیح صورت صرف یہ ہے کہ واضح طور پر منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ انہوں نے کہا اگر یہ مسئلہ قومی اسمبلی کی کمیٹی میں ہمارے مطالبات کے مطابق حل ہوتا نظر نہ آیا تو مجلس عمل نے قومی اسمبلی کے ارکان کو ہدایت کر دی ہے کہ وہ کمیٹی سے واک آؤٹ کر جائیں اور پھر مسئلہ قوم خود حل کرائے گی۔

انہوں نے اخبارات پر سنسر اور مساجد میں لاؤڈ سپیکروں کی پابندی کی شدید مذمت کی اور کہا کہ یہ صورت حال افسوسناک ہے کہ حکومت نے تحریک کو پرامن طور پر چلانے کے تمام راستوں کو بند کر دیا ہے اور برصغیر کی تاریخ میں کوئی ایسی مثال نہیں ملتی جب کسی مذہبی مسئلے کی طباعت و اشاعت پر پابندی لگائی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں ہر روز تحریک کے جلسے ہو رہے ہیں لیکن خبروں پر پابندی ہے۔ یہ عدل و انصاف اور جمہوری تقاضوں کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس عمل پر پابندی ہے لیکن مرزائیوں کے لٹریچر پر کوئی پابندی نہیں ہے اور وزیر اعظم اور ان کے رفقاء اس مسئلے پر تقاریر کر رہے ہیں' جن کی اشاعت پر کوئی پابندی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مساجد میں لاؤڈ سپیکر اور مذہبی اجتماعات پر بھی پابندی ہے جو ناقابل برداشت ہے اور مجلس عمل نے واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ وہ ان پابندیوں کو قبول نہیں کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوتؐ نزاعی مسئلہ نہیں ہے بلکہ پوری ملت اسلامیہ اس بات پر متفق ہے کہ رسول اللہؐ آخری نبی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجلس عمل کا یہ فیصلہ ہے کہ وہ ایسا کوئی اقدام نہیں کرے گی جس سے ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچے

بلکہ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کی سالمیت و بقا کے لیے ہر فتنہ کا استیصال ہر محب وطن پر فرض ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں کے ضمن میں دستاویزی حقائق پر مشتمل ایک بیان مجلس عمل نے قومی اسمبلی میں پیش کر دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مجلس عمل میں جو دینی اور سیاسی جماعتیں شامل ہیں' ان کا مقصد صرف اس دینی مسئلے کو حل کرنا ہے اور اس کے علاوہ کوئی مقصد نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ واقعہ ربوہ کے تحقیقاتی ٹربیونل کے مسئلے پر غور کرنے کے لیے چودھری غلام جیلانی' نوابزادہ نصراللہ خاں اور علامہ محمود احمد رضوی پر مشتمل ایک سہ رکنی کمیٹی مرتب کی گئی ہے اور وہ اس ضمن میں ایک دو روز میں فیصلہ کرے گی۔

۲۷ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

لاہور

حکومت پنجاب نے ہفت روزہ "چٹان" کے مدیر آغا عبدالکریم شورش کاشمیری کو رہا کر دیا ہے اور ان کے پریس اور رسالے پر عاید پابندی اٹھا لی ہے۔ آغا شورش کاشمیری کی رہائی کا حکم آج شام انہیں ایک مقامی مجسٹریٹ نے ہسپتال میں دیا اور اپنی نگرانی میں پریس کی سیلیں کھلوائیں۔ آغا شورش کاشمیری کو تقریباً دو ہفتے قبل ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار کیا گیا تھا اور بیماری کی وجہ سے وہ میو ہسپتال میں نظربند کر دیے گئے تھے۔

لائل پور

چک جھمرہ پولیس نے قانون تحفظ امن عامہ کی خلاف ورزی کرنے پر مولانا محمد حسن کو گرفتار کر لیا۔ انہوں نے گزشتہ روز جامع مسجد میں ختم نبوت کے موضوع پر تقریر کی تھی۔ جڑانوالہ پولیس نے جلسہ عام سے خطاب کرنے پر طالب علم جلیل اور ان کے متعدد ساتھیوں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔

۲۸ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

عبدالحفیظ پیرزادہ

وفاقی وزیر قانون و پارلیمانی امور مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا ہے کہ قادیانیوں کے مسئلے پر قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی مقررہ وقت میں اپنی سفارشات مرتب کر لے گی۔ آج خیبر میل کے ذریعے راولپنڈی سے کراچی پہنچنے کے بعد اے پی پی سے بات چیت کرتے ہوئے مسٹر پیرزادہ نے کہا کہ قادیانیوں کے مسئلے کا فیصلہ کرنے کے لیے قومی اسمبلی ہی صحیح جگہ ہے۔ قومی اسمبلی کی سفارشات کو عوام کے سامنے ریفرنڈم کے لیے پیش کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئین میں بھی اس قسم کی گنجائش نہیں ہے۔

کوثر نیازی

حیدر آباد۔ اطلاعات و نشریات کے وفاقی وزیر مولانا کوثر نیازی نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت خاتم النبین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی تقدیس اور تکریم کو آئینی تحفظ دے گی جو اب تک کسی دوسرے اسلامی ملک نے نہیں کیا ہے۔ مولانا نے کل رات ایک سیرت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت سرور کائناتؐ کی شان میں گستاخی کرنے کی کسی حالت میں بھی اجازت نہیں دے گی اور گستاخی کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دے گی۔ انہوں نے تالیوں کی گونج میں اعلان کیا کہ میرا اور میرے قائد وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کا یہ ایمان ہے کہ جو ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتا' وہ مسلمان نہیں ہے۔ مولانا نے کہا کہ حکومت قادیانی مسئلہ کو قومی اسمبلی میں جمہوری اور آئینی طریقے سے حل کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ عوامی حکومت سے اپنے سیاسی جھگڑے چکانے کے لیے صورت حال سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ تاریخ شاہد ہے کہ جس کسی نے بھی اپنے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لیے حضورؐ کے نام نامی سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کی' وہ کبھی شادماں نہیں ہوا۔ اسے نہ اب کامیابی نصیب ہو سکتی ہے اور نہ آئندہ۔ انہوں نے ایسے لوگوں کو متنبہ کیا کہ وہ اس معاملے کو سیاسی دھڑے بندی سے بالاتر رکھیں اور حضورؐ کی تقدیس و تکریم کی حفاظت کرنے کا عہد کریں۔ اسی طریقہ پر

چل کر ہم ملک کو مضبوط اور مستحکم کر سکتے ہیں۔

۲۹ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

لاہور

حلقہ نمبرا کے لیے مجلس عمل کی تشکیل کی گئی۔ درج ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔ صدر سید عباس علی شاہ ایڈووکیٹ' نائب صدر محمد مظفر اقبال' جنرل سیکرٹری محمد طارق سعید' سیکرٹری نشرواشاعت خرم بشیر' جائنٹ سیکرٹری محمد ابراہیم۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت' شالامار ٹاؤن

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت شالامار ٹاؤن کا انتخاب ہوا اور مندرجہ ذیل حضرات کو متفقہ طور پر عہدیدار مقرر کیا گیا۔ صدر مولوی حاجی محمد اسماعیل' نائب صدر حاجی فیروز دین' قاری محمد بشیر' جنرل سیکرٹری میاں غلام محمد' جوائنٹ سیکرٹری پرویز' خزانچی حاجی محمد جمیل' ناظم نشرواشاعت حکیم محمد علی۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت' نئی انارکلی

نئی انارکلی' پرانی انارکلی' پیسہ اخبار' ہسپتال روڈ کی مجلس عمل کا انتخاب ہوا' جس کے سرپرست مولانا محمد ابراہیم امیر مولانا فضل الرحیم' مہتمم جامعہ اشرفیہ' نائب امیر مولانا غلام یٰسین چشتی خطیب (نائب امیر دوم) مولانا نذیر احمد' جنرل سیکرٹری محمد ارشاد' سیکرٹری حافظ مقبول الرحمٰن قریشی' نائب سیکرٹری مولانا مجید اللہ' خازن محمد حنیف' ناظم نشریات آفتاب' سالار محمد متین منتخب ہوئے۔

تشکیل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت' مزنگ

گزشتہ روز یہاں مزنگ میں مختلف مکاتیب فکر سے تعلق رکھنے والے تقریباً ۳۵ افراد کا ایک اجتماع زیر صدارت حافظ محمد فاضل منعقد ہوا' جس میں مجلس عمل مزنگ کے لیے درج ذیل عہدیدار منتخب کیے گئے۔ صدر حافظ محمد فاضل' نائب صدر

قاری محمد فقیر' نائب صدر رحمان گل' جنرل سیکرٹری نسیم اصغر' ناظم نشرو اشاعت قاری محمد عارف' خزانچی احمد سعید' تشکیل ذیلی مجالس عمل کے مطابق حلقہ کی گیٹ کے لیے صدر میر محمد اسحاق' نائب صدر محمد اشرف' مولوی محمد عبداللہ' حکیم محمد سلیم' مولانا یار محمد' جوائنٹ سیکرٹری محمد یونس' جوائنٹ سیکرٹری حافظ لال دین' پبلسٹی سیکرٹری رحمت علی' فنانشل سیکرٹری ماسٹر علی محمد' کنوینر رابطہ کمیٹی جمعے خاں' سرپرست حاجی فیض محمد' مرزا سلطان بیگ منتخب ہوئے۔ حلقہ آسٹریلیا بلڈنگ کے لیے صدر مولانا عبدالباری' سیکرٹری جنرل آغا محمد نواز' نائب صدر محمد فاروق' مولانا حکیم ثناء اللہ' ڈاکٹر اختر' جوائنٹ سیکرٹری عصمت اللہ' خزانچی عبدالغفور منتخب ہوئے۔

انجمن طلبا اسلام پنجاب کے سیکرٹری اطلاعات محمد خان لغاری نے گزشتہ روز مسجد حسین شاہ بازار جوڑے موری اندرون لوہاری گیٹ انجمن کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسولؐ کا تحفظ مومن کی زندگی کا بنیادی مقصد ہے اور طلبا اس عظیم نصب العین کے حصول کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی تاریخ قربانیوں سے بھری پڑی ہے۔ ہم جذبہ حسینی سے سرشار ہیں۔

اسلامی جمعیت طلبا حلقہ باغبانپورہ کے زیر اہتمام تحفظ ناموس رسالت کے سلسلے میں ایک جلسہ عام مسجد باغیچی سیٹھا والی میں منعقد ہوا' جس سے خطاب کرتے ہوئے طالب علم رہنماؤں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ ناموس رسالتؐ کے تحفظ کی خاطر اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے۔ جلسہ سے جامعہ پنجاب کے طالب علم رہنما قاری مغیث احمد' محمد صدیق ہاشمی' صابر حسین' اسرار الحق اعوان' سرفراز احمد شاکر اور ارشد بھٹی نے خطاب کیا۔

ایک اشتہار

اوکاڑہ میں مکمل ہڑتال

جمعرات ۲۵ر جولائی ۷۴ء سے اوکاڑہ میں

تحفظ ختم نبوتؐ

کے رضاکاروں کی گرفتاری کے خلاف مکمل احتجاجی ہڑتال
جاری ہے اور تا اطلاع ثانی جاری رہے گی

------ از طرف ------

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت' اوکاڑہ

(اخبارات پر سنسر ہے۔ آج ۲۹ر جولائی ہے۔ ۲۵ر جولائی سے اوکاڑہ میں یعنی پانچ روز سے ہڑتال ہے۔ یہ ہڑتال چودہ دن تک رہی۔)

اصل مجلس احرار کون سی ہے؟

مجلس احرار اسلام کے امیر سید ابو معاویہ ابوذر بخاری نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ متحدہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں مجلس احرار اپنے دیرینہ موقف پر قائم ہے اور اس ضمن میں مجلس احرار' مجلس عمل کی جدوجہد میں شریک ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس احرار کے آئینی سربراہ کی حیثیت سے میں نے مجلس عمل کے صدر مولانا یوسف بنوری کو تحریری طور پر مجلس احرار کی خدمات پیش کرتے ہوئے اس امر سے بھی آگاہ کیا تھا کہ جو لوگ متحدہ مجلس عمل میں مجلس احرار کی نمائندگی کا دعوئ کرتے ہیں' ان کا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور انہیں جماعت سے نکال دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۵ر جون کو ملتان میں مجلس شوریٰ کی عظیم اکثریت نے ثناء اللہ بھٹہ اور ان کے رفقاء کو مجلس احرار سے نکال دیا ہے اور لائل پور میں ہونے والے اجلاس کا مجلس احرار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس احرار کی شوریٰ کی اکثریت کی تائید مجھے حاصل ہے اور میری جماعت صحیح مجلس احرار ہے۔ (۲۹ر جولائی "امروز" لاہور)

۳۰ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

ہڑتال کا فیصلہ (اشتہار)

اوکاڑہ' ساہیوال' سرگودھا' گجرات

بے جا تشدد' علما' طلبا اور کارکنوں کی بلاجواز گرفتاریوں اور انتظامیہ کے جانبدارانہ رویہ کے خلاف احتجاج کے طور پر آج

لائل پور شہر میں مکمل ہڑتال ہوگی

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت' لائل پور

پاکستان متحدہ جمہوری محاذ

پاکستان متحدہ جمہوری محاذ کی جنرل کونسل نے ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور جمہوری جدوجہد جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔ جنرل کونسل نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ حالیہ تحریک کے دوران گرفتار کیے گئے علما' طلبا اور دیگر کارکنوں کو فوری طور پر رہا کیا جائے اور ان کے خلاف مقدمات واپس لیے جائیں۔ سرکاری ذرائع ابلاغ کے ذریعے جو مذموم مہم جاری ہے' وہ فی الفور ختم کی جائے۔ قومی اسمبلی آئین میں جلد سے جلد ترمیم کر کے قادیانیوں کا مسئلہ عوام کی خواہشات کے مطابق حل کرے۔ جنرل کونسل نے ان خیالات کا اظہار قراردادوں کی صورت میں کیا ہے' جو آج یہاں جنرل کونسل کے اجلاس کے بعد متحدہ جمہوری محاذ کے سیکرٹری جنرل پروفیسر غفور احمد نے ایک پریس کانفرنس میں جاری کیں۔ ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ اخبارات پر عاید پابندیاں ختم کی جائیں اور ان کے اسیر ایڈیٹروں کو رہا کیا جائے۔ اس قرارداد میں حکومت کے حسب ذیل اقدامات کو جانبدارانہ قرار دیا گیا ہے:

(۱) مساجد میں اجتماعات ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت ممنوع قرار دیے گئے۔

(۲) مذہبی اجتماعات میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کے لیے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی منظوری ضروری قرار دے دی گئی۔

(۳) اخبارات پر پابندی عاید کر دی گئی کہ وہ اس سلسلہ میں کوئی خبر' تبصرہ یا آرٹیکل شائع نہیں کر سکتے۔

(۴) چھاپہ خانوں کو اس مسئلہ کے بارے میں کوئی مواد شائع کرنے سے منع

کر دیا گیا ہے۔

(۵) جسارت' اعلان' چٹان' سچائی اور ندائے بلوچستان کی اشاعت پر پابندی عاید کر دی گئی اور جسارت' اعلان اور چٹان کے ایڈیٹروں کو گرفتار کر لیا گیا۔

(۶) ریڈیو' ٹیلی وژن اور پریس ٹرسٹ کے اخبارات کے ذریعے اس مقدس تحریک کے خلاف یکطرفہ پراپیگنڈا کیا گیا اور پریس ٹرسٹ کے اخبارات کے اداریے تحریر کروائے گئے۔

(۷) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے خلاف جھوٹے اور بے سروپا الزامات پر مبنی اشتہارات اہتمام سے شائع کر دیئے گئے۔

(۸) ملک کے اکثر مقامات پر علما' وکلا' سیاسی کارکنوں اور طلبا کی گرفتاریاں ڈی پی آر اور تحفظ امن عامہ آرڈیننس کے تحت عمل میں لائی گئیں۔

(۹) وزیر اعظم نے حالیہ دورۂ سرحد کے دوران ہندوستان کے ایٹمی دھماکے' بھارتی افواج کے چھمب اور سیالکوٹ سیکٹر سے متصل سرحدوں پر اجتماع' افغان افواج کی ڈیورنڈ لائن کے ساتھ نقل و حرکت' ۲۲ر مئی کے ربوہ اسٹیشن پر مفروضہ واقعہ اور تحریک ختم نبوت کو ایک ہی سازش کی مختلف کڑیاں قرار دیا۔ یہ تمام باتیں اس بات کی دلیل ہیں کہ حکومت ان حالات کو سنوارنے کی بجائے بگاڑنے پر تلی ہوئی ہے۔

محمود احمد رضوی

متحدہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل علامہ محمود احمد رضوی نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا ہے کہ مرکزی مجلس عمل کے وکلا کو صمدانی ٹریبونل کی کارروائی سے دستبردار ہونے کی ہدایت کی گئی ہے اور وکلا تحقیقات سے دستبردار ہوگئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج فاضل جج کی عدالت میں وکلا نے درخواست پیش کی کہ مرزا ناصر احمد پر ان کے سابقہ بیان کی روشنی میں وکلا کو جرح کی اجازت دی جائے۔ مختلف وکلا نے جو گواہوں کی فہرست دی ہے' انہیں بطور گواہ طلب کیا جائے' جماعتوں کو اپنا نقطۂ نظر پیش کرنے کا موقع دیا جائے' جرح کی اجازت دی جائے اور بند کمرے کے بیانات شائع کیے جائیں لیکن فاضل عدالت نے یہ درخواست مسترد کر

دی' جس پر وکلا کو دستبردار ہونے کی ہدایت کی گئی ہے۔

سیکرٹری جنرل علامہ محمود احمد رضوی نے آج ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں حکومت کا رویہ غیر جمہوری اور ظالمانہ ہے اور ہر جگہ پر تحریک کو دبانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اوکاڑہ' راولپنڈی' ننکانہ' سرگودھا اور لاہور میں وسیع پیمانے پر گرفتاریاں کی جا رہی ہیں۔ متحدہ مجلس عمل نے مطالبہ کیا ہے کہ اس قسم کی تشدد آمیز حرکتوں سے گریز کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں بھی اس مسئلے کو حل کرنے کے ضمن میں تاخیری حربے استعمال کیے جا رہے ہیں۔ متحدہ مجلس عمل اس سلسلے میں اپنے موقف کا واضح اظہار کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی سے اگر یہ مسئلہ ہماری توضیحات کے مطابق حل نہیں ہوتا تو مجلس عمل واک آؤٹ کرے گی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ تمام پابندیاں ختم کی جائیں اور تمام گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے۔

انصاف کے تقاضے پورے کیے جائیں

ہفتہ عشرہ قبل گجرات کے نواحی موضع تمال میں ایس پی پولیس کی فائرنگ سے دو لڑکے جاں بحق ہو گئے تھے۔ اس ضمن میں ابھی تک کوئی تعزیری کارروائی منظر عام پر نہیں آئی۔ دوسری طرف علاقہ میں لوگوں کی طرف سے ہر روز احتجاجی کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ مبینہ طور پر لوگوں کے ایک ہجوم پر ایس پی چیمہ نے اپنے پستول سے براہ راست فائر کیے' جس سے دو افراد جاں بحق ہو گئے۔ اس سے علاقہ میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی تھی۔ اس واقعہ کے دو تین روز بعد صوبائی وزیر زراعت ریٹائرڈ بریگیڈیئر صاحب داد خاں نے متوفی محمد یوسف کے گھر جا کر لواحقین سے اظہار تعزیت کیا تھا اور گاؤں کے لوگوں سے وعدہ کیا تھا کہ حکومت عدل و انصاف کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے واقعہ میں ملوث تمام افراد کے خلاف قانونی کارروائی کرے گی لیکن اتنے دن گزر جانے کے باوجود ابھی تک ایسی کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ ایس پی چیمہ اور اس کے ساتھی نہ معطل کیے گئے ہیں' نہ انہیں لائن حاضر کیا گیا ہے۔ ان حالات میں عدل و انصاف کے تقاضے پورے ہونے کی توقع ہو سکتی ہے؟ حکومت کو

ایسے غیر ذمہ دار پولیس افسر کو فوری طور پر معطل کر کے اس کے خلاف تحقیقات مکمل کرنی چاہیے تاکہ جرم ثابت ہونے پر اسے اس کے کیے کی سزا مل سکے۔
(اداریہ "نوائے وقت" لاہور، ۳۰ر جولائی ۷۴ء)

۳۱ر جولائی کے اخبارات کی رپورٹ

اخبارات پر پابندی کے باعث آج کے روز کوئی خبر شائع نہ ہو سکی۔

یکم اگست کے اخبارات کی رپورٹ

راولپنڈی کے پچاس شیعہ علما کا بیان

ختم نبوت کے مسئلہ پر تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں کا ایمان ہے۔ اس مسئلہ کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ یہ بات شیعہ مکتب فکر کے ۵۰ مقتدر علما اور مذہبی لیڈروں نے ایک بیان میں کہی ہے۔ ان شیعہ علما کا کہنا ہے کہ ختم نبوت مسلمان کا بنیادی عقیدہ ہے اور جو ختم نبوت کا منکر ہے، وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ یہ مسئلہ کوئی نیا نہیں بلکہ گزشتہ ۹۰ سال سے برصغیر پاک و ہند میں موجود ہے۔ البتہ قیام پاکستان کے بعد یہ مسئلہ ذرا زیادہ شدت اختیار کر گیا۔ گزشتہ ربع صدی میں اسلام کی علمبرداری کا دعویٰ کرنے والی حکومتوں نے اس مسئلہ کو حل نہ کیا بلکہ تحریک ختم نبوت کے مجاہدین پر گولیاں چلائیں۔ یہ پہلا موقع ہے کہ وزیر اعظم بھٹو نے اس سلسلہ میں آئینی ضمانت کا اہتمام کیا اور پاکستان کے صدر اور وزیر اعظم کے حلف نامے میں لازم قرار دیا کہ صدر اور وزیر اعظم یہ اعلان کریں کہ ختم نبوت پر ان کا پختہ ایمان ہے۔ اب حکومت ختم نبوت کے مسئلہ کو قومی اسمبلی میں لے گئی ہے اور وزیر اعظم کی خواہش ہے کہ یہ مسئلہ جلد حل کر دیا جائے۔ مشترکہ بیان میں کہا گیا ہے کہ ہم وزیر اعظم کے ممنون ہوں گے اگر وہ اس امر کا جلد فیصلہ کرائیں کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اگر کوئی شخص اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ مسلمان نہیں اور ایسے شخص کے پیروکاروں کو بھی مسلمان نہیں

کہا جا سکتا۔ جہاں تک موجودہ حکومت کا تعلق ہے' ہم اس کے ساتھ ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ لاقانونیت سے مسائل حل نہیں ہوسکتے۔ جہاں تک سماجی بائیکاٹ کی مہم کا تعلق ہے' ہم اس کی حمایت نہیں کر سکتے کیونکہ یہ ہادی برحق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

مشترکہ بیان میں جن علما کے دستخط ہیں' ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:
مولانا توقیر حسین زیدی (کراچی)' مولانا محمد اسحاق نجفی (کراچی)' مولانا محمد یونس رضوی (کراچی)' مولانا طالب حسین جعفری (لائل پور)' مولانا ابرار حسین شیرازی (لاہور)' احمد علی شاہ (سکردو)' مولانا نذر حسین قمر (وزیر آباد)' مولانا محمد باقر نقوی (لاہور) پیر خورشید عباس بخاری (موچھ)' ظہور حسین شاہ (کہروڑ پکا)' جعفر حسین جعفری (کراچی)' شاہد حسین نقوی (لاہور)' غلام حسین نقوی (جھنگ) اور کلیم عباس شیرازی (پشاور)۔

سرگودھا

مجلس عمل سرگودھا نے گوجرانوالہ' ملتان اور اوکاڑہ میں علما اور طلبا کی گرفتاریوں اور تشدد کی شدید مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں فی الفور رہا کیا جائے' دفعہ ۱۴۴ ختم کی جائے اور اخبارات پر سے سنسر کی پابندی اٹھائی جائے۔ دریں اثنا مولانا عبدالستار خاں نیازی ۷؍ اگست کو بعد نماز عشاء مسجد گول چوک میں خطاب کریں گے۔ آج مسجد بلاک نمبر ۱۴ میں جلسہ ہوا' جس میں قاری عبدالسمیع' راؤ عبدالمنان' مولانا احمد سعید ہاشمی اور شیعہ لیڈر غلام حسین نے مطالبہ کیا کہ یکطرفہ کارروائی بند کی جائے اور شہر میں اشتعال انگیز واقعات کے ذمہ دار افراد کو فوراً گرفتار کیا جائے۔

اوکاڑہ میں ایک سو کارکنوں کی گرفتاری

گزشتہ ایک ہفتہ میں اوکاڑہ سے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے ایک سو کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ کارکنوں کی گرفتاریوں' پولیس کی اندھا دھند فائرنگ' آتش زدگی اور اسسٹنٹ کمشنر اوکاڑہ کی دھاندلیوں کے خلاف ضلع بھر کے لوگوں کی جانب سے زبردست احتجاج کیا گیا ہے اور مطالبہ کیا گیا ہے کہ ان واقعات کی تحقیقات

عدالت عالیہ کے کسی جج سے کرائی جائے۔ پولیس فائرنگ سے چار افراد زخمی ہوئے ہیں۔ گزشتہ رات رینالہ خورد کی جامع مسجد میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا' جس میں مفتی ضیاء الحسن' مولانا منظور احمد شاہ' شیخ اصغر میر اور سید بشیر حسین جعفری نے اپنی تقریر میں کارکنوں کی گرفتاریوں کی سخت مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ اس واقعہ کی تحقیقات کرائی جائے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے اجلاس میں اوکاڑہ میں مسلسل سات روز تک احتجاجی ہڑتال کرنے پر اوکاڑہ کے شہریوں کو مبارکباد دی گئی اور اپیل کی گئی کہ ہڑتال ختم کر دیں۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے قائدین مفتی ضیاء الحسن' شیخ اصغر حمید' عبدالمتین چودھری' حاجی ابراہیم چاولہ' میاں سعید احمد اور شیخ محمد اصغر نے وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو تار بھیجے ہیں' جن میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ اوکاڑہ کے واقعات کی تحقیقات ہائیکورٹ کے جج سے کرائی جائے۔ آج شام اس سلسلہ میں ککو کے مقام پر ایک جلسہ عام بھی منعقد ہوا جس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے اوکاڑہ کے واقعات پر شدید تشویش ظاہر کی اور مطالبہ کیا گیا کہ اس واقعہ کی عدالتی تحقیقات کرائی جائے۔ (''نوائے وقت'' لاہور)

سانحہ ربوہ کی تحقیقات مکمل ہو گئی

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس کے۔ ایم۔ صمدانی نے آج واقعہ ربوہ کی تحقیقات کے سلسلے میں اپنی کارروائی مکمل کر لی ہے۔ آج بھی ٹریبونل کی سماعت بند کمرے میں ہوئی اور فاضل ٹریبونل نے انجینئرنگ یونیورسٹی کے طالب علم مسٹر عزیز طارق ملک کی آخری شہادت قلمبند کی۔ آج متحدہ مجلس عمل کے وکلا نے ٹریبونل کی کارروائی میں حصہ نہیں لیا۔ ٹریبونل نے ہدایت کی ہے کہ جو وکلا دلائل پیش کرنا چاہیں' وہ ہفتہ تک اپنے تحریری دلائل عدالت عالیہ میں پیش کر دیں۔ اب ٹریبونل کی کوئی نشست نہیں ہوگی۔ ۲۹ر مئی کو ربوہ اسٹیشن پر ہونے والے ہنگامہ کے ضمن میں حکومت نے لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس کے۔ ایم۔ صمدانی پر مشتمل ایک تحقیقاتی ٹریبونل مقرر کیا تھا تاکہ ٹریبونل واقعہ کے اسباب کے ضمن میں تحقیقات کر سکے۔

فاضل ٹربیونل نے ایک ماہ ۲۵ دن میں شہادتیں مکمل کیں۔ ٹربیونل نے جماعت احمدیہ کے امیر مرزا ناصر احمد' قومی اسمبلی کے رکن مولانا غوث ہزاروی' مدیر "چٹان" آغا شورش کاشمیری' نشتر میڈیکل کالج کے زخمی ہونے والے طالب علم اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طلبا' ڈی سی لائل پور' ایس پی لائل پور' ربوہ اسٹیشن کے عملہ اور ربوہ شہر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے مقرر کردہ افراد کے بیانات قلمبند کیے۔ فاضل ٹربیونل نے ربوہ اسٹیشن اور ربوہ کے دیگر دفاتر کا معائنہ بھی کیا۔ مختلف سیاسی جماعتوں اور تنظیموں نے وکلا کے ٹربیونل میں نمائندگی کی۔ ان میں مسٹر ایم انور بار ایٹ لا' ملک محمد قاسم' مسٹر رفیق احمد باجوہ' مسٹر ایس رحمٰن' مسٹر شیر عالم' مسٹر کرم الٰہی بھٹی' مسٹر ایم ڈی طاہر' چودھری عبداللطیف ران وغیرہ شامل ہیں۔ جبکہ جماعت احمدیہ کی جانب سے مسٹر اعجاز بٹالوی' مسٹر مبشر لطیف' چودھری عبدالعزیز پیش ہوئے۔ ۱۸ر جولائی کے بعد ۱۲ دن ٹربیونل کی کارروائی بند کمرے میں ہوئی اور آج فاضل ٹربیونل نے شہادتیں مکمل کر کے ٹربیونل کی کارروائی ہفتہ تک ملتوی کر دی' جس دن فاضل ٹربیونل میں تحریری دلائل پیش کیے جائیں گے۔

واقعہ ربوہ کی تحقیقات کرنے والے تحقیقاتی ٹربیونل کے رجسٹرار نے حسب ذیل پریس ریلیز جاری کیا ہے۔

آج ٹربیونل کے علم میں یہ بات لائی گئی ہے کہ تحقیقاتی کارروائی سے وابستہ بعض تنظیموں نے اپنے وکلا کو کارروائی سے علیحدگی اختیار کرنے کی ہدایت کی ہے۔ عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جن تنظیموں نے اب تک کارروائی میں شرکت کی ہے اور جو ابھی تک شریک ہیں' انہیں خود ان کی درخواست پر شرکت کی اجازت دی گئی تھی اور وہ کسی بھی وقت کارروائی سے علیحدگی اختیار کر سکتی ہیں۔ بعض تنظیموں کی علیحدگی سے تحقیقات پر' جو تقریباً مکمل ہو چکی ہے' کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ مجھے ٹربیونل نے ہدایت کی ہے کہ ان تمام اراکین وکلا' جنہوں نے شہادتیں حاصل کرنے اور ریکارڈ کرنے کے مشکل کام میں امداد دی' ان کا شکریہ ادا کروں۔

۲ر اگست کے اخبارات کی رپورٹ

کوئٹہ میں قادیانی مسئلہ کے حل کے لیے تاریخ مقرر کرنے کی خاطر حکومتی اجلاس

قادیانی مسئلے کے فیصلے کی تاریخ متعین کرنے اور اس اہم مسئلے کو جلد از جلد حل کرنے کے معاملہ پر غور و خوض کے لیے آج وزیر اعظم بھٹو کی صدارت میں اعلیٰ سطح کا اجلاس ہوا۔ اجلاس کی دو نشستیں ہوئیں۔ پہلی نشست صبح دس بجے گورنمنٹ ہاؤس میں ہوئی۔ دوسری نشست سہ پہر کو ہوئی۔ کانفرنس میں پنجاب اور بلوچستان کے گورنروں' پنجاب' سندھ اور بلوچستان کے وزرائے اعلیٰ' وفاقی وزرا مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ' مولانا کوثر نیازی' ڈاکٹر مبشر حسن' مسٹر رفیع رضا اور مسٹر عزیز احمد شریک ہوئے۔ وزیر اعظم کے خاص اسسٹنٹ یوسف بچ اور ملک خدا بخش بچہ' سیکرٹری دفاع میجر جنرل ریٹائرڈ فضل مقیم اور سیکرٹری جنرل خزانہ مسٹر اے جی این قاضی نے بھی شرکت کی۔ خیال رہے کہ وزیر اعظم نے یہ اجلاس قادیانی مسئلے کے حل کا اعلان کرنے کی تاریخ طے کرنے کے لیے طلب کیا تھا۔ تاہم وضاحت کی تھی کہ اگر تاریخ کا تعین نہ ہوسکا تو وہ راولپنڈی پہنچ کر مسئلے کے جلد حل کی تدبیر کے لیے فوری طور پر قومی اسمبلی کا اجلاس بلائیں گے۔ وزیر اعظم نے کوئٹہ میں اپنا قیام ایک دن بڑھا دیا ہے۔ کل وہ ایک عام جلسے سے خطاب کریں گے' جس میں بلوچستان کے سیاسی حل کے بارے میں بھی اظہار خیال کریں گے۔

وزیر اعظم ایک پریس کانفرنس سے بھی خطاب کریں گے۔ بتایا گیا ہے کہ کوئٹہ میں مسٹر بھٹو کا کل کا جلسہ سننے کے لیے دور دور سے لوگ آ رہے ہیں اور شہر بھر میں زبردست گہما گہمی ہے۔ آج کی اعلیٰ سطح کی کانفرنس کی کارروائی اور فیصلے کے بارے میں رات تک کوئی انکشاف نہیں کیا گیا تھا' تاہم خیال ہے کہ اجلاس میں قادیانی مسئلے کے تمام پہلوؤں اور ان کا مزید جائزہ لینے کے لیے درکار وقت کے بارے میں غور کیا گیا۔

راولپنڈی کے علما کی گرفتاری کے خلاف لاہور ہائیکورٹ میں رٹ

آج عدالت عالیہ کے مسٹر جسٹس شفیع الرحمٰن نے ۳۰ علما اور طلبا کی طرف

سے دائر کردہ درخواست سماعت کے لیے منظور کرلی اور حکومت اور ایڈووکیٹ جنرل کے نام نوٹس جاری کردیا کہ وہ ۹ر اگست کو عدالت میں پیش ہو کر وجہ بتائیں کہ کیوں نہ انہیں رہا کردیا جائے۔ رٹ درخواست میں درخواست دہندہ کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ درخواست دہندگان محمد سیف اللہ خالد' عبداللہ' عبدالخالق اور غلام حیدر کو ۱۴ر جون ۱۹۷۴ء کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی نے ۳۲ ڈیفنس آف پاکستان رولز ۱۹۷۱ء کے تحت نظربند کر دیا۔ ان کی میعاد نظربندی گزرنے کے بعد انہیں رہا کر دیا گیا۔ بعد ازاں انہیں پھر گرفتار کرلیا گیا۔ چونکہ تمام افراد کو ایک سے حالات میں نظربند کیا گیا ہے' اس لیے ان سب کی طرف سے مشترکہ رٹ درخواست پیش کی گئی ہے۔ رٹ درخواست میں کہا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی نے نظربندی کے احکامات جاری کیے تھے' وہ سائیکلوسٹائلڈ تھے حالانکہ مرکزی حکومت کو دفعہ ۳۲ کے تحت جو اختیار حاصل ہے' اس کے تحت یہ لازم ہے کہ حکومت نظربندی کا حکم ٹھوس حقائق کی بنا پر جاری کرے لیکن درخواست دہندوں کو ایک سائیکلوسٹائلڈ فارم پر ان کے نام درج کر کے ایک ہی مفروضہ کے تحت گرفتار کرنے کے احکامات جاری کیے گئے۔ ان میں سے ایک کے سوا باقی ماندہ درخواست دہندوں کو تاحکم ثانی نظربند کر دیا گیا ہے۔

درخواست میں کہا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا یہ حکم غیر قانونی اور سراسر ناجائز ہے اور یہ حکم بدنیتی پر مبنی ہے کیونکہ راولپنڈی میں کوئی فرقہ وارانہ فساد یا وقوعہ نہیں ہوا' اس لیے درخواست دہندگان کی نظربندی کسی صورت بھی وقوعہ ربوہ سے متعلق نہیں ہوسکتی۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ ان علما کو اس لیے نظربند کیا گیا ہے کہ حکمران پارٹی سے سیاسی اختلافات رکھنے والے علما پر دباؤ ڈالا جا سکے۔ درخواست کی آئندہ سماعت ۹ر اگست کو ہوگی۔

جمعیت طلبا اسلام کے جلسہ ہائے عام

بسلسلہ تحفظ ختم نبوت

آج ۷۴ - ۸ - ۲

صبح ۹ بجے | مار روم ساہیوال | سے خطاب محمد اسلوب قریشی

بعد از نماز جمعہ	حضرو ضلع کیمبل پور
بعد از نماز جمعہ	بہبودی ضلع کیمبل پور
بعد از نماز جمعہ	قبولہ ضلع ساہیوال
بعد از نماز عصر	عارف والا' ضلع ساہیوال
بعد از نماز عشا	ساہیوال شہر
بعد از نماز عشا	ٹیکسلا' ضلع راولپنڈی
بعد از نماز عشا	واہ' ضلع راولپنڈی
بعد از نماز عشا	ملتان روڈ' لاہور

------ مقررین ------

محمد اسلوب قریشی' عبدالمتین چودھری' رانا شمشاد علی خاں' سید عشرت علی زیدی' ضیاء الرحمٰن' عبدالرؤف' مشتاق ہاشمی اور شاعر طلبا جناب سلمان گیلانی

شعبہ نشریات: جمعیت طلبا اسلام' پاکستان

سرگودھا میں گرفتاریاں

مجلس عمل سرگودھا نے اعلان کیا ہے کہ اگر حکومت نے یکطرفہ کارروائی بند نہ کی اور گرفتار شدہ کارکنوں کو رہا نہ کیا تو سرگودھا میں مسلسل ایک ہفتہ کے لیے ہڑتال کر دی جائے گی۔ سرگودھا میں آج بھی پانچ افراد کو گرفتار کر لیا گیا اور ۱۴ کارکنوں کو شاہ پور جیل میں بھیج دیا گیا۔ آج یہاں فیکٹری ایریا اور واٹر سپلائی روڈ پر جلسے منعقد ہوئے۔

اخبارات پر سنسر کی میعاد ایک ماہ بڑھا دی گئی

حکومت پنجاب نے ۲؍ جولائی ۷۴ء کو ڈیفنس آف پاکستان رولز کے رول ۵۴ (الف) کے تحت فرقہ وارانہ مسئلہ کے بارے میں کوئی خبر' تبصرہ' بیان' رپورٹ یا کارٹون اور یادداشتیں وغیرہ شائع کرنے پر جو پابندی عاید کی تھی' اس کی میعاد ایک ماہ کے لیے بڑھا دی گئی ہے۔

۳ر اگست کے اخبارات کی رپورٹ

اوکاڑہ میں ۹ روز سے ہڑتال جاری ہے

پولیس تشدد اور اسسٹنٹ کمشنر کے رویہ کے خلاف آج نویں روز بھی اوکاڑہ میں مکمل ہڑتال رہی۔ اس کی وجہ سے کاروباری حلقوں کا روزانہ لاکھوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔ شہری معیشت مفلوج ہو کر رہ گئی ہے لیکن اس کے باوجود لوگ اپنے موقف پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ اوکاڑہ ملک بھر میں اہم کاروباری منڈی کے لحاظ سے ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔ اس منڈی کے مسلسل ۹ روز تک بند رہنے سے نہ صرف مزدور پیشہ لوگوں کو پریشانی ہے بلکہ ملک کی دوسری بڑی منڈیوں پر بھی برا اثر پڑا ہے۔ اس سلسلے میں ضلع بھر میں احتجاجی جلسوں کا پروگرام جاری ہے۔ ایک جلسہ گول مسجد اوکاڑہ میں منعقد ہوا' دوسرا جلسہ قصبہ نورشاہ میں منعقد ہوا' جس میں مفتی ضیاء الحسن' شیخ اصغر حمید صدر بار ایسوسی ایشن اور مولانا منظور احمد شاہ نے خطاب کیا۔

پتوکی میں جلسہ عام

مجلس عمل پتوکی کے زیر اہتمام جامع مسجد نورانی میں آج یہاں ایک جلسہ عام ہوا' جس سے مقامی علما کے علاوہ مولانا احسان اللہ فاروقی' مولانا نیاز احمد نیازی اور جمعیت طلبا اسلام کے حافظ عبدالعزیز جھنگوی اور سلمان گیلانی نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ پاکستان کے عوام ختم نبوت کے تحفظ کے لیے میدان میں نکل آئے ہیں اور اس مسئلہ کو حل کرائے بغیر چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ جلسہ میں اوکاڑہ' سرگودھا' گوجرانوالہ' کبیروالا اور ملتان میں علما' طلبا اور ختم نبوت کے کارکنوں کی گرفتاریوں اور ان پر پولیس تشدد اور فائرنگ اور پولیس کی طرف سے مسجدوں کی بے حرمتی کی شدید مذمت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ناروا سلوک کرنے والے پولیس افسروں کے خلاف کارروائی کی جائے۔

اوکاڑہ کے واقعات کی تحقیقات کرانے کا مطالبہ

مجلس عمل ساہیوال کے ہنگامی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اگر حکومت نے اوکاڑہ کے واقعات کی تحقیقات کے لیے عدالت عالیہ کے کسی جج کو مقرر نہ کیا تو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کے مشورہ سے ازخود تحقیقاتی کمیشن مقرر کر دیا جائے گا۔

مرکز اشاعت اسلام جامع مسجد ایف بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور میں

ختم نبوت کانفرنس

مورخہ ۱۴؍ اگست بروز اتوار ۹ بجے صبح

- مولانا مفتی محمود
- میاں طفیل محمد
- مولانا شاہ احمد نورانی
- پروفیسر غفور احمد
- علامہ احسان الٰہی ظہیر
- مولانا محمد اجمل
- چودھری ظہور الٰہی
- حافظ عبدالقادر روپڑی
- صاحبزادہ فیض القادری
- صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری

------- منجانب -------

خدام ختم نبوت

محمد شفیع جوش' پیر ابرار محمد' نیاز احمد نیازی' احسان اللہ فاروقی

گرفتاریاں افسوسناک ہیں

انجمن طلبائے اسلام جڑانوالہ کے زیر اہتمام عوامی رابطہ مہم کے سلسلہ میں گزشتہ روز جامع مسجد نور میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا' جس میں انجمن کے صوبہ پنجاب کے نائب ناظم قاری عطا اللہ' ضلع لائل پور کے ناظم میاں محمد اظہر نعیم اور صدر سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ کالج جڑانوالہ مسٹر محمد پرویز جلیس علوی نے تقاریر کیں۔ قاری عطا اللہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت طلبا کی بدستور گرفتاریاں کر رہی ہے مگر ہم ان گرفتاریوں سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔ قاری عطا اللہ نے مزید کہا کہ اخبارات پر سنسر اور بعض [illegible]

جمہوریت کے دعوے کرنے والوں کے لیے مناسب نہیں۔ (''نوائے وقت'' لاہور)

۴؍ اگست کے اخبارات کی رپورٹ
واقعہ ربوہ کی تحقیقاتی رپورٹ ۲۰؍ اگست کو پیش کر دی جائے گی

حادثہ ربوہ کی تحقیقات کرنے والا ایک رکنی ٹریبونل اپنی رپورٹ ۱۵ سے ۲۰؍ اگست کی درمیانی مدت میں پنجاب کی حکومت کو پیش کر دے گا۔ یہ بات ٹریبونل کے سربراہ مسٹر جسٹس خواجہ محمد احمد صمدانی نے بتائی۔ ٹریبونل نے اپنی کارروائی آج یہاں مکمل کر لی۔ اپنی رپورٹ مکمل کرنے کے لیے جسٹس صمدانی آج یہاں سے مری روانہ ہونے والے تھے۔ ایک انٹرویو میں آپ نے بتایا کہ انہیں نہ صرف ٹریبونل کے سامنے پیش ہونے والی جماعتوں اور بار کے ارکان بلکہ عوام سے بھی مفید تعاون حاصل ہوا۔ ان سب لوگوں نے سخت مشقت کی' جس سے میرا کام کافی آسان ہوگیا ہے۔ آپ نے ان وکیلوں کی امداد کو سراہا جنہیں ان کے موکلوں نے کارروائی سے بلا لیا تھا۔ دریافت کیا گیا کہ چند گواہوں کی شہادتوں کے بعد ٹریبونل نے اپنی کارروائی کو بند کمرے میں کیوں محدود کر لیا تھا۔ جسٹس صمدانی نے جواب دیا' ایسا ملک کی سلامتی کے پیش نظر کیا گیا تھا۔ ممکن تھا بعض گواہ ملک کی سلامتی کے لیے کوئی نقصان دہ بات کہہ دیتے' بعد میں جب میں نے دیکھا کہ بند کمرے کی سماعت کے دوران ایسی کوئی بات نہیں' تب ٹریبونل نے ایسی شہادتیں شائع کرنے کی اجازت دے دی جو بند کمرے میں قلمبند کی گئی تھیں۔

مسٹر جسٹس صمدانی کے مطابق ٹریبونل نے پانچ جون کو اپنا اجلاس شروع ہونے کے بعد سے اب تک کل ستر افراد کی شہادتیں تیار کیں' جن میں قادیانی بھی شامل تھے۔ علاوہ ازیں بہت سے افراد نے بذریعہ ڈاک بیان ارسال کیے' جنہیں ریکارڈ میں شامل کر لیا گیا ہے۔ آپ نے کہا' کام کی زیادتی کے سبب ان کے لیے ممکن نہیں کہ مواد بھیجنے والے ہر فرد کو جواب ارسال کر سکیں۔ تاہم جب ممکن ہوا' ایسے افراد کو ضرور جواب روانہ کیا جائے گا۔ آپ نے ایسے تمام افراد کا شکریہ ادا کیا ہے۔ آپ

نے ان لوگوں کا بھی شکریہ ادا کیا' جنہوں نے اس وقت ان سے تعاون کیا جب وہ تحقیقات سے متعلق بعض مقامات دیکھنے گئے۔ ایک بار آپ ریلوے کی اس بوگی کا معائنہ کرنے لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر گئے تھے' جس پر ۲۹ مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر حملہ ہوا تھا' بعد میں آپ ربوہ ریلوے اسٹیشن اور ربوہ قصبہ گئے۔

پنڈی کے علما کو رہا کر کے پھر گرفتار کر لیا گیا

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت راولپنڈی نے جیل میں نظربند علما کرام اور طلبا کی رہائی اور ان کی دو ماہ کی گرفتاری کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ ان علما اور طلبا کے ساتھ انتظامیہ کی مبینہ زیادتیوں کے خلاف بطور احتجاج ۶ر اگست بروز منگل راولپنڈی اور اسلام آباد میں مکمل ہڑتال کی جائے گی۔ یہ اعلان آج ایک پریس کانفرنس میں مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل سید حبیب الرحمٰن بخاری نے کیا۔ انہوں نے ایک بیان جاری کیا' جو مجلس عمل کے دوسرے قائدین اور مولانا غلام اللہ خان' قاری سعید الرحمٰن' قاری محمد امین' مولانا عبدالغفور وغیرہ کی طرف سے تھا۔

انہوں نے بتایا کہ اس وقت راولپنڈی جیل میں ۴۴ علما کرام اور طالب علم لیڈر اور دوسرے کارکن ڈیفنس رولز کے تحت نظربند ہیں۔ ان میں سے بعض دو ماہ سے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں۔ نظربند آئمہ کرام کو مساجد کی ملازمت سے الگ کر دیا گیا ہے اور انہیں مکان خالی کرنے کے نوٹس دے دیئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ۳۱ر جولائی کو ان طلبا اور علما کو جیل کے حکام نے جیل کی ڈیوڑھی میں اکٹھا کیا اور انہیں رہائی کی خبر سنائی گئی اور ساتھ ہی انہیں دوبارہ نظربند کر دیا گیا اور جب ان قیدیوں نے اس کارروائی کے خلاف احتجاج کیا تو انہیں بارکوں میں بند کر کے ڈنڈوں سے پیٹا گیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس تشدد سے ایک طالب علم کی پسلی اور دوسرے کا بازو ٹوٹ گیا اور دوسرے حضرات کو بھی چوٹیں آئیں اور ان میں سے کئی جیل کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ضلعی انتظامیہ حالات کو خوشگوار بنانے کی بجائے دھمکیوں اور تشدد سے کام لے رہی ہے۔ انہوں نے کبیروالا' اوکاڑہ اور کیمبل پور کے واقعات کا حوالہ دے کر سخت تشویش ظاہر کی۔

انہوں نے کہا حکومت کو جانبداری کا تاثر مٹانا چاہیے وگرنہ یہ اقدامات جس صورت حال کی نشاندہی کرتے ہیں' اس کے نتائج بہت خطرناک ہوسکتے ہیں۔

قومی اسمبلی

قومی اسمبلی کی سارے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی کا اجلاس آج شام ہوا' جس میں جماعت احمدیہ ربوہ اور انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے سربراہوں کے بیانات سے متعلق معاملوں پر غور کیا گیا۔ اجلاس میں خصوصی کمیٹی نے رہبر کمیٹی کی سفارشات کو آخری شکل دی۔ رہبر کمیٹی کا اجلاس کل ہوا تھا' جس میں رہبر کمیٹی کی ذیلی کمیٹی کے کام کی رفتار کا جائزہ لیا گیا تھا۔ رہبر کمیٹی نے ذیلی کمیٹی کے کام کی رفتار پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ پورے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی کے اجلاس کے التوا کے بعد رہبر کمیٹی کا اجلاس آج شام پھر ہوا' جس میں رہبر کمیٹی کے طریقہ کار کو آخری شکل دی گئی۔ پورے ایوان کی خصوصی کمیٹی کا اجلاس ۵ر اگست کو صبح دس بجے پھر ہوگا۔

مکمل ہڑتال کی اپیل

علما کرام اور طلبا کی گرفتاریوں اور ان پر ہونے والے تشدد کے خلاف احتجاج کرنے کے لیے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت راولپنڈی ڈویژن اسلام آباد کے تمام تاجروں اور دوسرے شہریوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ منگل ۶ر اگست کو مکمل ہڑتال کر کے ایمانی غیرت کا ثبوت دیں۔

منجانب: مجلس عمل تحفظ ختم نبوت راولپنڈی ڈویژن (اشتہار)

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بعد از نماز جمعہ' لال مسجد' چوک برف خانہ' باغبانپورہ میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا' جس میں واقعہ اوکاڑہ کی شدید مذمت کی گئی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے علامہ احسان الاحد توحیدی نے حکومت کو متنبہ کیا کہ ایسے واقعات سے حالات بگڑے تو ذمہ دار حکومت ہوگی۔ علامہ محمد خلیق الرحمان چشتی نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا کہ تحریک کے گرفتار شدہ ورکرز

کو فوری طور پر رہا کیا جائے اور ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جمعیت اہلحدیث کے صدر مولانا عبدالقادر روپڑی' مجلس عمل لاہور کے صدر صاحبزادہ فیض القادری صاحب کی ضمانت قبل از گرفتاری سعید صابر ایڈیشنل سیشن جج نے منظور کر لی ہے۔ ماڈل ٹاؤن کے ایک جلسہ میں قابل اعتراض تقاریر کرنے پر پولیس نے ان کے خلاف دفعہ نمبر۱۶ تحفظ امن عامہ اور دفعہ نمبر۱۸۸ فوجداری کیس رجسٹر کیا تھا۔ درخواست دہندگان کی جانب سے جناب بارک اللہ ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت غازی آباد' لاہور کا ایک احتجاجی اجلاس گزشتہ روز بعد از نماز جمعہ جامع مسجد باغبانپورہ بازار نمبر۱ میں الحاج حکیم مظفر عزیز کی صدارت میں منعقد ہوا' جس میں پولیس تشدد' کارکنوں کی اندھا دھند گرفتاریوں پر حکومت کے جانبدارانہ رویہ کی سخت مذمت کی گئی۔ مقررین میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا محمد ارشد (ناظم اسلامی جمعیت طلبا)' محمد رشید چشتی' طیب حسین کاظمی' حافظ محمد نذیر' محمد شریف' سید نور الدین اور قاری عبدالحیٰ عابد کے نام شامل ہیں۔

لاہور

گزشتہ روز یہاں جامعہ فاروقیہ والٹن میں پیر کالونی' ماڈل کالونی' فاروق کالونی' رضا کالونی اور مدینہ کالونی کے نمائندہ' مختلف مکاتیب فکر کے علما کا ایک اجلاس منعقد ہوا' جس میں متذکرہ علاقوں پر مشتمل مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا گیا۔ درج ذیل عہدیداران کو منتخب کیا گیا۔ صدر مولانا محمد حسین' نائب صدر' مولانا عزیز الرحمٰن' جنرل سیکرٹری مولانا احسان اللہ فاروقی' جائنٹ سیکرٹری مولانا ثناء اللہ' خزانچی مولانا محمد یٰسین' ناظم نشر و اشاعت محمد عارف۔

آرائے بازار

آرائے بازار لاہور میں معززین کے ایک اجتماع مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تشکیل کی گئی۔ درج ذیل عہدیدار منتخب قرار پائے۔ صدر محمد رفیق' نائب صدر اول شفیق احمد' دوم تصدق عباس' سوم شیخ محمد اشتیاق' جنرل سیکرٹری قاضی ظفر' خزانچی

سردار محمد اسلم خاں' سیکرٹری نشر و اشاعت جاوید اقبال۔

حلقہ لکھوڈ پیر

حلقہ لکھوڈ پیر نزد داروغہ والا لاہور کے معززین کا اجتماع منعقد ہوا' جس میں تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں مجلس عمل تشکیل دی گئی۔ مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ صدر قاری محمد عبدالشکور' نائب صدر محمد امین' ناظم اعلیٰ مولانا محمد گل امیر خاں' نائب ناظم چودھری محمد صفدر' ناظم نشر و اشاعت حاجی عنایت اللہ' نائب ناظم نشر و اشاعت مجاہد دوست محمد' خازن میاں محمد دین شیدا' نائب خازن منظور حسین قریشی۔

لائل پور میں گرفتاریاں

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رکن اور پاکستان مسلم لیگ کے صدر چودھری صفدر علی رضوی کو آج تحفظ امن عامہ کے آرڈیننس کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے خلاف الزام ہے کہ انہوں نے محمد پورہ کی مسجد میں قابل اعتراض تقریر کی تھی۔ مجلس عمل کے رہنماؤں صاحبزادہ فضل رسول' مولانا تاج محمود' مولانا عبدالرحیم اشرف' حافظ عبدالغفار' شیخ محمد قمر' مسلم لیگ کے رہنماؤں چودھری سراج دین ناگرہ' چودھری مختار احمد' مسٹر رشید لدھیانوی' جمعیت العلمائے پاکستان کے صدر چودھری غلام فرید اور جامع حنفیہ کے طلبا نے چودھری صفدر رضوی اور جھنگ کے چودھری ادریس کی گرفتاری کی پرزور مذمت کی ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ تمام اسیروں کو فوری طور پر رہا کر دیا جائے۔ ان رہنماؤں کی گرفتاری اور پولیس کے ظالمانہ رویہ کے خلاف ۵ر اگست کو لائل پور میں مکمل ہڑتال ہوگی۔

لائل پور میں مکمل ہڑتال

○ چودھری صفدر علی رضوی رکن مرکزی مجلس عمل و صدر پاکستان مسلم لیگ لائل پور کی گرفتاری

○ صدر مجلس عمل کیمبل پور عابد حسین صدیقی کے گھر میں بم پھینکنے سے

ان کے برادر محترم کی شہادت

○ جھنگ' چنیوٹ' سرگودھا' اوکاڑہ اور دوسرے شہروں میں بلاجواز گرفتاریوں اور پولیس کے ناروا تشدد کے خلاف احتجاج کے موثر مظاہرہ کے لیے لائل پور کے تاجر حضرات سے اپیل ہے کہ

۵ر اگست سوموار کو مکمل ہڑتال کی جائے

اسی روز جامع مسجد کچہری بازار میں ۹ بجے قبل دوپہر احتجاجی جلسہ ہوگا

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت' لائل پور (اشتہار)

چوک لوہاری مسلم مسجد لاہور میں

۴ر اگست ○ بروز اتوار ○ بعد از نماز عشا

ختم نبوت کانفرنس

زیر صدارت: مولانا عبیداللہ انور' صدر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت' صوبہ پنجاب

------ مقررین ------

○ مولانا مفتی محمود' ایم این اے
○ مولانا شاہ احمد نورانی' ایم این اے
○ پروفیسر غفور احمد' ایم این اے
○ چودھری ظہور الٰہی' ایم این اے
○ بارک اللہ خان ایڈووکیٹ
○ صاحبزادہ فیض القادری

الداعی: عبدالروف ملک' کنوینر رابطہ کمیٹی' مجلس عمل' لاہور (اشتہار)

کراچی کے زاہر قاسمی کی گوہر فشانی

مرکزی جمیعت علماء اسلام (حقیقی) کی مجلس عاملہ کے اجلاس نے عوام سے متحد ہو کر وزیر اعظم بھٹو کی قیادت میں اندرونی اور بیرونی سازشوں کو کچلنے کے عزم کا اظہار کیا ہے اور یقین ظاہر کیا ہے کہ ملک کی منتخب حکومت' جس نے صدر اور وزیر اعظم کے لیے ختم نبوت پر ایمان لازی قرار دیا ہے' وہ قادیانیوں کے قدیم مسئلہ کو بھی

عوامی خواہشات اور اسلامی اصولوں کے مطابق حقیقت پسندانہ طور پر حل کر دے گی۔
مرکزی مجلس عاملہ کا اجلاس مولانا زاہر قاسمی کی صدارت میں منعقد ہوا' جس میں اتفاق رائے سے قرار پایا کہ مرکزی جمعیت علمائے اسلام (حقیقی) کی مجلس عاملہ کا اجلاس ملک کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ وہ کانگریسی علما اور رہنما' جنہوں نے قیام پاکستان کی شدید مخالفت کی تھی' وہ اب مذہبی اور سیاسی پلیٹ فارموں سے پاکستان میں سیاسی حقوق کی بحالی کے نام پر ختم پاکستان کی کوشش کر رہے ہیں اور جمعیت علمائے اسلام کا مقدس نام استعمال کر رہے ہیں۔ کانگریسی علما اور رہنماؤں کی ملک دشمن سرگرمیوں کی وجہ سے ملک کے خانہ جنگی میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

بھارت کے ایٹمی دھماکے کے بعد پاکستان میں اچانک ربوہ کے سانحہ کا پیش آنا' پورے ملک میں خلفشار کی سی صورت حال کا پیدا ہونا' انہی ایام میں نیپ کے سربراہ اور حزب اختلاف کے لیڈر عبدالولی خاں کا کابل مین افغانستان کے سربراہ سردار داؤد کی روس سے واپسی کے بعد ملاقاتیں کرنا' پھر بھارت اور افغانستان کا پاکستان کی سرحدوں پر فوجوں کا جمع کرنا' ساتھ ہی مقبوضہ کشمیر میں محاذ رائے شماری کے پلیٹ فارم سے شیخ عبداللہ اور مرزا افضل بیگ کا مقبوضہ کشمیر کے بھارت سے الحاق پر آمادگی کا اعلان کرنا' سب ایک ہی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔ مجلس عاملہ نے تحریک پاکستان میں حصہ لینے والے علمائے کرام اور ان علما سے' جنہیں وحدت پاکستان کا نصب العین عزیز ہے' اپیل کی کہ وہ میدان میں آئیں اور پاکستان کو نقصان پہنچانے والے عناصر کی سرکوبی کے لیے جمعیت علمائے اسلام (حقیقی) کے پلیٹ فارم سے کام کریں۔

اجلاس' قومی اسمبلی سے اپیل کرتا ہے کہ ختم نبوت کے مسئلہ کو آئینی تحفظ دے اور ایسے اقدامات کرے کہ جس سے یہ مسئلہ حقیقی صورت میں حل ہو جائے' پاکستانی عوام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ پورے نظم و ضبط کے ساتھ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت میں اندرونی اور بیرونی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔ جمعیت علمائے اسلام (حقیقی) کے زیر اہتمام پاکستانی ذہن رکھنے والوں اور تحریک پاکستان میں نمایاں خدمات انجام دینے والوں اور وحدت پاکستان پر یقین رکھنے

والے علمائے کرام کے ایک کنونشن کے انعقاد اور انتظامات کے لیے اپنے صدر مولانا زاہر قاسمی کو اختیار دیتا ہے کہ وہ اس ضمن میں علمائے کرام کے وفود ملک کے مختلف حصوں کا دورہ کرنے کی غرض سے روانہ کریں اور علما کرام کا کنونشن جلد از جلد منعقد کرنے کے انتظامات کریں۔ تاریخ' مقام کا تعین کر کے اعلان کریں۔ مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کرنے والے حضرات کے نام یہ ہیں: مولانا زاہر قاسمی' مولانا محمد متین خطیب' علامہ نصیر الاجتہادی' مولانا عبدالقیوم کانپوری' مولانا قاضی عبدالرحمٰن' مولانا عبدالرحمٰن سلفی' مولانا عادل قدوسی' مولانا فضل الرحمٰن جعفری' حافظ بشیر احمد غازی آبادی' مولانا محمد رشید فریدی' مولانا عبدالواحد عثمانی' مولانا عبدالحئی عباسی' ڈاکٹر امیر احمد' ملک شریع الدین' مولانا اخلاق احمد عثمانی۔ ("جنگ" کراچی)

تو پھر پکڑ دھکڑ کیوں؟

قادیانی مسئلے کے بارے میں ایک طرف تو اطلاع بڑی اطمینان بخش ہے کہ صمدانی ٹربیونل نے اپنا کام قریب قریب مکمل کر لیا ہے' دوسری طرف وزیر اعظم پاکستان نے اپنے دورۂ بلوچستان میں ہی نہ صرف یہ اعلان کیا کہ اس مسئلے کے حل میں عجلت روا رکھی جائے گی' بلکہ انہوں نے اس سلسلہ میں یکم اگست کو کوئٹہ میں ایک اعلیٰ سطح کی کانفرنس بھی بلائی۔ توقع ہے کہ قومی اسمبلی اس سلسلہ میں فیصلے کے لیے کوئی قریبی تاریخ مقرر کرے گی۔ یہ باتیں ان لوگوں کے لیے بھی تسلی کا باعث ہونی چاہئیں جو اس بارے میں کسی تساہل کے روادار نہیں اور پنجاب کی انتظامیہ کے لیے بھی ان میں صبر و تحمل اور نرم روی کا اشارہ موجود ہے کہ مسئلہ چونکہ حل ہونے کے قریب ہے' اس لیے اس سلسلہ میں پکڑ دھکڑ اور سخت گیری سے احتراز کیا جائے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ نہ تو فیصلہ طلب کرنے والوں نے اب تک انتظار کی زحمت گوارا کی اور نہ انتظامیہ کے ذمہ دار افسروں نے صبر و تحمل کا کوئی ثبوت دیا۔ سرگودھا' چنیوٹ' لاہور' اوکاڑہ وغیرہ کئی شہروں اور قصبوں سے ایسی خبریں آ رہی ہیں کہ پکڑ دھکڑ اور سخت گیری کا سلسلہ پہلے سے کچھ کم نہیں' زیادہ ہی ہے۔ کئی مقامات پر پولیس کے مبینہ تشدد کے خلاف احتجاج بھی ہوئے۔ حد یہ ہے کہ اسیر طالب علموں

سے ملاقات کرنے والوں پر بھی پولیس نے لاہور میں لاٹھی چارج کیا اور ملاقات بھی نہ ہونے دی۔ ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی کہ جب اس مسئلے کو جلد از جلد طے کرنے کے اقدامات ہو رہے ہیں تو فریقین میں یہ کشمکش کیوں جاری ہے؟ مطالبہ کرنے والوں اور انتظامیہ دونوں کو اب صبر و ضبط سے انتظار کرنا چاہیے لیکن انتظامیہ شاید اس بارے میں کچھ زیادہ ذکاوت حس کا ثبوت دے رہی ہے۔ ایک اعلان کے ذریعے اخباروں پر سنسرشپ کی پابندی میں مزید ایک ماہ کی توسیع کر دی گئی ہے۔ اگر فیصلہ چند دن میں ممکن ہے تو پھر ہفتہ بھر کی توسیع کیا معنی؟ سوائے اس کے کہ اس سے شکوک پیدا ہوں۔ اخبارات نے اس معاملے میں جس ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے' اس کے پیش نظر اس توسیع کا کوئی جواز ہے' نہ ان اقدامات کے پیش نظر' جو جلد فیصلہ کرنے کے سلسلے میں کیے جا رہے ہیں۔ ("نوائے وقت" لاہور کا ادارتی نوٹ' اتوار ۴ر اگست ۱۹۷۴ء)

۵ر اگست کے اخبارات کی رپورٹ
قادیانی مسئلہ کے حل کے لیے
۷ر ستمبر کی تاریخ مقرر کر دی گئی

کوئٹہ۔ وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی قادیانی مسئلہ پر بحث ۷ر ستمبر ۷۴ء تک لازماً مکمل کر لے گی۔ آج یہاں پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں نے وزیر قانون کو ماہ رواں کی پہلی تاریخ کو اس لیے کوئٹہ طلب کیا تھا کہ ان کے ساتھ صلاح و مشورہ سے قومی اسمبلی میں بحث کے اختتام کی حد مقرر کر سکوں اور میں نے انہیں کہا ہے کہ قادیانی مسئلہ قومی اسمبلی سے اگلے ماہ کی سات تاریخ تک حل کرا لیا جائے۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ انہوں نے اس سلسلے میں وفاقی وزرا' قومی اسمبلی کے سپیکر اور قومی اسمبلی کے بعض ارکان سے صلاح و مشورہ بھی کیا ہے۔ وزیر قانون کو وزیر اعظم بھٹو نے خصوصی طور پر کوئٹہ طلب کیا تھا۔ اب وہ وفاقی دارالحکومت واپس

جا کر حزب اختلاف سمیت قومی اسمبلی کے ارکان سے بات چیت کر کے ایوان میں بحث کے لیے تاریخ کا تعین کرائیں گے۔ وزیر اعظم بھٹو نے کہا' میں خود بھی اس مسئلہ کو طول دینے کے حق میں نہیں ہوں۔ میری خواہش ہے کہ یہ مسئلہ جلد از جلد طے کر لیا جائے' تاہم یہ مسئلہ نہایت پیچیدہ ہے اور بعض قومی اور بین الاقوامی پیچیدگیاں اس میں موجود ہیں' اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ۱۰ر اگست سے ۲۰ر اگست تک قومی اسمبلی کا اجلاس نہیں ہوگا۔ یہ وقفہ ارکان کو باہم صلاح و مشورہ کی مہلت دینے کے لیے کیا جا رہا ہے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ اس مسئلہ کو معرض تعویق میں ڈالنا قومی مفاد میں نہیں ہوگا اور جو بات قومی مفاد میں نہیں ہوسکتی' وہ حکومت کے مفاد میں بھی ہرگز نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے کہا یہ مسئلہ پیچیدہ ضرور ہے اور اس لیے اسے چشم زدن میں یا ایک دو یوم میں حل کر لینا ممکن نہ تھا۔ انہوں نے کہا حکومت اس مسئلہ پر علما کی آرا سے بھی استفادہ کرے گی۔ انہوں نے کہا صمدانی ٹریبونل ۲۰ر اگست تک اپنی رپورٹ حکومت پنجاب کو پیش کر دے گا۔ اور اس کے بعد حکومت پنجاب اپنی سفارشات کے ساتھ یہ رپورٹ وفاقی حکومت کو ارسال کرے گی۔ انہوں نے کہا ان تمام عوامل کے پیش نظر توقع کی جا سکتی ہے کہ قومی اسمبلی قادیانی مسئلہ پر بحث ۷ر ستمبر تک مکمل کر لے گی۔

قادیانی مسئلہ جو ۹۰ برس پرانا ہے' ربوہ میں ۲۲ اور ۲۹ر مئی کے واقعات کے بعد دوبارہ ابھرا ہے۔ ان واقعات کے بعد ملک کے مختلف حصوں میں تشدد کے واقعات رونما ہوئے۔ وزیر اعظم نے ۱۳ر جون کو قوم سے خطاب کے دوران وعدہ کیا کہ وہ اس مسئلہ کو قومی اسمبلی میں لے جائیں گے جو کسی فیصلہ تک پہنچنے کے لیے ملک کا سب سے اعلیٰ جمہوری ادارہ ہے۔ قومی بجٹ کی منظوری کے بعد ۳۰ر جون کو یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش کر دیا گیا۔ قومی اسمبلی نے اس پر بحث کے لیے پورے ایوان کو ایک کمیٹی کی شکل دے دی۔ قومی اسمبلی نے ایک سٹینڈنگ کمیٹی تشکیل دی' جسے اس مسئلہ کے بارے میں مختلف ذرائع سے ضروری مواد فراہم کرنے اور ایوان کی کمیٹی کو حتمی فیصلہ کرنے کے لیے سفارشات پیش کرنے کا فرض سونپا گیا

اوکاڑہ کے واقعات کی تحقیقات ہائیکورٹ کے جج سے کرائی جائے

مختلف لیڈروں کے ایک روزہ ضلعی کنونشن میں مطالبہ کیا گیا کہ اوکاڑہ کے واقعات' پولیس تشدد' مسجد کی بے حرمتی اور آتش زدگی اور اسسٹنٹ کمشنر اوکاڑہ کے مبینہ رویے کے خلاف عدالت عالیہ کے جج سے تحقیقات کرائی جائے۔ کنونشن میں ضلع ساہیوال سے تین سو مندوبین نے شرکت کی۔ کنونشن جامعہ فریدیہ ساہیوال میں منعقد ہوئی۔ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے نوابزادہ نصراللہ خاں نے کہا کہ میں نے ۴۵ سالہ سیاسی زندگی میں اتنی منظم تحریک کبھی نہیں دیکھی۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح اگر متحد ہو کر تحریک کو جاری رکھا گیا تو ہم اپنا مقصد پا لیں گے۔ انہوں نے ملک کے سیاسی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم بھٹو نے ڈرامائی انداز میں بھارت اور افغانستان کی فوجوں کا سرحدوں پر جمع ہونے اور واپس جانے کا اعلان کیا ہے۔ یہ صورت حال عوام کی توجہ اصل مسائل کی جانب سے ہٹانے کے لیے کی جا رہی ہے۔

اجلاس سے علامہ محمود احمد رضوی' مفتی ضیاء الحسن' حافظ عبدالحق صدیقی' مولانا منظور احمد اور چودھری نذیر احمد نے بھی خطاب کیا۔ مفتی ضیاء الحسن نے ضلع میں تحریک کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ عارف والا اور قبولہ میں بھی عوام پر تشدد کیا گیا۔ شام کے وقت بعد نماز عصر جامع مسجد عیدگاہ میں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد ہوا' جس میں علامہ علی غضنفر کراروی اور محمود احمد رضوی نے خطاب کیا۔

اوکاڑہ میں خواتین کا جلوس

آج اوکاڑہ کی سینکڑوں خواتین نے اسسٹنٹ کمشنر کے مبینہ ہتک آمیز رویے' پولیس تشدد' مسجد کی بے حرمتی اور بلاجواز دو سو سے زاید افراد کی گرفتاریوں کے خلاف شدید احتجاج کے لیے ایک زبردست جلوس نکالا۔ خواتین گرفتار شدگان کی رہائی کے لیے نعرے لگاتی ہوئیں شہر کے اہم گلی کوچوں اور سڑکوں پر تین گھنٹے سے زاید مظاہرہ کرتی رہیں۔ قدم قدم پر جلوس میں شریک خواتین کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ شہریوں نے خواتین کے جلوس پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔ پولیس اور فیڈرل

سیکورٹی فورس کے سینکڑوں مسلح نوجوانوں نے اے سی کی ہدایت پر جگہ جگہ رکاوٹیں کھڑی کرنے کی کوشش کی' لیکن خواتین کا مظاہرہ جاری رہا۔ خواتین نے فیڈرل سیکورٹی فورس اور پولیس کے مسلح دستوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے سینوں پر گولیاں چلاؤ۔ دیپال پور روڈ' مون مارکیٹ کے قریب پولیس نے جلوس کی رہنمائی کے الزام میں چار افراد کو حراست میں لے لیا۔ خواتین نے حراست میں لیے گئے افراد کی رہائی کے لیے اسسٹنٹ کمشنر کا گھیراؤ کر لیا اور سینکڑوں خواتین سیکیورٹی فورس کے ٹرک میں سوار ہو گئیں' بالآخر اسسٹنٹ کمشنر نے مجبوراً زیر حراست افراد کو رہا کر دیا۔ واضح رہے کہ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے۔ علاوہ ازیں آج اوکاڑہ میں گیارہویں روز بھی ہڑتال جاری رہی۔ یہ ہڑتال اسسٹنٹ کمشنر کے توہین آمیز رویہ' پولیس تشدد' مسجد کی بے حرمتی اور پولیس فائرنگ سے زخمی ہونے والوں کی گرفتاریوں کے خلاف احتجاج کے طور پر جاری ہے۔ جلوس کے اختتام پر مسجد ضیاء الدین میں خواتین کے زبردست اجتماع سے ایک خاتون نے خطاب کرتے ہوئے ملک کی تمام سیاسی' سماجی اور مذہبی انجمنوں اور دیگر اداروں سے اپیل کی کہ وہ متحد ہو جائیں۔ اوکاڑہ میں کل بھی ہڑتال رہے گی۔

سرگودھا میں راؤ منان کے گھر پر بم دھماکہ

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع سرگودھا کے رہنما راؤ عبدالمنان کے مکان پر بم پھینکنے اور فائرنگ کے واقعہ کے خلاف آج شہر بھر میں احتجاجی ہڑتال کی گئی۔ دکانیں اور کاروباری مراکز بند رہے۔ مختلف الخیال لیڈروں نے مطالبہ کیا ہے کہ راؤ صاحب کے مکان پر حملہ کرنے والے ملزموں کو گرفتار کر کے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے' دفعہ ۱۴۴ فی الفور ختم کر کے پولیس کو اپنی ڈیوٹیوں پر واپس بھیجا جائے۔

۶/اگست کے اخبارات کی رپورٹ

تحریک استقلال اور قادیانی

تحریک استقلال پنجاب کی مالیاتی کمیٹی کے چیئرمین شیخ ظہور احمد اور تحریک

استقلال ملتان کے نائب صدر ملک غفور سہیل نے ایئر مارشل اصغرخان کی آمرانہ پالیسیوں سے بدظن ہو کر تحریک استقلال سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے آج یہاں ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحریک استقلال قادیانی نواز جماعت ہے۔ جماعت کو زیادہ تر فنڈ احمدیہ جماعت سے مل رہے ہیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ ایئر مارشل اصغرخان نے دورۂ لندن کے دوران چودھری ظفراللہ خاں اور دیگر احمدی رہنماؤں سے ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے پاکستان مسلم لیگ میں شمولیت کا اعلان کیا۔

انہوں نے بتایا کہ برطانیہ کے دورے کے دوران قادیانیوں نے بھاری رقوم ایئر مارشل اصغرخاں کو دیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ اصغر خاں فوجی افسروں سے مل کر حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ اصغرخاں اس سلسلہ میں ریٹائرڈ ایئر مارشل ظفرچودھری اور وائس ایڈمرل اختر سے ملاقاتیں کر چکے ہیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ تحریک استقلال ضلع ملتان کے سیکرٹری مسٹر باسط قریشی مرزائی ہیں لیکن کارکنوں کی شدید مخالفت کے باوجود انہیں جماعت سے نکالا نہیں گیا۔ انہوں نے یہ بھی اعلان کیا کہ اصغرخاں اب امریکہ سے مایوس ہو کر روس اور بھارت نواز کمیونسٹوں سے رابطہ قائم کیے ہوئے ہیں۔ انہوں نے پیر پگاڑو پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔ پریس کانفرنس میں ملک محمد قاسم' ریٹائرڈ میجر ایاز احمد خاں' رانا محمد اشرف اور زبیر احمد بٹ بھی موجود تھے۔ ("امروز" ملتان)

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت حلقہ غازی آباد کا قیام

آج یہاں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت حلقہ غازی آباد کا قیام عمل میں لایا گیا' جس میں حاجی محمد بشیر (صدر)' قاری عبدالحیٔ عابد' الحاج حکیم مظفر عزیز (نائب صدر)' سید نورالدین (جنرل سیکرٹری)' محمد ابراہیم ایم اے' محمد رشید چشتی (نائب سیکرٹری)' مولانا محمد سرور (ناظم نشرواشاعت) منتخب ہوئے۔ ارکان مجلس میں مولانا محمد شریف' مولانا محمد صدیق' مولانا مصطفےٰ رضوی' مقصود حسین' حافظ نجم' سیف الرحمٰن' حافظ محمد نذیر' قاری بشیر احمد' حافظ محمد اسلم' عبداللہ ظفر' چودھری محمد صدیق' ڈاکٹر معراج

الدین، طیب حسین کاظمی، محمد ارشد، ریاض حسین، حسین احمد، حکیم یوسف عزیز، ملک یونس عزیز اور حکیم بشیر احمد قادری شامل ہیں۔

۷ر ستمبر دور نہیں!

وزیر اعظم بھٹو نے کوئٹہ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ قومی اسمبلی ۷ر ستمبر تک قادیانیوں کے مسئلہ کا فیصلہ کر دے گی۔ حکومت اس مسئلہ کو طول نہیں دینا چاہتی کیونکہ یہ نہ ملک کے مفاد میں ہے اور نہ حکومت ہی کے مفاد میں۔ یہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے، اس پر ٹھنڈے دل کے ساتھ غور ہونا چاہیے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس مسئلہ کو طے کرنے کے لیے وہ بذات خود حزب اختلاف کے رہنماؤں سے صلاح مشورہ کریں گے۔

بڑی اچھی بات ہے کہ وزیر اعظم نے ایک انتہائی پیچیدہ مسئلے کے (جس نے قومی زندگی کو بے چینی و اضطراب سے دوچار کر رکھا ہے) حل کے لیے ایک قطعی تاریخ کا تعین کر دیا ہے۔ ایک ماہ کی مدت کچھ زیادہ نہیں۔ صمدانی کمیشن کی رپورٹ بیس اگست تک پیش ہوگی۔ وزیر اعظم چاہتے ہیں کہ قومی اسمبلی اس رپورٹ سے بھی استفادہ کر سکے۔ وہ خود اس مسئلہ کے ضمن میں اپوزیشن لیڈروں سے بھی ملنا چاہتے ہیں۔ یہ جذبہ بھی نیک ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وزیر اعظم اپنے اس وعدہ پر قائم ہیں کہ وہ قادیانی مسئلہ کو سواد اعظم کی خواہشات کے مطابق حل کریں گے۔ بلاشبہ اس مسئلہ کی راہ میں بین الاقوامی نوعیت کی پیچیدگیاں بھی حائل ہوں گی، لیکن ساتھ ہی ساتھ ہمیں یہ بھی نہ بھولنا چاہیے کہ اس مسئلہ کے بارے میں پورے عالم اسلام کے بھی کچھ احساسات ہیں اور وہ بھی پاکستان سے کچھ توقعات وابستہ کیے ہوئے ہے۔ بہرکیف ۷ر ستمبر دور نہیں، جو بھی فیصلہ ہوگا، سامنے آ جائے گا۔ تاہم اس مرحلہ پر وزیر اعظم بھٹو کی توجہ پولیس تشدد کی جانب مبذول کرانا نہایت ضروری ہے۔ فیڈرل سیکورٹی فورس نے ظلم و تشدد کی جو کارروائیاں کی ہیں، ان کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ گزشتہ روز اوکاڑہ میں سینکڑوں خواتین نے احتجاجی جلوس نکالا۔ مبینہ طور پر پولیس نے ایک مسجد کی بھی بے حرمتی کی۔ اس شہر میں شہری حکام اور

پولیس کے رویہ کے خلاف گزشتہ بارہ روز سے ہڑتال جاری ہے۔ ادھر لائل پور میں بھی اندھا دھند پکڑ دھکڑ کے خلاف بطور احتجاج ہڑتالیں کی جا رہی ہیں۔ بے چینی و اضطراب کی بڑی وجہ یہ ہے کہ قادیانی مسئلہ کے ضمن میں سواد اعظم کے جن افراد کو مختلف شہروں اور قصبوں سے گرفتار کیا گیا تھا' انہیں رہا نہیں کیا جا رہا۔ ایک واضح تاریخ کے تعین کے بعد اب ان تمام گرفتار شدگان کو رہا کر دینا چاہیے تاکہ حالات معمول پر آ جائیں اور عام لوگوں کا غصہ ٹھنڈا ہو' جس کی بنیاد ہی اس بات پر تھی کہ مسئلے کو جلد حل کیا جانا چاہیے!

ہم احتجاج کرنے والوں سے بھی گزارش کریں گے کہ وہ پرامن رہیں' سات ستمبر کو برآمد ہونے والے نتیجہ کا انتظار کریں۔ وزیر اعظم بھٹو ایک سے زیادہ مرتبہ کہہ چکے ہیں کہ مسئلہ سواد اعظم کی خواہشات کے مطابق حل ہوگا۔ وہ دیکھیں وزیر اعظم کس حد تک اپنا وعدہ ایفا کرتے ہیں۔

مختلف شہروں میں دستی بم وغیرہ پھینکنے کی جو وارداتیں ہو رہی ہیں' حکومت کو اس کا نوٹس لیتے ہوئے وارداتوں کے مرتکبین کو سخت سزا دینی چاہیے۔ یہ لوگ فساد' افراتفری اور حکومت کے لیے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرنا چاہتے ہیں تاکہ حالات پرامن نہ رہیں اور حکومت کسی اچھے فیصلے تک نہ پہنچ سکے۔

آخر میں ہم ایک بار پھر ارباب حکومت کو مشورہ دیں گے کہ وہ اس سلسلے میں تمام گرفتار شدگان کو فوری طور پر رہا کر دیں تاکہ ہڑتالوں اور احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ بند ہو کر حالات بہتر ہو سکیں۔ (اداریہ "نوائے وقت" ۶ر اگست)

۷ر اگست کے اخبارات کی رپورٹ

قومی اسمبلی

قومی اسمبلی کے پورے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی نے آج دوسرے روز بھی انجمن احمدیہ ربوہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر جرح کی جو پانچ گھنٹے جاری رہی۔ آج خصوصی کمیٹی کے دو اجلاس ہوئے۔ جرح جاری تھی کہ شام کو کمیٹی کا اجلاس ملتوی

ہوگیا۔ یہ اجلاس کل صبح ۱۰ بجے پھر شروع ہوگا۔

واقعہ ربوہ کے ۸۶ ملزموں کا ریمانڈ

واقعہ ربوہ میں مبینہ طور پر ملوث ۸۶ افراد کو آج ڈسٹرکٹ جیل میں مقامی مجسٹریٹ چودھری سعادت علی کے روبرو پیش کیا گیا تھا۔ ان کا عدالتی ریمانڈ ختم ہوگیا تھا۔ مجسٹریٹ نے مزید عدالتی ریمانڈ دیتے ہوئے حکم دیا کہ انہیں ۱۹ر اگست کو پیش کیا جائے۔ سرگودھا ریلوے پولیس نے ان کے خلاف غیر قانونی طور پر جمع ہونے' بڑے پیمانے پر فساد میں ملوث ہونے اور نشتر میڈیکل کالج کے طلبا پر قاتلانہ حملہ کرنے کے الزام میں مقدمہ درج کیا تھا۔

لاہور میں مولانا شاہ احمد نورانی کا خطاب

انجمن طلبائے اسلام پاکستان کے جلسہ عام میں مولانا شاہ احمد نورانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں قادیانیوں کے خلاف ہونے والی کارروائی سے ہم مطمئن ہیں اور یہ امید رکھتے ہیں کہ یہ مسئلہ تسلی بخش طور پر حل کرلیا جائے گا لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہوا اور قوم کی خواہشات اور جذبات کے برعکس کوئی فیصلہ زبردستی قوم پر مسلط کرنے کی کوشش کی گئی تو وہ قومی اسمبلی سے باہر نکل آئیں گے۔ انہوں نے پنجاب میں انجمن طلبا اسلام کے سینکڑوں کارکنوں کی گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے ان کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔

واقعہ ربوہ کے ۸۶ ملزموں کی درخواست ضمانت

۱۳ر اگست کو سماعت کے لیے منظور

لاہور ہائی کورٹ کے جسٹس ایس رحمٰن نے واقعہ ربوہ میں ملوث ۸۶ افراد کی طرف سے ضمانت کی درخواست باقاعدہ سماعت کے لیے منظور کرلی ہے اور حکومت کو ۱۳ر اگست کو پیش ہونے کا نوٹس جاری کیا ہے۔ دریں اثنا قادیانیوں مودود احمد اور عبداللہ کی قبل از گرفتاری کی ضمانت کی درخواست جسٹس محمد صدیق کی عدالت میں سماعت کے لیے پیش ہوئی۔ اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب عبدالستار نجم نے عدالت

کو بتایا کہ دونوں درخواست دہندگان واقعہ ربوہ کے مقدمہ میں ملزم ہیں اور مودود احمد کا نام تو ملزموں کی اس فہرست میں شامل ہے جو جماعت احمدیہ نے مہیا کی ہے۔ فاضل جج نے درخواست ضمانت کی سماعت ۱۳ر اگست تک کے لیے ملتوی کر دی جبکہ جسٹس ایس رحمٰن کی عدالت میں ضمانت کی اصل درخواست زیر سماعت آئے گی۔

اوکاڑہ میں مزید علماگرفتار

اسسٹنٹ کمشنر اوکاڑہ کی ہدایت پر مقامی پولیس نے آج پھر احتجاج کرنے والے آٹھ افراد' جن میں مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رکن اور جمعیت علمائے پاکستان صوبہ پنجاب کے صدر مولانا غلام علی اوکاڑوی شامل ہیں' کو مسجد غوثیہ اوکاڑہ سے گرفتار کرلیا۔ دیگر سات افراد خواجہ مسعود وغیرہ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں گرفتار کیے گئے۔ ان کی گرفتاریاں ان کے گھروں سے عمل میں لائی گئیں۔ پتہ چلا ہے کہ پولیس کچھ مزید افراد کو گرفتار کرنے کے لیے ان کے گھروں پر چھاپے مار رہی ہے۔ مولانا غلام علی کو مسجد سے اس وقت گرفتار کیا گیا' جب مسجد کے اندر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اور شہریوں کو پرامن رہنے اور انتظامیہ سے بات چیت کرنے کا لائحہ عمل تیار کر رہے تھے۔ گرفتار شدہ افراد کو چار بجے کے قریب ساہیوال سنٹرل جیل پہنچا دیا گیا۔ شہریوں نے اسسٹنٹ کمشنر اور پولیس رویہ کے خلاف مختلف مساجد میں شدید مذمت کی اور وزیر اعظم سے مطالبہ کیا کہ جب گزشتہ روز انتظامیہ سے سمجھوتہ ہوگیا کہ پرامن احتجاج جاری رکھتے ہوئے ہڑتال ختم کرا کر شہری حالات کو معمول پر لایا جائے گا تاکہ گرفتاریوں کا سلسلہ بند کیا جا سکے اور اس پر آج ہڑتال ختم کر دی گئی اور کاروباری اداروں میں حسب معمول کام شروع ہوگیا تو اس کے باوجود پرامن شہریوں کو ان کے گھروں سے اور مولانا غلام علی کو مسجد سے کیوں گرفتار کیا گیا۔ قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ شہریوں کو ہراساں کرنے والے ملازمین کے خلاف تحقیقات کرائی جائے۔ یاد رہے تازہ گرفتاریوں سے شہر میں زبردست کشیدگی پائی جاتی ہے۔

۸ر اگست کے اخبارات کی رپورٹ

قومی اسمبلی

قومی اسمبلی کے پورے ایوان کی خصوصی کمیٹی نے آج انجمن احمدیہ ربوہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر تیسرے روز بھی جرح جاری رکھی۔ یہ جرح دو اجلاسوں میں کی گئی' جو سات گھنٹے تک رہی۔ اجلاس کل صبح دس بجے پھر ہوگا۔

لاہور

امیر جماعت اسلامی پاکستان میاں طفیل محمد نے اپنے ایک بیان میں اسلامی جمعیت طلبا پاکستان کے ناظم اعلیٰ ظفر جمال بلوچ اور ان کے ساتھی طلبا نعیم سرویا' حافظ شفیق الرحمٰن' اکمل جاوید' حافظ وصی محمد' راؤ محمد اختر اور دیگر طلبا کے خلاف حکومت کے طرز عمل کی سخت مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ طلبا کا اس سے زیادہ کوئی قصور نہیں کہ وہ مساجد میں ملک کے عوام کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم الانبیا ہونے کے معنی و مفہوم اور اس بارے میں مسلمانوں کے ان مطالبات سے روشناس کرا رہے ہیں جو قومی اسمبلی میں ان دنوں زیر غور اور فیصلہ کے لیے پیش ہیں۔ آخر یہ انصاف کی کون سی قسم ہے کہ جب ان میں سے کسی کی عدالت سے رہائی عمل میں آتی ہے تو جیل سے برآمد ہونے سے پہلے ہی کئی سال قبل کی کسی تقریر پر دوبارہ گرفتار کر کے واپس جیل بھیج دیا جاتا ہے۔ میاں طفیل محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جبرو تشدد کی پالیسی کو بدلے اور ان تمام طلبا کو فی الفور رہا کرے۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت حلقہ نئی و پرانی انارکلی کے زیر اہتمام مسجد حاجی مولا بخش پیسہ اخبار لاہور میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا' جس میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ اسیران اوکاڑہ کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔

۹ر اگست کے اخبارات کی رپورٹ

مولانا مفتی محمود کا اخباری بیان

مجلس عمل کے رہنما متحدہ جمہوری محاذ کے مرکزی نائب صدر اور جمعیت

علمائے اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا مفتی محمود نے ایک بیان میں جمعیت طلبائے اسلام کے رہنماؤں کے خلاف ناروا کارروائیوں کی شدید مذمت کی اور کہا کہ پنجاب یونیورسٹی کے محمد طفیل ہاشمی' زرعی یونیورسٹی کے محمد اشفاق احمد' محمد احمد' محمد رفیق' سرگودھا کے محمد اشفاق' شیخ خالد محمود' یونس' شیخ محمد ملک' خالد مقصود شاہد' جھنگ کے محمد حنیف یزدانی' عبداللطیف عثمانی' چنیوٹ کے ندیم اشرف' ملک خلیل احمد' محمد یوسف حسرت' اوکاڑہ کے افتخار شاہد' خوشی محمد' عبدالسلام' رحیم یار خاں کے عبدالرؤف' ملتان کے محمد احمد' عبداللطیف احمد خان' بہاولنگر کے ندیم اقبال' محمد اقبال محسن' بیسیوں دیگر طالب علم رہنماؤں اور سینکڑوں طالب علم نوجوانوں کی گرفتاریاں اور ان پر ذہنی اور جسمانی تشدد کی کارروائیاں ظاہر کرتی ہیں کہ حکومت نوجوان طلبا پر تشدد اور بربریت کے ذریعے خوف بٹھا کر تحریک ختم نبوت کو بے جان اور ناکام بنانا چاہتی ہے۔ انہوں نے اوکاڑہ میں مسجد کی بے حرمتی اور جلسہ پر پولیس لاٹھی چارج' بلاوجہ جمعیت طلبائے اسلام اور دیگر کارکنوں کی گرفتاریوں' ان پر غیر انسانی ظلم و تشدد کو بے حد افسوسناک قرار دیا۔ مفتی صاحب نے وزیر اعظم بھٹو سے کہا کہ وہ پنجاب کی انتظامیہ سے طلبا کے خلاف جارحانہ اقدامات کا نوٹس لیں۔

پولیس کی زیادتیوں پر احتجاج

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت آر اے بازار کے زیر اہتمام ختم نبوت کے موضوع پر جلسہ عام منعقد ہوا' جس میں علامہ سید محمود احمد رضوی' صاحبزادہ فیض القادری' ملک محمد قاسم' رانا نذر الرحمٰن' بارک اللہ خان' مولانا نیاز احمد نیازی' مولانا عبدالرؤف ملک اور قاری عبدالحمید قادری نے خطاب کیا۔ پاکستان میں اندھا دھند گرفتاریوں اور پولیس کی زیادتیوں پر شدید احتجاج کیا گیا۔

سرگودھا

مرکزی مجلس عمل کے صدر مولانا محمد یوسف بنوری ۱۲ر اگست کو نماز عشا کے بعد مسجد گول چوک سرگودھا میں خطاب کریں گے۔

قصور

گزشتہ روز تحریک طلبا تحفظ ختم نبوت کا ایک اجلاس تحریک کے دفتر میں منعقد ہوا۔ تحریک کے کنوینر کے ایم چودھری اور صدر حافظ محمد جاوید نے طلبا کو زور دیا کہ وہ تحریک میں شامل ہوں۔ صدارتی تقریر کرتے ہوئے تحریک کے سرپرست حاجی محمد شفیع نے طلبا سے اپیل کی کہ وہ تحریک کی ذیلی شاخیں ہر شہر اور ہر گاؤں میں قائم کریں اور جہاں جہاں طلبا مقیم ہوں' متحد ہو کر تحریک میں شامل ہوں تاکہ تحریک اپنے منشور کو لے کر آگے چل سکے۔

کھاریاں کیس کے لیے ٹریبونل کا قیام

گورنر پنجاب نے کھاریاں پولیس فائرنگ کی تحقیقات کے لیے ٹریبونل قائم کیا ہے۔ ٹریبونل سیشن جج جہلم مسٹر محمد امین ملک پر مشتمل ہو گا۔ ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ ۹ر جولائی ۱۹۷۴ء کو تھال السیارا دیہات میں فساد ہوگیا تھا' جس میں پولیس کی فائرنگ سے جانی نقصان بھی ہوا۔ ٹریبونل اس وقوعہ کی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری متعین کرے گا اور حکومت کو مناسب کارروائی کی سفارش کرے گا۔ گورنر نے ۳ر جولائی کو جہلم میں ہونے والے حادثہ کی تحقیقات کے لیے بھی ایک ٹریبونل مقرر کیا ہے۔ یہ حادثہ ۳ر جولائی کے لگ بھگ ہوا تھا اور اس میں جہلم میں کئی دکانیں نذر آتش کر دی گئی تھیں اور بہت سا سامان لوٹ لیا گیا تھا۔ ایک گھر پر حملہ کیا گیا۔ اس حادثہ کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے تھے۔ ٹریبونل سیشن جج گجرات شیخ محمد شفیع پر مشتمل ہے۔ دونوں ٹریبونل اس ماہ کے آخر تک تحقیقات مکمل کر کے اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دیں گے۔

ساہیوال میں ہڑتال' گرفتاریاں شروع

مجلس عمل ساہیوال شہر کے صدر مفتی ضیا الحسن کو گزشتہ رات ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے علاوہ متعدد رہنماؤں کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں۔ مجلس عمل ضلع ساہیوال نے انتظامیہ کی اس کارروائی پر زبردست احتجاج کیا ہے۔ احتجاجی طور پر آج ضلع ساہیوال میں مکمل ہڑتال رہی۔

مجلس عمل نے فیصلہ کیا ہے کہ انتظامیہ جب تک اسیر رہنماؤں کو رہا نہیں کرتی اور آئندہ کے لیے گرفتاریوں کا سلسلہ بند نہیں کرتی' ہڑتال جاری رہے گی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ضلعی انتظامیہ مجلس عمل کے ساتھ معاہدہ کر کے منحرف ہوگئی اور گرفتاریاں شروع کر دیں۔ جب اس سلسلہ میں چوہدری نذیر احمد ڈپٹی کمشنر سے رجوع کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے اس سلسلہ میں کسی گرفتاری کا علم نہیں۔

اپوزیشن لیڈروں کا مشترکہ بیان

حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے قومی اسمبلی کے ارکان نے ایک مشترکہ بیان میں ملک کے مختلف حصوں خصوصاً پنجاب کے عام شہروں میں ہونے والے بعض اشتعال انگیز واقعات' علما اور طلبا کی گرفتاریوں اور ان پر مبینہ تشدد پر سخت تشویش ظاہر کی ہے اور کہا ہے کہ ملک میں پھیلی ہوئی بے چینی کے پیش نظر قومی اسمبلی کے اجلاس میں ۱۰؍ اگست سے وقفہ نہ کیا جائے اور قادیانی مسئلہ کا جلد از جلد فیصلہ کرنے کے لیے اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کو بلا توقف کام کرنے دیا جائے۔ یہ بیان متحدہ حزب اختلاف قومی اسمبلی کے جنرل سیکرٹری مولانا شاہ احمد نورانی کی طرف سے جاری کیا گیا ہے اور اس پر اپوزیشن کے پروفیسر غفور احمد' مفتی محمود' احمد رضا خاں قصوری' محمود اعظم فاروقی' مولانا سید محمد علی' مولانا مصطفیٰ الازہری' چوہدری ظہور الٰہی' غلام فاروق' حاجی مولا بخش سومرو اور صاحبزادہ فیض اللہ کے بھی دستخط ہیں۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ ہم نے وزیر اعلیٰ پنجاب سے براہ راست اور وفاقی وزیر قانون کے ذریعے بار بار اپیل کی ہے کہ اس دوران جبکہ قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ زیر بحث ہے' انتظامیہ کے غیر ضروری اشتعال انگیز اقدامات' پولیس کی جانب سے یکطرفہ' بے جا تشدد اور گرفتاریوں سے صوبے کی فضا کو مکدر کرنے سے گریز کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ سے یہ اپیل بھی کی گئی کہ مساجد میں دفعہ ۱۴۴ نافذ نہ کی جائے۔ ڈی پی آر کے تحت گرفتار شدہ طلبا اور علما کو رہا کر دیا جائے۔ زیر حراست افراد کو انتقامی کارروائیوں کا نشانہ نہ بنایا جائے' پولیس اور فیڈرل سکیورٹی فورس کے ذریعے تشدد کی پالیسی کو سخت سے سخت تر کیا جا رہا ہے' جس کے خلاف احتجاج کے طور پر صوبے کے

بہت سے اہم شہروں میں پرامن باشندے مسلسل ہڑتال کرنے پر مجبور کر دیئے گئے ہیں لیکن صوبائی حکومت اپنی روایتی ہٹ دھرمی کے ساتھ حالات کو بہتر بنانے کی بجائے اپنی غیر دانش مندانہ حرکات سے انہیں خراب سے خراب تر کر رہی ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ ہمیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسمبلی کے اجلاس کے دوران کوئی سازشی ہاتھ پورے ملک میں اور بالخصوص پنجاب میں حالات کو اس حد تک بگاڑ دینا چاہتا ہے کہ اسمبلی کے لیے کام کرنا تقریباً ناممکن ہو جائے۔ ان حالات میں ہم ایک مرتبہ پھر حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جان بوجھ کر حالات کو خراب نہ کیا جائے۔ پولیس اور سکیورٹی فورس کے ذریعے کیا جانے والا تشدد بند کیا جائے' مساجد کی حرمت و تقدس کو پامال نہ کیا جائے' مساجد سے چھینے ہوئے لاؤڈ سپیکر واپس کیے جائیں' ڈی پی آر کے تحت گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے۔ بیان کے آخر میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے خود ہی اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ عوام بے چینی سے اسمبلی کے فیصلے کے منتظر ہیں اور اس بارے میں تاخیر مناسب نہیں۔

ملک محمد قاسم کی طرف سے پرزور مذمت

ملک محمد قاسم سیکرٹری جنرل پاکستان مسلم لیگ نے ایک اخباری بیان میں کہا کہ انہیں بہاول نگر میں مختلف جماعتوں کے مقامی رہنماؤں' کارکنوں' علما اور طلبا کی گرفتاریوں اور طلبا پر ناجائز و بے رحمانہ تشدد کی خبر اخبارات میں پڑھ کر ازحد صدمہ ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پرامن شہریوں پر ناجائز تشدد کر کے حکومت جان بوجھ کر حالات کو بگاڑ رہی ہے۔ جس قسم کا برتاؤ یہ "عوامی" حکومت اپنے عوام سے کر رہی ہے' اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا کہ بہاول نگر کے واقعات سے ہر پاکستانی کی آنکھیں شرم سے جھک جاتی ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اسیران کو فوری طور پر رہا کرے اور اس قسم کے اوچھے ہتھکنڈوں سے اجتناب کیا جائے کیونکہ اس سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

مولانا عبدالستار نیازی کا بیان

سرگودھا۔ جمعیت العلما پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا عبدالستار خان نیازی

نے کہا ہے کہ ولی خان نے ملک کی وفاداری کا حلف اٹھا رکھا ہے۔ انہیں غدار کہہ کر عوام کو گمراہ کیا جا رہا ہے۔ گزشتہ رات مسجد گول چوک میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلام کے نام لیواؤں کو جیلوں میں ٹھونسا جا رہا ہے' جو نظریہ پاکستان سے انحراف کے مترادف ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام اور بانی اسلام کے دشمنوں کو ختم کرنا حکومت کا کام ہے مگر حکومت کی موجودہ پالیسی نے عوام کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام پسند نوجوان گرفتاریوں اور تشدد سے مرعوب نہیں ہوں گے بلکہ اپنے مقدس مشن کی تکمیل کے لیے جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا گرانی' غنڈہ گردی' رشوت اور چور بازاری نے عوام کی کمر توڑ دی ہے مگر عوامی حکومت ٹس سے مس نہیں ہوئی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ گرفتار کیے گئے علما' طلبا اور کارکنوں کو رہا کیا جائے اور سنسر کی پابندیاں ختم کی جائیں۔ فرید احمد پراچہ' حکیم مشتاق احمد' مولانا احمد سعید ہاشمی اور قاضی مرید احمد نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔

قصور میں احتجاجی ہڑتال

اوکاڑہ میں پولیس تشدد اور رضاکاروں کی گرفتاریوں کے خلاف دیگر شہروں کی طرح قصور میں بھی احتجاجی ہڑتال کی گئی۔ شہر کی تمام مارکیٹیں' صنعتی ادارے' سبزی منڈی اور دیگر تجارتی ادارے مکمل طور پر بند رہے اور جامع مسجد کوٹ اندرون میں ایک احتجاجی جلسہ بھی منعقد ہوا' جس کی صدارت مجلس عمل کے کنوینر چودھری فضل حسین نے کی۔ مختلف مقررین نے پولیس تشدد کی مذمت کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ تشدد کرنے والے پولیس افسران کو سزائیں دی جائیں اور گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے۔

متعدد علما اور کارکنوں کے خلاف نئے مقدمات درج کر لیے گئے

لاہور۔ مقامی پولیس نے تحفظ امن عامہ کے آرڈیننس کی دفعہ ۱۶ کے تحت قابل اعتراض تقاریر کرنے اور ضلعی حکام کی اجازت کے بغیر لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے پر دفعہ ۱۸۸ کے تحت متعدد علما اور مجلس عمل ختم نبوت کے کارکنوں کے خلاف

مقدمات درج کر لیے ہیں۔ جن افراد کے خلاف مقدمات درج کیے گئے ہیں' ان میں متحدہ جمہوری محاذ کے مسٹر بارک اللہ خان اور ان کے دو ساتھیوں پر لوہاری جامع مسجد میں مولانا ضیا الدین اور ان کے سات ساتھیوں پر جامع مسجد حمام والی میں' پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے سیکرٹری جنرل مسٹر عبدالشکور پر جامع مسجد مصطفیٰ آباد میں' سید غلام مصطفیٰ اور ان کے ایک ساتھی پر مسجد اہل اسلام اندرون بھاٹی گیٹ میں' حافظ زاہد اور ان کے دو ساتھیوں پر مسجد پسوڑیاں والی میں قابل اعتراض تقاریر کرنے پر شہر کے مختلف تھانوں میں مقدمات درج کیے گئے ہیں۔

مسلم لیگ پنجاب زون کا بیان

پاکستان مسلم لیگ (پنجاب زون) کے صدر سینیٹر خواجہ محمد صفدر اور صوبائی جنرل سیکرٹری غلام حیدر وائیں نے ایک مشترکہ بیان میں لائل پور' جھنگ' اوکاڑہ' سرگودھا' بہاول نگر' راولپنڈی اور دیگر مقامات پر اندھا دھند گرفتاریوں اور پولیس انتظامیہ کی زیادتیوں کی شدید مذمت کرتے ہوئے تمام گرفتار شدگان کی غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ حال ہی میں لائل پور سے سٹی مسلم لیگ لائل پور کے صدر اور مرکزی مجلس عمل میں پاکستان مسلم لیگ کے رکن چودھری صفدر علی رضوی' ضلع مسلم لیگ جھنگ کے صدر چودھری محمد ادریس ایڈووکیٹ' سٹی مسلم لیگ بوریوالہ کے رکن ادریس جانباز اور بہت سے مسلم لیگی و دیگر رہنماؤں و کارکنوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اسیران کے ساتھ پولیس اور انتظامیہ کا رویہ اس قدر افسوسناک اور ظالمانہ ہے کہ اس کی مذمت کے لیے اوکاڑہ میں قوم کی مائیں اور بیٹیاں تک گلیوں میں نکل کر صدائے احتجاج بلند کرنے پر مجبور ہو گئیں۔ اس طرح پنجاب کے دیگر مقامات پر پولیس اور انتظامیہ عوام سے جس طرح پیش آ رہی ہے' اس سے مجبور ہو کر قریباً بڑے چھوٹے شہر میں مکمل ہڑتالوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے' جس کی وجہ یہ ہے کہ پرامن احتجاج کے لیے حکومت نے تمام ذرائع پر پابندی لگا کر کوئی اور راستہ عوام کے لیے نہیں چھوڑا۔ مشترکہ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ صوبہ میں امن و امان کی فضا کو سازگار رکھنے کے لیے اپنی پالیسی پر فوری نظرثانی

کرے اور تمام گرفتار شدگان کو غیر مشروط طور پر رہا کرتے ہوئے عوام کے جذبات کے اظہار کے لیے پرامن جلسوں اور جلوسوں پر پابندیوں کو ختم کرے۔

اوکاڑہ کے گرفتار شدگان کی ضمانت منظور

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس شفیع الرحمٰن نے اوکاڑہ کے گرفتار شدگان ۸۱ افراد کو ضمانت پر رہا کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ فاضل جج نے یہ حکم مجلس عمل ختم نبوت اوکاڑہ کے گرفتار شدگان کی طرف سے دائر کردہ درخواست ضمانت کا فیصلہ سناتے ہوئے دیا۔ اس سے قبل چودھری نذیر احمد کی طرف سے دائر کردہ حبس بے جا کی رٹ درخواست پر پولیس نے اپنا ریکارڈ پیش کیا تھا۔

متحدہ جمہوری محاذ پنجاب

متحدہ جمہوری محاذ کی ایک پریس ریلیز کے مطابق متحدہ جمہوری محاذ نے صوبوں اور اضلاع کی تنظیموں کو ہدایت کی ہے کہ وہ متحدہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سے تعاون کریں اور محاذ کی سرگرمیاں تیز کر دیں۔

جمعیت طلبائے اسلام

جمعیت طلبائے اسلام کے صدر محمد اسلوب قریشی اور پنجاب کے ناظم اعلیٰ عبدالمتین چودھری نے مجلس عمل ساہیوال کے صدر مفتی ضیا الحسن کی گرفتاری کی شدید مذمت کی ہے اور حکومت سے فوری رہائی کا مطالبہ کیا ہے اور ضلع ساہیوال کی انتظامیہ کو متنبہ کیا ہے کہ وہ جان بوجھ کر ضلع کے حالات خراب نہ کرے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ مداخلت کر کے حالات کو پرسکون بنانے کی کوشش کرے۔

مسیحی عوام سے ہوشیار رہنے کی اپیل

چودھری نعیم شاکر ایڈووکیٹ سیکرٹری جنرل پاکستان یونائیٹڈ کرسچین کونسل نے ایک اخباری بیان میں ایک مسیحی رہنما کے حالیہ بیان پر کڑی نکتہ چینی کی ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ اگر انتخابی فہرستوں میں مذہب کا خانہ شامل نہ کیا گیا تو 'انتخابات کا

بائیکاٹ کیا جائے گا اور ملک میں جداگانہ طریق انتخاب رائج کرنے کا مطالبہ ۱۴ اگست تک پورا نہ ہوا تو وہ یوم آزادی پر ترک وطن کر جائیں گے۔ (''نوائے وقت'' لاہور)

(نوٹ) یہی نعیم شاکر کا اب کیا طرز عمل ہے' اس پر مفصل تبصرہ کی ضرورت ہے مگر اس وقت یہ موضوع زیر بحث نہیں)

لاہور

مجلس عمل حلقہ ریلوے روڈ اور تنظیم علما اسلام پاک و کشمیر اور تنظیم فدایان ختم نبوت کے کارکنوں کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالرشید کشمیری منعقد ہوا' جس میں علمائے دین کی گرفتاریوں کے خلاف شدید غم و غصے کا اظہار کیا گیا۔ مولانا محمد رمضان نے خطاب کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ جمہوریت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے مولانا اختر کاشمیری اور دیگر علمائے کرام کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔ مجلس عمل کے سیکرٹری عبدالوحید نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک سے مہنگائی اور غنڈہ گردی کا بھی خاتمہ کیا جائے۔

تحریک استقلال

ملتان ''امروز'' کے حوالہ سے تحریک استقلال کے بعض رہنماؤں کی پریس کانفرنس پہلے گزر چکی ہے' جنہوں نے الزام عاید کیا تھا کہ تحریک استقلال کے رہنما قادیانی لابی سے ملے ہوئے ہیں۔ اس کی تردید پر تحریک کے دوسرے رہنماؤں کے بیانات ملاحظہ ہوں:

تحریک استقلال پنجاب کے سربراہ مسٹر مسعود احمد پوسوال نے کہا ہے کہ ان کی جماعت ایئر مارشل (ریٹائرڈ) اصغرخان کی قیادت کے تحت روز بروز مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔ آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ملک کی سالمیت و یکجہتی کے تحفظ کی خاطر حکومت کو چاہیے کہ وہ تمام صحت مند افراد کو لازمی فوجی تربیت دے۔ انہوں نے ایئر مارشل اصغرخان کے اس مطالبہ کو دہرایا کہ پاکستان' چین کے ساتھ دفاعی معاہدہ پر دستخط کرے۔ مسٹر مسعود احمد پوسوال نے کہا کہ تحریک استقلال میں شامل اصغرخان سمیت ہر شخص ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہے۔

انہوں نے اعلان کیا کہ نہ تو ان کی جماعت اور نہ جماعت کے سربراہ احمدیوں سے کسی قسم کی سازباز رکھتے ہیں۔ انہوں نے دفعہ ۱۴۴ ہٹانے اور اخبارات پر سے پابندی ختم کرنے پر بھی زور دیا۔ (''جنگ'' کراچی' ۹/ اگست)

رحیم یار خان

تحریک استقلال کے رہنما چودھری محمد انور زاہد نے ایک بیان میں کہا ہے کہ لندن میں تحریک استقلال کے سربراہ ایئر مارشل محمد اصغرخان نے سر ظفراللہ خاں سے ملاقات نہیں کی اور نہ ہی قادیانی فرقہ سے پارٹی کے لیے مالی امداد حاصل کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں انگلستان میں تحریک استقلال کے سربراہ ایئر مارشل (ریٹائرڈ) اصغرخان کے دورہ کے دوران ان کے ہمراہ رہا ہوں۔ برطانیہ میں مقیم پاکستانیوں کی بھاری اکثریت کی ہمدردیاں ہمارے ساتھ ہیں۔ دورہ کا تمام خرچہ برطانیہ کی تحریک استقلال نے برداشت کیا تھا۔ میرے علاوہ احمد رضا خاں قصوری ایم این اے' میاں نور اللہ' حامد سرفراز' مرتضیٰ کھر' ظہور بٹ بار ایٹ لا بھی ساتھ تھے۔ انہوں نے کہا کہ شیخ ظہور اور غفور سہیل نے ایئر مارشل ریٹائرڈ کی لندن سے واپسی کے چھ ماہ بعد ان پر جو بے بنیاد الزامات عاید کیے ہیں' اس کی وجہ محض یہ ہے کہ الزامات میں کوئی صداقت نہیں اور انہیں تحریک استقلال کی جانب سے سنگین بدعنوانیوں اور پارٹی مفادات کے خلاف کام کرنے کی بنا پر جماعت کی بنیادی رکنیت سے محروم کر دیا گیا ہے۔ مسٹر زاہد نے کہا کہ شیخ ظہور کی بدعنوانیوں کے سلسلہ میں قبل ازیں اخبارات میں متعدد خبریں شائع ہوچکی ہیں۔ اس قسم کے فرد کی جانب سے بے بنیاد الزامات بجائے خود اپنی نفی آپ ہیں اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ ان اصحاب کا وجود مسلم لیگ کے لیے بھی سودمند ثابت نہیں ہوگا۔ (''نوائے وقت'' لاہور' ۱۰/ اگست)

مرزا ناصر احمد پر جرح جاری ہے

آج چوتھے روز بھی قومی اسمبلی کے ایوان نے خاص کمیٹی کی حیثیت سے قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر جرح جاری رکھی جو سات گھنٹے پر مشتمل دو اجلاسوں میں کی گئی۔ ابھی جرح جاری تھی کہ کمیٹی کا اجلاس کل دس بجے تک ملتوی

ہو گیا۔

۱۰ اگست کے اخبارات کی رپورٹ

پنجاب میڈیکل کالج لائل پور کے طلبا نے کلاسوں کا بائیکاٹ کر دیا

پنجاب میڈیکل کالج لائل پور کے طلبا نے پولیس کے رویہ کے خلاف احتجاج کے طور پر کلاسوں کا بائیکاٹ کر دیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ ان کے خلاف جھوٹے مقدمات واپس لیے جائیں۔ بتایا گیا ہے کہ کالج کے پرنسپل ڈاکٹر طوسی نے گزشتہ روز ایک فرقہ کے طلبا میں مختلف نصابی کتب تقسیم کیں۔ طلبا کی کثیر تعداد نے پرنسپل کے اس جانبدارانہ رویہ کے خلاف احتجاج کیا اور اپنے جذبات کا اظہار کرنے کے لیے لوکل بس کے ذریعے طوسی کے بنگلہ واقع جیل روڈ میں گئے۔ واپسی پر تھانہ کوتوالی کی پولیس یونیورسٹی کے مین گیٹ سے طلبا کو تھانے لے آئی اور انہیں ۷ بجے شام سے ڈیڑھ بجے رات تک مبینہ طور پر حبس بے جا میں رکھا۔ اسی اثنا میں انہیں کھانے پینے کے لیے کچھ نہیں دیا گیا۔ منت سماجت کے باوجود انہیں نماز ادا کرنے کی بھی اجازت نہیں دی گئی۔ رات ڈیڑھ بجے انہیں ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ طلبا کے خلاف زیر دفعات ۳۴۲' ۵۰۴ تعزیرات پاکستان اور ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

وہاڑی میں مکمل ہڑتال

وہاڑی میں کل مکمل ہڑتال رہی۔ یہ ہڑتال اوکاڑہ' بہاول نگر' کبیر والا' راولپنڈی اور پنجاب کے مختلف حصوں میں انتظامیہ اور پولیس کے جانبدارانہ رویہ کے خلاف احتجاج کے طور پر کی گئی ہے۔ وہاڑی میں تیسری بار ہڑتال کی گئی ہے۔ مجلس عمل نے مطالبہ کیا ہے کہ تمام اسیر علما اور طلبا کو رہا کیا جائے۔

مولانا محمود احمد رضوی کا مرید کے میں جلسہ عام سے خطاب

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری جنرل علامہ رضوی نے کہا ہے کہ ملک

میں ختم نبوت کے کارکنوں کی گرفتاریوں' جھوٹے مقدمات اور لاؤڈ اسپیکر کی ضبطی کا سلسلہ وسیع پیمانے پر شروع ہوچکا ہے' جس سے ملک کا داخلی امن تباہ ہونے کا خدشہ ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ ان اشتعال انگیز اقدامات سے گریز کر کے فضا کو خوشگوار بنائے تاکہ درپیش مسائل جلد از جلد پرامن طریقے سے حل ہو جائیں۔ علامہ سید محمود احمد رضوی جامع مسجد مریدکے میں ایک بہت بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ اس جلسہ سے صاحبزادہ فیض القادری' جناب ثناء اللہ بھٹہ اور مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی نے بھی خطاب کیا۔

مجلس عمل لاہور کے صدر صاحبزادہ فیض القادری نے کہا کہ ہم قانون کا احترام کر رہے ہیں لیکن انتظامیہ قانون کا غلط استعمال کر رہی ہے۔ پرامن شہریوں کو دھمکانا اور مقتدر علما کو گرفتار کرنا معمول بن چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے سنجیدگی سے اس جانب توجہ نہ دی تو ہوسکتا ہے کہ حالات مزید خراب ہو جائیں۔ جناب ثناء اللہ بھٹہ سیکرٹری جنرل احرار نے کہا کہ تحریک ختم نبوت کامیابی کے کنارے پر پہنچ چکی ہے۔ عوام کو کسی بھی مرحلے میں اشتعال میں نہیں آنا چاہیے۔ جمعیت اہلحدیث کے رہنما حافظ عبدالقادر روپڑی نے کہا کہ سرکاری علما غلط پراپیگنڈے کے ذریعے عوام کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ان کی کسی بھی چال کو کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔

یکم ستمبر کو لاہور میں کنونشن کے لیے اخبار میں اشتہار

- تحریک ختم نبوت کی ملک گیر جدوجہد کا جائزہ لینے کے لیے
- مستقبل کے لائحہ عمل کے تعین
- کارکنوں کے مشوروں اور تجاویز پر غور
- تحریک ختم نبوت کی برکت سے دینی جماعتوں کے مابین رونما ہونے والے خوشگوار اتحاد کو مستقل شکل دینے کی تجاویز پر عملدرآمد کے لیے

یکم ستمبر --- بروز اتوار --- لاہور میں

کل پاکستان تحفظ ختم نبوت کنونشن

جس میں

مرکزی مجلس کے قائدین' علما' مشائخ' صوبہ سرحد' بلوچستان' سندھ اور پنجاب بھر کی مجالس عمل کے نمائندگان شریک ہو رہے ہیں

——— پروگرام ———

○ ۹ بجے صبح تا ۶ بجے شام--- اجلاس مندوبین : جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ

○ ساڑھے آٹھ بجے شب--- بادشاہی مسجد لاہور میں مرکزی قائدین ایک فقید المثال تاریخی جلسہ عام سے خطاب کریں گے

صاحبزادہ فیض القادری (صدر) ——— بارک اللہ خاں (سیکرٹری جنرل)

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت لاہور ۹- شارع فاطمہ جناح' فون : ۶۴۰۲۷

اشتعال انگیزی کیوں!

قومی اسمبلی کے اپوزیشن ممبروں نے ایک مشترکہ بیان میں ملک کے مختلف حصوں بالخصوص پنجاب کے شہروں میں رونما ہونے والے اشتعال انگیز واقعات' علما اور طلبا کی گرفتاریوں اور ان پر مبینہ تشدد پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ ملک میں پھیلی ہوئی بے چینی کے پیش نظر قومی اسمبلی کے اجلاس میں ۱۰ اگست سے وقفہ نہ کیا جائے اور قادیانی مسئلہ کا جلد از جلد فیصلہ کرنے کے لیے اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کو بلا توقف کام کرنے کی اجازت دی جائے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ہمیں ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسمبلی کے اجلاس کے دوران کوئی سازشی ہاتھ پورے ملک میں اور بالخصوص پنجاب میں حالات کو اس حد تک بگاڑ دینا چاہتا ہے کہ اسمبلی کے لیے کام کرنا قریباً ناممکن ہو جائے۔ بیان میں الزام عاید کیا گیا ہے کہ حکومت پنجاب اپوزیشن ارکان کی بار بار اپیلوں کے باوجود حالات کو بہتر بنانے کی بجائے اپنی غیر دانش مندانہ حرکات سے انہیں خراب تر کر رہی ہے۔ بیان میں یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ پولیس اور سکیورٹی فورس کا تشدد بند کرایا جائے۔ مساجد کی حرمت و تقدس کو پامال نہ کیا

جائے۔ مساجد میں دفعہ ۱۴۴ نافذ نہ کی جائے۔ ان کے لاؤڈ سپیکر واپس کیے جائیں اور ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت گرفتار شدگان کو رہا کیا جائے۔

جہاں تک اپوزیشن ارکان کے پہلے مطالبہ یعنی قومی اسمبلی کے مسلسل یا بلاوقفہ اجلاس کا تعلق ہے' ہم نہیں سمجھتے کہ اسے پذیرائی سے کیوں محروم رکھا جائے کیونکہ وزیر اعظم مسٹر ذوالفقار علی بھٹو خود یہ فرما چکے ہیں کہ عوام اسمبلی کے فیصلہ کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں اور اس بارے میں تاخیر مناسب نہیں۔ اس حقیقت کے پیش نظر یہ واقعی مناسب معلوم نہیں ہوتا کہ اسمبلی کا اجلاس ملتوی کرنے کا خیال بھی ذہن میں لایا جائے۔ ہمیں توقع ہے کہ ارباب اقتدار اس جائز و معقول مطالبہ کو تسلیم کرنے اور اسمبلی کا اجلاس بلاوقفہ جاری رکھنے میں تامل سے کام نہیں لیں گے۔

ہم ان کالموں میں بارہا گزارش کر چکے ہیں کہ تشدد کی کوکھ سے ہمیشہ تشدد ہی پیدا ہوتا ہے۔ ہر عمل کا ایک ردعمل ہوتا ہے اور بعض اوقات یہ ردعمل انتہائی شدید ہوتا ہے۔ پنجاب کے مختلف شہروں سے پولیس اور سکیورٹی فورس کے بے جا تشدد اور اشتعال انگیزی کی خبریں منظرعام پر آتی رہتی ہیں اور اس کے ردعمل کے طور پر بعض شہروں میں مسلسل ہڑتالیں بھی ہوئی ہیں۔ اس صورت حال نے فضا کو کافی حد تک مکدر کیا ہے اور یہ تسلیم کر لینے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہیے کہ اشتعال انگیزی اور تشدد عوامی تشویش و اضطراب میں اضافہ کا موجب ہی بنے ہیں۔ لوگ پہلے ہی ملک و ملت کو درپیش خطرات و مسائل کی سنگینی سے پریشان ہیں' قادیانی مسئلہ کے بارے میں انتظامیہ کے رویہ نے ان کی پریشانی میں مزید اضافہ کیا ہے اور وہ منفی رجحانات کے شکار ہوتے نظر آ رہے ہیں' حالانکہ خود وزیر اعظم اس بارے میں اس دو ٹوک موقف کا اعلان کر چکے ہیں کہ یہ مسئلہ سواد اعظم کی مرضی کے مطابق حل کیا جائے گا۔

ہمارے لیے یہ امر ناقابل فہم ہے کہ جب اس مسئلہ پر حزب اقتدار اور حزب مخالف کے درمیان کوئی اختلاف نہیں' حکومت یہ معاملہ عوام کی اکثریت کی رائے کے مطابق طے کرنا چاہتی ہے' وہ عوام کی امنگوں اور آرزوؤں کا احترام کرتی ہے' پھر یہ اشتعال انگیزی اور بلاجواز تشدد کیوں؟ علما و طلبا کی گرفتاریوں کا کیا مقصد؟

اوکاڑہ، گوجرانوالہ، لائل پور، کھاریاں، جہلم وغیرہ سے اشتعال انگیزی اور تشدد کی جو خبریں منظرعام پر آئی تھیں، ان کا کیا جواز تھا؟ جہاں تک کھاریاں کا تعلق ہے، گورنر پنجاب نے وہاں پولیس فائرنگ کی تحقیقات کے لیے ایک ٹریبونل قائم کر دیا ہے۔ ٹریبونل کے قیام کے اس اقدام سے مقامی آبادی کو واقعی اطمینان نصیب ہوگا۔ لیکن جس سپرنٹنڈنٹ پولیس پر سنگین الزامات عاید کیے گئے تھے، اسے ہنوز معطل یا لائن حاضر نہیں کیا گیا، حالانکہ یہ تحقیقات کا بنیادی تقاضا تھا۔ اسی طرح اوکاڑہ میں وسیع پیمانہ پر گرفتاریوں کا آخر کیا مقصد تھا۔ جہاں تک گرفتاریوں کا تعلق ہے، یہ عمل دوسرے شہروں میں بھی جاری ہے اور اپوزیشن کے دعووں کے مطابق پنجاب میں قریباً پانچ ہزار افراد گرفتار کیے جا چکے ہیں۔ اس قسم کے اقدامات سے نہ صرف لوگوں میں بے چینی اور اضطراب پھیلتے ہیں بلکہ حکومت کے خلاف بدظنی اور بدگمانی بھی پیدا ہوتی ہے۔ ارباب اقتدار کو سوچنا چاہیے کہ جب وہ سواد اعظم کی رائے کا احترام کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں تو پھر یہ سب کچھ آخر کیوں روا رکھا جا رہا ہے؟ (''نوائے وقت'' کا اداریہ، ۱۰ر اگست)

۱۱ر اگست کے اخبارات کی رپورٹ

رحیم یار خان --- مولانا غلام ربانی کی پریس کانفرنس

مجلس عمل رحیم یار خان کے صدر مولانا غلام ربانی نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حکومت پر الزام لگایا کہ وہ تشدد کے ذریعے عوام کے جذبات کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ ملک کے ہر حصے میں نہتے شہریوں، طلبا اور علما کو بلاجواز گرفتار کر کے ان پر بے پناہ مظالم ڈھائے جا رہے ہیں، جس کے نتیجے میں بالاخر انتشار و افراتفری کی صورت پیدا ہوگی، جس کی تمام تر ذمہ داری برسراقتدار حکومت پر ہوگی۔ انہوں نے کہا اوکاڑہ میں خواتین کے پرامن جلوس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس پھینکی، جس سے متعدد خواتین زخمی ہو کر ہسپتالوں میں پڑی ہیں۔ اس وقت ملک میں قانون صرف شریف شہریوں کے لیے ہے۔ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ہر

جگہ پولیس اور غنڈہ عناصر کے ہاتھوں عوام پر تشدد کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے پولیس تشدد کے خلاف رحیم یار خان میں کھلی ہڑتال کے سلسلے میں کہا' اس وقت ہڑتال سے مقامی انتظامیہ بوکھلا اٹھی ہے۔ کئی لوگوں کو بلاوجہ گرفتار کر کے حوالات میں بند کیا گیا ہے۔ پانچ کم عمر لڑکوں کو بھی پولیس گرفتار کر کے تھانے لے گئی ہے جنہیں ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھنے کی بھی اجازت نہیں دی گئی اور نہ دوپہر کا کھانا ان تک پہنچنے دیا گیا ہے' جس سے طلبا کی جانب سے سخت اقدام یقینی پیدا ہوگا کیونکہ ان حالات کے بعد طلبا کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو جائے گا۔ مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ملک سے سنسرشپ اور دفعہ ۱۴۴ کی لعنت کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

جلسہ عام

آج مورخہ ۱۱ر اگست بروز اتوار بعد از نماز عشا

جامعہ مسجد خضرا' سمن آباد' لاہور

میں ایک جلسہ عام منعقد ہو رہا ہے

جس میں مندرجہ ذیل مقررین خطاب فرمائیں گے

(۱) میاں طفیل محمد

(۲) نواب زادہ نصراللہ خان

(۳) پروفیسر غفور احمد

(۴) چوہدری ظہور الٰہی

(۵) صاحبزادہ فیض القادری

(۶) مولانا عبدالقادر روپڑی

(۷) بارک اللہ خان ایڈووکیٹ

(۸) چوہدری ثناء اللہ بھٹہ

(۹) مولانا محمد ابراہیم

(۱۰) علامہ عنایت اللہ گجراتی

------ منجانب ------

اشفاق مرزا' صدر مجلس عمل' تحفظ ختم نبوت' سمن آباد' لاہور

فخر ملت' شیخ الحدیث' حضرت مولانا

محمد یوسف صاحب بنوری' صدر مجلس عمل پاکستان

مجاہد ملت مولانا شاہ احمد نورانی ایم این اے

صدر جمیعت العلمائے پاکستان و دیگر رہنما

۱۳ اگست سوموار بعد نماز عشا جامع مسجد گول چوک سرگودھا میں

خطاب فرمائیں گے

منجانب: مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع سرگودھا

لاہور میں جلسہ عام

امیر جماعت اسلامی پاکستان میاں طفیل محمد نے کہا ہے کہ ختم نبوت کا مسئلہ دراصل نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نبوت کے دفاع کا مسئلہ ہے جو ہر صاحب ایمان کا بنیادی فریضہ ہے۔ انہوں نے پیپلز پارٹی کے ارکان' کارکنوں اور ووٹروں پر زور دیا کہ وہ اپنے منتخب کردہ ارکان پارلیمنٹ کو مجبور کریں کہ وہ اس بارے میں قانونی تقاضوں کو جلد از جلد پورا کریں۔ میاں صاحب جامعہ مبارک لاہور میں ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ اس جلسے سے مولانا عبدالقادر روپڑی' چودھری ثناء اللہ بھٹہ اور مجلس عمل کے مقامی رہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔

میاں طفیل محمد نے کہا کہ نبی پاک کے ختم المرسلین ہونے کا مسئلہ کوئی پیچیدہ مسئلہ نہیں ہے' مسلمانوں کے انفرادی اور اجتماعی عقیدے اور عمل اور ان کے ہر دینی اور دنیوی شعبہ زندگی کی اساس نبوت محمدیؐ پر قائم ہے۔ اس اساس کے ساتھ کھیلنے کی اجازت کسی کو نہیں دی جا سکتی۔ جو اس میں کسی ردوبدل کی کوشش کرتا ہے' وہ مسلمانوں کا شیرازہ منتشر کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس کی اجازت دنیا کی کوئی قوم نہیں دے سکتی کہ اس کی اصل بنیاد کو ڈھانے کی کوئی کوشش کرے۔

انہوں نے ڈیفنس رولز کے ذریعے مساجد میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی اور طالب علم رہنماؤں اور علمائے کرام کی یک طرفہ گرفتاریوں کی مذمت کی۔

انہوں نے کہا کہ چودھری ظفراللہ خاں اور مرزا ناصر احمد نے پاکستان کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کر کے ساری دنیا میں بدنام کرنے کی کوشش کی ہے' ان کے خلاف

کارروائی کی جائے۔ انہوں نے حکمرانوں پر زور دیا کہ وہ عوام کے متفقہ مطالبات کو تسلیم کریں اور مسلمانوں پر تشدد بند کریں۔

وزیر اعظم نے چاروں گورنروں کی میٹنگ طلب کرلی

وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے اسلام آباد میں گورنروں کی کانفرنس طلب کی ہے۔ اس میں امن عامہ کی صورت حال کے علاوہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے سے متعلق ضروری قوانین کے نفاذ کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ بلوچستان کا مسئلہ بھی زیر غور آئے گا اور وہاں کے ترقیاتی منصوبوں اور امن و امان کی صورت حال کا بھی جائزہ لیا جائے گا۔ کانفرنس ایک روز جاری رہے گی اور اس کے دو اجلاس ہوں گے' جن میں چاروں صوبوں کے گورنر' وزرا اعلیٰ اور اعلیٰ افسر شرکت کریں گے۔

اصغرخان کا وضاحتی بیان

تحریک استقلال کے سربراہ ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغرخان نے کہا ہے کہ بعض شرپسند عناصر مجھ پر مرزائی ہونے کا الزام عاید کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں واحد شخص ہوں جس نے واقعہ ربوہ کے دوسرے ہی روز اس کی سخت الفاظ میں مذمت کی تھی۔ انہوں نے کہا میں واضح الفاظ میں اعلان کرتا ہوں کہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہوں اور میرے عقیدے کے مطابق ان کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ انہوں نے کہا کہ میں اس فرقہ کو غیر مسلم اقلیت سمجھتا ہوں اور اپنے اس مطالبہ کو دہراتا ہوں کہ حکومت انہیں فوری طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی باقاعدہ نگرانی کرے۔ مانسہرہ میں پارٹی کارکنوں اور عوام کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

قومی اسمبلی کی خاص کمیٹی میں مرزا ناصر احمد پر جرح ملتوی ہوگئی

قومی اسمبلی کی خاص کمیٹی کا اجلاس آج صبح پانچویں دن بھی جاری رہا' جس میں انجمن احمدیہ ربوہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر جرح کی گئی۔ آج کا اجلاس دو گھنٹے

جاری رہا اور بعد ازاں کسی بعد کی تاریخ پر ملتوی ہوگیا' جس میں گواہ پر جرح جاری رہے گی۔ اب ایوان کا اجلاس ۱۲ر اگست کو قومی اسمبلی کی حیثیت سے شروع ہوگا۔

۱۲ر اگست کے اخبارات کی رپورٹ

شہریوں پر تشدد کی مذمت

پاکستان خاکسار ورکرز پارٹی کے رہنما سید ظفر مشہدی نے بہاولنگر شہر اور منچن آباد کے شریف شہریوں پر پولیس اور انتظامیہ کے تشدد کی مذمت کی ہے اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس سلسلہ میں مناسب کارروائی کریں۔ مسٹر مشہدی نے متذکرہ مقامات کے خاکسار رہنماؤں کے حوالے سے بتایا کہ ان مقامات پر معزز شہریوں سے شرمناک سلوک کیا گیا۔ اگر اس سلسلہ میں مناسب کارروائی نہ کی گئی تو امن و امان کی صورت حال خراب ہونے کا خدشہ ہے۔

اصغر خاں اور ناصر احمد کے درمیان مفاہمت

ناقابل تردید حقیقت ہے (ڈاکٹر اے۔ آر۔ اعوان)

تحریک استقلال کے ایک لیڈر نے کہا ہے کہ یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ ریٹائرڈ ایئر مارشل اصغر خان نے قادیانی فرقہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد سے مفاہمت کر لی تھی۔ ڈاکٹر اے۔ آر۔ اعوان نے' جو پارٹی کے ڈپٹی چیف آرگنائزر ہیں' آج ایک اخباری کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ان کے پاس قادیانیوں کے لیڈر کے ساتھ اصغر خان کی مفاہمت کا ٹھوس ثبوت موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حقیقت ہے کہ مسٹر اصغر خان نے مرزا ناصر احمد کو ایک خط لکھا تھا' جس میں انہوں نے ربوہ کے واقعے کے بارے میں اپنے بیان کی وضاحت کی تھی اور قادیانیوں سے ہمدردی کا اظہار کیا تھا۔ ڈاکٹر اعوان نے کہا کہ پارٹی کے کارکن اس گٹھ جوڑ پر بہت ناراض ہوئے اور انہوں نے پارٹی کے اندر ایک پروگریسو گروپ قائم کیا' جس کا مقصد اصغر خان کو پارٹی سے نکالنا تھا۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر اصغر خان نے لندن کے دورے میں سر ظفر اللہ

خاں سے ملاقاتیں کی تھیں تاکہ احمدی فرقے سے گہرا رابطہ قائم کیا جائے۔ ڈاکٹر اعوان نے کہا کہ وہ کسی بھی پلیٹ فارم پر اپنے ان الزامات کو ثابت کر سکتے ہیں۔ ایبٹ آباد کی دیواروں پر بھی کئی پوسٹر نظر آئے تھے' جن میں مرزا ناصر احمد اور اصغرخان کے درمیان مفاہمت کا الزام عاید کیا گیا تھا۔

۱۳ر اگست کے اخبارات کی رپورٹ

کھاریاں کیس

تحصیل کھاریاں کے دیہات تمال اور ڈھوگو پیارا میں فرقہ وارانہ فسادات کی تحقیقات ۱۵ر اگست کو صبح ۹ بجے اسسٹنٹ کمشنر کھاریاں کی عدالت میں شروع ہوگی۔ ان فسادات میں پولیس فائرنگ کے نتیجے میں جانی نقصان بھی ہوا تھا۔ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جہلم مسٹر محمد امین ملک نے' جو گورنر پنجاب کی طرف سے ٹریبونل جج مقرر ہوئے تھے' ان لوگوں سے' جو اس سلسلہ میں شہادت دینا چاہتے ہیں' درخواست کی ہے کہ وہ مقررہ تاریخ کو عدالت میں آکر بیان دیں۔ ٹریبونل اپنی تحقیقات کی روشنی میں واقعہ کی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری کا تعین کرے گا اور حکومت سے ان سب اقدامات کی سفارش کرے گا۔ پبلک پراسیکیوٹر گجرات اور کھاریاں اور گجرات کی بار ایسوسی ایشنوں کے صدر ٹریبونل سے ملاقات کر رہے ہیں' جن میں تحقیقات کا طریق کار طے کیا جائے گا۔ ٹریبونل کے ایک ذریعے کے مطابق بار کے ارکان اگر ٹریبونل کی اعانت کرنا چاہیں تو اس کا خیرمقدم کیا جائے گا۔

گوجرانوالہ میں ہڑتال

طالب علم رہنما نوید انور نوید نے گوجرانوالہ کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ۱۴ر اگست کو مجلس عمل کی اپیل پر ہونے والی احتجاجی ہڑتال کو کامیاب بنانے میں پورا تعاون کریں۔ انہوں نے کہا ہے کہ گوجرانوالہ کے علاوہ اوکاڑہ' ساہیوال اور دوسرے شہروں میں جو پولیس تشدد کیا گیا ہے' اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ تحریک ختم نبوت کے اسیروں کو فوراً رہا کیا جائے۔ جمعیت طلبا

اسلام ضلع گوجرانوالہ کے جنرل سیکرٹری محمد ظہیر' شہری جمعیت کے صدر حافظ عبدالقدوس اور جنرل سیکرٹری محمد فاروق نے ایک مشترکہ بیان میں عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ۱۱؍ اگست کو مکمل ہڑتال کریں۔ جمعیت علماء پاکستان گوجرانوالہ کے رہنماؤں نے بھی ۱۱؍ اگست کو مکمل ہڑتال کی اپیل کی ہے۔

حافظ آباد میں ہڑتال

مجلس عمل حافظ آباد کی اپیل پر گوجرانوالہ' بہاول نگر' اوکاڑہ' کبیروالا اور دیگر مقامات پر پولیس اور حکومت کی دھاندلیوں' زیادتیوں اور تشدد کے خلاف مکمل ہڑتال ہوئی۔ شہر میں ہر قسم کا کاروبار بند رہا' حتیٰ کہ پان سگریٹ کی دکانیں اور چائے کے ہوٹل بھی بند رہے۔ مجلس عمل حافظ آباد کے صدر مولانا محمد الطاف حسین پاکستان جمہوری پارٹی ضلع گوجرانوالہ کے صدر سلیم شاہد' امیر جماعت اسلامی ڈاکٹر غلام نبی' سٹوڈنٹس ایکشن کمیٹی کے صدر محمد صدیق بھٹی' انجمن خواجگان کے صدر شیخ امان اللہ' جمعیت اہلحدیث کے امیر مولانا محمد ابراہیم' محمد نصراللہ خاں بھٹی' جمعیت علمائے پاکستان کے صدر مولانا سید شبیر حسین نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں سیاسی اور دینی رہنماؤں کی گرفتاری اور تشدد کی شدید مذمت کی۔ ان رہنماؤں نے کہا کہ حکومت پرامن تحریک کو کچلنے کے لیے فاشی عزائم رکھتی ہے' مجلس عمل اس کا سختی سے مقابلہ کرے گی۔ ان رہنماؤں نے کہا کہ ہم اس تحریک کو پرامن طور پر کامیاب بنانا چاہتے ہیں۔

اسیر علما اور کارکن رہا کیے جائیں: بنوری

سرگودھا۔ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سربراہ مولانا محمد یوسف بنوری نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ علما اور کارکنوں کی اندھا دھند گرفتاریوں اور تشدد نے عوام کو شبہات میں ڈال دیا ہے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ مجلس عمل کے مطالبات کو دبانا ممکن نہیں اور حقائق کو مسخ کرنے کی ہر کوشش ناکام بنا دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مجلس عمل نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ وہ پرامن طور پر اپنے مطالبات منوانے کے لیے جدوجہد کرتی رہے گی۔ انہوں نے قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے ارکان

کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے توقع ظاہر کی کہ پیپلز پارٹی کے ارکان بھی اپنا دینی فریضہ فراموش نہیں کریں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ان کے خلاف مہم حکومت کے ایما پر چلائی گئی تھی' جس کا مقصد عوام کے اتحاد کو ختم کرنا تھا۔ انہوں نے ریڈیو اور ٹی وی پر یکطرفہ پراپیگنڈہ کی سخت مذمت کی اور مطالبہ کیا کہ گرفتار کیے گئے تمام علما اور کارکنوں کو فی الفور رہا کیا جائے۔

۱۲ر اگست کو آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا کاروان حضرت شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری کی قیادت میں سرگودھا پہنچا۔ لاہور سے سرگودھا تک ہر شہر میں کاروان کا مثالی استقبال ہوا۔ کاروان میں جناب نوابزادہ نصراللہ خان' مولانا احسان الٰہی ظہیر' مولانا شاہ احمد نورانی' حضرت مفتی محمود' سید مظفر علی شمسی' جناب مولانا محمود احمد رضوی اور دیگر رہنما شامل تھے۔ قافلہ کے پہنچتے ہی پریس کانفرنس ہوئی جسے آپ نے پڑھ لیا ہے۔ سرگودھا میں بھی پورے ملک کی طرح مثالی استقبال ہوا۔ شہر سے کئی میل باہر جلوس کی شکل میں قافلہ کو سرگودھا میں لایا گیا۔ پورے ڈویژن کے تمام مکاتب فکر کے رہنما اپنے اپنے علاقہ کے وفود اور جلوس لے کر سرگودھا داخل ہوئے۔ مرکزی قائدین کی آمد پر مثالی اور والہانہ انداز سے استقبال پر سرگودھا شہر کے درودیوار جھوم اٹھے۔ ایک طوفان تھا۔ دن کو صبح دس بجے سے عصر تک گول چوک کی جامع مسجد میں کنونشن منعقد ہوا۔ میں اس وقت کراچی دفتر میں بیٹھا رپورٹ مرتب کر رہا ہوں۔ ۱۳ر اگست کے اخبارات میں رپورٹ شائع ہوئی مگر اس وقت اخبار میسر نہیں۔ ۱۴ کے اخبارات بھی موجود نہیں۔ ۱۴ کو چھٹی تھی۔ ۱۵ر اگست کے اخبارات شائع نہ ہوئے۔ مجھے اس کنونشن اور رات کے جلسہ عام میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ صرف اپنی یادداشت پر اس کی کارروائی قلمبند کر رہا ہوں۔ کنونشن و جلسہ عام کی منظرکشی اور پوری رپورٹ تو بیان کرنا میرے لیے ممکن نہیں۔ مجھے یاد ہے کہ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری کے حکم پر مولانا محمد شریف جالندھری کھاریاں گجرات ڈنگہ میں شریف چیمہ پولیس آفیسر کی فائرنگ سے جو مسلمان شہید ہوئے تھے' ان کی انکوائری کر کے اس کنونشن کے درمیان میں مولانا محمد شریف جالندھری تشریف لائے۔

نوابزادہ نصراللہ خاں نے مولانا محمد شریف جالندھری کو دیکھتے ہی کنونشن میں رپورٹ پیش کرنے کے لیے کہا۔ مولانا نے کیس کی تفصیلات' پولیس کے ظلم اور شریف چیمہ کی بربریت کی داستان بیان کی تو کہرام مچ گیا۔ احسان الٰہی ظہیر کی خطابت نے اجتماع کو سراپا آگ بنا دیا۔ سید مظفر علی شمسی اٹھے تو انہوں نے اپنے انداز میں کربلا کا نقشہ پیش کر دیا۔ حضرت شیخ بنوری کی بردباری اور حلم اور نوابزادہ نصراللہ خان کی بیدار مغزی کام آئی ورنہ کنونشن کا ہر شخص اس وقت ٹکرانے کا عزم کیے ہوئے تھا۔ کنونشن کیا تھا' تحریک ختم نبوت کو فیصلہ تک جاری و ساری رکھنے کا بھرپور مظاہرہ اور عزم بالجزم۔

رات کو جلسہ عام تھا۔ سرگودھا نے بڑے بڑے اجتماع دیکھے ہوں گے' لیکن اس جلسہ کی شان ہی نرالی تھی۔ وسیع و عریض مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ تمام بازاروں میں انسانوں کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا تھا۔ مجھے یاد ہے تمام مکاتب فکر کے رہنما سٹیج پر موجود تھے۔ حضرت بنوری کی صدارت تھی۔ ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے ستاروں میں چاند ہو۔ مولانا فضل الرحمٰن احرار نے تقریر کے دوران احراری کلہاڑی لہرائی تو جذبات کا سمندر موجزن ہوگیا۔ حضرت شیخ بنوری کو اٹھ کر عوام کو کنٹرول کرنا پڑا ورنہ لوگ اسی وقت کم از کم سرگودھا شہر کے قادیانیوں کا قضیہ نمٹانے کے موڈ میں تھے۔ رات گئے تک جلسہ جاری رہا۔ مجھے مولانا محمد شریف صاحب جالندھری نے فرمایا کہ تم علی الصبح چنیوٹ چلے جاؤ۔ قافلہ کے استقبال کے لیے اعلان کراؤ۔ آٹھ نو بجے عوام جمع ہوں۔ قائدین وہاں خطاب کریں گے۔ پھر وہاں سے لائل پور جانا ہے۔ میں رات ۲ بجے کو سویا تو کسی نے جیب کاٹ لی۔ صبح نماز کے بعد حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ کے مکان پر' جہاں حضرت بنوری تشریف رکھتے تھے' مولانا محمد شریف جالندھری نے مجھے دیکھتے ہی تعجب کیا۔ جلدی سے باہر تشریف لائے۔ میری بپتا سنی' کرایہ دیا اور مجھے چنیوٹ بھیج دیا۔ میں پہنچا۔ عالمی مجلس چنیوٹ کے بہادر ساتھی جناب چودھری ظہور احمد کو قافلہ کے آنے کی خبر دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے تمام مساجد کے سپیکر کھل گئے۔ قائدین کے استقبال کے لیے اعلان شروع ہوگئے۔ عوام کا بہت بڑا اجتماع اڈہ پر جمع ہوگیا۔ اتنے میں حضرت بنوری کی قیادت میں قائدین کا قافلہ

پہنچ گیا۔ چنیوٹ کے علما کرام نے آگے بڑھ کر خیر مقدم کیا۔ (مولانا منظور احمد چنیوٹی ملک سے باہر تھے اور پوری تحریک کے زمانہ میں' شروع ہونے سے فیصلہ تک' باہر رہے۔ فیصلہ کے بعد تشریف لائے) دیگر علما کی درخواست پر قائدین محلّہ راجگان کی مسجد میں تشریف لائے۔ اس طرح تمام شہر ساتھ ہوگیا۔ خوب بیانات ہوئے۔ بھرپور اجتماع تھا۔ حضرت بنوری پر ان دنوں وجد کی کیفیت طاری تھی۔ آپ بیان کرتے' خود بھی روتے' لوگوں کو بھی رلاتے۔ یہاں سے فراغت کے بعد قافلہ فیصل آباد کے لیے روانہ ہوا۔

فیصل آباد میں ختم نبوت کنونشن

۱۳ر اگست کو فیصل آباد' جھنگ بازار مولانا سردار احمد مرحوم کے مزار کے اوپر واقع عظیم الشان ہال میں حضرت بنوری کی صدارت میں کنونشن منعقد ہوا۔ رات کو کچہری بازار میں جلسہ عام تھا۔ ہفتہ وار "لولاک" کے کنونشن و جلسہ وغیرہ کی رپورٹ پیش خدمت ہے---

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سربراہ حضرت مولانا یوسف بنوری نے کہا ہے کہ تحریک ختم نبوت کو سیاسی آویزش سے پاک رکھا جائے گا اور ہم اس وقت تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے جب تک حکومت اس مسئلے کو سواد اعظم کی امنگوں اور آرزوؤں کے مطابق حل نہیں کر دیتی۔ ہم اس مقدس تحریک کو شائستگی' وقار اور سنجیدگی سے چلائیں گے اور عدم تشدد پر کاربند رہ کر خلوص نیت سے اللہ کے دین کی حفاظت کریں گے۔ مولانا بنوری گزشتہ روز مجلس عمل کے زیر اہتمام منعقدہ ضلعی کنونشن میں افتتاحی تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا' ہم اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لیے آزمائش کے میدان میں آئے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہم جیسے ضعیفوں کو ختم نبوت کے مقدس مشن کے لیے منتخب کر لیا ہے' اس لیے صداقت اور سچائی کے اس راستے میں جو بھی مشکل پیش آئے گی' ہم اس کو خندہ پیشانی سے برداشت کریں گے۔ ہم مظلوموں کی صف میں کھڑے ہیں۔ ہماری تاریخ مظلومیت کی تاریخ ہے اور ہم اس پر ناز کرتے ہیں' اس لیے ہم ہر ظلم کو

صبر و ہمت سے برداشت کریں گے۔

آپ نے کہا تحریک میں شامل کارکنوں اور عام مسلمانوں کو حالات کی سنگینی اور مشکلات سے مایوس نہ ہونا چاہیے۔ یہ ختم نبوت کی برکت اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان ہے۔ مسلمانوں کی مختلف **الخیال** اکیس جماعتیں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوگئی ہیں اور ہم آئین کی حدود میں رہ کر حکومت سے تصادم کیے بغیر اسلام اور پاکستان کے دشمنوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر زور دے رہے ہیں۔ ہم عہد کرتے ہیں کہ حضور کی ختم نبوت کی حفاظت کے لیے ہم ہر قسم کی قربانی دیں گے۔

مولانا بنوری نے تحریک ختم نبوت کی کامیاب جدوجہد کے مختلف مراحل پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ہم حالات سے مایوس نہیں ہیں۔ اسلام کے غداروں نے جس روز سے پہل کی ہے' ہم نے بہت سے محاذوں پر ان کے عزائم کو ناکام بنایا ہے اور جو لوگ ان کو نوازنا چاہتے ہیں' ہم نے ان کی امیدوں پر بھی پانی پھیر دیا ہے۔ قومی اسمبلی میں اپوزیشن اور مجلس عمل کی قرارداد کی منظوری ہماری پہلی بڑی کامیابی تھی۔ اسی طرح سواد اعظم کو یاد رکھنا چاہیے کہ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں ویٹو پاور ہمارے ہاتھ میں ہے۔

اگر غلط فیصلہ کرنے کی کوشش کی گئی یا مسئلہ کو کھٹائی میں ڈالنے کا فیصلہ ہوا تو ہم اپنے نمائندوں سے کہیں گے کہ وہ ویٹو استعمال کریں تاکہ قوم پر کوئی غلط فیصلہ مسلط نہ کیا جا سکے۔

آپ نے کہا ابھی ہم مایوس نہیں ہوئے اور تشدد کی کارروائیوں اور اسلام کے غداروں کو تحفظ دینے کے باوجود ہم حکومت سے تعاون کی فضا برقرار رکھے ہوئے ہیں لیکن جس روز ہم نے یہ محسوس کر لیا کہ اب ہمارا زندہ رہنا فضول ہے' اسی روز ہم قوم کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑیں گے بلکہ قوم کو ایک متبادل پروگرام ضرور دیں گے۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ابلاغ عامہ کے تمام ذرائع ہمارے خلاف دن رات پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ پریس پر پابندی ہے۔ ہم عام جلسوں میں عوام کو حالات سے آگاہ نہیں کر سکتے۔ اس سے ہمیں برسراقتدار جماعت کی نیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کس نہج پر سوچ رہی ہے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں خدا نے ان کو اقتدار دیا ہے'

خدائی نہیں دے دی۔ ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اب پاکستان میں نبی کے دشمنوں کو مسلمانوں کی صف سے الگ کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا ہم صرف خدا سے ڈرتے ہیں اور خدا سے ڈرنے والا مسلمان بہادر ہوتا ہے۔ ہم مظالم کو بہادری سے برداشت کر کے سرخروئی حاصل کریں گے۔

مرکزی مجلس عمل کے امیر نے اپنی تقریر میں فیصلہ کن انداز میں کہا کہ اقتصادی بائیکاٹ قرآن و حدیث اور اسلامی فقہ کی رو سے اس وقت میرے نزدیک فرض عین ہے اور سنت نبوی کے مطابق ہے۔ جو شخص رواداری اور لچک کی بات کرتا ہے' اس کا ایمان کمزور ہے۔ آپ نے کہا میں بائیکاٹ کے مسئلہ پر بہت جلد مضبوط دلائل پر مبنی ایک فتویٰ کتابی صورت میں شائع کر رہا ہوں۔ میرے نزدیک اسلام کے دشمنوں سے بائیکاٹ جہاد کی ایک ادنیٰ قسم ہے اور عالم اسلام کے دشمنوں سے ہم اس وقت تک بائیکاٹ جاری رکھیں گے' جب تک ان کو غیر مسلم اقلیت قرار نہ دے دیا جائے۔

مجلس عمل کے زیر اہتمام ضلعی کنونشن میں ضلع لائل پور اور سرگودھا کی تحصیلوں اور قصبات سے آئے ہوئے چار سو سے زاید مندوبین نے شرکت کی۔ مرکزی مجلس عمل کے رکن اور لائل پور شہر کے صدر حضرت مولانا تاج محمود نے مندوبین کا خیرمقدم کرتے ہوئے کہا کہ لائل پور کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے سانحہ ربوہ کے بعد ختم نبوت کی تحریک کو ملک میں پھیلایا اور سارے ملک بلکہ عالم اسلام میں اس کی صدائے بازگشت گونجی۔ آپ نے کہا ۱۹۵۳ء اور موجودہ تحریک ختم نبوت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس وقت ہم نے ایک تنظیم قائم کر کے مطالبات پیش کیے۔ حکومت کو نوٹس دیا اور پھر تحریک کا آغاز کیا تھا لیکن موجودہ تحریک من جانب اللہ ہے۔ اسلام کے غداروں نے جارحیت کے ذریعے پہل کی اور تحریک از خود شروع ہو گئی۔ ہم بعد میں اس سے وابستہ ہوئے اور حضور کی محبت اور جذبہ ایمانی کے مطابق شمع رسالتؐ کے پروانے سفینہ محمدی میں سوار ہوتے چلے گئے۔

مولانا تاج محمود نے کہا ہم ضلعی کنونشن تاخیر سے بلانے پر معذرت خواہ ہیں۔ ہماری خواہش تھی کہ اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لینے والے اکابر اپنے کام سے فارغ

ہو کر اور حکومت کا رویہ دیکھ کر ناموس رسالتؐ کے جانثاروں کو صحیح صورت حال بتائیں گے لیکن چونکہ ابھی مرزا ناصراحمد پر جرح جاری ہے' اس لیے اسمبلی کے اکابر تشریف نہ لا سکے۔ لیکن حضرت بنوری' نواب زادہ نصراللہ خاں اور مولانا حافظ عبدالقادر اور دوسرے رہنماؤں کی تشریف آوری ہمارے لیے حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔

مجلس عمل کے رہنما مولانا تاج محمود نے کونشن کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہمیں وقت کے تقاضے کے مطابق اپنی صفوں کا جائزہ لینا چاہیے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم نے اس تحریک میں عدم تشدد اور تعاون کی فضا کو برقرار رکھا ہے اور ہم حکومت سے تصادم نہیں چاہتے لیکن یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے کہ اب کوئی یہ فیصلہ کرنے بیٹھ جائے کہ حضور نبی کریم آخری نبی ہیں یا نہیں۔ یہ مسئلہ طے شدہ اور غیر متنازعہ ہے۔ ہم سمجھتے تھے حکومت اپنی بھلائی اور سواد اعظم کی خواہشات کے مطابق اس مسئلہ کو حل کرتے ہوئے کم از کم غیر جانبدار رہے گی۔ لیکن ہماری توقع کے خلاف ایسا نہ ہوا۔ اور ملک کے مختلف حصوں اور شہروں میں جو ہو رہا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ حکومت کھلم کھلا جانبداری کا ثبوت دے رہی ہے اور قادیانیوں کو تحفظ دیا جا رہا ہے۔ اس وقت تک پچیس مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔ بے شمار شہروں میں اندھا دھند گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ قادیانی مسلمانوں کے گھروں اور دکانوں پر بم مار کر جارحیت کا ارتکاب کر رہے ہیں اور اشتعال پھیلا رہے ہیں۔ پولیس کا تشدد ایک دردناک داستان ہے۔ آپ نے کہا انتہائی اشتعال انگیز کاروائیوں پر ضبط و تحمل سے اس لیے کام لیا گیا کہ مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش ہے اور ہم امن و سکون کی فضا میں اس مسئلہ کو حل کرنے کے خواہاں ہیں۔ مولانا نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ قادیانی اشتعال پھیلا کر خانہ جنگی کرانا چاہتے ہیں لیکن ہم ان کے خواب پورے نہیں ہونے دیں گے۔ قوم اب اس مسئلہ کو حل کر کے رہے گی۔ ہم ۷ ستمبر کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہمیں نہ خوش فہمی ہے اور نہ بدگمانی' لیکن ضرور کہیں گے اگر اب یہ مسئلہ حل نہ کیا گیا تو پاکستان کا استحکام خطرے میں پڑ جائے گا۔ ہمیں پاکستان اور اسلام دونوں عزیز ہیں اور ہم ہر قسم کی قربانی دے کر ملک

اور اسلام دونوں کو بچائیں گے۔ مولانا تاج محمود نے اپنی تقریر کے آخر میں آئین میں ترمیم کر کے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے' ربوہ کو کھلا شہر اور ان کو کلیدی اسامیوں سے ملکی اور ملی مفاد کی خاطر ہٹا دینے کی قرار دادیں پیش کیں' ایک دوسری قرار داد میں پولیس کے ظلم و تشدد کی پر زور الفاظ مین مذمت کی گئی۔

پاکستان جمہوری پارٹی کے رہنما نواب زادہ نصراللہ خان نے اپنی تقریر میں برسر اقتدار پارٹی کے اِس اعتراض کا کھلے لفظوں میں جواب دیا کہ اپوزیشن' تحریک ختم نبوت سے سیاسی فائدہ حاصل کرنا چاہتی ہے۔ آپ نے کہا ہم عقیدے کی بنیاد پر اس تحریک میں شامل ہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ ہم سے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا شرف کوئی نہیں چھین سکتا۔ ہم ختم نبوت سے سیاسی فائدہ اٹھانا گناہ سمجھتے ہیں۔ آپ نے کہا بھٹو صاحب نے قوم کو مسائل کے سلسلہ میں مفلس نہیں رکھا۔ مہنگائی' رشوت' بدعنوانی' غنڈاہ گردی' لاقانونیت اور عدم تحفظ کا احساس بے شمار ایسے مسائل ہیں جن کو سیاسی گفتگو کا ذریعہ بنایا جا سکتا ہے۔ جناب نصراللہ خان نے کہا ماجودہ تحریک از خود منظم ہوئی ہے۔ اور بھٹو صاحب نے اس مسئلے پر اپنی خواہش پر رہنماؤں سے مذاکرات کیے اگرچہ بعد میں ان سیاسی اور دینی رہنماؤں پر اپنی تقریر میں کیچڑا اچھالا۔ ہم نے صبر کیا اور اس مسئلے کے حل کے لیے ان سے تعاون کی فضا برقرار رکھی۔ لیکن ہم اسمبلی' مشاورتی کونسل یا سپریم کورٹ میں اس کے احترام کے باوجود کبھی یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ وہاں یہ فیصلہ کیا جائے کہ حضور نبی اکرم آخری نبی تھے یا نہیں؟

نواب زادہ نصراللہ خاں نے آگے چل کر کہا کہ تحریر و تقریر اور اجتماع پر جتنی پابندیاں اب ہیں' اتنی تو انگریز کے زمانہ میں بھی نہیں تھی اور انتہائی ذمہ دار لوگ جتنی بے وزن اور جھوٹی باتیں آج کر رہے ہیں' اتنا جھوٹ اور غلط بیانی کی ایک عام آدمی سے توقع نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے کہا علماء کو برہنہ کر کے ان پر تشدد کرنا' مسلمانوں کی بے قصور گرفتاریاں اور ان پر ظلم کیا۔ پریس پر پابندی اور علماء کے خلاف حکومت کے اشارے پر چلائی جانے والی کردار کشی کی مہم حکومت کی غیر جانبداری کے کرشمے ہیں۔ آپ نے کہا ہمیں ہر وقت حالات کا تجزیہ اور احتساب

کرتے رہنا چاہیے اور کسی لمحہ تحریک سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔ آپ نے کہا کہ بعض اوقات ایک لمحہ کی غفلت قوموں کو صدیوں پیچھے دھکیل دیتی ہے۔

کنونشن سے مرکزی مجلس عمل کے رکن مولانا مفتی زین العابدین نے خطاب کرتے ہوئے کہا ختم نبوت کی برکت سے قوم متحد ہو گئی۔ اب اس اتحاد کو ہر قیمت پر برقرار رہنا چاہیے۔ آپ نے کہا ہمیں جن سے کٹنا تھا ان سے کٹ چکے ہیں اور جن سے منشائے ایزدی کے مطابق جڑنا تھا' ان سے جڑ گئے ہیں اور ہم عہد کرتے ہیں کہ اب ہم کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہونگے۔ انہوں نے اپیل کی کہ سبقت کے جذبے سے تحریک میں حصہ لیا جائے۔

مجلس عمل کے مرکزی رہنما اور ہفت روزہ المنبر کے مدیر مولانا عبد الرحیم اشرف نے اپنی تقریر میں آٹھ نکاتی پروگرام پیش کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں استقلال اور ہمت کے ساتھ ختم نبوت کے پرچم کو بلند رکھنا چاہیے اور تنظیم پیدا کر کے اپنی تحریک کو موثر بنانا چاہیے۔

مجلس عمل کا ضلعی کنونشن دارالحدیث جامعہ رضویہ جھنگ بازار میں منعقد ہوا۔ نہایت کامیابی سے دو نشستوں میں سات گھنٹے تک جاری رہا۔ کنونشن میں داخلہ کے لیے باقاعدہ پاس جاری کیے گئے تھے' اس لیے کاروائی نہایت اطمینان اور سکون سے سنی گئی۔ مرکزی رہنماؤں کی تقریروں کے بعد مندوبین کو دعوت دی گئی کہ وہ اپنے اپنے علاقے کے مسائل اور تحریک کی صورت حال اور مشکلات سے آگاہ کریں اور مثبت تجاویز پیش کریں۔ چنانچہ سب سے پہلے مجلس عمل چنیوٹ کے رکن جناب محمد اسماعیل نے تجویز پیش کی کہ مجلس عمل کو رضاکار بھرتی کرنے چاہئیں۔ ملک اللہ دتہ چنیوٹ نے کہا جب تک ہمیں ربوہ میں رہنے کی اجازت نہیں ملے گی' ہم چنیوٹ میں کسی قادیانی کو رہنے کا حق نہیں دیں گے۔ سرگودہا مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری راؤ عبدالمنان نے کہا ہم مصیبتوں کو عبادت سمجھ کر برداشت کیے جا رہے ہیں۔ پیر محل کے عبدالقادر حامد صاحب نے کہا مرکزی رہنماؤں کو ضلع کا تفصیلی دورہ کرنا چاہیے۔

چک جھمرہ کے رانا محمد یوسف نے کہا ہم کٹ مریں گے لیکن بائیکاٹ جاری رکھیں گے۔ اس موقع پر مولانا تاج محمود نے بائیکاٹ کا مطلب سمجھاتے ہوئے کہا کہ

ہم چاہتے ہیں مرزائی مصنوعات خریدی اور بیچی نہ جائیں۔ عوام کو ذہنی طور پر اس سے باز رکھنے کی فضا پیدا کرنا چاہیے۔ اس سے آگے تصادم کا مرحلہ آتا ہے۔ ہم تصادم کے حق میں نہیں ہیں۔ مرزائیوں کے اشتعال کو حوصلہ سے برداشت کیا جائے۔

جڑانوالہ کے محمد امین اور گوجرہ کے محمد حنیف توکلی صاحب نے علماء کے مضبوط اتحاد پر زور دیا۔ بہاول نگر کے صابر علی صاحب نے مقامی پولیس کے تشدد گرفتاریوں کی ایک المناک داستان سنائی اور کہا کہ ہم نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ ہم ہر ظلم کو برداشت کریں گے لیکن جب تک مسئلہ حل نہیں ہو جاتا تحریک کو کامیابی سے جاری رکھیں گے۔

سمندری کے حاجی عبداللطیف صاحب نے علاقہ میں اندھا دھند گرفتاریوں اور "درباری مولویوں" کے ساتھ مسلمانوں کے بائیکاٹ کی تفصیل سنائی۔ تاندلیانوالہ کے مولانا امداد الحسن نے بتلایا کہ وہاں تحریک کامیابی سے جاری ہے۔ ایک آدھ بکاؤ مولوی رواداری کی بات کرتا ہے لیکن لوگ اس کو ذرہ برابر اہمیت نہیں دیتے۔

ضلعی کنونشن کی دوسری نشست ظہرانے کے بعد شروع ہوئی۔ اس نشست کی صدارت مرکزی مجلس عمل کے رہنما صاحبزادہ فضل رسول صاحب نے کی۔ مولانا تاج محمود نے مندوبین کے ضمنی سوالات اور ان کا حل پیش کیا۔ دوسری نشست کا آغاز بھی پہلی نشست کی طرح تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مولوی ضیاء الدین نے تلاوت کی۔

جڑانوالہ کے ڈاکٹر محمد اسلم نے تجویز پیش کی کہ سارے ملک میں ایک ہڑتال کروائی جائے تاکہ حکومت کو رائے عامہ کا اندازہ ہو جائے۔ مولانا تاج محمود نے اضافہ کیا کہ حکومت عوام کے جذبات سے بے خبر نہیں بس ذرا تجاہل عارفانہ سے کام لے رہی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے عبدالغفور صاحب نے کہا ابھی ہمارے اندر غیرت باقی ہے۔ عورتوں کو جلوس نکالنے کی ضرورت نہیں۔

کمالیہ کے محمد اکرم بٹ نے کہا رائے عامہ کو ہموار کرنے کے لیے وسیع پیمانے پر نشر و اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔ قاری غلام رسول لائل پور نے کہا پریس

سے اپیل کی جائے کہ وہ محبت رسولؐ کے پیش نظر تحریک سے تعاون کرے۔ توکل حسین رضوی سمندری نے تجویز کیا کہ ختم نبوت کی خبریں شائع نہ کرنے والے اخبارات کا بائیکاٹ کیا جائے۔ کمالیہ کے مولانا عبیدالرحمٰن نے کہا تحریک سے تعاون نہ کرنے والے نام نہاد مولویوں کا بائیکاٹ کیا جائے۔ مولانا عطا محمد صدر سنی مجلس عمل نے کہا ہم مجلس عمل کے تمام فیصلوں کی پابندی کریں گے اور ہر قسم کی قربانی دیں گے۔

اختر حسین گل ایڈووکیٹ نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ صرف وعظ سے حل نہیں ہوگا' مولانا صفدر رضوی رکن مرکزی مجلس عمل نے کہا ضلعی تنظیم کا ایک ڈھانچہ قائم کیا جائے۔

حافظ عبدالقادر روپڑی' رکن مرکزی مجلس عمل نے کہا اگر پریس پر پابندی ہے تو ہمیں سارے ملک میں جلسوں کا جال بچھا دینا چاہیے اور مرکزی رہنماؤں کو دوردراز کے علاقوں میں دورہ کے لیے بھیجا جائے۔ تحریک کو حضورؐ کی مکی زندگی کے مطابق جاری رکھا جائے۔ جذبات کو قابو میں رکھ کر اور جوش کو ہوش کے تابع کر کے ختم نبوت کا پیغام قریہ قریہ بستی بستی پہنچایا جائے۔

مندوبین کی مختصر تقریروں اور رپورٹوں کو سننے کے بعد مولانا تاج محمود نے ضلعی مجلس کی تنظیم کے لیے غازی فضل احمد کا نام بطور کنوینر تجویز کیا اور ہاؤس نے نعروں کی گونج میں اس تجویز سے اتفاق کیا۔ طے پایا کہ ضلعی مجالس عمل فون نمبر ۲۲۶۹ جامعہ رضویہ پر ضلعی کنوینر سے رابطہ رکھیں--- اس موقعہ پر مولانا تاج محمود نے وضاحت کی کہ تنظیم کے دوران اس امر کا پورا پورا خیال رکھا جائے کہ مجلس عمل میں ثقہ اور قابل اعتماد افراد شامل کیے جائیں۔

آپ نے کہا نچلی سطح پر مجالس میں وہی جماعتیں شامل ہو سکتی ہیں' جن کا مرکزی مجلس عمل سے تعلق ہے۔ انہوں نے بتایا کہ تحریک استقلال نے ابھی تک مرکزی مجلس عمل میں شرکت نہیں کی' اس لیے اس کا جماعتی حیثیت سے کوئی نمائندہ مجلس عمل کی کسی شاخ میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ آپ نے مندوبین کو ان کے جذبہ ایمانی اور اخلاص پر مبارک باد دیتے ہوئے کہا آپ نامساعد حالات میں بھی اپنے مشن

کے لیے کام کرتے رہیں۔ جو تعاون کرے' اس کا شکریہ ادا کریں' جو مخالفت کرے' اس کا خاموشی سے جواب دیں۔ آپ نے کہا مرکزی مجلس عمل نے چندہ کی اپیل نہیں کی۔ اس لیے مقامی طور پر مخیر لوگوں کا تعاون حاصل کیا جائے۔ انہوں نے آخر میں کہا کہ اقتصادی بائیکاٹ کے ضمن میں سے کسی قسم کی رواداری نہ برتی جائے۔ مرکزی مجلس عمل کے تین مطالبات پر زور دیا جائے۔

حکومت اور پولیس کے مظالم پر شائستگی سے تنقید کی جائے کہ یہ ہمارا جمہوری حق ہے۔ انہوں نے کہا یاد رکھیں تاریخ کی لہر ہمارے ساتھ ہے اور ہم انشاء اللہ کامیاب ہوں گے۔

مجلس عمل لائل پور کے زیر اہتمام منعقد ہونے والا ضلعی کنونشن نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ کنونشن کے انتظامات اور مندوبین کے طعام و قیام کا نہایت معقول انتظام تھا۔ مرکزی مجلس عمل کے راہنماؤں نے بھی اس حسن انتظام کی تعریف کی اور ان مخیر اصحاب کے لیے جزائے خیر کی دعا کی' جنہوں نے اس کنونشن کو کامیاب بنانے کے لیے اعانت کی۔

وما توفیقی الا باللہ

ضلعی کنونشن کی جھلکیاں

گاڑی جب روانہ ہوتی ہے

حضرت بنوری نے کنونشن میں افتتاحی خطاب شروع کیا تو ضعف اور نقاہت کے باعث آواز دھیمی تھی۔ ایک کونے سے آواز آئی۔ حضرت ذرا بلند آواز سے۔ آپ نے فرمایا دوستو گاڑی جب پلیٹ فارم سے روانہ ہوتی ہے تو آہستہ چلتی ہے۔ فکر نہ کریں میری رفتار اور آواز میں آپ کمی نہیں پائیں گے۔

ہماری تاریخ مصائب کی تاریخ ہے

مندوبین نے پولیس کے تشدد کی داستانیں سنائیں تو حضرت بنوری آبدیدہ

ہوگئے اور آپ نے حضورؐ اور صحابہ کرامؓ کی مشکلات اور مصائب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہماری تو ساری تاریخ مصائب کی تاریخ ہے لیکن ہم انتقام اور تشدد کی راہ اختیار کرنے کی بجائے صبر کریں گے۔

مشین گرم ہوگئی ہے

مولانا بنوری کو تقریر کرتے ہوئے اور صدر اول کی تاریخ کے اوراق پلٹتے ہوئے جب پون گھنٹہ گزر گیا تو آپ نے مندوبین سے اچانک پوچھا' آواز آ رہی ہے۔ سب نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا دیکھا مشین گرم ہوگئی ہے۔

تم مجھے قتل کروانا چاہتے ہو؟

وزیر اعظم بھٹو سے مذاکرات کے دوران ایک مرحلے پر مولانا بنوری نے کہا لیاقت علی خان قادیانی مسئلہ کو حل کرنا چاہتے تھے لیکن ان کو شہید کر دیا گیا۔ بھٹو صاحب فوراً کہنے لگے تم مجھے بھی قتل کروانا چاہتے ہو۔ انہوں نے کہا جی ہاں —— خدا کی راہ میں جان چلی جائے اس سے بڑھ کر اور سعادت کیا ہو سکتی ہے؟

اپنوں کا دباؤ قبول کرو

مذاکرات میں بھٹو صاحب نے کہا مولانا آپ نہیں جانتے اس مسئلے میں بین الاقوامی پیچیدگیاں اور زبردست بیرونی دباؤ پڑ رہا ہے۔ مولانا نے جواب دیا بھٹو صاحب دباؤ ہی قبول کرنا ہے تو اپنوں کا کرو۔

بکاؤ مولوی کا کیا کریں؟

ناندلیانوالہ کے ایک مندوب نے پوچھا ہمارے ہاں ایک بکاؤ مولوی بائیکاٹ کے بارے میں رواداری کی باتیں کرتا ہے' اس کا کیا کریں۔ صاحب صدر نے فرمایا اس کو اپنے حال پر چھوڑ دو' قوم خود ان کا محاسبہ کرے گی۔

حضورؐ کی مکی زندگی کو نمونہ بناؤ

مولانا روپڑی نے ایک سوال کے جواب میں کہا تحریک میں حضورؐ کی مکی زندگی

ہمارے پیش نظر رہنی چاہیے' مصیبتوں کو عبادت سمجھ کر برداشت کرو اور ختم نبوت کا پیغام قریہ قریہ پہنچا دو۔

ضلع کا ایکسرے

مولانا تاج محمود نے مندوبین کی تقاریر سن کر کہا' آپ کی گفتگو کے ذریعہ ہم نے ضلع کا ایکسرے کر لیا ہے' اب روحانی معالج ایکسرے کے مطابق علاج تجویز کریں گے۔

وہ ہم میں سے نہیں!

اس سوال کے جواب میں کہ تحریک استقلال کو مجالس عمل میں نمائندگی دی جائے یا نہیں' مولانا تاج محمود نے کہا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ انہوں نے مرکزی مجلس عمل میں شرکت نہیں کی' اس لیے نچلی سطح پر تحریک استقلال کے کسی رکن کو نمائندگی نہیں دی جا سکتی۔

جواب جاہلاں...

رواداری کی تبلیغ کرنے والوں کا کیا کریں۔ اس سوال کے جواب میں مولانا نے فرمایا جو حمایت کرے اس کا شکریہ ادا کرو اور جو مخالفت کرے اور رواداری کی باتیں کرے اس سے تصادم کی بجائے خاموشی اختیار کرو۔

یہ تسلیم کرنا ہو گا کہ...

نواب زادہ نصراللہ خان نے کہا کہ وزیراعظم کے دورہ سرحد اور بلوچستان کی تقریروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے اعصاب پر دو چیزیں سوار ہیں' ایک ولی خان دوسرے ختم نبوت۔

پنجاب کی سعادت

حضرت بنوری نے فرمایا اہل پنجاب نے وزیراعظم بھٹو کو کندھوں پر اٹھایا اور اب ختم نبوت کی حفاظت کی ذمہ داری بھی ان کے کندھوں پر آ پڑی ہے۔ مجھے یقین

ہے پنجاب اس سعادت کا اہل ثابت ہوگا۔

قصور اپنا نکل آیا

نواب زادہ نصراللہ خان نے کہا مقبوضہ پریس اور بعض دوسرے اخبارات میں حضرت بنوری کے متعلق کردار کشی کی مہم چلائی گئی اور کہا گیا کہ وہ قیام پاکستان کے کچھ عرصہ بعد بھارت سے یہاں آئے لیکن خود بھٹو صاحب کو پاکستان قائم ہو جانے کے بارہ سال بعد تک بھارتی شہریت حاصل رہی اور وہ بھارت میں اپنی جائیداد کے مقدمے لڑتے رہے گویا

؎ الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

طوفان کا رونا رو کر

نواب زادہ نصراللہ خان نے کہا مرکزی مجلس عمل کی رابطہ عوام مہم اور تحریک کے زبردست دباؤ کو کمزور کرنے کے لیے وزیراعظم صاحب نے ڈیورنڈلائن اور سیالکوٹ سرحد پر فوجوں کی نقل و حرکت کا واویلا شروع کر دیا۔ گویا

آنے والے کسی طوفان کا رونا رو کر
ناخدا نے مجھے ساحل پہ ڈبونا چاہا

رات کو کچہری بازار میں اجتماع تھا۔ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ پورے ضلع میں عوام جمع ہوگئے۔ تمام شہروں و قصبات میں لوگ جمع تھے۔ لائل پور میں تمام بازار ایسے بھرے ہوئے تھے' جیسے میلے کا سماں ہو۔ رات گئے تک جلسہ جاری رہا۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پیر محل کا قیام

مکرمی معظمی جناب صدر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت لائل پور

السلام علیکم!

ہم اراکین مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پیر محل نے باقاعدہ انجمن کا انتخاب عمل میں لا کر کافی دنوں سے تحریک شروع کر رکھی ہے۔ بلکہ مکمل سوشل بائیکاٹ بھی کر رکھا ہے جو کامیاب جا رہا ہے۔

عالی جاہ' تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے مرکز ضلع اور راولپنڈی سے ہمارا رابطہ بذریعہ ڈاک ہونا نہایت ضروری ہے تاکہ ہماری انجمن آپ کے حکم کے مطابق آرڈر کی تعمیل کرتی رہے۔

بلکہ ہماری گزارش ہے کہ آپ خودبخود ہر شہر کے صدر سے رابطہ قائم کریں تاکہ ہر شہر سے بذریعہ خط و کتابت آپ کو اطلاعات موصول ہوتی رہیں۔ صدر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پیر محل ضلع لائل پور

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت روڑالہ روڈ کا قیام

مورخہ ۱۸ر جون جامع مسجد اہل سنت والجماعت میں بعد از نماز ظہر تمام مکتبہ فکر کے علماء کا اجتماع ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے:

۱۔ صدر' مولانا نور احمد صاحب' خطیب جامع مسجد
۲۔ نائب صدر' مولانا مسعود الرحمٰن صاحب' خطیب جامع مسجد
۳۔ نائب صدر' مولانا محمد یوسف صاحب
۴۔ جنرل سیکرٹری' آغا منصف صاحب
۵۔ نائب سیکرٹری' ڈاکٹر محمد لیٰسین صاحب کلسی

لائل پور کی تبلیغ کمیٹی

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت لائل پور نے رابطہ عوام مہم کو بہتر بنانے کے لیے ایک تبلیغ کمیٹی تشکیل دی ہے جس میں مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام شامل ہیں۔ کمیٹی کے انچارج مولانا محمد یوسف انور اہلحدیث ہیں اور سرپرست مولانا غازی فضل احمد صاحب ناظم جامعہ رضویہ ہیں۔ اراکین میں حضرت مولانا محمد شریف صاحب اشرف اہلحدیث' حضرت مولانا محمد اشرف ہمدانی دیوبندی' مولانا عطا محمد صاحب بریلوی' مولانا شیر محمد بریلوی' مولانا اللہ وسایا مبلغ ختم نبوت' مولانا سعید الرحمٰن دیوبندی شامل ہیں۔ ان حضرات نے عنقریب ضلع بھر کا تنظیمی و تبلیغی دورہ کرنا ہے۔ اس لیے ضلع بھر کی جماعتیں مولانا محمد یوسف صاحب انور فون نمبر ۲۸۷۸ معرفت دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت امین پور بازار لائل پور کے پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

تبلیغی دورہ

خطیب ختم نبوت مولانا سید محمد اشرف ہمدانی و مولانا اللہ وسایا مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت لائل پور نے پچھلے دنوں ایک طوفانی تبلیغی دورہ کر کے عوام کو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس جیسے اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلائی۔ دورہ انتہائی کامیاب رہا۔ ہر جگہ عوام دیدہ و دل فرش راہ کیے ہوئے تھے۔ جلسوں میں حاضری عدیم المثال ہوتی تھی۔ عوام دلجمعی سے جلسہ سنتے اور علماء کرام کو دل کی گہرائیوں سے یقین دلاتے کہ ہم ہر اس قربانی کے لیے تیار ہیں جو وقت ہم سے مانگے گا۔ جہاں یہ حضرات تشریف لے گئے ان میں سے گوجرہ' ماموں کانجن' تاندلیانوالہ' جڑانوالہ' کھرڑیانوالہ' قصور' ہارون آباد' جھنگ' وہاڑی' فقیروالی' بہاولنگر' چک جھمرہ' مانوالہ بار' خوشاب' ملتان خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

"لولاک" کے چار شذرات

(۱) ۲۲ر یا ۲۹ر مئی

وزیر اعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے پچھلے دنوں اپنے صوبہ سرحد اور بلوچستان کے دورہ میں عجیب و غریب تقریریں کیں۔ جب انہوں نے سرحد سے دورہ شروع کیا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انڈیا کی فوجیں سرحدوں پر آگئی ہیں اور انڈیا کے ساتھ شاید جنگ چھڑ جانے والی ہے۔ وہ خدشات اور خطرات کو بڑے شدومد سے بیان کرتے چلے گئے اور جب بلوچستان کا دورہ ختم کیا تو آخری تقریر میں ایک دم انکشاف کر دیا کہ بھارت کی طرف سے یقین دہانی آگئی ہے اور اب فضا سازگار ہوگئی ہے اور شملہ معاہدہ کے لیے مذاکرات کی راہ بھی ہموار ہوگئی ہے۔ خیر یہ تو ایک ڈرامائی انداز تھا جو بھٹو صاحب جیسی شخصیت نے تحریک ختم نبوت کی طرف سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لیے اختیار کیا اور جب دیکھا کہ لوگوں کی توجہ مسئلہ ختم نبوت کی طرف سے نہیں ہٹائی جا سکتی تو آپ نے فرضی خطرات کو دورہ کے خاتمہ پر ایک ہی تقریر میں ختم کر دیا۔

ہمیں وزیراعظم کے اس کارنامے سے نہ اختلاف ہے اور نہ اس پر اعتراض۔ ہمیں افسوس ہے کہ انہوں نے ربوہ کے اسٹیشن پر ۲۲؍ مئی کے واقعہ کی کڑیاں ہندوستان کی فوجوں اور افغانی فوجوں اور بھارتی ایٹمی دھماکے سے جوڑ دی تھیں--- اگرچہ پھر انہوں نے تھوڑی سی اصلاح کر لی۔ وہ ۲۲ مئی کے ساتھ ۲۹ مئی کا بھی ذکر کرنے لگے تھے لیکن پھر بھی بڑے صدمے کی بات ہے ۲۲ مئی اور ۲۹ مئی کو انہوں نے ہم وزن قرار دینے کی کوشش فرمائی' حالانکہ ۲۲ مئی کو نشتر میڈیکل کالج کے ۱۸۰ کے قریب طلبہ چناب ایکسپریس کے ذریعہ ملتان سے سوات جاتے ہوئے گزرے تھے اور زیادہ سے زیادہ یہ کہ انہوں نے ربوہ کے اسٹیشن پر ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے تھے--- اس کے برعکس ۲۹ مئی کو ربوہ والوں نے پہلے سے طے شدہ پروگرام اور منصوبے کے تحت طلبہ سے ایسا المناک اور اشتعال انگیز سلوک کیا جس کے ردعمل میں پورا ملک شعلہ جوالہ بن گیا۔ اب ۲۲ مئی اور ۲۹ مئی کو ہم وزن قرار دینا انتہائی افسوسناک ہے۔ اور خصوصاً ملک کی انتہائی ذمہ دار شخصیت جناب وزیراعظم کی طرف سے یہ دھاندلی تو بالکل ہی ناانصافی ہے۔

۲۲ مئی اور ۲۹ مئی کے واقعات میں اتنا ہی فرق ہے جتنا مرزائیوں اور مسلمانوں میں فرق ہے۔ کسی شخص کو مرزائی اور مسلمان کو ہم وزن کرنے کی جسارت نہیں کرنا چاہیے۔

(۲) یہ بم اور گرنیڈ

پچھلے کچھ دنوں سے اخبارات میں مسلسل ایسی خبریں چھپ رہی ہیں کہ فلاں شہر میں بم پھینکا گیا' فلاں جگہ ٹائم بم رکھ کر دکانیں جلا دی گئیں' فلاں جگہ دھماکہ ہوا۔ ہماری اپنی اطلاعات کے مطابق بھی یہ واقعات صحیح ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے ایک قابل احترام رہنما شیخ عابد حسین صدیقی کے گھر واقع کیمبل پور میں ہینڈ گرنیڈ پھینک کر ان کے حقیقی چھوٹے بھائی کو شہید کر دیا گیا۔ یہ بم اور گرنیڈ کون پھینک رہا ہے؟ جہاں تک مجلس عمل اور اس کے پیروکاروں کا تعلق ہے وہ پرامن تحریک چلا رہے ہیں۔ تشدد' بدامنی' قانون شکنی ان کے پروگرام میں شامل نہیں ہے۔ ان کے صدر

گرامی قدر کا واضح اعلان ہے کہ ہم مظلوموں کی صف میں کھڑے ہیں اور صبر و استقامت سے ہر ظلم کے وار کو برداشت کریں گے اور تاریخ گواہ ہے کہ آخری فتح ہمیشہ مظلوموں ہی کی ہوا کرتی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ بم تحریک کے مخالف چلا رہے ہیں اور یہ ایک ایسا خطرناک کھیل ہے جو وہ اپنی سابقہ حماقتوں میں اضافہ کرنے کے لیے کھیل رہے ہیں۔ انہوں نے جو پہلے حماقتیں کی ہیں ان کا نتیجہ ان کے سامنے ہے اور اب مزید حماقتیں جو وہ کر رہے ہیں اس کا نتیجہ بھی ان کے سامنے آ سکتا ہے۔ بہرحال حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس معاملے میں غفلت اور تساہل چھوڑ دے' جانبداری کے الزام میں ملوث نہ ہو بلکہ ان حادثات کی فوری تحقیقات کر کے ملزموں کی حوصلہ شکنی کرے اور انہیں کیفر کردار تک پہنچا کر اپنے آپ کو ملوث اور برباد ہونے سے بچائے۔

(۳) ربوہ سے مرزائیوں کو سگنل

روزنامہ "الفضل" ربوہ اشاعت ۲۴ر اگست ۷۴ء کے آخری صفحہ پر تین کالمی جلی حروف سے لکھی ہوئی دو سرخیاں جمائی گئی ہیں۔ "غلبہ اسلام کے دن مجھے افق سما پر نظر آ رہے ہیں"--- "یہ سورج انشاء اللہ طلوع ہو گا اور بہت جلد نصف النہار پر پہنچے گا"۔

یہ دونوں سرخیاں مرزا ناصر احمد کے کسی پرانے خطبہ سے نکال کر لگائی گئی ہیں۔ ہم ربوہ والوں کے انداز بیان اور طرز خطاب سے آگاہ ہیں' اس لیے ہمارا یہ یقین ہے کہ یہ دس جولائی ۱۹۷۰ء کے پرانے خطبے کی اشاعت اور اس پر یہ مخصوص اشارے پر مشتمل سرخیاں بلاوجہ نہیں جمائی گئی ہیں۔ "الفضل" نے اپنے مخصوص صحافیانہ طریقہ واردات کے مطابق یہ سرخیاں نہیں جمائیں بلکہ اپنی جماعت کے لوگوں کو کوڈ ورڈز (مخصوص اشاراتی الفاظ) میں یہ سگنل دیا ہے کہ ڈٹے رہو' سب اچھا ہونے والا ہے۔ گویا جماعت بھٹو صاحب کی ذہانت اور فطانت کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گئی ہے اور ۵ر جولائی ۱۹۷۴ء سے جماعت بھٹو صاحب کو جس شیشے میں اتارنا چاہتی تھی' وہ اس میں کامیاب ہو گئی ہے۔

۳۰ اگست ۱۹۷۴ء کو صمدانی صاحب نے اپنی رپورٹ وزیراعلیٰ پنجاب کی خدمت میں پیش کی۔ وزیراعلیٰ پنجاب کے متعلق یہ حسن ظن رکھنے کے باوجود کہ انہوں نے بھٹو صاحب کو پنجاب کے جذبات سے ٹھیک ٹھیک آگاہ کر دیا ہے' ان کے مشیر خاص راجہ منور احمد ہیں۔ راجہ صاحب کے پی اے مشہور قادیانی تصنیف احمدیہ پاکٹ بک کے مصنف عبدالرحمٰن خادم کے صاحبزادے باسط صاحب ہیں۔ پھر راجہ غالب احمد قادیانی کو جو اہمیت اس حکومت میں حاصل ہے' وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ گویا حکومت پنجاب کے انتظامی ڈھانچے میں اس مخصوص فرقہ نے اپنے پنجے گاڑے ہوئے ہیں۔ ان حالات میں یہ گنجائش اور امکان موجود ہے کہ حکومت کا ہر راز کسی نہ کسی طرح ربوہ پہنچ سکتا ہے۔ ہمیں علم غیب نہیں ہے لیکن تیور بتا رہے ہیں کہ صمدانی رپورٹ میں کیا ہے اور ۲۲ اگست کی اعلیٰ سطح کانفرنس میں مشاورت کے بعد کیا کچھ طے پایا ہے۔ ۲۹ مئی سے قبل کے "الفضل" کا فائل اٹھا کر دیکھ لیں' اسی غلبہ اسلام کی پیش گوئیاں ہو رہی تھیں اور یہ مژدے بھی سنائے جا رہے تھے کہ یہ غلبہ اسلام اس مخصوص جماعت کے ہاتھوں ہونے والا ہے اور خدا کی رحمتوں کا پھل پک چکا ہے اور وہ ان کی جھولیوں میں گرنے ہی والا ہے اور اس سے انہیں ہی فائدہ پہنچنے والا ہے۔ دس کروڑ روپے سے زائد چندہ جمع ہونے کی باتیں تھیں اور ایسے بیانات تھے جیسا کہ کوئی ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو اور سامنے آنے والی ہر چیز کو روندتا ہوا جا رہا ہو۔ ۲۹ مئی کے بعد "الفضل" کے شمارے اٹھا کر دیکھئے درود' دعا' استغفار کے علاوہ کوئی بات نظر نہیں آتی تھی۔ اب پھر یکایک مرزا ناصر احمد کو غلبہ اسلام کے دن افق سماء پر نظر آنے والی سرخیاں چھپنے لگی ہیں۔ صرف حرفت یہ ہے کہ سگنل تازہ حالات کا ہے لیکن خطبہ پرانا شائع کیا ہے۔ تاکہ کند ذہن لوگ دھوکہ کھا کر اصل بات نہ سمجھ سکیں۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں اور پہچاننے والے پہچانتے ہیں کہ ان کے عزائم کیا ہیں اور انہیں افق سماء کے علاوہ کیا کیا خواب آ رہے ہیں۔

(۴) صمدانی رپورٹ کو شائع کیا جائے

جسٹس صمدانی نے وعدہ کے مطابق سانحہ ربوہ سے متعلق ۱۱۲ صفحات پر مشتمل

رپورٹ ۲۰؍ اگست کو مسٹر حنیف رامے وزیراعلیٰ پنجاب کی خدمت میں پیش کر دی ہے۔ حکومت پنجاب اسے مرکزی حکومت کو اپنی مناسب سفارشات کے ساتھ بھیج چکی ہے۔ اس وقت ملک میں قادیانی مسئلے پر مسلمانوں میں سخت اضطراب پایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے دلوں میں اس خاص فرقہ کے متعلق کئی قسم کے شکوک و شبہات اور خطرات ہیں۔ وہ جس طرح سات ستمبر کو قومی اسمبلی سے کوئی مثبت فیصلہ سننے کے لیے مضطرب ہیں' اسی طرح وہ سانحہ ربوہ اور اس کے کسی پس منظر کو جاننے کے لیے بھی بڑے بے تاب ہیں۔ ملک میں آئے دن کئی ایسے سانحے ہوتے رہتے ہیں جن کی عدالتی انکوائریاں ہوتی رہتی ہیں لیکن یہ مسئلہ بالکل اپنی مثال آپ نوعیت کا ہے۔ اسے دوسرے کسی کمیشن کی رپورٹ کی مانند پردہ التوا میں رکھنا بالکل نامناسب ہوگا۔ عوام کے جذبات اور احساسات اور ملک کے مخصوص حالات کا تقاضا یہ ہے کہ جسٹس صمدانی کی رپورٹ کو فوراً شائع کر دیا جائے تاکہ لوگ کسی مزید بدگمانی' غلط فہمی اور کوئی غلط رخ اختیار کرنے سے بچ سکیں۔ ("لولاک" ۱۶؍ اگست ۷۴ء)

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت

اس وقت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ملک میں منکرین ختم نبوت کے خلاف پرامن تحریک چلانے کے لیے جو مرکزی مجلس عمل بنائی گئی ہے' اس کی ہیئت ترکیبی یہ ہے:

صدر	حضرت شیخ الاسلام مولانا سید محمد یوسف بنوری' مہتمم مدرسہ اسلامیہ'
ناظم اعلیٰ	علامہ سید محمود احمد رضوی' مہتمم مدرسہ حزب الاحناف' لاہور
نائب صدر	۱۔ مولانا عبدالستار خان نیازی' لاہور
	۲۔ سید مظفر علی شمسی' لاہور
	۳۔ مولانا عبدالحق صاحب ایم این اے' اکوڑہ خٹک
	۴۔ مولانا عبدالواحد صاحب' کوئٹہ
	۵۔ نوابزادہ نصراللہ خان' لاہور
نائب ناظم	مولانا محمد شریف جالندھری' ملتان

خازن　　　　میاں فضل حق صاحب' لاہور

ممبران

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مولانا محمد یوسف صاحب بنوری' کراچی
مولانا خان محمد صاحب' کندیاں
جناب سردار امیر عالم لغاری' رحیم یار خان
مولانا تاج محمود صاحب' لائل پور
مولانا محمد شریف جالندھری' ملتان

جمعیتہ العلماء پاکستان

مولانا شاہ احمد نورانی ایم این' اے کراچی
مولانا عبدالستار خان نیازی' میانوالی
مولانا صاحبزادہ فضل رسول' لائل پور

جمعیتہ العلماء اسلام پاکستان

مولانا مفتی محمود ایم این اے' ڈیرہ اسمٰعیل خان
مولانا عبدالحق ایم این اے' اکوڑہ خٹک
مولانا عبیداللہ انور' لاہور

جمعیتہ الحدیث

میاں فضل حق' لاہور
حافظ عبدالقادر روپڑی' لاہور
مولانا محمد اسحاق چیمہ' لائل پور
شیخ محمد اشرف' لاہور
مولانا محمد صدیق' لائل پور
مولانا محمد شریف اشرف' لائل پور

تبلیغی جماعت

مولانا مفتی زین العابدین' لائل پور

شیعہ حضرات

سید مظفر علی شمسی' لاہور
مولانا محمد اسماعیل صاحب' لائل پور

مسلم لیگ

میجر اعجاز احمد' لاہور
چودھری صفدر علی رضوی' لائل پور

پاکستان جمہوری پارٹی

نوابزادہ نصراللہ خان' مظفر گڑھ
رانا ظفراللہ خان' لاہور

مجلس احرار

مولانا عبید اللہ احرار' لائل پور
چودھری ثناء اللہ بھٹہ' لاہور
حافظ عطاء المنعم' ملتان
ملک عبدالغفور انوری' ملتان

اشاعت التوحید

مولانا غلام اللہ خان' راولپنڈی
مولانا سید عنایت اللہ بخاری' گجرات

جماعت اہلسنت

مولانا غلام علی اوکاڑوی' کراچی
مولانا سید محمود شاہ گجراتی

اتحاد العلماء

مولانا مفتی سیاح الدین' لائل پور
مولانا محمد چراغ صاحب' گوجرانوالہ

تنظیم اہلسنت

مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری' ملتان
مولانا عبدالستار تونسوی' ڈیرہ غازی خان

حزب الاحناف

سید محمود احمد رضوی' لاہور
مولانا خلیل احمد قادری' لاہور

قادیانی محاسبہ کمیٹی

جناب آغا شورش کاشمیری' لاہور
جناب احسان الٰہی ظہیر' سیالکوٹ

نیشنل عوامی پارٹی

ارباب سکندر خان' پشاور
جناب امیر زادہ' پشاور

جماعت اسلامی

پروفیسر غفور احمد' کراچی
چودھری غلام جیلانی' لاہور
قومی اسمبلی میں آزاد گروپ کے لیڈر مولانا ظفر احمد انصاری

شخصیات

مولانا عبدالرحیم اشرف' لائل پور
مولانا مفتی محمد شفیع' کراچی

("لولاک" ۱۶؍ اگست ۱۹۷۴ء)

۱۶؍ اگست کے اخبارات کی رپورٹ

کھاریاں فائرنگ کیس کی تحقیقات

لالہ موسیٰ' کھاریاں فائرنگ کیس کے سلسلہ میں ایک رکنی تحقیقاتی ٹریبونل نے آج یہاں امیر جماعت احمدیہ تہال غلام غوث کا بیان قلمبند کیا:

امیر جماعت احمدیہ تہال نے تحقیقاتی ٹریبونل کے سامنے بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں نے پولیس کو اپنی جان و مال کو درپیش خطرہ کی اطلاع دی تو ایس پی گجرات نے ایک پولیس افسر اور چار کانسٹیبل مقرر کر دیئے۔ تاہم میں نے اس مقصد کے لیے کسی دوسرے اعلیٰ افسر کو اطلاع نہیں دی۔ مسٹر غلام غوث نے بتایا کہ ان کی خواتین کے مٹکے مسلمان خواتین نے توڑ دیئے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی چھت کے سوراخ سے ایک دستی بم بھی ان کے گھر میں پھینکا گیا جس سے وہ اور دو دیگر اہل خانہ زخمی ہوگئے' جن کو سول ہسپتال کھاریاں میں داخل کرا دیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے گولی چلنے کی آواز نہیں سنی اور نہ ہی گولی چلائی ہے۔ تحقیقاتی ٹریبونل نے ایک پولیس افسر راجہ ولایت کا بیان بھی ریکارڈ کیا۔ بعد ازاں میڈیکل افسر کھاریاں مسٹر غیور عالم اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گجرات کو بھی بیان دینے کے لیے طلب کر لیا گیا۔ وہ ۱۷؍ اگست کو ٹریبونل کے سامنے پیش ہوں گے۔ جن چار پولیس کانسٹیبلوں کو ڈیوٹی پر متعین کیا گیا' کل ان سے پوچھ ہوگی۔

۱۷؍ اگست کے اخبارات کی رپورٹ

ربوہ کیس کے ۸۶ ملزموں کی ضمانتیں منظور کر لی گئیں

لاہور ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس ایس رحمٰن نے واقعہ ربوہ کے سلسلہ میں ربوہ

سے گرفتار کئے جانے والے ۸۶ قادیانیوں کی ضمانت پر رہائی کی اجازت دے دی۔ یہ لوگ ڈسٹرکٹ سرگودھا جیل میں بند ہیں۔ فاضل جج نے ضمانت منظور کرتے ہوئے حکم دیا کہ درخواست کنندگان تفتیش اور مقدمہ کے سلسلے میں ضرورت پڑنے پر حاضر ہوتے رہیں' بصورت دیگر ان کے ضمانت منسوخ کی جاسکے گی۔

کھاریاں کیس

یہاں فائرنگ کیس کے ٹریبونل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ملک محمد امین نے آج دوسرے روز بھی اسسٹنٹ کمشنر کھاریاں کی عدالت میں موضع تیمال میں پولیس فائرنگ سے ہلاک ہونے والے دو افراد کے سلسلہ میں پنجاب ریزرو پولیس کے دو کانسٹیبلوں اکرم اور سرور کے مکمل بیانات لیے جبکہ تیسرے پولیس کانسٹیبل یونس کا بیان جاری تھا کہ عدالت کا وقت ختم ہوگیا۔ بیانات کی سماعت کل بھی جاری رہے گی۔

کارروائی کے اختتام پر فاضل ٹریبونل نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گجرات کو حکم دیا ہے کہ وہ ہلاک ہونے والے افراد کی لاشوں کا فوری طور پر اعلیٰ اختیارات کے ڈاکٹروں کے بورڈ سے پوسٹ مارٹم کرائیں جس میں ایک ڈاکٹر گجرات سے اور دو لاہور سے ہوں اور یہ ڈاکٹر اچھی شہرت کے مالک ہوں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ وہ کل تک انہیں اس حکم کی اطلاح دیں کہ وہ اس حکم کی تعمیل کرا سکتے ہیں یا نہیں۔ بصورت دیگر ٹریبونل صوبائی حکومت کو اس امر کے لیے تحریر کرے گا کہ وہ خود اعلیٰ اختیارات کے ڈاکٹروں کا تقرر کرے جو نعشوں کا پوسٹ مارٹم کرے۔

۱۸ر اگست کے اخبارات کی رپورٹ

راولپنڈی کے علماء کا مقدمہ

مسٹر جسٹس ایس رحمان نے راولپنڈی میں گرفتار کیے جانے والے ۳۱ علماء اور طلباء کی اجرائے پروانہ کی درخواست کو داخل دفتر کر دیا۔ ان علماء کو ڈی پی آر کے تحت نظربند کیا گیا تھا۔ آج جب مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی تو وکیل سرکار نے

عدالت کو بتایا کہ ان نظربندوں کی حراست کا حکم واپس لے لیا گیا ہے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راولپنڈی نے نظربندوں کو رہا کر دیا ہے۔ عدالت نے اس بیان کے بعد درخواست کو داخل دفتر کر دیا۔

مساجد سے لاوڈ سپیکروں کے ہٹانے کا مقدمہ

مسٹر جسٹس ایس اے رحمٰن ہی نے آج تحریک طلباء اسلام پاکستان کے ملک رب نواز کی ایک رٹ درخواست باقاعدہ سماعت کے لیے منظور کر لی' جس میں اسسٹنٹ کمشنر چنیوٹ کے' چنیوٹ کی سات مساجد کے لاؤڈ اسپیکروں کو مساجد سے ہٹانے کے حکم کے قانونی جواز کو چیلنج کیا گیا تھا۔ فاضل جج نے حکومت کو نوٹس جاری کرنے کا حکم دیا۔ درخواست گزار کی جانب سے مسٹر ایس ایم ادریس پیش ہوئے۔

مولانا سید عطاء المنعم بخاری کی ضمانت

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس چودھری محمد صدیق کی عدالت میں آج برصغیر کے مشہور خطیب سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کے صاحبزادے سید عطاء المنعم بخاری کی درخواست ضمانت قبل از گرفتاری کی سماعت کی اور وکیل سرکار کو ہدایت کی کہ وہ عدالت کو بتائیں کہ صوبے میں درخواست گزار کسی مقدمہ میں حکومت کو مطلوب تو نہیں۔ درخواست گزار کی عارضی ضمانت قبل از گرفتاری منظور کی جا چکی ہے۔ ان کی جانب سے بھی مسٹر ایس ایم ادریس پیش ہوئے۔

نوید انور نوید کی نظربندی کے خلاف رٹ

گوجرانوالہ کے حالیہ ضمنی انتخاب میں آزاد امیدوار مسٹر نوید انور نوید کی نظربندی کو لاہور ہائیکورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔ ان کی نظربندی کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت پیر کو مسٹر جسٹس چودھری محمد صدیق کی عدالت میں ہوگی۔ درخواست گزار کی جانب سے مسٹر رفیق احمد باجوہ پیش ہوئے۔

رب نواز کی ضمانت میں توسیع

کے صدر ملک رب نواز کی عبوری ضمانت کی مدت میں ۱۵ یوم کی توسیع کر دی ہے۔ اس سے قبل عدالت نے رب نواز کی درخواست ضمانت قبل از گرفتاری منظور کرتے ہوئے انہیں ہدایت کی تھی کہ وہ سیشن جج جھنگ سے ضمانت کرائیں۔ درخواست دہندہ نے موقف اختیار کیا ہے کہ سیشن جج کی جگہ ڈپٹی کمشنر جھنگ کام کر رہے ہیں جن سے ضمانت کی امید نہیں ہے۔

رحیم یار خان میں ۵۰ علماء اور طلباء کی گرفتاریاں

مقامی پولیس نے گزشتہ روز پچاس علماء اور طلباء کو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں گرفتار کر لیا ہے۔ دریں اثنا کل شہر میں مکمل ہڑتال رہی۔ ایک فرقہ کے شخص نے ایک دکان پولیس کے پہرہ میں دوبارہ کھولی تو لوگوں میں اضطراب پھیل گیا جس کے نتیجہ میں شہر میں مکمل ہڑتال رہی۔ انجمن تاجران کے اجلاس میں مزید گرفتاریاں دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ آج بھی گرفتاریاں جاری رہیں۔

خورشید حسن میر—— آئینہ دیکھئے!

مرکزی وزیر بے محکمہ اور حکمران پیپلز پارٹی کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مسٹر خورشید حسن میر کے پیٹ میں پھر "سائنٹیفک سوشلزم" کا مروڑ اٹھا ہے اور انہوں نے گزشتہ کچھ عرصے سے "انقلاب"۔ "سوشلزم" اور "سائنٹیفک سوشلزم" کے نعروں کی بڑی زوردار پراپیگنڈا مہم شروع کر رکھی ہے۔ اس مہم میں وہ ایک جانب پارٹی میں اپنے مخالفوں کو رجعت پسند' غیر انقلابی' موقع پرست وغیرہ ایسے القاب سے نواز رہے ہیں تو دوسری جانب پارٹی میں مشترکہ قیادت کی ضرورت کا ذکر کر کے بالواسطہ اپنے چیئرمین کو ہدف تنقید بنا رہے ہیں۔ گزشتہ اتوار کے دن پیپلز پارٹی کے ترجمان اخبار میں ان کا ایک طویل انٹرویو شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے پارٹی کے اندر نظریاتی انتشار کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ "رجعت پسند ہماری پارٹی کے اندر بہت حد تک نظریاتی انتشار پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور اس میں عوام دشمن مبلغین اور غیر سوشلسٹ پریس سے زیادہ پارٹی کے اندر گھس آنے والے موقع پرستوں کا دخل ہے۔ ان کا یہ

طویل انٹرویو اس اعتبار سے تضادات کا مجموعہ تھا کہ وہ سوشلزم نظام اور سوشلسٹ معیشت کی کوئی توضیح کرنے میں ناکام رہنے کے علاوہ اپنے محسن و قائد چیئرمین ذوالفقار علی بھٹو کی تعریف کے ساتھ ساتھ انہیں بالواسطہ ہدف تنقید بنانے کے مرتکب بھی ہوئے تھے۔ گزشتہ روز حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار عبدالقیوم خان نے مسٹر خورشید حسن میر کی معاشرتی و سیاسی حیثیت واضح کرتے ہوئے کہا تھا کہ میر صاحب جس قسم کے سوشلزم کا پرچار کر رہے ہیں' وہ کنبہ پروری' بندر بانٹ' حقائق سے انحراف اور اسلام سے شدید نفرت سے عبارت ہے۔ سردار عبدالقیوم نے مسٹر خورشید حسن میر پر کنبہ پروری جیسے سنگین الزامات بھی عائد کیے تھے۔ مسٹر خورشید حسن میر نے علماء کرام کو "فتویٰ فروش" کا خطاب بھی دیا تھا' جس پر پیپلزپارٹی راولپنڈی ریجن کی وارڈ کمیٹیوں کے چوالیس عہدیداروں نے میر صاحب کی مذمت کی اور کہا کہ اب جبکہ مسٹر خورشید حسن میر صاحب کو یقین ہوگیا ہے کہ اپنی حرکتوں کی وجہ سے وہ وزارت سے محروم ہو رہے ہیں' تو وہ مسٹر بھٹو کو بھی چیلنج کرنے لگے ہیں۔ ان عہدیداروں نے اپنے مشترکہ بیان میں میر صاحب کے خلاف انضباطی کارروائی کرنے اور انہیں پارٹی سے الگ کر دینے کا مطالبہ بھی کیا تھا۔ میر صاحب نے نہ صرف ان عہدیداروں کو کوئی جواب دینا مناسب نہیں سمجھا بلکہ سردار عبدالقیوم خان کے بارے میں بھی کہا ہے کہ ان کی "الزام تراشی" کو نظرانداز کر دیا جائے۔

سردار عبدالقیوم خان ایک ذمہ دار شخصیت ہیں۔ وہ حکومت آزاد جموں و کشمیر کے سربراہ ہیں۔ انہوں نے میر صاحب پر جو سنگین الزامات عائد کیے ہیں' وہ ایسے نہیں جن کا کوئی نوٹس نہ لیا جائے۔ مسٹر خورشید حسن کا اگر دامن پاک تھا تو پھر انہیں محاسبہ سے نہ ڈرتے ہوئے اپنے خلاف عاید کردہ الزامات کی تحقیقات کرانے کی دعوت دینی چاہیے تھی۔ میر صاحب کی یہ منطق تو بڑی ناقابل فہم ہے کہ سردار قیوم خان جیسی ہستی کی طرف سے عاید کردہ الزامات کا کوئی نوٹس نہ لیا جائے۔ صدر آزاد کشمیر نے میر صاحب کے خلاف کشمیر کے ضمن میں بعض الزامات عائد کئے تھے اور کہا تھا کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو کلیدی اسامیوں پر فائز کر کے کنبہ پروری ایسی لعنت کے مرتکب ہوئے ہیں۔ میر خورشید حسن ان الزامات کا نوٹس نہ لیں لیکن ہم مطالبہ کرتے

ہیں کہ ان الزامات کی تحقیقات ہونی چاہیے۔ استحصال کی بدترین شکل یہ ہے کہ اختیار سے ناجائز فائدہ اٹھا کر رشوت و بدعنوانی کے دروازے وا کیے جائیں اور کنبہ پروری رشوت و بدعنوانی کے زمرہ میں ہی شامل ہے۔ ان الزامات کی تحقیقات ہونی چاہیے اور لوگوں کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ میر صاحب کا دامن صاف ہے یا نہیں۔ اگر وہ خود ہی بدعنوانیوں کے مرتکب ہو رہے ہیں تو پھر انہیں دوسروں کو کردار و عمل کی پختگی کے مشورے دینے کا کیا حق پہنچتا ہے۔

گزشتہ کچھ عرصہ میں سوشلسٹ وزیر مسٹر جے اے رحیم اور ان کے کچھ اور ساتھی اقتدار و اختیار اور "اقتداری سیاست" سے الگ ہوئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ میر خورشید حسن نے جے اے رحیم کی مدح میں ایک قصیدہ بھی کہا تھا لیکن اگر انہیں رحیم صاحب کی علیحدگی شاق گزری ہے تو اس کا برملا اظہار کر کے اپنے سوشلسٹ ساتھی کی صفائی پیش کرنی چاہیے تھی۔ اگر ان کی علیحدگی درست تھی تو اس کی تعریف یا حمایت کرنی چاہیے تھی۔ مسٹر رحیم کی علیحدگی کے بعد میر صاحب یہ تو کہتے رہے کہ "ان حالات" میں ان کے پارٹی کا جنرل سیکرٹری بننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا لیکن انہوں نے نہ تو ان "حالات" کی کوئی وضاحت کی اور نہ ہی رحیم صاحب کی علیحدگی پر کوئی تبصرہ کیا۔ اب وہ پارٹی سے دیرینہ انقلابی کارکنوں کی علیحدگی کا ماتم کر کے لوگوں کو کیا تاثر دینا چاہتے ہیں اور وہ نظریاتی انتشار پیدا کر کے کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

جناب خورشید حسن میر نے علمائے کرام کو "فتویٰ فروش" کہہ کر واقعی گھٹیا پن کا مظاہرہ کیا ہے اور اس ضمن میں پیپلزپارٹی راولپنڈی ریجن کی وارڈ کمیٹیوں کے چوالیس عہدیداروں کا احتجاج بالکل مناسب و درست ہے۔ علمائے کرام کا قصور صرف یہ ہے کہ انہوں نے ختم نبوت کے مسئلہ پر سواد اعظم کی ترجمانی کی ہے اور حرمت رسولؐ کا پرچم تھاما ہے۔ خود وزیراعظم بھٹو نے بھی اپنی متعدد تقاریر میں اس ضمن میں وہی کچھ کہا ہے جو علمائے کرام کہہ رہے ہیں لیکن مسٹر خورشید حسن میر اور ان کے سائنٹیفک سوشلسٹ گروپ کے دوسرے حضرات اس مسئلہ پر ایک عرصہ تک خاموش رہے۔ اب میر صاحب نے لب کشائی فرمائی ہے تو علمائے کرام کو "فتویٰ فروش" کہہ

ڈالا ہے۔ اگر وہ فتویٰ فروش ہی ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ ایسے سیاست دان سے بہرحال بہتر ہیں جو کسی کے طفیل اپنی بے حیثیتی اور بے اثری کے خول سے نکل کر اقتدار و اختیار پر فائز ہوئے اور ذرا سا اختیار ملا تو اختیار سے فائدہ اٹھا کر اپنے غیر مستحق رشتہ داروں کو نوازنے لگے۔ علمائے کرام پر سب و شتم کے بعد یہ لازم ہوگیا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اقتدار و اختیار پر فائز ہونے والے میر صاحب اور ان کے رفقاء سائنٹیفک سوشلسٹ بھی' مسئلہ ختم نبوت کے بارے میں اپنے عقیدے کی وضاحت کریں۔

سردار عبدالقیوم خاں نے مسٹر خورشید حسن میر پر کشمیر کے معاملات اور سیاست میں مداخلت کا الزام بھی عاید کیا تھا۔ جہاں تک اس الزام کا تعلق ہے وہ اس میدان میں اکیلے نہیں تھے۔ ان کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ سردار صاحب کو ان کے ساتھیوں کے نام بھی لینے چاہئیں تھے اور متعلقہ ارباب اختیار کو اس بارے میں بھی مکمل تحقیقات کرنی چاہیے۔ میر خورشید حسن اور ان کے رفقاء کی مداخلت اگر واقعی اس نوعیت کی تھی کہ وہ پاکستان کے دشمنوں کے لیے باعث تقویت تھی تو پھر میر صاحب سمیت ایسے تمام افراد کے خلاف سخت ترین کارروائی کرنی چاہیے جو اس ملک کے نقصان کا موجب بن گئے ہیں۔ (اداریہ "نوائے وقت" ۱۸ر اگست)

۱۹ر اگست کے اخبارات کی رپورٹ

نعش دفن کرنے پر تصادم
پولیس نے مقدمہ درج کر لیا' شیخوپورہ میں ہڑتال

آج صبح ۹ بجے کے قریب محلہ رام گڑھ کے قبرستان میں ایک شخص ظفر احمد کی بیوی کی نعش دفن کرنے پر دو گروہوں کے درمیان تصادم ہوگیا جس کے نتیجے میں حاجی اللہ دتہ لونہ' ان کا صاحبزادہ حاجی محمد یونس' مستری انور اور دوسرے دو افراد زخمی ہوگئے۔ حاجی اللہ دتہ لونہ کے سر میں گہرے زخم آئے ہیں اور انہیں خطرناک حالت

میں مقامی ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ اس واقعہ کے بعد شہر بھر میں مکمل ہڑتال کر دی گئی جو رات تک جاری تھی۔ نماز ظہر اور نماز عشاء کے بعد اس واقعہ کے سلسلہ میں جامع مسجد عیدگاہ میں دو جلسے ہوئے جن میں اس واقعہ کے ذمہ دار افراد کو قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ سٹی پولیس نے حاجی اللہ دتہ کی اطلاع پر چودھری انور حسین ایڈووکیٹ' خورشید احمد ایڈووکیٹ' قاضی منگا' ظفر احمد' جان محمد' شیخ محمد اور دیگر اٹھارہ قادیانی افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ آج ہڑتال کے دوران پولیس اور فیڈرل سکیورٹی فورس کے مسلح دستے شہر میں ٹرکوں پر گھومتے رہے۔ ایس پی شیخوپورہ چودھری محمد امین نے بتایا ہے کہ پولیس نے حاجی اللہ دتہ اور ان کے چار ساتھیوں کے خلاف بلوہ کے الزام میں مقدمہ درج کیا ہے۔ تاحال کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

قادیانی مسئلے کے فیصلے کے لیے تاریخ کے تعین کا مرکزی مجلس عمل ختم نبوت کی طرف سے خیر مقدم

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے وزیراعظم بھٹو کی طرف سے قادیانی مسئلہ کے سلسلہ میں قطعی فیصلہ کے لیے ۷ر ستمبر کی تاریخ مقرر کرنے کا خیر مقدم کیا ہے۔ مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل علامہ محمود احمد رضوی نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ قادیانی مسئلہ کو طے کرنے کے لیے تاریخ کے تعین سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت نے محسوس کر لیا ہے کہ قوم کیا چاہتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس تاریخ سے پہلے حکومت کو ایک ترمیمی بل پارلیمنٹ میں پیش کر کے اسے منظور کرا لینا چاہیے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ وفاقی وزیر قانون' وزیراعلیٰ پنجاب اور حزب اختلاف کے اراکین اسمبلی کے درمیان طے پانے والے معاہدہ کے تحت احمدیہ مسئلہ کے سلسلہ میں گرفتار ہونے والے تمام افراد کو فوراً رہا کر دینا چاہیے۔

متحدہ جمہوری محاذ پنجاب

متحدہ جمہوری محاذ پنجاب کی جنرل کونسل کے اجلاس میں حکمران طبقہ پر غیر

آئینی روش اپنانے' سیاسی اغراض کے لیے حزب اختلاف کے لیڈروں اور کارکنوں کو گرفتار کر کے ان کے ساتھ جیلوں میں شرمناک سلوک روا رکھنے اور سرکاری ذرائع ابلاغ کو حزب اختلاف کے خلاف پروپیگنڈا کے لیے استعمال کرنے کے الزامات عائد کیے گئے۔ جنرل کونسل کے اجلاس میں منظور کی گئی قراردادوں میں پنجاب کے وزیراعلیٰ اور مرکزی وزیر قانون پر اراکین اسمبلی سے کیے گئے وعدوں کی خلاف ورزی کا الزام بھی عائد کیا گیا۔ جنرل کونسل نے محاذ کی مرکزی کونسل کی ۲۹ر جولائی ۱۹۷۴ء کی قرارداد کی مکمل تائید کی اور پنجاب کے عوام' علماء' طلباء' ماہرین اور دیگر طبقوں کو مرکزی مجلس عمل کی اپیل پر ملک بھر میں پرامن جدوجہد جاری رکھنے پر مبارک باد دی۔

ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ مساجد میں ڈی پی آر اور دفعہ ۱۴۴ کے تحت اجتماعات اور لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ ملک کے طول و عرض میں علماء' طلباء' وکلاء' سیاسی کارکنوں اور شریف شہریوں کی وسیع پیمانہ پر گرفتاریاں عمل میں لائی گئی ہیں اور گرفتار شدگان کے ساتھ جیلوں میں انتہائی شرمناک سلوک روا رکھا گیا ہے۔ کھاریاں' گجرات' سرگودھا' اوکاڑہ' کبیروالا' چنیوٹ' بہاول نگر' علی پور میں بے گناہ افراد کو جھوٹے مقدمات میں ملوث کیا گیا ہے۔ محکمہ اوقاف کی تحویل میں مساجد کے علماء کو ملازمت سے علیحدگی کے نوٹس دیئے گئے اور ان کو رہائش گاہوں کو خالی کرنے کے احکامات جاری کیے گئے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ مرکزی وزیر قانون اور وزیراعلیٰ پنجاب نے حزب اختلاف کے اراکین اسمبلی کے ساتھ کیے گئے معاہدے کے برعکس بلاجواز گرفتار ہونے والوں کو آج تک رہا نہیں کیا بلکہ گرفتاریوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور اظہار خیال پر پابندیاں تاحال نہیں ہٹائی گئیں۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ وزیراعظم نے قادیانی مسئلہ کے حتمی فیصلہ کے لیے ۷ر ستمبر ۱۹۷۴ء کی تاریخ کا اعلان کیا ہے۔ حکومت اس مسئلہ کو اجماع امت کے مطابق بلاتاخیر حل کرے۔ مزید برآں حکومت کا یہ فرض ہے کہ ملک میں خوشگوار فضا پیدا کرنے کے لیے گرفتار شدہ سیاسی کارکنوں علماء' طلباء' کو فوراً رہا کرے' پریس پر ناروا پابندیاں ختم کرے اور تشدد کے ذمہ دار افسران کو معطل کیا جائے' عدالت عالیہ

کے جج کے ذریعے تشدد کے تمام واقعات کی تحقیقات کروائی جائے اور ملزمان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

مولانا شاہ احمد نورانی

قادیانیوں کے مسئلے پر غور کرنے والی خاص کمیٹی کے رکن اور جمعیت علمائے پاکستان کے رہنما مولانا شاہ احمد نورانی نے بتایا کہ قومی اسمبلی کے ۹۵ فی صد ارکان منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے حق میں ہیں اور قوی امید ہے کہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا جائے گا۔ گزشتہ روز انہوں نے منڈی مرید کے میں ایک عام جلسے سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ قومی اسمبلی کی خاص کمیٹی کے روبرو قادیانی لیڈروں کی جرح تسلی بخش طور پر جاری ہے اور اس کے اچھے نتائج نکلیں گے۔ ہمارے نمائندہ خصوصی کی اطلاع کے مطابق مولانا نورانی نے کہا کہ دوسرے فریق کی طرف سے وزیراعظم بھٹو پر زبردست دباؤ ڈالا جا رہا ہے' اس لیے وہ قومی اسمبلی کے فیصلے پر اثرانداز بھی ہوسکتے ہیں۔ تاہم ایسی صورت میں عوامی نمائندوں اور عوام کا ردعمل بہت سخت ہوگا۔

پنجاب سٹوڈنٹس کونسل کا کنونشن

پنجاب سٹوڈنٹس کونسل کے نومنتخب چیئرمین اور پنجاب یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے صدر مسٹر فرید احمد پراچہ نے کہا ہے کہ ختم نبوت کے سلسلے میں طلباء نے جو تحریک شروع کی تھی اسے ہر قیمت پر جاری رکھا جائے گا۔ انہوں نے آج یہاں نیو کیمپس میں پنجاب بھر سے آئے کونسل کے مندوبین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج سے طلباء کا ختم نبوت کی تحریک کے بارے میں یہ نعرہ ہوگا ''ابھی ورنہ کبھی نہیں''۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو ختم نبوت کے سلسلے میں گرفتار ہونے والے تمام طالب علموں کو فوراً رہا کر دینا چاہیے۔ آپ نے کہا کہ اب تعلیمی اداروں کی مزید بندش کا حربہ کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ طلبہ کو لالچ اور دباؤ ڈال کر خریدنے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن طلبہ ایسی کوئی کوشش کامیاب نہیں

کے قانون کو آخری قانون تسلیم کیا جائے گا۔ طلبہ کے اس کنونشن میں مختلف شہروں کے ۵۰ سے زائد مندوبین نے شرکت کی۔ کنونشن سے معصوم خان' حافظ وسیم احمد' ارباب عالم' انور حسین' خواجہ مصباح الدین' عبدالستار' محمد سلیم' سکندر خان' زین العابدین ' حافظ مظفر' محمد رفیق' نصراللہ' سجاد کھوکھر' ادریس باجوہ' فیروز الدین' محمد ارشد' عطا محمد' راجہ شاہد' صلاح الدین' سید افضل' رانا عبدالعزیز' خالد عمر' عبدالرحیم' محمد عرفان' عرفان احمد' عبدالکریم' حافظ خوشی محمد' محمد مسعود' عبدالحسن اور عبدالشکور نے بھی خطاب کیا۔ پنجاب یونیورسٹی اکیڈمک سٹاف ایسوسی ایشن کے صدر پروفیسر خالد علوی نے بھی ختم نبوت کے سلسلے میں ایک طویل تقریر کی۔ اس سے قبل نئے انتخابات کرائے گئے' جس میں مسٹر فرید احمد پراچہ کو بلامقابلہ چیئرمین منتخب کر لیا گیا۔

کنونشن کے فیصلے

کنونشن کے فیصلوں کا ذکر کرتے ہوئے پنجاب سٹوڈنٹس کونسل کے چیئرمین مسٹر فرید پراچہ نے کنونشن کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا کہ حکومت کو طلباء کی طرف سے ۷ر ستمبر کے لیے الٹی میٹم دے دیا گیا ہے کہ وہ ۷ر ستمبر تک قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا اعلان کرے ورنہ حکومت کے خلاف "حکومت چھوڑ دو' نئے انتخابات کراؤ" کی تحریک چلائی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ۷ر ستمبر کو کلاسوں کا بائیکاٹ کر کے طلباء اتحاد کا مظاہرہ کریں گے۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ طلباء ۷ر ستمبر تک پورے صوبہ میں مختلف مقامات پر جلسے منعقد کریں گے اور طلباء برادری کو قومی مسائل سے آگاہ کریں گے۔ ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ چنیوٹ میں گرلز ڈگری کالج قائم کیا جائے۔ اسی طرح ایک اور قرارداد میں کہا گیا کہ جن افراد کے تبادلے قادیانی اساتذہ کی جگہ ربوہ کے تعلیمی اداروں میں ہوئے تھے' انہیں لازمی طور پر ربوہ بھیجا جائے۔ یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ طالب علم لیڈر ارکان قومی اسمبلی سے ملاقات کر کے انہیں طلباء کے موقف سے آگاہ کریں گے۔ ایک قرارداد میں طلباء کی غیر مشروط رہائی کا بھی مطالبہ کیا گیا۔

ایک قادیانی اور پولیس والے کے ہاتھوں مسلمان کی پٹائی اور ہڑتال

شالیمار ٹاؤن لاہور مجلس عمل ختم نبوت کے کارکنوں کے مطابق آج صبح دال چھولے بیچنے والے ایک نامعلوم خوانچہ فروش کو وہاں کے ایک شخص بشیر باجوہ نے پولیس کی مدد سے زدوکوب کیا جس سے یہ شخص بے ہوش ہے اور اس کا اتہ پتہ معلوم نہیں ہوسکا۔ اس واقعہ کے بعد شالیمار ٹاؤن میں ہڑتال ہوگئی ہے۔ مضروب اس وقت جماعت اسلامی کے دارالمطالعہ اور مجلس عمل کے دفتر میں بے ہوش پڑا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ پھیری والا صبح نو بجے کے قریب جب فہمی سٹریٹ نزد مسجد ایک مینار سے گزر رہا تھا تو وہاں سے ایک شخص بشیر باجوہ قادیانی نے اس سے دال چھولے خریدنے چاہے لیکن مضروب نے اسے دال چھولے دینے سے انکار کر دیا۔ مجلس عمل کے کارکنوں کے مطابق اس انکار پر اے ایس آئی شریف نے جو وہاں پہرہ دے رہا تھا بشیر باجوہ قادیانی سے مل کر پھیری والے کو مارا پیٹا جس سے وہ بے ہوش ہوگیا۔ پولیس مضروب کو تانگے پر سوار کر کے تھانہ باغبان پورہ لے گئی جہاں سے مجلس عمل کے کارکن اسے واپس لے آئے اور میوہسپتال لے گئے لیکن وہاں اسے داخلہ نہ مل سکا جس کے بعد یہ مضروب مجلس عمل کے دفتر میں پڑا ہے جہاں بہت بڑا ہجوم ہے۔ رابطہ کمیٹی جی روڈ مرکز نے خوانچہ فروش محمد بشیر پر پولیس تشدد کی شدید مذمت کی ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ تشدد کرنے والے پولیس والوں کو فوراً برطرف کیا جائے۔

مجلس عمل کے دو رہنماؤں کے وارنٹ گرفتاری

علامہ احسان الٰہی ظہیر نے آج رات بتایا کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے صدر حافظ عبدالحق اور مجلس عمل کاموئکی کے صدر مولانا حبیب الرحمٰن کے خلاف قابل اعتراض تقاریر کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اور دونوں رہنماؤں کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے گئے ہیں۔

۲۰؍ اگست کے اخبارات کی رپورٹ

قومی اسمبلی کی کارروائی پر اطمینان ہے

متحدہ جمہوری محاذ کے سیکرٹری جنرل پروفیسر غفور احمد نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے قادیانی مسئلہ پر اب تک جو کارروائی کی ہے حزب اختلاف اس سے مطمئن ہے۔ جماعت اسلامی کے مقامی دفتر میں اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے پروفیسر غفور احمد نے کہا کہ متحدہ جمہوری محاذ کی مجلس عمل کا اجلاس ستمبر کے پہلے ہفتے میں لاہور میں ہو رہا ہے۔ جس میں قادیانی مسئلہ پر سفارشات کو حتمی شکل دی جائے گی۔ اور انہیں بعدازاں خصوصی کمیٹی کے چیئرمین کو پیش کر دیا جائے گا۔ انہوں نے ایک اخبار نویس کے استفسار پر بتایا کہ قومی اسمبلی کے اجلاس کی دس روز کی تعطیلات کے دوران قادیانی مسئلہ پر اتفاق رائے کے سلسلہ میں اپوزیشن اور حکمران جماعت میں کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔ انہوں نے ایک اور سوال کے جواب میں بتایا کہ مسئلہ کے تصفیہ کے لیے قومی اسمبلی نے ابھی تک کوئی تاریخ مقرر نہیں کی ہے۔ اب تک صرف وزیراعظم نے کوئٹہ کے دوران اپنی پریس کانفرنس میں یہ بیان دیا ہے کہ مسئلہ ۷؍ ستمبر ۱۹۷۴ء تک حل کر دیا جائے گا۔

شیخوپورہ میں ہڑتال جاری رہے گی

مجلس عمل شیخوپورہ نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار افراد کو فی الفور رہا کیا جائے اور مخالف گروپ کے افراد کو گرفتار کیا جائے مجلس نے مزید مطالبہ کیا کہ متنازعہ میت قبر سے نکال کر کسی اور جگہ دفن کی جائے۔ رات گئے مجلس عمل کے رہنماؤں نے جامع مسجد عیدگاہ میں جلسہ میں اعلان کیا کہ جب تک ان کے یہ مطالبات تسلیم نہیں کیے جاتے عوام کی پرامن ہڑتال جاری رہے گی۔ مجلس کے صدر مولانا غلام رسول نے بتایا کہ آج دوسرے روز بھی ہڑتال کامیاب رہی۔ اور اس سے عوام کا اتحاد اجاگر ہوگیا ہے شیخوپورہ میں آج ہڑتال کا دوسرا روز تھا۔

یکم ستمبر کا کنونشن لاہور

مجلس عمل لاہور کے زیر اہتمام یکم ستمبر کو لاہور میں کل پاکستان کنونشن منعقد ہوگا جس میں تمام صوبوں کے نمائندے شریک ہوں گے۔ انہوں نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ متذکرہ کنونشن میں تمام اضلاع کے صدر سیکرٹری اور مقتدر نمائندے شریک ہوں گے۔ کنونشن کے تین اجلاس ہوں گے۔ پہلا اجلاس صبح نو بجے سے دو بجے بعد از دوپہر تک دوسرا چار بجے شام سے چھ بجے شام تک جامع مسجد شیرانوالہ گیٹ میں اور تیسرا اجلاس بعد نماز عشاء شاہی مسجد میں ہوگا۔ کنونشن میں شریک ہونے کے بارے میں مجلس عمل کے دعوت نامے جاری کر دیئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ کنونشن کے انعقاد کے سلسلہ میں عوام اور مخیر حضرات سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ مجوزہ کنونشن کو کامیاب بنانے کے لیے اپنی تمام تر کوششیں بروئے کار لائیں۔ قاری عبدالحمید قادری نے کہا کہ کنونشن کے انعقاد کے سلسلے میں مختلف سب کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں جنہوں نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔ دوسرے باہر سے سینکڑوں کی تعداد میں رضاکار لاہور پہنچنے شروع ہوگئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ مرکزی مجلس عمل کی پالیسی کے مطابق تحریک کے رضاکار نہایت پرامن طور پر تحریک چلا رہے ہیں۔

علماء کی درخواست ضمانت سماعت کے لیے منظور

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس نسیم حسن شاہ نے راولپنڈی کے علماء حبیب الرحمٰن، مولانا غلام اللہ خان اور شیخ محمد شریف کی طرف سے دائر کردہ ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواست کو سماعت کے لیے منظور کر لیا ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ درخواست کنندگان مجلس عمل کے سرگرم رکن ہیں اور مولانا حبیب الرحمٰن جمعیت اہل حدیث راولپنڈی کے ناظم بھی ہیں جبکہ مولانا غلام اللہ خان جامع مسجد پنڈی کے خطیب ہیں۔ ان کے خلاف دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے ضمن میں انتقاما مقدمات درج کئے گئے ہیں۔

کھاریاں کیس کی تحقیقات

تحقیقاتی ٹریبونل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جہلم ملک محمد امیر نے اسسٹنٹ کمشنر

کھاریاں کی عدالت کے کمرہ میں کھاریاں فائرنگ کیس کی تحقیقات کے دوران امیر جماعت احمدیہ تھال غلام غوث اور پنجاب ریزرو پولیس کے تھانیدار راجہ ولایت کے بعد بعض کانسٹیبلوں کے بیانات قلمبند کیے۔ کانسٹیبل محمد اکرم نے اپنے بیان میں عدالت کو بتایا کہ جب ہجوم نے حملہ کیا تو ہم زخمی ہوگئے اور ان کے نرغے میں سے نکل کر ایک مکان میں داخل ہو کر پناہ لی تھانیدار اور دوسرا کانسٹیبل محمد یونس بھی زخمی ہوا تھا۔ یہ بھی اسی مکان میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے دو کانسٹیبل جو رائفلوں سے مسلح تھے وہ ہم سے بچھڑ گئے تھے۔ تھانیدار نے ہجوم کو منتشر ہونے کی وارننگ دی لیکن وہ منتشر نہ ہوئے۔ اس پر تھانیدار نے ریوالور سے تین فائر کیے حبیب نے ایک ہوائی فائر رائفل سے کیا۔ سرور نے دو ہوائی فائر رائفل سے کیے تھے مکان میں ہم ۶ بجے سے ۹ بجے تک رات کو رہے اور ۹ بجے ہم پیدل کھاریاں کی طرف چل دیئے پھر ہمیں تانگہ مل گیا۔ سی۔ ایم۔ ایچ میں ہمارے زخموں پر ٹینچر لگایا گیا جس سے خون بند ہوگیا۔ اس کے بعد سول ہسپتال کھاریاں میں ۱۱ بج کر ۲۵ منٹ پر پہنچ گئے۔ ایس۔ ایچ۔ او کھاریاں راجہ منور نے میرا بیان ۱۴ر جولائی کو لیا۔ اسی روز راجہ ولایت تھانیدار اور یونس کا بیان بھی لیا گیا۔ وقوعہ کے پانچ روز بعد ہمارے بیان لیے گے۔ میری آنکھ کے پاس کلھاڑی لگی۔ سر میں بھی کلھاڑی لگی ہے۔ اس وقوعہ پر فاضل ٹربیونل نے سپاہی کی مندمل شدہ زخموں کا بغائر معائنہ کیا۔ اس نے بتایا کہ میری لاٹھی ہنگامہ میں رہ گئی۔ وہ پرائیویٹ لاٹھی تھی۔ اس لیے اس لاٹھی کے گم ہونے کی اطلاع ایس۔ ایچ۔ او کو نہیں دی گئی۔ ایک سوال میں بتایا کہ ہجوم چاروں طرف سے آ رہا تھا۔ چھتوں پر سے بھی لوگ آ رہے تھے۔ ہمارے اس مکان پر لوگوں نے اس لیے حملہ نہیں کیا کہ کسی کو ہمارے پناہ لینے کا پتہ ہی نہیں چلا۔ اس مکان میں ایک کمرہ تھا۔ صحن میں ایک چارپائی پڑی تھی۔ اس پر ہم دونوں سپاہی بیٹھ گئے۔ تھانیدار کمرہ میں چلا گیا اور وہاں پناہ لی۔ جب تک شور ہوتا رہا ہم مکان میں ہی چھپے رہے۔ میری خیریت کا پتہ کرنے ایس۔ ایچ۔ او کے سوا کوئی بڑا افسر نہیں آیا۔ کانسٹیبل محمد یونس نے بتایا کہ جب ہم اس مکان سے باہر نکلے (جس میں' میں نے اور اکرم تھانیدار

ولایت نے پناہ لی تھی) باہر آکر دیکھا تو مرزائیوں کے مکانوں کو آگ لگی ہوئی تھی ہم سیدھے ہسپتال ٹانگہ میں گئے اور تھانہ کھاریاں میں اس کی اطلاع نہیں دی۔ ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ میں نے خون میں بھری ہوئی یونیفارم ایس۔ ایچ۔ او کھاریاں کو نہیں دکھائی۔ میری ٹوپی وہیں گر گئی تھی جو پھر نہیں ملی۔ اس نے بتایا کہ لاٹھیاں ہمیں چوہڑکانہ سے ملی تھیں۔ چوہڑکانہ ہیڈکوارٹر کو ٹوپی اور لاٹھی کے گم ہونے کی اطلاع نہیں دی۔ جب ہم مکان میں پناہ لینے آئے تھے تو چھتوں پر کوئی آدمی نظر نہیں آیا تھا میں نے مجمع میں سے کسی کو زخمی ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ عدالت کے ایک سوال پر کہا کہ میں وہ مکان موقع پر جا کر دکھا سکتا ہوں جس میں پناہ لی تھی۔ محمد سرور کانسٹیبل نے عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں نے راجہ ولایت کے حکم پر دو ہوائی فائر رائفل سے کیے تھے اور حملہ کرنے والوں کی تعداد پانچ چھ ہزار تھی۔ وہ عدالت کے اس سوال کا جواب نہ دے سکا کہ ساڑھے پانچ بجے حملہ ہوا اور دس منٹ بعد ہجوم کے گھیرے سے نکل گئے تو نو بجے گاؤں سے روانہ ہوئے۔ اس طرح تین گھنٹے کہاں گزارے ہیں۔ اس نے یہاں سے چیک پوسٹ کا فاصلہ دو میل بتایا اور کہا کہ نو بجے سے گیارہ بجے تک یہ دو میل کا فاصلہ طے کیا۔ سرور نے بتایا کہ اندھیرا تھا جس کی وجہ سے فاصلہ طے کرنے میں دیر لگی۔ عدالت نے اس موقع پر کہا کہ چاندنی رات تھی اندھیرا نہیں تھا۔ سرور نے بتایا جب چیک پوسٹ پر پہنچا وہاں پر انسپکٹر پولیس چوہدری خورشید مل گئے ان کے ہمراہ پندرہ سپاہی تھے جو بس میں تھے اور بس آدھی خالی تھی ایک سوال پر بتایا کہ میں نہیں جانتا کہ اس عرصہ میں ایس۔ پی یا ڈی۔ سی وہاں پہنچے۔

دس جولائی کو ہم نے تہال کے دس پندرہ افراد کو گرفتار کیا ہم مکان پر جاتے تھے۔ جب ان کو بتایا جاتا تھا کہ تمہیں گرفتار کرنا ہے تو وہ شخص ساتھ ہو لیتا تھا۔ جب گنجیال میں گرفتاری کے لیے گئے تو راستہ میں آٹھ دس ہزار افراد نے پولیس کو گھیرے میں لے لیا۔ ہم صرف پندرہ کانسٹیبل تھے۔ ایس۔ ایچ۔ او کھاریاں ہمارے ہمراہ تھے۔ ہجوم نے پہلے ہمارے پاس آکر تین دستی بم پھینکے۔ یہ نہیں بتا سکتا کہ کتنے فاصلے سے پھینکے گئے تھے۔ ساڑھے بارہ بجے سے ساڑھے تین بجے تک پولیس اور

عوام میں فائرنگ کا تبادلہ ہوتا رہا۔ اس سوال کے جواب میں کہ جب مکان پر جاتے تھے اور گرفتاری کر لیتے تھے۔ تو کیا وجہ ہے کہ تم اتنی تعداد میں کیوں گئے جبکہ کسی نے گرفتاری سے انکار بھی نہیں کیا۔ اس کا گواہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس سوال پر کہ جب پولیس اور عوام کے درمیان فائرنگ ہو رہی تھی تو انسپکٹر پولیس کہاں تھا؟ گواہ نے بتایا کہ مجھے پتہ نہیں۔

تحقیقاتی ٹربیونل کا دائرہ اختیار محدود کر دیا گیا۔

آج کھاریاں فائرنگ کیس کے تحقیقاتی ٹربیونل ملک محمد امیر نے ڈاکٹر غیور عالم کا بیان قلم بند کیا ایس۔ ایچ۔ او کھاریاں راجہ منور کا بیان ابھی جاری تھا کہ صوبائی حکومت کی طرف سے ایک نوٹی فیکیشن ٹربیونل کو موصول ہوا جس میں سابقہ نوٹی فیکیشنوں کو جو اس ٹربیونل کے دائرہ اختیار سے متعلق جاری ہوئے تھے انہیں منسوخ کر کے نیا نوٹی فیکیشن جاری کر دیا اس پر عدالت نے کارروائی ملتوی کر دی اور وکلاء کو اس نئے نوٹی فیکیشن پر غور کرنے کے لیے کہا۔ وکلاء نے اس کا جائزہ لیا اور عدالتی کارروائی کا بائیکاٹ کرنے کا فیصلہ کیا' لیکن ٹربیونل نے کہ وہ اس نوٹی فیکیشن پر اچھی طرح غور کر لیں اور اعلیٰ حکام سے اس سلسلے میں بات کر کے وضاحت کرا لیں آج ٹربیونل نے کارروائی ۲۳؍ اگست تک ملتوی کر دی اس روز راجہ منور کا بیان مکمل کیا جائے گا۔ پہلے نوٹی فیکیشن کے مطابق ٹربیونل نے واقعہ کی ذمہ داری کسی پر عائد کرنی تھی لیکن نوٹی فیکیشن کے مطابق کسی پر ذمہ داری نہیں ڈالی جا سکے گی۔ اس طرح ٹربیونل کا دائرہ اختیار محدود کر دیا گیا ہے۔

خورشید حسن میر نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے

ممتاز عالم دین مولانا احتشام الحق تھانوی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ وفاقی وزیر بے محکمہ مسٹر خورشید حسن میر نے حکومت سے اس کی اسلامی اقدامات کی بنا پر تعاون کرنے والے علمائے کرام کے بارے میں اہانت آمیز الفاظ استعمال کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کیا ہے۔ وہ ایک مقامی ہفت روزہ میں وفاقی وزیر کے شائع شدہ ان کے انٹرویو کا حوالہ دے رہے تھے مسئلہ ختم نبوت اور واقعہ ربوہ کے

بارے میں مسٹر خورشید حسن میر نے جو وقف اختیار کیا۔ مولانا احتشام الحق تھانوی نے اس پر بھی کڑی تنقید کی۔

۲۲؍ اگست کے اخبارات کی رپورٹ

بہاول نگر کی ختم نبوت کانفرنس

گذشتہ شب یہاں عیدگاہ گراؤنڈ میں ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مجلس عمل کے مرکزی ارکان نواب زادہ نصراللہ خاں' علامہ سید محمود احمد رضوی' ملک محمد قاسم' عبدالرشید قریشی اور علامہ احسان الٰہی ظہیر نے اعلان کیا کہ مسلمانان پاکستان اپنے مطالبات تسلیم کرانے کے لیے پرامن جدوجہد جاری رکھیں گے اور اگر ۷؍ ستمبر کو وزیراعظم بھٹو نے اپنے وعدے کے مطابق قوم کی توقعات کو پورا نہ کیا تو عوام اسلام آباد اور لاڑکانہ میں مظاہرہ کریں گے۔ نواب زادہ نصراللہ خاں نے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ ملک بھر میں گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے اور جیلوں میں علماء اور کارکنوں پر ظلم و تشدد کیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ حکومت کو یہ فسطائی طریقے ترک کر دینے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم بھٹو نے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے پہلے سرحدوں پر خطرے کی نشاندہی کی پھر اچانک بھارت کے ساتھ مذاکرات شروع کرنے کا اعلان بھی کر دیا۔ یہ بات افسوس ناک ہے کہ بھارت کے ایٹمی دھماکے کے بعد قوم کو یہ بتائے بغیر تحفظ کی کیا ضمانتیں حاصل ہوتی ہیں' بھارت کے ساتھ مذاکرات شروع کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا مجلس عمل کسی سیاسی یا دیگر جماعت کی نمائندہ نہیں بلکہ یہ تمام مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجلس عمل میں اختلافات پیدا کرنے کے لیے جبر و تشدد یا خوف و لالچ کے حربے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ حکومت کو چاہیے کہ اس نے عوام کے ساتھ جو یہ وعدہ کیا ہے' اسے پورا کرے۔ مرکزی مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری علامہ محمود احمد رضوی نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ یہ ملک اللہ اور رسولؐ کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ لہٰذا یہاں ایسی کوئی بات نہیں ہونی

چاہیے' جو عقیدہ ختم نبوت کے منافی ہو۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم بھٹو عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوئے ہیں تو انہیں اپنا سیاسی اقتدار قائم رکھنے کے لیے عوام کی بات کو تسلیم بھی کرنا چاہیے انہوں نے اعلان کیا کہ اگر ۷؍ ستمبر کو حکومت نے عوام کو مایوس کیا تو مرکزی مجلس عمل عوام کو مایوس نہیں کرے گی اور تحریک چلائے گی۔ عبدالرشید قریشی نے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم اپنے عقائد کا پوری طرح تحفظ کریں گے اور اس مقصد کے لیے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے گریز نہیں کریں گے۔ ملک محمد قاسم نے عوام سے اپیل کی کہ وہ متحدہ ہو جائیں اور باہمی اختلافات ختم کر دیں انہوں نے زور دیا کہ مجلس عمل کی شکل میں یہاں مختلف جماعتوں نے جس اتحاد کا ثبوت دیا ہے اس کا دائرہ عمل بڑھانا چاہیے اور ملکی مسائل حل کرنے کے لیے بھی اجتماعی جدوجہد کرنی چاہیے۔ انہوں نے حکومت کو خبردار کیا کہ اگر اس نے عوام کی منشا کے خلاف کوئی اقدام کیا تو عوام اسے اقتدار سے محروم کر دیں گے۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوام ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں دھوکہ کھا سکتے تھے لیکن عقائد کے معاملے میں دھوکہ نہیں کھائیں گے۔ مولانا محمد یوسف ہارون آبادی نے جلسہ کی صدارت کی۔ حاضری کے اعتبار سے اسے تاریخی جلسہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ مرکزی مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری علامہ محمود احمد رضوی نے آج یہاں ملک محمد قاسم کی قیام گاہ پر بھی تحریک کے کارکنوں کے ایک اجتماع سے خطاب کیا۔

قومی اسمبلی

انجمن احمدیہ ربوہ کے سربراہ پر قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں آج بھی تفصیلاً'' جرح کی گئی۔ آج آٹھویں روز بھی چار گھنٹے تک جرح جاری رہی۔ کمیٹی کا اجلاس اب کل صبح دس بجے ہوگا۔

صمدانی کمیشن رپورٹ وزیراعلیٰ کو پیش کردی

واقعہ ربوہ کی تحقیقات کرنے والے لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس کے۔ ایم۔ اے صمدانی پر مشتمل ٹریبونل نے آج اپنی رپورٹ وزیراعلیٰ پنجاب مسٹر محمد حنیف

رائے کو پیش کر دی ہے۔ مسٹر جسٹس صمدانی نے سیکرٹریٹ میں وزیراعلیٰ کے دفتر میں ان سے ملاقات کی اور انہیں رپورٹ کی تین دستخط شدہ کاپیاں پیش کیں جو ۱۱۲ صفحات پر مشتمل تھی۔ وزیراعلیٰ نے جسٹس صمدانی کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ نے گواہوں کے بیانات مکمل ہونے کے بعد جس مختصر مدت میں اور محنت کے ساتھ رپورٹ مرتب کی ہے' وہ قابل قدر ہے۔ پنجاب کی حکومت اس رپورٹ کا مطالعہ کرے گی اور بعد میں اسے قومی اسمبلی کے حوالے کیا جائے گا جو پورے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی کی حیثیت سے احمدیہ مسئلہ پر غور کر رہی ہے یہ ٹربیونل ربوہ ریلوے اسٹیشن پر پیش آنے والے ۲۹ مئی کے واقعہ کی تحقیقات کے لیے حکومت پنجاب نے قائم کیا تھا۔ اس واقعہ میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے بعض طلباء پر حملہ کیا گیا تھا اور ان میں سے ۳۰ زخمی ہوگئے تھے۔ ٹربیونل نے ۵ جون کو تحقیقات کا آغاز کیا۔ ٹربیونل نے کل ۷۰ گواہوں کے بیانات قلم بند کیے' جن میں احمدیہ جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد' ربوہ کے اسٹیشن ماسٹر مرزا سمیع احمد نشتر میڈیکل کالج کے متعدد طلباء اور ربوہ کے بعض احمدی بھی شامل ہیں۔ مسٹر جسٹس صمدانی نے ربوہ کے معائنہ کے علاوہ ان بوگیوں کا بھی معائنہ کیا' جن میں طلباء نے سفر کیا تھا اور ان پر حملہ کیا گیا تھا۔ ٹربیونل نے ۳ اگست کو اپنی تحقیقات ختم کر لی تھیں

جلسہ عام

جمعتہ المبارک ۲۳.۸.۷۴ء بعد نماز عشاء عکس جمیل مسجد سمن آباد لاہور

مقررین

☆ ۔ حافظ عبدالقادر روپڑی ☆ ۔ صاحبزادہ فیض القادری ☆ ۔ مولانا محمد ابراہیم ☆ ۔ بارک اللہ خاں ایڈووکیٹ ☆ ۔ فرید پراچہ صدر سٹوڈنٹس یونین جامع پنجاب ☆ ۔ عبدالشکور سیکرٹری جنرل سٹوڈنٹس یونین پنجاب

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت سمن آباد اسلامیہ پارک لاہور

۲۳؍ اگست کے اخبارات کی رپورٹ

سانحہ ربوہ کی تحقیقاتی رپورٹ پر کابینہ میں غور

وفاقی کابینہ کا خصوصی اجلاس راولپنڈی میں وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کی صدارت میں منعقد ہوا جو صبح دس بجے سے ۲.۳۰ بجے دوپہر تک جاری رہا اجلاس میں وزیر قانون و پارلیمانی امور اور صوبائی رابطہ مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ' مسٹر خورشید حسن میر' مولانا کوثر نیازی' مسٹر رفیع رضا' ڈاکٹر مبشر حسن اور رانا حنیف کے علاوہ سینٹ کے ڈپٹی چیئرمین طاہر محمد خاں نے بھی شرکت کی۔ راولپنڈی سے باخبر ذرائع کے مطابق کابینہ کے خصوصی اجلاس میں سانحہ ربوہ کے بارے میں جسٹس صمدانی کی تحقیقاتی رپورٹ پر غور کیا گیا اور قادیانی مسئلہ کے بارے میں قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی اب تک کی کارروائی کا جائزہ لیا گیا۔ نیز اس بات پر خاص طور پر غور کیا گیا کہ وزیراعظم نے قادیانی مسئلہ پر غور کرنے کے لیے ۷؍ ستمبر کو جو قطعی تاریخ مقرر کی ہے اس مدت میں قومی اسمبلی اپنی کارروائی مکمل کر سکے گی یا نہیں۔ تاہم اس بارے میں مزید تفصیلات کا پتہ نہیں چلا۔ اس بات کا امکان ہے کہ اگلے چند روز میں وفاقی کابینہ کا پھر اجلاس ہو گا۔

۲۳؍ اگست کے اخبار میں کوئی خبر نہیں۔

۲۴؍ اگست کے اخبارات کی رپورٹ

قادیانیوں کا بائیکاٹ غلط ہے مودودی

جماعت اسلامی کے بانی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے کہا ہے کہ بعض حلقوں نے عوام کے ایک طبقے کے سماجی بائیکاٹ کے حق میں جو موقف اختیار کیا ہے' وہ حسن سلوک اور مہربانی کے اس عظیم مثال کے منافی ہے جو پیغمبر اسلام نے قائم کی تھی۔ مولانا نے کہا میں نے امریکہ سے واپس آ کر گذشتہ شب اپنی تقریر میں بتایا تھا کہ مجھے قادیانی مسئلے کے بارے میں صورت حال کا علم امریکہ میں نیویارک ٹائمز کے ذریعہ ہوا۔ انہوں نے کہا پاکستان کے اخبارات انہیں وہاں بہت کم ملتے رہے' اس لیے اس سلسلے میں کوئی تبصرہ کرنے سے قبل حالات کا جائزہ لینا ضروری تھا۔ مولانا نے کہا

تاہم بعض حلقوں نے ایک طبقے کے سماجی بائیکاٹ کے مسئلے پر جو موقف اختیار کیا ہے' وہ رحم و مہربانی کے اس معیار کے منافی ہے' جو رسول اکرمؐ نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔

مجھ سے سماجی بائیکاٹ کی مخالفت میں بیان منسوب کر کے ریڈیو نے سخت بددیانتی کی ہے: مولانا مودودی

جماعت اسلامی کے بانی مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے کہا ہے کہ سوشل بائیکاٹ اسلام کے عین مطابق ہے انہوں نے کہا کہ رسول اکرمؐ نے جنگ تبوک میں شریک نہ ہونے والے چند مسلمانوں کے بارے میں سوشل بائیکاٹ کا حکم دیا تھا حالانکہ یہ لوگ منافق نہیں تھے' بلکہ سچے مسلمان تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانیوں کا سماجی مقاطعہ اسلام کے عین مطابق ہے۔ مولانا مودودی نے کہا کہ مسیلمہ کذاب کے خلاف حضرت صدیق اکبرؓ اور جلیل القدر صحابہؓ نے جو جنگ کی تھی' وہ محض اس لیے تھی کہ مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا حالانکہ مسیلمہ نبی کریمؐ کو نبی مانتا تھا لیکن خود کو بھی نبوت میں شریک کرنے کا دعویٰ کرتا تھا۔ اس کے باوجود صحابہؓ نے اس کے خلاف جنگ کی ان مثالوں سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شریعت کی رو سے نبوت کا دعویٰ کرنے والے کے خلاف سماجی مقاطعہ حضرت رسول اکرمؐ کے احکامات اور صحابہؓ کے عمل کے عین مطابق ہے مولانا مودودی نے کہا کہ جو لوگ قادیانیوں کے سماجی مقاطعہ کے خلاف باتیں کرتے ہیں' وہ شریعت سے نابلد ہیں۔

آج رات مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے ایک علیحدہ بیان میں کہا کہ امریکہ سے واپسی پر لاہور کے ایک جلسہ میں انہوں نے جو تقریر کی تھی اس کی خبر ریڈیو پر سن کر انہیں انتہائی صدمہ ہوا ہے انہوں نے کہا کہ سوشل بائیکاٹ کے متعلق ان کے بیان کو جس سو فیصد غلط انداز سے ریڈیو پر پیش کیا گیا' وہ انتہائی افسوس ناک جھوٹ ہے انہوں نے کہا حقیقت یہ ہے کہ جلسے میں' میں نے ان لوگوں کے دعووں کی سختی سے تردید کی تھی جو کہتے ہیں کہ سوشل بائیکاٹ اسلامی اصول و تعلیمات کے منافی ہے۔ انہوں نے پورے زور سے کہا کہ سوشل بائیکاٹ اسلامی اصول اور عمل کے عین

مطابق ہے مولانا مودودی نے مزید کہا کہ جلسے میں' میں نے یہ واضح طور پر کہا تھا کہ سوشل بائیکاٹ کے طریقے کی پوری تائید رسول اکرمؐ کی سنت سے ہوتی ہے جنہوں نے غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ جانے والے تین مسلمانوں کا سوشل بائیکاٹ کرنے کا بنفس نفیس حکم دیا تھا مولانا نے کہا کہ: بالکل بددیانتی کی بات ہے کہ جو بات میں نے جلسے میں کہی اس کے عین الٹ ریڈیو پر نشر کی گئی اور کروڑوں سامعین تک یہ جھوٹ پہنچایا گیا۔ مولانا مودودی نے مزید کہا کہ یہ اور بھی افسوس ناک بات ہے کہ ان کے بیان کی ایک بالکل جھوٹی خبر اس ریڈیو کی طرف سے نشر کی جائے جس کا کوئی نمائندہ جلسے کی کارروائی میں موجود نہیں تھا۔

قومی اسمبلی

قومی اسمبلی کی پورے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی نے آج بھی اپنے اجلاس میں انجمن احمدیہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر جرح کی۔ اجلاس چھ گھنٹے جاری رہا۔ کمیٹی کل بھی اپنے اجلاس میں انجمن احمدیہ کے سربراہ پر جرح کرے گی۔

وزیراعلیٰ نے ربوہ سانحہ کی رپورٹ وزیر اعظم کو پیش کر دی

وزیراعلیٰ پنجاب محمد حنیف رامے نے واقعہ ربوہ کے سلسلہ میں صمدانی ٹربیونل کی تحقیقاتی رپورٹ وزیراعظم بھٹو کو پیش کر دی ہے وزیراعلیٰ مسٹر محمد حنیف رامے نے دو روز تک راولپنڈی میں قیام کرنے کے بعد آج واپس صوبائی دارالحکومت پہنچنے پر بتایا کہ انہوں نے تحقیقاتی رپورٹ کے ہمراہ وزیراعظم بھٹو کو اس مسئلہ کے بارے میں اپنی سفارشات بھی پیش کر دی ہیں۔ واقعہ ربوہ کے تحقیقاتی ٹربیونل کے چیئرمین مسٹر جسٹس کے ایم صمدانی نے ۲۰ر اگست کو اپنی یہ رپورٹ وزیراعلیٰ حنیف رامے کو پیش کی تھی مسٹر رامے نے بتایا کہ چونکہ خود وزیراعظم بھٹو یہ کہہ چکے ہیں کہ قومی اسمبلی صمدانی رپورٹ سے استفادہ کرے گی لہٰذا یہ رپورٹ خود قومی اسمبلی میں پیش کریں گے۔ وزیراعلیٰ نے اعلان کیا کہ ان کی حکومت صمدانی رپورٹ سے متعلق فیصلوں کو پورے طور پر نافذ کرے گی۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ امن و عامہ کے قیام کی ذمہ داری بنیادی طور پر صوبائی حکومت پر عائد ہوتی ہے لہٰذا صمدانی رپورٹ کو اس کی

روح کے مطابق صوبے میں نافذ کرنا ضروری ہے مسٹر رامے نے بتایا کہ راولپنڈی میں اپنے قیام کے دوران انہوں نے اعلیٰ سطح کے جس اجلاس میں شرکت کی اس میں بھی اس مسئلہ پر بات چیت ہوئی وزیراعظم بھٹو نے اس اجلاس کی صدارت کی اجلاس میں تمام صوبوں کے اعلیٰ نمائندے بھی شریک تھے۔

مسٹر حنیف رامے نے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ کچھ جماعتیں اس مسئلہ کو سیاسی رنگ دے رہی ہیں انہوں نے کہا کہ اب اس بات کو محسوس کیا جانا چاہیے کہ یہ مسئلہ حکومت کا نہیں بلکہ قومی اسمبلی کا ہے جو اس کی مفصل چھان بین کر رہی ہے انہوں نے کہا کہ اس وقت قومی اسمبلی اس مسئلہ پر پوری سنجیدگی سے غور کر رہی ہے حزب اختلاف کے ارکان بھی قومی اسمبلی میں موجود ہیں اور وہ تمام صورت حال سے پوری طرح آگاہ ہیں انہوں نے اس بات پر شدید افسوس کیا کہ آئے روز حکومت پر دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ اس مسئلہ کو فوری طور پر حل کیا جائے حالانکہ اب یہ مسئلہ قومی اسمبلی کے زیرغور ہے اس طرح اس کی ذمہ داری حکومت اور حزب اختلاف دونوں پر مشترکہ طور پر عائد ہوتی ہے انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ تمام جماعتیں اس مسئلہ کے بارے میں اپنی ذمہ داری محسوس کریں گی۔ استفسار پر وزیراعلیٰ نے اس توقع کا اظہار کیا کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے جو وقت مقرر کیا گیا ہے قومی اسمبلی کی خاص کمیٹی جو پورے ایوان پر مشتمل ہے اس مدت میں اپنا کام مکمل کر لے گی اور تمام متعلقہ حلقے سفارشات مکمل کرانے میں اپنا اپنا کردار ادا کریں گے وزیراعلیٰ نے یہ بھی بتایا کہ اس وقت پنجاب میں امن عامہ کی صورت حال قابو میں ہے انہوں نے کہا کہ جب قومی اسمبلی نے اپنا کام مکمل کر لیا اس مسئلہ پر اضطراب و بے چینی کا کوئی جواز باقی نہ رہے گا وزیراعلیٰ نے کہا کہ اگر اس کے بعد بھی بعض عناصر نے اس مسئلہ کو سیاسی رنگ دینا چاہا تو پھر حکومت مضبوط ہاتھوں سے ان سے نمٹ لے گی۔

۲۵ر اگست کے اخبارات کی رپورٹ
قومی اسمبلی

پورے ایوان پر مشتمل قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے آج انجمن احمدیہ ربوہ

کے سربراہ مرزا ناصر احمد پر اپنی جرح مکمل کر لی ہے۔ کمیٹی نے آج دو اجلاس منعقد کیے جو قریباً سات گھنٹے جاری رہے۔ گواہ پر جرح کل گیارہ روز جاری رہی کمیٹی کا اجلاس اب منگل ۲۷؍ اگست کو ہوگا۔ اجلاس کی حتمی تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

کبیر والا کے واقعات کی ہائیکوٹ کے جج سے تحقیقات کرائی جائے

گورنر پنجاب صادق حسین قریشی' وزیر اعلیٰ پنجاب حنیف رامے'

سے کبیر والا کے شہری پرزور اپیل کرتے ہیں کہ: ☆ پچھلے دنوں کبیر والا میں معزز شہریوں اور علمائے کرام پر تشدد کے جو واقعات ہوئے ہیں' ان کے ذمہ دار حکام کو معطل کر کے واقعات کی چھان بین عدالت عالیہ کے فاضل جج سے کرائی جائے' اس بارے میں قومی پریس میں خبریں آ چکی ہیں۔

ہم نے تحریری طور پر' اور حکام کو تاریں بھیج کر جو الزامات عائد کیے ہیں' ان کی غیر جانبدارانہ چھان بین انتہائی ضروری ہے!

(خان) شیر دین سابق چیئرمین بلدیہ کبیر والا و صدر مجلس عمل کبیر والا'

کوثر نیازی کا اعلان

وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات اوقاف اور حج مولانا کوثر نیازی نے کہا ہے کہ قومی اسمبلی قادیانی مسئلے۔ کا فیصلہ ۷؍ ستمبر کی مقررہ تاریخ پر لازماً کر دے گی۔ راولپنڈی سے کراچی پہنچنے پر اخباری نمائندوں سے باتیں کرتے ہوئے مولانا نے کہا وزیر اعظم نے اسمبلی میں' اکثریتی جماعت کو سختی سے ہدایت کی ہے کہ قادیانی مسئلے کا تصفیہ ۷؍ ستمبر تک ہر صورت ہو جانا چاہیے۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ اسمبلی میں حزب اختلاف کی جماعتیں اس سلسلے میں اکثریتی جماعت کے ساتھ تعاون کریں گی۔ انہوں نے کہا جہاں تک قادیانی مسئلے کے حل کا تعلق ہے میں صرف اتنا کہہ سکتا ہوں کہ

اسے جمہوری انداز میں اسلام کے اصولوں کے عین مطابق حل کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا یہ حل ایسا ہوگا جس سے پاکستان کے وقار میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے کہا ختم نبوت پر ایمان اسلام کی اساس ہے اور قومی اسمبلی اپنے فیصلہ میں اسے مکمل آئینی تحفظ دے گی۔

۲۶ر اگست کے اخبارات کی رپورٹ

مولانا شاہ احمد نورانی

لائل پور' مولانا شاہ احمد نورانی' ایم این اے نے کہا ہے کہ اگر حکومت نے ۷ر ستمبر تک قادیانی مسئلہ کا فیصلہ کر دیا اور خاص فرقہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تو بہتر ہوگا اور اگر حکومت نے اس مسئلہ کا جو خالصتاً دینی مسئلہ ہے' مسلمانوں کی امنگوں کے خلاف فیصلہ کیا تو مرکزی مجلس عمل ۷ر ستمبر کے بعد اپنے اجلاس میں آئندہ لائحہ عمل کا تعین کرے گی۔ مولانا گزشتہ رات جامع مسجد گلزار مدینہ محمد پورہ میں سنی کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ سواد اعظم کے مطالبات کا اعادہ کرتے ہوئے مولانا نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے' انہیں کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ انہوں نے شرح و بسط سے قرآن و حدیث کی روشنی میں خاص فرقہ کے سیاسی' سماجی اور اقتصادی بائیکاٹ کو جائز اور درست قرار دیا۔

۲۷ر اگست کے اخبارات کی رپورٹ

خورشید حسن میر کی برہمی

وفاقی وزیر بے محکمہ خورشید حسن میر نے کہا ہے کہ فتویٰ فروش علماء ختم نبوت کی تحریک سے ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آج ٹاؤن ہال میں ''انقلابی جدوجہد کا نیا موڑ'' کے موضوع پر ایک مجلس مذاکرہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اب جبکہ احمدیہ مسئلہ قومی اسمبلی میں زیر غور ہے' ملاؤں کو شور مچانے کی کوئی ضرورت

نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان فتویٰ فروشوں نے دھمکی دی ہے کہ یہ ۶ر ستمبر کو راولپنڈی میں جمع ہو جائیں گے۔ ہم ان کے استقبال کے لیے تیار ہیں۔ یہ نام نہاد علماء مسجدوں کو سیاسی اغراض کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔ اگر انہوں نے طعن و تشنیع بند نہ کی تو ان کی زبانیں کھینچ لی جائیں گی۔ جلسہ کے دوران بار بار وفاقی وزیر اطلاعات مولانا کوثر نیازی کے خلاف نعرے لگائے گئے۔ مسٹر میر نے کہا کہ پرانے ساتھیوں نے عجلت میں پیپلز پارٹی چھوڑ دی۔ اب دور سے نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ حالانکہ ان کے چلے جانے کی وجہ سے رجعت پسند پارٹی میں گھس آئے۔ خورشید میر نے کہا کہ مجھے قادیانی کہا جاتا ہے یہ غلط ہے' مولوی غلام اللہ نے مجھے سائیکل سوار وکیل کا نام دیا ہے حالانکہ میرے پاس اس وقت بھی کار تھی جب میں حکومت میں نہیں تھا۔ اصغر خاں اس کے گواہ ہیں جو کئی بار میری کار میں بیٹھ چکے ہیں۔ انہوں نے قومی اخبارات کو رجعت پسند قرار دیا۔ مجلس مذاکرہ میں دو سو افراد موجود تھے۔ تاج محمد لنگاہ نے بھی تقریر کی۔ قیوم نظامی نے کہا کہ جو لوگ رجعت پسند مولویوں کی حمایت میں بولیں گے ان کی ٹانگیں توڑ دی جائیں گی۔

ملک محمد قاسم اور یٰسین وٹو کا مطالبہ

پاکستان مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل ملک محمد قاسم نے جھنگ میں کی گئی حالیہ گرفتاریوں کی شدید مذمت کی ہے۔ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ آزادی تقریر و تحریر پر پابندی کے بعد اب حکومت نے مذہبی مسائل پر اظہار خیال کی پابندی عائد کر رکھی ہیں۔ یہ پابندیاں اتنی شدید ہیں کہ معمولی باتوں پر گرفتاریاں کی جا رہی ہیں۔ پاکستان بار کونسل کے رکن نوابزادہ افتخار احمد انصاری اور جھنگ میں علماء کرام اور طالب علم رہنماؤں کی گرفتاریاں اسی پالیسی کی آئینہ دار ہیں۔ افسوس یہ ہے کہ ان اسیروں پر تشدد بھی کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے تمام اسیران ختم نبوت کی فوری اور غیر مشروط رہائی اور پالیسی کو تبدیل کرنے کا بھی مطالبہ کیا اور کہا کہ حکومتی پارٹی کی موجودہ پالیسی غیر جمہوری ہے۔

مسٹر محمد یٰسین وٹو نائب صدر پنجاب بار کونسل اور چیف آرگنائزر پاکستان مسلم

لیگ (پنجاب زون) نے بھی پاکستان بار کونسل کے رکن نوابزادہ افتخار احمد انصاری' مولوی محمد یٰسین' جنرل سیکرٹری جمعیت علمائے اسلام ضلع جھنگ اور جامعہ مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن جھنگ کے خطیب مولوی عبدالشکور کی حالیہ گرفتاری پر شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان بے ضرر اور محب وطن راہنماؤں کی گرفتاری نے اب یہ بات واضح طور پر ثابت کر دی ہے کہ وطن عزیز میں حکومتی پارٹی نے تحریر و تقریر کے تمام دروازے جبراً عوام پر بند کر دیئے ہیں۔ زبان بندی کا یہ آمرانہ رجحان نہ صرف برسر اقتدار پارٹی بلکہ جمہوریت کی نشوونما کے لیے بھی سخت نقصان دہ ہے۔ آخر میں انہوں نے گرفتار شدگان کی غیر مشروط فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔

سانحہ ربوہ میں حکومت کے ہاتھ بالکل صاف ہیں۔ بھٹو

وزیراعظم بھٹو نے آج پارلیمنٹ میں قادیانی مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس مسئلے کو قومی اسمبلی نے حل کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ربوہ ٹریبونل کے جج مسٹر جسٹس صمدانی کی رپورٹ میں واقعہ ربوہ سے حکومت کو بالکل بری الذمہ قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کے اس واقعہ کے بارے میں ہاتھ بالکل صاف ہیں اور مسٹر صمدانی بھی اپنی رپورٹ میں اسی نتیجے پر پہنچے ہیں۔ انہوں نے ملک میں امن و سکون بحال رکھنے کے لیے ذاتی کوششوں اور حکومت کی مساعی پر بھی روشنی ڈالی۔

کراچی میں ختم نبوت کانفرنس

مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے قادیانی مسئلہ پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے انتباہ کیا ہے کہ اس مسئلہ کا فیصلہ مسلمانان عالم کی خواہش کے مطابق ۷ر ستمبر تک کر دیا جانا چاہیے۔ بصورت دیگر حالات کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ گزشتہ رات مولانا محمد یوسف بنوری کی زیر صدارت مسئلہ ختم نبوت کے سلسلہ میں ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عطا المنعم ابوذر بخاری نے کہا کہ یہ مسئلہ ہرگز کسی بحث کے لائق نہیں' بلکہ سادہ اور واضح ہے۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ اسلام کے نام پر قائم کیے گئے اس ملک میں گزشتہ ۲۷ برس سے اسلام کے ساتھ مذاق کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے موجودہ فرقہ وارانہ اتحاد پر مسرت کا اظہار کیا

اور توقع ظاہر کی کہ یہ سنگین مسئلہ پرامن طور پر حل کر لیا جائے گا۔ سید مظفر علی شمسی نے کہا کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا کوئی سیاسی مقصد نہیں بلکہ یہ ایک خالص مذہبی معاملہ ہے جس کی قیادت ایک درویش اور عالم دین مولانا بنوری کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم تشدد کے خلاف ہیں اور پرامن تحریک چلائیں گے۔ مجلس کے صوبائی صدر صوفی ایاز خاں نیازی نے کہا کہ ملت اسلامیہ کا بند تربیلا بند سے کہیں زیادہ اہم ہے اور اس کے ٹوٹنے کے نتائج بھی بے پناہ ہولناک ہوں گے' اس لیے اسے فوری طور پر ملت کی منشاء کے مطابق حل کیا جانا چاہیے۔ جلسہ سے حافظ عبدالقادر روپڑی' قاری محمد اجمل خان' شیخ لیاقت حسین' نائب صدر پاکستان مسلم لیگ' حافظ عزیز الرحمٰن اور سید علی کوثر نے بھی خطاب کیا اور مولانا محمد یوسف بنوری نے دعا کی۔

گجرات میں ختم نبوت کانفرنس

ارکان قومی اسمبلی مولانا مفتی محمود اور چودھری ظہور الٰہی نے کہا ہے کہ ہم قادیانی مسئلہ کے بارے میں قومی اسمبلی کی کارروائی سے مطمئن ہیں اور اگر حکومت کی نیت میں کوئی فرق محسوس کیا تو وہ اسمبلی سے باہر آجائیں گے۔ وہ گزشتہ رات یہاں مسجد کالری دروازہ میں مجلس عمل ختم نبوت کے زیراہتمام جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ مولانا مفتی محمود نے کہا کہ وزیراعظم بھٹو کو اپنی پارٹی کے اراکین قومی اسمبلی کو ختم نبوت کے مسئلہ پر پارٹی ڈسپلن سے آزاد نہیں کرنا چاہیے بلکہ ان کو ختم نبوت کے حق میں فیصلہ کا پابند بنانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کو غدار کہنے والے خود غدار ہیں۔ مولانا نے بلوچستان کے حالات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے وہاں اکثریتی پارٹی کو اقتدار دینے کا مطالبہ کیا۔ چودھری ظہور الٰہی نے جمہوریت کے لیے اپنی قربانیوں کا ذکر کیا اور ولی خان کی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا کہ ولی خان محب وطن ہیں۔ انہوں نے پنجاب کے عوام سے اپیل کی کہ وہ بلوچستان اور سرحد سے کی جانے والی ناانصافی کی مخالفت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ایک فرقہ کے لوگوں کو اقلیت قرار دینے سے کچھ فرق نہیں پڑتا ہے۔

حمید ریاض قادیانی نہیں ہیں

بیکو ہیڈ آفس شاف یونین سی بی اے پاکستان انجینئرنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور کے صدر محمد صادق نے ایک بیان میں گہری تشویش ظاہر کی ہے کہ کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر حمید ایس ریاض کے خلاف بہتان تراشیوں کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اور انہیں خلافت ربوہ کا حلقہ بگوش قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمپنی کے مینجنگ ڈائریکٹر ہرگز قادیانی فرقے سے تعلق نہیں رکھتے اور سنی العقیدہ مسلمان ہیں۔

مولانا یوسف بنوری ۳۱ر اگست کو اوکاڑہ میں خطاب کریں گے

مرکزی مجلس عمل کے صدر مولانا محمد یوسف بنوری اور علامہ محمود احمد رضوی ۳۱ر اگست کو اوکاڑہ میں مجلس عمل پنجاب کی کنونشن سے خطاب کریں گے۔ مجلس عمل ساہیوال کے اجلاس میں آج ان کے دورہ کو آخری شکل دی گئی۔

کھاریاں کیس

کھاریاں فائرنگ کیس کے تحقیقاتی ٹربیونل ملک محمد امیر کی عدالت میں آج ایس ایچ او کھاریاں راجہ منور کا بیان مکمل کیا گیا اور محمد نذیر اے ایس آئی تھانہ صدر گجرات اور منظور حسین ہیڈ کانسٹیبل کے بیانات بھی قلمبند کیے گئے۔ محمد نذیر کو کل کے لیے بھی پابند کیا گیا ہے۔ منظور حسین نے بتایا کہ اسے پولیس لائن افسر گجرات باغ بہار قریشی نے حکم دیا تھا کہ چار کانسٹیبل لے کر عزیز بھٹی شہید ہسپتال گجرات سے غلام نبی مقتول کی نعش لے آئیں اور اسے ایس ایچ او کھاریاں کے حوالے کر دوں۔ اس نے بتایا کہ اس نے یہ نعش سوا نو بجے حاصل کی اور ساڑھے دس اور گیارہ بجے گجرات سے کھاریاں پہنچا دی۔ محمد نذیر اے ایس آئی نے بتایا کہ دس جولائی کو سوا سات بجے گجرات ہسپتال سے ایک چٹھی آئی کہ غلام نبی کی نعش پڑی ہے اس کو کھاریاں ہسپتال میں پہنچا دیا جائے تاکہ وہاں اس کا پوسٹ مارٹم ہو جائے۔ میں نے سپاہی کو ہسپتال بھیجا تو منظور حسین ہیڈ کانسٹیبل اس کے پہنچنے سے پہلے نعش لے گیا تھا۔ نذیر نے بتایا کہ میں نے نعش کے سلسلہ میں تھانہ کھاریاں سے بات کرنے

کے لیے کال بک کرائی لیکن کال نہ مل سکی۔ اس پر ٹریبونل نے گجرات اور کھاریاں کے ایکسچینج کا دس جولائی کا ریکارڈ طلب کر لیا اور نذیر کو بھی کل کے لیے پابند کر لیا۔ ۲۷؍ اگست کو باغ بہار قریشی پولیس لائن افسر' لال خاں کانسٹیبل موضع تمال کے اللہ دتہ' غلام رسول اور فضل الٰہی کو عدالت میں گواہی کے لیے طلب کیا گیا ہے۔ ٹریبونل کو کارروائی کے دوران اسسٹنٹ کمشنر کھاریاں نے اطلاع دی کہ ہوم سیکرٹری کا فون آیا ہے کہ اس تحقیقات کے لیے نیا نوٹیفکیشن جاری کیا گیا ہے۔ چودھری محمد اکرم ایڈووکیٹ نے عدالت کو بتایا کہ قبروں پر پولیس گارڈ متعین نہیں کی گئی بلکہ گاؤں کے لوگوں کو کہا گیا ہے کہ وہ ان کی حفاظت کریں۔ ٹریبونل نے ٹیلی فون ایکسچینج کا ریکارڈ کل عدالت میں پیش کرنے کی ہدایت کی ہے۔

۲۸؍ اگست کے اخبارات کی رپورٹ

سیالکوٹ

انجمن طلباء اسلام (پاکستان) کی مجلس مشاورت کے سابق رکن اور جامعہ پنجاب کے مشہور طالب علم رہنما جناب محمد اقبال قمر نے حالیہ تحریک ختم نبوت کے دوران مختلف مقامات پر منعقدہ جلسہ ہائے عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ منکرین ختم نبوت کا مسئلہ اب بھی نتیجہ خیز مراحل میں داخل ہو چکا ہے اور طالب علم برادری اسی سلسلہ میں کسی ایسے فیصلہ کو قطعی طور پر قبول نہیں کرے گی جو کہ عوامی امنگوں کے منافی ہو۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ ختم نبوت عالم اسلام کا مشترکہ اور طے شدہ مسئلہ ہے لہٰذا حکومت کو منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سلسلہ میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرنی چاہیے۔ دریں اثناء انہوں نے اپنی تقاریر میں مجاہد ختم نبوت سید محمود شاہ گجراتی و دیگر اسیران ختم نبوت کی بلاتاخیر غیر مشروط رہائی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

کھاریاں کیس کی سماعت

آج کھاریاں فائرنگ کیس کے تحقیقاتی ٹریبونل ملک محمد امیر کی عدالت میں لال

خاں کانسٹیبل اور اللہ وتہ کا بیان قلمبند ہوا۔ لال خاں نے ٹریبونل کو بتایا کہ اس نے ۱۲ جولائی کو ۹ فائر کیے تھے اور خالی کارتوس تھانہ محرر کے حوالے کر دیئے تھے۔ فائرنگ کے بعد ایس۔ ایچ۔ او کھاریاں جب رپورٹ مرتب کر رہا تھا تو ایس۔ پی گجرات موقع پر پہنچ گئے اور ہدایات دیں جن کی روشنی میں رپورٹ مرتب ہوئی۔ اللہ وتہ نے جو فائرنگ کے دوران پولیس کے ہمراہ تھا' بتایا کہ یکم جولائی سے قبل موضع تھال میں کبھی فرقہ وارانہ فساد نہیں ہوا۔ ٹریبونل نے وکلاء کے سوال کے جواب میں بتایا کہ ۱۷ اگست کو صوبائی حکومت کو محمد یوسف اور غلام نبی کی نعشوں کے پوسٹ مارٹم کے لیے لکھا گیا تھا لیکن ابھی تک اس کے بارے میں کوئی جواب نہیں آیا۔

قادیانی' بہائی

مولانا عبدالقدوس ہاشمی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ بہائی فرقہ حکومت پاکستان سے مطالبہ کر رہا ہے اور زور دے رہا ہے کہ انہیں ایک غیر مسلم مذہبی فرقہ قرار دیا جائے۔ بہائیوں کا عقیدہ ہے۔ باب اور بہاؤاللہ جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ امام مہدی اور مسیح موعود تھے جن کی آمد کی پیشین گوئی قرآن و رسول کریمؐ نے کی ہوئی ہے۔

مولانا صاحب نے کہا کہ اس عقیدہ پر ہمارا ان سے اختلاف ہے جیسا کہ مرزائیوں سے ہے۔

قادیانی ایک غیر مسلم فرقہ کہلائے جانے پر رضامند نہیں ہوتا لیکن بہائی رضاکارانہ طور پر ایسا کرنے کے لیے تیار ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ انہیں پاکستان کی مسلم اکثریت میں شامل رہنے پر مجبور نہ کریں جبکہ وہ خود واضح طور پر اعلان کر رہے ہیں کہ مسلمانوں اور ان کے عقائد میں فرق ہے۔ بہتر یہی ہے کہ حکومت پاکستان ان کے اس مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے انہیں ایک غیر مسلم اقلیت قرار دے دے۔ (روزنامہ "سعادت" لاہور)

۲۹/ اگست کے اخبارات کی رپورٹ
کھاریاں کیس کی انکوائری

کھاریاں فائرنگ کیس کے تحقیقاتی ٹریبونل ملک محمد امیر کی عدالت میں ڈاکٹر غیور عالم میڈیکل افسر کا بیان ریکارڈ کیا گیا۔ ڈاکٹر غیور عالم نے ٹریبونل کو بتایا کہ ۹/ جولائی کی رات کے گیارہ بجے راجہ ولایت' محمد اکرم اور یونس ہسپتال میں پہنچے۔ راجہ ولایت کو تو زخم آئے تھے جن میں دو زخم زیادہ نازک تھے۔ محمد یونس کانسٹیبل معمولی زخمی تھا۔ غلام غوث اور فضل الٰہی' دولت بی بی اور زہرہ بی بی کے ساتھ رات کے دو بج کر دس منٹ پر ہسپتال میں پہنچے۔

فضل الٰہی کو تین زخم آئے تھے جو سادہ تھے۔ دولت بی بی کے چار ضربات اور زہرہ بی بی کے تین ضربات آئی تھیں جبکہ غلام غوث کو سات زخم آئے تھے۔ ان کو زیر مشاہدہ رکھا گیا۔ غلام نبی جو پولیس فائرنگ سے ہلاک ہوا تھا اس کو پہلوان نامی ایک شخص لے کر کھاریاں ہسپتال میں آیا۔ میں نے پندرہ منٹ اس کو روکا' اس کے بعد ایمبولینس میں اس کو فوری طور پر گجرات عزیز بھٹی ہسپتال میں بھجوا دیا۔ اس کا میڈیکل لیگل کیس تیار کیا اور ڈسپنسر کے حوالے کر دیا۔ اس کے علاوہ اور کوئی رپورٹ میں نے اس کے ہمراہ گجرات نہیں بھیجی۔ غلام نبی کی حالت بہت خراب تھی چنانچہ میں نے اس کو گجرات ہسپتال میں بھیجنا زیادہ ضروری سمجھا تاکہ اس کی جان بچ جائے۔

سوال : آپ نے کیا طبی امداد دی؟

جواب : گلوکوز دیا۔ زخموں پر پٹی باندھی۔

سوال : کس کی نگرانی میں گجرات بھیجا۔

جواب : میں نے غلام نبی کو ڈرائیوروں' ڈسپنسر اور پہلوان اور دوسرے آدمیوں کے ہمراہ گجرات بھیجا۔

سوال : وہ کتنی دیر ہسپتال میں رہا۔

جواب : پندرہ منٹ۔

سوال : غلام نبی کے ہمراہ کتنے افراد تھے جب وہ ہسپتال میں لایا گیا۔

جواب : چھ سات آدمی تھے۔

سوال : آپ کی کتنی ملازمت ہے؟

جواب : چار ستمبر ۱۹۷۱ء کو ملازم ہوا تھا۔ اب تک ۱۰۰ میڈیکل لیگل کیس اور ۳۵ پوسٹ مارٹم کر چکا ہوں۔

سوال : کیا دس جولائی کو تہال' ڈوگہ کے اور بھی زخمی آئے تھے۔

جواب : ہاں عورتیں اور بچے بھی زخمی حالت میں ساڑھے چھ بجے شام کو ہسپتال پہنچے تھے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ سائرہ' حلیمہ' مسمات عزرینہ نزاکت علی دو سال' نذیر بی بی' مسمات سجادہ۔

سب انسپکٹر پولیس راجہ منور ایس ایچ او کھاریاں نے عدالت کو بتایا کہ چار جولائی کو غلام غوث میرے پاس تھانہ میں آیا تھا۔ اس نے تہال کے حالات بتائے اور کہا کہ ہماری حفاظت کے لیے گارڈ دی جائے۔ میں نے غلام غوث کو بتایا کہ میں گارڈ نہیں دے سکتا کیونکہ میرے پاس کانسٹیبلوں کی تعداد بہت کم ہے۔ ایس پی گجرات کو ملیں وہ گارڈ دے سکتا ہے۔ اس پی گجرات نے راجہ ولایت تھانیدار کو چار کانسٹیبل دے کر تہال بھیج دیا۔ ۹ر جولائی ۷۴ء تک راجہ ولایت نے مجھے کوئی رپورٹ نہ بھیجی تھی۔ ۹ر تاریخ کو گلیانہ روڈ پر ایک جلسہ ہو رہا تھا (کھاریاں میں) علاقہ مجسٹریٹ شیخ احسن بشیر اور میں موقع پر موجود تھے۔ اللہ دتہ ساڑھے آٹھ بجے کے قریب میرے پاس آیا۔ اس کے بیان پر میں نے استغاثہ مرتب کر کے تھانہ بھجوایا۔ میں نے دس کانسٹیبل لے کر جن میں سے چھ کے پاس رائفلیں اور چار کے پاس لاٹھیاں تھیں' علاقہ مجسٹریٹ شیخ احسن بشیر کے ہمراہ موضع تہال کی طرف روانہ ہو گیا۔

سوال : گاؤں تہال میں کس وقت پہنچے۔

جواب : ساڑھے دس اور گیارہ بجے کے قریب۔

سوال : سب سے پہلے کہاں گئے۔

جواب : غلام غوث کے ہاں۔ وہاں سے دولت بی بی' زہرہ بی بی اور غلام غوث زخمیوں کو ہسپتال بھجوایا۔ اس وقت تک ۱۶ مکان جل چکے تھے یا جل رہے تھے' کچھ گر چکے تھے۔ میں نے موقع پر ہی رف نقشے بنائے۔

سوال : ایس پی کب موقع پر پہنچا۔

جواب : ایس پی رات کو ہی موقع پر پہنچ گئے اور ڈیڑھ گھنٹہ تک وہاں رہے۔ انہوں نے مختلف جگہوں کا معائنہ کیا اور واپس چلے گئے۔ میں نے ۱۰ بجے صبح تک موقع جات دیکھے اور بیانات لیے۔ ۱۰؍ جولائی کو ایس پی گجرات دوبارہ تہال آ گئے۔ سکول میں ایس پی موجود تھے انہوں نے مجھے حکم دیا کہ گرفتاریاں شروع کر دو۔ میں نے رحمت علی' محمد وزیر' رحمت' عبدالغفور' امانت علی اور اللہ دتہ موضع تہال کو گرفتار کر لیا تھا۔ دوسروں کو گرفتار کرنے کے لیے اللہ دتہ' غلام رسول' فضل احمد کے ہمراہ گیا وہ کانسٹیبل لے کر روانہ ہو گیا۔ جو لوگ گرفتار ہو چکے تھے ان کو ایس پی اور انسپکٹر کھاریاں کے حوالے کر دیا گیا۔ جب ہم ڈوگہ کی طرف چل پڑے تو ہمیں پانچ ہزار کے ہجوم نے للکارا کہ کوئی زندہ بچ کر نہ جائے ان کے پاس برچھیاں' لاٹھیاں اور رائفلیں تھیں۔ انہوں نے فائرنگ شروع کر دی اور تین ہینڈ گرنیڈ پھینکے۔ ساڑھے بارہ بجے سے ساڑھے تین بجے تک فائرنگ ہوتی رہی۔ ہم نے ہوائی فائر کیے اور لیٹ کر پوزیشنیں لیے رکھیں۔ تین گھنٹے کی فائرنگ کے بعد ہجوم خودبخود منتشر ہو گیا۔ اللہ دتہ ہمارے ہمراہ تھا۔ اس نے کچھ ملزموں کی شناخت کر لی تھی۔ میں نے چھ ملزموں کو انسپکٹر کے ہمراہ کھاریاں روانہ کر دیا اور واپس سکول کی عمارت میں آ گیا۔ ۱۱؍ جولائی تک تہال میں سکول کی عمارت میں رہا۔ بارہ جولائی کو چودھری منظور الٰہی ایڈووکیٹ نے سردار خاں' محمد یونس' منظور حسین' محمد حسین' رشید' احمد سکنہ تہال' بہاول گنجیال کو پولیس کے حوالے کیا۔ تیرہ جولائی کو چودھری منظور الٰہی ایڈووکیٹ نے چار آدمی پولیس کے سامنے پیش کیے۔ محمد نذیر (تہال) محمد اقبال (گنجیال) اور محمد حنیف (ڈوگہ) پولیس اور پبلک کے درمیان فائرنگ میں لال کانسٹیبل زخمی ہوا تھا۔ ایس ایچ او راجہ منور نے بتایا کہ چھت میں چار انچ اینٹوں کا سوراخ تھا۔ اس سے ہینڈ گرنیڈ پھینکے گئے اور میں نے دیواروں سے ہینڈ گرنیڈ کے ٹکڑے نکالے ہیں۔

میں نے ایس پی گجرات کو فیڈرل سیکورٹی فورس بھیجنے کے لیے نہیں لکھا تھا۔ ایس پی نے خود ہی فورس بھیج دی تھی۔ جس وقت میں نے رپورٹ مرتب کی' اس وقت اللہ دتہ' غلام رسول' فضل احمد میرے پاس تھے۔ ان کے علاوہ اور کوئی شخص موقع پر نہیں آیا اور نہ ہی میرے پاس سے کوئی گیا۔ جس وقت میں رپورٹ تیار کر

چکا' اس وقت ایس پی گجرات اور انسپکٹر پولیس میرے پاس پہنچے۔ میں نے ان کو رپورٹ دکھا دی۔

سوال : بلوائیوں کی جانب جو دو افراد زخمی ہوئے تھے ان کا کیسے پتہ چلا۔

جواب : ہجوم کی طرف سے شور برپا تھا کہ دو افراد زخمی ہوگئے ہیں۔ عورتیں اور مرد مکانوں پر چڑھے ہوئے تھے لیکن حالات اتنے خراب ہوگئے تھے کہ میں ان کا پتہ نہیں چلا سکتا تھا۔ راجہ منور نے بتایا کہ انہوں نے مقتولین کی قبروں پر پہرہ نہیں لگایا تھا اور لواحقین کی درخواست کے باوجود قبروں کو کھود کر نعشوں کا پوسٹ مارٹم بھی نہ کرا سکا۔ خود ڈاکٹر نے بھی پوسٹ مارٹم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

ایس ایچ او نے ٹریبونل کو بتایا کہ کمرے کی دیواروں پر دستی بم کے پھٹنے کے نشانات نمایاں تھے اور بموں کے ٹکڑے تجزیہ کے لیے بھی بھیج دیئے گئے تھے۔ پولیس کی طرف سے ہجوم پر پچاس ساٹھ فائر کیے گئے جبکہ ہجوم کی طرف سے دو تین سو فائر ہوئے۔ پولیس نے کوئی خالی کارتوس محفوظ نہیں کیا اور نہ ہی کسی شخص سے ناجائز اسلحہ برآمد کیا گیا۔ ایس ایچ او راجہ منور پر جرح جاری تھی کہ عدالت کا وقت ختم ہوگیا۔ چودھری ارشاد احمد ایڈووکیٹ سوالات کر رہے تھے۔ ٹریبونل کی مدد چودھری منظور الٰہی ایڈووکیٹ' چودھری محمد اکرم ایڈووکیٹ' چودھری غلام احمد ایڈووکیٹ' کیپٹن ایاز احمد ایڈووکیٹ' بشارت احمد ایڈووکیٹ' چودھری میاں خان ایڈووکیٹ' چوہدری فضل حسین ایڈووکیٹ نے کی۔

قومی اسمبلی

قومی اسمبلی کے سارے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی نے آج انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے سربراہ پر جرح مکمل کرلی۔ اجلاس چار گھنٹے جاری رہا۔ کمیٹی کا اجلاس اب کل ۶ بجے شام دوبارہ شروع ہوگا۔

مجلس عمل لاہور کے زیر اہتمام جلسہ

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت لاہور کے زیر اہتمام یکم ستمبر اتوار کو ساڑھے آٹھ بجے شب بادشاہی مسجد میں ایک جلسہ عام زیر صدارت مولانا یوسف بنوری منعقد ہو

رہا ہے۔ اس جلسہ سے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی' مولانا عبدالهادی دین پوری' صاحبزادہ غلام معین الدین شاہ گولڑہ شریف' مولانا خواجہ خان محمد' مولانا تاج محمود مولانا عبداللہ درخواستی' پیر صاحب پگاڑا شریف' مولانا مفتی محمود' علامہ سید محمود احمد رضوی' مولانا شاہ احمد نورانی' نوابزادہ نصراللہ خاں' مولانا جان محمد عباسی' مولانا عبدالستار خاں نیازی' چودھری ظہور الٰہی' مولانا عبدالقادر روپڑی' سید مظفر علی شمسی' مولانا عبیداللہ انور' مولانا ابوذر عطاء المنعم بخاری' چودھری ثناء اللہ بھٹہ اور دیگر مشائخ' علماء کرام اور اکابرین خطاب کریں گے۔

ملتان کنونشن

مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳۰ر اگست کو کنونشن منعقد ہو رہا ہے۔ صدر مجلس عمل مولانا محمد یوسف بنوری اور دوسرے قائدین کا استقبال صبح ساڑھے آٹھ بجے مدرسہ قاسم العلوم میں ہوگا۔ ۹ بجے سے گیارہ بجے صبح تک کنونشن ہوگا جس سے مولانا مفتی محمود' مولانا شاہ احمد نورانی' نواب زادہ نصرہ اللہ خاں' مولانا ابوذر بخاری' سید مظفر علی شمسی' چودھری غلام جیلانی' علامہ احسان الٰہی ظہیر' مولانا محمد اجمل' امیر عالم نصاری' مولانا تاج محمود' مولانا عبدالمجید ندیم' خان محمد اشرف خان اور سید امین گیلانی خطاب کریں گے۔ تمام قائدین نماز جمعہ عیدگاہ میں ادا کریں گے۔ ساڑھے پانچ بجے مرکزی مجلس عمل کے قائدین کے اعزاز میں جامعہ تعلیم الابرار میں عصرانہ دیا جائے گا۔ انتظامات کے سلسلہ میں محمد اشرف خان' شیخ عبدالحمید' مولانا ابوالحسن قاسمی کو مختلف تنظیمی کیٹیوں کا صدر بنا دیا گیا ہے۔

جامع مسجد نقشبندیہ محلّہ شیخاں وسن پورہ لاہور میں جمعہ ۳۰ اگست کو بعد نماز عشاء جلسہ عام

مولانا جان محمد عباسی قائم مقام امیر جماعت اسلامی پاکستان' مولانا عبدالستار خان صاحب نیازی' مولانا عبیداللہ انور صاحب' صاحبزادہ فیض القادری صاحب' بارک اللہ خان صاحب' مولانا فقیر محمد' چشتی خطیب مسجد' مولانا سلیم اللہ صاحب خطاب

فرمائیں گے۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت' وسن پورہ لاہور

۳۱؍ اگست کے اخبارات کی رپورٹ
ملتان میں ختم نبوت کنونشن و کانفرنس

مجلس عمل ختم نبوت کے مرکزی صدر مولانا محمد یوسف بنوری نے کہا ہے کہ ہم سختی کا جواب صبر سے دیں گے اور ظلم کا مقابلہ پرامن جدوجہد سے کریں گے۔ مولانا یوسف بنوری آج صبح مدرسہ قاسم العلوم میں مجلس عمل کے ڈویژنل کنونشن سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی سختی کے باوجود عوام کے جوش ایمانی میں روزبروز اضافہ ہوگا اور ہماری تحریک اس وقت تک جاری رہے گی' جب تک کہ ہم مقصد کے حصول میں کامیاب نہیں ہو جاتے۔ مولانا نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ خالص دینی مسئلہ ہے' اس کے پس پردہ کوئی سیاسی مقصد نہیں۔ انہوں نے کہا کبیر والا' اوکاڑہ' بہاول نگر' کیمبل پور اور دوسرے مقامات پر جو زیادتیاں روا رکھی گئی ہیں اور کارکنوں نے جس صبرو استقامت کا مظاہرہ کیا ہے' اس سے تحریک میں زندگی کی نئی لہر دوڑ گئی ہے۔ ہم اپنے مقصد کے حصول کے لیے کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ ڈویژنل کنونشن سے علامہ محمود احمد رضوی اور مظفر علی شمسی نے بھی خطاب کیا۔ علامہ رضوی نے کہا کہ مجلس عمل نے پورے ملک میں اپنی تنظیمیں قائم کر رکھی ہیں اور ملک کا کوئی ایسا کونہ ایسا نہیں جہاں کے عوام نے اس تحریک کی آواز پر لبیک نہ کہی ہو۔ سید مظفر علی شمسی نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ تیرہ سو سال پہلے حل ہو چکا ہے اور اب دنیا کی کوئی طاقت اس کی ترمیم نہیں کر سکتی۔ مولانا بنوری کے اعزاز میں انجمن طلباء اسلام کی طرف سے دعوت استقبالیہ دی گئی' جس سے انہوں نے خطاب کیا اور ان ہی خیالات کا اظہار کیا۔

آج دوپہر ایک مقامی ہوٹل میں جمعیتہ طلبائے اسلام کی طرف سے مولانا بنوری کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد عیدگاہ میں ایک

بڑا جلسہ ہوا جس میں مجلس عمل کے مرکزی رہنماؤں نے تقریریں کیں۔ دریں اثناء متحدہ جمہوری محاذ کے نائب صدر نواب زادہ نصراللہ خاں نے موجودہ حکومت پر غیر جمہوری آمرانہ ہتھکنڈے اختیار کرنے کا الزام لگایا ہے اور کہا ہے کہ مخالف جماعتیں تشدد کی کارروائیوں کی پرواہ کیے بغیر اپنے مشن کو جاری رکھیں گی۔ نواب زادہ نصراللہ خاں آج ملتان بار ایسوسی ایشن سے خطاب کر رہے تھے۔

بہاول پور ختم نبوت کنونشن

مجلس عمل ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد یوسف بنوری نے اپنے اس عزم کو دہرایا کہ قادیانیوں کے خلاف اس وقت تک تحریک جاری رہے گی، جب تک مجلس عمل کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اصولوں پر کسی قسم کی سودے بازی ہرگز نہیں کی جائے گی۔ حکومت اس معاملے میں فریق نہیں ہے۔ ہماری اپیل یہ ہے کہ حکمران جماعت ہمارا مطالبہ پورا کرے اور دستور میں عوام کی خواہشات کے مطابق ترمیم کی جائے۔ مولانا بنوری نے یہ بھی کہا کہ یہ تحریک کلیتہ" مذہبی تحریک ہے اور کسی بھی سیاسی جماعت کو اسے اپنی مقصد براری کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ کنونشن سے نصراللہ خان اور مسٹر مظفر علی شمسی نے بھی خطاب کیا۔ اس کنونشن میں مختلف حصوں سے آنے والے مندوبین نے شرکت کی اور تحریک کے سلسلے میں اپنے اپنے علاقوں کی رپورٹ پیش کی۔

بہاول پور میں ختم نبوت کانفرنس

مرکزی مجلس عمل کے کنوینر مولانا محمد یوسف بنوری نے جامع مسجد الصادق میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ قادیانی مسئلہ میں مزید تاخیر سے کام نہ لیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی تحریک کو پوری قوم کی تائید و حمایت حاصل ہے اور اب یہ حکومت کا فرض ہے کہ وہ عوام کے فیصلہ کو قومی اسمبلی کے ذریعہ قانونی شکل دے کر اس پر عمل درآمد کرائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ کسی سیاسی پارٹی کو اس تحریک سے سیاسی مقاصد حاصل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ نوابزادہ نصراللہ خان نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ناموس

رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تحریک ایک عوامی تحریک ہے اور اس کا کسی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ انہوں نے اخبارات کے ذریعہ اظہار رائے پر پابندی کی مذمت کی اور گرفتار ہونے والے طلباء' علماء اور وکلاء اور دیگر معززین کو رہا کرنے کا مطالبہ کیا۔ جلسہ سے مولانا محمد اجمل' مولانا گلزار مظاہری' مولانا عبدالشکور دین پوری اور علامہ محمود احمد رضوی اور مظفر علی شمسی' مولانا محمد شریف جالندھری' مولانا تاج محمود' مولانا اللہ وسایا' سید ہمدانی ایڈووکیٹ خیرپور نے بھی خطاب کیا۔ قبل ازیں جنرل سیکرٹری مرکزی مجلس عمل علامہ محمود احمد رضوی نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک کو اندرونی و بیرونی خطرات سے بچانے کے لیے موجودہ دینی مسئلہ کو فوری طور پر حل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائیں گے جو ملکی سالمیت کے خلاف ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ ختم نبوت پر یقین نہ رکھنے والے لوگ امریکہ اور برطانیہ کے ایجنٹ ہیں اور ایسے لوگ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ۶ر ستمبر کو راولپنڈی میں مجلس عمل کا ایک ہنگامی اجلاس ہو رہا ہے جس میں نئی صورت حال پر غور و فکر کرکے آئندہ کا لائحہ عمل تیار کیا جائے گا۔ پریس کانفرنس میں نوابزدہ نصراللہ خاں' مظفر علی شمسی اور مولانا گلزار احمد مظاہری بھی موجود تھے۔

آج جب ملتان سے حضرت بنوری کی قیادت میں کاروان ختم نبوت ستلج پل پر پہنچا تو پنجاب اسمبلی کے رکن علامہ رحمت اللہ ارشد' مولانا غلام مصطفیٰ' الحاج سیف الرحمٰن امیر مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کی قیادت میں موٹرسائیکلوں' کاروں پر مشتمل ہزارہا عوام نے مہمانوں کا استقبال کیا اور جلوس کی شکل میں کاروان کو شہر لایا گیا۔ پورا شہر سراپا تحریک بنا ہوا تھا۔ جلسہ عام و کنونشن مثالی طور پر کامیاب ہوئے۔ حضرت بنوری کا رات کو حضرت حاجی سیف الرحمٰن کے ہاں قیام تھا۔ صبح روانگی کے وقت بے ساختہ حضرت بنوری نے حضرت حاجی سیف الرحمٰن کو فرمایا کہ حاجی صاحب آپ جنتی ہیں۔

کھاریاں کیس کی تحقیقات

لالہ موسیٰ' کھاریاں فائرنگ کیس کے تحقیقات شروع ملک محمد امیر نے الیر

پی سپیشل برانچ راولپنڈی چودھری افتخار احمد کو واقعہ کھاریاں کے بارے میں یکم جولائی سے پندرہ جولائی تک کے ریکارڈ کے ہمراہ ۲ر ستمبر کو طلب کر لیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گجرات شیخ ذوالقرنین ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر جنرل گجرات شیخ محمد خالق' اسسٹنٹ کمشنر کھاریاں' سعید اختر بھٹہ' قاضی جاوید مجسٹریٹ درجہ اول' شیخ احسن بشیر مجسٹریٹ درجہ اول کھاریاں کو تین ستمبر کے لیے طلب کیا گیا ہے۔ ان کو ہدایت کی گئی ہے کہ کھاریاں کیس کے متعلق ان کے پاس جو ریکارد ہے' ہمراہ لائیں۔ ٹریبونل نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو خاص طور پر ہدایت کی ہے کہ وہ کھاریاں کے واقعہ کے بارے میں لاء اینڈ آرڈر کے متعلق تمام رپورٹیں ہمراہ لائیں۔ محمد شریف چیمہ سابق ایس پی گجرات انسپکٹر پولیس کھاریاں چودھری محمد خورشید کو چار ستمبر کو ٹریبونل نے طلب کیا ہے اور ایس۔ ایچ او کھاریاں کو بھی ہدایت کی ہے کہ وہ چار ستمبر کو ریکارڈ کے ہمراہ عدالت میں حاضر رہیں۔

آج سیکرٹری جنرل ہیلتھ پنجاب کی طرف سے ٹریبونل کو اطلاع ہے کہ اس نے غلام نبی و محمد یوسف جو پولیس فائرنگ سے دس جولائی کو ہلاک ہوئے تھے' ان کی قبریں کھود کر پوسٹ مارٹم کرنے کے لیے ڈاکٹروں کا ایک بورڈ مقرر کر دیا ہے جو یہ ہیں۔ چیئرمین میڈیکل سپرنٹنڈنٹ گجرات ڈاکٹر بی۔ اے کیانی' ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسر گجرات ڈاکٹر اصغر نیر اور اسسٹنٹ پروفیسر اناٹومی کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور اے ایچ ناگی ہیں۔ میڈیکل بورڈ کے چیئرمین سے کہا گیا ہے کہ وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گجرات سے رابطہ قائم کریں۔ آج ٹریبونل کے سامنے فضل بیگم' برکت بی بی اور اللہ دتہ کے بیانات قلم بند ہوئے۔

واقعہ کربلا اور ختم نبوت' کوثر نیازی

کراچی' وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات مولانا کوثر نیازی نے عوام کو تلقین کی ہے کہ وہ حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کریں۔ انہوں نے کہا کہ نواسہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی اسلام کی خاطر اور ختم نبوت کا پرچم بلند رکھنے کے لیے قربان کی۔ جگر گوشہ بتولؓ کے یوم ولادت پر

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں مسلمانوں کے کسی فرقہ کو اقلیت تصور نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں اقلیت صرف وہ ہیں جو اسلام پر یقین نہیں رکھتے۔ انہوں نے کہا شیعہ حضرات سے تمام معاملات پر اتفاق ممکن نہیں۔ لیکن مجھے ذکر حسین علیہ السلام سے تسکین و تحفظ میسر آتا ہے۔ انہوں نے حضرت امام حسینؓ پر اپنی کتاب کا ذکر کرتے ہوئے کہا بعض عناصر نے واضح وجوہ کی بنا پر اس کتاب کے بعض اقتباسات اصل متن سے ہٹ کر پیش کر کے غلط تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔

اے پی پی کے مطابق مولانا کوثر نیازی نے کہا ایک مذہب میں اقلیت و اکثریت نہیں ہو سکتی۔ یہاں صرف وہ لوگ اقلیت میں ہیں جو ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے۔ قبل ازیں علامہ عقیل ترابی نے خطاب کیا۔

قومی اسمبلی

قومی اسمبلی کے سارے ایوان کی سپیشل کمیٹی نے آج دو اجلاسوں میں جو تقریباً ساڑھے سات گھنٹے تک جاری رہے۔ احمدیوں کے مسئلے پر دو قراردادوں پر غور و خوض کیا۔ ایوان کی اجتماعی کمیٹی کا اجلاس کل ۹ بجے صبح پھر منعقد ہوگا۔

مجلس عمل نے جلسے کی اجازت نہیں لی

لاہور اوقاف کے صوبائی ناظم اعلیٰ نے کہا ہے کہ مرکزی مجلس عمل یا کسی اور تنظیم کی طرف سے بادشاہی مسجد میں یکم ستمبر کی شب کو جلسہ منعقد کرنے کے لیے اجازت حاصل نہیں کی گئی۔ ان سے جلسہ کے بارے میں اخبارات میں شائع ہونے والے اشتہار سے متعلق تبصرہ کرنے کو کہا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ انہیں ابھی تک اس جلسہ کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے۔ واضح رہے کہ بادشاہی مسجد کا انتظام و انصرام محکمہ اوقاف کے پاس ہے۔ اس لیے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہاں کوئی جلسہ منعقد کرنے سے قبل محکمہ سے باضابطہ اجازت حاصل کی جائے گی۔ ناظم اعلیٰ نے کہا کہ مسجد میں خالصتاً" مذہبی اجتماع پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ تاہم وہاں سیاسی جلسہ منعقد کرنا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔

یکم ستمبر کے اخبارات کی رپورٹ

مولانا شاہ احمد نورانی سرگودھا میں

جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ و رکن قومی اسمبلی مولانا شاہ احمد نورانی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قادیانی مسئلے کو امت مسلمہ کی خواہش کے مطابق حل کر کے شکوک و شبہات کو دور کرے۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے یہ بات بلاک نمبر ۲ میں ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہی۔ انہوں نے مجلس عمل کے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ پرامن جدوجہد جاری رکھیں۔ آج جب مولانا شاہ احمد نورانی سرگودھا پہنچے تو سرگودھا سے سات میل باہر ان کا شاندار استقبال کیا گیا اور ان کو ٹرکوں' بسوں اور سکوٹروں پر سوار سینکڑوں افراد کے جلوس کے ساتھ شہر لایا گیا۔ مولانا شاہ احمد نورانی نے گکھڑ منڈی میں بھی عوام سے خطاب کیا۔ ہمارے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق انہوں نے وہاں بھی حکومت پر زور دیا ہے کہ قادیانی مسئلہ عوام کی خواہشات کے مطابق ۷ ستمبر تک حل کر دیا جائے ورنہ عوام مضطرب ہو کر میدان میں نکل آئیں گے۔ جامع مسجد پیر حضرت عبداللہ شاہ گکھڑ میں دارالعلوم سلطانہ رضویہ کے چھٹے سالانہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی اجتماعی قوت کو ختم کرنے کے لیے یہ پودا کاشت کیا تھا جس کی پاکستان کے سابق حکمران بھی آبیاری کرتے رہے لیکن اب وقت آگیا ہے کہ اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دے تو مسلمانوں اور حکومت کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اقلیتی فرقہ کی حیثیت سے ان کے جان و مال کی حفاظت کرے۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی کے ارکان کو مرزا ناصر احمد سے براہ راست سوالات پوچھنے کی اجازت نہ تھی بلکہ انہیں پہلے اپنے سوالات لکھ کر اٹارنی جنرل کو دینا پڑتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا ناصر احمد ہمارے سوالات سے اس قدر بوکھلا اٹھے کہ وہ یہ کہتے سنے گئے کہ میں تنگ آچکا ہوں' سوالات کا سلسلہ کب ختم ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے ساتھ سوشل بائیکاٹ جائز ہے۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ

حکومت ۷ ستمبر کو اس مسئلہ کو مسلمانوں کی خواہشات کے مطابق حل کر دے گی"۔

۲ ستمبر کے اخبارات کی رپورٹ

دو اشتہار

ذیل میں دو اشتہارات ملاحظہ فرمائیں جو آج کے اخبارات میں شائع ہوئے۔

پاکستان سٹوڈنٹس ختم نبوتؐ کنونشن

زیر اہتمام: لائلپور سٹوڈنٹس ایکشن کمیٹی

مقام: زرعی یونیورسٹی لائل پور ○ مورخہ ۴ ستمبر ○ خصوصی اجلاس بوقت ۹ بجے صبح

جلسہ عام: ساڑھے آٹھ بجے رات ـــــ لائبریری ہال

مقام: ڈی گراؤنڈ زرعی یونیورسٹی

تمام یونیورسٹیوں' کالجوں کے منتخب نمائندوں اور طلباء تنظیموں سے شرکت کی استدعا ہے۔ اس اشتہار کو ہی دعوت نامہ تصور کرتے ہوئے عظیم کنونشن میں شرکت فرمائیں۔

منجانب: رانا محمد اشفاق' کنوینرو قائم مقام صدر

سٹوڈنٹس یونین ۔رعی یونیورسٹی لائلپور

تحفظ ناموس رسالتؐ کے سلسلہ میں

جلسہ عام

مقام: جامع مسجد کچہری بازار' وقت ۵ بجے بعد نماز عصر' تاریخ ۴ ستمبر بروز بدھ

مقررین

○۔ مسعود کھوکھر' نائب صدر پنجاب یونیورسٹی

○ ۔ حافظ وصی محمد خان' سابق صدر یونیورسٹی
○ ۔ محمد سعید سلیمی' ناظم اسلامی جمعیت طلباء ضلع لائلپور

طلباء کا اعلان

لاہور پنجاب سٹوڈنٹس کونسل کے چیئرمین مسٹر فرید احمد پراچہ نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب کے طلبہ اپنے اتحاد کا مظاہرہ کرنے کے لیے ۵ ستمبر کو تعلیمی سرگرمیوں کا بائیکاٹ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ قدم اس لیے اٹھایا گیا ہے تاکہ اگر ۷ ستمبر کو قادیانیوں کے بارے میں حکومت نے کوئی غلط فیصلہ کیا تو طلباء اسے کسی قیمت پر قبول نہیں کریں گے۔

۵ ستمبر کو اندرونی جارحیت کے خاتمہ کے لیے جلسے منعقد کیے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ جو لوگ اندرون ملک جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں' ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔ انہوں نے تمام کالجوں کی طالب علم یونینوں سے اپیل کی کہ وہ ۵ ستمبر کو جلسے منعقد کریں اور اپنے اتحاد کا عملی نمونہ پیش کریں۔ مسٹر پراچہ نے بتایا کہ ۶ ستمبر کو پنجاب سٹوڈنٹس کونسل کی مجلس عاملہ کی میٹنگ بھی بہت جلد طلب کی جائے گی۔

ختم نبوت لاہور کنونشن

یکم ستمبر کو لاہور میں دن کو شیرانوالہ باغ' جامع مسجد حضرت لاہوری میں کنونشن منعقد ہوا۔ ۲ ستمبر کے اخبارات میں اس کی یہ کارروائی شائع ہوئی۔

لاہور' یکم ستمبر (شاف رپورٹر) آج جامعہ مسجد شیرانوالہ گیٹ میں ملک بھر کے علماء کا تاریخی کنونشن منعقد ہوا۔ صدارت مولانا محمد یوسف بنوری نے کی۔ کنونشن میں سیالکوٹ' جھنگ' ملتان' بہاولپور' لائل پور' بہاول نگر' راولپنڈی' گوجرانوالہ' جہلم' میانوالی' ڈیرہ غازی خان' رحیم یار خان' مظفر گڑھ' ساہیوال' گجرات اور کیمبل پور

سے آئے ہوئے علماء کے مندوبین نے خطاب کیا۔ کنونشن میں منظور کردہ قراردادوں میں منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے' انہیں کلیدی آسامیوں سے ہٹانے اور قادیانیوں کا مسئلہ ہر حالت میں ۷ ستمبر کو عوامی خواہشات کے مطابق حل کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ ایک قرارداد میں کہا گیا کہ اگر ۷ ستمبر کو مسئلہ عوامی خواہشات کے مطابق حل نہ ہوا تو پورے ملک میں علماء حکومت کے خلاف تحریک چلائیں گے۔

ایک اور قرارداد کے ذریعہ ملک بھر میں ان گرفتار شدگان کو رہا کرنے کا مطالبہ کیا گیا' جنہیں تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں کی گئی تقاریر کی پاداش میں گرفتار کیا گیا ہے۔

ختم نبوت کانفرنس لاہور

اسی دن رات کو بادشاہی جامع مسجد لاہور میں جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس کی ۲ ستمبر کے اخبار "نوائے وقت" میں یہ خبر شائع ہوئی۔

یکم ستمبر (رپورٹ : عبدالقادر حسن' محمد حسین ملک) مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام آج رات بادشاہی مسجد میں ایک تاریخی جلسہ عام منعقد ہوا جس سے خطاب کرنے والے ممتاز دینی و سیاسی راہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ۷ ستمبر کو قادیانی مسئلے کے بارے میں قومی اسمبلی کے فیصلہ کا اعلان کر دے۔ یہ فیصلہ مسلمانوں کی خواہشات اور عقائد کے مطابق ہونا چاہیے۔ حکومت نے جب یہ مسئلہ قومی اسمبلی کے سپرد کیا ہے تو اسے عوام کے منتخب نمائندوں کی اکثریت کا فیصلہ بھی قبول کرلینا ہوگا۔ اگر اسمبلی یا حکومت نے قوم کی خواہشات کے مطابق نہ کیا تو اسے قبول نہیں کیا جائے گا۔ قومی اسمبلی کا بائیکاٹ کر دیا جائے گا اور ناموس رسالت کے پروانے حصول مقصد کے لیے باقاعدہ تحریک کا آغاز کریں گے۔ مقررین نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ قومی اسمبلی کو منکرین ختم نبوت کے بارے میں فیصلہ سواداعظم کی خواہشات کے مطابق کرنا چاہیے۔ یہ بھی اعلان کیا گیا کہ مسلمان عقیدہ ختم نبوت کی ہر قیمت پر حفاظت کریں گے اور اس کے لیے ہر طرح کی قربانی دینے پر تیار ہوں گے۔ بادشاہی مسجد میں تاریخی جلسہ تقریباً پونے نو بجے رات شروع ہوا۔ مسجد میں تل

دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ لوگ گیارہ بجے تک بھی باہر سے آتے رہے۔

قومی اسمبلی کے رکن جناب مصطفیٰ الازہری نے اپنی تقریر میں کہا کہ حکومت کی طرف سے قادیانیوں کے بارے میں پیش کردہ قرارداد پر حزب اختلاف اور حکومتی ارکان قومی اسمبلی قطعی طور پر متفق ہیں۔ آپ نے کہا کہ قادیانیوں کو پاکستان میں اقلیت قرار دیا جائے تاکہ انگریزوں نے جو مرزائیوں کو مسلمانوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا اور یہ فرقہ انگریزوں کی پیداوار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی عظمت غریبوں سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو بادشاہی مسجد کے اجتماع سے عوامی خواہشات کا اندازہ کر لینا چاہیے۔ آپ نے کہا کہ آج اسلام کی کشتی کی ناخدائی مسلمان عوام کے ذمہ ہے۔ اس موقع پر مولانا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سامعین جلسہ نے ہاتھ اٹھا کر اس بات سے اتفاق کیا کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔

مولانا گلزار احمد مظاہری نے کہا کہ ۷ ستمبر کو وزیراعظم بھٹو عوامی خواہشات کے برعکس کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ اگر انہوں نے فیصلہ عوامی خواہشات کے برعکس کیا تو ہم تحریک چلائیں گے۔

مولانا غلام علی اوکاڑوی نے اپنی تقریر میں کہا کہ عوام کو مرکزی مجلس عمل کے ہر فیصلہ کی پابندی کرنی چاہیے اور جو تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں شروع کی گئی ہے' اسے پورے ملک میں پھیلا دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر قادیانیوں کو اقلیت قرار نہ دیا گیا تو پھر زیادہ ٹھوس قدم اٹھایا جائے گا۔

مفتی مختار احمد نے اپنی تقریر میں کہا کہ ابلاغ عامہ کے سرکاری ذرائع کو اس عظیم الشان جلسہ کی خبریں دینے سے روک دیا گیا ہے جو سراسر زیادتی اور آزادی تحریر و تقریر پر پابندی کے مترادف ہے۔

مولانا عبدالقادر نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمیں ناموس رسالت کا تحفظ ہر قیمت پر کرنا ہوگا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ارباب حکومت کو یہاں آکر بادشاہی مسجد میں عوام کے جذبات کا اندازہ کرنا چاہیے۔

مجلس عمل گجرات کے راہنما مولانا عنایت اللہ نے اپنی تقریر میں کہا کہ آج کا

اجتماع اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان میں منکرین ختم نبوت کو اقلیت قرار دینے کا وقت آن پہنچا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مسئلہ ہمارے ایمان اور دین اسلام کی عظمت کا مسئلہ ہے۔ مسلمان سب کچھ قربان کر سکتا ہے لیکن رسول اکرمؐ کے ناموس و حرمت پر کوئی حرف برداشت نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی سب سے بڑی دولت عشق رسولؐ ہے۔

مولانا عبدالقادر روپڑی نے اپنی تقریر میں کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ تو پہلے سے حل شدہ ہے۔ لہٰذا رسول اکرمؐ کے بعد کسی نبی کو ماننے والا شخص کسی صورت بھی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ اگر ۷ ستمبر کو حسب وعدہ اور حسب خواہش فیصلہ نہ ہوا تو مرکزی مجلس عمل کے ہر فیصلہ کی ہم پابندی کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسمبلی نے بھی مسلمانوں کی منشاء کے خلاف فیصلہ دیا تو اسے بھی کسی صورت تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

رہبر کمیٹی کے ممبر اور قومی اسمبلی کے رکن مولانا شاہ احمد نورانی نے اپنی تقریر میں کہا کہ منکرین ختم نبوت کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ مجلس عمل کا نہیں بلکہ پاکستان کے عوام کا ہے۔ یہ مطالبہ عالم اسلام کی ان تمام تنظیموں کا ہے جو اپریل ۷۴ء میں مکہ و مدینہ میں جمع ہوئی تھیں۔ ہم بھی انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ اس لیے کر رہے ہیں کہ ان کی جانیں اور مال محفوظ ہو۔ بصورت دیگر مسلمان منکرین ختم نبوت کے ساتھ ایسا سلوک کریں گے جو عہد ابوبکرؓ میں غیر مسلموں کے ساتھ ہوا تھا۔ اگر حکومت اس نازک بات کو نہیں سمجھتی تو پھر نتائج کے لیے تیار رہے۔ اگر حکومت نے منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار نہ دیا تو پھر خود حکومت کی نیت پر بھی شبہ ہونے لگے گا۔ انہوں نے کہا کہ مجلس عمل عنقریب اس سلسلہ میں اپنے فیصلہ کا اعلان کرے گی۔ آپ نے کہا کہ مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کی ہر قیمت پر حفاظت کرنا ہوگی۔ مسلمان حکومت کے کسی غلط فیصلہ کو تسلیم نہیں کریں گے۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر نے کہا کہ آج کا اجتماع یہ اعلان کرنے کے لیے منعقد ہوا ہے کہ مسلمان تحفظ ختم نبوت کے لیے اپنی جانیں بھی نچھاور کرنے کے لیے تیار ہیں۔ آپ نے کہا کہ ایسے وقت میں خیبر سے کراچی تک کے مسلمان یہ مطالبہ کر

رہے ہیں کہ منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم قرار دیا جائے۔ حکومت نے ۷ ستمبر حتمی فیصلہ کی تاریخ مقرر کی ہے۔ پاکستان کے مسلمان اس بات کے منتظر ہیں کہ حکومت اس مسئلہ کا تصفیہ کرے۔ اگر حکومت نے ایسا نہ کیا تو پھر عوام کا ردعمل بڑا سخت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مجیب الرحمٰن کو آزاد کرنا تھا تو قوم سے نہ پوچھا۔ عوام سے نہ پوچھا گیا۔ شملہ معاہدہ کیا تو اسمبلی میں نہیں گئے۔ بلوچستان و سرحد کی قانونی حکومتوں کو برطرف کیا گیا تو عوام سے نہ پوچھا گیا۔ اسمبلیوں سے نہ پوچھا۔ اب جب وزیراعظم یہ مسئلہ لے کر قومی اسمبلی میں گئے ہیں تو اس کے فیصلہ کو بھی قبول کریں۔

مولانا عبدالحق رکن قومی اسمبلی نے کہا کہ ۱۴ جون کو ملک گیر ہڑتال اور پھر آج کی تاریخی رات میں یہ عظیم الشان اجتماع مسلمانوں کے ایک اہم مسئلہ پر مکمل اتحاد کی علامت ہے اور مسلمان ۷ ستمبر کا انتظار کر رہے ہیں۔ فیصلہ خواہشات کے مطابق نہ ہوا تو ہم جان و مال قربان کر دیں گے۔ انہوں نے تحریک میں گرفتار شدگان کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا کہ یہ ختم المرسلین کا معجزہ ہے کہ قوم متحد ہوچکی ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ محض اخروی نجات کا ذریعہ نہیں ہے بلکہ دنیا میں بھی مسلمان اس عقیدے کی بدولت خدا کے غضب سے بچ سکتے ہیں۔ آج کا اجتماع اندھوں کو آنکھیں دینے، بہروں کو کان دینے اور بے شعور لوگوں کو شعور دینے کے لیے کافی ہے۔

مولانا فرید الحق نے کہا کہ ۱۴ جون کو مکمل ہڑتال کر کے عوام نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ تحفظ ختم نبوت کے لیے ہر جگہ متحد ہیں۔

انہوں نے کہا کہ مسلمان کی تعریف ہی یہ ہے کہ وہ رسول اکرمؐ کو آخری نبی مانتا ہو۔ یہی بات ہمارے آئین میں بھی ہے۔ وزیراعظم و صدر کے حلف میں بھی یہ الفاظ ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہم نے مسلمانوں کو کافر کہنے والوں کا محاسبہ نہ کیا تو یہ فتنہ جڑ پکڑ جائے گا اور پھر ایک دن آئے گا جب یہ فتنہ اسلام کے لیے سب سے بڑا خطرہ بن جائے گا۔ انہوں نے دفعہ ۱۴۴ کو ہر جگہ سے ختم کرنے کا مطالبہ کیا اور کہا کہ تحفظ ختم نبوت کی تحریک کے سلسلہ میں گرفتار شدگان کو فوری طور پر رہا کیا جائے۔

قومی اسمبلی کے رکن چودھری ظہور الٰہی نے پنجاب کے عوام سے اپیل کی کہ

وہ متحد ہو کر ملک کو بچانے کی فکر کریں۔ آدھا ملک ضائع ہوگیا ہے اور جو باقی ہے' اس کے بارے میں سب کو تشویش ہے۔ حکومت کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ مسجدوں کو سیاسی اکھاڑہ نہ بنایا جائے لیکن میں کہتا ہوں کہ مسلمان ملک میں مسلمانوں کے تمام مسائل مساجد میں طے پاتے ہیں۔ البتہ اگر سیاست' دھوکہ بازی' غنڈہ گردی اور جھوٹ کی ہو تو واقعی مساجد اس کی جگہ نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج ہم متحد ہیں۔ ہم اسمبلی کے ارکان اس فیصلہ کے لیے جان لڑا دیں گے۔ عوام وعدہ کریں کہ وہ پرامن رہیں گے۔ کسی کو غدار نہ کہیں گے۔ پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کی جدوجہد کریں گے۔

پیر صاحب سیال شریف' خواجہ قمرالدین نے مطالبہ کیا کہ منکرین ختم نبوت کو مرتد قرار دیا جائے۔ حکومت ختم نبوت کے مطالبہ کو تسلیم کرے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ ایک خاص فرقہ کو اقلیت قرار دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جس عوام نے بھٹو کو قائد عوام بنایا ہے' وہی عوام اب مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔

نوابزادہ نصراللہ خاں نے کہا کہ انگریز نے بھی مساجد میں پابندی نہ لگائی تھی۔ تحریک ختم نبوت کے دوران علماء کی جو توہین کی گئی ہے اور جس طرح تشدد ہوا اور مساجد کی جس طرح بے حرمتی کی گئی اس کی انگریز کے دور میں بھی مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے کہا یہ الزام بالکل غلط ہے کہ کچھ لوگ اس مسئلہ سے سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ سیاسی مفاد کے لیے اگر تحریک چلانی ہو تو اور دوسرے مسائل موجود ہیں جن پر تحریک چلائی جا سکتی ہے۔ انہوں نے اپیل کی کہ مجلس عمل جو فیصلہ کرے گی' اسے قبول کیا جائے اور اتحاد کو برقرار رکھا جائے۔

جماعت اسلامی کے بانی مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے کہا کہ اگرچہ منکرین ختم نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی جو جدوجہد شروع کی گئی ہے' وہ بروقت نہیں اور میں اسے بہت بعد از وقت سمجھتا ہوں۔ یہ تحریک پاکستان بھر کے مسلمانوں کے کامل اتحاد اور اتفاق کی مظہر ہے اور ماہ مئی کے حادثہ ربوہ پر مسلمانوں کا ردعمل بالکل فطری ہے۔ انہوں نے آج بادشاہی مسجد کے تاریخی جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اس تحریک کو قطعی فیصلے تک پہنچائے بغیر ہرگز نہ چھوڑیں

اور ملک کی حکومت اور ارکان اسمبلی بھی سیاسی اغراض اور مصلحتوں کو بھول کر وہ فیصلہ کریں جو ان کے دین اور ایمان کے مطابق ہو۔ اس موقع پر مولانا نے جو تقریر کی اس کا باقی حصہ سنسر کے بعد ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ معاملہ جو اس وقت اسمبلی میں زیر بحث ہے' اپنے اندر کوئی پیچیدگی نہیں رکھتا بلکہ کھلے آسمان کی طرح صاف اور واضح ہے۔ جس شخص کو دین کی معمولی واقفیت بھی ہو' وہ جانتا ہے کہ اسلام میں نبوت ایک فیصلہ کن چیز ہے۔ ربوہ کا حادثہ اسی پس منظر میں پیش آیا ہے۔ ہزار ہزار شکر ہے اس خداوند عظیم کا کہ اس تنبیہہ پر پاکستان کے علماء و مشائخ سیاسی لیڈر اور عام مسلمان بھی پوری طرح بیدار ہوگئے ہیں اور حکومت بھی بروقت اس کی طرف متوجہ ہوگئی۔ جیسا کہ صمدانی ٹریبونل کے قیام' مسٹر بھٹو کی ۱۳ جون والی تقریر اور پوری قومی اسمبلی کے ایک کمیٹی کی صورت میں اس مسئلے کے حل کی کوشش میں لگ جانے سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس موقع پر میں چند ضروری تجاویز پیش کرتا ہوں جن سے میرے نزدیک یہ مسئلہ بخوبی حل کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ میری پہلی تجویز یہ ہے کہ پاکستان کے دستور کی دفعہ ۲ میں جو ریاست کا مذہب اسلام قرار دیتی ہے' حسب ذیل شقوں کا اضافہ کیا جائے:

(۱) اللہ کی توحید' تمام انبیاء کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی ماننا۔ تمام کتب الہیہ کے بعد قرآن کو اللہ کی آخری کتاب تسلیم کرنا اور آخرت پر ایمان رکھنا اسلام کے لازمی بنیادی عقائد ہیں' جن میں سے کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے۔

(۲) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو شخص نبی ہونے کا دعویٰ کرے اور ایسے مدعی کو جو شخص اپنا مذہبی پیشوا مانے' وہ کافر اور خارج از اسلام ہے۔

اس کے بعد یہ ضروری ہے کہ قومی اسمبلی ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت کو حسب ذیل تدابیر جلدی سے جلدی اختیار کرنے کا مشورہ دے۔

(۱) تمام ملازمین حکومت سے ایک ڈیکلریشن فارم پر کرایا جائے جس میں ہر ملازم یہ واضح کرے کہ وہ حضرت محمدؐ کو آخری نبی مانتا ہے یا نہیں۔

(۲) جو شخص غلط ڈیکلریشن دے' اس کی غلط بیانی جس وقت بھی ظاہر ہو' اسی

وقت اس کو ملازمت سے الگ کر دیا جائے اور اس کے تمام حقوق جو سرکاری ملازمت کی بنا پر اسے حاصل ہوں' ساقط کر دیے جائیں اور اس کو آئندہ ہر ملازمت کے لیے نااہل قرار دے دیا جائے۔

(۴) رائے دہندگان کی فہرست اور مردم شماری میں منکرین ختم نبوت کا خانہ علیحدہ رکھا جائے۔ شناختی کارڈوں اور پاسپورٹوں میں بھی ان کے لیے ان کے فارم کے ساتھ ان کے مذہب کی بھی تصریح کی جائے۔

(۵) تمام کلیدی آسامیوں سے اس گروہ کے افراد کو ہٹا دیا جائے۔

(۶) سرکاری ملازمتوں میں اس گروہ کے لوگوں کا تناسب ان کی آبادی کے مطابق کر دیا جائے اور تناسب سے بہت زیادہ مناسب ان کو دے کر مسلمانوں کے ساتھ جو بے انصافی کی جاتی رہی ہے' اس کا تدارک کیا جائے۔

(۷) ربوہ کی زمین جن شرائط پر انہیں دی گئی ہے' ان پر نظر ثانی کی جائے اور مفاد عامہ کو ملحوظ رکھ کر از سر نو شرائط مقرر کی جائیں۔ نیز اگر یہ ثابت ہو کہ انہوں نے گرانٹ کی شرائط کی خلاف ورزی کی ہے تو اس گرانٹ کو منسوخ کر دیا جائے۔

(۸) ربوہ کو جسے انہوں نے ریاست در ریاست بنا رکھا ہے' کھلا شہر قرار دیا جائے اور وہاں سب کو جائیداد حاصل کرنے' سکونت اختیار کرنے یا کاروبار کرنے کے پورے مواقع دیے جائیں۔

ایسی قرارداد پاس ہونے کے بعد اگر حکومت اس پر مستعدی کے ساتھ انتظامی کارروائی کرے تو ملک بہت جلد ان خطرات سے محفوظ ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ میں وزیراعظم صاحب سے دو گزارشیں اور کروں گا۔ ایک یہ کہ صمدانی رپورٹ کو بلا کم و کاست شائع کر دیں۔ دوسرے یہ کہ ختم نبوت کی تحریک پر جو بے جا پابندیاں ملک میں لگائی گئی ہیں' جو گرفتاریاں تحریک کو روکنے کے لیے عمل میں لائی گئی ہیں اور پریس کا گلا گھونٹنے کے لیے جو کچھ کیا گیا ہے' اس پورے سلسلے کو انہیں فوراً ختم کر دینا چاہیے۔ کیونکہ یہ سب کچھ ان (نامکمل ہے)

مولانا مودودی صاحب یہ تقریر لکھ کر لائے تھے۔ اخبارات کو پہلے سے انہوں نے یہ تقریر مہیا کر دی تو ان کی تمام مندرجہ بالا تقریر چھپ گئی۔ جلسہ عام بادشاہی

مسجد لاہور کی تاریخ کا ایک عظیم اجتماع تھا۔ بعض مقررین کی تقریروں کو آپ نے اخبار سے ملاحظہ فرما لیا۔ اس کی علاوہ بھی درجن بھر سے زائد مقررین نے تقریریں کیں۔ دعا سے قبل سب سے آخری تقریر جو کانفرنس کا خلاصہ تھی' وہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مرحوم کی تھی۔ وہ چونکہ رات ایک بجے کے قریب ہوئی' جو دوسرے دن اخبارات میں نہ چھپ سکی۔

کانفرنس سے مولانا سید عطاء المنعم' حضرت مولانا تاج محمود' پروفیسر غفور احمد' خاکسار رہنما اشرف خان' سید مظفر علی شمسی اور دیگر ہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔ کانفرنس میں ایک بدمزگی بھی ہوئی۔ ہوا یہ کہ دن کو شیرانوالہ میں کنونشن ہو رہا تھا۔ بادشاہی مسجد میں سٹیج لگانے پر جمعیتہ طلباء اسلام اور اسلامی جمعیتہ طلباء کا جھگڑا ہوگیا۔ رات کے جلسہ عام میں تمام مقررین حضرات کو لانے کے لیے برآمدہ سے ایک علیحدہ راستہ بنایا گیا اور اسے قناتیں لگا کر ڈھانپ دیا گیا تھا تاکہ جب مقررن و قائدین میں سے جو شخصیت بھی آئے' اس کا حاضرین کو اس وقت پتہ چلے جب وہ سٹیج پر آ جائے تاکہ مہمانوں کے آنے جانے سے جلسہ کا نظام درہم برہم نہ ہو۔ مگر اسلامی جمعیتہ طلباء نے اپنی انفرادیت برقرار رکھنے کے لیے جناب مولانا مودودی صاحب کو متعین راستہ کی بجائے صحن یعنی سامعین کے درمیان سے لائے۔ اس وقت اتنا انہوں نے ہلڑ بازی کی کہ الامان۔ جیوے مودودی' سید مودودی کے نعروں سے جلسہ کا نظم سخت متاثر ہوا۔ مولانا سید عطاء المنعم تقریر کر رہے تھے۔ ان کو ناتمام تقریر روکنا پڑی۔ مودودی صاحب سٹیج پر جیسے کیسے براجمان ہوگئے۔ ان کی تقریر شروع ہوئی۔ وہ اپنی تقریر پڑھ رہے تھے کہ اس دوران حضرت مولانا مفتی محمود صاحب تشریف لائے۔ جمعیتہ طلبائے اسلام کے کارکنوں نے حضرت مفتی محمود صاحب کو بھی متعین راستے کی بجائے مسجد کے صحن سے سامعین کے اندر سے گزار کر لائے۔ حضرت مفتی محمود صاحب مجلس عمل کے قابل احترام رہنما تھے۔ حزب اختلاف کے قائد تھے۔ اسمبلی میں ان کی قیادت میں قادیانیت کے خلاف جنگ لڑی جا رہی تھی۔ عوام حاضرین نے فلک شگاف نعروں سے ان کا استقبال کیا۔ حضرت مفتی صاحب کو قطعاً علم نہ تھا کہ میرے کارکن کیا کر رہے ہیں یا پہلے کیا ہوا ہے۔ مفتی صاحب کی آمد پر ان کا اتنا

شاندار اور مثالی استقبال ہوا کہ مولانا سید عطاء المنعم کی طرح سید مودودی صاحب کو بھی نہ صرف تقریر روکنا پڑی بلکہ تقریر ادھوری چھوڑنی پڑی۔ حضرت مفتی صاحب تشریف لائے۔ مودودی صاحب چل دیے۔ جلسہ جاری رہا۔ مقررین کی دھواں دھار تقریریں ہوئیں۔

اسلامی جمعیتہ طلباء مودودی صاحب کو روانہ کر کے اجتماع میں مختلف مقامات پر منصوبہ بندی سے براجمان ہوگئے اور پروگرام بنا لیا کہ مفتی صاحب کی آمد نے اگر مودودی صاحب کی تقریر کو خراب کیا ہے تو ہم حضرت مفتی صاحب کی تقریر کو خراب کریں گے۔ حضرت مفتی صاحب اور پوری مجلس عمل ان تمام واقعات و سازش سے بالکل بے خبر ہے۔ رات گئے مفتی صاحب نے جب تقریر کا آغاز کیا تو مودودی صاحب کے تربیت یافتہ نوجوانوں نے نعرہ بازی شروع کر دی۔ نہ صرف یہ بلکہ سٹیج کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ مفتی صاحب نے تقریر جاری رکھی۔ جب ان عزیزوں کا غصہ ٹھنڈا نہ ہوا تو سید مظفر علی شمسی اور علامہ احسان الٰہی ظہیر نے مائیک سنبھال کر اپنی گھن گرج سے ان عزیزوں کے نعروں کو مدھم کر دیا۔

اشرف خان کی پارٹی نے بیلچہ لہرایا۔ احرار ورکروں نے کلہاڑی اٹھائی اور سامعین و حاضرین نے ان عزیزوں کا راستہ روک دیا تو فتنہ فرو ہوا۔ یہ عزیز اپنا سا منہ لے کر تشریف لے گئے۔ حضرت بنوری اٹھے' سامعین کو صبر کی تلقین' استغفار و لاحول پڑھنے کا وظیفہ بتایا۔ شمسی صاحب کی خطابت اور حالات کی نزاکت کو سمجھ کر سنبھالنے پر مبارک دی۔ کیوں نہ ہوتا' آخر وہ حضرت امیر شریعت کے تربیت یافتہ تھے۔ جناب احسان الٰہی ظہیر کی گھن گرج و شیر کی للکار کام آئی تھی۔ جلسہ میں اب سکون تھا تو حضرت بنوری نے حضرت مفتی صاحب کو تقریر مکمل کرنے کی دعوت دی۔ اس دوران میں حضرت مفتی صاحب بڑے ہی پروقار انداز میں سٹیج پر کھڑے رہے۔ آپ نے دوبارہ تقریر شروع کی۔ العظمتہ للہ و للرسولہ مفتی صاحب کی تقریر الہامی تھی۔ اس میں محبت و اخلاص کی چاشنی تھی۔ عزیزوں کو نصیحت تھی اور اصل واقعہ سے متعلق اپنی لاعلمی تھی اور ساتھ ہی چیلنج تھا کہ عزیزو' سات ستمبر گزر لینے دو۔ یہ مسئلہ حل ہو جائے' جہاں جی چاہے ہمارے جلسہ میں مداخلت کر کے اپنی اور ہماری

قوت کا اندازہ کر لو۔ ختم نبوت کا جلسہ خراب کر کے قادیانوں اور حکومت کو کیوں خوش کرتے ہو۔ ان کے ایک ایک جملہ پر نعرہ ہائے تحسین بلند ہوئے۔ حضرت شیخ بنوری نے دعا کرائی۔ خود بھی تڑپے' لوگوں کو بھی تڑپایا' رلایا اور یوں شیطان کے فساد کے اثرات ضائع کر دیئے۔

الحمدللہ ملک بھر سے آئے ہوئے کارکن جب جلسہ سے واپس ہوئے تو تمام کے تمام پھر متحد تھے' یکجان تھے۔ اسلامی جمعیتہ و جمعیتہ طلباء اسلام کا کوئی اختلاف نہ تھا۔ دونوں اپنی اپنی جگہ نادم تھے۔ ہر ایک کو اپنی غلطی کا احساس تھا۔ عظیم اجتماع اپنے عظیم اثرات چھوڑ گیا۔ حکومت اور قادیانیوں نے امت کے سیلاب کا رخ دیکھ کر اندازہ کر لیا کہ ان عاشقان نبوی کو اب سوائے مسئلہ کے حل کے اور کوئی صورت قابو نہ رکھ سکے گی مگر بیرونی اشاروں پر قادیانی پھر بھی "شاید" کے درجہ میں امید لگائے بیٹھے تھے مگر یہ اجتماع عقل والوں کے لیے فیصلہ سے قبل فیصلہ کا اعلان تھا۔ ہر آدمی کو اندازہ ہو گیا کہ اب حکومت کے پاس سوائے مسئلہ کے حل کرنے کے اور کوئی راستہ باقی نہیں۔ جلسہ کے حاضرین صبح ۲ر ستمبر کو بیدار ہوئے تو پہلے سے زیادہ ہر شہر میں تحریک کو فعال کر دیا۔ **الحمدللہ علی ذالک**

متحدہ جمہوری محاذ کا اجلاس و فیصلہ

لاہور متحدہ جمہوری محاذ کی مرکزی مجلس عمل نے آج اپنے اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ تربیلا ڈیم کی صورت حال کو عوام سے چھپانے کی کوشش نہ کی جائے۔ دس ارب روپے کی لاگت کا یہ منصوبہ ملکی معیشت کے لیے زبردست اہمیت کا حامل ہے۔ اس کی تباہی میں وزیر بھی ملوث ہیں اور بڑے حکمران بھی۔ یہاں بہت بڑی بدعنوانی ہوئی ہے اس لیے قومی اسمبلی اور سینٹ کے دونوں ایوانوں پر مشتمل ایک بااختیار کمیٹی بنائی جائے جو اس معاملہ کی تحقیقات کرے۔ یہ کمیٹی چاولوں کی برآمد' چینی کی درآمد اور پیپلز ورکس پروگرام کے کروڑوں روپوں کے ضیاع کی تحقیقات بھی کرے اور ایک مقررہ مدت میں اپنی رپورٹ پیش کر دے۔ محاذ نے اپنی ایک اور قرارداد میں کہا کہ بلوچستان کے بعد اب صوبہ سرحد میں

بھی حالات جان بوجھ کر خراب کیے جا رہے ہیں۔ بلوچستان میں مزید فوج بھیج دی ہے اور وہاں مری اور جھالاوان کے علاقے میں سول انتظامیہ کو ختم کر دیا گیا ہے۔

سرحد میں تشدد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ گھر جلائے جا رہے ہیں' بجلی کے صدمے دیے جاتے ہیں۔ حالت یہ ہو چکی ہے کہ مشتعل عوام نے مرکزی وزیر مملکت میجر جنرل جمالدار کا گاؤں جلا دیا ہے۔ وہاں سڑکیں بنانے کے بہانے قبائلیوں کو اشتعال دلایا جا رہا ہے اور تشدد کے لیے پنجاب کی پولیس کو متعین کیا گیا ہے تاکہ پٹھان پنجابیوں سے متنفر ہوں۔ یہ حالات ملک توڑنے کا سبب بن سکتے ہیں۔

محاذ کے جنرل سیکرٹری پروفیسر غفور احمد نے آج کے اجلاس کے بعد اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ قومی اسمبلی ۷ ستمبر کو قادیانی مسئلہ کے بارے میں عامتہ المسلمین کے جذبات کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے سوال پر ملک بھر میں ہڑتال ہوئی ہے۔ سوائے ایک شہر لاڑکانہ کے اس ہڑتال نے تمام مسلمانوں کے جذبات کی بھرپور عکاسی کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلی کو ۷ ستمبر تک ہر حال میں اپنا فیصلہ دے دینا چاہیے اور اس میں تاخیر نہ کی جائے۔ انہوں نے بتایا کہ ۳ ستمبر کو راولپنڈی میں مجلس عمل ختم نبوت کی مجلس مشاورت کا اجلاس ہوگا۔ ۶ ستمبر کو مجلس عمل ختم نبوت کی مرکزی مجلس عمل کا اجلاس ہوگا اور عین ممکن ہے کہ یہ اجلاس اس وقت تک جاری رہے جب تک قادیانی مسئلہ کے بارے میں قومی اسمبلی میں واضح فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی کی رہبر کمیٹی کا اجلاس ۳ ستمبر سے شروع ہونا چاہیے اور سات ستمبر کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں فیصلہ کا اعلان ہو جانا چاہیے۔

پروفیسر صاحب نے بتایا کہ متحدہ جمہوری محاذ کی مرکزی مجلس عمل کا ایک اجلاس ۶' ۷ اور ۸ ستمبر کو راولپنڈی میں منعقد ہوگا۔ اس اجلاس میں بھی ختم نبوت کے مسئلہ پر غور ہوگا۔ محاذ کا اجلاس چودھری ظہور الٰہی کی قیام گاہ پر منعقد ہوگا۔ صدارت پیر پگاڑو نے کی۔ اجلاس میں خان عبدالولی خان' مولانا مفتی محمود' مولانا جان محمد عباسی' چودھری رحمت الٰہی' نواب زادہ نصراللہ خان' سردار محمد نواز بگتی' خان عبدالمجید خان' (بلوچستان) ارباب حاجی عون اللہ' میاں غلام دستگیر باری' ملک محمد

قاسم، سینیٹر خواجہ محمد صفدر، ارباب سکندر خان، سید قسور گردیزی، سینیٹر محمد زمان اچکزئی، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار نیازی، حاجی سرفراز، صدر الشہید، ایم۔ این اے، عدیل احمد، سردار شیرباز مزاری اور محاذ کے دوسرے رہنماؤں نے شرکت کی۔

کھاریاں کیس

لاہور یکم ستمبر حکومت پنجاب نے تحصیل کھاریاں میں گزشتہ ۹ اور ۱۰ جولائی کے واقعہ کی تحقیقات کے ٹریبونل کے دائرہ کار کا اعلان کر دیا ہے۔ ایک رکنی ٹریبونل محمد امیر ملک سیشن جج جہلم پر مشتمل ہے اور ۹ اور ۱۰ جولائی کو گنجل، ورغہ پیارا اور تہال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں رونما ہونے والے واقعہ کی تحقیقات کرے گا جس میں پولیس کی فائرنگ سے دو اشخاص کی موت واقع ہوئی تھی اور ۱۰ جولائی ۱۹۷۴ء کو موضع تہال کھاریاں میں امن و امان کی صورت حال کا پتہ لگا کر فائرنگ کی ذمہ داری اور اس کا وقت اور پولیس تعداد کا تعین کیا جائے گا۔

ٹریبونل ان اسباب پر جن کے تحت پولیس انچارج نے یہ اقدام کیا اور فائرنگ کے بعد کی کارروائی پر بھی غور کرے گا۔ ٹریبونل یہ بھی معلوم کرے گا کہ کیا لاشوں کا پوسٹ مارٹم بھی کیا گیا تھا اور اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ تھی اور اب تک پوسٹ مارٹم نہ کرانے کی ذمہ داری طے کرے گا اور اس واقعہ کی پولیس تحقیقات کا جائزہ لے گا اور مناسب ہدایات دے گا۔

حضرت بنوری کا بیان

لاہور مولانا محمد یوسف بنوری، صدر مرکزی مجلس علم تحفظ ختم نبوت پاکستان، مولانا مفتی محمود، صدر جمعیت العلمائے اسلام اور مولانا جان محمد عباسی، قائم مقام امیر جماعت اسلامی پاکستان نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ یکم ستمبر کی رات شاہی مسجد کے جلسہ عام میں بے پناہ ہجوم اور غیر معمولی جوش و خروش کے باعث کچھ بدنظمی اور بدمزگی پیدا ہوگئی، جسے بعض عناصر غلط رنگ دے کر ہمارے اتحاد کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ ہم اسے نظر ...

دار افراد کی مذمت کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے درمیان ختم نبوت کے مسئلے اور اس کے حل کے لیے مسلمانوں کی عظیم جدوجہد کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں۔ ہم ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے اکابرین کا احترام کرتے ہیں اور اپنے کارکنوں اور عام مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ کسی مغالطے اور غلط فہمی کا شکار نہ ہوں اور اپنی صفوں میں کامل اتحاد برقرار رکھیں تاکہ ہم اجتماعی قوت کے ساتھ اپنی منزل پا سکیں۔

طلباء کی ہڑتال

موچھ' انجمن طلباء و جامعہ پنجاب کے صدر فرید پراچہ نے اعلان کیا ہے کہ ملک بھر کے تعلیمی اداروں میں کل طلباء احتجاجی ہڑتال کریں گے اور کلاسوں میں نہیں جائیں گے۔ جامعہ مسجد حنفیہ میانوالی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے طلباء کے اس احتجاج پر توجہ نہ دی اور ۷ ستمبر کو عوامی جذبات و احساسات کے خلاف قادیانی مسئلہ کا فیصلہ کیا تو "حکومت چھوڑو" مہم چلائی جائے گی۔ تربیلا ڈیم کے نقصان کی تفصیلات بتاتے ہوئے فرید پراچہ نے کہا حکومت ملک کے عوام کو ہولناک تباہی کے منہ میں عملاً دھکیل رہی ہے۔ مسٹر پراچہ نے ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سے بھی خطاب کیا اور وکلاء پر زور دیا کہ وہ تحفظ پاکستان کا فریضہ ادا کریں۔ انہوں نے بتایا کہ تحریک ختم نبوت کے دوران اب تک ۱۸۸۲ جلسے کیے گئے۔ ۱۸۰۰ جلوس نکالے گئے اور ۲۰۰ گرفتاریاں پیش کی گئی ہیں۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر پراچہ نے کہا کہ سانحہ تربیلا کی تمام تر ذمہ داری حکمرانوں اور ان افسروں پر عائد ہوتی ہے' جنہوں نے محض عیاشی کو وطیرہ بنا رکھا ہے۔

ظفر جمال بلوچ کا بیان

لاہور اسلامی جمعیتہ طلباء کے سربراہ مسٹر ظفر جمال بلوچ جو حال ہی میں دو ماہ کی نظربندی کے بعد رہا ہو کر آئے ہیں' آج یہاں ایک پریس کانفرنس میں مطالبہ کیا

ان کی خواہشات کو بھی مدنظر رکھے۔ انہوں نے کہا کہ طلباء کا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور انہیں کلیدی آسامیوں سے ہٹا کر ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر طلباء کی یہ باتیں تسلیم نہ کی گئیں تو ان کا ردعمل شدید ہوگا اور طلباء ہر قیمت پر ناموس رسالت کا تحفظ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ۵ ستمبر کو طلباء نے ہڑتال اور کلاسوں کے بائیکاٹ کا جو فیصلہ کیا ہے' اس پر پورے پنجاب میں عمل درآمد ہوگا۔ کیونکہ ۹۰ فیصد کالجوں کے طلباء کے نمائندوں نے اسلامی جمعیت طلباء کی اس اپیل پر لبیک کہا ہے۔ مسٹر ظفر جمال بلوچ نے تحفظ ختم نبوت کی تحریک کے سلسلے میں گرفتار کیے جانے والے افراد کو فوری طور پر رہا کرنے کا مطالبہ بھی کیا۔

بھٹو صاحب کا بیان

اسلام آباد' ۴ ستمبر (ریڈیو رپورٹ) وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے بتایا ہے کہ وہ قادیانی مسئلے پر اپنے رفقائے کار سے صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔ ارکان قومی اسمبلی بھی اس سلسلے میں فیصلہ کن مشوروں میں مصروف ہیں اور ۷ ستمبر کو جس دن قومی اسمبلی قادیانیوں کے معاملے پر اپنی کارروائی مکمل کرے گی' وہ ایوان میں خود موجود ہوں گے۔ وزیراعظم آج اسلام آباد کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے غیر رسمی گفتگو کر رہے تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا قومی اسمبلی قادیانیوں کے مسئلے پر کوئی قرارداد منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو وزیراعظم نے کہا کہ اس معاملہ پر غور کیا جا رہا ہے۔ وہ اپنے رفقاء سے اور ان کے رفقاء اپوزیشن لیڈروں سے اہم مشوروں میں مصروف ہیں۔

بہاول پور' چشتیاں' خان پور میں طلباء کے جلوس

بہاول پور۔۔۔ ۵ ستمبر' (نمائندہ خصوصی) آج بہاول پور اور خان پور میں سکولوں کے طلباء نے تحریک تحفظ ختم نبوت کی حمایت میں کلاسوں کا بائیکاٹ کیا اور مظاہرہ کیا۔ بہاول پور شہر میں طلباء اور پولیس میں معمولی جھڑپ ہوئی اور پولیس پر پتھراؤ کیا گیا۔ کالجوں میں کلاسیں معمول کے مطابق جاری رہیں۔ ہڑتالی طلباء جلوس کی

شکل میں مختلف سڑکوں اور بازاروں سے گزر کر فرید گیٹ پہنچے۔ انہوں نے اندر داخل ہونے کی کوشش کی لیکن پولیس نے انہیں روک دیا جس پر انہوں نے ختم نبوت زندہ باد اور ہمارا مطالبہ منظور کرو کے نعرے لگانے شروع کر دیے۔ پولیس نے لاٹھی چارج کی دھمکی دی تو جلوس منتشر ہو گیا۔

چشتیاں

چشتیاں کے نامہ نگار کے مطابق وہاں بھی آج ڈگری کالج اور ہائی سکول کے طلباء نے پنجاب سٹوڈنٹس ایکشن کمیٹی کی اپیل پر تحفظ ختم نبوت کی تحریک کی حمایت میں کلاسوں کا بائیکاٹ کیا۔ کالج کی حدود میں طلباء کا اجتماع ہوا جس میں سٹوڈنٹس یونین کے صدر ندیم اقبال اور طالب علم رہنما اکرام غازی نے تقریر کی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ جب تک قادیانی مسئلے کا حل تلاش نہیں کیا جاتا' طلباء چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ طالب علم رہنماؤں نے کہا کہ ہم ۶ ستمبر کو ہونے والے مجلس عمل کے فیصلے کا انتظار کر رہے ہیں اور اس فیصلے کی پوری تعمیل کریں گے۔ طلباء بعد میں نعرے لگاتے ہوئے منتشر ہو گئے۔ دریں اثناء پولیس کے دستے شہر کے اہم حصوں میں گشت کر رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد طلباء نے ٹولیوں کی شکل میں اکٹھے ہو کر بس پر معمولی پتھراؤ کیا۔ پولیس نے کوئی جوابی کارروائی نہیں کی اور مجسٹریٹ کی اپیل پر طلباء نعرے لگاتے ہوئے منتشر ہو گئے۔

خان پور

خان پور سے ہمارے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق یہاں کے سکولوں میں آج طلباء نے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا۔ کالجوں میں کام جاری رہا۔ بائیکاٹ کرنے والے طلباء جلوس کی شکل میں کچہری پہنچے اور ایک بس اور جیپ کو روکنے کی کوشش کی لیکن حکام کی اپیل پر وہ نعرے لگاتے ہوئے منتشر ہو گئے۔ ("مشرق" لاہور)

۶ ستمبر کے اخبارات کی رپورٹ

غلام مصطفیٰ جتوئی

کراچی وزیراعلیٰ سندھ مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ پرامن رہ کر قادیانی مسئلہ پر قومی اسمبلی کے فیصلے کا انتظار کریں۔ تاہم انہوں نے خبردار کیا کہ ملک میں کسی بھی حالت میں امن عامہ میں خلل کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ وہ آج سہون شریف روانہ ہونے سے قبل کینٹ ریلوے اسٹیشن پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ سہون میں وہ حضرت لعل شہباز قلندر کے تین روزہ عرس کا افتتاح کریں گے۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ ۷ ستمبر کو قومی اسمبلی کے فیصلے کے وقت امن عامہ کے کسی مسئلہ کا خطرہ محسوس کرتے ہیں۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ وہ امن عامہ کے کسی مسئلے کے بارے میں کوئی پیش گوئی نہیں کر سکتے انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی کا فیصلہ صحیح اور منصفانہ ہوگا جب لوگوں کو حکومت اور قومی اسمبلی پر اعتماد ہے تو میں لا اینڈ آرڈر کے کسی مسئلہ کی توقع نہیں کرتا۔

جمعیت علماء اسلام حقیقی

کراچی مرکزی جمعیت علماء اسلام (حقیقی) کے سربراہ مولانا زاہر قاسمی نے کہا ہے کہ ختم نبوت کے بارے میں مسلمانوں میں نہ تو کوئی اختلاف ہے اور نہ اس کی گنجائش وہ آج یہاں علماء کے کنونشن کے دوسرے دن ایک قرارداد پیش کر رہے تھے جس میں حکومت پاکستان اور قومی اسمبلی سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کو آئینی تحفظ دیا جائے اور جو لوگ ہمارے حضورؐ کی ختم نبوت کے بعد بھی اجرائے نبوت کے قائل ہوں انہیں شریعت کے مطابق غیر مسلم قرار دیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ علامہ مفتی نصیر الاجتہادی نے اس قرارداد کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت پر ہر مسلمان کا ایمان ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا ہے اس لئے اگر یہاں اسلام نہ ہو تو یہ ایک ویرانہ ہے اور یہاں اگر کوئی ختم نبوت کا

منکر ہو تو وہ دیوانہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ قرآن پاک کی تفسیر اور تعبیر کا انحصار علوم شریعت سے واقفیت پر ہے۔

لاہور اہم مقامات پر مسلح دستے تعینات کر دیئے گئے

لاہور، معلوم ہوا ہے کہ آئندہ پیش آنے والے بعض واقعات کے پیش نظر ملک بھر میں فوج فیڈرل سیکورٹی فورس اور پولیس کو مستعد کر دیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں آج صوبائی دارالحکومت میں فوج کے دستے یونیورسٹی گراؤنڈ، عتیق سٹیڈیم، قذافی سٹیڈیم اور انجینئرنگ یونیورسٹی میں جمع کر دیئے گئے ہیں اور ٹیلی ویژن اسٹیشن، ریڈیو اسٹیشن، جنرل پوسٹ آفس، ٹیلیگراف آفس سٹیٹ بنک اور دیگر اہم مقامات پر فیڈرل سیکورٹی فورس کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

سرکاری ذرائع کی اطلاع کے مطابق آج ایک اہم اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کل سے فوج، فیڈرل سیکورٹی فورس اور پولیس کے دستے مزید کن مقامات پر متعین کئے جائیں گے۔ پولیس شہر کے مختلف مقامات پر اپنی عارضی چوکیاں بھی قائم کرے گی۔ سرکاری ذرائع کے مطابق ان حفاظتی اقدامات کے بارے میں فیصلہ چند روز قبل کیا گیا تھا۔

مجلس عمل کا وفد سندھ کے دورے سے واپس آگیا

کراچی ۴ ستمبر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم نشرو اشاعت مولانا غلام مصطفےٰ نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ مجلس عمل کا جو وفد سندھ کے ایک ہفتے کے دورے پر سکھر، حیدر آباد، جیکب آباد، نواب شاہ گیا تھا واپس کراچی پہنچ گیا ہے وفد نے ان مقامات پر عام جلسوں کے علاوہ تنظیمی امور پر بھی خاص توجہ دی وفد میں مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد شریف احرار اور حافظ عزیزالرحمٰن اور صوفی محمد ایاز صاحب شامل تھے۔

طلباء کی ہڑتال

سٹوڈنٹس کونسل کی اپیل پر صوبے بھر میں علامتی ہڑتال کی' ہڑتال ختم نبوت کے مسئلے پر جذبات کے اظہار کے لئے کی گئی اور متعدد شہروں میں جلسوں اور جلوس سے خطاب کرتے ہوئے طالب علم رہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور کلیدی آسامیوں سے الگ کیا جائے ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اور بطور اقلیت قادیانیوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے لاہور میں پنجاب یونیورسٹی اور دیگر تعلیمی اداروں کالجوں یونیورسٹیوں میں کوئی تدریسی کام نہیں ہوا اور طلباء نے اپنے اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا آج پڑھائی صرف خواتین کے تعلیمی اداروں میں ہوئی جہاں معمول کے مطابق کام جاری رہا اور طالبات نے کلاسوں کا بائیکاٹ نہ کیا گورنمنٹ اسلامیہ کالج کی پرنسپل اور اپوہ کالج' لاہور کالج فارویمن' باغبانپورہ گرلز کالج گورنمنٹ اسلامیہ کالج لاہور چھاؤنی' کنیرڈ کالج کی طالبات کی نمائندوں نے بتایا کہ وہ کلاسوں کے بائیکاٹ کے فیصلہ میں چونکہ شامل نہیں تھیں اور نہ طالبات سے سٹوڈنٹس کونسل نے کوئی خصوصی اپیل کی تھی اس لئے وہ ہرتال میں شامل نہیں ہوئیں۔ دریں اثنا آج پرائمری مڈل اور ہائی سکولوں میں بھی پڑھائی جاری رہی البتہ کالجوں' یونیورسٹی اولڈ اور نیو کیمپس' انجینئرنگ یونیورسٹی' میڈیکل کالج' اور فیل کالج لاء کالج اور کامرس کالجوں میں طلباء نے ایک مختصر جلسہ بھی منعقد کیا جس میں انہوں نے تقاریر کے ذریعے قادیانیوں کے بارے میں اپنے جذبات کا اظہار کیا اور کہا کہ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار نہ دیا گیا تو طلبا ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے میدان میں نکل آئیں گے سکولوں میں سے مسلم ماڈل سکول سمن آباد میں طلبا کلاسوں میں نہیں گئے جبکہ تمام انگریزی سکولوں میں معمول کے مطابق تدریس کا کام جاری رہا یونیورسٹیوں اور کالجوں میں اساتذہ اپنی اپنی ڈیوٹیوں پر حاضر رہے تاہم طلباء نے چونکہ کلاسوں کا بائیکاٹ کر رکھا تھا اس لئے انہوں نے کلاسیں نہیں لیں پنجاب یونیورسٹی اور اور فیل کالج کی طالبات نے بھی طلباء کا ساتھ دیا اور کلاسوں کا بائیکاٹ جاری رکھا۔

ہنگامہ

اسلامیہ کالج ریلوے روڈ میں طلباء کی ترقی پسند تنظیم نے کلاسیں لگوانے کی

کوشش کی جس کے نتیجہ میں ہنگامہ ہوگیا اور ہاتھا پائی میں چار طلباء زخمی ہوگئے جنہیں مرہم پٹی کے بعد ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا اور اس کالج میں سیکنڈ ائیر کے طلباء نے تمام وقت کلاسوں میں حاضری دی البتہ فرسٹ ائیر کلاس کے طلباء نے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا۔

جلوس

مسلم ماڈل سکول اور سنٹرل ماڈل سکول کے بچوں نے چھٹی کے بعد ایک مختصر جلوس نکالا اور مال روڈ کی جانب آئے جلوس جب گورنمنٹ کالج سے گزرا تو اس میں گورنمنٹ کالج کے بعض طلباء بھی شامل ہوگئے طلبا نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دو' طلباء اتحاد زندہ باد کے نعروں پر مبنی کتبے اٹھا رکھے تھے ریگل چوک سے تھوڑی دور آگے اسمبلی کی جانب جا کر جلوس پر امن طور پر منتشر ہوگیا۔

رحیم یار خاں

رحیم یار خان سے ہمارے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق پنجاب سٹوڈنٹس کونسل کی اپیل پر یہاں بھی تمام تعلیمی اداروں کے طلباء نے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا۔ جامعہ ہائی سکول' تعمیر ملت ہائی سکول اور پائلٹ ہائی سکول کے طلبہ کا ایک جلوس نکلا۔ پولیس کی بھاری جمعیت بھی جلوس کے ہمراہ تھی۔ تاہم کوئی ناخوشگوار واقعہ نہیں ہوا۔ طلبہ بعد میں مقامی کالج کی طرف چلے گئے اور انہوں نے ختم نبوت کے حق میں نعرے لگائے' گورنمنٹ خواجہ فرید کالج کے سبزہ زار میں تمام سکولوں اور کالجوں کے طلباء کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں خواجہ فرید کالج یونین کے نائب صدر حافظ خوشی محمد نے کہا کہ بائیکاٹ طلبہ کے اتحاد اور ان کے عزائم کا مظہر ہے انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے ۷ ستمبر تک قادیانی مسئلہ حل نہ کیا تو طلبہ تحریک چلائیں گے۔

انہوں نے طلباء سے متحد رہنے کی اپیل کی بعد میں طلباء پرامن طور پر منتشر ہوگئے۔ آج کالج کھلتے ہی پولیس کی بھاری جمعیت نے کالج کی چار دیواری کو گھیرے میں لے لیا تھا۔ فیڈرل سیکورٹی فورس رینجرز اور پولیس کے دستے گشت کرتے رہے۔

میانوالی

موچھ سے ہمارے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق پنجاب سٹوڈنٹس کونسل کی اپیل پر آج میانوالی کے تعلیمی اداروں میں مکمل ہڑتال رہی اور طلباء نے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا۔ طلباء نہایت پر امن رہے اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ گورنمنٹ کالج میانوالی کے طلباء نے کلاسوں کے بائیکاٹ سے قبل لان میں ایک اجلاس منعقد کیا جس سے طالب علم راہنما مسٹر طارق نیازی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کا ۷ ستمبر کا فیصلہ امت مسلمہ کے جذبات و احساسات کے مطابق ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا ملک میں امن و امان کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور حکومت عقیدہ ختم نبوت کو مکمل آئینی تحفظ مہیا کرے۔ بعد ازاں طلباء اور اساتذہ کے ایک مشترکہ اجلاس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے مطالبہ پر بھی قرار داد منظور کی گئی۔

ملتان

ملتان سے نمائندہ خصوصی کی اطلاع کیمطابق پنجاب سٹوڈنٹس کونسل کے چیئرمین فرید پراچہ کی اپیل پر آج گورنمنٹ ڈگری کالج ملتان سول لائنز' تمام اسلامیہ کالجوں ہائی سکولوں حتیٰ کہ پرائمری سکولوں میں بھی طلباء نے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا۔ طالب علم رہنماؤں مسٹر ملوک خان' ابراہم صدیقی حافظ مظفر اسحاق محمد ناصر بیگ اور منظور حسین نے مختلف کالجوں میں طلباء سے خطاب کیا اور مطالبہ کیا کہ ۷ ستمبر کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے اس اثناء میں آج دن بھر پولیس اور فیڈرل سیکیورٹی فورس کے مسلح دستے ٹرکوں کاروں اور جیپوں میں شہر بھر میں گھومتے رہے اہم مقامات کی حفاظت کے لئے پولیس کا مسلح پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ سینئر ایس پی چودھری نثار احمد نے عوام سے پر امن رہنے کی اپیل کی ہے۔

میاں چنوں میں لاٹھی چارج

پولیس نے آج ان طلباء پر ایم سی ہائی سکول کی بیرونی چاردیواری کے اندر

لاٹھی چارج کر دیا جو کلاسوں کا بائیکاٹ کر کے باہر نکل رہے تھے لاٹھی چارج سے تین طلباء زخمی ہو گئے آج جب طلباء کلاسوں میں پہنچے تو کچھ دیر بعد انہوں نے کلاسوں سے نکلنا شروع کر دیا پولیس باہر موجود تھی اس نے طلباء پر لاٹھی چارج کر دیا جس سے تین لڑکے زخمی ہو گئے گورنمنٹ کالج میاں چنوں کے باہر پولیس نے کالج کا گھیراؤ کیا ہوا تھا کالج کے طلباء نے کلاسوں کا مکمل بائیکاٹ کیا گزشتہ شب مقامی پولیس نے مقامی کالج کے دو طلباء مسٹر رشید احمد ترابی اور شعیب کو ان کے گھروں سے گرفتار کر لیا تھا۔ تیسرے لڑکے مقبول احمد قادری کو پولیس گرفتار نہ کر سکی چنانچہ پولیس اس کے والد کو گرفتار کر کے لے گئی مختلف مذہبی' سیاسی اور طالب علم تنظیموں نے طلباء کی گرفتاری کی مذمت کی ہے۔ مذمت کرنے والوں میں جمعیت العلمائے پاکستان' مسلم لیگ اسلامی جمعیت طلبہ۔ جماعت اسلامی جمعیت العلمائے اسلام اور جمہوری پارٹی شامل ہیں طلباء نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ عوامی خواہشات اور امنگوں کے مطابق حل ہونا چاہیے اگر فیصلہ اس کے برعکس کیا گیا تو طلباء مزاحمت کریں گے۔

بہاول نگر

مقامی کالجوں اور سکولوں کے طلباء نے آج کلاسوں کا مکمل بائیکاٹ کیا طلباء نے آج ایک بڑا جلوس بھی نکالا لیکن پولیس نے انہیں منتشر کر دیا۔ کسی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع نہیں ملی۔

خان قیوم خان کی سینٹ میں تقریر

اسلام آباد ۵ ستمبر وفاقی وزیر داخلہ خان عبدالقیوم خاں نے اعلان کیا ہے کہ قومی اسمبلی زیر بحث مذہبی مسئلہ کا منصفانہ اور صحیح فیصلہ کرے گی جو عوام کے لئے قابل قبول ہوگا وہ آج سینٹ میں اپوزیشن کی ایک تحریک التوا پر بحث کا جواب دے رہے تھے۔ خان قیوم نے مزید کہا ہے کہ حکومت نے قومی اسمبلی کے فیصلے سے پہلے اور بعد میں امن میں خلل ڈالنے کی کوشش کو ناکام بنانے کے لئے تمام ضروری اقدامات کر لئے ہیں انہوں نے کہا کہ اگرچہ قومی اسمبلی مسئلہ کا انصاف پسندانہ فیصلہ

کرے گی لیکن اس کے باوجود بعض عناصر بے بنیاد افواہیں پھیلا رہے ہیں اور انہوں نے عوام سے کہا ہے کہ وہ ۶ اور ۷ ستمبر کو قومی اسمبلی اور ایم این اے ہاسٹل کا گھیراؤ کرنے کے لئے اسلام آباد کی جانب مارچ کریں اس سلسلے میں ان عناصر نے طلباء کو بھی اسلام آباد جانے کے لئے کہا ہے اس کے پیش نظر حکومت کو اپنا فرض پورا کرنا پڑے گا اور اس بات کی ضمانت دنیا ہوگی کہ عوام کے منتخب نمائندے آزادانہ طور پر کوئی فیصلہ کر سکیں حکومت امن عامہ کو برقرار رکھنے کی صورت حال سے پوری طرح آگاہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ حکومت نے اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے اقدامات کئے ہیں یہ کسی اور مقصد کے لئے نہیں ہیں انہوں نے کہا کہ جمہوریت کا دفاع کرنے والے نام نہاد لیڈروں کا اسلام آباد کی جانب مارچ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قومی اسمبلی کے ارکان کو آزادانہ فیصلہ نہ کرنے دیا جائے خان قیوم نے کہا کہ اس امر کا انتظام کیا گیا ہے کہ کافی فورس کو اس بات پر لگادیا جائے کہ ان عناصر کے ناپاک عزائم کو پورا نہ ہونے دیا جائے اور کوئی گڑ بڑ نہ ہونے پائے وزیر داخلہ نے کہا کہ وزیر اعظم بھٹو صورت حال سے پوری طرح آگاہ ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ قومی اسمبلی کے اجلاس سے پہلے اور بعد میں کوئی غیر قانونی اقدام نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حکومت کو فیصلے کی بنا پر اطمینان ہے کیونکہ فیصلہ عوام کو مطمئن کرنے والا ہوگا۔ یہ انتظامات ان عناصر کے عزائم کو ناکام بنانے کے لیے ہیں جو اپنے ذاتی مقاصد کے لئے ہنگامہ کرانا چاہتے ہیں۔

واپڈا ہاؤس میں بم دھماکہ اور رامے صاحب

لاہور ۴ ستمبر پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ واپڈا ہاؤس میں بم کے دھماکے کی تحقیقات مختلف پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے کی جارہی ہے۔ اس سلسلہ میں ان امکانات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ دھماکے میں نیپ کے افراد کا بھی ہاتھ ہو کیونکہ اس کے اکابرین بھی ان دنوں لاہور آتے رہے ہیں۔ تاہم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کاروائی احمدیوں کے کسی ایسے گروہ نے کی ہو جو اقلیت قرار پانے کے خوف سے ملک میں افراتفری اور انتشار پیدا کرنا چاہتے ہوں۔ آج

لاہور میں یوم حسینؓ کے سلسلے کی ایک تقریب سے خطاب کرنے کے بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اس قسم کے واقعات کے تمام پہلوؤں کی تحقیقات مکمل ہونے کے بعد ہی اس کے بارے میں کوئی حتمی رائے قائم کی جاسکتی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ میں فی الحال یہ نہیں بتا سکتا کہ اس دھماکے کے لئے جو بم استعمال ہوا ہے اس کی طاقت کیا تھی یا یہ کس قسم کا بم تھا۔ تاہم یہ بہت طاقت ور بم تھا جس کے پھٹنے سے ایک مضبوط ترین عمارت کی چھت کو نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے آج واپڈا ہاؤس کا معائنہ کیا ہے اور عمارت کے باقی ماندہ تمام حصے پوری طرح محفوظ ہیں۔

احتیاط و ہوشمندی سے کام لیجئے

قادیانی مسئلے کے بارے میں قومی اسمبلی فیصلہ دینے والی ہے۔ یہ موقع پوری دانشمندی اور ہوشمندی سے کام لینے کا ہے سانحہ ربوہ کے بعد ایک سنگین صورت حال پیدا ہوگئی تھی اور عوام نے بجا طور پر اس کے حل کا مطالبہ کیا تھا کہ اس سانحے کے ذمہ دار افراد کا احتساب کیا جائے اور قادیانیوں کی مذہبی حیثیت کا تعین کیا جائے وزیر اعظم بھٹو نے ان دونوں مسئلوں کے مناسب حل تلاش کرنے کے لئے ایک قانونی اور جمہوری طریقہ اختیار کرکے سانحہ ربوہ کے واقعہ کی تحقیقات کے لئے تحقیقاتی ٹریبونل تشکیل دیا جس نے اپنی تحقیقات مکمل کر کے اپنی مفصل رپورٹ حکومت پنجاب کو پیش کردی۔ جہاں تک قادیانیوں کی مذہبی حیثیت کے تعین کا تعلق ہے اس مسئلے کو قومی اسمبلی کے حوالے کردیا گیا' قومی اسمبلی کی پوری اسمبلی کو تحقیقاتی کمیٹی میں تبدیلی کرنے کا فیصلہ کیا جس میں نامور ماہر قانون دان اور علماء کی بھی خاصی تعداد مجلس عمل کی نمائندگی کرتی ہے تاکہ وہ اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں کو اچھی طرح چھان بین کرکے اپنی رپورٹ قومی اسمبلی میں پیش کرے اور اس طرح عوام کے نمائندوں کو ایک ایسے فیصلے تک پہنچنے میں مدد دے جو مسئلے کا حل کرے جو قوم و ملک کے مفاد میں بھی ہو۔

قومی اسمبلی کی اس کمیٹی نے قادیانی مسئلہ کو جانچنے پرکھنے میں کوئی دقیقہ

فروگذاشت نہیں کیا۔ اس مقصد کے لئے طویل اور مسلسل اجلاس ہوتے رہے ان میں قادیانی فرقے کے سربراہ پر بھی تفصیل جرح کی گئی۔ کمیٹی کی کارکردگی اور اسکی کاروائیوں پر حزب اختلاف کے لیڈروں نے بھی پورے اطمینان کا اظہار کیا کمیٹی میں نہ صرف حزب اختلاف کے اراکین کو کھل کر اپنی رائے دینے کا موقع ملا بلکہ حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے اراکین کو بھی اپنے ضمیر و اعتقاد کے مطابق رائے دینے کی پوری آزادی دی گئی۔ اس طویل جمہوری و پارلیمانی کاروائی کے بعد قومی اسمبلی پر پورے تدبر سے کام لے کر ایک دانش مندانہ فیصلہ کرنے کی بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور ہمیں توقع ہے کہ عوام کے نمائندے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ ذمہ داری سے عہدہ برآء ہونے کی کوشش کریں گے اور زیادہ سے زیادہ اتفاق رائے کے ساتھ کسی فیصلے پر پہنچنے کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ فیصلہ کرتے ہوئے یہ نہایت ضروری ہے کہ اسمبلی کا ہر رکن ملک و ملت کے وسیع تر مفاد کو سامنے رکھے سیاسی و جماعتی اور گروہی مفادات سے بالاتر ہو کر سوچ اور رائے دے۔

اس نازک مسئلے کے بارے میں جمہوری طریقہ کار اختیار کرکے ہم نے بیرونی دنیا میں پاکستان کا وقار بلند کیا ہے اب اسے ہمیں خود اپنے ہاتھوں پامال نہیں ہونے دینا چاہئے۔ قومی مسائل کا تصفیہ پارلیمنٹ کے ذریعہ کرانا ایک جمہوری اور پارلیمانی طریقہ ہے جسے ہم نے قبول کیا ہے۔ اس طریقہ کار کے تحت جو فیصلے کئے جاتے ہیں انہیں قبول کر لیا جاتا ہے بصورت دیگر پارلیمانی طریقوں سے ان میں ترمیم و تبدیلی لانے کے لئے باوقار جمہوری طریقے اختیار کئے جاتے ہیں' تشدد' ہنگاموں اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ اس طرح قومی اسمبلی کا احترام بھی باقی رہتا ہے اور قومی مسائل بھی باوقار طریقے پر حل ہوتے رہتے ہیں۔ اگر ہم نے یہ جمہوری راہ ترک کی تو ملک کا وقار بھی متاثر ہوگا اور اس کی اجتماعی قوت کو بھی نقصان پہنچے گا' جمہوری روایات کے احترام کی بجائے انتشار کو فروغ ہوگا جو کسی طرح قومی مفاد میں نہیں ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ قومی اسمبلی ایک دانشمندانہ فیصلے پر پہنچنے کی کوشش کرے گی اور دوسری طرف عوام جمہوری اسپرٹ اور نظم و ضبط کا دامن ہر حال میں

مضبوطی سے تھامے رہیں گے اور ہر جگہ بحث و تکرار کی بجائے اپنی بحث کو صرف جمہوری اداروں تک محدود رکھیں گے۔

اداریہ روزنامہ "جنگ" کراچی ۶ ستمبر

۶-۷ ستمبر کی کارروائی حضرت مولانا تاج محمودؒ کی زبانی

جناب نصیر احمد آزاد فیصل آبادی نے حضرت مولانا تاج محمود صاحب مرحوم سے ایک انٹرویو لیا تھا جس کا تحریک ۱۹۵۳ء اور تحریک ۱۹۷۴ء سے متعلق حصہ تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص۴۹ سے ص ۱۰۹ تک پر شائع ہوا ہے۔ ۶، ۷ ستمبر کی کاروائی سے متعلق حضرت مرحوم کے انٹرویو کا حصہ مذکورہ کتاب سے پیش خدمت ہے"۔ مجلس عمل نے ۶ ستمبر کو راولپنڈی تعلیم القرآن راجہ بازار میں اپنا اجلاس طلب کیا ہوا تھا' ۷، ۶ ستمبر کی درمیانی رات کو اسی دارالعلوم کی وسیع و عریض جامع مسجد میں آخری جلسہ عام منعقد ہونے والا تھا۔ اس کے بعد تحریک نے ۷ ستمبر کے بعد نیا رخ اختیار کرنا تھا۔ ۵ ستمبر رات کے آخری حصہ میں راولپنڈی کے لئے میں روانہ ہوا۔ پلیٹ فارم کے قریب سے گزرا کوئی ۳ بجے کا عمل ہوگا۔ اس وقت فوجی مال گاڑیوں کے ڈبوں سے ٹینک' توپ بردار گاڑیاں اور اسلحہ اتار رہے تھے۔ فوج کی مسلح آمد اور اس تیاری کے تیور دیکھ کر میں بھانپ گیا کہ یہ سب کچھ ۷ ستمبر کے بعد تحریک کو کچلنے کے لئے ہے۔

دوسری بات جو میرے نوٹس میں آئی وہ یہ تھی کہ ۵، ۴ ستمبر کو مرزائیوں نے ملک بھر کی فون کی ڈائریکٹریوں سے پتہ جات لے کر مرزا قادیانی کی صداقت کے دلائل اور اسے قبول کرنے کی دعوت پر مشتمل خطوط ارسال کئے۔ ۶ ستمبر کو چھٹی تھی مرزائیوں کا خیال تھا کہ ۷ ستمبر کو جب یہ ڈاک مسلمانوں کو ملے گی اس وقت تحریک کے رہنماؤں کی لاشیں سڑکوں پر ہوں گی۔ تحریک کچلی جا چکی ہوگی۔ قوم کے حوصلے پست ہوں گے مرزا کی صداقت کا یہ خط ایک عظیم پیشگوئی کا کام دے جائے گا۔

تیسرا یہ ۴، ۳ ستمبر کو ڈی سی فیصل آباد آفس میں ایک خاص واقعہ پیش آیا۔ جس کی اطلاع اسی دن شام کو مجھے مل گئی تھی۔ وہ یہ کہ مرکزی حکومت کی طرف سے

ایک سر بمہر لفافہ جس پر ٹاپ سیکریٹ لکھا تھا' موصول ہوا۔ اتفاق سے جس کلرک نے اس دن ڈاک کھولی وہ مرزائی تھا۔ اس نے یہ لفافہ دیکھتے ہی بھانپ لیا کہ یہ چٹھی ڈی سی صاحب کے نام مرکزی حکومت کی طرف سے تحریک ختم نبوت کے متعلق تازہ ہدایات پر مشتمل ہوگی۔ چوری چوری اس لفافہ کو اس نے کھول لیا اور اس کی باہر سے فوٹو سٹیٹ کاپی کرائی اور امیر جماعت مرزائیہ فیصل آباد کو مہیا کر دی۔ واقعی وہ چٹھی تحریک ختم نبوت کے متعلق تھی جس میں صوبائی ڈویژن اور ضلعی انتظامیہ کو ہدایات بھیجی گئی تھیں کہ ۷ ستمبر کے بعد جو تحریک ختم نبوت میں مزید شدت آنے والی ہے' اسے سختی سے کچل دیا جائے۔ ایک اے ایس آئی کو بھی گولی چلانے اور بغیر نوٹس دیئے' کسی مکان میں داخل ہونے' تلاشی لینے' جس کو مناسب سمجھے گرفتار کرنے کے اختیار ہوں گے اس چٹھی کا فوٹو سٹیٹ مرزائی جماعت کے امیر کو اور اصل چٹھی کو ڈی سی آفس کے سٹاف روم میں میز کے نیچے ڈال دیا۔ اس روز اس مرزائی کے علاوہ ایک مسلمان کلرک نے بھی کچھ ڈاک کھولی تھی' کچھ دیر بعد تیسرے کلرک کی میز کے نیچے سے اس چٹھی پر کسی کی نظر پڑ گئی۔ اسے اٹھایا گیا تو اس کی سیل ٹوٹی ہوئی تھی۔ اس صورت حال سے تمام کلرک پریشان ہوگئے کہ یہ چٹھی کیوں کھولی گئی' کس نے کھولی؟ اس لئے کہ اسے تو ضابطہ کے مطابق ڈی سی صاحب کے سامنے کھولنا تھا۔ معاملہ سنگین تھا۔ ڈی سی صاحب کے نوٹس میں لایا گیا انہوں نے مسلمان کلرک اللہ رکھا کو معطل کر دیا۔ سپرنٹنڈنٹ ڈی سی آفس مسلمان اور سمجھدار شخص تھا۔ اس نے کہا کہ یہ دیکھا جائے کہ کھولنے سے قبل لفافے کے کونہ پر کس کے دستخط ہیں۔ اس لئے کہ ڈی سی آفس کی ڈاک کھولنے سے پہلے ہر لفافہ پر کھولنے والا اپنے دستخط کرتا ہے۔ جب وہ دستخط دیکھے گئے تو وہ مرزائی کلرک کے تھے اللہ رکھا مسلمان کلرک بحال ہوگیا اور مرزائی کلرک کو معافی مانگنے پر معاف کر دیا گیا۔ اس چھٹی اور پورے ملک میں حکومت پولیس و فوج کے عمل سے مرزائیوں نے اندزاہ لگا لیا کہ تحریک کچلی جائے گی اس لئے انہوں نے خطوط لکھے۔

۶ ستمبر کی صبح گورنمنٹ ایم این اے ہاسٹل میں مولانا مفتی محمود کے کمرہ میں مجلس عمل کا خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا سید محمد یوسف بنوری مولانا

مفتی محمود' مولانا شاہ احمد نورانی' پروفیسر غفور احمد' چودھری ظہور الٰہی' امیرزادہ' خان عبدالولی خان' نوابزادہ نصراللہ خان' مفتی زین العابدین' مولانا محمد شریف جالندھری' مولانا عبدالرحیم اشرف' میاں فضل حق اور بندہ تاج محمود شریک ہوئے۔ میں نے یہ تینوں واقعات گوش گزار کئے۔ نوابزادہ نصراللہ خان نے میری معلومات کی تصدیق کرتے ہوئے لاہور میں فوج کی پوزیشن سنبھالنے کے چشم دید واقعات بیان کئے۔ مجلس پر سناٹا طاری رہا۔ چودھری ظہور الٰہی نے خاموشی توڑتے ہوئے کہا کہ مجھے امید ہے کہ حکومت ہمارے مطالبات مان لے گی اور آج ان کا فیصلہ ہو جائے گا۔ ہماری معلومات کے خلاف ان کی یہ بات ہمارے لئے اچھنبہ معلوم ہوئی' دوستوں نے پوچھا کہ آپ کے پاس کیا شواہد ہیں۔ اس پر چودھری صاحب نے کہا کہ کل مسز بندرا نائکے وزیر اعظم سری لنکا پاکستان کے دورہ پر آئی تھیں۔ ان کے اعزاز میں بھٹو صاحب نے ضیافت دی۔ تمام اپوزیشن رہنماؤں کو بلایا گیا۔ کھانے کی میز پر تمام کے ناموں کی چٹیں لگی ہوئی تھیں۔ کوئی اپوزیشن رہنما اس میں شریک نہ ہوا۔ اتفاق سے میں چلا گیا۔ کھانا کھانے سے فارغ ہوئے تو مسز بندرا نائکے اور وزیراعظم بھٹو صاحب دونوں بیرونی گیٹ کے پاس آکر کھڑے ہوگئے۔ ہر جانے والے کو الوداع کہہ رہے تھے میں اس روش پر چلتا ہوا بھٹو صاحب کے قریب پہنچا تو میرا دل ان سے ملاقات کے لئے آمادہ نہ ہوا۔ راستہ چھوڑ کر پلاٹ سے گزر کر گیٹ کے ایک سائیڈ سے گزرنا چاہا۔

بھٹو صاحب نے مجھے فوراً آواز دی ظہور الٰہی مل کر جاؤ چھپ کر کیوں جا رہے ہو۔ میں واپس لوٹ کر بھٹو صاحب سے ملا تو انہوں نے مجھے کہا کہ چودھری ظہور الٰہی تمہیں کیا ہوگیا ہے تو میرا جانی دوست تھا۔ میں نے تیرا کیا بگاڑا ہے کہ تو میرا سخت مخالف ہوگیا ہے۔ اتنے میں لاء سیکرٹری افضل چیمہ آ گئے۔ بھٹو صاحب نے ان کو کہا کہ چیمہ صاحب آپ ظہور الٰہی کو سمجھائیں اس کو کیا ہوگیا ہے یہ آپ کا میرا دونوں کا دوست تھا خدا جانے میں نے اس کا کیا قصور کیا ہے کہ اب یہ مجھے جلوسوں اور جلسوں میں گالیاں دیتا ہے۔ میری سی آئی ڈی کی رپورٹ یہ ہے کہ یہ اگر گھر پر ہو اور کوئی مخاطب نہ ہو تو بھی مجھے گالیاں دیتا رہتا ہے چودہری ظہور الٰہی صاحب نے کہا کہ جناب ایسے نہیں ہے آپ کے ہمارے اصولی اختلاف ہیں ہم

اخلاص اور نیک نیتی سے آپ پر تنقید کرتے ہیں اب ختم نبوت کا مسئلہ آپ کے سامنے ہے اسے حل کیجئے اور قوم کے ہیرو بن جائیے۔ بھٹو صاحب نے کہا کہ اگر میں ۱۴ جون کو (ملک گیر ہڑتال کے دن) اس مسئلہ کو مان لیتا تو ہیرو بن سکتا تھا لیکن بعد از خرابی بسیار مسئلہ ماننے سے ہیرو کیسے بن سکتا ہوں۔ افضل چیمہ نے کہا کہ بھٹو صاحب باقی علماء کو تو مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر اتنا اصرار نہیں ہے البتہ چوہدری ظہور الٰہی صاحب بڑا اصرار کر رہے ہیں اترا رہا ہے اور ضد کر رہا ہے۔ میں نے کہا کہ بھٹو صاحب یہ چیمہ صاحب آپ کے سامنے اپنے نمبر بنا رہے ہیں۔ میں ضد نہیں کر رہا۔ علماء کرام کا اپنا موقف ہے وہ میرے تابع نہیں ہیں ایک دینی موقف اور شرعی امر پر علماء کرام کو یوں مطعون کرنا چیمہ صاحب کے لئے مناسب نہیں ہے اور صرف علماء کرام نہیں بلکہ اس وقت تمام اسلامیان پاکستان اس مسئلہ کو حل کرانے کے لئے سراپا تحریک بنے ہوئے ہیں۔

دنیائے اسلام کی نگاہیں اس مسئلہ کے لئے آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔

دنیائے عالم کے مسلمان اس مسئلہ کا مثبت حل چاہتے ہیں۔ اسے صرف مولویوں کا مسئلہ کہہ کر چیمہ صاحب آپ کو گمراہ کر رہے ہیں۔ علماء کرام قطعاً اس مسئلہ میں کسی بھی قسم کی معمولی سی لچک پیدا کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ آپ اس بارے میں علماء کرام سے خود دریافت کر لیں بلکہ میں ایسے عالم دین کا نام بتاتا ہوں جو آپ کے لئے دل میں نرم گوشہ رکھتے ہیں آپ ان سے پوچھ لیں کہ مسئلہ ختم نبوت فروعی امر ہے یا دین کا بنیادی مسئلہ ہے اس کا تحفظ کرنا مسلمان حکومت کے لئے ضروری ہے یا نہیں۔ بھٹو صاحب نے کہا کون سے عالم دین۔ میں نے کہا کہ مولانا ظفر احمد انصاری۔ آپ ان سے پوچھ لیں اگر وہ ختم نبوت کے مسئلہ کو فروعی مسئلہ سمجھتے ہوں تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہم تحریک سے لاتعلق ہو جائیں گے۔ بھٹو صاحب نے چیمہ صاحب کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ مجھے (ظہور الٰہی) ساتھ لے کر مولانا ظفر احمد انصاری سے ملیں اور ان کا موقف معلوم کریں۔ چنانچہ اب وقت ہوگیا ہے چیمہ صاحب میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔ ہم دونوں نے مولانا ظفر احمد انصاری سے ملنا ہے مولانا مفتی زین العابدین اور مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف کے چیمہ صاحب اور مولانا ظفر احمد انصاری

سے اچھے تعلقات تھے۔ چیمہ صاحب تو ویسے بھی فیصل آباد کے علاقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ چنانچہ طے ہوا کہ یہ دونوں حضرات بھی آپ کے ساتھ جائیں۔ چوہدری ظہور الٰہی' افضل چیمہ' حکیم عبدالرحیم اشرف' مولانا مفتی زین العابدین اور مولانا ظفراحمد انصاری کی طویل گفتگو ہوئی۔ مولانا ظفراحمد انصاری نے صراحۃ فرمایا کہ ختم نبوت کا مسئلہ دین کا بنیادی مسئلہ ہے اس کو فروعی مسئلہ قرار دینا غلط ہے۔ حقیقت میں خود افضل چیمہ اس مسئلہ میں ضد کر رہے تھے۔ تمام حضرات کی گرفت سے چیمہ صاحب زچ ہوگئے تو ہاتھ جھٹک کر کہا کہ اگر آپ لوگ ملک کی جڑیں اس طرح کھوکھلی کرنا چاہتے ہیں تو بڑی شوق سے جو چاہے کر جائیے بہر حال مولانا ظفراحمد انصاری کی ملاقات کی رپورٹ بھٹو صاحب کو دی گئی۔

اس کے بعد قومی اسمبلی کے دفاتر میں سب کمیٹی کا اجلاس تھا۔ ظہور الٰہی' مولانا مفتی محمود' پروفیسر غفور احمد' مولانا شاہ احمد نورانی' حفیظ پیرزادہ' مولانا کوثر نیازی' افضل چیمہ شریک ہوئے۔ اجلاس میں جاتے وقت مولانا مفتی محمود نے ہمیں حکم فرمایا کہ آپ لوگ چل کر راجہ بازار میں مجلس عمل کی میٹنگ کریں۔ میں نے مفتی محمود صاحب سے استدعا کی کہ سب کمیٹی کی مثبت یا منفی جو بھی کاروائی ہو ہمیں حکومت کے رویہ سے ضرور باخبر رکھیں تاکہ اسی روشنی میں ہم مجلس عمل میں اپنی پالیسی طے کر سکیں۔ دارالعلوم میں میٹنگ شروع ہوئی آغا شورش کاشمیری کی صحت ناساز تھی وہ میٹنگ میں لیٹ شریک ہوئے۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری نے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ سید مظفر علی شمسی' سید محمود احمد رضوی' مولانا خواجہ خان محمد صاحب' مولانا محمد شریف جالندھری' سردار میر عالم خان لغاری' بندہ تاج محمود' مفتی زین العابدین' حکیم عبدالرحیم اشرف' علی غضنفر کراروی' مولانا غلام اللہ خان' مولانا غلام علی اوکاڑوی' مولانا احسان الٰہی ظہیر' مولانا عبید اللہ انور' نوابزادہ نصراللہ خان' خان زمان ' مولانا محمد علی رضوی' مولانا عبدالرحمن جامعہ اشرفیہ' مولانا صاحبزادہ فضل رسول حیدر اور دوسرے کئی حضرات شریک اجلاس ہوئے۔ پوری مجلس عمل اس پر غور کر رہی تھی کہ اگر حکومت مطالبات تسلیم نہ کرے تو پھر ہمیں تحریک کو کن خطوط پر چلانا ہوگا اور اب مرزائیوں سے زیادہ حکومت سے مقابلہ ہوگا۔ سبھی

حضرات تحفظ ناموس ختم نبوت کے لئے جان کی بازی لگانے پر تیار تھے اتنے میں مولانا مفتی محمود صاحب کا فون آگیا کہ حالات پر امید ہیں توقع ہے کہ سب کمیٹی کسی متفقہ مسودہ پر کامیاب ہو جائے گی۔ حفیظ پیرزادہ نے بھٹو صاحب کو فون کر کے سب کمیٹی کی کاروائی سے باخبر کیا بھٹو صاحب نے تمام اراکین کمیٹی کو اپنے ہاں طلب کیا۔ تھوڑی دیر گفتگو ہوئی بھٹو صاحب نے تمام کا موقف سنا اور کہا کہ اب مزید وقت ضائع نہ کریں رات بارہ بجے دوبارہ اجلاس ہوگا آپ تمام حضرات تشریف لائیں۔ اس وقت دو ٹوک فیصلہ کریں گے ہم لوگ اپنی میٹنگ سے فارغ ہوئے امید و یاس کی کیفیت طاری تھی۔ میں سخت پریشان تھا بھٹو صاحب جیسے چالاک آدمی سے پالا پڑا تھا۔ کسی وقت بھی وہ جھٹکا دے کر تحریک کو کچلنے کا فیصلہ کر سکتے تھے تمام حالات ہمارے سامنے تھے۔ میں انتہائی پریشان کے عالم میں مولانا محمد رمضان علوی کے گھر گیا۔ مجھے اندیشہ تھا کہ اگر فیصلہ صحیح نہ ہوا تو میری جان نکل جائے گی ان کے ہاں کروٹیں بدلتے وقت گزرا۔ رات کو راجہ بازار کی جامع مسجد میں جلسہ عام منعقد ہوا۔

مقررین نے بڑی گرم تقریریں کیں۔ ہجوم آتش فشاں پہاڑ کی شکل اختیار کئے ہوئے تھا۔ اعلان کیا گیا کہ کل اگر ہمارے مطالبات نہ مانے گئے تو راجہ بازار میں شہیدان ختم نبوت کی لاشوں کا انبار ہوگا۔ جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا جلسہ کی تقریروں میں شدت پیدا ہوتی جارہی تھی بھٹو صاحب جلسہ کی ایک ایک منٹ کی کاروائی سے باخبر تھے۔ تمام حالات انکے سامنے تھے رات بارہ بجے حسب پروگرام بھٹو صاحب کی صدارت میں کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ پنڈی میں جلسہ ہو رہا تھا۔ اسلام آباد میں میٹنگ ہو رہی تھی۔

ڈیڑھ بجے کے قریب مولانا مفتی محمود' مولانا شاہ احمد نورانی' پروفیسر غفور احمد اور چوہدری ظہور الٰہی ڈیڑھ گھنٹہ کے مذاکرات کے بعد جلسہ میں تشریف لائے۔ مولانا مفتی محمود صاحب نے سٹیج پر چڑھنے سے قبل مجھے اشارہ سے بلوایا اور فرمایا مبارک ہو کل آپ کی انشاء اللہ العزیز جیت ہو جائے گی۔ لیکن اس کا ابھی افشا نہ کریں کہ حکومت کا اعتبار نہیں ہے۔ میں سٹیج پر آیا شیخ بنوری کے کان میں کہا کہ افشا نہ کریں لیکن آپ کو مبارک ہو۔ شیخ بنوری کے منہ سے بے ساختہ زور سے نکلا۔ الحمد للہ

جس سے اکثر لوگ میری سرگوشی اور مولانا کے الحمد للہ کا مطلب سمجھ گئے۔ بھٹو صاحب بڑے ذہین آدمی تھے۔ وہ پہلے سے فیصلہ دل میں کئے ہوئے تھے کہ مسئلہ کو عوام کی خواہشات کے مطابق حل کر کے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں گے۔ لیکن وہ اس مسئلہ کی مشکلات اور رکاوٹوں سے باخبر تھے۔ وہ یہ جانتے تھے کہ اس طرح جلدی سے فیصلہ کرنے سے امریکہ برطانیہ' فرانس' مغربی جرمنی کی حکومتیں مجھ پر زبردست دباؤ ڈالیں گی اس نے پیرزادہ کو کہا کہ آپ لوگ گھر جا کر آرام کریں کل ایک دن میں قومی اسمبلی ایوان بالا دونوں سے متفقہ قرارداد منظور کرالوں گا کہ مرزائی غیر مسلم ہیں اور ان کا نام غیر مسلم اقلیتوں میں شامل کر دیا جائیگا۔ صوبائی ڈویژنل ضلعی انتظامیہ کو تحریک کو کچلنے کی ہدایات' فوج کا اسلحہ سمیت شہروں میں متعین ہونا یہ محض مرزائی د مرزائی نواز طاقتوں کی توجہ کو دوسری طرف پھرنے کے لئے تھا۔

سات ستمبر

چھ اور ۷ ستمبر کی درمیانی شب وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو سے اپوزیشن رہنماؤں کی ملاقات ہوئی تھی جسکی اخباری رپورٹ یہ ہے:

پارلیمنٹ میں مختلف طبقہ کے اپوزیشن رہنماؤں نے کل رات وزیراعظم بھٹو سے دوسری بار ملاقات کی جو ڈھائی گھنٹے تک جاری رہی۔ بتایا گیا ہے کہ اس ملاقات کے نتیجے میں احمدی مسئلے پر مکمل اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ مولانا مفتی محمود۔ پروفیسر غفور احمد' مولانا شاہ احمد نورانی' چوہدری ظہور الہٰی' مسٹر غلام فاروق اور حاجی مولا بخش سومرو نے اپوزیشن کی طرف سے مذاکرات میں حصہ لیا جبکہ مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ' مولانا کوثر نیازی اور اٹارنی جنرل پاکستان مسٹر یحییٰ بختیار نے مسٹر بھٹو کی معاونت کی۔ بتایا گیا ہے کہ مذاکرات انتہائی خوشگوار ماحول میں ہوئے۔

سات ستمبر ڈھائی بجے دن پوری قومی اسمبلی پر مشتمل خصوصی کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں کمیٹی کی سفارشات کو آخری شکل دی گئی اور قرارداد و بل کا متفقہ مسودہ تیار کیا گیا۔ شام ساڑھے چار بجے قومی اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جسکی خبر یہ ہے:

اسلام آباد سات ستمبر (عارف نظامی نامہ نگار خصوصی) اسلامیہ جمہوریہ پاکستان

کی قومی اسمبلی نے آج قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخ ساز فیصلہ صادر کر دیا ہے۔ اس طرح غلامان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دیرینہ مطالبہ پورا ہو گیا ہے' جو ایک طویل مدت سے معلق چلا آ رہا تھا۔ اس فیصلہ کا نفاذ فوری طور پر ہو گا۔ امت مسلمہ کی اس دیرینہ آرزو کی تکمیل کے لئے آئین پاکستان کی دفعات میں ترمیم کر دی گئی ہے جس کے مطابق ایسا کوئی شخص جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا یا خود کسی بھی صورت میں نبی یا مصلح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا ایسے کاذب نبی یا مصلح کو مانتا ہے مسلمان نہیں ہو سکتا۔ آئین کے آرٹیکل نمبر۱۰۶ میں ترمیم بھی کی گئی ہے کہ وہ افراد جو خود کو "احمدی" کہلاتے ہیں ان کے قادیانی اور لاہوری دونوں گروپ اقلیت شمار ہوں گے۔ قانون سازی کے ذریعہ تعزیرات پاکستان میں دفعہ ۲۹۵ ب کا اضافہ بھی کیا جا رہا ہے۔ جس کے تحت ختم نبوت کے خلاف تبلیغ قابل تعزیر جرم ہو گی۔ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں کیے گئے اس تاریخ ساز فیصلہ کی رو سے آئندہ انتخابی فہرستوں کی تیاری کے وقت قادیانیوں کو غیر مسلموں میں شمار کیا جائے گا اور ان کی قومی رجسٹریشن بھی غیر مسلم کے طور پر ہی ہو گی۔

قومی اسمبلی کے عہد آفرین اجلاس سے قبل جو ساڑھے چار بجے شام شروع ہوا۔ ڈھائی بجے بعد دوپہر پوری قومی اسمبلی کے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا جس میں قادیانی مسئلے کے بارے میں سفارشات کو آخری شکل دی گئی۔ قومی اسمبلی نے ان سفارشات کی من وعن منظوری دے دی۔ وزیراعظم بھٹو قومی اسمبلی کے اجلاس میں موجود تھے۔

وہ قوم سے اپنے اس وعدہ کی تکمیل پر مسرور و شاداں نظر آ رہے تھے کہ قادیانی مسئلہ سات ستمبر تک حل کر لیا جائے گا جہاں تک اس مسئلے سے متعلق دیگر پہلوؤں اور مطالبات کا تعلق ہے ان کی حیثیت زیادہ تر انتظامی ہے چنانچہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے اور قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹانے کے مطالبات ساتھ ساتھ پورے ہوں گے۔ ربوہ کو تحصیل ہیڈ کوارٹر کا درجہ دے دیا جائے گا اور عام مسلمانوں کو اس شہر میں رہائش اختیار کرنے اور کاروبار کرنے کے مواقع میسر ہوں گے عام

لوگ یہاں زمین بھی حاصل کر سکیں گے اور یہ شہر صرف قادیانیوں کے لئے مخصوص نہیں ہوگا۔

۲۹ مئی کو واقعہ ربوہ کے بعد ملک میں تحریک ختم نبوتؐ زور پکڑ گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے چنانچہ وزیراعظم بھٹو نے تیرہ جون کو قوم کے نام اپنی نشری تقریر میں بتایا کہ وہ اس مسئلے کو قومی اسمبلی کے سپرد کر رہے ہیں اور جو بھی فیصلہ ہوگا وہ عوام کی خواہشات کے مطابق ہوگا انہوں نے گذشتہ ماہ اپنے دورہ بلوچستان کے موقع پر قومی اسمبلی کے فیصلے کے لئے سات ستمبر کی تاریخ کا اعلان کیا وزیر اعظم کی تیرہ جون کی تقریر کے بعد قومی اسمبلی کے پورے ایوان پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی قائم کر دی گئی جس میں اپوزیشن کے ارکان بھی شامل تھے اس کمیٹی نے اس مسئلے کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا دستاویزات کا معائنہ کیا اور احمدیہ جماعت کے سربراہ پر کئی روز تک جرح کی۔ اس کے بعد اپنی سفارشات متفقہ طور پر مرتب کیں۔

گذشتہ تیس جون کو قومی اسمبلی میں دو قراردادیں پیش کی گئی تھیں۔ حکومت کی طرف سے جو قرارداد پیش کی گئی اس میں اسلام میں منکرین ختم نبوت کی حیثیت متعین کرنے کا ذکر تھا جبکہ اپوزیشن کی طرف سے قرارداد میں اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کے لئے کہا گیا تھا کہ مرزا غلام احمد اور ان کے پیروکار خواہ انہیں کسی بھی نام سے پکارا جائے مسلمان نہیں اور اسمبلی میں ایک بل پیش کیا جائے تاکہ اس کو آئین میں ضروری ترامیم کے ذریعے عملی جامہ پہنایا جاسکے اور ان لوگوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر پاکستان میں ان کے جائز حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ ان قراردادوں پر غور کرنے کے لئے پورے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی قائم کی گئی جس نے اس مسئلہ پر اہم متفقہ سفارشات پیش کیں۔

ریڈیو پاکستان کے مطابق آج جب قومی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا تو وفاقی وزیر قانون و پارلیمانی امور مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے وہ تاریخ ساز قرارداد پیش کی جسے پوری قومی اسمبلی پر مشتمل کمیٹی نے اتفاق رائے سے تیار کیا تھا۔ مسٹر پیرزادہ نے کہا کہ ارکان کمیٹی نے قرارداد کی تیاری میں ایک دوسرے سے تعاون کیا۔ یہ قرارداد

اتفاق رائے سے تالیوں کی گونج میں منظور کر لی گئی تو پھر مسٹر عبدالحفیظ پیر زادہ نے آئین میں ترمیم کا بل پیش کیا قرار داد میں کہا گیا تھا کہ آئین میں اس طرح ترمیم کی جائے کہ کوئی بھی ایسا شخص جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر یقین نہیں رکھتا اسے غیر مسلم اقلیت قرار دیا جاسکے۔

لمحہ بہ لمحہ

اسلام آباد سات ستمبر (اپ پ/ پ پ) آج پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے منکرین ختم نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا آج شام قومی اسمبلی اور سینٹ نے آئین کی دفعات ۱۰۶ اور ۲۶۰ میں ترمیم کا ایک بل منظور کیا جس میں کہا گیا ہے کہ سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا کوئی مدعی یا اسے نبی یا مصلح تسلیم کرنے والا مسلمان نہیں ہے۔ ترمیمی بل کے مطابق قادیانیوں اور لاہوری جماعت کے اراکین کو غیر مسلم اقلیتوں کی فہرست میں شامل کر لیا گیا ہے۔ قومی اسمبلی کے ۱۴۶ ممبروں میں سے ۱۳۰ حاضر تھے سب نے بل کے حق میں ووٹ دیا تھوڑی دیر بعد سینٹ نے بل پر غور شروع کیا اور کل ۴۵ ممبروں میں سے اکتیس ممبروں نے اس کے حق میں ووٹ دیا۔ اس تاریخی بل سے پہلے قومی اسمبلی کے پورے ایوان کی ایک خصوصی کمیٹی ۳۰ جون سے قادیانیوں کے مسئلے پر غور کر رہی تھی ترمیمی بل میں قومی اسمبلی کی اس قرار داد کی سفارشات شامل کی گئی ہیں ترمیمی بل میں قومی اسمبلی کی اس قرار داد کی سفارشات شامل کی گئی ہیں جسے پورے ایوان کی خصوصی کمیٹی نے پاس کیا تھا اور آج تیسرے پہر قومی اسمبلی کے کھلے اجلاس نے اس کی توثیق کی تھی۔ اس قرار داد میں کہا گیا ہے کہ تمام شہریوں کی خواہ ان کا تعلق کسی فرقہ سے ہو جان و مال عزت' آزادی اور بنیادی حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔ قرار داد میں مزید کہا گیا ہے کہ ختم نبوت کے خلاف عقیدہ رکھنے' عمل کرنے یا تبلیغ کرنے والا مستوجب سزا ہوگا۔ قرار داد میں مزید کہا گیا ہے اس فیصلے کے نتیجہ میں نیشنل رجسٹریشن ایکٹ ۷۳-۱۹۷۳ء اور انتخابی فہرستوں کے قواعد۔ ۷۴-۱۹۷۴ء میں ترمیمیں کی جائیں گی۔

وزیر قانون مسٹر عبدالحفیظ پیر زادہ نے قرار داد پیش کرنے سے پہلے ایک مختصر

تقریر میں کہا کہ خصوصی کمیٹی کے اجلاسوں میں پورا پورا اتفاق رائے رہا۔ کچھ مشکلات پیدا ہوئیں۔ لیکن ان کا تعلق طریقہ کار سے تھا۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک ممکن ہو سکا۔ ایوان میں تمام نقطہ ہائے خیال کا قرار داد پر اتفاق ہے۔ انہوں نے کہا کہ شروع میں قرار داد سات ارکان مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ' مولانا مفتی محمود' مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی' پروفیسر غفور احمد' غلام فاروق' چوہدری ظہور الٰہی اور سردار مولا بخش سومرو نے پیش کی تھی لیکن بعد میں بل پر دستخط کنندگان میں مولانا غلام غوث ہزاروی بھی شامل ہوگئے۔ مسٹر پیرزادہ کی تقریر شروع ہونے کے تھوڑی دیر بعد وزیر اعظم بھٹو ایوان میں داخل ہوئے۔ ممبروں نے ڈیسک بجا کر ان کا خیر مقدم کیا۔

بل کی دوسری خواندگی پر کوئی لفظ کسی نے اختلافی نہیں کہا اور آئین میں دوسرے ترمیمی بل ۱۹۷۴ء کی تینوں دفعات اتفاق رائے سے منظور کرلی گئیں دفعہ دو ایک سو چھبیس ووٹوں سے دفعہ تین ایک سو پچیس ووٹوں سے منظور ہوئی اس طرح دفعہ ایک بھی اتفاق رائے سے منظور کر لی گئی۔ دفعہ تین میں تحریک استقلال کے سینیٹر احمد رضا قصوری نے ایک ترمیم پیش کرنے کے لئے ایوان کی اجازت حاصل کرنا چاہی ان کی ترمیم کا مقصد یہ تھا کہ مرزا غلام احمد اور ان کی پیروی کرنے والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے۔ وزیر تعلیم نے کہا کہ یہ ترمیم بالکل غیر ضروری ہے کیونکہ میں نے ایوان کی اتفاق رائے سے جو ترمیم پیش کی ہے وہ جامع ہے۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی میں ترمیم پر کوئی اعتراض نہیں کیا گیا۔ ایوان کے لیڈر اور وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو نے مداخلت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ترمیم ضابطے میں نہیں ہے انہوں نے کہا کہ وزیر قانون نے ایوان کے اتفاق رائے سے جو اصل ترمیم پیش کی ہے' اس میں ضروری وضاحت موجود ہے اس کے پیش نظر دوسری ترمیم پیش کرنا ضروری نہیں۔ جب ووٹ لئے گئے تو ایوان نے تحریک استقلال کے ممبر کو ترمیم پیش کرنے کی اجازت نہیں دی اس پر مسٹر رضا قصوری ایوان سے واک آؤٹ کر گئے جب بل کی تیسری خواندگی شروع ہوئی تو اسپیکر نے مولانا مفتی محمود (جمعیت علماء اسلام) سے دریافت کیا کہ کیا آپ تقریر کرنا چاہتے ہیں۔ مولانا مفتی محمود نے اپنے مختصر تبصرے میں کہا کہ میں اور میرے رفقائے کار ہر لحاظ سے بل کی حمایت کرتے ہیں

اور اس قسم کی صورت حال میں کوئی تفصیلی تقریر میرے لئے ضروری نہیں ہے' مولانا غلام غوث ہزاروی نے کہا کہ یہ بل اس بات کا مستحق ہے کہ ایوان اس کی پوری حمایت اور تعریف و توصیف کرے انہوں نے کہا کہ یہ بات قابل تعریف ہے کہ موجودہ حکومت نے احمدی مسئلہ یعنی' قادیانی اور لاہوری دونوں طبقوں کا مسئلہ حل کر دیا جس پر وہ مبارکباد کی مستحق ہے انہوں نے کہا کہ آج جو فیصلہ دیا جائے گا' وہ سنہری حروف سے لکھا جانا چاہیے۔

سینٹ

سینٹ نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بارے میں دستوری ترمیم کے بل کو متفقہ طور پر منظور کر لیا اور اس کے بعد اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہو گیا ایوان میں موجود تمام سینیٹروں نے بل کی حمایت میں ووٹ دیا' رائے شماری کے ذریعہ آخری ووٹ سے پہلے قائد حزب اختلاف محمد ہاشم خان غلزئی نے اعلان کیا کہا اپوزیشن بل کی مکمل اور دل سے حمایت کرتی ہے' بل پر غور شروع ہونے سے پہلے نیپ کے شہزاد گل نے شکایت کی کہ سینٹ کو دستوری ترمیم کے سلسلے میں اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ اور ریڈیو پاکستان نے پہلے ہی اعلان کر دیا ہے کہ بل قومی اسمبلی میں منظوری کے بعد فوراً نافذ ہو گیا ہے۔ چیرمین حبیب اللہ خاں نے ممبر کو بتایا کہ سینٹ کے قواعد کے مطابق کام ہوگا جس کے تحت اسے اس بل پر غور کرنا ہوگا۔ جو اس کے پاس قومی اسمبلی سے بھیجا گیا ہے' انہوں نے یہ بھی بتایا کہ خصوصی کمیٹی کے ارکان سینیٹر نہیں بلکہ قومی اسمبلی کے ارکان ہیں' وزیر قانون و پارلیمانی امور مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے سینٹ کے ارکان سے معذرت کی کہ معاملے کی اہمیت اور نزاکت کی وجہ سے انہیں مختصر نوٹس پر سینٹ کے اجلاس کے لئے بلانا پڑا۔ انہوں نے ریڈیو سے بل کی قومی اسمبلی سے منظوری کی خبر میں غلطی پر بھی معذرت کی' انہوں نے کہا کہ سینٹ کی اہمیت کو کبھی بھی کم کرنے کی کوشش نہیں کی گئی' انہوں نے یقین دلایا کہ سینٹ کو ہمیشہ اس کا جائز مقام دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دستوری طریق کار کا نہ صرف احترام کیا جائے گا۔ بلکہ اس پر سختی سے عمل بھی کیا

جائے گا۔ جب چیئرمین نے رائے شماری کے لئے بل پیش کیا تو ایوان میں موجود کل ۳۱ سینیٹروں نے ووٹ دیا اور نتیجے کے اعلان کا ڈیسک بجا کر خیر مقدم کیا گیا۔

تاریخی قرارداد کا متن

آج یہاں قومی اسمبلی نے ایک قرار داد منظور کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ آئین میں ترمیم کے ذریعے ہر اس شخص کو غیر مسلم قرار دے دیا جائے جو حضرت محمدؐ کے خاتم النبین ہونے پر یقین نہیں رکھتا' قرار داد جو وزیر قانون وپارلیمانی امور مسٹر پیرزادہ نے پیش کی تھی کا متن حسب ذیل ہے قومی اسمبلی کے پورے ایوان کی خصوصی کمیٹی قرار دیتی ہے کہ حسب ذیل سفارشات غور خوض اور منظوری کے لئے قومی اسمبلی کو بھیجی جائیں پورے ایوان کی خصوصی کمیٹی جسے اس کی رہبر کمیٹی اور سب کمیٹی کی مدد حاصل تھی اپنے سامنے پیش یا قومی اسمبلی کی طرف سے حوالے کی جانے والی قرار دادوں پر غور کرنے اور دستاویزات اور گواہوں بشمول سربراہان انجمن احمدیہ ربوہ و انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے بیانات کا جائزہ لینے کے بعد قومی اسمبلی کے سامنے درج ذیل سفارشت پیش کرتی ہے۔

(الف) کہ پاکستان کے آئین میں حسب ذیل ترمیم کی جائے۔

(اول) دفعہ ۱۰۶ (۳) میں قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) کا ذکر کیا جائے۔

(دوم) دفعہ ۲۶۰ میں ایک نئی شق کے ذریعے غیر مسلم کی تعریف درج کی جائے۔

(ب) کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ (الف) میں حسب ذیل تشریح درج کی جائے۔

وہ تشریح

کوئی مسلمان جو آئین کی دفعہ ۲۶۰ کی شق (۳) کی تصریحات کے مطابق' محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے خاتم النبین ہونے کے تصور کے خلاف عقیدہ رکھے یا عمل یا تبلیغ کرے وہ دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہوگا"

(ج) کہ متعلقہ قوانین مثلاً قومی رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۷۳ء اور انتخابی فہرستوں کے قواعد ۱۹۷۴ء میں منتجہ قانونی اور ضابطے کی ترمیمات کی جائیں۔

(د) کہ پاکستان کے تمام شہریوں' خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں' کے جان ومال' آزادی' عزت اور بنیادی حقوق کا پوری طرح تحفظ اور دفاع کیا جائے گا۔

۱۔ عبدالحفیظ پیرزادہ
۲۔ مولانا مفتی محمود
۳۔ مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی
۴۔ پروفیسر غفور احمد
۵۔ غلام فاروق
۶۔ چوہدری ظہور الٰہی
۷۔ سردار مولا بخش سومرو
۸۔ مولانا غلام غوث ہزاروی

تاریخی بل کا متن

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اور مقاصد کے لئے جن کا ذکر ذیل میں آئے گا۔ ترمیم کرنا ضروری تھا۔ لہٰذا حسب ذیل قانون منظور کیا جاتا ہے۔

۱۔ مختصر عنوان اور آغاز (i) یہ قانون آئین میں دوسری ترمیم کا قانون مجریہ ۱۹۷۴ء کہلائے گا۔ (ii) یہ قانون فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل ۱۰۶ کی دفعہ (۳) میں لفظ فرقے کے بعد قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) کے افراد کے الفاظ شامل کئے جائیں گے۔

۳۔ آئین کے آرٹیکل ۲۶۰ میں دفعہ (۲) کے بعد حسب ذیل نئی دفعہ شامل کی جائے گی۔ جو شخص حضرت محمدؐ کے خاتم النبیین ہونے پر مکمل اور غیر مشروط یقین نہ رکھتا ہو یا حضرت محمدؐ کے بعد الفاظ کے کسی بھی مفہوم یا انکسار کی صورت میں نبی

ہونے کا دعویٰ کرتا ہو یا اس قسم کے دعویدار کو نبی یا مصلح مانتا ہو۔ وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے تحت مسلمان نہیں ہے۔ دوسری خواندگی کے دوران کوئی بحث نہ ہوئی۔ اور آئین میں دوسری ترمیم کے بل مجریہ ۱۹۷۴ء کی تینوں کی تینوں دفعات اتفاق رائے سے منظور کر لی گئیں۔ دفعہ (۲) ۱۳۶ ووٹوں اور دفعہ (۳) ۱۲۵ ووٹوں سے منظور ہوئی۔ دفعہ الف بھی اسی طریقے سے اتفاق رائے کے ساتھ منظور کر لی گئی۔

آئین پاکستان کی متعلقہ دفعات

اسلام آباد سات ستمبر (اپ پ) قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا جو فیصلہ صادر کیا ہے اس کی روشنی میں آئین پاکستان کی متعلقہ دفعات کی ترمیم کے بعد یہ صورت ہوگی۔

آرٹیکل نمبر۲۶۰

جو شخص خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل ایمان نہیں لاتا یا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی انداز میں نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، یا کسی ایسے مدعی نبوت یا مذہبی مصلح پر ایمان لاتا ہے، وہ از روئے آئین و قانون مسلمان نہیں ہے۔

آرٹیکل نمبر۱۰۶ کی کلاز نمبر۳ میں طبقوں کے لفظ کے بعد قادیانی یا لاہوری گروپ کے اشخاص جو ''احمدی کہلاتے ہیں کے جملے کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

اضافہ کے بعد کلاز نمبر۳ کی صورت یہ ہوگی:

''صوبائی اسمبلیوں میں بلوچستان، پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبہ اور سندھ کی کلاز نمبر ایک میں دی گئی نشستوں کے علاوہ ان اسمبلیوں میں عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں، بدھوں، پارسیوں اور قادیانیوں یا شیڈول کاسٹس کے لئے اضافی نشستیں ہوں گی۔

وزیراعظم کی تقریر

راولپنڈی ۷ ستمبر (نمائندہ خصوصی) قومی اسمبلی میں آئین میں ترمیم کے بل کی

منظوری کے بعد وزیراعظم مسٹر بھٹو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اس بل کی متفقہ منظوری کا مقصد سیاسی فائدہ حاصل کرنا نہیں۔ یہ بل پاکستان کے مسلمانوں کی خواہشات کے مطابق پیش کیا گیا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ حکومت کا کوئی فرد اس کا کریڈٹ لے۔ یہ بڑا مشکل فیصلہ تھا اور جمہوری اداروں کی موجودگی اور جمہوری اتھارٹی کے بغیر فیصلہ نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ ۹۰ سال پرانا مسئلہ تھا اور وقت کے ساتھ پیچیدہ ہوتا جا رہا تھا اور افسوس کا مقام ہے کہ اسے اب تک حل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔

وزیراعظم بھٹو نے کہا کہ احمدیوں کے بارے میں آج جو فیصلہ کیا گیا' وہ متفقہ اور پوری قوم کا فیصلہ ہے۔ وہ آئین میں دوسرے ترمیمی بل کی تیسری خواندگی کے موقع پر قومی اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ فیصلہ اسمبلی کے تمام حلقوں کے صلاح مشورہ سے کیا گیا ہے۔ اس طرح اس فیصلہ کو قومی فیصلہ کہا جا سکتا ہے۔ یہ پاکستان کے عوام کا فیصلہ ہے۔ یہ پاکستان کے مسلمانوں کی خواہشات کا آئینہ دار ہے۔ وزیراعظم بھٹو نے کہا کہ یہ مسئلہ کئی بار پیدا ہوا۔ ماضی میں حکومتوں نے یہی سمجھا کہ انہوں نے اس مسئلہ کو حل کر دیا ہے لیکن اس مسئلہ کو کسی طرح حل کیا گیا' اس کی میں صرف ایک مثال دینا چاہتا ہوں جو ۱۹۵۳ء کی ہے۔ وزیراعظم بھٹو نے کہا کہ ۵۳ میں اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے ظالمانہ طاقت استعمال کی گئی لیکن دراصل یہ مسئلہ کو حل کرنے کے لیے نہیں بلکہ دبانے کے لیے استعمال کی گئی تھی۔ وزیراعظم بھٹو نے کہا کہ کیا مسئلہ دبانے سے مسئلہ حل ہو جاتا ہے؟ لیکن ماضی کے برعکس آج میری حکومت نے اس مسئلہ کو صحیح معنوں میں حل کر لیا ہے۔ ہم نے اس مسئلہ کو حل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ گزشتہ چند ماہ میں شدید جذباتی طور پر یہ مسئلہ پیدا ہوا جس سے امن و امان کا مسئلہ پیدا ہوگیا۔ بعض لمحات نازک تھے۔ وزیراعظم نے کہا کہ گزشتہ چند ماہ میں جو کشیدگی پیدا ہوگئی تھی' ہر شخص اسے خود محسوس کر سکتا ہے۔ لوگ خوف و ہراس اور امید و بیم کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ گلیوں اور مسجدوں میں تقریریں ہو رہی تھیں اور افواہیں پھیل رہی تھیں۔ ملک بھر میں شدید اضطراب و کشیدگی کی فضا موجود تھی۔ وزیراعظم بھٹو

نے کہا کہ وہ ماضی کی جانب لوٹنا نہیں چاہتے اور مئی کے واقعات کو بیان نہیں کرنا چاہتے کہ واقعات کیونکر رونما ہوئے۔ انہوں نے اپنی ۱۳ جون کی تقریر کا حوالہ دیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ یہ مسئلہ بنیادی طور پر مذہبی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان کی اساس صرف اسلام تھی۔ اس علاقہ کے مسلمان اپنا ایک الگ وطن چاہتے تھے اور بلاشبہ اسلام ہی اس تحریک کی بنیاد تھا۔

وزیراعظم بھٹو نے کہا کہ احمدی مسئلہ ایک مذہبی مسئلہ تھا۔ اسے حکومت یا کوئی شخص انفرادی طور پر حل نہ کر سکتا تھا۔ گزشتہ دنوں جب میں لاہور گیا تو بہت سے لوگوں نے مجھ پر زور دیا کہ میں اس مسئلہ کو اس وقت حل کر دوں لیکن ان کے خیال میں اس مسئلہ کو قومی اسمبلی ایسے جمہوری اور عوامی ادارے کی طرف سے حل کیا جانا چاہیے تھا۔ چنانچہ یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا' جس نے اسے حل کر دیا۔

وزیراعظم بھٹو نے تالیوں کی گونج میں اعلان کیا کہ ان کی جماعت پاکستان پیپلز پارٹی کے منشور میں "اسلام ہمارا دین ہے" کو بنیادی اہمیت دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں جمہوریت ہماری سیاست ہے' یہی ہماری جماعت کا نعرہ ہے۔ اسی طرح ہم اس وعدہ کے بھی پابند ہیں کہ سوشلزم ہماری معیشت ہے۔ چنانچہ احمدیوں کے مسئلہ کو قومی اسمبلی میں پیش کر کے ہم نے اپنے اصولوں کی ہرگز نفی نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ کو جس طرح حل کیا گیا ہے' وہ مذہبی بھی ہے اور غیرمذہبی بھی۔ ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی خوف کے بغیر اپنے مذہب پر قائم رہے۔ پاکستان کا آئین ہر شہری کو مذہبی آزادی دیتا ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ میری حکومت کے لیے ضروری ہے کہ تمام شہریوں کے جان و مال اور حقوق کی پوری طرح حفاظت کی جائے۔ ہر شہری کے حقوق کی حفاظت ہمارا اسلامی فریضہ ہے اور ہم کسی فرقہ کی تضحیک و توہین برداشت نہیں کریں گے۔ وزیراعظم نے کہا کہ چونکہ یہ فیصلہ پورے ایوان نے کیا ہے' اس لیے اب یہ باب بند کیا جاتا ہے۔

وزیراعظم بھٹو نے اپنی تقریر میں بار بار یہ بات دہرائی کہ یہ فیصلہ کسی شخص کا انفرادی فیصلہ نہیں۔ یہ پورے پاکستان کا فیصلہ ہے۔ یہ عوام کا فیصلہ ہے' یہ فیصلہ

رواداری کے جذبات کے تحت متفقہ طور پر کیا گیا ہے۔ اس لیے اس فیصلہ کا کریڈٹ پوری قوم کو جاتا ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ یہ ایک الجھا ہوا بنیادی مسئلہ تھا جو نہ صرف گزشتہ نوے سال سے موجود تھا بلکہ اس نے قیام پاکستان کے بعد سے مسلمانوں کے ذہنوں میں احتجاج کی کیفیت پیدا کر رکھی تھی۔ انہوں نے کہا کہ جب لاہور میں علمائے کرام کے ایک گروہ نے ان سے ملاقات کی تو میں نے ان سے کہا کہ پاکستان ایک جمہوری ملک ہے اور قومی اسمبلی اعلیٰ ترین جمہوری ادارہ ہے۔ اس لیے مناسب ترین بات یہ ہے کہ اسے قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے۔ میں نے ان علماء کو یہ بھی بتا دیا تھا کہ میں پیپلز پارٹی کے قائد کی حیثیت سے اپنی پارٹی کے ارکان پر کوئی اثر نہ ڈالوں گا بلکہ میں یہ مسئلہ ان کے ضمیر پر چھوڑ دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے مختلف مواقع پر اپنے ارکان کو مختلف احکام و ہدایات جاری کیں لیکن احمدیوں کے مسئلہ پر میں نے انہیں ہرگز کوئی ہدایت جاری نہیں کی۔ یہاں تک کہ میں نے پاکستان پیپلز پارٹی کے کسی رکن کو اس سلسلہ میں ملاقات کرنے کے لیے بھی از خود طلب نہیں کیا۔

ریڈیو پاکستان کی بدحواسی پر نکتہ اعتراض

اسلام آباد ۷ ستمبر (نامہ نگار خصوصی) آج جب سینٹ کا اجلاس شروع ہوا تو نیپ کے سینیٹر شہزاد گل نے نکتہ اعتراض اٹھایا کہ ریڈیو پاکستان نے یہ خبر نشر کی ہے کہ قومی اسمبلی نے آئین میں ترمیم کا بل منظور کر لیا ہے اور اب یہ بل فوری طور پر نافذ ہو چکا ہے۔ چنانچہ اب سینٹ کے اجلاس کی کوئی ضرورت نہیں۔

چیئرمین: ہم اپنے طے شدہ طریق کار کے مطابق کام کرتے ہیں۔ ریڈیو کی نشریات کے پابند نہیں۔

سینیٹر: اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ایک مذہبی معاملہ ہے مگر سینٹ کو اعتماد میں نہیں لیا گیا۔

چیئرمین: آپ مسئلہ سے متعلق قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے رکن نہ تھے۔

حفیظ پیرادہ: اس مسئلے سے ریڈیو پاکستان کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ ایک سیدھا

سادا آئینی مسئلہ ہے۔ آئین کے مطابق بل کی قومی اسمبلی سے منظوری کے بعد سینٹ کو بھی منظوری دینا ہوتی ہے۔ میں سینٹ کا اجلاس مختصر مدت پر بلانے کی معذرت کرنے والا تھا اور اگر ریڈیو پاکستان کے کسی ملازم نے اس بارے میں بدحواسی کا مظاہرہ کیا ہے تو اس پر بھی معذرت چاہتا ہوں۔

پاکستانی قوم کے تاریخی فیصلہ کی تائید ربانی

راولپنڈی: ۷ ستمبر (نمائندہ خصوصی) راولپنڈی کے علاقے میں اگرچہ موسمی تغیر و تبدل کی کوئی انوکھی بات نہیں لیکن آج باران رحمت جس غیر متوقع طور پر دیکھنے میں آئی' اس نے یہاں کے لوگوں کو بھی حیرت میں ڈال دیا۔ گزشتہ کچھ دنوں سے یہاں خاصی گرمی تھی اور آج بعد دوپہر تک تیز دھوپ سے ہر شے تپ رہی تھی۔ دور دور تک آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا نظر نہ آتا تھا لیکن جس وقت قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے اپنے تاریخی فیصلے کا اعلان کیا تو دیکھتے ہی دیکھتے پورے مطلع کو سیاہ گھٹاؤں نے گھیر لیا اور موسلا دھار بارش شروع ہوگئی جو شام تک جاری رہی۔ عوام اس باران رحمت کو خداوند ذوالجلال کی رضا و خوشنودی کی دلیل قرار دے رہے ہیں۔

قادیانیوں کے مسئلے پر خصوصی کمیٹی نے ۲۸ اجلاس کئے مجموعی طور پر ۹۶ گھنٹے تک غور و خوض کیا گیا

آج آئین میں دوسری ترمیم کا مسودہ قانون متفقہ طور پر منظور ہو جانے کے بعد قومی اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔ آج کا اجلاس بھی اسمبلی کے بجٹ سیشن ہی کا حصہ تھا جو ۳۰ر مئی سے شروع ہوا تھا۔ بجٹ کی منظوری کے بعد قادیانیوں کے مسئلے پر غور و خوض کے لیے بند کمرے میں اجلاس جاری رہا۔ اس مسئلے کا فیصلہ کرنے کے لیے قومی اسمبلی نے سارے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی کی حیثیت سے ۲۸ اجلاس منعقد کیے اور بحیثیت مجموعی ۹۶ گھنٹے غور کیا۔ کمیٹی کے سامنے ربوہ جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے ۴۱ گھنٹے اور ۵۰ منٹ تک شہادت قلم

بند کرائی اور ان کا بیان گیارہ دن جاری رہا۔ لاہوری جماعت کے سربراہ پر دو اجلاس میں بحیثیت مجموعی ۸ گھنٹے ۲۰ منٹ تک جرح ہوئی۔ خصوصی کمیٹی کے چیئرمین قومی اسمبلی کے سپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان تھے۔

واقعات کی ترتیب

۱۔ ۲۲ر مئی کو طلبا کے وفد کی ربوہ اسٹیشن پر قادیانیوں سے تو تکار ہوئی۔

۲۔ ۲۹ر مئی کو بدلہ لینے کے لئے قادیانیوں نے طلبا پر قاتلانہ سفاکانہ حملہ کیا۔

۳۔ ۳۰ر مئی کو لاہور اور دیگر شہروں میں ہڑتال ہوئی۔

۴۔ ۳۱ر مئی کو سانحہ ربوہ کی تحقیقات کے لیے صمدانی ٹریبونل کا قیام عمل میں آیا۔

۵۔ ۳ر جون کو مجلس عمل کا پہلا اجلاس راولپنڈی میں منعقد ہوا۔

۶۔ ۹ر جون کو مجلس عمل کا کنوینز لاہور میں حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری کو مقرر کیا گیا۔

۷۔ ۱۳ر جون کو وزیراعظم نے نشری تقریر میں بجٹ کے بعد مسئلہ قومی اسمبلی کے سپرد کرنے کا اعلان کیا۔

۸۔ ۱۴ر جون کو ملک گیر ہڑتال ہوئی۔

۹۔ ۱۶ر جون کو مجلس عمل کا لائل پور میں اجلاس ہوا جس میں حضرت بنوری کو امیر اور مولانا محمود احمد رضوی کو سیکرٹری منتخب کیا گیا۔

۱۰۔ ۳۰ر جون کو قومی اسمبلی میں ایک متفقہ قرارداد پیش ہوئی جس پر غور کے لیے پوری قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی میں تبدیل کر دیا گیا۔

۱۱۔ ۲۴ر جولائی کو وزیراعظم نے اعلان کیا کہ جو قومی اسمبلی کا فیصلہ ہوگا، ہمیں منظور ہوگا۔

۱۲۔ ۳ر اگست کو صمدانی ٹریبونل نے تحقیقات مکمل کر لیں۔

۱۳۔ ۵ر اگست سے ۲۳ اگست تک وقفوں سے مکمل گیارہ روز مرزا ناصر پر قومی اسمبلی میں جرح کی گئی۔

۱۴ ۔ ۲۰ر اگست کو صمدانی ٹریبونل نے اپنی رپورٹ سانحہ ربوہ سے متعلق وزیراعلیٰ کو پیش کی۔

۱۵ ۔ ۲۲ر اگست کو رپورٹ وزیراعظم کو پیش کی گئی۔

۱۶ ۔ ۲۴ر اگست کو وزیراعظم نے فیصلہ کے لیے ۷ر ستمبر کی تاریخ مقرر کی۔

۱۷ ۔ ۲۷ر ۔ ۲۸ر اگست کو لاہوری گروپ پر قومی اسمبلی میں جرح ہوئی۔

۱۸ ۔ یکم ستمبر کو لاہور شاہی مسجد میں ملک گیر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

۱۹ ۔ ۶ر ۔ ۵ر ستمبر کو اٹارنی جنرل نے قومی اسمبلی میں عمومی بحث کی اور مرزائیوں پر جرح کا خلاصہ پیش کیا

۲۰ ۔ ۶ر ستمبر کو مجلس عمل کی راولپنڈی میں ختم نبوت کانفرنس' وزیراعظم سے ملاقات (اور فیصلہ)

۲۱ ۔ ۷ر ستمبر کو قومی اسمبلی نے فیصلہ کا اعلان کیا کہ مرزا قادیانی کے ماننے والے ہر دو گروپ غیر مسلم ہیں۔ خس کم جہاں پاک۔

تحریک ختم نبوت اور ملتان

قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا آج جو تاریخی فیصلہ کیا گیا ہے اس میں ملتان کو بڑا دخل ہے یہ فیصلہ وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کے دور میں کیا گیا جو ملتان سے قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی یہ فیصلہ قومی اسمبلی کے سپیکر صاحب زادہ فاروق علی خاں کی صدارت میں خصوصی کمیٹی کی کارروائی کے بعد قومی اسمبلی کے اجلاس میں کیا گیا۔ صاحبزادہ فاروق علی خاں وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو کی طرف سے ملتان کی نشست خالی کر دینے کے بعد ضمنی انتخاب میں قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے تھے۔ ۱۹۵۳ء میں بھی ختم نبوت کی تحریک ملتان میں امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی قیادت میں شروع ہوئی تھی۔ اس تحریک میں مولانا محمد علی جالندھری' قاضی احسان احمد شجاع آبادی دیگر بزرگ شامل تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد بھی ملتان میں رکھی گئی۔ ملتان ہی میں امیر

شریعت سید عطاء اللہ شاہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پہلے امیر منتخب ہوئے۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد پہلی تقریر لائل پور میں ارشاد فرمایا تھا کہ ۵۳ء کے شہدا کے خون کا میں ذمہ دار ہوں اور آئندہ بھی جب ضرورت پڑی تحریک ختم نبوت کے لیے قوم کو قربانی دینے کے لیے تیار کروں گا۔ مولانا محمد علی جالندھری نے ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے بعد فرمایا تھا کہ اس وقت تو ہماری تحریک ختم نبوت کو قادیانی اور قادیانی نواز حکومت نے تشدد سے کچل دیا ہے۔ مگر ایک وقت آئے گا کہ لوگ شہدا ختم نبوت کی قبروں کو تلاش کریں گے اور ان پر پھولوں کی چادریں چڑھائیں گے۔ آج ملتان ہی میں یہ دونوں بزرگ ابدی استراحت فرما رہے ہیں۔

آج ان بزرگوں کی شروع کی ہوئی جدوجہد کامیابی سے ہمکنار ہوئی اس سال مئی میں ربوہ کے ریلوے اسٹیشن سے جب قادیانیوں کے خلاف تحریک ابھری تو اس میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا کا لہو شامل تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مرکزی دفتر بھی ملتان میں ہے اور آج اس دفتر میں عشا کے بعد بیٹھا ہوں۔ اس وقت صبح کی اذانیں ہو رہی ہیں اور اس کتاب کے اس باب کو مکمل کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ (مرتب)

گرفتار شدگان رہا کر دیے جائیں گے

وزیر اعظم بھٹو کا اعلان

وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ مرزائی مسئلہ پر ہنگامہ اور ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا تھا ان کے ساتھ نرمی برتی جائے گی اور انہیں جلد ہی رہا کر دیا جائے گا۔ وزیر اعظم نے یہ بات آج قومی اسمبلی کے اجلاس میں خطاب کے دوران کہی۔

قصوری صاحب کا موقف

تحریک استقلال سے منسلک دو ارکان قومی اسمبلی مسٹر احمد رضا قصوری اور

میاں محمود علی قصوری آج اس وقت ایوان سے اٹھ کر چلے گئے جب احمد رضا قصوری نے آئین میں ترمیم کے بل میں ترمیم پیش کرنا چاہی جسے سپیکر نے خلاف ضابطہ قرار دیے دیا۔ اس پر دونوں ارکان ایوان سے اٹھ کر چلے گئے' یہ اس وقت ہوا جب وفاقی وزیر مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے آئین کے آرٹیکل ۲۶۰ میں ترمیم کا بل ایوان میں پیش کیا اس مرحلہ پر مسٹر احمد رضا قصوری نے شق نمبر ۳ کی جگہ دوسری دفعات پیش کرنے کی اجازت چاہی انہوں نے کہا کہ وہ اس لئے ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں کیونکہ مرزا غلام احمد اور ان کے ماننے والوں کو نام لے کر غیر مسلم اقلیت قرار نہیں دیا گیا۔ اس مرحلہ پر مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ یہ ترمیم بے قاعدہ ہے کیونکہ کمیٹی کی سطح پر اس پر اعتراض نہیں کیا گیا اور فیصلہ متفقہ تھا۔ مزید برآں اس کو پیش کرنے کے لیے ایک تہائی ارکان کی حمایت درکار ہے اور اس کے علاوہ یہ مکمل طور پر بے معنی اور فضول ہے اس مرحلہ پر وزیراعظم نے پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوتے ہوئے کہا کہ یہ ترمیم بے قاعدہ ہے کیونکہ آئین میں ترمیم کے بارے میں قرارداد متفقہ تھی اس مرحلے پر سپیکر نے ترمیم پیش کرنے کی اجازت نہ دی تو مسٹر احمد رضا قصوری یہ کہتے ہوئے واک آؤٹ کر گئے کہ میں واک آؤٹ کرتا ہوں چونکہ مرزا غلام احمد اور ان کے ماننے والوں کو نام لے کر غیر مسلم قرار نہیں دیا گیا۔

میاں محمود علی قصوری نے ان کا ساتھ دیا اس مرحلہ پر بہت سے ارکان نے آواز لگائی' جاؤ جاؤ' حکومتی پارٹی کے ایک رکن یہ کہتے سنے گئے کہ ہمیں تمہارے واک آؤٹ کی کوئی پرواہ نہیں۔

غیر مسلم قادیانیوں کی اکثریت ربوہ چلی گئی

مرزا غلام احمد کو نبی یا مجدد ماننے والے پاکستانیوں پر قومی اسمبلی کا اعلان بجلی بن کر گرا صوبائی دارالحکومت میں ان لوگوں کی بڑی تعداد کل رات اور آج علی الصبح اپنے ہیڈکوارٹر ربوہ روانہ ہوگئی۔ ان لوگوں کو کل سے یقین ہوگیا تھا کہ قومی اسمبلی ان کے خلاف فیصلہ کرنے والی ہے۔ جو لوگ ربوہ نہیں جاسکے وہ آج شام سے اپنے گھروں میں بند ہو کر بیٹھ گئے۔ پولیس نے قادیانیوں کے گھروں کے باہر پہرہ لگایا ہوا

ہے' تاکہ ان شہریوں کے جان و مال کی حفاظت کی جا سکے۔ عامتہ المسلمین نے قومی اسمبلی کا اعلان سننے کے بعد قادیانیوں سے کوئی تعرض نہیں کیا ہے۔

قومی اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ عرصے کے لئے ملتوی

قومی اسمبلی کا اجلاس آج ایک اہم تاریخی و آئینی ترمیم منظور کرنے کے بعد غیر معینہ عرصے کے لیے ملتوی کر دیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ قومی اسمبلی کا اجلاس تیس مئی کو بجٹ منظور ہونے کے لئے طلب کیا گیا تھا۔ بجٹ منظور کرنے کے بعد قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے احمدیوں کے مسئلہ پر غور شروع کر دیا۔ آج ساڑھے چار بجے اجلاس ہوا۔ تلاوت کے بعد ۴ بج کر پچاس منٹ پر وزیر قانون نے قرارداد اور پھر بل پیش کیا۔ ۵ بج کر ۵ منٹ پر بل کی آخری خواندگی مکمل ہوئی اور اتفاق رائے سے بل منظور ہوا۔ اسمبلی کے کل ممبران ۱۲۶ موجود تھے۔ تمام نے اتفاق رائے سے بل منظور کیا۔ (ایک شق پر احمد رضا قصوری نے ترمیم پیش کرنا چاہی) اس کے بعد جناب بھٹو صاحب کی تقریر شروع ہوئی جو ساڑھے پانچ بجے ختم ہوئی۔ اس کے ساتھ قومی اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لیے ملتوی کر دیا گیا۔ اس طرح سینٹ کا اجلاس بھی بل کی متفقہ منظوری کے بعد ملتوی ہو گیا۔

اسلام زندہ باد

ختم نبوت زندہ باد

قادیانیت مردہ باد

باب ششم

متفرق رپورٹیں، روایات، انٹرویو، شخصیات

روایات حضرت مولانا تاج محمود

میرے مربی و محسن حضرت مولانا تاج محمود صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ۲ اپریل ۱۹۸۰ء بروز ہفتہ بعد از ظہر اپنے مکان پر چائے کی محفل میں تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے حالات و واقعات بیان فرمائے۔ اس مجلس میں فقیر کے علاوہ حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر' مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ صاحب ہمدانی بھنگوئی بھی موجود تھے۔

قادیانی اور کھر

ملک غلام مصطفیٰ کھر پنجاب کا مقتدر اعلیٰ جناب ذوالفقار علی بھٹو وزیراعظم سے ان کے اختلافات پیدا ہوگئے۔ کھر صاحب ایک شادی کے سلسلہ میں فیصل آباد آ

رہے تھے تو چوہدری نذیر فیصل آبادی کی کوہستان بس نے ان کی کار کو دانستہ طور پر سائیڈ ماری۔ مگر کھر صاحب بال بال بچ گئے۔ جب کھر صاحب شیخوپورہ روڈ پر واقع نشاط آباد ریلوے کراسنگ پر (جہاں آج کل پل ہے) پہنچے تو پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق موجود لوگوں کا ہجوم نے ان پر ٹماٹر' آلو' گندے انڈے' پرانے جوتے پھینکے اور ان کے خلاف نعرے لگائے مظاہرہ کیا مگر کھر صاحب اس ہلڑ بازی سے نکلنے میں کامیاب ہوگئے اور پیپلز کالونی میں شادی والے مکان پر پہنچ گئے۔ مولانا تاج محمود فرماتے ہیں کہ مجھے شہر کے ایک صاحب نے فون کیا اور بتایا کہ کھر صاحب کے ساتھ یہ تمام ہنگامہ قادیانی سازش کا نتیجہ ہے۔ رات سفینہ ملز فیصل آباد میں (جو قادیانی ملز ہے) قادیانیوں کا احتجاج ہوا۔ اس میں کھر صاحب کے خلاف ہنگامہ کرنے کی پلاننگ ہوئی۔ ربوہ' سرگودھا' جھنگ' فیصل آباد سے قادیانی طالب علم جمع تھے۔ رات ان کا اس ملز میں رہائش و خوراک کا انتظام تھا۔ آج انہوں نے اس پلاننگ کے تحت کھر صاحب کی بے عزتی کی اور ہنگامہ کیا اس میں پیپلز پارٹی کے کچھ لوگ بھی شامل تھے مگر تمام تر بدتمیزی قادیانی نوجوانوں کا شاخسانہ ہے۔ حضرت مولانا فرماتے ہیں کہ مجھے پہلے اس ہنگامہ کا اور کھر صاحب کے فیصل آباد آنے کا علم بھی نہیں تھا۔ یہ فون سنتے ہی میرا ماتھا ٹھنکا کہ قادیانی گروہ بھٹو صاحب اور کھر صاحب کے اختلافات سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ ان کو لڑا کر وہ ملک کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ مولانا فون سنتے ہی پیپلز کالونی شادی والی کوٹھی پر چلے گئے' نہ دعوت' نہ پروگرام' نہ اطلاع' مگر ایک جذبہ ایمانی تھا کہ قادیانی شاطر قیادت دو مسلمان لیڈروں کو لڑا کر ملک میں ہیجانی کیفیت پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اس کا بروقت تدارک ضروری تھا۔ مولانا کو فیصل آباد کا کون شخص تھا جو نہ جانتا ہو۔ آپ اس کوٹھی پر پہنچے' مالکان نے خیرمقدم کیا۔ مولانا نے فرمایا کہ مجھے کھر صاحب سے ضروری ملنا ہے۔ معلوم ہوا کہ ملک احمد سعید اعوان (آج کل لاہور ہائی کورٹ کے جج) کے ہمراہ کھر صاحب کھانا کھا رہے ہیں۔ صاحب دعوت نے مولانا سے کھانے کی درخواست کی آپ نے عذر کر دیا۔ اطلاع کرائی گئی تھوڑی دیر بعد کھر صاحب ملک احمد سعید اعوان کے ہمراہ باہر تشریف لائے۔ ملک سعید صاحب نے حضرت مولانا کا کھر صاحب سے تعارف کرایا۔ مولانا نے کھر صاحب سے دو منٹ تنہائی

میں ملاقات کے لیے فرمایا۔ چنانچہ یہ تینوں حضرات کوٹھی کے عقب میں چلے گئے۔ مولانا نے تمام تفصیلات کھر صاحب کے گوش گزار کیں۔ کھر صاحب نے واقعہ سن کر لمبا سانس لیا آسمان کی طرف دیکھا۔ پیشانی پر پسینہ آگیا اور پھر کچھ دیر خاموشی کے بعد مولانا سے عرض کیا کہ آپ مجھے ملیں اس عنوان پر میں آپ سے تفصیل سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ مولانا فرماتے ہیں کہ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد قادیانی حماقت و سازش سے ۲۹ر مئی کے واقعہ کے خلاف تحریک ختم نبوت چل نکلی تو قادیانیوں نے ملک میں جج صاحبان' افسران' سیکرٹری صاحبان' بھٹو صاحب اور ان کی کیبنٹ کے ارکان میں ایک تصویر تقسیم کی' جس میں کھر صاحب' ملک سعید اعوان اور مولانا تاج محمود کو ایک ساتھ محو گفتگو دیکھا گیا۔ اس تصویر کے ذریعے بھٹو صاحب کو یہ باور کرانے کی کوشش کی گئی کہ یہ تمام سازش ملک غلام مصطفیٰ کھر' ملک احمد سعید اعوان اور مولانا تاج محمود صاحب نے آپ کے خلاف تیار کی ہے۔ لیجئے یہ صاحبان اکٹھے کھڑے گفتگو کر رہے ہیں۔

اس گفتگو کے بعد سانحہ ربوہ ہوا۔ یہ سب کچھ کھر صاحب نے آپ کو اقتدار سے علیحدہ کرنے کے لیے کیا ہے۔ مولانا فرماتے ہیں کہ میں حیران تھا یہ تصویر کس طرح تیار ہوئی' کس نے تصویر بنائی' کس طرح تقسیم ہوئی۔ اس دن تو ہمارے تین کے علاوہ کوئی شخص اس ملاقات میں موجود نہ تھا۔ گفتگو کیسے ہوئی۔ نتیجہ کیا نکالا گیا۔ دشمن کی عیاری کہ وہ اپنی سازش کو دوسرا رنگ دے رہا ہے۔ میں نے کھر صاحب کو قادیانی ہنگامہ سے باخبر کیا ان کی سازش سے باخبر کیا' اس لیے قادیانیوں نے اس ملاقات کو افسانہ بنا دیا ہے۔ کئی سالوں بعد جب بھٹو صاحب فوت ہوگئے' مولانا فرماتے ہیں کہ ایک تقریب میں پریس انفرمیشن ڈیپارٹمنٹ فیصل آباد کے فوٹو گرافر صابری نے مجھے ایک تصویر پیش کی۔ یہ تصویر وہی تھی جو قادیانیوں نے تقسیم کی تھی۔ مولانا فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا صابری صاحب یہ کیا۔ اس نے کہا کہ یہ تصویر میں نے اس کوٹھی والی ملاقات کی بنائی تھی۔ میں انفرمیشن ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے متعین تھا آپ کھر صاحب کو لے کر کوٹھی کے عقب میں گئے۔ میں فورا سیڑھیوں سے چھت پر گیا اور تصویر لے لی۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک میں آٹھ صد کاپیاں اس تصویر کی مجھ سے

تیار کرائی گئیں۔ فی کاپی چھ روپے چارجز میں نے وصول کیے۔ مجھے نہیں معلوم کہ یہ تصویر کس ایجنسی نے مجھ سے بنوائیں اور کس مقصد میں لائی گئیں۔ مولانا نے مسکرا کر فرمایا کہ اگلی تفصیلات مجھ سے سن لیں کہ یہ تصویریں آنجناب سے قادیانیوں نے حاصل کیں اور بھٹو گورنمنٹ کو باور کرانے کی کوشش کی کہ یہ تحریک کھر کی پیدا کردہ ہے اور اسی تصویر کا افسانہ بنایا' حالانکہ وہ تحریک خود قادیانی حماقت سے چلی تھی۔ ربوہ اسٹیشن پر قادیانیوں نے طالب علموں کو پٹوایا اور نتیجہ میں خود قادیانیت پٹ گئی۔

کھر اور تحریک ختم نبوت

مولانا تاج محمود فرماتے ہیں کہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں ایک دفعہ ملک غلام مصطفیٰ کھر کا لاہور میں مجھے پیغام ملا کہ آپ مجھے ملیں۔ مولانا نے حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری' سربراہ آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل سے اس پیغام کا ذکر کیا اور اجازت چاہی کہ اگر اجازت ہو تو ملاقات کر لی جائے۔ حضرت بنوری مرحوم مردم شناس تھے۔ فوراً فرمایا کہ ضرور ملیں۔ **ھذا بینی و بینک** کہ یہ آپ کے اور میرے درمیان رہے۔ کسی سے تذکرہ نہ کریں لیکن ملاقات فوری کریں۔

حضرت مولانا تاج محمود چل پڑے ٹیکسی والے نے گلبرگ کھر صاحب کی کوٹھی سے ایک فرلانگ پہلے اتار دیا۔ مولانا کے پوچھنے پر ٹیکسی ڈرائیور نے کہا کہ کھر صاحب بھٹو صاحب کے معتوب ہیں۔ ان کی کوٹھی پر سی۔ آئی۔ ڈی والوں کا پہرہ ہے۔ ہر آنے جانے والے کو وہ واچ کرتے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ میرا ٹیکسی نمبر نوٹ ہو اور پھر میں جرمانے و چالان بھگتتا پھروں۔ مولانا کو اس بات سے حالات کا اندازہ ہوگیا۔ مولانا ٹیکسی سے اتر کر ہی فوراً کوٹھی کے آگے سے دور تک سڑک پر چلے گئے۔ جاتے جاتے محل وقوع کا جائزہ لے لیا۔ آگے جا کر کوٹھی کے عقب میں مسجد تھی۔ اس میں جا کر نماز پڑھی۔ مسجد کے صحن سے کوٹھی کی صحیح پوزیشن کو سمجھا۔ آپ مسجد میں رہے۔ تھوڑی دیر بعد سی۔ آئی۔ ڈی والوں نے گیٹ کو چھوڑ کر ادھر ادھر کا چکر لگانا شروع کر دیا۔ مولانا نے گیٹ کو خالی دیکھا۔ فوری طور پر جوتا سنبھالا اور کوٹھی میں پہنچ گئے۔ گن مین سے ملاقات ہوئی۔ مولانا نے فرمایا کہ کھر

صاحب کو ملنا ہے۔ اس نے انکار کر دیا کہ صاحب گھر پر نہیں ہیں۔ مولانا نے اسے بتایا کہ میں ان کے بلانے پر آیا ہوں۔ آپ جا کر بتائیں کہ فیصل آباد سے مولانا تاج محمود تشریف لائے ہیں۔ پیغام پہنچا تو گن مین کو کھر صاحب نے کہا کہ کوٹھی کی پچھلی جانب لے آئیں۔ مولانا وہاں تشریف لے گئے تو کھر صاحب اپنی بھینسوں کا دودھ نکال رہے تھے۔ چادر اور بنیان پہن رکھی تھی۔ ایک چارپائی پر مولانا کو بٹھا دیا تو کھر صاحب نے کہا حضرت میں گورنمنٹ ہاؤس میں بھی اپنی بھینسوں کا خود دودھ نکالتا تھا۔ یہ ہماری خاندانی روایت ہے جس کی میں پابندی کرتا ہوں۔ اب کھر صاحب نے گفتگو کا آغاز کیا۔ بحیثیت مسلمان کے میں نے آپ کو بلایا ہے۔ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ آپ نے مجھے فیصل آباد میں قادیانیوں کی سازش سے آگاہ کیا مگر میں نہ سنبھل سکا۔ دشمن نے مجھے اور بھٹو صاحب کو لڑا دیا ہے۔ آپ کی تحریک دشمن خراب کرنا چاہتا ہے۔ چند باتیں عرض کر دیتا ہوں۔ اس پر آپ سوچ لیں۔ میرے سر پر مرزا ناصر کا لڑکا مسلط ہے۔ وہ یہاں یونیورسٹی میں پڑھتا ہے۔ ہر روز آ کر الٹی سیدھی مجھے پڑھاتا رہتا ہے۔ اسی طرح مرزا طاہر احمد جو مرزا ناصر کا بھائی ہے' وہ بھٹو صاحب پر مسلط ہے۔ مرزا ناصر اپنے بیٹے کے ذریعے مجھے اور طاہر کے ذریعہ بھٹو صاحب کو الگ الگ شیشے میں اتارتے رہے ہیں۔ دراصل رامے صاحب ان کا منظور نظر ہے۔ یہ سب لابنگ اس کے لیے ہو رہی تھی آپ مجھ سے عبرت حاصل کریں۔ چار باتوں کا خیال رکھیں۔ آپ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے ساتھی ہیں۔ میرے والد مرحوم' شاہ جی اور حضرت مولانا محمد شریف بہاول پوری کو اپنے ہاں سیرت کے جلسوں پر بلواتے تھے۔ فیصل آباد کی ملاقات اور اس دینی تعلق کی بنیاد پر میں نے آپ کو تکلیف دی ہے۔ آپ چار چیزوں کا خیال رکھیں۔

۱ - قادیانی سوشل بائیکاٹ سے سخت خوف زدہ ہیں۔ کبھی بھی کسی بھی سٹیج پر تاوقتیکہ تحریک کامیاب نہ ہو' سوشل بائیکاٹ کو ترک نہ کریں۔

۲ - دشمن تشدد منصوبے بنا رہا ہے۔ آپ احتیاط رکھیں۔

۳ - جناب بھٹو صاحب کو قادیانیوں کے گھیرے سے نکالیں۔ اس سے ملاقاتیں ہوتی رہیں تحریک چلتی رہے۔ جناب بھٹو صاحب کی سمجھ میں آگیا تو وہ یہ کام

کر جائیں گے۔ وہ جب کام کرنے پر آ جاتا ہے تو فوری فیصلہ کرتا ہے۔ قوت فیصلہ سے بے پناہ طور پر قدرت نے اس کو نوازا ہے۔

۴۔ فلاں صاحب جو دن رات گلے پھاڑ پھاڑ کر آپ کی مجلس عمل کے سٹیج سے تقریریں کرتا ہے' وہ رات بھٹو صاحب سے ملا ہے۔ وہ سخت قسم کا جاسوس ہے۔ آپ کا ہر راز بھٹو صاحب تک پہنچاتا ہے۔ آپ اس سے باخبر رہیں۔ مولانا فرماتے ہیں کہ یہ تمام باتیں میں نے آ کر حضرت شیخ بنوری سے عرض کیں تو حضرت بنوری نے چھ رکنی کمیٹی بنا دی۔ حضرت بنوری' حضرت مفتی محمود صاحب' مولانا محمد شریف جالندھری' مولانا تاج محمود' نواب زادہ نصراللہ خاں' آغا شورش کاشمیری پر مشتمل چھ حضرات بھی میٹنگ سے قبل باہمی مشورہ کر کے جو طے کرتے تھے' میٹنگ میں فیصلہ اسی کے مطابق کرواتے تھے۔ ان تمام اراکین نے باہمی طے کر لیا تھا کہ اس سب کمیٹی کا کسی کو علم نہ ہوگا اور نہ ہی اس کے فیصلوں کا کسی کو پتہ چلے گا۔ تا آنکہ تحریک کامیاب نہ ہو جائے۔

مولانا نے فرمایا کہ کلیم اختر کاشمیری کی سر ظفر اللہ خان قادیانی سے ملاقات ہوئی تو ظفر اللہ خان نے کہا کہ مرزا ناصر اپنے باپ مرزا محمود احمد کی گرد راہ کو نہیں پا سکتا۔ مرزا محمود نے علماء سے' احرار سے' کانگریس سے چومکھی لڑائی لڑی مگر مار نہیں کھائی۔ مرزا ناصر کی ایک دفعہ جناب بھٹو صاحب سے ملاقات ہوگئی تو غلط فہمی کا شکار ہو کر طالب علموں کو ربوہ اسٹیشن پر پٹوا کر خود پٹ گئے۔

ایبٹ آباد

جناب ساجد اعوان

چونکہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع ہزارہ ۱۹۷۲ء میں قائم ہو چکی تھی اور ہزارہ کے مسلمان ذہناً" مرزائیت کی خباثتوں سے آشنا ہو چکے تھے۔ سانحہ ربوہ کے بعد علماء ہزارہ' وکلاء' طلباء اور دیگر معتبر شخصیات ایک بار پھر جمع ہوئیں اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی تجدید اور تشکیل نو کی گئی۔ متفقہ طور پر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت

ہزارہ کے امیر کے لیے مولانا عبداللطیف' خطیب ہزارہ اور ناظم اعلیٰ کے لیے مولانا شفیق الرحمٰن کو منتخب کیا گیا جب کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع ہزارہ کے دیگر ممبران درج ذیل تھے:

۱۔ مولانا محمد ایوب الہاشمی' دھمتوڑ
۲۔ مولانا قاضی محمد نواز خان' نواں شہر
۳۔ مولانا عبدالواحد' شیخ البانڈی
۴۔ مولانا عبدالحنان' سلہڈ
۵۔ مولانا عبدالغنی' بگنوتر
۶۔ مولانا قاضی فضل حق' دھمتوڑ
۷۔ مولانا عبدالحق' شہزادہ مسجد ایبٹ آباد
۸۔ مولانا ولی الرحمان' کاکول
۹۔ مولانا محمد ضمیر' بگنوتر
۱۰۔ عجب خان' بگنوتر
۱۱۔ زین خان' بگنوتر
۱۲۔ منصف خان شیخ' دھمتوڑ
۱۳۔ اللہ داد خان' دھمتوڑ
۱۴۔ سلیمان خان' دھمتوڑ
۱۵۔ قلندر خان شیخ البانڈی
۱۶۔ حاجی میرداد خان' شیخ البانڈی
۱۷۔ حاجی رحمت خان' سلہڈ
۱۸۔ مولانا عبدالغنی' سلہڈ
۱۹۔ سکندر خان' سلہڈ
۲۰۔ خواجہ محمد صراف' ایبٹ آباد
۲۱۔ بابو کرم الٰہی' ایبٹ آباد
۲۲۔ قاضی امیر محمد' ایبٹ آباد
۲۳۔ چشتی عبدالعزیز' ایبٹ آباد
۲۴۔ مولوی محمد ابراہیم' کنج
۲۵۔ مولوی مشتاق حسین' کریم پورہ ایبٹ آباد
۲۶۔ مولوی محمد یوسف' دیسال
۲۷۔ مولوی نور حسین' موہار
۲۸۔ مولوی محمد ایوب' موہار
۲۹۔ مولوی مسلم' نواں شہر
۳۰۔ قلندر خان چشتی' نواں شہر
۳۱۔ ڈاکٹر فضل الرحمان' نواں شہر
۳۲۔ مولوی احمد عثمان' نواں شہر
۳۳۔ مولوی محمد کریم' نواں شہر
۳۴۔ حاجی منصف خان' نواں شہر
۳۵۔ حاجی لعل خان' نواں شہر
۳۶۔ مولوی عبدالرؤف' گھاس منڈی' ایبٹ آباد
۳۷۔ حاجی عبدالرشید' کیہال' ایبٹ آباد
۳۸۔ عیسیٰ خان' ایبٹ آباد
۳۹۔ مولوی محمد جان خان' نواں شہر
۴۰۔ مولانا محمد اسماعیل ذبیح' نواں شہر
۴۱۔ مولانا عبدالحق' لوتر ملک پورہ
۴۲۔ مولانا عبدالرحمان' کاکول
۴۳۔ مولوی عزیز الرحمان کوہاٹی' ایبٹ آباد
۴۴۔ جاندار خان' کاکول

۴۵۔ مسعود الرحمان' کاکول
۴۶۔ مولوی عبدالقیوم' میرا مندروچھ
۴۷۔ عبداللہ خان' میرا مندروچھ
۴۸۔ عبدالجبار خان' کاکول
۴۹۔ مولانا عزیز الرحمان' ملک پورہ
۵۰۔ شیخ عاشق حسین' سبزی منڈی ایبٹ آباد
۵۱۔ شیخ محمد عبداللطیف' ایبٹ آباد
۵۲۔ خان محمد امین جان' ایبٹ آباد
۵۳۔ مولانا عزیز الرحمان' سی۔ ایم۔ ایچ سپلائی

اسی روز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع ہزارہ نے ۱۱ جون کو ایک زبردست احتجاجی ختم نبوت کانفرنس جناح باغ ایبٹ آباد میں منعقد کروانے کا اعلان کیا۔ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد اور کامیابی کے لیے بھرپور تیاری شروع ہوئی۔ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ جا کر ختم نبوت کا پیغام سنایا گیا۔

۱۱ جون ۱۹۷۴ء کو غیور مسلمانان ہزارہ کے قافلے در قافلے **اذا جاء نصراللہ من الفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا** کا عملی نمونہ تھے۔ باغ جناح کھچا کھچ بھر گیا۔ تا حد نگاہ مجمع' ضلع بھر کے علماء سٹیج پر رونق افروز تھے۔ امیر مجلس عمل مولانا عبداللطیف کی صدارت میں کانفرنس کا آغاز ہوا۔

مضافات سے قافلے مسلسل آ رہے تھے۔ لوگ باغ سے باہر سڑکوں تک پھیلتے چلے گئے۔ امت مسلمہ کی اس بیداری سے مرزائی ذریت کی روح زخمی ہو رہی تھی۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا موقف بڑا واضح اور آئینی راہ اختیار کیے ہوئے تھا کہ:

۱۔ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۲۔ ربوہ (چنیوٹ) کی بقیہ اراضی میں مسلمانوں کو آباد کیا جائے اور وہاں کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیے جائیں۔

۳۔ مرزائیوں کو فوج سمیت تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے وغیرہ۔

ان دنوں پاکستان ملٹری اکیڈمی کاکول کے کمانڈر عبداللہ سعید قادیانی تھے۔ انہوں نے کانفرنس کو کچلنے کے لیے پاکستانی فوج کو' فوجی گاڑیوں' فوجی وردیوں اور فوجی اسلحہ کے ساتھ بھیجنے کے احکامات جاری کر دیے۔ یہاں یہ واضح کرتا چلوں کہ ملک بھر سے بااثر قادیانی تحریک کے دوران بھاگ کر انہی عبداللہ سعید قادیانی کے پاس پی۔ ایم۔ اے میں پناہ گزین تھے اور وہ بڑے طمطراق سے انہیں تحفظ دیے ہوئے تھے۔ مرزا ناصر جب بھی

ایبٹ آباد آتے تھے تو سعید ہاؤس نامی ایک کوٹھی میں رہا کرتے تھے۔ یہ ڈاکٹر سعید احمد انہی عبداللہ سعید کے والد تھے۔

پی۔ ایم۔ اے میں مرزائیوں نے باہم مشورہ سے سرزمین ہزارہ پر تحریک ختم نبوت ۵۳ کی یاد تازہ کرنے کا پروگرام بنایا اور مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کے لیے فوج کو بھیجا۔ جناح باغ سے دو یا تین فرلانگ کے فاصلے پر سی۔ ایم ایچ ہسپتال کے گیٹ پر مقامی انتظامیہ نے فوجی کانوائے کو روک لیا۔ کافی بحث مباحثہ کے بعد فوج کو ضلعی انتظامیہ کے معاملات میں مداخلت کرنے سے باز رکھا گیا اور یوں سرسبز و شاداب سرزمین ہزارہ مرزائیوں کے منصوبہ کشت و خون سے محفوظ ہوئی۔

شاید مرزائی ۱۹۷۲ء کی رسوائی اور پسپائی کا انتقام لینا چاہتے تھے اور شاید اسلام دشمنی اور دہشت گردی کے اپنے بنیادی فارمولے پر عمل پیرا تھے۔

کچھ بھی ہو یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ مرزائی ذریت کو جب بھی مالی یا جانی طور پر نقصان پہنچا' اس شرارت کی ابتداء انہی کی طرف سے ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس میں شریک لوگوں کو جب اس شرارت کا علم ہوا تو لوگوں کا رخ ڈاکٹر سعید احمد قادیانی کے کلینک کی طرف ہوگیا جو جیل کے سامنے ملک پورہ میں واقع تھا۔

لوگ جلوس کی صورت میں نعرہ بازی کرتے ہوئے کلینک کے قریب پہنچے تو ڈاکٹر سعید احمد کے داماد جو فوج میں کیپٹن تھے' ایک خودکار گن لیے نکلے اور جلوس پر فائر کھول دیا۔ موقع پر تین افراد شدید زخمی ہوگئے۔ اب جلوس کلینک کے اندر چلا گیا۔ چونکہ ان کا کلینک اور کوٹھی ساتھ ساتھ ہی تھے اور کافی وسیع رقبہ گھیرے ہوئے تھے' وہ اندر چلے گئے اور مسلسل فائرنگ کرتے رہے۔ مسلمانوں نے ان کے کلینک کو آگ لگا دی۔ مولانا سعید الرحمٰن قریشی اور پروفیسر مولانا طاہر الہاشمی سمیت کئی افراد کلینک کے اندر اور پھر چھت پر چڑھ گئے اور پتھراؤ جاری رہا۔

گولی کا جواب پتھر سے دینا جہاں اپنے اندر ایک جذبہ لیے ہوئے تھا' وہاں اسے ارباب نظر نے ذاتی نقصان سے تعبیر کیا۔ فائرنگ دونوں جانب سے شروع تھی۔ ڈاکٹر سعید احمد قادیانی کے قادیانی داماد بھی زخمی ہوئے۔ آگ کے شعلے چھت تک پہنچ چکے تھے

اور چھت پر موجود مسلمانوں کی جانیں بچانا مشکل معلوم ہونے لگا تھا۔

اندر موجود تمام قادیانی اسی کشش و پنج میں عقبی دروازے سے جھاڑیوں اور کھائیوں سے ہوتے ہوئے فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے اور ایک دوسری روایت کے مطابق کوٹھی میں موجود تہہ خانے میں چھپ گئے تھے۔

پہلے قادیانی کمانڈر کے فوج بھیج کر کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کے ارادے کی وجہ سے مسلمانوں کے جذبات بپھرے اور اب تو تین سے زائد ساتھیوں کے خون کی سرخی نے ان جذبات پر جلتی کا کام کیا۔

جلوس ملک پورہ سے واپس بازار کی طرف لوٹا تو ایبٹ آباد شہر کے تمام بازاروں میں انسان کے ہجوم کا لامتناہی سلسلہ دیکھنے کو ملا۔ ہر طرف اس قدر خلقت خدا تھی کہ گویا ہر ذرہ اٹھ کر شاہ دو جہاںؐ کی ختم نبوت کا محافظ بن گیا ہو۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ختم نبوت کانفرنس باغ جناح میں اسی تزک و احتشام سے جاری تھی۔ جناح باغ میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی اور جلوس اپنی مثال آپ تھا۔ بڑھے بوڑھے کہتے ہیں کہ اس سے بڑا جلوس کبھی سرزمین ہزارہ پر نہیں دیکھا گیا تھا۔ حتیٰ کہ تحریک آزادی کے دروان بھی نہیں اور نہ پھر آج تک وہ جذبہ عشق رسالتؐ دیکھنے کو ملا۔

جلوس فردوس کیفے بالمقابل گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۳ کے پاس پہنچا تو اس بلڈنگ میں ایک قادیانی کی میڈیکل کی دکان تھی۔ جلوس میں طلباء ہمیشہ ہراول دستے کا کردار ادا کرتے ہیں۔ ایک طالب علم جو اس وقت بینگنی رنگ کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھا' قادیانی کی دکان کو پہلی تیلی لگائی۔ پھر کیا تھا' ہر مسلمان اسے سعادت سمجھ کر کرنے لگا۔ پروفیسر افتخار ظفر کے مطابق آگ لگی ہوئی تھی کہ ایک بوڑھا شخص لاٹھی کے سہارے اندر قادیانی کی دکان میں بیٹھا لوہے کی الماری کو تیلی لگا رہا تھا۔ میں نے کہا بابا لوہا ہے۔ یہ نہیں جلتا۔ بابا نے مجاہدانہ انداز میں کہا (بچہ پکڑ لیسی اد) بیٹا آگ لے لے گا۔

چند ہی لمحوں میں آگ نے پوری بلڈنگ کو اپنے گھیرے میں لے لیا۔ ایک روایت کے مطابق ایف۔ سی کے جوان بھی آگ لگانے میں ہاتھ بٹا رہے تھے۔

جلوس آگے بڑھ کر دو حصوں میں تقسیم ہوگیا۔ پولیس پہلی تیلی لگانے والے

بیگنی کپڑوں والے کی گرفتاری کے لیے سرگرداں ہوگئی۔

یہاں اس بات کی وضاحت از حد ضروری ہے کہ علماء کرام اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اس جلوس کے حق میں تھے' نہ قیادت کر رہے تھے۔

مولانا سعید الرحمان قریشی کہتے ہیں میں بھی باغ جناح میں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لیے جا رہا تھا کہ جلوس میں شریک کالج کے طلباء نے مجھے پکڑ لیا اور کہا "او مولوی صاحب! باقی مولوی تو ہیں نہیں' تجھے ہمارے ساتھ چلنا ہوگا...." دور طالب علمی کا تھا' میں ان کے ساتھ ہوگیا۔

جلوس کا ایک حصہ لنک روڈ سے ہوتا ہوا سربن چوک اور گورنمنٹ کالج کی طرف جا رہا تھا جب کہ دوسرا جلوس جی۔ پی او' لیڈی گارڈن سے ہوتا ہوا شاہراہ ریشم کی طرف جا رہا تھا۔ شاہراہ ریشم کی بالکل نکر اور لیڈی گارڈن اور دوسری طرف سے عزیز پٹرول پمپ کے سامنے کنٹونمنٹ کے کواٹر ہیں۔ آخری کوارٹر میں بھی ایک بھٹی نامی قادیانی رہتا تھا جو کنٹونمنٹ بورڈ میں کلرک تھا۔ جلوس کو ادھر سے گزرتا دیکھ کر اس نے بندوق سے فائرنگ شروع کر دی۔ جلوس کے شرکاء کے پاس جوابی کارروائی کے لیے سوائے زمین پر پڑے پتھروں کے اور کیا تھا۔ تاہم لوگ اس کے کوارٹر کا گیٹ توڑ کر اندر داخل ہوگئے۔ اخ شیر نامی ایک کوہستانی پالشی تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر جس کمرے سے بھٹی قادیانی فائرنگ کر رہا تھا' اس سے بندوق چھیننا چاہتا تھا۔ اخ شیر آگے بڑھا۔ دروازے کے کواڑ توڑنا شروع کر دیے۔ کیونکہ اندر سے اس نے کنڈی لگا رکھی تھی۔ اخ شیر کواڑوں کو توڑنے کی کوشش میں مصروف تھا کہ اندر سے بھٹی مرتد نے گولی چلائی۔ مولانا سعید الرحمان فرماتے ہیں کہ میرے سامنے گولی اس کی دائیں آنکھ کے اوپر کنپٹی پر لگی۔ خون چھوٹ پڑا لیکن دونوں ہاتھ جو وہ دروازے کے کواڑوں کو ڈال چکا تھا' اسی شدت سے ڈالے رکھے۔ حتیٰ کہ کواڑ اکھاڑے اور اس مرتد پر دے مارے۔ پھر کیا تھا' لوگ اندر کمرے میں داخل ہوگئے اور مرزائی کا کام تمام کر دیا۔ کچھ نے اخ شیر کو اٹھایا اور سول ہسپتال لے گئے۔ اب یہ جلوس شاہرہ ریشم پار کر کے گورنمنٹ کالج کی عقبی جانب واقع گلستان کالونی کا رخ کیے ہوئے تھا۔ وہاں عبدالرحیم نامی ایک مخبوط الحواس قادیانی رہتا تھا۔ جب جلوس اس کے گھر کے سامنے پہنچا تو اندر سے ایک باشرع

نوجوان نکلا جس کا نام شاہد بتایا جاتا ہے۔ یہ لڑکا عبدالرحیم قادیانی کا بیٹا تھا۔ اس نے جلوس کے شرکاء سے کہا میرا باپ قادیانی ہے۔ اسے بھی قتل کر دو۔ اور اس کے گھر کو آگ بھی لگا دو۔ میں آپ کے ساتھ ہوں۔ معمولی پتھراؤ کے بعد جلوس آگے بڑھ گیا۔ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب تک مرزائی شرارت نہ کریں' مسلمان اپنی حدود میں ہی رہتے ہیں۔ ڈاکٹر سعید احمد قادیانی کے داماد نے فائرنگ کی تو ردعمل ہوا۔ بھٹی قادیانی نے فائرنگ کی تو جواب دیا گیا۔ یہاں شرارت نہیں ہوئی تو کچھ نہ ہوا۔

یہی شاہد رحیم جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے' آج کل ایف۔ آئی اے کے ڈائریکٹر جنرل ہیں اور ان کے دوسرے بھائی اعجاز رحیم اسلام آباد میں اسٹیبلشمنٹ برانچ میں سیکرٹری اور ہزارہ ڈویژن کے کمشنر بھی رہ چکے ہیں۔ آج کل صوبہ سرحد کے چیف سیکرٹری ہیں۔

سینیٹر بریگیڈئر عبدالقیوم ان ہر دو حضرات کے بہنوئی تھے۔ اسی وجہ سے انہیں قادیانی کہا جاتا رہا۔ اس سلسلے میں راقم کی ان سے ملاقات ہوئی۔ نزول مسیحؑ کے بارے میں ان کے ذہن میں شکوک تھے۔ کہنے لگے آج سائنس کا دور ہے۔ ہر چیز کو عقل پر اور سائنسی تحقیق پر پرکھا جاتا ہے۔

چونکہ یہ عقیدہ تو قادیانیوں کی بنیاد ہے' میں نے ان سے فوراً کہہ دیا مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب "ازالہ اوہام" کے صفحہ ۵۵۷ پر لکھا ہے کہ "مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجے کی پیش گوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئی لکھی ہیں' کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن نہیں۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے"۔

بریگیڈیئر صاحب کہنے لگے "مرزا قادیانی بھی الو کا پٹھہ تھا"۔

پھر وہ خود بات کھول کر کہنے لگے کہ تم لوگوں کے کچھ مولوی میرے پاس آئے تھے اور کہنے لگے کہ لکھ کر دیں کہ مرزائیت سے میرا کوئی تعلق نہیں۔

میں نے ان سے کہا تھا کہ میں صحیح مسلمان آدمی ہوں۔ وہ مرزا غلام محمد تھا کہ غلام احمد تھا' اس خبیث کو میں جانتا تک نہیں۔ میں کچھ لکھ کر نہیں دیتا۔

پھر مولانا شفیق الرحمٰن میرے پاس آئے اور کہا مرکز سے دباؤ ہے آپ کو لکھ کر

دینا ہوگا۔ میں نے انہیں لکھ کر دے دیا اور پھر میں خود ملتان آپ لوگوں کے مرکز گیا۔ وہاں بھی میں نے لکھ کر دیا کہ میرا مرزائیت سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن یار آپ نبوت کو ختم کر کے بیٹھ گئے ہیں۔ نبوت کو جاری کرو اور پھر جاتے ہوئے ہاتھ ملاتے وقت کہہ رہے تھے "اچھا بیٹا آپ ختم نبوت کو سنبھال کر رکھیں"۔ الحمدللہ ہم ختم نبوت کو سنبھالے ہوئے ہیں اور بریگیڈیئر سینیٹر عبدالقیوم کا معاملہ اب محمدؐ کے خدا کے ساتھ ہے۔

بات چلی تھی عبدالرحیم قادیانی سے' تو سینیٹر صاحب نے بھی اس کی تائید کی تھی کہ میرا سسر قادیانی تھا۔ کبھی لاہوری جماعت میں چلا جاتا تھا' کبھی قادیانی ہو جاتا اور کبھی بہائی مذہب اختیار کر لیتا تھا۔

اعجاز رحیم جب ہزارہ ڈویژن کے کمشنر تھے علماء اور تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کا ایک وفد پروفیسر ناصر قادیانی کے کیس کے سلسلے میں ان سے ملا۔ مولانا الطاف الرحمان نے کمشنر سے پوچھا آپ کے والد کے بارے میں عام تاثر یہی ہے کہ وہ قادیانی تھے۔ آپ اپنے بارے میں وضاحت کیجئے۔ اعجاز رحیم نے کہا کہ اگر میرا باپ قادیانی ہوتا تو میں کبھی ان کے لیے دعائے مغفرت نہ کرتا۔ وہ بھی مسلمان تھے اور میں بھی مسلمان ہوں۔ مولانا نے اس وقت کہا تھا کہ اس سے تو ہمیں آپ پر بھی شک ہونے لگا ہے۔

اعجاز رحیم نے دور کمشنری میں نواں شہر کے قریب "الرحیم ٹاؤن شپ سکیم" کی منصوبہ بندی کی گئی۔ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کے زیر اہتمام ۲۸ مارچ ۱۹۸۹ء کو ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس میں "الرحیم ٹاؤن شپ سکیم" کی بھرپور مخالفت کی گئی۔ اس کانفرنس کی صدارت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے کی جب کہ مقررین میں مولانا اللہ وسایا' مولانا منظور احمد چنیوٹی' مولانا عبداللہ اسلام آباد' مولانا سید چراغ الدین شاہ اور دیگر مقررین شامل تھے۔

اس روز سے الرحیم ٹاؤن شپ کا منصوبہ بھی تہہ خاک چلا گیا۔

بہرحال کسی کے دل کو چیر کر نہیں دیکھا جا سکتا۔ دلوں کے بھید کو خالق اکبر ہی جانتا ہے لیکن دھواں وہیں سے اٹھتا ہے' جہاں چنگاری ہوتی ہے..... خیر.....

عدل و انصاف کوئی حشر پہ موقوف نہیں
زندگی خود بھی گناہوں کی سزا دیتی ہے

میں عرض کر رہا تھا ایک جلوس تو شاہراہ ریشم سے ہوتا ہوا گلستان کالونی پہنچا۔ دوسرا جلوس کریم پورہ میں واقع ایک مرزواڑے پہنچا اور اس سے مسجد ضرار والا معاملہ کیا گیا۔ وہاں سے مرزائیوں کی کئی کتابیں جن میں تذکرہ' حقیقتہ الوحی' تاریخ احمدیت' مرزا بشیرالدین محمود کا کیا ہوا قرآن کا ترجمہ' شامل تھیں' محفوظ کرلی گئیں۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کے علماء کو جب شہر کی صورت حال کا علم ہوا کہ مرزائیوں کے ہاتھوں ہمارے کئی ساتھی زخمی ہو چکے ہیں' شہر میں آگیں لگ رہی ہیں تو وہاں سے جلوس کو کنٹرول کرنے کے لیے رضاکار بھیجے گئے لیکن کانفرنس جاری رہی۔ کئی قادیانیوں نے باغ جناح میں آکر اسلام قبول کیا۔ پولیس بینگنی رنگ کے کپڑوں والے طالب علم کی تلاش میں ناکام تھی۔ پولیس کے آلہ کار ہر طرف سے پوچھ رہے تھے کہ بینگنی کپڑوں والا کدھر گیا۔ اپنوں میں بھی چہ میگوئیاں تھیں کہ یہ بینگنی کپڑوں والا چھلاوا کون تھا؟ بیگانے بھی اس چھلاوے کی تلاش میں تھے۔

اب جب راقم تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے حوالے سے تحقیق میں مصروف تھا تو مولانا شفیق الرحمان صاحب نے مجھے وہ کتابیں دکھائیں جو کریم پورہ میں واقع مرزواڑے سے حاصل ہوئی تھیں۔ تذکرہ کی جلد اور چند اوراق جلے ہوئے تھے۔ حقیقتہ الوحی کی ورق گردانی کر رہا تھا تو اس میں سے روزنامہ مشرق پشاور کا ایک تراشہ ملا جس پر نائیجیریا میں واقع قادیانی عبادت گاہ کی تصویر دی گئی ہے اور اس عبادت گاہ پر مرزائیوں کا کلمہ **لا الہ الا اللہ احمد رسول اللہ** لکھا ہوا ہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ ملکی اخبارات مرزائیوں کے کفر پر سرکاری دستخط ہونے سے قبل بھی مسلم امہ سے ان کی علیحدگی آشکار کرتے رہے۔ (اللہ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین)

اب یہ ہر دو جلوس سول ہسپتال کے قریب پاپولر میڈیکل سٹور کے سامنے تھے۔ یہ پاپولر میڈیکل سٹور والا بھی قادیانی تھا لیکن خوش قسمتی اس کی یہ تھی کہ جس لمحے جلوس وہاں پہنچے' اس سے تھوڑی دیر پہلے وہ جناح باغ میں مسلمان ہونے کا شرف حاصل کر چکا تھا۔ (آفرین ہے۔ پنجاب کی ایک کہاوت ہے "دس بہادری یا نس بہادری" یہ اس کا عملی مظاہرہ تھا)۔ اب جلوس کا رخ کنج میں واقع ایک اور قادیانی عبادت گاہ کی طرف

تھا۔ وہاں مرزائیوں کا ایک مربی بمعہ اہل خانہ کے رہائش پذیر تھا۔ اسے جب معلوم ہوا کہ جلوس آ رہا ہے تو بے ہوش ہوگیا۔ جلوس جب وہاں پہنچا تو اسے بے ہوش پایا۔ اسے ہوش آئی۔ جلوس دیکھا تو پھر بے ہوش ہوگیا۔ بوڑھا تھا۔ اس کی نوجوان بچیاں آہ و زاری میں مصروف تھیں۔ چند شتر بے مہاروں نے آگے بڑھ کر ان کے دوپٹے چھیننے کی کوشش کی لیکن مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رضاکار وہاں پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے انہیں منع کیا۔ باقی جلوس نے تائید کی۔ مولانا سعید الرحمان قریشی کی مختصر تقریر ہوئی اور فرمایا:

لوگو! ہم اس نبیؐ کے نام لیوا ہیں جن کے دربار میں حاتم طائی کی بیٹی قیدی بنا کر لائی گئی تو آپؐ نے اپنی چادر مبارک اسے اوڑھنے کو دی۔

صحابہؓ نے عرض کی یارسول اللہؐ کافر کی بیٹی ہے۔ آقاؐ نے ارشاد فرمایا:

''صحابہ بیٹی' بیٹی ہوتی ہے۔ مومن کی ہو یا کافر کی۔ اس کا احترام یکساں واجب ہوتا ہے۔

لوگوں نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور حق کی آواز پر لبیک کہی۔

قادیانیوں کو عبادت گاہ سے نکلنے کے لیے چند منٹ دیے گئے۔ وہ اپنا قیمتی سامان لے کر نکلے تو جلوس کے شرکاء نے وہاں سے قادیانی لٹریچر نکال کر نذر آتش کیا۔ اس کے بعد وہاں محلہ کے بچوں کو قرآن مجید کی تعلیم دینے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ اگلے رمضان میں تراویح میں قرآن پروفیسر حافظ عبدالغفور نے سنایا اور ختم قرآن کے موقع پر دوست محمد خان منگلوری نے ایمان افروز خطاب کیا۔ موضع شیخ البانڈی میں بھی اس روز مرزائیوں کے گھروں سے لٹریچر نکال کر نذر آتش کیا گیا۔

۱۱ جون ۱۹۷۴ء کا دن ایبٹ آباد شہر میں' نواں شہر' دھمتوڑ' ہرنو' بگنوتر دیسال' شیخ البانڈی' نڑیاں' کاکول' میرپور' جھنگی' حویلیاں' رجوعیہ' بانڈہ جات اور دیگر مضافات سے بچے' بوڑھے اور جوان سبھی عشق رسولؐ کے لبادے اوڑھ مثل سیلاب امڈ آئے تھے اور اکثر مضافات میں اس روز مساجد میں اذان پڑھنے کے لیے کوئی بالغ مرد موجود نہیں تھا۔

اسی روز رات گیارہ بجے زخمی اخ شیر سول ہسپتال ایبٹ آباد میں دم توڑ گیا اور

اس کی روح انقباض ہو گئی۔

دوسرے روز اخ شیر کی شہادت کی خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ شمع ختم نبوت کے پروانوں کا نہ ٹوٹنے والا سلسلہ سول ہسپتال کے گیٹ سے جڑتا چلا گیا۔ مقامی انتظامیہ کی طرف سے شہید کی میت گزارنے کے لیے روٹ دیا گیا۔ کلمہ شہادت کی گونج میں جنازہ اٹھا تو انتظامیہ کا دیا ہوا روٹ لوگوں کے قدموں میں رندتا نظر آیا۔

سربن چوک کے قریب اخ شیر شہیدؒ کی میت رکھی گئی۔ کسی نے آواز لگا دی کہ میت کوہستان پہنچانی ہے۔ چندہ اکٹھا کریں۔ چند ہی لمحوں میں نوٹوں کی تہیں چارپائی سے اوپر چڑھنے لگیں۔ لوگ کہتے ہیں جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا' اخ شیر شہیدؒ کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھلتا چلا جا رہا تھا۔

بچے بوڑھے جن کے پاس جو تھا' چندہ کے ڈھیر میں ڈال کر اخ شیر شہیدؒ کو خراج تحسین پیش کر رہے تھے اور بعض بچے اور بوڑھے ایسے بھی دیکھے گئے کہ واپسی پر چار چار اور پانچ پانچ میل کا سفر پیدل کر کے گھروں کو لوٹے کہ واپسی کے کرایے کے پیسے بھی شہیدؒ پر نچھاور کر دیے۔ شہید کی میت اٹھی۔ شہر بھر کا چکر لگایا گیا۔ نواں شہر کے حاجی گل حسن نے کہا اخ شیر شہید کو نواں شہر میں سپرد خاک کیا جائے گا۔ میت نواں شہر لائی گئی۔ نواں شہر گراونڈ میں نماز جنازہ مولانا قاضی محمد نواز خان نے پڑھوائی۔

قبر میں مولانا محمد ایوب الہاشمی نے اتارا۔ مولانا محمد ایوب الہاشمی بتاتے ہیں اس وقت اس کا چہرہ تازہ گلاب کی طرح مہک رہا تھا اور اس کی ناک اور ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہو رہے تھے اور یہ اللہ کی نشانیوں میں سے نشانی تھی۔

لا تقولو لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء و لکن لا تشعرون تدفین کے وقت پسینے کے قطرے نمودار ہونا واقعی زندگی کی نشانی تھی۔

آج اخ شیر شہیدؒ کی قبر کے بالکل سامنے تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کا دفتر قائم ہے جہاں ہر روز تقریباً ایک سو پچاس بچے قرآن سیکھنے کی دولت سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ جہاں تک میں سمجھا ہوں' یہ اخ شیر شہید کے خون کی برکت کا ثمر ہے۔

دوسرے روز یعنی ۱۳ جون کو شہید کے والدین کوہستان سے پہنچے۔ بیٹے کی قبر پر فاتحہ پڑھی۔ لمبے اور تھکا دینے والے سفر کے باوجود ہشاش بشاش اور مطمئن تھے۔

۱۳ جون کو ضلع بھر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔ ۱۴ جون ۱۹۷۴ء کو مرکزی عید گاہ ایبٹ آباد میں مشترکہ جمعہ پڑھنے کا اعلان کر دیا گیا۔

مولانا عبداللطیف نے جمعہ پڑھوایا۔ نماز جمعہ کے بعد جلوس کا پروگرام تھا۔ ۱۱ جون کے جلوس اور ہنگامہ آرائی کی خبر مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کو ہو چکی تھی اس لیے مرکز سے حکم آیا کہ آج جلوس وغیرہ نہ نکالا جائے لیکن لوگوں کے جذبات مختلف تھے۔ مولانا شفیق الرحمان نے نماز جمعہ کے بعد خطاب کرنا تھا۔ آپ فرماتے ہیں میرے لیے وہ لمحات بڑے مشکل تھے۔ تاحد نگاہ لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر میرے سامنے تھا۔ اخ شیر کی شہادت اور دوسرے ساتھیوں کے زخمی ہونے کا دکھ ان کے سینوں میں دہک رہا تھا۔ ایسے میں جلوس نہ نکالنے کا اعلان واقعی بڑا دشوار مرحلہ تھا۔ بہرحال بڑی تمہید کے بعد میں نے اعلان کر دیا کہ آج جلوس نہیں نکالا جائے گا۔ جلوس تو نکلنا ہی تھا لیکن اس اعلان کا نقصان یہ ہوا کہ پولیس کو ہاتھ اٹھانے کا موقع مل گیا۔ عوام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر عید گاہ سے دفعہ ۱۴۴ کو توڑتا ہوا شاہراہ ریشم پر نکلا۔ پولیس کی بھاری جمعیت موجود تھی۔ اس روز پولیس کا ایسا لاٹھی چارج ہوا اور آنسو گیس پھینکی گئی کہ ایبٹ آباد کی سڑکیں اور بازار میدان کربلا کا نقشہ پیش کرنے لگیں۔ گھروں میں خواتین اور معصوم بچے بھی آنسو گیس کی زہریلی شدت سے محفوظ نہ رہ سکے۔ ۱۴ جون کے جلوس کے شرکاء میں کم ہی ایسے ہوں گے جن کے بدن پر پولیس کی لاٹھیوں کے نشانات نہ پڑے ہوں اور بعض تو ایسے بھی ہیں جن کے بدن پر آج بھی ان زخموں کے نشان دیکھے جا سکتے ہیں اور کئی وہ تمغے بدن پر سجا کے خالق حقیقی سے مل چکے ہوں گے۔

ہنگامہ آرائی' جلوس' پتھراؤ' آتش زنی اور فقط نعرہ بازی مجلس عمل کا انداز نہ تھا بلکہ مجلس عمل نے علماء کرام' طلباء اور مقررین کو ہدایات دیں' تیار کیا۔ مجلس عمل کا موقف' پالیسی اور کام کرنے کا انداز سمجھایا۔

اب ہر روز' ہر مسجد میں ہر نماز کے بعد ختم نبوت کا جلسہ ہونے لگا اور لوگوں کی بڑی بڑی حاضریں ہونے لگیں۔

دور دراز کے مضافات تک مجلس عمل کے رضاکار اس سلسلے میں جانے لگے اور رد مرزائیت اور عقیدۂ ختم نبوت کی حقانیت پر تقاریر ہونے لگیں۔ ۲۱ جون کو سرائے

صالح میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ ۲۴ جون کو بعد از نماز عشاء نواں شہر محلہ خلیل زئی کی مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مسجد کٹر بریلوی حضرات کی مسند ارشاد تھی لیکن خوش آئندہ بات یہ ہوئی کہ دیوبندی حضرات نے وہاں پہلی بار خطابات کیے جن میں مولانا شفیق الرحمان اور مولانا سعید الرحمان شامل ہیں جب کہ اس جلسہ کی صدارت مولانا قاضی محمد نواز خان' فاضل دیوبند نے کی تھی اور یہ سب عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی برکت کے کارن ہی ممکن تھا۔

۲۶ جون کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ضلع ہزارہ کے ۱۶ اراکین کا ایک وفد' جن مین ایبٹ آباد سے مولانا عبداللطیف' مولانا شفیق الرحمان' مولانا قاضی محمد نواز خان' مولانا ایوب الہاشمی اور شیخ عاشق حسین کے علاوہ مانسہرہ سے اور کچھ ہری پور کے علماء بھی شامل تھے۔ اسلام آباد ممبران قومی اسمبلی سے ملنے گئے۔

وفد نے اس روز جن ممبران قومی اسمبلی سے ملاقاتیں کیں' ان میں مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا شاہ احمد نورانی' نیشنل عوامی پارٹی کے سربراہ ولی خاں اور مانسہرہ سے منتخب قومی اسمبلی حنیف خان شامل تھے۔

وفد کے اراکین کے مطابق ولی خان نے سب سے زیادہ مثبت اور تقویت دینے والا جواب دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو علماء کے پیچھے نمازیں پڑھنے والے ہیں۔ علماء جو کہیں گے' ہم ان کی اقتداء اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔

۱۲ جولائی کو مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں ایک زبردست ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس سے مولانا مفتی محمودؒ' مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اور اباب سعید خان نے خطابات کیے۔ مولانا سید محمد یوسف بنوری جو اس وقت مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر تھے اور ملک بھر میں تحریک کی قیادت کر رہے تھے' بڑے میٹھے اور دھیمے انداز میں خطاب کیا۔ کانفرنس کے اختتام پر طلباء نے ان سے پوچھا حضرت جب کہ پورے ملک میں تحریک جوبن پر ہے' ہر ہر مسلمان آپ کی ایک پکار پر جانوں کے نذرانے لیے کھڑا ہے' آپ کے ایک حکم پر کچھ سے کچھ ہو سکتا ہے' ایسی صورت حال میں آپ اتنا ضعیف انداز کیوں اپنائے ہوئے ہیں۔

مولانا مسکرائے اور فرمایا "ملک ہمارے اسلاف کی قربانیوں کا ثمر ہے۔ مرزائی

فرقہ شروع سے ہی یہ چاہتا ہے کہ ملک سلامت نہ رہے جب کہ ہمیں بہرحال اسے سلامت اور پرامن رکھنا ہے۔ جہاں تک ہمارے مطالبات کا تعلق ہے' اس سلسلے میں ہم پرامید ہیں۔

۱۹ جولائی کو بگنوتر میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ مولانا سعید الرحمان اور قاری عبدالعزیز نے خطاب کیا۔ یہ کانفرنس جمعہ سے پہلے اور بعد تک جاری رہی۔

۲ اگست کو مولانا عبداللہ درخواستی ایبٹ آباد تشریف لائے۔ نماز جمعہ کے دوران رد مرزائیت پر بیانات ہوئے۔ حضرت شیخ نے نماز جمعہ پڑھائی۔

۶ اگست کو مولانا عبداللہ درخواستی بٹ گرام پہنچے وہاں بھی عقیدہ ختم نبوت پر تقاریر ہوئیں۔ ۷ اگست کو مولانا درخواستی کوئٹہ تشریف لے گئے۔

ضلع ہزارہ میں تحریک ختم نبوت پرامن طور پر جاری تھی اور جاری رہی۔ لیکن اب تک ۱۱ جون کو مرزائیوں کی پراپرٹی نذر آتش کرنے والے بیگنی کپڑوں والے طالب علم کا سراغ نہ لگایا جا سکا۔

آج سے چند روز پیشتر جب راقم مولانا شفیق الرحمان کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ اچانک میرے ذہن میں یہ سوال ابھرا۔ میں نے مولانا سے پوچھا تو مولانا سمیت چند اور احباب بھی میرے اسی سوال پر مسکرا دیے۔ میں سمجھا نہ تھا۔

میری سوالیہ نگاہوں کو بھانپ کر مولانا بولے۔ "ابھی کل ہی وہ یہاں تمہارے والی جگہ پر بیٹھے تھے"۔ مجھے مزید تجسس ہوا۔

کہنے لگے "ڈاکٹر طاہر غیاث! اس وقت گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج میں پڑھتے تھے۔ آج کل سرحد سے باہر کے کسی علاقے میں ڈاکٹر کی حیثیت سے انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں"۔

میرے منہ سے بے ساختہ نکلا "واہ سبحان اللہ!"

جس نے کل ایک میڈیکل کی دکان کو صرف اس لیے نذر آتش کیا تھا کہ اس کا مالک محسن انسانیتؐ کا دشمن اور خود روح کے سرطان میں مبتلا بدبخت قادیانی ہے' اس کی یہ ادا رب تعالیٰ کو اتنی محبوب ہوئی کہ رحمت عالمؐ کی امت کی خدمت پر مامور کر دیا اور خدمت خلق کا یہ حق جس کا تھا' اسی کو عطا کر دیا گیا۔ (الحمدللہ)

؎ اے گردش دوراں تیرے بہت احساں ہیں مجھ پر
حق ہے کہ تیرے سنگ اب رقص کیا جائے

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا دن سرزمین پاکستان پر ہزاروں مجاہدین ختم نبوت کے مقدس خون کے مہکنے کا دن تھا۔ شاخوں پر کلیوں کے کھلنے کا دن تھا۔ کانٹوں میں کلیاں چٹکنے کا دن تھا۔

سرزمین ہزارہ سے آج پھر ایک وفد قومی اسمبلی کی عمارت کے باہر کھڑا تھا۔ مولانا غلام غوث ہزاروی کی سفید گاڑی کے پاس ذوالفقار علی بھٹو کی گاڑی کھڑی تھی۔ مولانا مرحومؒ سے پہلے بھٹو صاحب تشریف لائے۔ شیخ عاشق حسین صاحب آگے بڑھے اور بھٹو صاحب سے کہا جناب ہزارہ سے علماء کا وفد ہے۔

بھٹو نے کہا ''مولانا آپ کا مطالبہ چپل کباب تو نہیں کہ میں نکال کر آپ کو دے دوں۔ کہا ہے ہو جائے گا تو بس ہو جائے گا''۔

یہ کہہ کر بھٹو کار میں بیٹھے اور کار فراٹے بھرتے ہوئے یہ گئی اور وہ گئی۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے ختم ہونے کے بعد کسی نے امیر شریعت سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ سے طنزاً پوچھا ''شاہ جی تحریک کا کیا بنا؟'' شاہ جی نے پروقار لہجے میں کہا تھا ''میں نے مسلمانوں کے سینوں میں وہ ٹائم بم فٹ کر دیا ہے جو وقت آنے پر پھٹے گا۔ اس روز مرزائیت اپنے منطقی انجام کو پہنچے گی''۔

آج اس اسلامی بم کے پھٹنے کی گھڑی قریب سے قریب تر ہو رہی تھی۔

دلوں کی دھڑکنیں اپنی روش بھولی ہوئی تھیں۔

رات ۷ بج کر ۵۹ منٹ پر ہر کان ریڈیو پاکستان سے خبر سننے کے لیے ساکت تھے۔ آٹھ بجے...... خبریں شروع ہوئیں۔

شاہ جیؒ کا فٹ کردہ بم پھٹا۔ مرزائیوں کے چہرے لڑھک گئے۔ اہل اسلام کو فتح نصیب ہوئی۔

۱۰۲ دن کی تحریک نے مرزائیوں کے کفر پر سرکاری دستخط ثبت کر دیئے۔ اس روز ہر دل شادمان تھا۔

ہر آنکھ خوشی کے آنسوؤں کا نذرانہ لیے ہوئے تھی۔

ہر ذہن میں یہ ترنگ تھی:

۔ پرچم جاں لے کر نکلے ہم خاک نشیں مقتل مقتل
اس وقت سے لے کر آج تلک جلاد پہ ہیبت طاری ہے
زخموں سے جسم گلزار سہی' پر ان کے شکستہ تیر گنو
خود ترکش والے کہہ دیں گے یہ بازی کس نے ہاری ہے

رپورٹ: خاک پائے مجاہدین ختم نبوت
ایچ ساجد اعوان' نواں شہر' ضلع ایبٹ آباد
یکم جولائی ۱۹۹۲ء

مجلس عمل سرگودھا کی رپورٹ

ہفت روز عقاب سرگودھا نے ۲۱ کتوبر ۱۹۷۴ء کو تحریک تحفظ ختم نبوت نمبر شائع کیا۔ ذیل میں ضلع سرگودھا کی رپورٹ اس سے ماخوذ ہے۔

مجلس عمل تحریک ختم نبوت ضلع سرگودھا

۷۴-۵-۳۰ تا ۷۴-۹-۷

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر مسلمانوں طلباء کے ساتھ ربوہ کے مرزائی مرتدوں نے جو ظالمانہ سلوک کیا اس کی اطلاع دوسرے روز صبح کو سرگودھا شہر میں پہنچی اور آن واحد میں مسلمانوں نے بطور احتجاج تمام کاروبار بند کر دیا اور مجلس عمل کی تشکیل کی گئی جس میں تمام سیاسی اور سماجی انجمنوں کو نمائندگی دی گئی۔

مجلس عمل کے عہدیداران

مجلس عمل تحریک ختم نبوت ضلع سرگودھا کے لئے حسب ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر قاری عبدالسمیع صاحب' نائب صدر چوہدری محمد اکبر چیمہ صاحب صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن' جنرل سیکرٹری راؤ عبدالنان خان صاحب' خوازن' الحاج قاضی محمد مقصود انور صاحب' سیکرٹری نشر و اشاعت' شیخ مجید افضل پراچہ نیز جنرل

کونسل کے علاوہ پچیس حضرات پر مشتمل مجلس عمل بنائی گئی۔

شہری مضافاتی مجالس عمل

ضلعی مجلس عمل نے ضلع سرگودھا کے بڑے بڑے شہروں' قصبات اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز اور دیہات میں مجلس عمل قائم کی جنھوں نے شب و روز محنت اور شوق سے کام کیا جلسے منعقد کیے لٹریچر اور خط و کتابت کے ذریعہ عوام کی رہنمائی کی۔ مجالس عمل کی تفصیل یہ ہے۔

تحصیل مجالس عمل ۴' شہری مجالس عمل ۱۳' قصباتی مجالس عمل ۱۸۰' مضافاتی مجالس عمل ۱۵۰

خدام مجلس عمل

ضلعی مجلس عمل نے ضلع بھر میں جلسوں کے انتظامات اور اپنی تحریک کو پرامن رکھنے کے لئے خدام مجلس عمل کے نام سے تنظیم قائم کی جس نے باضابطہ طور پر حلف نامے پر کیئے اور مجلس عمل کی ہدایات پر عمل درآمد کرنے کا اقرار کیا۔

سب کمیٹیاں

ضلع مجلس عمل نے ضلعی سطح پر حسب ذیل کمیٹیاں قائم کیں۔ فنانس کمیٹی' نشرو اشاعت کمیٹی' ڈیفنس کمیٹی' خصوصی کمیٹی

نشرواشاعت

ضلعی مجلس عمل نے اس وقت تک مختلف قسم کے تقریباً ساڑھے تین لاکھ اشتہارات' پمفلٹ اور ہینڈ بل چھپوا کر تقسیم کر چکی ہے۔ ضلع کی دیگر مجالس عمل اور مختلف انجمنوں' یونینوں اور شہریوں نے انفرادی طور پر جو لٹریچر شائع کیا وہ اس کے علاوہ ہے۔

بیرونی رابطہ

ضلعی مجلس عمل کی جانب سے مرکزی و صوبائی حکومت' ممبران قومی و صوبائی

اسمبلی' سیاسی لیڈران اور اخبارات کو اب تک ۱۲۰۰ یادداشتیں۔ ایک ہزار تاریں اور پچاس ہزار خطوط ارسال کئے گئے۔ ضلعی مجلس عمل کا ایک وفد اسلام آباد بھیجا گیا جس نے ضلع سرگودھا کے ممبران اسمبلی سے حلف اور دستخط کرائے دوسرا وفد لاہور بھیجا جس نے صوبائی اسمبلی کے ممبران سے ملاقاتیں کی اور ان کا تعاون حاصل کیا۔

جلسے

ضلعی مجلس عمل کے تحت اس عرصہ میں ۵۳۲ جلسے منعقد کئے گئے جس سے مقامی حضرات کے علاوہ بیرونی اضلاع کے عہدیداران' علماء کرام' مشائخ حضرات' مرکزی مجلس عمل کے رہنماؤں اور طالب علم رہنماؤں نے خطاب کیا۔

گرفتاریاں

انتظامیہ نے "امن عامہ" کے نام پر ضلع سرگودھا سے سینکڑوں افراد کو گرفتار کرکے جیلوں میں ٹھونس دیا جن کی کئی کئی روز تک ضمانت نہ ہوسکی۔ مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری راؤ عبدالمنان خان' حضرت مولانا احمد سعید ہاشمی' ڈاکٹر عبدالرحمان شاہ' سیکرٹری نشرواشاعت مجلس عمل شیخ مجید افضل پراچہ' مجلس عمل بھیرہ کے ناظم اعلیٰ مولانا جلال الدین' مجلس عمل بھیرہ کے رکن مولانا عبدالرحیم' میانی کے طالب علم رہنما مفتی ضیاء اللہ اور قاری محمد حسین کے علاوہ سلانوالی کے سید خالد مسعود کو اشتعال انگیز تقریریں کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ راؤ عبدالمنان خان اور شیخ مجید افضل پراچہ کے خلاف دفعہ ۱۶ مینٹیننس .پبلک آرڈیننس کے تحت متعدد مقدمات درج کئے گئے۔ سرگودھا ریلوے سٹیشن فائرنگ کیس میں راؤ عبدالمنان' قاضی مقصود انور خازن مجلس عمل اور شیخ مجید افضل پراچہ کو ملوث کرنے کی کوشش کی گئی لیکن انہوں نے ضمانت قبل از گرفتاری منظور کرالی دیگر گرفتاریوں کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) ارشاد احمد وغیرہ سرگودھا۔ سات افراد زیر دفعہ ۱۶ (۲) بابو نعمت وغیرہ ۳۲ افراد زیر دفعہ ۸۸ ت پ (۳) بشیر وغیرہ سرگودھا۔ ۴۲ افراد زیر دفعہ ۸۸ ت پ (۴) مہر امانت علی وغیرہ سرگودھا ۱۳' افراد زیر دفعہ ۳۰۷ ت پ (۵) اہلیان تخت ہزارہ ۷۲ افراد' زیر دفعہ ۱۶ ایم۔ پی او (۶) جاوید وغیرہ شاہ پور شہر چھ افراد زیر دفعہ ۸۸ ت پ د

۱۶ ایم۔ پی او (۷) متفرق چالیس افراد زیر دفعہ ۱۶ ایم پی او۔

ان گرفتار ہونے والوں میں بہت سے ملزم ایسے بھی تھے جن کی عمر ۱۶ سال سے کم تھی۔

سوشل بائیکاٹ

ضلع سرگودھا کے عوام کو اس بات پر فخر ہے کہ انہوں نے پاکستان میں سب سے پہلے شرعی احکام کے تحت مرزائیوں اور مرزائی نوازوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جو آج تک نہایت کامیابی سے جاری ہے۔

تاریخی ہڑتال

ضلعی مجلس عمل کی ہدایت پر اولاً ۳۰ مئی کو اور پھر ۲ جون کو ضلع بھر میں مکمل ہڑتالیں کی گئیں۔ چودہ جون کو ضلع سرگودھا میں مرکزی مجلس عمل کی ہدایت پر جو ہڑتال کی گئی اس کی مثال سرگودھا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ یہ اتنی مکمل اور کامیاب ہڑتال تھی کہ کسی شخص کو بازاروں سے پینے کا پانی تک میسر نہ آ سکا۔ ازاں بعد ۳ر اگست کو ضلعی انتظامیہ کے رویہ کے خلاف ہڑتال کی گئی جو ہر لحاظ سے کامیاب رہی۔

مرزائیوں کی اشتعال انگیزیاں

ضلع سرگودھا کے مرزائیوں نے سرگودھا کے پرامن عوام کو مشتعل کر کے حکومت سے ٹکراؤ کرانے کے لئے متعدد حربے استعمال کئے۔ دھماکہ خیز آتش بازی استعمال کی۔ اکا دکا مسلمان کو زد و کوب کیا اور مسلمان پر فائرنگ کی لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکے اور اتنی زیادتیوں کے باوجود مسلمان پرامن رہے۔

تاریخی استقبال

حضرت مولانا شاہ احمد صاحب نورانی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شب ۳۱ اگست اور آٹھ کو سرگودھا تشریف لائے تو خوشاب سے سرگودھا تک ان کا شاہانہ استقبال کیا گیا۔ اسی طرح مجلس عمل پاکستان کے صدر حضرت مولانا محمد یوسف صاحب

بنوری کی آمد پر بھی پل نمبر گیارہ سے سرگودھا تک بے مثال استقبال ہوا۔ جن لوگوں کو یہ نظارہ دیکھنا نصیب ہوا ہے ان کا کہنا ہے کہ ایسے استقبالوں کی مثال پاکستان بننے کے بعد سرگودھا کی تاریخ میں نہیں ملتی اور نہ ہی اس سے قبل عوام میں اتنا جوش وخروش دیکھا گیا ہے۔

تاریخی قافلہ

یکم ستمبر کو لاہور میں منعقد ہونے والی کل پاکستان ختم نبوت کانفرس میں شرکت کے لئے سرگودھا سے یک صد بسوں کا قافلہ گیا۔ اس قافلہ میں ضلع سرگودھا کی تمام سیاسی سماجی اور مذہبی جماعتوں کے علاوہ مختلف تجارت پیشہ انجمنیں اور یونینیں شامل تھیں۔ مجلس عمل کی جانب سے اس قافلہ کو رات کا کھانا دیا گیا۔ اس قافلہ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ یہ قافلہ سرگودھا سے لاہور اور لاہور سے سرگودھا تک نہایت ہی پرامن رہا اور نظم و ضبط اور اطاعت امیر کی مثال قائم کردی۔

میانی ضلع سرگودھا

میانی ضلع سرگودھا کے مسلمانوں نے حادثہ ربوہ پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا اور فوری طور پر ایک اجتماع میں مجلس عمل کی تشکیل کر کے صدارت کی ذمہ داریاں حضرت مفتی محمد سعید صاحب کے کندھوں پر ڈال دی گئیں۔ قاضی ضیا اللہ صاحب نائب صدر اور قاری محمد حسین صاحب کو سیکرٹری چنا گیا۔

مجلس عمل کے زیر اہتمام یکم جون کو دفتر کمیٹی کے سامنے سے ایک عظیم الشان جلوس شروع ہوا جو بازاروں سے ہوتا ہوا موضع گھگھیاٹ تک گیا جو کہ مرزائیوں کا گڑھ مانا جاتا ہے گھگھیاٹ میں اکابرین مجلس عمل نے تقریریں کیں اور عوام کو حالات سے آگاہ کیا اور مرزائیوں کے بائیکاٹ کو کامیاب بنانے کے لئے پوری تگ و دو کی۔ مجلس عمل کے زیر اہتمام مختلف مقامات پر ستر جلسے منعقد کئے گئے جن سے ان علاقوں کے ہزاروں مسلمان فیض یاب ہوئے۔ مرزائیوں کی دھمکیوں کے باوجود گھگھیاٹ میں نماز جمعہ ادا کی گئی جس میں سینکڑوں مسلمان شریک ہوئے۔ ان جلسوں میں کئی مرزائی صدر مجلس عمل میانی کے ہاتھوں مشرف بہ اسلام ہوئے۔

مخالفین نے مجلس عمل کو ناکام بنانے کے لیئے کئی حربے استعمال کئے لیکن خدا کے فضل و کرم سے وہ اپنی کوششوں میں ناکام رہے اور تحریک انتہائی پر امن رہی۔

تین اگست کی رات کو پولیس نے مجلس عمل کے سیکرٹری قاری محمد حسین کو ان کے گھر سے گرفتار کیا اور شاہ پور جیل بھیج دیا جہاں سے انہیں بارہ اگست کو ضمانت پر رہا کیا گیا۔ گیارہ اگست کی صبح کو مجلس عمل کے نائب صدر قاضی ضیاء اللہ کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا جہاں سے انہیں انیس اگست کو ضمانت پر رہا کیا گیا۔ رہائی پر ہر دو اصحاب کا شاندار استقبال کیا گیا۔ مجلس عمل نے مرزائیوں کا بائیکاٹ جاری رکھا۔

مجلس عمل کوٹ مومن

تحصیل بھلوال میں کوٹ مومن ہی وہ قصبہ ہے جہاں کے مسلمانوں نے مرزائیوں کے اسلام اور ملک دشمن رویے کے خلاف اتحاد و اتفاق کا ایسا ثبوت پیش کیا کہ اس سے پہلے اس کی مثال نہیں ملتی کوٹ مومن کی مجلس عمل نے رانا عبدالحمید صدر' شیخ محمد بشیر نائب صدر' محمد سعداللہ گوندل سیکرٹری اور عمر حیات طاہر جائنٹ سیکرٹری کی قیادت میں میدان عمل میں وہ کارنامے دکھائے کہ ان کی یاد برسوں قائم رہے گی۔

مجلس عمل نے اپنے ملحقہ دیہات میں تقریباً چالیس جلسے منعقد کئے کوٹ مومن کے مرکزی جلسوں سے ضلعی قائدین راؤ عبدالمنان خان صاحب' شیخ مجید' افضل پراچہ صاحب' چوہدری محمد سلیم صاحب' مولانا ضیاء الحق صاحب اور مہر امانت علی صاحب نے خطاب کیا مرزائیوں کے خلاف بائیکاٹ کی مہم سو فیصد کامیاب رہی۔ کئی ہزار اشتہار۔ چھپوا کر تقسیم کئے گئے۔ پچیس مرزائی مسلمان ہوئے۔

الفتح کے رضاکاروں نے تحریک کو پر امن رکھنے کے لئے شب و روز محنت کی جس میں وہ پوری طرح کامیاب رہے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے مسلمانان کوٹ مومن کی جانب سے سینکڑوں تاریں اور خطوط وزیر اعظم بھٹو اور ممبران قومی اسمبلی کو ارسال کئے گئے۔ مقامی پولیس نے مجلس عمل کے نڈر اور بے باک عالم

دین سید عباس شاہ صاحب کو ڈرا دھمکا کر تحریک کو ناکام کرنے کی کوشش کی لیکن ان کو اس میں کامیابی حاصل نہ ہوسکی بلکہ پولیس کے اس رویہ سے اتحاد اور مضبوط ہوگیا۔

بھیرہ

۲۹ مئی کے واقعہ نے ضلع سرگودھا میں سب سے زیادہ اثر اسی شہر پر کیا اور ۳۱ مئی کو نماز جمعہ کے بعد محلہ پراچگان سے حضرت مولانا جلال الدین صاحب کی قیادت میں ایک تاریخی جلوس نکلا جس میں تمام مکاتب فکر کے علما کرام اور سیاسی کارکنان شریک ہوئے جلوس نے تمام شہر میں گشت کی اور پھر گنج منڈی میں جلسہ ہوا جس سے تمام اکابرین نے خطاب کیا۔ یکم جون کی رات کو پولیس نے مدرسہ عربیہ تعلیم الدین کے آٹھ طلبا اور علماء کرام کو حراست میں لے لیا۔ دوسرے روز شہر میں ایسی احتجاجی ہڑتال کی گئی کہ اس کی نظیر بھیرہ کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ تمام شہر تھانہ کے سامنے گرفتاریاں دینے کے لئے موجود تھا۔ آخر ڈپٹی کمشنر صاحب ایس پی سرگودھا کی مداخلت پر انہیں رہا کر دیا گیا۔ مرزائیوں نے جلوس پر خشت باری کی تھی جس پر جلوس میں شامل افراد نے جوابی کاروائی کی اور توڑ پھوڑ ہوئی۔ جس پر بارہ مسلمان گرفتار کر کے چالان کر دیئے گئے۔

بھیرہ میں ایک اور جلسہ چودہ جون کو ہوا۔ اس روز تاریخی ہڑتال تھی اور فوج شہر میں گشت کر رہی تھی۔ مدنی مسجد کے اس جلسہ میں مجلس عمل کا قیام عمل میں لایا گیا۔ فاضل نوجوان حکیم برکات احمد صاحب بگوی کو صدر' مجاہد ملت مولانا جلال الدین صاحب کو ناظم اعلیٰ بھائی عبدالرشید صاحب کو سیکرٹری اور حضرت صاحبزادہ پیر محمد کرم شاہ صاحب کے فرزند ارجمند پیر امین الحسنات کو ناظم اور تنظیم الفتح کا صدر چنا گیا۔ حضرت مولانا حاجی عبدالرشید صاحب' حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب' حافظ محمد یامین صاحب۔ ذاکر ریاض حسین صاحب۔ مولانا سراج دین صاحب مولانا غلام اللہ صاحب اور دیگر حضرات کو مجلس عمل کا رکن چنا گیا جبکہ حاجی رحیم بخش صاحب کو خزانچی چنا گیا۔

مجلس عمل بھیرہ کے اکابرین نے جس تیزی سے کام شروع کیا اور جس طرح عوام نے ان کا ساتھ دیا وہ اپنی مثال آپ تھا اور اس تحریک کی کامیابی نے چند پیشہ ور "سیاسی رہنماؤں" کو بوکھلا دیا۔ انہیں خدشہ پیدا ہوگیا کہ اگر عوام مجلس عمل کے اکابرین کو اسی طرح چاہتے رہے اور عوام کا اتحاد اس طرح قائم رہا تو ان کی لیڈری کا دکان کا دیوالیہ نکل جائے گا۔ لہٰذا اس گروہ نے مجلس عمل کی راہ میں قدم قدم پر روڑے اٹکائے۔ عوام میں تفرقہ ڈالنے اور تحریک کو تشدد کی راہ پر چلانے کی کوشش کی۔

مجلس عمل بھیرہ کے زیر اہتمام تقریباً ساٹھ جلسے بھیرہ اور گرد نواح کے مقامات میں ہوئے۔ موضع ہجکہ بھی مرزائیوں کا گڑھ تھا۔ مجلس عمل کی یلغار نے اس سومنات کو پاش پاش کر دیا اور کئی مرزائی تائب ہو کر مشرف بہ اسلام ہو گئے ہجکہ کے خودسر عناصر نے مسلمانوں پر حملہ کر کے شدید ضربات پہنچائیں جس پر سرکاری مشینری حرکت میں آئی اور نو مرزائیوں کو انصاف کے حوالہ کیا گیا۔ اسی طرح چند مرزائیوں نے رات کی تاریکی میں الفتح کے صدر پیر امین الحسنات صاحب پر گولیاں چلائیں جس پر تمام علاقہ میں غم کی لہر دوڑ گئی اور لوگ انتقام لینے پر تل گئے۔ پیر کرم شاہ صاحب کے سینکڑوں مرید دور دراز سے بھیرہ پہنچ گئے۔ حالات بڑے خراب تھے جس پر ضلعی مجلس عمل اور ضلعی حکام میں گفت و شنید ہوئی اور مشترکہ طور پر ضلعی مجلس عمل کے سیکرٹری شیخ مجید افضل پراچہ صاحب کو بھیرہ بھی بھیجا گیا جنہوں نے بھیرہ میں دو دن ٹھہر کر مجلس عمل بھیرہ کے اکابرین کے تعاون سے قابو پا لیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کوئی تصادم نہ ہوا۔ پولیس نے فائرنگ کے الزام میں چار مرزائیوں کو گرفتار کر لیا۔

۱۸ اگست کو الفتح تنظیم بھیرہ نے جو کنونشن منعقد کی اور جلسہ عام کرایا اس جلسہ کی یاد آج تک اہلیان سرگودھا کے دلوں سے محو نہ ہو سکے گی۔ یہ جلسہ اور کنونشن دارالعلوم محمدیہ غوثیہ میں حضرت پیر کرم شاہ صاحب کی صدارت میں ہوئے تھے اور اس میں ضلعی مجلس عمل کے چوٹی کے اکابرین نے شرکت کی تھی۔ مقامی پولیس کا رویہ شروع سے آخر تک غیر جانبدارانہ رہا اور سیاسی دکانداروں کی روزمرہ

کی انگیخت اور مخبریوں کے باوجود کوئی غیر قانونی حرکت نہ کی گئی۔

سات ستمبر کو جب باری تعالیٰ کے فضل و کرم سے پارلیمنٹ کے مسلمان مجاہدین نے فتنہ ارتداد کو جڑ سے اکھیڑنے کا فیصلہ سنایا تو بھیرہ شہر میں عید کا سماں پیدا ہوگیا۔

عوام نے جی بھر کر خوشیاں منائیں' نوافل پڑھے اور قرآن ختم کیے۔

ضلع اٹک کی رپورٹ

"جناب عابد حسین صدیقی) پاکستان کے دوسرے تمام شہروں کی طرح کیمبل پور میں بھی مرزائیت کے خلاف تحریک چل پڑی۔ البتہ کیمبل پور کو یہ فضیلت ضرور حاصل رہی کہ پاکستان بھر میں باقاعدہ تحریک چلنے سے قبل ہی حتیٰ کہ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے باقاعدہ قیام سے بھی پہلے کیمبل پور میں جلسے اور جلوس کا پروگرام مرتب کر لیا گیا۔ چنانچہ ۳۱ مئی کو کیمبل پور شہر کے مرکزی چوک میں صبح ساڑھے سات بجے ایک تاریخی جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ سے کیمبل پور میں موجود تمام سیاسی و مذہبی جماعتوں کے راہنماؤں نے خطاب کیا راقم الحروف نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے اس عظیم الشان اتحاد کو دیکھ کر دل میں خود بخود یہ یقین پیدا ہو گیا تھا کہ اب کی بار ہماری جیت ہوگی۔ اس دن کیمبل پور شہر میں پہلی مکمل ہڑتال کی گئی۔ دوسرے دن کیمبل پور کے شہر میں عارضی طور پر مجلس عمل کا قیام عمل لایا گیا۔ کیمبل پور میں مستقل مجلس عمل' مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ہدایات کے بعد ۱۷ جولائی کو قائم کی گئی علاوہ ازیں رضاکاروں کی تنظیم بھی قائم کی گئی۔

یوں تو پاکستان بھر میں ہر مسلمان نے حتیٰ المقدور تحریک ختم نبوت میں حصہ لیا۔ لیکن بعض شہر اپنے جیالے نوجوانوں کی بدولت دوسرے شہروں پر فضیلت حاصل کر گئے بعض دوسرے شہروں کی طرح کیمبل پور کو بھی بعض امتیازی خصوصیات حاصل ہیں۔ جن پر تازیست ہمیں فخر رہے گا۔ ہماری زندگی کا یہی کچھ سرمایہ ہے جو قیامت کے دن نبی آخرالزمان کے حضور پیش کریں گے۔

۱۔ کیمبل پور مجلس کو یہ فخر حاصل ہے کہ ناموس مصطفےٰ کے تحفظ کے جرم

میں کیمبل پور مجلس کے رضاکاروں کو پاکستان بھر میں سب سے پہلے قیدو بند کی صعوبتیں برداشت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

۲۔ پاکستان بھر میں سب سے پہلے کیمبل پور مجلس نے مرزائیوں سے بائیکاٹ کا فتویٰ جاری کیا اس فتویٰ پر ضلع بھر کے ہر مکتب فکر کے جید علماء کرام کے دستخط موجود ہیں۔ اس میں واضح طور پر یہ کہا گیا ہے کہ جو کوئی مرزائیوں سے کسی قسم کے تعلقات رکھے گا اس سے بھی مکمل بائیکاٹ کیا جائے گا نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا نہ جنازہ پڑھا جائے گا۔ یہ فتویٰ کئی ہزار کی تعداد میں شائع کر کے ملک بھر میں تقسیم کیا گیا۔ علاوہ ازیں کیمبل پور شہر کے ہر دوکاندار نے اپنی دوکان پر "مرزائیوں کا داخلہ بند ہے" کے بڑے بڑے اشتہار چسپاں کیے۔

۳۔ پاکستان کے دوسرے شہروں کی طرح کیمبل پور مجلس نے بھی باقاعدہ جلسہ ہائے عام کا پروگرام منعقد کیا۔ یہ پروگرام اس قدر مربوط تھا کہ پوری تحریک ختم نبوت کے دوران ہر روز جلسے منعقد ہوئے۔

یہ جلسے صرف کیمبل پور تک ہی محدود نہ تھے۔ بلکہ ضلع بھر میں ضلعی مجلس عمل کے عہدیدار اور علماء کرام تشریف لے جاتے اور جلسے منعقد ہوتے ہر جلسہ میں کیمبل پور شہر کے سینکڑوں رضاکار اپنی سپیشل بسیں بک کرا کے لے جاتے۔ تمام جلسے نہایت بھرپور تھے۔

پنجند اور کسراں

ضلع کیمبل پور میں کسراں اور پنجند مرزائیوں کے مضبوط مرکز تھے۔ یہ کیمبل پور شہر سے بالترتیب تیس میل اور تقریباً سوا سو میل کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ کیمبل پور مجلس نے ہر دو مقامات پر جلسہ ہائے عام کے پروگرام منعقد کیے۔ چنانچہ تیس جون کو پنڈ سلطانی مجلس کے مولانا فیض عالم صاحب' مولانا نور محمد صاحب اور راقم الحروف کسراں کے مقام پر جلسہ کرنے کی غرض سے پہنچے۔ وہاں مرزائیوں کا اس قدر اثر رسوخ تھا کہ ہمیں کسی بھی مسجد میں جلسہ کرنے کی اجازت نہیں ملی۔ بالآخر گاؤں کے چند با اثر لوگوں سے بات چیت ہوئی تو ایک بڑی مسجد میں جلسہ عام منعقد

ہوا۔ کسراں میں پہلی دفعہ مرزائیت کے خلاف آواز بلند ہوئی کسراں کے مسلمانوں نے مرزائیوں کے عقائد سنے تو انہوں نے مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کردیا۔ اسی دن وہاں باقاعدہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ بعد ازاں وہاں مزید جیسے بھی منعقد ہوئے۔

پنجند کے مقام پر مرزائیوں نے اپنی قوت خوب بڑھالی تھی چنانچہ وہاں جلسہ عام کا پروگرام مرتب کرنے کے لئے راقم الحروف دو دفعہ گیا تو وہاں جلسہ کرنے کی کوئی صورت ہی نظر نہ آئی تھی۔ بالاخر نہایت سوچ بچار کے بعد وہاں جلسہ کرنے کے لئے ۹ اگست کی تاریخ مقرر کی۔ لیکن بارہ اگست کی رات کو مرزائیوں کے حملہ سے سجاد صدیقی اچانک شہید ہوگئے۔ لہٰذا کیمبل پور شہر سے باہر کے تمام پروگرام منسوخ کرنے پڑے۔ چنانچہ وہاں مجلس عمل تلہ گنگ کے احباب نے مقرر تاریخ کو جلسہ عام کیا۔

وہ جلسے جن میں مجلس عمل کے ضلع کیمبل پور کے علماء کرام اور عہدہ داروں نے خطاب کیا۔ ان کی تعداد ایک سو سے زائد ہے کیمبل پور تحصیل کے ہر شہر میں جلسہ کیا گیا۔ تحصیل پنڈی گھیب کے بھی تمام بڑے شہروں میں جلسے منعقد ہوئے۔ علاوہ ازیں فتح جنگ تحصیل میں بھی جلسہ ہائے عام کے پروگرام منعقد ہوئے۔

۴۔ دارالمطالعہ

مجلس تحفظ ختم نبوت کیمبل پور نے جولائی ۷۴ء کے پہلے ہفتہ میں کیمبل پور شہر میں ایک دارلمطالعہ بھی قائم کیا۔ جس سے عوام مجلس عمل کی سرگرمیوں سے باخبر رہتے۔

۵ جلوس و ہڑتالیں

دوران تحریک کیمل پور شہر میں جو جلوس نکالے گئے اور ہڑتالیں کی گئیں۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ ۳۱ مئی حادثہ ربوہ کے بعد مکمل ہڑتال ہوئی۔

۲۔ ۲ جون صبح دس بجے تک مکمل ہڑتال ہوئی۔

۳۔ ۲ جون صبح ساڑھے سات بجے عظیم الشان جلوس نکالا گیا۔

۴۔ ۷ جولائی صبح دس بجے جلوس نکالا گیا علامہ یوسف بنوری کے خلاف اشتہار شائع کرنے کی وجہ سے اخبارات کو نذر آتش کیا گیا۔

۵۔ ۱۲ اگست سجاد صدیقی کے المناک قتل کے خلاف فوراً رات کو جلوس نکالا گیا۔

۶۔ ۱۳ اگست سجاد صدیقی شہید کے قتل پر مکمل ہڑتال کی گئی۔

۷۔ ۱۶ اگست مرکزی مجلس عمل کی اپیل پر مکمل ہڑتال کی گئی۔

۸۔ ۶ ستمبر مولانا قاری خلیل احمد صاحب امیر مجلس ضلع کیمبل پور کی گرفتاری پر احتجاجاً ہڑتال کی گئی۔

نوٹ

یہ صرف کیمبل پور شہر میں جلوس نکالے گئے اور ہڑتالیں کی گئیں ان کی رپورٹ ہے۔ علاقہ چھچھ، حسن ابدال، فتح جنگ، تلہ گنگ اور پنڈی کیمپ میں بھی جلوس نکالے گئے اور ہڑتالیں کی گئیں۔

۶ گرفتاریاں

جن خوش نصیب افراد کا قیمتی وقت تحریک ختم نبوت کے دوران ناموس مصطفیٰ کے تحفظ کے جرم میں جیل میں گزرا ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت مولانا قاری خلیل احمد، گرفتاری پانچ ستمبر، رہائی ۱۸ ستمبر، واپسی مقدمہ ۱۹ اپریل ۷۵ء

۲۔ مرزا عبدالعزیز صاحب، گرفتاری ۱۴ ستمبر، رہائی ۱۸ ستمبر، واپس مقدمہ ۲۸ مئی ۷۵ء

۳۔ شیخ عابد حسین صدیقی، گرفتاری یکم جون، رہائی آٹھ جون، واپس مقدمہ ۱۹ اپریل ۷۵ء

۴۔ محمد عبدالحفیظ، گرفتاری یکم جون، رہائی آٹھ جون، واپسی مقدمہ انیس اپریل ۷۵ء

۵۔ محمد نیر اقبال، گرفتاری یکم جون، رہائی آٹھ جون، واپس مقدمہ دس مارچ

۷۵ء

۶۔ شوکت صدیقی، گرفتاری دو جون، رہائی انیس اپریل، واپس مقدمہ انیس اپریل ۷۵ء

۷۔ شیخ محمد اقبال گرفتاری دو جون رہائی آٹھ جون واپس مقدمہ انیس اپریل ۷۵ء

۸۔ شیخ جمیل مسعود، دو جون گرفتاری، آٹھ جون رہائی، واپس مقدمہ انیس اپریل ۷۵ء

۹۔ شیخ زاہد احمد، دو جون، آٹھ جون، انیس اپریل ۷۵ء

۱۰۔ محمد سلیم طارق، دو جون، آٹھ جون، انیس اپریل ۷۵ء

۱۱۔ صوفی محمد جاوید، دو جون، آٹھ جون، انیس اپریل ۷۵ء

۱۲۔ محبوب الٰہی، دو جون، آٹھ جون، انیس اپریل ۷۵ء

۱۳۔ غلام نبی (حضرو)، دو جون، آٹھ جون، انیس اپریل ۷۵ء

۱۴۔ عبدالقیوم (حضرو)، دو جون، آٹھ جون، انیس اپریل ۷۵ء

۱۵۔ فضل الٰہی (حضرو)، دو جون، آٹھ جون، انیس اپریل ۷۵ء

۱۶۔ ضیاء الاسلام، دو جون، آٹھ جون، انیس اپریل ۷۵ء

۱۷۔ محمد ادریس، دو جولائی، نو جولائی، اکیس جنوری ۷۵ء

۱۸۔ حافظ عبدالحمید، سات جولائی، پندرہ جولائی، انیس اپریل ۷۵ء

۱۹۔ محمد لیاقت سات جولائی، پندرہ جولائی، انیس اپریل ۷۵ء

۲۰۔ عبدالحفیظ، آٹھ جولائی، پندرہ جولائی، انیس اپریل ۷۵ء

۲۱۔ شیخ عابد حسین صدیقی، آٹھ جولائی، پندرہ جولائی، انیس اپریل ۷۵ء

۲۲۔ عبدالحمید، تین اگست، چھ اگست

۲۳۔ محمد رمضان، تین ستمبر، چودہ ستمبر، انیس اپریل ۷۴ء

علاوہ ازیں مرزا عبدالعزیز صاحب سالار اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کی اکتوبر تا دسمبر ۷۴ء زبان بندی رہی۔

(درج بالا اعداد شمار کیمبل پور تحصیل کے ہیں۔)

سجاد شہید

تحریک ختم نبوت کے دوران کیمبل پور کے بچے بچے نے تحریک میں بھرپور حصہ لیا ہر ایک کو اللہ تعالیٰ اس نیکی کا اجر عظیم دے گا۔ لیکن ناموس مصطفےٰ کے تحفظ کے لئے شیخ سجاد حسین صدیقی نے جام شہادت نوش کرکے تمام پر فضیلت حاصل کر لی۔

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

مرزائیوں نے دو اگست ۷۴ء کو انہیں ہینڈ گرنیڈ مار کر شہید کیا۔

مقدمات

حضرت خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ختم نبوت کے تحفظ کے جرم میں شیدائیاں مصطفیٰ پر مقدمات بنائے گئے۔

۱۔ مفسر قرآن حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مدظلہ'
۲۔ عالم باعمل حضرت مولانا قاری خلیل احمد صاحب مدظلہ'
۳۔ مرزا عبدالعزیز صاحب ۴۔ حافظ عبدالحمید صاحب ۵۔ مولانا عبدالرشید صاحب ۶۔ صوفی شوکت صدیقی صاحب ۷۔ محمد لیاقت صاحب ۸۔ محمد رمضان صاحب ۹۔ محمد ادریس صاحب ۱۰۔ محمد سلیم طارق صاحب ۱۱۔ محبوب الٰہی صاحب ۱۲۔ محمد عبدالحفیظ صاحب ۱۳۔ محمد نیر اقبال صاحب ۱۴۔ شیخ زاہد محمود صاحب ۱۵۔ شیخ محمد اقبال صاحب ۱۶۔ شیخ جمیل مسعود صاحب ۱۷۔ صوفی محمد جاوید صاحب ۱۸۔ شیخ عابد حسین صدیقی

قبول اسلام

کیمبل پور مجلس کی کوششوں سے' جن خوش نصیب مرزائیوں کی قسمت میں ہدایت لکھی تھی انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ صرف کیمبل پور شہر سے چھ گھرانوں

کے مرزائیوں نے اسلام قبول کیا ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔ عبدالملک صاحب بمعہ اہل و عیال ۲۔ نصیر احمد اور عنایت الٰہی ۳ مولوی لعل خاں موذن ۴۔ خورشید احمد و محمد اکرم قریشی ۵۔ پروفیسر محمد نیر صاحب بمعہ اہل عیال ۶۔ پروفیسر جناب محمد اقبال صاحب"

مرزائیوں تک اسلام کی دعوت پہنچانے میں جناب محمد اسماعیل صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج کیمبل پور اور جناب ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب برق کی کوششیں قابل تعریف ہیں۔

مقررین

مضمون کے آخر میں کیمبل پور مجلس عمل کے ان مقررین کا معمولی سا تعارف کرانا چاہتا ہوں جنہوں نے تحریک کے دوران تقریباً تمام جلسہ ہائے عام میں تقاریر کی تھیں۔

حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز مفسر قرآن حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مدظلہ' ریٹائرڈ پروفیسر اور جامعہ مدنیہ کے خطیب ہیں۔ کیمبل پور سے ماہنامہ "الارشاد" ان ہی کی زیر ادارات نکلتا ہے۔ علاوہ ازیں کئی اہم کتابیں بھی تصنیف فرمائی ہیں۔ عرصہ دراز سے کیمبل پور مجلس کی سرپرستی بھی فرما رہے ہیں۔ کیمبل پور کے روزانہ درس قرآن و حدیث کے علاوہ ہر ماہ واہ فیکٹری اور پشاور میں بھی باقاعدگی سے درس دیتے ہیں ان کی ہمت کو دیکھ کر دل میں اسلام کی خدمت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

ضلع کیمبل پور کی ہر دلعزیز شخصیت مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا قاری خلیل احمد صاحب مرکزی جامع مسجد کیمبل پور کے خطیب ہیں۔ آپ نے دوران تحریک تقریباً ہر جلسہ میں بنفس نفیس شرکت کی۔ آپ مجلس تحفظ ختم نبوت کیمبل پور کے امیر بھی ہیں۔ آپ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے بڑی خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور اب بھی تحریک کو چلا رہے ہیں۔ راقم الحروف یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ کیمبل پور میں تحریک ختم نبوت کی کامیابی کا سہرا ان ہی کے سر ہے۔ (اب سکھر میں

مجلس کے روح رواں ہیں)

ضلع کیمبل پور کے قابل فخر ادارے "انجمن اسلامیہ" کے نائب سیکرٹری اور مجلس تحفظ ختم نبوت کیمبل پور کے رضاکاروں کے سالار اعلیٰ مرزا عبدالعزیز صاحب نے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے دوران نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔

اگرچہ انھوں نے ۱۹۵۳ء کی تحریک کے دوران بھی جیل جانے کی سعادت حاصل کی تھی۔ لیکن اس دفعہ مجلس کے سٹیج سے انھوں نے ایسی تقاریر کیں کہ ان کی پاداش میں نہ صرف انھیں جیل جانا پڑا۔ بلکہ تین ماہ تک زبان بندی بھی برداشت کی ان ہی کے دم سے ضلع کیمبل پور کا مشہور یتیم خانہ بھی چل رہا ہے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کیمبل پور کے ناظم نشرواشاعت حضرت مولانا محمد رفیق صاحب نہایت مخلص اور مجلس کے پرجوش رفیق ہیں۔ ان کے جذبات کو دیکھ کر دینی جذبات میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔ آپ جامعہ اشاعت الاسلام کیمبل پور کے خطیب ہیں۔ آپ نے تحریک ختم نبوت کے دوران نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔

انجمن جانثاران حسینؓ کیمبل پور کے ذاکر اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کیمبل پور کی شوریٰ کے رکن سید حبیب الحسن شاہ نقوی نے بھی تحریک ختم نبوت کے دوران نہایت دلچسپی سے جلسوں اور دیگر سرگرمیوں میں حصہ لیا اور مسئلہ ختم نبوت اور تردید مرزائیت پر اہم تقاریر کیں۔ انھوں نے دوران تحریک اتحاد اسلامی کے لئے قابل فخر کام کیا۔

درج بالا علماء کرام کے علاوہ قاری محمد سلیمان صاحب مولانا حاجی غلام حسین صاحب تبسم' مولانا حافظ یعقوب صاحب' قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب' پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب' پرنسپل گورنمنٹ کالج کیمبل پور' پروفیسر عبداللطیف صاحب' مولانا عبدالرزاق صاحب' مولانا عبدالستار صدیقی مولانا محمد آفاق صاحب' شیخ محمود حسین صاحب صدیقی' اور صاحبزادہ نثار مصطفےٰ صاحب نے بھی تحریک کے دوران اپنا اپنا کردار ادا کیا ہے۔ راقم الحروف کو بھی بزرگ علماء کے ساتھ تقاریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

بحیثیت ناظم اعلیٰ زیادہ تر سٹیج سیکرٹری کی ذمہ داری ادا کی ہے۔ مرزائیوں کو

دعوت اسلام دینے کے سلسلے میں گورنمنٹ کالج کیمبل پور کے پرنسپل جناب محمد اسماعیل صاحب نے نہایت اہم کردار ادا کیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت تحریک کے دوران اخلاص سے حصہ لینے والے ہر فرد کو اس کی نیکی کا پورا پورا اجر دے۔ (آمین)

راولپنڈی اور شیخ القرآن

چنانچہ حالات کی سنگینی کے پیش نظر شیخ القرآن نے شہر کے مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام کا ایک ہنگامی اجلاس ۳۰ مئی ۱۹۷۴ء کو دارالعلوم تعلیم القرآن میں طلب کیا۔ جس میں طے پایا کہ سانحہ ربوہ کے خلاف ۳۱ مئی کو تمام مساجد میں جمعہ کے اجتماعات میں صدائے احتجاج بلند کی جائے اور اس واقعہ کے خلاف غم و غصہ کے اظہار کے لئے نماز جمعہ کے بعد جلوس نکالا جائے۔ جس کی ترکیب اس طرح ہو کہ تمام بڑی مساجد سے لوگ جلوس کی صورت میں راجہ بازار پہنچیں اور پھر ایک بڑے جلوس کی شکل میں حسب پرگرام روانہ ہو جائیں

چنانچہ ساڑھے تین بجے دارالعلوم تعلیم القرآن سے شیخ القرآن کی قیادت میں جلوس برآمد ہوا۔ ایک جلوس جامعہ فرقانیہ کوہاٹی بازار سے برآمد ہوا۔ جس کی قیادت مولانا عبدالحکیم کر رہے تھے۔ جبکہ مرکزی جامع مسجد سے برآمد ہونے والے جلوس کی قیادت طالب علم لیڈر شیخ رشید احمد اور مولانا فیض علی فیضی کر رہے تھے اس طرح دوسری مساجد سے بھی جلوس نکل کر راجہ بازار میں بڑے جلوس کے ساتھ شامل ہو گئے۔ جلوس مختلف بازاروں سے گزرتا ہوا لیاقت باغ کے وسیع میدان میں پہنچ کر عظیم الشان جلسہ کی صورت اختیار کر گیا جس سے ہر مکتب فکر کے علماء نے خطاب کیا۔

چودہ جون کو مجلس عمل کی اپیل پر ملک میں درہ خیبر سے کراچی اور کوئٹہ سے لاہور تک ایسی مکمل ہڑتال ہوئی س کی نظیر پاکستان کی تاریخ میں نہیں ملتی اور نماز جمعہ کے بعد ہر شہر کی بڑی بڑی مساجد میں جلسے بھی ہوئے۔ دارالعلوم تعلیم القرآن میں نماز جمعہ کے بعد بہت بڑا اجتماع ہوا۔ جس میں شہر کے تمام مسالک کے علماء اور طالب علم

لیڈروں نے خطاب کیا۔ اگرچہ جلسہ دارالعلوم کی مسجد کے اندر تھا۔ لیکن ہجوم اس قدر زیادہ تھا کہ راجہ بازار میں بھی تل دھرنے کی جگہ نہیں ملتی تھی۔ دارالعلوم کے باہر راجہ بازار اور گرد و نواح کی عمارتوں کی تین منزلہ چھتوں پر پولیس پوزیشن لئے تیار کھڑی تھی۔ گویا کہ ان کی جنگ مرزائیوں سے نہیں مسلمانوں سے ہے۔ انتظامیہ جلتی پر تیل ڈالنے کی مذموم کوشش میں مصروف رہی۔ مجمع کو مشتعل کرنے کے لئے بار بار لاٹھی چارج کرتی رہی۔ لیکن شیخ القرآن اور دیگر علماء کرام کے مدبرانہ اور دانشمندانہ رہنمائی سے عوام نے جذبات قابو میں رکھے۔ شیخ القرآن نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا "ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت مرزائیوں کے متعلق نرم گوشہ رکھتی ہے۔ لیکن اسے یاد رکھنا چاہے کہ اگر پیپلز پارٹی نے اسمبلی میں اکثریت کے بل بوتے پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی مخالفت کی اور انہیں مسلمان قرار دینے کا فیصلہ کیا۔ تو ہم ان کے ایسے فیصلہ کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیں گے۔ اب وقت آگیا ہے کہ مسلمانوں کے اس دیرینہ مطالبہ کو پورا کیا جائے۔ ورنہ اس راہ میں حائل ہونے والی "چٹان" کو ہم پاش پاش کر دیں گے اور اعلان کیا کہ احتجاج موثر طریقہ سے جاری رکھتے ہوئے تیس جون تک شہر کی ہر بڑی مسجد میں جلسے منعقد ہوتے رہیں گے"۔

چنانچہ شیخ نے بڑی مستعدی اور جوش ولولہ کے ساتھ دیگر علماء کی ہم رکابی میں تمام جلسوں میں شرکت کی اور اور اپنے پہلے سے طے شدہ تبلیغی پروگرام منسوخ کر دیئے۔

سولہ جون ۱۹۷۴ء کو فیصل آباد میں مجلس عمل کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے مندوبین نے اتفاق رائے سے علامہ سید محمد یوسف بنوری کو مجلس عمل کی صدارت کا منصب تفویض کیا گیا۔ شیخ القرآن کو گرفتار کر لیا گیا۔ جبکہ اس سے قبل پولیس نے علماء کے گھروں میں آدھی رات کو گھس کر راولپنڈی کے چودہ علماء اور بہت سے طالب علم لیڈر گرفتار کر لئے تھے۔ ان کے ساتھ جیل میں توہین آمیز سلوک روا رکھا گیا اور انہیں اخلاقی مجرموں کی طرح پابند سلاسل کر دیا گیا۔ جس کے باعث علما نے احتجاجاً کھانے کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔ لیکن عوام کے زبردست رد عمل

اور احتجاج سے مرعوب ہو کر وزیراعلیٰ پنجاب حنیف رامے کی ہدایت پر ۱۷ جون کو شیخ القرآن سمیت دیگر چودہ علماء کرام کو رہا کر دیا گیا۔ اٹھارہ جون شیخ القرآن نے رہائی کے بعد دارالعلوم تعلیم القرآن میں پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔

۲۸ جون مرکزی جامع مسجد اسلام آباد میں مجلس عمل کا احتجاجی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں امیر مجلس عمل علامہ سید محمد یوسف بنوری' شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان' مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری' علامہ تاج محمود وغیرہ نے خطاب کیا۔

۲۹ جون دارالعلوم تعلیم القرآن میں مجلس عمل کی میٹنگ میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت پر زور دیا گیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا بل منظور ہونے تک قومی اسمبلی کا اجلاس ملتوی نہ کیا جائے' اسی روز نماز عشاء کے بعد دارالعلوم تعلیم القرآن میں جلسہ بھی منعقد ہوا۔ جس میں علامہ بنوری' مفتی محمود' شیخ القرآن علامہ مظفر علی شمسی' ثناء اللہ بھٹہ اور دیگر علماء نے خطاب کیا اور سندھ اور پنجاب اسمبلی میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کرنے کی اجازت نہ دینے پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا۔

تیس جون دارالعلوم تعلیم القرآن میں مجلس عمل کا اجلاس زیر صدارت علامہ محمد یوسف بنوری منعقد ہوا۔ جس میں تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کے سربراہوں نے شرکت کی اور حکومت سے مطالبہ کیا "کہ قادیانیوں کی عسکری و نیم عسکری تنظیموں کو غیر قانونی قرار دیا جائے ار ان کے تمام فنڈز منجمند کئے جائیں"

اکیس جولائی دارالعلوم القرآن میں مجلس عمل کے اجلاس میں عوام کو صبروتحمل کے ساتھ مطالبات منظور ہونے تک تحریک جاری رکھنے اور مرزائیوں کے ساتھ سوشل بائیکاٹ قائم رکھنے کی اپیل کی گئی۔ اسی روز شیخ القرآن نے ایک اخباری بیان کے ذریعہ سوشل بائیکاٹ کے متعلق مجلس عمل کے فیصلہ پر عمل پیرا ہونے کی عوام کو تاکید مزید کی۔

چودہ اگست دارالعلوم تعلیم القرآن میں مجلس عمل کا اجلاس ہوا۔ جس میں علماء کرام اور طلباء کی گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے اسے حکومت کی شرانگیز کاروائی قرار دیا۔

دارالحکومت میں تاریخی جلوس

مجلس عمل کے ایک اجلاس میں طے پایا کہ راولپنڈی واسلام آباد کے تمام خطباء آمدہ جمعہ کے بعد مرکزی جامع مسجد اسلام اباد میں جمع ہوں اور جلوس کی شکل میں گورنمنٹ ہاسٹل سے گزرتے ہوئے قومی اسمبلی ہال پہنچ کر وزیراعظم بھٹو کو ایک یاداشت پیش کریں۔ حسب پروگرام نماز جمعہ کے بعد بہت بڑی تعداد میں علماء کرام مرکزی جامع مسجد اسلام آباد پہنچ گئے۔ جہاں عظیم الشان جلسہ کرنے کے بعد ہزاروں کی تعداد میں علماء' وکلا' سیاسی لیڈر' طالب علم اور عوام کا جلوس شیخ القرآن کی قیادت میں روانہ ہوا گرمی کی شدت کے باعث پسینہ میں شرابور' عارضہ قلب میں مبتلا' ستر سالہ پیر جواں' عشق نبوی سے چور شیخ القرآن خراماں خراماں ہاسٹل کی طرف رواں دواں ہیں۔ مرزائیوں کی اشتعال انگیز کاروائیوں اور حکومت کی سرد لہری کے خلاف جلوس کے شرکاء زبردست غم وغصہ کا اظہار کر رہے تھے۔

گورنمنٹ ہاسٹل کو جانے والی سڑک پولیس نے بلاک کر رکھی تھی۔ مسلح پولیس کی بہت بڑی تعداد دیکھ کر جلوس کے شرکاء مشتعل ہو گئے اور پولیس کا گھیرا توڑ کر برابر آگے بڑھتے گئے۔ ہاسٹل کے پاس پولیس نے پھر ناکہ بندی کر رکھی تھی۔ اتنے میں مفتی محمود اور دورے معزز اراکین اسمبلی تشریف لے آئے ار مفتی صاحب نے جلوس سے خطاب کرتے ہوئے ان کی جدوجہد کو سراہا اور انہیں یقین دلایا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے تک ہم بھی تمہارے شانہ بشانہ شریک کار رہیں گے' جلوس کے شرکاء اسمبلی ہال تک جانے پر مصر تھے' مفتی صاحب کا بیان ختم ہوتے ہی جلوس نے پیش قدمی شروع کر دی۔ اسمبلی ہال کے قریب پہنچنے پر پولیس نے زبردست لاٹھی چارج کیا اور نہتے مظاہرین پر گولیاں برسائیں' مظاہرین نے پتھراؤ شروع کر دیا اور کئی گھنٹے یہ سلسلہ جاری رہا۔

جلوس کے قائدین نے ایک مرتبہ پھر ہاسٹل کے باہر جلوس کو منظم کیا اور پولیس افسران سے گفت وشنید ہونے لگی کہ ہم پر امن طور پر اسمبلی ہال پہنچ کر یاداشت پیش کر کے منتشر ہو جائیں گے۔ اسی اثنا میں ایک ایس ایچ او نے ایسی

شاطرانہ چال چلی کہ سب اس کے دام فریب میں آ گئے۔ اس نے ہاسٹل کی دیوار پر کھڑے ہو کر خطبہ مسنونہ کے بعد **ماکان محمد ابا احد من رجالکم الخوہ** پڑھی اور ختم نبوت کے موضوع پر دھواں دھار تقریر شروع کر دی۔ لوگ پوری یکجہتی اور انہماک سے تقریر سن رہے اور محظوظ ہو رہے تھے کہ ایس ایچ او نے پولیس کو کاروائی کرنے کا اشارہ کر دیا۔ پھر پولیس نے جس بربریت اور درندگی کا مظاہر کیا وہ انتہائی قابل مذمت اور باعث صد نفرین تھا۔ انتہائی بے رحمی سے لاٹھیاں برسائیں اور ایسی زہریلی آنسو گیس کے گولے پھینکے کہ خدا کی پناہ۔ بہت سے علماء' وکلا اور طلباء شدید زخمی ہوئے' اشک ریز گیس سے ہاسٹل میں مقیم ممبران اسمبلی اور ان کے اہل خانہ بھی بری طرح متاثر ہوئے۔ گیس اس قدر مہلک تھی کہ بہت سے لوگوں کو خون کی قے ہونے لگی۔ بہت سے علماء اور طلباء کو گرفتار کر لیا گیا' جن میں شیخ القرآن کے صاحبزادے مولانا حسین علی بھی شامل تھے اور زخمی ہونے والوں میں شیخ کے بڑے صاحبزادے مولانا احسان الحق بھی شریک تھے۔

لیکن شیخ القرآن نے جس بےمثال صبرو تحمل کا مظاہر کیا وہ انتہائی قابل رشک اور عبرت انگیز تھا۔ شدید علالت کے باوجود سکون و طمانیت اور پامردی کے ساتھ پیش آمدہ مظالم کا مقابلہ کیا۔ گیس کی شدت سے سانس لینا دشوار ہو گیا دیر تک سکتہ طاری رہا لیکن معنی خیز خاموشی کے ساتھ سب کچھ برداشت کر گئے۔ بالاخر غروب آفتاب کے بعد لوگ گھروں کو واپس لوٹ گئے اور شام کو اسیران ختم نبوت رہا کر دیے گئے۔

۲۳ اگست ۱۹۷۴ کو راولپنڈی کے تمام مکاتب فکر کا مشترکہ جلوس نماز جمعہ کے بعد نکالنے کا فیصلہ کیا گیا۔ لیکن حکومت نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کرنے کے علاوہ رعب اور دھونس کے ذریعہ حضرت شیخ اور مجلس عمل کے دوسرے عہدہ داروں کو جلوس نکالنے سے روکنے کی بھرپور کوشش کی۔ اس موقعہ خطبہ جمعہ میں حضرت شیخ نے زبردست تقریر کی تھی۔

اسیران ختم نبوت کا لاٹھیوں اور شیلنگ سے استقبال

علماء کرام کی طرح بہت سے طلباء اور ان کے لیڈروں کے ساتھ بھی جیل

حکومت نے حیا سوز سلوک روا رکھا۔ طلبہ کو پیٹا گیا اور انہیں اذیت ناک سزائیں دی گئیں۔ آخرکار ۲۶ اگست ۱۹۷۴ء کو بیس طالب علم لیڈروں کو میانوالی جیل سے رہا کر دیا گیا۔ جب یہ خوش آئندہ خبر شیخ القرآن کو معلوم ہوئی تو موصوف نے شمع رسالت کے پروانوں اور اسیران ختم نبوت کا ریلوے اسٹیشن راولپنڈی پر استقبال کرنے اور ٹھنڈے مشروبات سے ان کی ضیافت کا پروگرام بنایا۔ اگرچہ طلباء کی تعداد صرف بیس تھی لیکن حضرت شیخ نے کم از کم ایک سو آدمیوں کو مشروبات پلانے کے خدمت پر احقر کو مامور فرمایا' احقر نے مدینہ مارکیٹ کے چوکیدار ولایت کو ساتھ لیا اور گاڑی آنے سے پہلے اسٹیشن پر جاکر انتظام کر لیا۔

تھوڑی دیر بعد حضرت شیخ کی قیادت میں سینکڑوں علماء اور کثیر تعداد میں دینی مدارس' اسکولوں اور کالجوں کے طلباء کا جلوس ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گیا۔

پلیٹ فارم اور باہر کے حصہ میں لوگ کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے۔ ادھر پولیس کی مسلح بھاری جمعیت بھی طلباء کا "استقبال کرنے کے لئے دیر سے چشم براہ تھی۔

ساڑھے بارہ بجے دن گاڑی پہنچنے پر علماء اور طلباء نے رہا ہونے والے طالب علم لیڈروں کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ استقبالی طلباء کی خواہش تھی کہ جلوس کی شکل میں اپنے ساتھی طلباء کو دارالعلوم القرآن لے جایا جائے' جیل کی جاں گداز صعوبتوں سے رہائی پانے والے طلباء ابھی پانی کا گھونٹ بھی نہ پینے پائے تھے کہ پولیس نے بڑی سنگدلی کے ساتھ لاٹھیاں برسانہ شروع کردی اور اشک آور گیس پھینکنے لگی۔ جس سے علامہ و طلباء اور سٹیشن پر موجود مسافر بری طرح متاثر ہوئے' اور بیس طلباء کو گرفتار کر لیا گیا۔

اس افراتفری اور بھگدڑ میں شیخ القرآن پولیس کے ظلم و تشدد اور بربریت کے خلاف سراپا احتجاج بنے پلیٹ فارم پر تنہا کھڑے تھے۔ اشک آور گیس سے آنکھوں میں سوزش اور آنسو رواں تھے احقر یہ کیفیت دیکھ کر فوراً کپڑا پانی سے بھگو کر لایا۔ آنکھوں پر پھیرنے سے شیخ کو راحت پہنچی اور چند لمحوں کے لئے ایک طرف بٹھایا۔ پھر طلباء کو اکٹھا کرنے کا حکم دیا۔ تھوڑی سی دیر میں تمام طلباء جمع ہوگئے' شیخ انہیں ہمراہ لے کر سٹیشن سے باہر آئے۔ یہ دیکھ کر ان کی حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ جو

دیگنیں' ٹیکسیاں اور کاریں طلباء کو لے جانے کے لئے پارک کی تھیں۔ پولیس نے سب غائب کردیں۔ جس کی وجہ سے پیدل دارالعلوم تعلیم القرآن کو روانہ ہونا پڑا۔

دارالعلوم پہنچ کر پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے شیخ القرآن نے طلباء کی تحریک ختم نبوت کے لئے جدوجہد اور قربانیوں پر انہیں مبارک باد پیش کی اور ان کے عزم و حوصلہ کو سراہا اور انہیں اپنے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی اور پولیس کی مبینہ زیادتیوں اور ظلم و تشدد کی پر زور مذمت کی۔

جن دنوں تحریک پورے عروج پر تھی اور جوش و خروش کے ساتھ منزل مراد کی طرف رواں دواں تھی۔ تو وزیراعظم بھٹو نے شیخ القرآن سے ایک ملاقات کے دوران درشت لہجہ میں کہا تھا۔

"مولانا آپ کا یہ دارالعلوم ہے یا تحریکوں کا ہیڈ کوارٹر"

شیخ نے برجستہ جواب دیا۔ وزیر اعظم صاحب مدرسہ کا نام ہے دارالعلوم تعلیم القرآن اور قرآن کی تعلیم یہ ہے۔ **ماکان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول الل ہ و خاتم النبین"**

وزیراعظم کے دو بدو ایک مرد قلندر کا اس بے باکی کے ساتھ اظہار حق کرنا' اسے کب گوارہ ہوسکتا تھا۔ پہلے ہی سے شیخ کی سرفروشانہ سرگرمیوں اور حکومت اور قادیانیوں کے خلاف موثر کاروائیوں نے اس کی زندگی اجیرن کر رکھی تھی۔ گلشن رسالت میں چہکتی ہوئی اس خوش نوا "عندلیب" کو راستہ سے ہٹانے کی سازشیں ہونے لگیں اور بالآخر خفیہ ایک اہم اجلاس میں شیخ القرآن کے قتل کا قطعی فیصلہ کرلیا گیا۔

جس طرح فرعون کے محلات میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا فیصلہ ہوتے ہی اندر ہی کے ایک مرد مومن نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خفیہ راز سے آگاہ کر دیا تھا۔ اسی طرح نشہ اقتدار میں بدمست وزیراعظم کے انتہائی رازادی کے ساتھ ایک مرد حق آگاہ کے قتل کے فیصلہ کو افشا کرنے کے لئے قدرت نے سی۔ آئی اے کے ایک اعلیٰ افسر کو "فرشتہ رحمت" بنا کر بھیج دیا۔ جس نے آدھی رات کے وقت شیخ کے ایک قابل اعتماد شاگرد کو ویرانے میں لے جا کر آگاہ کر دیا اور تاکید کی

اسی وقت شیخ کسی محفوظ مقام پر منتقل ہو جائیں چنانچہ حفظ ماتقدم کے طور پر احتیاطی تدابیر بنائی گئی اور اللہ کریم نے حکومت کے شر سے محفوظ فرمایا۔

قومی اسمبلی میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مرحلہ آخری مراحل میں داخل ہو چکا تھا۔ لیکن وزیر اعظم کا کردار مشکوک نظر آتا تھا۔ پولیس اور انٹیلیجنس کو چوکنا کر دیا گیا اور بڑے شہروں میں فوج بلالی گئی۔ جبکہ سات کروڑ مسلمان قادیانیوں کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن چکے تھے۔ اس سے ٹکرانا بھی آسان نہ تھا۔ ادھر مجلس عمل نے الٹی میٹم دے دیا کہ اگر سات ستمبر تک مسلمانوں کے مطالبات پورے نہ ہوئے تو آٹھ ستمبر کا سورج تحریک کا علم لئے طلوع ہوگا۔

ستمبر کی ابتدا ہی سے مجلس عمل کے مرکزی قائدین' دیگر علماکرام اور سیاسی لیڈروں نے دارالعلوم تعلیم القرآن میں مستقل قیام اختیار کر لیا تھا رات دن میٹنگیں' مشورے اور جلسے جاری رہے اور آخری جلسہ سات ستمبر کو دارالعلوم ہی میں رکھا گیا۔ جس میں مطالبات منظور نہ ہونے کی صورت میں کسی انتہائی اقدام کا اعلان متوقع تھا۔ لیکن آخرکار شہیدوں کا خون رنگ لایا۔ علماء کرام اور عوام کی بے پناہ قربانیاں بار آور ثابت ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے دیرینہ مطالبہ کو پورا کر دیا۔

اگرچہ اس موقع پر شیخ القرآن موجود نہیں تھے۔ لیکن ان کی مخلصانہ جدوجہد اور کوشش کامیابی سے ہمکنار ہونے پر ہر آدمی بزبان حال انہیں ہدیہ تبریک پیش کر رہا تھا۔

تحریک ختم نبوت ۷۴ء میں ہری پور کا کردار

۱۔ تحریک جب شروع ہوئی تو ہری پور میں بھی تحریک نے زور پکڑا۔ تحریک کے دورانیہ میں عوام کا جوش و خروش قابل دید تھا۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ہری پور کے زیر اہتمام چمن پارک میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس تحریک ختم نبوت کے ممتاز رہنما حکیم عبدالسلام ہزاروی کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں شمع ختم نبوت کے پروانوں نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی۔ جلسہ گاہ کو خوبصورت بینروں سے سجایا گیا تھا۔

اس عظیم الشان کانفرنس سے مقامی حضرات علماء کرام کے علاوہ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی مرحوم' مولانا محمد اجمل خان لاہوری' مولانا محمد انور شاہ (بریلوی) مولانا عبدالحئی عابد اور مولانا سید عبدالمجید ندیم نے خطاب فرمایا۔

۲۔ اس عظیم الشان کانفرنس کے چند روز بعد مرکزی جامع مسجد ہری پور میں ایک فقید المثال جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ ساری مسجد مسلمانان ہری پور سے کھچا کچھ بھری ہوئی تھی اور کہیں تل دھرنے کی جگہ نہ تھی۔ اس جلسہ سے تحریک ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری مرحوم اور مولانا محمد ایوب الہاشمی نے خطاب فرمایا اور رات گئے یہ جلسہ حکیم عبدالسلام مرحوم کی پرسوز دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

۳۔ تحریک ختم نبوت کے دورانیہ میں روزانہ ترتیب وار شہراور گرد و نواح کی مساجد میں احتجاجی جلسے منعقد کیے گئے اور جلسوں کے بعد ہر مسجد سے احتجاجی جلوس نکالے گئے۔

ان احتجاجی پروگراموں سے حضرت مولانا حکیم عبدالسلام ہزاروی' مولانا سید عبدالمجید ندیم' مولانا سعید الرحمٰن (شیر گڑھ)' شیخ الحدیث مولانا خلیل الرحمٰنؒ' مولانا قاضی شمس الدین مرحوم' مولانا عبدالقیومؒ' مولانا احمد اللہ (اہل حدیث)' مولانا قاضی ضیاء الدین اور راقم الحروف نے خطاب کیا۔ تحریک کے دورانیہ میں حالات پرامن رہے اور کہیں بھی کوئی جانی و مالی نقصان نہیں ہوا۔ (مولانا حکیم عبدالرشید صاحب)

اسلام آباد

(مولانا محمد عبداللہ) واقعہ ربوہ اسٹیشن کے بعد تحریک جب پورے ملک میں چلنے لگی تو اسلام آباد میں بھی بلا اختلاف باری باری مساجد میں جلسے روزانہ شروع ہوگئے۔ آج میری مسجد میں جلسہ تو کل کسی بریلوی کی مسجد میں جلسہ۔ پھر کبھی مسجد اہل حدیث میں جلسہ۔۔۔۔۔۔ اس طرح ہم نے اس مسئلہ کو خوب چلایا۔ اکابرین بھی پنڈی' اسلام آباد میں آکر ٹھہرے رہے۔ کیونکہ اسمبلی میں بحث جاری تھی۔ دلائل' تیاری و پالیسی و حکمت عملی سب اکابرین نے طے کرنا تھیں۔ ایک بڑا جلسہ جس میں

علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ امیر مجلس نے تقریر کی۔ وہ میری مسجد میں ہوا (الحمدللہ)

ہم اوقاف کے خطباء نے سب سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا (الحمدللہ) میں نے کل پانچ دفعہ جیل کاٹی۔۔۔ پہلی دفعہ جیل میں حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمتہ اللہ علیہ اور پنڈی کے شیخ رشید و دیگر زعماء ہم سب اکٹھے رہے۔ بعض عجیب واقعات بھی پیش آئے جس میں سے چند ایک درج ہیں۔

ایک دفعہ ہم جیل میں تھے۔ پیچھے حکومت نے ہماری ملازمتیں ختم کر دیں۔ لوگوں نے چندہ کر کے تمام خطباء کے گھر معاونت کے لیے کچھ رقوم دیں۔ میری اہلیہ نے رقم لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ مولانا صاحب جب تک جیل میں ہیں، ہم جس طرح بھی ہوگا گزارہ کر لیں گے۔ جذبہ اور شوق کی وجہ سے تنگی پر گزر کو ترجیح دی۔ (الحمدللہ)

ایک واقعہ بہت عجیب ہوا۔ یہ کہ جیل میں برطرفی ملازمت کے پروانے ہم کو دے دیے گئے۔ مگر ہماری جگہ باوجود کوشش کے کسی اور خطیب کو مقرر نہ کر سکے۔ (بوجہ برکت تحریک) اور جیل سے میں جب واپس آیا تو جمعہ پڑھا کر دعا سے پہلے لوگوں سے ایک سوال پوچھا۔۔۔۔ کہ سرکاری افسر چھوٹا یا بڑا کوئی ملازم اگر برطرف کر دیا جائے تو کیا وہ چند لمحے کے لیے پہلے والے فرائض سرانجام دے سکتا ہے؟ کیا ڈیوٹی کر سکتا ہے؟ سب مل کر مجھے جواب دیں۔ سب نے باآواز بلند جواب دیا کہ برطرفی کے بعد فرض منصبی یا ڈیوٹی قطعاً نہیں کر سکتا۔ میرا دوسرا سوال۔۔۔۔ میں برطرف خطیب نے جو جمعہ پڑھایا۔۔۔ یہ ٹھیک ہے یا دوبارہ پڑھو گے؟ سب نے مل کر جواب دیا کہ نماز ٹھیک ہے۔ پھر میں نے کہا۔۔۔۔ وزیراعظم ذوالفقار صاحب اور وزیر مذہبی امور مولانا کوثر نیازی صاحب سن لو۔۔۔۔ اچھی طرح سن لو۔ تمہاری برطرفی بیکار ہے۔ میں فی سبیل اللہ بھی یہاں کام کروں گا۔ تمہارا یہ حکم واپس پڑا ہے۔ (کاغذ آرڈر کا پھینک) کر یہ کہا۔۔۔۔ ایک ہفتہ بعد حکومت نے اپنا یہ حکم خود ہی واپس لے لیا۔۔۔۔ پنڈی کے علاوہ جہلم۔۔۔۔ فیصل آباد کی جیلیں میں نے کاٹیں۔ جہلم جیل میں جگہ کی قلت تھی۔ اس لیے پھانسی کوٹھی میں چار چار افراد کو رکھا گیا۔ رات کو

ہم اس میں اس طرح رہتے تھے کہ کھانا' نمازیں اور پیشاب بھی آپس میں پردہ کر کے کرتے تھے۔ دن کو باہر بیت الخلا میں جانے کا موقعہ ملتا تھا اور بس۔ فیصل آباد سنٹرل جیل میں ہم دس افراد تھے۔ سوائے دو ایک کے باقی سب دیوبندی تھے۔ یہ دو ساتھی بریلوی تھے۔ یہ حضرات تفریح طبع کے لیے قوالی کی مجلس لگاتے۔ گھڑا بجا بجا کر قوالی کرتے تھے۔ بریلوی مولوی بشیر صاحب کو بیچ میں بٹھا دیتے۔ آخری مصرعہ پڑھتے۔ بزرگوں کی صحبت بڑی بات ہے۔ بھئی بڑی بات ہے' بڑی بات ہے۔ آخری بار میری گرفتاری ستمبر کی پہلی دو تین تاریخ کو ہوئی۔ ادھر سات ستمبر کو مسئلہ حل ہوگیا۔ مگر مجھے اس کے بعد کافی دن جیل میں رکھا گیا تھا۔ حتیٰ کہ اس سال تراویح میں قرآن بھی نہ سنا سکا تھا۔ اس دفعہ پنڈی جیل میں علماء سے اکیلا مجھے رکھا گیا تھا اور ایک بہت ہی دلچسپ اور مضحکہ خیز بات بھی پیش آئی---- وہ یہ کہ ڈپٹی کمشنر راولپنڈی نے آخری مرتبہ جیل میں دو صفحات پر مشتمل حکم وجوہ نظر بندی تا حکم ثانی کے لکھ کر بھیجے۔ اس میں میری مختلف مساجد میں مختلف تقاریر کے چند ایک اقتباسات درج تھے۔ جب پڑھا تو حیرت کی انتہا نہ رہی---- کہ بعض تقریریں تو واقعی میری تھیں۔ مگر نصف سے زیادہ تقاریر کا مجھے علم ہی نہیں---- بلکہ جن جن تاریخوں کے جلسوں کا ذکر اور پھر میری تقریر کے اقتباسات جو تحریر تھے' ان تمام تاریخوں میں میں پنڈی' جہلم' فیصل آباد میں اسی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کے حکم سے جیلوں میں موجود تھا۔ میں جیلوں سے رات کو کیسے آ کر اسلام آباد تقریر کر کے چلا جاتا تھا۔ یہ گتھی بہت زمانہ بعد حل ہوئی کہ خفیہ رپورٹر جلسوں میں جانے کے بجائے گھر بیٹھ کر رپورٹیں مرتب کرتا تھا---- صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر کے دفتر والوں نے پوری فائل مذکورہ رپورٹوں پر تیار کی---- مگر دوسری فائل جس میں میری نظربندی تا حکم ثانی---- پھر جیلوں میں منتقلی کی فائل۔ بیچاری کہیں کسی کونے میں سوگئی۔ اس کی لمبی نیند کی وجہ سے صاحب بہادر نے اس طرف دھیان نہ کیا اور یوں مضحکہ خیز تحریر اپنے دستخط سے مجھے جیل بھجوا دی۔ اور اس طرح بارہا احکامات صاحب بہادروں کی دفاتر سے جاری ہوتے رہتے ہیں اور خود مجھے بھی کئی دفعہ ملے ہیں۔ یہ ایک لمبی کہانی اور داستان ہے۔ (مولانا محمد عبداللہ صاحب)

مولانا محمد ابراہیم مسجد انار کلی کے چند واقعات

جون ۱۹۷۴ء میں تحریک ختم نبوت کے دوران مجلس عمل کے زیر اہتمام مسجد وزیر خان لاہور میں ختم نبوت کے موضوع پر جلسہ تھا۔ جلسے سے پہلے ہی تمام مکاتیب فکر کے علماء کو مسجد کے باہر ہی گرفتار کر لیا گیا۔ مولانا ابراہیم صاحب نے اس میں خود بھی نعرے لگائے اور مسجد میں انتہائی دلیری اور جرات مندی کا ثبوت دیتے ہوئے مرزا غلام احمد کے خلاف تقریر کی۔ حالانکہ آپ کے سامنے ہی علماء کی گرفتاری جاری تھی لیکن آپ بالکل گھبرائے نہیں اور تقریر جاری رکھی۔

ایسے ہی جامع مسجد نیلا گنبد میں بھی تحریک ختم نبوت کا جلسہ تھا۔ مولانا نے وہاں بھی تقریر کی اور جلسے کے اختتام پر طلباء اور دیگر لوگوں نے نعرے لگائے جن میں رشید مرتضٰی ایڈووکیٹ (ہائی کورٹ) اور جمعیت طلباء اسلام کے کارکن بھی شامل تھے۔ پولیس نے ان لوگوں کو پکڑ لیا تو مولانا نے کہا کہ ان کو چھوڑ دو۔ کیونکہ جو جرم ان لڑکوں کا ہے، وہی میرا بھی ہے۔ اس پر مولانا نے بھی نعرے لگائے اور پولیس نے لڑکوں کے ساتھ مولانا کو بھی گرفتار کر لیا۔

نوٹ: نیلے گنبد کی مسجد میں ہونے والا جلسہ کے سٹیج سیکرٹری کے فرائض بھی حضرت مولانا محمد ابراہیم نے سرانجام دیے۔ اس جلسے کی صدارت حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمائی۔ مقررین میں حضرت مولانا اجمل خان علامہ محمود احمد رضوی و دیگر قائدین مجلس عمل ختم نبوت ہزاروں کا اجتماع مسجد میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ اندر باہر آدم ہی آدم۔ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آ رہا تھا۔ ختم نبوت کے پروانوں کے جذبات قابل رشک اور دیدنی تھے۔

تحریک کے دوران میں پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے علماء کا اجلاس بلایا۔ جمعہ کا دن تھا۔ غالباً صبح نو بجے کا وقت تھا۔ پنجاب کے وزیراعلیٰ حنیف رامے تھے۔ علماء کرام کو مخاطب ہوتے ہوئے یہ کہا کہ میں نے آپ اکابر علماء کو اس لیے تکلیف دی ہے کہ تاکہ آپ ہمیں بہتر سے بہتر راستہ بتائیں۔ اس دوران بلا خوف و خطر پروانہ ختم نبوت مولانا ابراہیم فوراً کھڑے ہوئے کہ پہلے ہمیں یہ جواب دیجئے کہ آپ کی بغل میں بیٹھے

ہوئے آپ کے مشیر جن کے مرزائی ہونے میں کوئی شک نہیں' پہلے اس بات کا جواب دیں' پھر کوئی بات سنیں گے۔ اس موقع پر سرکار کی طرف سے ایک مشہور شخصیت' حکومت کی طرف سے صفائی پیش کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔

مولانا ابراہیم نے فوراً فرمایا کہ آپ مداخلت مت کریں۔ راے صاحب اپنی صفائی خود پیش کریں۔ آپ کو وکیل بننے کی ضرورت نہیں۔ اس پر وہ شخصیت برہم ہوئے اور حضرت مولانا ابراہیم سے الجھنے کی کوشش کی۔ اس پر علامہ احسان الٰہی ظہیر مرحوم' علامہ اختر کاشمیری اور دیگر حضرات نے مولانا ابراہیم کی پرزور تائید کرتے ہوئے راے کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔ بعد میں بہت سے علماء نے اپنی اپنی آراء کا اظہار کیا۔ تحریک میں جن مساجد کا مرکزی کردار رہا۔ جلسے جلوس اور مظاہرے جاری رہے۔

۱- جامع مسجد مولانا احمد علی شیرانوالہ گیٹ۔

۲- مسجد وزیر خان ۳- مسلم مسجد انار کلی۔

۴- نمی مسجد انار کلی ۵- مرکزی جامع مسجد انارکلی المعروف تلوار والی

۶- جامع مسجد نیلا گنبد ۷- جامع مسجد شہداء شارع قائداعظم

۸- جامع مسجد نور نسبت روڈ ۹- جامع مسجد رحمانیہ قلعہ گجر سنگھ۔

۱۰- جامع مسجد آسٹریلیا سٹیشن۔ ان کے علاوہ لاہور کی ہر گلی اور کوچے میں ہر بوڑھے' جوان' ہر ماں بہن اور بیٹی نے تحریک میں حصہ لے کر اپنے عقیدے اور اپنے ایمان اور ختم نبوت سے تعلق کا ثبوت دیا۔

ایک اہم واقعہ

حضرت کو اللہ نے لمبی عمر عطا فرمائی اور عمر کے لحاظ سے تمام بزرگوں میں بڑے محسوس ہوئے۔ اس کے باوجود مولانا عبیداللہ انور اور حضرت لاہوری کے سامنے دو زانوں ہو کر بیٹھتے اور اپنے آپ کو کبھی بڑا نہ سمجھتے۔ ہر کسی سے کہتے کہ میں تو آپ کا ادنیٰ خادم ہوں۔ جلوس سے پہلے متعلقہ پولیس آفیسر کو بتایا کہ یہ چند مرزائی ہیں' جنہیں گورنمنٹ کی طرف سے تحفظ ملا ہوا ہے۔ مولانا نے کہا کہ تم ہمارے

راستے سے ہٹ جاؤ۔ انارکلی بند ہونا شروع ہو گئی اور مولانا ابراہیم دہلی مسلم ہوٹل کی طرف چلے اور وہاں رک کر ایک تقریر کی اور کہا کہ میں جانتا ہوں کہ پولیس مجھے گرفتار کرنا چاہتی ہے۔ مختلف دکانداروں کی طرف نشاندہی کرتے جاتے کہ یہ مرزائی ہے۔ نیلے گنبد پہنچ کر مولانا ابراہیم اور ان کے چھ سات آدمیوں کو پولیس افسر نے پکڑ لیا اور حضرت کی آنکھوں پر پٹی باندھی اور جیپ میں بٹھا کر لے گئے۔ نہ جانے کہاں لے جا رہے تھے۔ ایسا ضرور محسوس ہوا کہ دریا پر سے گزر ہوا ہو۔ اس کے بعد بہت دور جا کر رات کو ہمیں جیپ سے نیچے اتار دیا۔ اندھیری رات تھی۔ میلوں تک کچھ دکھائی نہ دیتا تھا۔ بہت تکالیف اٹھانے کے بعد سب لوگ لاہور پہنچے۔

از مولوی عبدالستار گتے والے۔
گپت روڈ' انارکلی

اوباڑہ و ضلع سکھر

(۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران راقم الحروف مدرسہ عربیہ دارالفیوض حمادیہ کراچی روڈ شہر اوباڑہ ضلع سکھر میں درس و تدریس اور مدرسہ کے اہتمام کے فرائض انجام دے رہا تھا۔ ۳ جون کو مدرسہ مذکور میں تحریک میں شامل تمام جماعتوں کا اجلاس بلایا۔ تمام جماعتوں نے شرکت کی۔ .بفضلہ تعالیٰ شہر اوباڑہ کی تمام مساجد سے ۷ جون ۱۹۷۴ء بعد نماز جمعہ جلوس نکلے جو کہ اوباڑہ کے بس شاپ پر جمع ہوئے جو کہ پانچ ہزار افراد پر مشتمل تھا۔ جلوس کی قیادت راقم الحروف اور مولانا محمد طیب صاحب لغاری مرحوم نے کی۔ جلوس کو ناکام بنانے کے لیے ایک ٹرک فوج کا اور جیکب آباد' شکارپور تک پولیس کو بلایا گیا۔ .بفضلہ تعالیٰ جلوس تمام بازاروں سے ختم نبوت زندہ باد' مرزائیت مردہ باد کے نعرے لگاتا ہوا گزرا جب جلوس تھانہ سے آگے گزرنے لگا تو فوج اور پولیس نے مزاحمت کرتے ہوئے جلوس کو روکنے کی کوشش کی۔ جلوس کو نہ روک سکے۔ بالآخر پولیس نے ہوائی فائر شروع کر دیے اور لاٹھی چارج کی۔ جس میں راقم الحروف اور مولانا محمد طیب صاحب شدید زخمی ہوئے۔ مولانا محمد طیب صاحب کے کپڑے خون آلود ہوئے۔ بعد ازاں پولیس نے گرفتاریاں شروع کر دیں۔ ۶۵ مجاہدین

نے گرفتاریاں دیں۔ ان سب پر سنگین جھوٹے مقدمات بنائے گئے۔ دس بارہ دن جیل میں رہنے کے بعد سب کی رہائی ہوئی۔ سب سے زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ جیل میں اکثر مجاہدین کو خواب میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی زیارت نصیب ہوئی۔ الحمدللہ جیل سے رہا ہونے کے بعد ایک بہت بڑا اجلاس ہوا جس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ تمام مقدمات کی پیشیوں کا بائیکاٹ کیا جائے۔ کوئی بھی پیشی پر حاضر نہ ہو۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے بائیکاٹ کرنے سے تمام مقدمات ختم ہوگئے۔ (الحمدللہ)

داستان تو بہت لمبی ہے لیکن راقم الحروف نے اختصار سے کام لیا ہے۔ جیل سے رہا ہونے کے بعد مرزائیوں نے شب جمعہ کو تقریباً ایک بجے رات کو راقم الحروف پر سوتے میں لاٹھیوں سے حملہ کیا اور حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ صبح جب شہر میں شور پڑ گیا تو حملہ آور نذیر احمد نے گلے میں رسہ ڈال کر دن کے بارہ بجے خودکشی کر لی جس سے پورے ضلع میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

بحمد اللہ اس وقت اوباڑہ شہر مرزائیت سے پاک ہوچکا ہے۔ (الحمدللہ)

مولانا عبدالکریم رحمانی

صادق آباد

کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ (مولانا محمد صابر)

چند اوراق والد گرامی مجاہد فی سبیل اللہ حضرت مولانا محمد صابر نوراللہ مرقدہ‘ خلیفہ مجاز و خادم خاص حضرت اقدس شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس سرہ حاضر خدمت ہیں۔ امید واثق ہے کہ آپ انہیں اس قابل سمجھیں گے کہ تحریک ختم نبوت کی سلسلہ میں جگہ دی جا سکے۔

آپ کو تو علم ہوگا کہ حضرت موصوف نے ۵۳ء میں تحریک ختم نبوت کے لیے حضرت لاہوریؒ کے ہمراہ قید و بند کی صعوبتیں بھی جھیلیں اور آپ کو اسی قید میں سیمنٹ کی ملاوٹ شدہ روٹیاں بھی کھلائی گئیں۔ چونکہ حضرت موصوف قبلہ حضرت لاہوری کے انتہائی چہیتے خادم تھے۔ ۲۵ سال حضرت کی صحبت میں گزارے اور خاص طور پر ۱۵ سال تو سفر و حضر میں ساتھ ساتھ رہے۔ حضرت کی وفات کے بعد کوٹ

عبدالمالک میں توحید و سنت کا مرکز بنایا۔

نیز ہر سال ختم نبوت کے اجتماع میں حاضری دینا فرض سمجھتے۔ صحت و بیماری میں یکساں تشریف لے جاتے۔ ایک مرتبہ بھی ناغہ نہ کیا تا زندگی حضرت مولانا موصوف کا یہ معمول رہا۔

اپنے شیخ اور مربی کی طرح بلاناغہ درس قرآن کا سلسلہ بھی جاری و ساری رکھا جو کہ بالاستیعاب ہوتا۔ تحریک ختم نبوت ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء سے چند دن پہلے کی بات ہے سورۂ یوسف کا درس چل رہا تھا۔ جس میں سچی اور جھوٹی نبوت کا موازنہ کے عنوان سے مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں پر شدید تنقیدی تبصرہ کیا جاتا اور مرزا کے کرتوت اور پول کھولے جاتے۔ دریں اثناء حضرت موصوف ایک مرتبہ سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ رات کا کافی وقت تھا۔ راستے مین چند مرزائیوں نے گھیرلیا اور کہا "مولوی صاحب آپ ہمارے خلاف بولنا بند کر دیں ورنہ اس کی سزا آپ کو بھگتنا ہوگی"۔ حضرت گرامی قدر نے فرمایا "بھئی جو چاہتے ہو کر گزرو۔ تمہاری دھمکیاں مجھے اپنے مشن سے باز نہ کر سکیں گی۔ میں تو شہادت منتظر ہوں"۔

چند دن بعد صبح درس کے وقت ایک شخص قرآن بغل میں دبائے مسجد میں داخل ہوا اور پوچھنے لگا کہ وہ مولوی صاحب جو درس روزانہ دیا کرتے تھے' وہ کہاں ہیں؟ چونکہ وہ ہمارے بارے میں گوہر افشانی کیا کرتے تھے اس لیے میں انہیں ملنے آیا ہوں۔ اتفاق سے حضرت اس دن سفر پر گئے ہوئے تھے۔ یہ بات سننے کے بعد حضرت کے شاگردوں نے اسے ایک کمرے میں بٹھا لیا اور دروازے بند کر دیے۔ گفتگو شروع ہوگئی۔ جب ہر طرح سے ناکام ہوگیا تو پھر خنجر نکال کر اس نے حملہ کیا۔ لڑکے زیادہ تھے اس لیے اس کو پکڑ کر گرا لیا۔ ایک شاگرد کو معمولی سا زخم لگا۔ بس پھر وہ گت بنائی کہ رہے رب کا نام۔ جب اچھی طرح سے تسلی ہوگئی' پھر اسے باہر نکال کر لوگوں کو اکٹھا کر لیا کہ دیکھو یہ ہے مرزائیوں کا پوپ۔ ہر شخص نے طعن و ملامت کی اور منہ پر تھوکا اور ساتھ ہی تھانے میں اطلاع کر دی کہ ایک شخص قتل کے ارادے سے آیا تھا' جس کو پکڑ لیا گیا ہے۔ چنانچہ تھانیدار بھی حضرت کا عقیدت مند تھا۔ وہ خود آیا اور پکڑ کر لے گیا۔ مرزائیوں نے چھڑانے کا پورا پورا زور لگایا لیکن ان کی ایک نہ

چلی۔

رات کو حضرت سفر سے واپس تشریف لائے تو ساری رپورٹ پیش کر دی گئی۔ آپ نے اس وقت دوستوں کو جمع کیا اور مشورہ کیا کہ ان مرتدوں' مرزائیوں کی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں۔ اگر کوئی قدم نہ اٹھایا گیا' ان کی سرکوبی نہ کی گئی تو یہ لوگ بدستور تیز ہوتے چلے جائیں گے۔ چنانچہ طے پایا کہ آئندہ جمعہ کی شب کو جلسہ عام اور جلوس ہوگا۔

حضرت نے اس میٹنگ کے بعد ایک بڑی رقت آمیز دعا فرمائی جس سے ہر فرد وجد میں آگیا۔ دوسرے ہی روز ربوہ کے اسٹیشن پر طلبہ پر قاتلانہ حملہ کا واقعہ رونما ہوا اور تحریک کا آغاز ہوگیا۔ پھر تو مرزائیوں کی شامت آگئی۔ چند ہی روز میں کوٹ عبدالمالک ان مرتدوں سے پاک ہوگیا۔

(محمد عبدالرحمٰن عابد)

ایک بچے کے جذبات

مولانا سعید احمد جلال پوری' ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان

۱۹۷۴ء میں راقم الحروف خانپور سے چند میل دور شمال مشرق میں واقع قصبہ ظاہر پیر کے مدرسہ احیاء العلوم میں پڑھتا تھا۔ وہاں کے مہتمم اور شہر کی معزز و مقبول اور ہر دل عزیز شخصیت حضرت مولانا منظور احمد نعمانی دامت برکاتہم تحریک ختم نبوت کے روح رواں تھے۔

وہاں بریلوی حضرات کا بھی ایک مدرسہ اور حلقہ بھی ہے۔ بریلوی علماء کے نمائندوں میں مولانا خورشید احمد علاقہ کے معروف عالم ہیں مگر وہ مولانا منظور احمد صاحب سے خاصے الرجک رہتے تھے مگر مجھے وہ منظر کبھی نہیں بھولے گا کہ موصوف اپنے تمام تر اختلاف بھلا کر مولانا منظور احمد صاحب کی قیادت اور ہمراہی میں ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر جلوس کی قیادت کرتے تھے۔ ان دنوں مشکل سے میری عمر ۱۴' ۱۵ برس کی ہوگی۔ میں ہدایہ اولین وغیرہ کے اسباق میں تھا۔ چھوٹا سا قد' معمولی سی جان' مگر ہر وقت حضرت مولانا موصوف کی تقاریر اور جوش و جذبہ نے (جو حضرت مولانا کا خصوصی

وصف ہے) مجھ جیسے بے جان میں بھی ایک عجیب سی کیفیت پیدا کر دی تھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ بس مجھ سے دوگنا بلکہ اگر کوئی بڑے سے بڑا مرزائی بھی میرے ہتھے چڑھ جائے تو وہ بچ کر نہیں جا سکے گا۔

اس جذبہ میں مزید پختگی یوں پیدا ہوئی کہ وہاں کپاس کے ایک کارخانہ کے ایک ملازم کے بارہ میں اطلاع ملی کہ وہ قادیانی ہے۔ ادھر ربوہ اسٹیشن کا واقعہ بھی لوگوں کے سامنے تھا۔ بس پھر کیا تھا کہ حضرت مولانا نعمانی صاحب نے اعلان کر دیا کہ کارخانہ والے اس کو نکال دیں ورنہ پھر نتائج کی ذمہ داری ان پر ہوگی۔ کارخانہ دار چونکہ ایک دنیا دار قسم کا آدمی تھا' اس نے سمجھا یہ بس یوں ہی مولویوں کی دھمکی ہے۔ ان سے ہونا ہوانا کچھ نہیں---- لہٰذا اس نے اس پر سنجیدگی سے غور کرنا ہی گوارا نہ کیا۔

جب اس نے کچھ نہ کیا تو مولانا نعمانی صاحب نے ایک دن جلوس کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ فلاں کارخانہ میں ایک قادیانی ملازمت کرتا ہے۔ آج ہمیں کارخانہ کی املاک کا تحفظ کرتے ہوئے اس مردود سے کارخانہ کو پاک کرنا ہے۔

یہ کہنا تھا کہ انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر کارخانہ میں داخل ہو کر اس کے ایک ایک شعبہ کی تلاشی میں لگ گیا۔ کارخانہ کی انتظامیہ ہڑبڑا گئی۔ کبھی ادھر بھاگیں اور کبھی ادھر کہ کہیں عوام کا یہ ریلا کارخانہ کو تباہ نہ کر ڈالے مگر مولانا نعمانی نے انہیں پہلے ہی سب کچھ بتلا دیا تھا کہ سوائے اس قادیانی مردود کی گرفتاری کے ہمارا اور کوئی مقصد نہیں۔

اب ایک طرف عوام کا یہ ٹھاٹھیں مارتا سمندر کارخانہ میں تھا اور دوسری طرف انتظامیہ۔ حضرت مولانا نعمانی کے قدموں میں خوشامد اور چاپلوسی کے انبار لگا رہی تھی۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ میں نے آپ لوگوں کو شرافت سے کہا تھا مگر معلوم ہوتا ہے تم لوگ شرافت کی زبان نہیں جانتے۔ اتفاق کہ اس دن وہ قادیانی وہاں موجود نہیں تھا۔ بہرحال بعد از خرابی بسیار کارخانہ دار کو اعلان کرنا پڑا کہ آئندہ کے لیے ہم اس قادیانی کو نکال دیں گے اور اسے یہاں نہیں رکھیں گے۔ اور ہم ہر اعتبار

سے آپ کے ساتھ ہیں۔

جلوس کی واپسی پر پولیس نے شرارت کی اور ہمارے پرامن جلوس کے شرکاء میں سے ایک طالب علم' مدرسہ کے سفیر اور ایک دوسرے مقامی ساتھی کو گرفتار کر لیا۔ اس سے عوام میں اشتعال پیدا ہوگیا اور عوام نے تھانہ پر ہلہ بول دیا۔ بہرحال حضرت مہتمم صاحب کی فہمائش پر عوام نے تھانہ کا گھیراؤ چھوڑ دیا۔ مگر پولیس ہمارے ان رفقاء کو چھوڑنے پر آمادہ نہ ہوئی بلکہ ان کا چالان کر کے رحیم یار خان سینٹرل جیل بھیج دیا گیا۔ مولانا موصوف کی ہمت اور دانشمندی نے کام دکھایا کہ پولیس سے ٹکراؤ بھی نہ ہوا اور تیسرے روز ہمارے تمام ساتھی نہایت فاتحانہ انداز سے باعزت بری ہو کر آ گئے۔ حضرت مولانا نعمانی مدظلہ پرانے احراری ہیں اور ۵۳ کی تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے چکے ہیں اور اس سلسلہ میں سال بھر کی جیل کی صعوبتیں بھی برداشت کر چکے ہیں۔ اس لیے وہ ان تمام پیچیدگیوں کو حل کرنے میں بطور خاص مہارت رکھتے ہیں۔

چونکہ جیل سے رہا ہو کر آنے والے رفقاء کا بہت ہی والہانہ انداز میں استقبال کیا گیا اس لیے کارکنوں کے حوصلے مزید بلند ہوگئے اور ہمتیں بڑھیں جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ نوجوانوں میں ایک نیا ولولہ اور جذبہ مسابقت پیدا ہوگیا۔

ایک دن ہمیں خیال آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اس پر موقوف ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا کام کیا جائے۔ چنانچہ حضرت امام العصر امام حضرت مولانا انور شاہ کاشمیری کا یہ ارشاد بھی اپنی جگہ اثر کر گیا کہ "جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کی ضرورت ہو' وہ ختم نبوت کا کام کرے" مگر ہم نے ابھی تک کوئی قابل ذکر خدمت سرانجام نہیں دی۔ اسی کشمکش میں ایک دن اطلاع ملی کہ ظاہر پیر ریلوے اسٹیشن کا ماسٹر قادیانی ہے۔ بس یہ سننا تھا کہ خون کھولنے لگا کہ ہمارے بالکل قریب میں ایک مردود رہائش پذیر ہو اور ہم اس گستاخ رسول سے تعرض نہ کریں۔ بس پھر کچھ تو ہماری رگ حمیت پھڑک اٹھی اور ہم اکیلے ہی اس کی ٹھکائی کی کوششیں کرنے لگے اور اس کی منصوبہ بندی ہونے لگی۔ کئی ایک دن کی سوچ و بچار کے بعد جب کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا اور ہوتا بھی

کیسے کہ بے عقل' بے ہمتی اور کمزوری کے علاوہ اپنے پاس تو کچھ نہیں تھا۔ مگر ایک لگن' کڑھن اور جذبہ ضرور تھا۔ بہرحال ایک دن اپنے ایک ہم جماعت عبدالرحمن راجن پوری کو اپنا رازدار بناتے ہوئے اپنی پریشانی' کرب اور بے چینی سے آگاہ کیا تو ماشاء اللہ انہوں نے میری ہمنوائی کا دم بھرتے ہوئے میری ہر طرح کی نصرت اور مدد کا وعدہ کیا۔ اب ماشاء اللہ ایک کے بجائے دو ذہنوں نے مل کر سوچنا شروع کر دیا۔ اگرچہ میرا ساتھی مجھ سے کچھ زیادہ صلاحیت نہ رکھتا تھا' مگر ایک اکیلا دو گیارہ' کے مصداق بہرحال ہم گیارہ ہوگئے تھے۔

چنانچہ ہماری دو رکنی کمیٹی اور کابینہ یا مجلس شوریٰ نے ایک دن یہ مسئلہ حل کر ہی لیا اور طے یہ پایا کہ رات کو جب عشاء کی نماز ہو جائے اور تمام طلبہ مطالعہ میں بیٹھ جائیں اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جائیں تو مدرسہ کے مطبخ کے تنور سے ایک ایک لکڑی اٹھائیں گے اور اسی سے اس مردود کی ٹھکائیں کریں گے۔

چنانچہ پروگرام کے مطابق ہم نے ایک ایک لکڑی اٹھائی اور رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی مہم پر روانہ ہوگئے۔ اسٹیشن مدرسہ سے کچھ دور نہیں۔ چنانچہ مدرسہ اور اسٹیشن کے درمیان مشکل سے کوئی ڈیڑھ سو گز کا فاصلہ ہوگا۔ پھر طے یہ ہوا کہ راقم الحروف چونکہ چھوٹا ہے اس لیے اسٹیشن ماسٹر کے گھر کی گھنٹی بجائے گا اور دوسرا ہمراہی چھپ کر کھڑا رہے گا اور جیسے ہی وہ برآمد ہو' اس کے سر پر لکڑی مار دیں گے اور پھر بھاگ جائیں گے۔

حسب پروگرام ہم مسلح ہو کر چلے اور راقم الحروف نے اسٹیشن ماسٹر کے گھر کی گھنٹی بجائی اور دروازہ پر دستک دی مگر وہ غالباً اس دن وہاں نہ تھا یا باہر نہ نکلا۔ اس پر ہم دل ہی دل میں خوش ہوگئے کہ وہ ڈر گیا ہے اور اب دوسرے دروازہ سے نکلے گا تو وہ ہمارے نشانہ سے بچ کر نہیں جا سکے گا۔ اس سوچ سے ہماری ہمت اور حوصلے مزید بڑھ گئے اور اب ہماری جرات دیدنی تھی۔ چنانچہ مست ہاتھی کی طرح آہستہ آہستہ چلتے ہوئے گھر کے دوسری طرف کے دروازہ پر گئے کہ یہاں سے ہمارا شکار ضرور ہاتھ آئے گا مگر ہمیں یہاں سے بھی مایوسی کا سامنا ہوا۔ بس یہ سوچ کر واپس آگئے کہ شاید یہ خدمت ہمارے مقدر میں نہیں یا ہمارے اخلاص میں کمی ہے کہ ہم اس

سعادت سے محروم رہے۔

اس واقعہ کو سولہ سال ہوگئے مگر اب بھی یاد کرتا ہوں تو اس جذبہ پر تعجب اور اپنی کم عقلی پر ہنسی آتی ہے لیکن ساتھ ہی اس کا احساس بھی ہوتا ہے کہ یہ سارا کچھ اکابر' زعماء اور قائدین کا جذبہ صادقہ تھا کہ بڑوں سے لے کر چھوٹے اور بچوں تک ہر ایک ناموس رسالت کے تحفظ کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کو اپنی سعادت سمجھتا تھا اور یہ حقیقت ہے کہ جب تک قائدین عوام کے اندر ایسی روح نہ پھونکیں اور لوگوں میں ایسا جذبہ نہ پیدا ہو جائے' کوئی تحریک مشکل سے ہی کامیاب ہوتی ہے۔

قائدین کے اسی اخلاص' خلوص' تقویٰ' طہارت' تدین اور تدبر اور محنت و کوشش ہی کا ثمرہ تھا کہ ۹۰ سالہ پرانا مسئلہ حل ہوگیا اور امت مسلمہ انگریز کے خود کاشتہ پودے اور یہود و ہنود کی حمایت یافتہ طبقہ کے شجرۂ خبیثہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے میں کامیاب ہوگئی۔

(مولانا سعید احمد جلال پوری)

جلوس و جلسہ چمن کوٹ' آزاد کشمیر

غیور مسلمانوں میں سخت غم و غصہ کی لہر دوڑی۔ بازار میں ایک جلسہ شروع ہوا۔ تمام بازار بند ہوگیا۔ عین اسی وقت تمام سکول بند ہونے کا اعلان ہوگیا تو فیصلہ ہوا کہ یہ جلوس پیدل دھیر کوٹ جائے گا۔ جلوس زیر قیادت قاری محمد سلیمان عباسی' خطیب جامع مسجد چمن کوٹ روانہ ہوا۔ قاری صاحب موصوف نے یہ فیصلہ طے کر لیا کہ راستہ میں جو بھی گاڑی آئے' اس کو کھڑا کرا کر ان سے مرزا قادیانی کافر' اس کے ماننے والے کافر کا نعرہ لگا کر چھوڑا جائے تو راستہ میں ایک فوجی ایم۔ پی کرنل صاحب کی گاڑی آئی جو اتفاقاً مرزائی تھا۔ اس نے کافر کہنے سے بچنے کی کوشش کی' لیت و لعل کیا مگر شرکاء جلوس کے مشتعل ہونے پر بالاخر اس کو کافر کہنا پڑا۔ مگر کوہالہ چیک پوسٹ پر جا کر اس نے غصہ نکالا کہ مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو میں گن ساتھ رکھتا۔ ان سب کو ختم کر دیتا۔ اس کا ڈرائیور مسلمان چمن کوٹ کا ہی باشندہ تھا۔ یہ واقعہ اس

نے بعد میں بتایا۔ بہرحال ہمارا جلوس جب دھیرکوٹ بازار پہنچا تو بازار کے دکانداروں نے ہمارا استقبال کیا۔ بازار بند کر دیا اور جلوس کے ساتھ ہو گئے۔ تھانہ دھیرکوٹ کے قریب یہ جلسہ کی شکل اختیار کر گیا۔ علاقہ کے معززین نے خطاب کیا جن میں سردار معروف اختر عباسی صاحب اور سردار یونس خان صاحب' سردار صیاد خان صاحب' سردار خلیل خان صاحب۔ آخر میں صدارتی تقریر کرتے ہوئے قاری محمد سلیمان عباسی نے تھانہ دھیرکوت کے نمائندوں سے کہا کہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو کہ یہ بوڑھے' نوجوان' بچے ختم نبوت کے مجاہد پانچ میل پیدل جلوس لے کر تم کو بتانے آئے ہیں کہ تم حکومت پاکستان کو بتا دو ہم سروں پر کفن باندھ کر آئے ہیں کہ یا اس سرزمین پر قادیانی زندہ رہیں گے یا ہم یہ ملک تاجدار ختم نبوت کے صدقہ سے حاصل ہوا ہے۔ ہم کسی جعلی نبوت کو برداشت نہیں کریں گے۔ ہم چمن کوٹ جو باب پونچھ ہے' مرزا قادیانیوں کے لیے بند کر دیں گے۔ مولانا روشن دین صاحب کی دعا پر جلسہ ختم ہوا۔
(قاری محمد سلیمان)

بلیگ بالا ضلع مانسہرہ

۱۹۷۴ء میں ختم نبوت کانفرنس بلیگ بالا میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا خطاب تحریک ختم نبوت عروج پر تھی کہ ہم نے بلیگ بالا میں تحریک ختم نبوت کا اہتمام کیا اور اس دن مانسہرہ میں بہت بڑا ہنگامہ جلوس تھا۔ بازار بند تھا۔ F.C کے جوان پولیس لوگوں کو منتشر کرنے کے لیے لاٹھی چارج' پتھراؤ اور آنسو گیس کے گولے پھینکے جا رہے تھے کہ میں بطل حریت مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ کو گاڑی پر لے کر بازار سے گزر رہا تھا کہ ہماری گاڑی بھی پتھراؤ اور آنسو گیس کے گولوں کی زد میں آ گئی۔ میں نے ڈرائیور سے کہا کہ ہوشیاری سے جلدی نکلو تو حضرت مولانا نے فرمایا کہ یہ موت شہادت ہے جس کا میں بچپن سے متمنی تھا۔ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اگر خدا قبول کرے تو میری خوش نصیبی ہو گی۔ رات کو بلیگ بالا میں کانفرنس شروع ہوئی۔ صدارت حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب درویش نے کی۔ مقامی علماء کے بعد حضرت مولانا سید نواب حسین شاہ صاحب

نے خطاب فرمایا۔ آخر میں خادم اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی رحمتہ اللہ علیہ نے ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے نوجوان حضرات کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ نوجوانو! تحریک ختم نبوت کو سنبھالو۔ میں نے جوانی سے آج تک اسلام کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک کے لیے مسلسل جدوجہد کی ہے۔ آج میری آخری عمر ہے۔ اب تمہارا فرض ہے کہ اس عظیم کام کے لیے جہاد کرو۔ آپ نے فرمایا کہ میری زندگی کی آخری خواہش ہے کہ یا تو مسئلہ مرزائیت حل ہو جائے' یا میں اس ہی راستہ میں قبول ہو جاؤں۔ اتفاقاً رات کو حضرت مولانا کو عارضہ دل کی تکلیف ہوئی تو صبح راقم سے فرمانے لگے کہ ختم نبوت کانفرنس میں دو حملوں سے تو بال بال بچ گیا ہوں۔ شاید خدائے پاک مرزائیوں کو کافر قرار دلوا کر میری دلی خواہش پوری فرما دیں۔ ہمارے اکثر اکابر یہ تمنا دل میں لے کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔ خدا جانے کون خوش نصیب لوگ یہ فیصلہ سنیں گے۔ آپ نے نوجوانوں کو ہدایت فرمائی کہ تحریک ختم نبوت کو ٹھنڈی نہ ہونے دیں۔ عملی جہاد جاری رکھیں۔

(قاری محمد سلیمان)

ژوب بلوچستان (صوفی محمد علی)

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ اسٹیشن پر مرزائیوں نے مسلمان طلبہ کو مارا جس کے نتیجہ میں تحریک چل پڑی۔ ۱۴ جولائی ۱۹۷۴ء کو بھٹو ژوب تشریف لائے۔ چلڈرن پارک میں انہوں نے جلسہ عام کرنا تھا۔ ناظم اعلیٰ صوفی محمد علی نے ختم نبوت کے مطالبات پر مبنی پوسٹر مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان سے اور کوئٹہ سے منگوائے اور تمام پارٹیوں کے ان مطالبات پر بالاتفاق دستخط کرائے اور ان پوسٹرز کو نائب امیر محمد عمر عبداللہ زئی کے حوالہ کر دیا۔ بھٹو کے ژوب میں آنے پر سب لوگوں میں یہ بینرز بانٹ دیے گئے۔ جلسہ کے وقت بطور حفاظت ملیشیا کے ۶۰ گھوڑے تعینات کیے گئے۔ ملٹری بھی تھی۔ بھٹو صاحب جب سٹیج پر تشریف لائے تو ختم نبوت کے اراکین نے ان سے صاف صاف کہہ دیا کہ بھٹو صاحب آپ مرزائیوں کے ایجنٹ ہیں۔ آپ ہی مولوی شمس الدین کے قاتل ہیں۔ اب آپ پھر ژوب آئے ہیں

اور عوام سے خطاب کر رہے ہیں۔ بھٹو صاحب چلا چلا کر کہنے لگے بیٹھو بھائی! سنو بھائی.....!

جب دیکھا کہ وہ قادیانی مسئلہ پر کچھ نہیں بولتے تو سٹیج پر ٹماٹروں' پیازوں اور انڈوں کی بوچھاڑ شروع کر دی گئی جس کے نتیجہ میں یہ جلسہ منتشر ہوا۔ جام غلام قادر کٹورئی ایک طرف بھاگ رہے تھے۔ نواب تیمور شاہ اور پولٹیکل ایجنٹ نے بھٹو صاحب سے گولی چلانے کو کہا۔ مگر بھٹو صاحب نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ سب نے بھاگنا شروع کر دیا۔ پولٹیکل ایجنٹ محبت خان ایک طرف کو بھاگ رہے تھے تو باقی لوگ دوسری جانب کو بھاگ رہے تھے۔ یوں بھٹو صاحب جلسہ نہ کر سکے۔ تمام وزراء کسی نہ کسی طرح جان چھڑا کر چلے گئے۔ جب جلسہ ختم ہوا تو نائب امیر ختم نبوت محمد عمر کو گرفتار کر لیا گیا۔ بھٹو صاحب نے رات وہیں ژوب میں بسر کی۔ اس رات بھٹو صاحب نے غصہ میں تمام وزراء' پولٹیکل ایجنٹ پیپلز پارٹی کے اہل کاروں سے کہا کہ تم لوگوں نے مجھے اس بے عزتی کے لیے بلایا تھا۔ جب صبح ہوئی تو بھٹو صاحب جہاز میں بیٹھ کر ژوب سے روانہ ہوئے۔ سب سے پہلے شغالہ گئے۔ اس کے بعد قمر الدین۔ وہاں ہی سے پھر بھٹو صاحب مسلم باغ گئے مگر وہ حالات سے اس حد تک پریشان تھے کہ کوئٹہ کے جلسہ میں جا کر ۷ ستمبر ۷۴ء کی مرزائیوں کے فیصلہ کے لیے تاریخ مقرر کر دی۔ ورنہ وہ تاریخ مقرر نہ کر رہے تھے۔

یوں بحمدہ تعالیٰ اہالیان ژوب نے ۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں فیصلہ کن قائدانہ کردار ادا کیا۔ ان حالات میں ۲۵ جولائی کو ناظم اعلیٰ صوفی محمد علی نے کوئٹہ اور ملتان ختم نبوت کے تمام علماء کو تار دیا (جو کانفرنس کرنے کے لیے ژوب آنے والے تھے) ان حالات میں کانفرنس ملتوی کر دی گئی۔ کیونکہ منتظمین کا کوئی اعتبار نہیں تھا۔ کسی بھی وقت وہ گرفتار ہو سکتے تھے۔

حاجی محمد یٰسین مندوخیل کو بھی گرفتار کیا۔ وہ چونکہ بیمار تھا اس لیے اٹھائیس دن تک ہسپتال میں رکھا۔ اسی دوران امیر ختم نبوت شیخ محمد عمر نے صوفی محمد علی سے کہا کہ میں آپ کو پناہ دے دوں گا تاکہ پولیس آپ کو گرفتار نہ کر سکے مگر صوفی محمد علی نے پناہ لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ حاجی صاحب مجھے انہوں نے چھوڑنا نہیں

ہے کیونکہ میں نے جلسہ خراب کیا ہے۔ اس لیے میں چھپنا نہیں چاہتا۔

گرفتاریاں

۲۵ جولائی ہی کو صوفی محمد علی حاجی احمد کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس شیخ عبدالمجید تھانیدار آیا۔ انہیں گرفتار کر کے تھانے میں الگ کمرے میں بند کر دیا۔ ان کے علاوہ جتنے بھی علماء کرام نظر آئے' ان سب کو گرفتار کر لیا گیا۔ مسجد میں نماز پڑھانے والا کوئی نہ رہا۔ ملاخاتول تین دن تک چھپا ہوا تھا۔ تیسرے دن جب مسجد آیا تو مغرب کی نماز پڑھانے کے بعد انہیں بھی گرفتار کر لیا گیا۔

مولوی نور محمد کو منی بازار لیویز بھیج کر بلایا گیا۔ مولانا شمس الدین کے چچا زاد بھائی مولوی احمد شاہ کو بھی گرفتار کر لیا گیا۔ مولانا میرک شاہ صاحب' حافظ علیم الدین موسیٰ خیل' ملا اسحاق اور جمعیتہ علماء اسلام کے اراکین کی بڑی تعداد میں گرفتاری عمل میں آئی۔ صوفی محمد علی کو الگ کمرہ میں رکھا گیا۔ انہیں سونے کے لیے بستر تک نہیں دیا۔

طالب نامی پولیس مین جو کہ لورالائی کا رہنے والا تھا' نے قیدیوں کو گالیاں دیں اور کہا کہ تم سب لوگ بے ایمان ہو۔ قیدیوں نے گیارہ دن تھانے میں گزارے۔ اس کے بعد انہیں سب جیل منتقل کر دیا گیا۔ جب یہ قیدی جیل چلے گئے تو طالب پولیس والا بیمار پڑ گیا۔ اس کی نکسیر پھوٹ گئی اور مرغا کبزئی ژوب سے ۵۵ میل کے فاصلے پر واقع گاؤں میں مر گیا۔ پھر انہیں گھر پہنچا دیا گیا۔

تحریک تحفظ ختم نبوت

اور

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان

محمد فاروق قریشی

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان نے کسی وقت بھی کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ یہاں سے تحریک مقدس ختم نبوت کے سلسلے میں جمعیتہ طلباء اسلام نے کوئی دقیقہ

فروگزاشت نہیں کیا۔ جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے کارکن قائد طلباء جناب محمد اسلوب صاحب قریشی کی ہدایت پر سرگرم عمل ہوگئے اور کراچی سے خیبر تک ملک کے گوشہ گوشہ میں آوازۂ حق بلند کیا۔

تحریک کے سلسلے میں جمعیتہ کی کارکردگی آئینہ تحریر میں بخوبی دیکھی جا سکتی ہے۔

کراچی

تحریک تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں جمعیتہ طلباء اسلام کراچی نے جو کچھ کیا' اس سے اہل کراچی بے خبر نہیں۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ کراچی کے جمود کو توڑنے کا سہرا جمعیتہ طلباء اسلام کے سر ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ تحریک کے سلسلہ کا سب سے پہلا جلسہ عام آرام باغ میں منعقد ہوا۔ اگرچہ اس جلسہ میں مختلف جماعتیں مدعو تھیں اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت اس کے داعی تھے لیکن اس کے انتظام و انصرام میں جمعیتہ طلباء اسلام کے کارکن ہی پیش پیش تھے۔ گو بعض تنظیموں نے اس اجماعی مسئلہ کے موقع پر بھی اپنی انفرادی اور علیحدگی پسندی کا مظاہرہ ضروری سمجھا۔ لیکن بحمدللہ جمعیتہ طلباء اسلام کے کارکن ہر اس پروگرام کو کامیاب بنانا ضروری سمجھتے ہیں' جس کا تعلق اسلام کے بنیادی مسائل سے ہو۔

کراچی جمعیتہ کے نائب صدر اور نیشنل کالج کے طالب علم رہنما جناب عطاءاللہ شہباز نے تعلیمی اداروں میں سب سے پہلے نیشنل کالج میں ہڑتال کرائی اور طلباء کو منظم کر کے کراچی کا سب سے پہلا جلوس نکالا۔ بعد میں وہ اس جرم کی پاداش میں پابہ زنجیر کر دیئے گئے۔ جمعیتہ طلباء اسلام حلقہ سوسائٹی کے کارکنوں نے بھی ایک احتجاجی جلوس نکالا جس میں کراچی جمعیتہ کے صدر جناب محمد فاروق قریشی' معاون صدر ایم۔ اے نجمی' ناظم نشریات ایس۔ آر۔ اعوان نے شرکت کی۔ جلوس کے اختتام پر چار کارکنوں کو قادیانی معبد کو آگ لگانے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔

کراچی جمعیتہ کے سیکرٹری جنرل جناب محمد عبداللہ کھرگاہی اور محمد جمیل خان نے دوسری طلباء تنظیموں سے اتحاد کے لیے مذاکرات کیے۔ بالاخر کراچی کی سطح پر ایک

مشترکہ تنظیم ”طلباء ایکشن کمیٹی“ تشکیل دی گئی۔ جس کے تحت مختلف مقامات پر جلسے اور جلوس نکالے گئے۔

کراچی جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکنوں کی سرگرمیوں سے مقامی انتظامیہ بوکھلا اٹھی اور ڈویژنل نائب صدر عطاءاللہ شہباز اور کراچی کے طالب علم رہنما محمد جمیل خاں سمیت پندرہ کارکنوں کو زینت زنداں بنا دیا گیا۔ کراچی جمعیۃ نے مرکزی لٹریچر کے علاوہ قادیانی بائیکاٹ کے سلسلے میں تقریباً ۲۵ ہزار اشتہارات شائع کیے۔ کراچی جمعیۃ کے شعبہ نشریات کی اطلاع کے مطابق سٹنسل کٹوا کر تقریباً تیرہ ہزار دیواروں پر نعرے اور مجلس عمل کے مطالبات لکھے گئے۔ ۳۴۱ جلسہ ہائے عام اور کارنر میٹنگیں منعقد کی گئیں۔ ۱۰۰۰ بینرز لگائے گئے۔

صوبہ سندھ کے ناظم عمومی جناب محمد اقبال شیخ‘ کراچی کے جناب محمد عبدالبر سکھر گاہی اور محمد جمیل خاں نے سجاول‘ پیپری‘ میمن گوٹھ‘ پیر جو گوٹھ‘ ٹھٹھہ‘ بدین‘ جام شورو اور دادو میں مختلف مقامات پر جلسہ ہائے عام سے خطاب کیا۔ ہر جگہ عوام نے طلباء کے جذبات کو سراہا اور ان کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مطالبات تسلیم ہونے تک تحریک جاری رکھنے کا عزم کیا۔

حیدر آباد

جمعیۃ طلباء اسلام حیدر آباد نے تحریک کے سلسلہ میں انتھک کام کیا۔ شہر کے مختلف علاقوں میں جلسہ عام منعقد کیے جن سے جناب بشیر احمد قریشی‘ جناب لیاقت علی صاحب‘ جناب اکمل ندیم‘ عبدالجبار اور عبدالمتین قریشی خطاب کرتے رہے۔ انتظامیہ مختلف ہتھکنڈوں سے طلباء کو ہراساں کرنے کی کوشش کرتی رہی لیکن جمعیۃ طلباء اسلام کے جیالے کارکن شبانہ روز کام کرتے رہے۔ میانی روڈ کی جامع مسجد کے عظیم الشان جلوسوں سے مولانا محمد لقمان علی پوری‘ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے ناظم نشریات جناب محمد فاروق قریشی‘ جمعیۃ پنجاب کے صدر جناب رانا شمشاد علی صاحب اور کراچی جمعیۃ کے ناظم عمومی جناب عبدالبر سکھر گاہی نے خطاب کیا۔ تحریک کے سلسلے میں مقامی جماعت انجمن خدام الاسلام کے ساتھیوں نے حتی المقدور تعاون کیا۔۔۔

سانگھڑ' میرپور خاص ضلع تھرپارکر میں حیدر آباد ڈویژن کے کنوینر جناب محمد اسلم شیخ اور طالب علم رہنما جناب اکمل ندیم صاحب' جناب بشیر احمد قریشی نے قریہ قریہ عوام کو حالات سے آگاہ کیا ہر جگہ قادیانی دجل وفریب کا پوسٹ مارٹم کیا۔

ٹنڈوالہ یار

جمعیتہ طلباء اسلام ٹنڈوالہ یار نے تحریک ختم نبوت کے سلسلے میں بے مثال قربانیاں دیں۔ شہر کے گردونواح کا دوردراز سفر کر کے مختلف اجتماعات و جلسہ ہائے عام منعقد کیے اور مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی اور حکومت کو مسئلہ نہ حل کرنے کی صورت میں خطرناک نتائج سے آگاہ کیا۔

خیرپور

خیرپور جمعیتہ طلباء اسلام کے کنوینر جناب سید اصغر علی شاہ اور سرپرست جناب محمد خان نے تحریک تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں شہر میں جلوس نکالا۔ مکمل ہڑتال کرائی۔ دیواروں پر مجلس عمل کے مطالبات لکھے اور متعدد جلسے منعقد کیے۔ جناب محمد خاں صاحب کو اشتہارات لگانے اور تحریک کو منظم کرنے پر گرفتار کر لیا گیا۔ بعد میں شہر میں احتجاجی ہڑتال ہوئی اور مقامی انتظامیہ کو ان کو رہا کرنا پڑا۔
تحریک کے مجاہدین کے ایک اہم اجتماع سے جناب رانا شمشاد علی خاں اور محمد فاروق قریشی نے بھی خطاب کیا۔ ٹھیری پریالو اور پیرگوٹھ میں بھی اراکین جمعیتہ بالخصوص جناب کلیم اللہ شاہ نے خاصی سرگرمی سے تحریک کو جاری رکھا۔

سکھر

جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے رہنماؤں نے جگہ جگہ جلسہ عام منعقد کیے اور عوام کو پیش آئندہ خطرات سے آگاہ کیا۔ عوام نے طلباء قائدین کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر قسم کی قربانی کی پیش کش کی۔ جامع مسجد بندر روڈ کے ایک عظیم جلسہ عام سے صوبائی مجلس عمل کے رہنماؤں کے ساتھ جمعیتہ طلباء اسلام پنجاب کے صدر رانا شمشاد علی خاں نے ولولہ انگیز تقریر کی اور جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے ناظم

نشریات نے قادیانیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں کا مفصل تذکرہ کیا۔

نواب شاہ

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے صوبائی رہنما جناب محمد سلیم شاہد جناب سردار علی اور جناب زین العابدین نے محراب پور' باندی اور نواب شاہ کے گرد نواح میں تحریک کے لئے حالات کو سازگار کیا اور مسلمان عوام کو قادیانی سازشوں سے آگاہ کیا۔ اس علاقے میں تقریباً ۷۵ جلسہ عام منعقد کیے گئے۔

شکارپور

جمعیتہ طلباء اسلام شکار پور کے کارکنوں نے ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ یہاں کے مقامی طالب علم رہنما جناب حزب اللہ اور دیگر ساتھیوں کے علاوہ ضلعی سرپرست جناب مولانا غلام قادر صاحب کو پس دیوار زنداں ہونا پڑا۔ جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی قائدین جناب محمد فاروق قریشی اور رانا شمشاد علی خاں اپنے دورہ سندھ کے دوران یہاں تشریف لائے تو ایک عظیم جلسہ عام کا انعقاد ہوا جس میں لاتعداد لوگوں نے شرکت کی اور انہوں نے ختم نبوت کے موضوع پر فکر انگیز خطابات کیے۔

جیکب آباد

جمعیتہ طلباء اسلام ضلع جیکب آباد کے رہنما جناب شیر محمد واہ' صوبائی رہنما جناب شمس الدین پٹھان اور دیگر ساتھیوں نے واقعہ ربوہ کے فوراً بعد ہی اپنے علاقے کے لوگوں کو امت مرزائیہ کے خلاف بیدار کرنا شروع کر دیا تھا اور علاقے میں مختلف مقامات پر جلسہ عام اور جلوس کے پروگرام ترتیب دیئے گئے۔ چودہ جون کی عام ہڑتال کے لئے ہمارے کارکن عوام کو تیار کر رہے تھے اور منظم ہڑتال کا منصوبہ تیار کر چکے تھے لیکن ہڑتال سے قبل ہی ان کو حوالہ زنداں کر دیا گیا۔ جناب عبدالغفور صاحب لڑی نائب صدر جمعیتہ جیکب آباد' جناب حفیظ اللہ صاحب ناظم عمومی اور دیگر چار ساتھیوں کی قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔

کندھ کوٹ میں احتجاجی ہڑتال کا پروگرام تشکیل دیا گیا۔ لیکن عین جلوس کے موقع پر جناب عبداللہ کھوسہ (صدر جمعیتہ کندھ کوٹ) سمیت پانچ ساتھیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن اس کے باوجود کارکنان جمعیتہ طلباء اسلام نے ہمت نہ ہاری بلکہ ہر مشکل ان کے عزائم میں پختگی کا سبب بنتی گئی اور اس وقت تک جب کہ تمام مطالبات تسلیم نہ کرا لئے اپنی تحریک جاری رکھی۔

لاڑکانہ

لاڑکانہ گو جناب ذوالفقار علی بھٹو کا شہر ہے' لیکن ناموس رسالتؐ کے مسئلہ پر یہاں کے عوام بھی مجلس عمل کے قائدین کے ہم نوا تھے۔ جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے صدر جناب سیدالغفور شاہ صاحب نے لاڑکانہ' پیر شریف اور تمام ملحقہ علاقوں کا بالتفصیل دورہ کیا اور ہر جگہ عوام کو خطاب کیا اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مطالبات سے روشناس کرایا اور حکومت پر واضح کیا کہ اگر معینہ وقت تک اسلامیان پاکستان کے مطالبات تسلیم نہ کیے تو تمام حالات کی ذمہ داری خود حکومت پر ہوگی۔

لاڑکانہ کے جناب خالد محمود صاحب نے پورے شہر میں تحریک کو زندہ رکھا۔

رحیم یار خاں

قائد محترم جناب محمد اسلوب قریشی کی ہدایت کے مطابق جمعیتہ طلباء اسلام رحیم یار خان نے تحریک کو پر امن اور منظم جاری رکھا۔ قادیانیوں کے سوشل بائیکاٹ کے لئے کارکنان جمعیتہ نے ان کی دکانوں اور اداروں پر باقاعدہ ڈیوٹی دی۔ پورے ضلع میں قادیانیوں کا ناطقہ بند کر دیا گیا۔ شہر میں کئی جلوس نکالے گئے اور منظم ہڑتالیں کی گئیں۔ عظیم جلسہ ہائے عام منعقد کیے گئے جس میں جمعیتہ کے مرکزی اور صوبائی قائدین جناب محمد اسلوب قریشی' محمد فاروق قریشی' عبدالمتین چوہدری' رانا شمشاد علی خاں' عشرت علی زیدی نے شرکت کی۔ جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے صدر جناب محمد اسلوب قریشی اور ناظم جناب عبدالمتین چوہدری نے پریس کانفرنس سے خطاب کیا جس میں حکومتی عذر ہائے لنگ کا تسلی بخش جواب دیا گیا۔ ضلع کے صدر

جناب رانا انوار الحق باری صاحب کو متعدد بار جیل کی سلاخوں کے پیچھے جانا پڑا۔ تاہم کارکن دل برداشتہ نہ ہوئے۔

ظاہر پیر' صادق آباد' خان پور اور دیگر ملحقہ علاقوں میں بھی تحریک کا کام بڑے زور شور سے ہوا۔ مقامی رہنماؤں جناب عبدالرشید صاحب' رشید احمد درخواستی اور دیگر ساتھیوں نے شبانہ روز جانفشانی سے تحریک کو کسی بھی لحہ سردمہری کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیا۔ وقتاً" فوقتاً" مرکزی اور صوبائی قائدین بھی دورہ کرتے رہے۔

بھاول پور

واقعہ ربوہ کے دوسرے روز ہی پنجاب جمعیت کے صدر رانا شمشاد علی نے تمام تعلیمی اداروں کو بند کرانے کے بعد ایک عظیم جلوس نکالا۔ عوام نے بھی طلباء کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دکانیں بند کر دیں۔ چند ہی لمحے بعد تمام کوچہ وبازار ویران و سنسان تھے۔ جمعیت کے صوبائی رہنماؤں جناب رانا شمشاد علی خاں' حافظ محمد طاہر ندیم اقبال اعوان کے علاوہ ڈاکٹر غلام مصطفےٰ اور رشید یزدانی نے مختلف مقامات پر جلسہ عام سے خطاب کیا اور خیرپور ٹامیوالی' حاصل پور' قائم پور' سمہ سٹہ' احمد پور شرقیہ' اوچ شریف' نورپور نورنگا کا دورہ کیا اور ہر جگہ جلسہ عام منعقد کیے۔

بھاول نگر

بھاول نگر میں بھی جمعیت کے ساتھیوں نے کالج سے جلوس نکالا اور پورے شہر میں ہڑتال کرائی۔ بینرز لکھوا کر شہر کے اہم مقامات پر آویزاں کیے۔ قادیانیوں کی دکانوں پر باقاعدہ ڈیوٹی دی گئی۔ صرف جمعیتہ طلباء اسلام کی طرف سے شہر میں دس جلسے منعقد ہوئے۔ جب کہ جمعیتہ کے رہنماؤں نے مجلس عمل کے ستر جلسوں سے بھی خطاب کیا۔ کارکنوں پر جلوس نکالنے کی وجہ سے لاٹھی چارج اور فائرنگ بھی ہوئی۔

منچن آباد تیس مئی کو پورے شہر میں ہڑتال کرائی گئی اور مختلف مقامات پر جلسہ عام سے جمعیت کے رہنماؤں نے خطاب کیا۔ منچن آباد کے علاوہ ہارون آباد' فقیر والی' چشتیاں' منڈی صادق گنج' گنج میکلوڈ' محمد پور' سعید پور میں جمعیت طلباء اسلام کے کارکنوں نے پر جوش کام کیا۔ تمام علاقوں میں مکمل ہڑتال کرائی پولیس نے حسب

روایت یہاں بھی کارکنوں پر لاٹھی چارج کیا۔

ایک قادیانی کی گستاخی پر جب جمعیت کے کارکنوں نے رد عمل کا اظہار کیا تو ان پر تشدد کیا گیا جس پر پورے علاقے میں احتجاجی جلسوں اور جلوسوں کی بھر مار ہوگئی۔ ۳۶ کارکن گرفتار کر لئے گئے۔ صوبائی صدر جناب رانا شمشاد علی خاں' جناب ندیم اقبال اعوان جناب اقبال محسن' رانا محمد اشرف اور محمد قاسم نے پورے ضلع کا دورہ کیا۔

جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے نائب صدر اور گورنمنٹ کالج چشتیاں کے صدر جناب ندیم اقبال اور گورنمنٹ کالج ہارون آباد کے رہنما اقبال محسن اور عبدالرؤف سمیت کئی ساتھی گرفتار کر لئے گئے۔

ملتان

جمعتہ طلباء اسلام ملتان نے تحریک کو منظم طریق پر جاری رکھنے کے لئے پورے علاقے کا وسیع پروگرام ترتیب دیا۔ دیواروں اور اشتہاروں کی صورت میں مجلس عمل کے مطالبات کی شہرت کی اور عوام کو سارقین نبوت کی ریشہ دوانیوں سے آگاہی کے لئے مختلف مقامات پر جلسہ ہائے عام منعقد کیے۔ جمعیت کے مرکزی اور صوبائی رہنما جناب جاوید ابراہیم پراچہ' محمد فاروق قریشی' رانا شمشاد علی خاں' حافظ محمد طاہر' اقبال شروانی' ضیاء الرحمٰن فاروقی نے مختلف مقامات پر عوام کے عظیم اجتماعات سے خطابات کیا۔ ضلعی رہنما جناب عاطف شیخ' محمد احمد محمودی' طارق مسعود ایم۔ اے شاہ زرعی یونیورسٹی لائل پور کے رہنما جناب محمد اشفاق بھٹہ نے پورے علاقے کا دورہ کیا اور ہر جگہ ولولہ انگیز خطاب کیے۔

خانیوال' عبدالحکیم' کبیر والا' کہروڑ پکا' تلمبہ' میاں چنوں' مخدوم پور ونجاری' کچا کھوہ' میلسی' وہاڑی' لودھراں' جہانیاں اور دنیا پور میں بھی کارکنان جمعیت تحریک کے سلسلہ میں بڑے سرگرم رہے اور مختلف قسم کے اشتہارات شائع کیے' ہینڈ بل تقسیم کیے۔ سینکڑوں جلسہ عام منعقد کیے اور متعدد بار ہڑتالیں کرائیں۔

کبیر والا میں تحریک کے سلسلہ کا پہلا جلسہ عام جمعیتہ طلباء اسلام نے منعقد

کیا۔ جس سے مرکزی صدر جناب محمد اسلوب قریشی جناب ضیاء الرحمٰن فاروقی اور حافظ محمد طاہر نے خطاب کیا۔

دوران جلسہ مقامی پولیس نے جامع مسجد کو گھیر لیا اور سپیکر کے استعمال کو منع کیا' لیکن جمعیت کے جانباز مجاہد رضامند نہ ہوئے اور سپیکر استعمال کیا۔ جمعیۃ طلباء اسلام کے رہنماؤں کو تو مقامی پولیس گرفتار نہ کر سکی' لیکن جلسہ کے بعد مقامی ایس۔ ایچ۔او جوتوں سمیت مسجد میں گھس آیا اور مسجد کا سپیکر قبضے میں لے لیا اور متعدد کارکنوں کو صدر جلسہ سمیت گرفتار کر لیا۔ تھانہ میں اے۔ سی کی موجودگی میں اس ننگ انسانیت ایس۔ایچ۔او نے کارکنوں کو ننگا کر کے انسانیت سوز مظالم ڈھائے' لیکن جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکنوں نے دل نہیں چھوڑا' بلکہ اس ظلم و تشدد کے خلاف پورے شہر میں ہڑتال کرائی اور پھر احتجاجی جلسوں کا سلسلہ شروع کیا۔

خانیوال میں یوں تو متعدد جلسہ عام ہوئے مگر جمعیت کا چھبیس جولائی کو ہونے والا غظیم جلسہ ایک یادگار حیثیت اختیار کر گیا صبح کو قائد طلباء جناب محمد اسلوب قریشی نے بار ایسوسی ایشن سے مدلل خطاب فرمایا۔ شام کو جلسہ عام ہونا تھا جس میں مرکزی و صوبائی رہنما جناب محمد اسلوب قریشی' جناب عبدالمتین چوہدری' ضیاء الرحمٰن فاروقی' حافظ محمد طاہر' عبدالروف ربانی اور راؤ منور احمد نے خطاب کرنا تھا' لیکن سرشام ہی FSF اور مقامی پولیس نے جامع مسجد غلہ منڈی کا محاصرہ کر لیا۔ محسوس یوں ہو رہا تھا کہ گویا آج جمعیۃ طلباء اسلام کے رہنما یا تو مسجد میں داخل نہیں ہو سکیں گے یا پھر ان کو صحیح سلامت واپس نہیں جانے دیا جائے گا۔ پولیس کے سینکڑوں افراد سادہ وردی میں ملبوس جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جلسہ کے شروع میں جمعیت کہروڑ پکا کے رہنما جناب عبدالروف ربانی کو گرفتار کر لیا گیا' لیکن اس کے بعد کارکنان جمعیت مزید چوکنا ہوگئے اور پولیس کی تمام تدابیر خاک میں مل گئیں۔ تمام رہنما بخیروعافیت منزل مقصود تک پہونچ گئے۔

عبدالرؤف کی گرفتاری پر بطور احتجاج دوسرے روز شہر میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ دوسرے جلسہ میں جناب اشفاق بھٹہ کو گرفتار کر لیا گیا۔

مظفر گڑھ

جمعیت کے کارکنوں نے تحریک کا آغاز کالج سے کیا۔ یہاں ایک قادیانی پروفیسر کا تبادلہ کرایا اور شہر میں مختلف مقامات پر جلسے کیے۔ صوبائی اور ضلعی رہنماؤں نے بھی دورے کیے اور مختلف اجتماعات سے خطابات کیا جن میں عبدالمتین چوہدری' ضیاء الرحمٰن فاروقی' حافظ محمد طاہر' محمد احمد محمودی اور طارق مسعود کے نام قابل ذکر ہیں۔ مظفر گڑھ کے علاوہ' بصیرہ' کوٹ ادو' کروڑ لعل عیسن' فتح پور' گجرات' خان گڑھ' چوک منڈا' روہیلاں والی' لیہ' شہر سلطان اور علی پور میں بھی جلسہ عام منعقد کیے۔ روہیلاں والی میں ضیاء الرحمٰن فاروقی دیگر ساتھیوں کے ہمراہ گرفتار کر لئے گئے۔

ڈیرہ غازی خان

جمعیت کے مقامی رہنماؤں محمد جمیل' نذر محمد' عبدالغفار اور ریاض علی خان وغیرہ نے راجن پور اور تونسہ میں کافی جلسے کیے۔ جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے ناظم جناب عبدالمتین چوہدری نے ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب کیا۔

ساہیوال

واقعہ ربوہ کے فوراً بعد مشہور طالب علم رہنما جناب عبدالمتین چوہدری نے ایک زبردست احتجاجی جلوس نکالا اور شہر میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ اس جرم میں چوہدری صاحب کو دس دن حوالات میں رہنا پڑا' لیکن بحمد للہ تحرک جاری رہی اور جمعیت کے ضلعی رہنماؤں جناب صفدر چوہدری' قاری نذیر احمد اور قاری خالد صدیق' افتخار شاہد' علی مردان' عبدالقیوم اور امجد علی شاکر نے پورے ضلع میں تحریک کو جواں رکھا اور چیچہ وطنی' اوکاڑہ' دیپال پور' پاکپتن اور بصیر پور میں مختلف مقامات پر وقتاً" فوقتاً" جلسہ عام منعقد کیے۔

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی و صوبائی رہنما جناب محمد اسلوب قریشی' جناب عبدالمتین چوہدری' صفدر چوہدری' حافظ محمد طاہر' ضیاء الرحمٰن فاروقی' شمس الفاروق چوہدری اور سلمان گیلانی نے اوکاڑہ' قبولہ' عارف والہ' چیچہ وطنی اور ساہیوال میں عظیم الشان جلسہ ہائے عام سے خطاب کیا۔

چیچہ وطنی' اوکاڑہ' عارف والا اور ساہیوال میں پولیس افسران نے جمعیت کے

قائدین کو گرفتار کرنے کے لئے علاقے کی ناکہ بندی کی' لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے اور ہر جگہ سے قائدین جمعیت .بفضلہ تعالٰی بخیرو خوبی اپنے دوسرے پروگرام تک پہنچتے رہے۔

سرگودھا

عقابوں کے نشیمن سرگودھا میں جمعیتہ طلباء اسلام کی کارکردگی کو الفاظ کے قالب میں ڈھالنا ناممکن تو نہیں' لیکن مشکل ضرور ہے۔ شاید ہی کوئی دن ایسا ہو جب اس علاقے میں کوئی جلسہ نہ ہوا ہو۔ ہڑتالیں اس قدر ہوئیں کہ صحیح تعداد یاد نہیں رہی۔ جمعیت طلباء اسلام سرگودھا کے جناب شیخ محمد طارق کئی مرتبہ جیل گئے اور آئے لیکن کیا مجال جوان کے پایہ استقلال میں میں اضمحلال پیدا ہو۔ تحریک کے سلسلے میں خاص طور پر گول چوک کی جامع مسجد جلسوں کا مرکز بنی رہی۔ روزانہ جلسوں کے باوجود سرگودھا کے مسلمان پر جوش انداز میں جوق در جوق شرکت کرتے۔ یہاں پر مرکزی مجلس عمل کے قائدین کے علاوہ جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی اور صوبائی رہنما جناب محمد اسلوب قریشی' جاوید ابراہیم پراچہ' عبدالمتین چوہدری' رانا شمشاد علی خاں' حافظ محمد طاہر' ضیاالرحمٰن فاروقی' حفیظ الدین جھنگوی' اقبال شروانی اور سلمان گیلانی نے متعدد بار خطاب کیا۔ مقامی رہنماؤں نے جھاوریاں' خوشاب شاہ پور' بھیرہ اور سلانوالی میں بھی مختلف مقامات پر جلسہ عام منعقد کیے۔

لائل پور

تحریک تحفظ ختم نبوت جس انداز سے لائل پور کے عوام نے چلائی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حسب روایت جمعیتہ طلباء اسلام نے یہاں بھی منظم بالشان طریق سے کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ قادیانیوں کا مکمل معاشرتی بائیکاٹ کیا گیا۔ کارکنان جمعیت نے اپنے آپ کو اس کے لئے وقف کیا ہوا تھا۔ روزانہ مختلف مقامات پر جلسے منعقد کیے۔ ضلعی رہنماؤں جناب مقصود احمد' جناب اشفاق بھٹہ' محمد احمد' محمد اجمل' ظہور الحسن' علاو الدین اور جناب صلاح الدین نے تقریباً ایک سو جلسوں کا اہتمام کیا۔

جس میں مقامی رہنماؤں کے علاوہ جناب عبدالمتین چوہدری' رانا شمشاد علی'

حافظ عبدالعزیز' اقبال شروانی' حفیظ الدین جھنگوی' رشید اختر اور ضیاء الرحمٰن فاروقی نے ولولہ انگیز اور ایمان پرور خطاب کیا جناب مقصود احمد' محمد اشفاق بٹ سمیت پانچ کارکن گرفتار کر لئے گئے۔

گوجرہ میں آٹھ اور دوسرے علاقوں مثلاً سمندری' ٹوبہ ٹیک سنگھ' جڑانوالہ' تاندلیانوالہ' مخدوم انوالہ میں ۴۱ جلسہ ہائے عام منعقد کیے گئے۔ جن میں عبدالمتین چوہدری کے علاوہ جناب مقصود احمد' محمد اشفاق بٹ' محمد اکرم شاہد' امیر احمد' محمد رفیق جامی' محمد احمد' اے۔ ڈی مظفر' حافظ محمد اسلم اور جناب قاری عطا الرحمٰن نے تقاریر کیں۔

جھنگ

تحریک مقدس ختم نبوت کے سلسلے میں جھنگ بھی کسی دوسرے علاقے سے کم نہیں۔ یہاں بھی اسلامیان جھنگ نے پر جوش انداز میں قائدین ملت کی آواز پر لبیک کہا۔ جمعیتہ طلباء اسلام کے رہنماؤں جناب حفیظ الدین جھنگوی' محمد اقبال شروانی' حافظ عبدالعزیز' رشید اختر' شیخ محمد طارق نے ۳۲ جلسہ ہائے عام سے خطاب کیا۔ مختلف قسم کا لٹریچر تقسیم کیا اور مجلس عمل کے مطالبات سے دیواروں اور اشتہارات کے ذریعہ عوام الناس کو روشناس کرایا۔ واقعہ گجرات' کبیر والا' اوکاڑہ کے خلاف احتجاجی ہڑتالیں کرائیں۔ بارہ جلسہ ہائے عام چنیوٹ اور شورکوٹ کے گرد و نواح میں منعقد کیے۔ عبدالمتین چوہدری کے علاوہ محمد یوسف حسرت' ملک خلیل احمد' محمد اشرف ندیم' شیخ شکیل احمد' عبداللطیف عثمانی اور عقیل احمد نے بیشتر مقامات پر خطاب کیا اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔

میانوالی

جمعیتہ طلباء اسلام میانوالی نے عوامی رابطہ مہم کے سلسلے میں ۴۲ جلسہ ہائے عام منعقد کیے۔ جلسہ عام میانوالی کے علاوہ بھکر' کلورکوٹ' دریاخاں' بھل' پیلاں' عیسیٰ خیل' داود خیل اور کندیاں شریف میں انعقاد پذیر ہوئے۔ جن میں رانا شمشاد علی عبدالمتین چوہدری' حافظ محمد طاہر' ضیاء الرحمٰن فاروقی' عبدالرؤف ربانی' حفیظ الدین

جھنگوی، حافظ عبدالعزیز، اقبال شروانی، مسعودالحسن، محمد یوسف، راؤ عقیل احمد، محمد شریف اور محمد منیر اقبال نے مختلف مقامات پر متعدد جلسوں سے خطاب کیا۔

بھکر، مرکزی احکامات کے مطابق مقامی جمعیت کے صدر جناب قاضی جمشید عالم نے ۳۱ مئی کو مدرسہ دار الہدیٰ میں جلسہ عام منعقد کیا اور مختلف مقامات پر جلسہ ہائے عام کیے۔ دریا خان میں PPP کے کارکنوں نے جلسہ میں ہنگامہ کی کوشش کی، مگر کارکنان جمعیت نے ناکام بنا دیا۔

مقامی کالج میں ایک قادیانی پروفیسر کے تبادلے کے لئے جمعیۃ طلباء کے ایک وفد نے پرنسپل سے ملاقات کی اور پروفیسر کا تبادلہ کرادیا۔ قاضی جمشید عالم نے دوسری طلباء تنظیموں سے مذاکرات کے بعد ایک متحدہ ایکشن کمیٹی تشکیل دی جس کے صدر جناب قاضی جمشید عالم بنے اور پھر تحریک کے کام کو تیز تر کردیا گیا۔ قاضی جمشید عالم، راؤ محمد طاہر اقبال، عبدالمجید، ملک محبوب احمد، شیخ محمد یوسف رانا خان محمد، کفائیت اللہ، محمد شریف اور راؤ محمد اشفاق نے بھکر کے گردونواح میں شبانہ روز محنت کرکے تحریک کو سرگرم رکھا۔

لاہور

جمعیۃ طلباء اسلام لاہور نے تحریک کے سلسلہ میں جو قربانیاں دی ہیں وہ تاریخ کا حصہ بن گئیں۔ لاہور کے شب وروز گواہ ہیں کہ جمعیۃ طلباء اسلام کے کارکنوں نے قریہ قریہ جاکر اعلا کلمہ الحق بلند کیا۔ پولیس تشدد اور جیل کی تنگ و تاریک فضا بھی ان کے عزائم کی راہ نہ روک سکی۔ لاہور کا شائد ہی کوئی ایسا علاقہ ہو جہاں پر جمعیۃ طلباء اسلام نے جلسہ نہ کیا ہو۔ روزانہ بلا ناغہ تین چار جلسوں کا ہونا معمول بن گیا تھا۔ لاہور میں کل ۱۴۵ جلسے صرف جمعیۃ طلباء اسلام نے منعقد کیے ۱۰۰۰۰ اشتہارات اور قادیانی سوشل بائیکاٹ کارڈ لگائے۔ جبکہ ۱۳۰۰۰ ختم نبوت کے بیجز تقسیم کیے۔ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی اور صوبائی قائدین صبح و شام عوام سے مخاطب ہوئے۔

قائد طلباء جناب محمد اسلوب قریشی، عبدالمتین چوہدری، حافظ محمد طاہر، رانا

شمشاد علی خاں' ضیاء الرحمٰن فاروقی' رشید اختر' حفیظ الدین جھنگوی' حافظ عبدالعزیز' اقبال شروانی' فقیر محمد' حسین احمد کمال' فیاض احمد' نذیر احمد' واجد علی خاں' حبیب چوہدری' تفضیل احمد' نصیر احمد سیال' انیس الرحمٰن' حافظ عبدالواحد' سید انیس الحسن زیدی' محمد ادریس اور حبیب لاہوری نے لاہور کے چپہ چپہ کو نعرۂ ختم نبوت سے آشنا کیا۔ جمعیتہ طلباء اسلام کی کارکردگی سے مقامی انتظامیہ بوکھلا گئی۔ مرکزی دفتر واقع ۵۶ میکلوڈ روڈ پر دن رات پولیس کا پہرہ اور چھاپے مارنا معمول بن گیا تھا۔

۲۷ جون کو لاہور میں چار جلسوں سے خطاب کرنے کے بعد صدر جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان جناب محمد اسلوب قریشی اور عبدالمتین چوہدری دفتر آرہے تھے کہ پولیس کی بھاری جمعیتہ نے جو کہ دفتر کو محصور کیے ہوئے تھے دونوں رہنماؤں کو گرفتار کر لیا۔ دفتر کی تلاشی لی اور ناظم دفتر قاضی محمد اشرف کو گرفتار کرکے تھانہ نولکھا اور پھر سول لائنز لے گئے جہاں پندرہ دن کی نظربند کے آرڈر کرا کے کوٹ لکھپت جیل کی زینت بنا دیئے گئے۔ جناب قریشی صاحب اور قاضی محمد اشرف کو ۱۱ جولائی کی شام کو رہا کر دیا گیا۔

جبکہ عبدالمتین چوہدری کی نظربندی میں مزید ایک ماہ کی توسیع کر دی گئی۔ ۲۳ جولائی کو چوہدری صاحب کو بھی ہائی کورٹ کے حکم پر رہا کر دیا گیا اور یہ حضرات بھی اپنی لگن میں مگن ہوگئے۔ جمعیتہ طلباء اسلام کے صوبائی رہنماؤں نے حافظ مسعود الحسن' حافظ عبدالقادر اور دیگر مقامی احباب کے ساتھ چوکی' چونیاں اور قصور میں بھی ۵۴ جلسہ ہائے عام سے خطاب کیا۔

شیخوپورہ

جمعیتہ طلباء اسلام شیخوپورہ نے شاہ کوٹ' چوہڑکانہ' واربرٹن' ننکانہ اور منڈی مرید کے سمیت ۴۲ جلسہ عام منعقد کیے جن میں مشہور طالب علم رہنما جناب جاوید ابراہیم پراچہ عبدالمتین چوہدری' رشید اختر' حافظ عبدالعزیز' عبدالحکیم' نصیر احمد' حسان گیلانی اور اقبال شروانی کے علاوہ سلمان گیلانی نے خطاب کیا۔ جلسہ عام میں قادیانی سوشل بائیکاٹ سے متعلق حکومت کے گمراہ کن پروپیگنڈے کا مدلل جواب دیا گیا اور

عوام میں جذبہ جہاد کی روح پھونک گئی۔

گوجرانوالہ

گوجرانوالہ میں جمعیتہ طلباء اسلام نے مقامی صدر جناب قاری عبدالقدوس کی سرکردگی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قاری عبدالقدوس نے دوسری طلباء تنظیموں سے مل کر طلباء متحدہ محاذ بنایا جس کے تحت مختلف علاقوں میں جلسے ہوئے' لیکن مصلحت بیں اور مفاد پرست عناصر کی وجہ سے یہ اتحاد بر قرار نہ رہ سکا۔ لہٰذا اس کام کو کرنے کا جمعیتہ طلباء اسلام نے تنہا بیڑہ اٹھایا۔ روزانہ مختلف مقامات پر جلسے منعقد کرکے تحریک کو زندہ رکھا۔ جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے صدر محمد اسلوب قریشی' جناب جاوید پراچہ' عبدالمتین چوہدری' رانا شمشاد علی خاں' حافظ محمد طاہر' اقبال شروانی' حافظ عبدالعزیز' رشید اختر' ظہیر میر' طاہر عباس' محبوب الرحمٰن اور حفیظ الدین جھنگوی نے متعدد بار خطاب کیا۔ صرف گوجرانوالہ میں ۵۶ عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوئے جب کہ وزیر آباد حافظ آباد' کاموںکے' ککڑ' پنڈی بھٹیاں اور کھیکے کی منڈی کے جلسوں کی تعداد ۴۸ بنتی ہے۔ جگہ جگہ اشتہارات لگائے گئے اور قادیانیوں کی دکانوں پر رضاکاروں کی متعین کیا گیا۔

حافظ آباد

جمعیتہ طلباء اسلام کے رہنماؤں جناب عبدالحمید عاصم' محمد اشرف صابر' محمد اشرف بھٹی اور رشید اختر نے تحصیل سے متعلقہ علاقوں میں متعدد جلسہ عام سے خطاب کیا اور عوام کو صورت حال کی نزاکت کا احساس دلایا۔

سیالکوٹ

جمعیتہ طلباء اسلام کے کارکنوں نے تحریک کو سیالکوٹ میں بھی سرد نہیں ہونے دیا بلکہ جگہ جگہ جلسہ عام اور مظاہرے کرکے تحریک میں مزید جان ڈال دی۔ صوبائی سطح پر ایک وفد باقاعدہ دورہ پر بھیجا گیا اور طلباء رہنماؤں نے مختلف مقامات پر عوام سے خطاب کیا۔ سیالکوٹ میں ۲۳ جلسوں کا انعقاد ہوا جبکہ بدوملی' ڈسکہ' پسرور'

شکرگڑھ' چونڈہ اور نارووال میں مجموعی طور پر ۲۸ جلسے منعقد کیے۔
سیالکوٹ اور ڈسکہ کے عظیم الشان جلسوں سے قائد طلباء جناب محمد اسلوب قریشی' عبدالتین چوہدری' اقبال فاروقی عارف محمود' ریاض احمد اور جاوید اقبال نے خطاب کیا۔

گجرات

جمعیتہ طلباء اسلام گجرات نے سب سے پہلے ضلعی اجلاس بلایا اور اس میں تحریک کے پروگرام کو ضلعی سطح پر ترتیب دیا گیا۔ کھاریاں لالہ موسیٰ' سرائے عالمگیر اور پنجن کسانہ سمیت ضلع گجرات میں صرف جمعیتہ طلباء اسلام کے ۱۹ جلسہ عام منعقد ہوئے۔ ننگ انسانیت پولیس آفیسر شریف چیمہ یہیں متعین تھا۔ اس نے اپنی فطرت سے مجبور ہو کر فائرنگ کی جس سے دو مجاہد شہید ہوئے۔ جمعیتہ طلباء اسلام نے احتجاجی جلسہ اور ہڑتال کا پروگرام بنایا۔ مقامی پولیس نے جمعیت کارکنوں کو دھمکانے کی بہت کوشش کی مگر جناب محمد اشرف شاہد' محمد اشرف بٹ' محمد اخلاق مجاہد' احسان الرحمٰن اور خان بہادر نے ان کی تمام چالیں ناکام بنادیں اور تحریک کو منظم طریق پر پورے ضلع میں جاری رکھا۔

جہلم

جمعیتہ طلباء اسلام جہلم کے سرگرم کارکنوں جناب امجد نواز کھوکھر' عبدالحمید' حافظ بدر اسلام ملک عبدالسلام نے قادیانیوں کے معاشرتی بائیکاٹ کے سلسلہ میں شاندار کام کیا۔ عوامی رابطہ مہم کے سلسلہ میں بیشتر جلسہ عام منعقد ہوئے جن سے جناب عبدالتین چوہدری' اقبال شروانی حافظ عبدالعزیز' رشید اختر' اور حفیظ الدین جھنگوی نے خطاب کیا۔ مقامی جمعیت رہنماؤں نے چکوال' دینا اور پنڈدادن خان میں مختلف مقامات پر عوام سے خطاب کیا۔

کیمبل پور

جمعیتہ طلباء اسلام کے صوبائی رہنماؤں جناب رانا شمشاد علی' ضیاء الرحمٰن

فاروقی' عبدالرؤف ربانی' حافظ عبدالعزیز' سید عشرت علی زیدی' قاری ارشد' محمد طارق اور اقبال شروانی نے پورے ضلع کیمبل پور کا دورہ کیا۔ طلباء قائدین نے حضرو' لارنس پور' حسن ابدال' بہبودی' پنڈی گھیپ اور تلہ گنگ میں عظیم الشان جلسوں سے خطاب کیا۔ کیمبل پور کے جلسہ عام میں ایک کارکن کو بم مار کر شہید کر دیا گیا جس کی نماز جنازہ مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب نے پڑھائی۔

راولپنڈی

راولپنڈی میں جمعیتہ طلباء اسلام نے یوں تو بہت جلسے منعقد کیے مگر ۴ ستمبر کو ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس راولپنڈی کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رہے گی۔ جس میں ہزاروں طلباء نے شرکت کی۔

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی اور صوبائی قائدین' طلباء رہنماؤں نے عظیم عوامی اجتماع سے ولولہ انگیز خطاب کیا اور حکومت کو خبردار کیا کہ اگر سات ستمبر تک مسلمانوں کے اجماعی مطالبات تسلیم نہ کیے گئے تو طلباء قادیانی امت کے لئے پاکستان کو تنگ کر دیں گے۔ اس سے قبل جناب رانا شمشاد علی خاں عبدالمتین چوہدری' عشرت علی زیدی' عبدالرؤف ربانی' جاوید پراچہ' جناب افضال احمد' طاہر عباس' عبیداللہ چوہدری محمد طفیل اور دیگر ساتھیوں نے ٹیکسلا' اسلام آباد' مری' واہ کینٹ اور گوجر خاں کا تفصیلی دورہ کیا' ہر جگہ مختلف جلسہ عام سے خطاب کیا اور تحریک کا جائزہ لے کر مزید کام کرنے کی ہدایات دیں۔

پشاور

جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ سرحد کے رہنماؤں جناب فقیر محمد ہزاروی قبلہ ایاز' عبدالرحمٰن' عبدالمالک شاہ' نور الٰہی اور عطاءاللہ شاہ چترالی نے پورے صوبے میں تحریک کے پروگرام ترتیب دے کر ذیلی شاخوں کو ہدایات جاری کیں اور خود متعدد مقامات پر مختلف جلسہ عام سے خطاب کیا۔

جمعیتہ طلباء اسلام کے مرکزی رہنما جناب جاوید ابراہیم پراچہ کی زیر قیادت پشاور کے ہزاروں طلباء نے جلوس نکالا اور عظیم الشان جلسہ عام منعقد کیا۔ اراکین

اسمبلی کو مجبور کیا کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیں۔ رہنمایان جمعیتہ طلباء اسلام نے پشاور کے علاوہ چارسدہ' نوشہرہ' اکوڑہ خٹک' جہانگیرہ در رسالپور میں مختلف مقامات پر جلسے کیے۔

مردان

جمعیتہ طلباء اسلام مردان کے رہنما جناب بشیر احمد کمال نے مردان' صوابی' ٹوپی' سخاکوٹ' درگئی میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں ۱۹ جلسہ عام منعقد کیے۔ مرکز سے شائع شدہ اشتہارات چسپاں کیے اور مجلس عمل کے مطالبات ہینڈ بل کی صورت میں تقسیم کیے۔

ضلع مردان کے علاوہ سوات' دیر' منگورہ' چترال اور مستوج میں بھی مقامی رہنماؤں نے آٹھ جلسہ عام منعقد کیے۔ اور ہر جگہ عوام کو مجلس کے مطالبات سے آگاہ کیا۔

بنوں

بنوں میں جمعیتہ طلباء اسلام کے راہنما جناب عبدالعلی خاں' سعید احمد اور لکی مروت کے جناب رشید احمد نے مرکزی رہنما جناب پراچہ صاحب کی قیادت میں پورے ضلع کا دورہ کیا اور بنوں کے علاوہ لکی مروت' کوہاٹ' کرک' ٹل' ڈیرہ اسماعیل خاں' ہزارہ' ایبٹ آباد' بالاکوٹ' مانسہرہ اور ہری پور میں ۳۵ جلسوں سے خطاب کیا اور کئی مقامات پر مظاہرے کیے۔

صوبہ سرحد کی کارکردگی کی رپورٹ بڑی طویل ہے۔ صوبائی طور پر مختلف علاقوں میں کارکنوں کو جلسہ عام کے لیے بھیجا جاتا تھا۔ مختصر طور پر کچھ علاقوں اور طلباء مقررین کے نام درج ذیل ہیں:

ڈرگ اسماعیل خیل' خیرآباد' آدم زئی' وزیر گڑھی' مانکی' نوشہرہ کلاں' بابڑہ' جہانگیرہ' مسلم آباد' چشمئی' رسالپور' اماں کوٹ' نظام پورکنڈ' چونتری' پینڈ کنڈ' جلوزئی' امازوگڑھی' لاہور شاہ' منصور' شیدو' اوچ' گجرات (ضلع مردان) اور علی گڑھ میں میاں عبدالودود' حافظ رشید احمد' شمس الحق' فضل احسان' حافظ غلام الرحمٰن' خلیل الرحمٰن

ہزاروی' قاسم شاہ' عبداللہ گوہر شاہ صاحب' محمد ضیا افغانی' عزیزاللہ' محمد اعظم' مجتہدباللہ' سمیع اللہ' عبدالحکیم اکبری' محمد متبسم' سیدعطاء اللہ شاہ' مطیع الرحمٰن ہزاروی' محمد ابراہیم کوٹی' مصباح اللہ ہزاروی' عبداللطیف' سعداللہ ڈیروی' عبدالمتین بنوری' شمس الحق مردانی' عبدالغنی' قاضی عبدالصمد' محمد قاسم شاہ بلوچستانی اور حضرت مفتی صاحب کے صاحبزادے جناب فضل الرحمٰن نے تقاریر کیں۔ صوبہ سرحد جمعیتہ طلباء اسلام کے شعبہ نشریات کی رپورٹ کے مطابق پورے صوبہ سرحد میں بانوے جلسے ہوئے۔

کوئٹہ

پاکستان کے دوسرے علاقوں سے بہت پہلے تحریک ختم نبوت بلوچستان میں شروع ہوچکی تھی۔ کیونکہ قادیانیوں کا منصوبہ یہ تھا کہ بلوچستان جو کہ رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے' لیکن آبادی کے اعتبار سے اسی قدر چھوٹا ہے' اس لیے بلوچستان میں قادیانی منصوبہ کے مطابق مرزائیت کی تبلیغ آسان ہوگی۔ اس لیے انہوں نے اس صوبہ کو اپنے قادیانی سٹیٹ کے ناپاک منصوبہ کا ہدف Target بنایا اور اس سلسلے کی پہلی کڑی کے طور پر قرآن حکیم میں تحریف کر کے بلوچستان کے غیور مسلمانوں کی غیرت ایمان کا امتحان لیا۔ لیکن جمعیتہ طلباء اسلام بلوچستان کے سابق صدر' جمعیتہ علماء اسلام کے رہنما بلوچستان کی غیرت و حمیت اور اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر' جسے عوام شمس الدین شہید کے نام سے آج بھی جانتے ہیں' زندہ تھے۔ لہٰذا انہوں نے قادیانی منصوبہ کو خاک میں ملا دیا اور اپنے علاقے میں ایک بھی قادیانی کے وجود کو برداشت نہ کیا۔ تحریف شدہ قرآن اکٹھے کیے گئے اور شہید اسلام کی قیادت میں صوبہ بھر میں غم و غصہ کے اظہار کے لیے مظاہرے شروع ہوگئے۔

لہٰذا ۲۹ مئی سے تحریک ختم نبوت جب پنجاب سے شروع ہوئی تو یہ یقینی امر تھا کہ بلوچستان اس میں پیش پیش ہوتا۔

جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ بلوچستان کے رہنماؤں جناب سکندر خاں عیسیٰ خیل' عبدالرحیم مندوخیل' عبدالاحد قریشی' حافظ حسین احمد اور عبداللہ صاحب نے کوئٹہ

باغ اور اس کے نواحی علاقوں میں مسلسل جلسوں کا پروگرام ترتیب دیا۔ جمعیتہ طلباء اسلام نے صرف کوئٹہ کے علاقے میں ۱۱ جلسے منعقد کیے۔

قلات

صوبہ کے دوسرے علاقوں کی طرح یہاں بھی مقامی جمعیتہ کے رہنماؤں جناب عبداللطیف شاہ' جناب عبداللہ اور محمد اسماعیل نے قلات اور مستونگ کے مختلف مقامات پر عوامی رابطہ مہم کے سلسلے میں مختلف مقامات پر بیشتر جلسہ عام منعقد کیے۔ خضدار اور لورالائی میں جمعیتہ طلباء اسلام نے سات جلسے منعقد کیے جن میں جناب قاضی حسین احمد' غلام قادر صاحب' جناب عبدالغنی صاحب اور عطاءاللہ مینگل نے خطاب کیا۔

ژوب

ژوب بلوچستان کی آن' سید شمس الدین کا ضلع ہے۔ صوبے کے دوسرے علاقوں کی نسبت تحریک سے متعلق سب سے پرجوش کام اسی ضلع میں ہوا۔ جمعیتہ طلباء اسلام فورٹ سنڈیمن کے رہنماؤں جناب محبوب شاہ' عبدالرزاق عبدالحکیم نے ژوب' فورٹ سنڈیمن' قلعہ سیف اللہ وغیرہ میں صرف جمعیتہ طلباء اسلام کی طرف سے ۲۹ جلسہ عام منعقد کیے اور متعدد بار مظاہرے اور ہڑتالیں ہوئیں۔ سبی اور چاغی وغیرہ میں بھی اسی طرح کا جوش و خروش تھا۔

مندرجہ بالا سطور جمعیتہ طلباء اسلام کی علاقہ وائز کارکردگی کی آئینہ دار ہیں۔ اب آپ کے سامنے مرکزی سطح پر کارکردگی کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے:

شعبہ نشریات

جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کی طرف سے وقتاً" فوقتاً" مختلف النوع اشتہارات' ہینڈبل اور پمفلٹ شائع کیے گئے جن کی تعداد ایک لاکھ اڑتیس ہزار بنتی ہے' جو اشتہارات' پمفلٹ اور ہینڈبل شائع ہوئے ہیں' ان کے نام یہ ہیں:

۱۔ خاتم النبیین ——— سید المرسلین : حکومت اور عوامی نمائندوں کو عوام اور

طلباء کے جذبات سے آگاہ کرنے کے لیے بوقلموں' خوبصورت پوسٹر

۲۔ **مرزائیوں کو اقلیت قرار دو:** رکشائیوں' ٹیکسیوں اور چھوٹی جگہوں اور دکانوں پر لگانے کے لیے ہینڈ بل۔

۳۔ **مرزائیوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کرو**

۴۔ **قادیانیوں کے ناپاک عقائد:** قادیانی کذاب کے ناپاک عقائد سے عوام کو روشناس کرانے کے لیے پوسٹر

۵۔ **ہم خبردار کرتے ہیں:** تعلیمی اداروں میں قادیانیوں کے داخلے پر تنبیہہ کا اشتہار۔

جمعیت طلباء اسلام کا شائع شدہ اشتہار جو "خبردار" کے عنوان سے تھا' مرزا ناصر احمد نے قومی اسمبلی میں وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ کو پیش کیا کہ مفتی صاحب کے متبعین تعلیمی اداروں کی فضا کو خراب کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا اس جماعت پر پابندی لگائی جائے۔

۶۔ **قادیانیت اور پاکستان:** (پمفلٹ) جس میں پاکستان کے ساتھ قادیانیوں کی دشمنی اور اس کو دوبارہ اکھنڈ بھارت بنانے کے ناپاک منصوبے کا مدلل تجزیہ کیا گیا ہے۔

۷۔ **سوشل بائیکاٹ:** (بیج) جیبوں اور سینوں پر لگانے کے لیے خوبصورت دو رنگے کارڈ بیج۔

۸۔ **قادیانی سوشل بائیکاٹ:** (کارڈ) دکانوں پر آویزاں کرنے کے لیے۔

۹۔ **اور مسلمان جیت گئے:** (پوسٹر) اسلامیان پاکستان کی عظیم فتح پر پیام مبارک باد۔

۲۔ مختلف پروگراموں کے اعلان کے لیے اخبارات میں اشتہار تقریباً چھ مرتبہ دیے گئے۔

۳۔ عوامی رابطہ مہم کے سلسلے میں ملک بھر میں تقریباً دو ہزار سے زائد جلسے

ہائے عام منعقد کیے۔

۴ - تحفظ ناموس رسالت کے جرم کی پاداش میں مرکزی اور صوبائی قائدین سمیت ۱۲۷ کارکن پس دیوار زنداں کیے گئے جبکہ سینکڑوں کارکنوں کے وارنٹ جاری ہوئے۔

۵ - مرکزی مجلس عمل کے صدر حضرت علامہ محمد یوسف بنوری مدظلہ کے اعزاز میں لاہور میں استقبالیہ تقریب منعقد کی گئی جس میں سینکڑوں طلباء' سیاسی قائدین اور علماء نے شرکت کی۔ صدر جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان جناب محمد اسلوب قریشی نے مرکزی مجلس عمل کے صدر حضرت علامہ بنوری کی خدمت میں استقبالیہ پیش کیا بعد میں حضرت علامہ نے استقبالیہ کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

> "میں نوجوان طلباء کی کارکردگی سے مطمئن ہوں اور مجھے یہ دیکھ کر از حد خوشی محسوس ہوئی کہ آج کے دور میں جب کہ اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا جا رہا ہے نوجوان طلباء اسلامی نظام کا عزم لے کر میدان میں نکلے ہیں"۔

۶ - ۲۶ اگست کو چار رکنی وفد نے جس میں محمد اسلوب قریشی' عبدالمتین چودھری' سید مطلوب علی زیدی اور چودھری محمد طفیل شامل تھے۔ اراکین قومی اسمبلی اور سینٹ سے ملاقات کی۔ قوم کے نمائندوں کو قومی جذبات سے آگاہ کیا اور تمام اراکین پارلیمنٹ کو یادداشت پیش کی:

۷ - ۴ ستمبر کو راولپنڈی میں عظیم الشان تاریخی ختم نبوت کانفرنس منعقد کی جس میں جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی اور صوبائی قائدین کے علاوہ ہزاروں کارکنوں نے شرکت کی اور حکومت کو اپنے عزائم سے آگاہ کیا۔

۸ - ۴ ستمبر سے تافیصلہ ۷ ستمبر تک جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے سینکڑوں کارکن اسلام آباد میں موجود رہے۔ فیصلہ ہونے کے فوری بعد جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے قائدین سب سے پہلے مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب کے کمرے میں مبارک باد کے لیے حاضر ہوئے۔ چند ہی لمحوں بعد اکثر اراکین پارلیمنٹ حضرات مفتی محمود صاحب کو مبارک باد دینے کے لیے پہنچنا شروع ہوگئے۔ سماں کچھ اس قدر عجیب

تھا کہ الفاظ اس کا احاطہ کرنے سے معذور نظر آتے ہیں۔ بہرحال جناب محمد اسلوب قریشی' میاں محمد عارف اور سید عشرت علی زیدی نے حضرت مفتی صاحب کی دعائیں لینے کے بعد تمام اراکین پارلیمنٹ (بشمول قومی اسمبلی و سینٹ) اور مجلس عمل کے اکابرین کی خدمت میں (جو اس وقت اسلام آباد اور راولپنڈی میں موجود تھے) اس خوشی اور کامیابی کے موقع پر جمعیتہ طلباء اسلام کی طرف سے مٹھائی پیش کی۔ اراکین پارلیمنٹ اس قدر خوش تھے کہ کائنات مسکرائی نظر آ رہی تھی۔ (عزم نو' ٹریکٹ نمبر ۴)

یادداشتیں پروفیسر افتخار حسین ظفر ایبٹ آباد

۱۹۷۴ء میں جب سارے ملک میں تحریک تحفظ ختم نبوت پورے زوروں پر تھی تو حسب معمول اہلیان ہزارہ سر بہ کفن شب و روز مصروف جہاد تھے۔ میں اس وقت کالج میں سال اول کا طالب علم تھا۔ اہل اللہ کی صحبت اور جذبہ رسولؐ سے سرشار تھا۔ قادیانیوں کے خلاف چھوٹے موٹے واقعات روزانہ کا معمول تھا لیکن ایک دن جب ایبٹ آباد شہر میں مکمل ہڑتال اور بھرپور مظاہرہ کیا گیا۔ اس مظاہرے میں تمام شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے عملی طور پر حصہ لیا۔

ایک دفعہ جلوس شہر کی مصروف جمال بلڈنگ کے قریب پہنچا تو وہاں بلڈنگ میں موجود ایک قادیانی شرارت سے جلوس نے میڈیکل سٹور پر ہلہ بول دیا گیا۔ اس وقت شمع رسالت کے پروانوں کے جذبات اتنے شدید تھے کہ سٹور کیا پوری بلڈنگ کو نذر آتش کر دیا گیا۔ اس دوران پولیس نے اپنا فرض ادا کیا۔ کافی لوگ زخمی ہوئے۔ آگ بجھانے والے عملے نے بھرپور کوشش کی مگر اس بلڈنگ کو خاک ہونے سے نہ بچا سکے۔ اس واقعے کو آج برسوں گزر چکے ہیں مگر اب بھی میرے جسم پر اینٹوں اور ڈنڈوں کے نشان موجود ہیں جو اس موقع پر پولیس اور دیگر سکیورٹی عملے سے ہاتھا پائی میں آئے۔ اس کے بعد جلوس نے شہر سے ایک میل کے فاصلے پر موضع شیخ البانڈی کا رخ کیا جہاں ایک گھر سے سینکڑوں قادیانی کتب و رسائل برآمد ہونے پر تمام کاغذات اور مکان کو نذر آتش کر دیا گیا۔

اس کے علاوہ ایک دوسرے واقعے میں قادیانیوں نے شرارت کی مسلمانوں کے جلوس نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال ایبٹ آباد کے عقب میں محلہ کیپال کی ایک تنگ گلی میں واقع قادیانیوں کی "عبادت گاہ" کو تہس نہس کر دیا' پھر شہر میں بہت بڑا جلوس تاج محل سینما کے قریب پہنچا تو سربن چوک میں پولیس اور شرکائے جلوس میں سخت مقابلہ ہوا۔ ہر دو اطراف سے متعدد آدمی زخمی ہوئے۔ جلوس کے شرکاء ابھی منتشر نہیں ہوئے تھے کہ خبر آ گئی کہ شہر کے محلہ کریم پورہ کے پاس ایک مسلمان شہید کر دیا گیا ہے۔ شرکائے جلوس کے جذبات اس وقت قابل دید تھے۔ شہید ہونے والا جوان اخ شیر کوہستانی تھا (ضلع کوہستان کا باشندہ) اس جوان کا گھر .مذ (ہزارہ) میں تھا اور وہ ایبٹ آباد شہر میں بوٹ پالش کا کام کرتا تھا اور خود نواں شہر میں رہتا تھا۔ ایک چارپائی پر اس کی میت لائی گئی اور تاج محل سینما کے پاس (جہاں آج کل کالا خان تکہ شاپ ہے) سڑک کے کنارے رکھی گئی اور وہاں موجود کسی نے اس کی میت کو اس کے گھر پہنچانے اور دیگر انتظامات کے لیے چندے کی اپیل کر دی۔ چند ہی لمحے گزرے تھے کہ اس جوان کی میت نوٹوں میں ڈوب گئی۔ جس کے پاس جتنی رقم تھی وہ نکال کر پھینک دی۔

وہ جوان ایک عام سا' سانولے رنگ کا مالک تھا مگر شہادت کے بعد جوں جوں وقت گزرتا گیا وہ گلاب کی مانند کھلتا گیا۔ اس منظر کو دیکھ کر منکر سے منکر بھی شہادت کے عظیم مرتبے کی تصدیق کئے بغیر نہ رہ سکا۔ پھر اس جوان کو ایبٹ آباد سے تین میل کے فاصلے پر نواں شہر میں سپرد خاک کیا گیا جہاں آج بھی اس کی قبر کی مٹی سے خوشبو آ رہی ہے۔ اس کے علاوہ بھی متعدد واقعات ہوئے۔

ہم نے بعد میں دیکھا کہ اس تحریک میں جن لوگوں نے جانی و مالی قربانیاں پیش کیں انہیں خداوند کریم نے ایسا سرفراز فرمایا کہ وہ خود تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ واقعی

"اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔"

ضلع بہاول نگر کی رپورٹ

عرصہ ہوا محترم بھائی صابر علی مجاہد نے بہاول نگر مجلس عمل کا رجسٹر اور چند

کاغذات دیے تھے۔ ان سے مختصر منتخب رپورٹ پیش خدمت ہے۔

مجلس عمل ضلعی صدر مولانا سید سردار علی شاہ' نائب صدر' حاجی محمد یوسف ہارون آباد' مولانا خلیل اشرف ڈونگہ' حاجی عبدالرزاق بہاول نگر' خان محمد اسحاق فورٹ عباس' میاں عبدالمجید ایڈووکیٹ چشتیاں' صوفی عبدالمجید منچن آباد' سید مسعود حیدر بخاری بہاول نگر ضلعی جنرل سیکرٹری حافظ رفیع الدین' جوائنٹ سیکرٹری محمد امین دولتانہ سیکرٹری نشرو اشاعت چودھری بشیر احمد شاد' خازن مولانا علی احمد۔

منچن آباد' مکلوڈ گنج' صادق گنج' مولانا محمد یوسف' مولانا بشیر احمد شاہ' مولانا خلیل احمد نے ہارون آباد' فقیر والی چک نمبر ۹۳' مولانا علی احمد' حافظ رفیع الدین' مولانا احمد دین' ہارون آبادی' مولانا فیض احمد بہاول نگر' مولانا عبدالروف' فورٹ عباس چک نمبر ۲۷۸ مروط قاری عبدالغفور' مولانا عبدالحفیظ' مولانا سید بشیر حسین بخاری' مولانا عبدالقدوس' مولانا محمد محسن چشتیاں' گلشن خان ڈیرانوالہ' مولانا عبدالحق' مولانا غلام رسول' مولانا غلام مہر علی' مولانا عبدالحفیظ' ڈاکٹر عبدالروف لودھی نے کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ ہر جگہ مجلس عمل کا قیام عمل میں لایا گیا اور ضلع بھر میں قادیانیوں کے بائیکاٹ کی تحریک کو کامیابی سے چلایا گیا۔ تحریک کو کامیابی سے چلانے کے لیے جناب صابر علی کے نام مولانا محمد شریف جالندھری نے ذیل کا والا نامہ تحریر فرمایا:

برادرم میاں صابر علی سلمہ ---- سلام مسنون ---- مزاج گرامی

معلوم ہوا ہے کہ مولانا خدا بخش بہاولنگر تشریف لائے ہیں۔ ضلع بھر میں سوشل بائیکاٹ کی تحریک کا دور دورہ ضروری ہے۔ مولانا عبدالرحیم اور مولانا محمد حیات صاحب اسلام آباد ہیں۔ مولانا بنوری نے بلایا ہے۔ بندہ بھی آج رات جا رہا ہے۔ اس وقت سوشل بائیکاٹ جتنا کامیاب ہوگا' اتنا ہی مطالبات کی منظوری قریب سے قریب تر ہوتی جائے گی۔ مولانا اللہ وسایا مبلغ لائل پور' مولانا سید محمد اشرف ہمدانی ۲۰ جولائی' دن ہفتہ بہاولنگر تشریف لائیں گے۔ مولانا سید فیض الحسنات صاحب تنویر کو فقیر والا سے آپ خود بلا لیں تاکہ مجلس عمل کی صورت پیدا ہو جائے۔ مرکزی رہنما مصروف ہیں۔ ہفتہ عشرہ تک ان کا پروگرام بھی بہاولنگر دیں گے۔ ہردو صاحب لائل پوری ۲۰ ـ ۲۱ ـ ۲۲ قیام فرمائیں گے۔ ۲۰' شام بعد نماز عشاء بہاولنگر' ۲۱ ـ ۲۲ جہاں

مناسب ہو۔ اہل حدیث اور شیعہ صاحبان کو بھی نمائندگی دیں۔ سواداعظم کی نمائندگی حضرت پیر تنویر شاہ صاحب سے ہو جائے گی۔ پروگرام ادھر سے آنے والوں کا پختہ ہے۔ انتظام مکمل کرلیں۔ شام تک پہنچ جائیں گے۔

فقط والدعا

طالب دعا محمد شریف جالندھری

دفتر ختم نبوت لاہور

۱۷-۷-۷۴

۲۰/ اگست کو جامع العلوم میں مرکزی مجلس عمل کے رہنما تشریف لائے اور عظیم الشان کانفرنس سے نواب زادہ نصر اللہ خان' ملک محمد قاسم' علامہ محمود احمد رضوی' علامہ احسان الٰہی ظہیر' عبدالرشید قریشی نے خطاب کیا۔ صدارت حاجی محمد یوسف نے کی۔ مولانا نیاز محمد صاحب سرپرست اعلیٰ تھے۔ حضرت مولانا محمد شریف منچن آبادی ضلع بھر کے کام کی نگرانی فرماتے رہے۔

فیصلہ جمعیتہ القریش بہاولنگر

بابت قربانی قادیانی

جمعیتہ القریش اسبات کا فیصلہ کرتی ہے کہ چونکہ مرزائی ازروئے شریعت کافر اور مرتد ہیں' اس لئے اہل قریش کا کوئی فرد بھی مرزائیوں کی قربانی ذبح کرنے اور ان کا گوشت بنانے کے لیے نہیں جائے گا۔

فضل الٰہی حیدر

جمعیت القریش' بہاولنگر

جناب ڈاکٹر عبدالرؤف لودھی نے بہاول نگر کی ایک رپورٹ ارسال کی۔ وہ ملاحظہ فرمائیں۔

نشتر میڈیکل کالج کے طلبا کے ساتھ ربوہ اسٹیشن کے واقعہ کے چند روز بعد صابر علی مجاہد جنرل سیکرٹری مجلس ختم نبوت بہاول نگر نے تمام پارٹیوں کا عشاء کی نماز کے بعد اجلاس بلایا۔ اسی رات مجھے بس کے ذریعے کلینک کے سامان کے سلسلے میں

لاہور جانا تھا' صرف ایک دن کے لیے سو میں اس رات میٹنگ میں شامل نہ ہو سکا۔ صبح لاہور پہنچا' وہاں مال روڈ پر بہاولنگر کے ایک مجسٹریٹ اور پبلک پراسیکیوٹر سے ملاقات ہوئی ان کے ساتھ ایک ہوٹل میں چائے پی' میں سامان خرید کر رات کی بس سے سوار ہو کر دوسرے دن صبح واپس بہاولنگر پہنچا تو معلوم ہوا کہ میری عدم موجودگی کے اجلاس میں احتجاجی جلوس اور جلسے کا پروگرام بنایا گیا۔ جلوس نکلا' لوگ مشتعل تھے۔ پرچہ درج ہوا جس میں میرا نام بھی شامل کیا گیا حالانکہ مجسٹریٹ نے انتظامیہ کو میری لاہور میں موجودگی کا بھی بتایا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ڈپٹی کمشنر ملک محمد سعید نے ایک ورائٹی شو کی بہاولنگر میں اجازت دی تھی۔ میں نے بھٹو صاحب اور کھر صاحب کو دو تار بھیجے کہ اس فحاشی کے پروگرام کو منسوخ کیا جائے۔ دو دن بعد ایس ایچ او تھانہ میرے گھر آیا اور کہا کہ ڈی سی صاحب ورائیٹی شو منسوخ کر رہے ہیں تم تار واپس لے لو جو کہ ابھی تک روک کر رکھے ہوئے تھے بھیجے نہیں گئے تھے۔ اس یقین دہانی پر میں نے تار واپس لے لئے' مگر وعدہ خلافی کرتے ہوئے کچھ دنوں بعد پھر اجازت دے دی۔ یہ واقعہ بتانے کا مقصد صرف یہ تھا کہ ہماری بیورو کریسی کیسے من مانی کرتی ہے۔

بہاول نگر میں ہر روز جلوس نکلتا۔ احتجاجی جلسے ہوتے' گرفتاریاں ہوتیں' مرزا ثناء اللہ مرحوم' مولوی محمد یوسف قاری' عبدالغفور صاحب' قاری محمد شریف صاحب' مجھے اور بہت سے دکانداروں اور ریڑھی والوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ اسی دن شام کو چھوڑ دیا گیا۔ سارا شہر کھانے پینے کی چیزیں لے کر تھانے میں امنڈ پڑا۔ تحریک ختم نبوت کے تقدس اور اہمیت کے پیش نظر پیپلز پارٹی کے صاحب ایمان افراد بھی ہمارے ساتھ مل گئے۔ چوہدری مظفر حسین صاحب ایڈووکیٹ ضلعی صدر پیپلز پارٹی اور شیخ عزیز الرحمٰن صاحب قابل ذکر ہیں۔ طالب علم عبدالقادر شاہین نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ اسی تحریک میں حصہ لینے کی پاداش میں مظفر حسین صاحب کو اپنے عہدہ سے بھی ہاتھ دھونا پڑا۔ ایک میٹنگ چوہدری مظفر صاحب کے ڈیرے میں ہو رہی تھی۔ ساری پارٹیوں کے نمائندے اور راہنما موجود تھے۔ ۱۰ بجے رات پتہ چلا کہ باہر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس خواجہ محمد طفیل صاحب بمعہ پولیس فورس کے آئے ہوئے ہیں۔

انہوں نے پیغام بھجوایا کہ گرفتاریاں ہونی ہیں۔ باہر نکلیں' کچھ اس حق میں تھے کہ اندر بیٹھے رہیں گرفتاریاں نہ دیں مگر کئی میرے ہمنوا تھے کہ ہمیں خود باہر نکل کر گرفتاری دینے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ چودھری مظفر حسین صاحب' شیخ عزیز الرحمٰن صاحب' مرزا ثناء اللہ صاحب' مولوی محمد یوسف صاحب' قاری عبدالغفور صاحب' قاری محمد شریف صاحب' شیخ محمد صدیق صاحب مجھے اور بہت سے ساتھیوں کو گرفتار کر کے رات تھانے ہی میں رکھ کر صبح جیل بھیج دیا گیا۔ پیپلز پارٹی کے ممبر صوبائی اسمبلی منظور موہل نے بڑی کوشش کی۔ مظفر صاحب شیخ عزیز صاحب' قادر شاہین باہر آنے پر تیار نہ تھے' انہوں نے ہمارے ساتھ باہر آنے کو ترجیح دی' ہم کسی قسم کی معافی مانگنے کو تیار نہ تھے۔ شہریوں نے کھانے پینے اور ضرورت کی چیزیں بھیجنا شروع کر دیں۔ ان کا جوش و خروش اور ہمارے لئے احساس قابل دیدنی تھا۔ ایک بیٹا شادی شدہ نوجوان جیل میں جذبہ حب رسولؐ سے ہمارے ساتھ گرفتار ہوا۔ فروٹ چاٹ بیچتا تھا۔ دو دن بعد ہمیں ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ عبدالرؤف انجم طالب علم نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا' بہرحال ہمارے سمجھانے پر دو دن بعد رہا ہو گیا۔ جلسے اور جلوس کا پروگرام پورے ضلع میں ہم نے جاری رکھا۔ ایک تمام پارٹی کے اجلاس میں مجھے جماعت اسلامی کی نمائندگی دیتے ہوئے تحریک ختم نبوت کا ضلعی جنرل سیکرٹری منتخب کیا گیا۔ میں نے مقدور بھر اپنے فرائض سرانجام دینے کی کوشش کی۔ ایک دن ایک دیہاتی سا بھولا بھالا بھی تقریباً ۳۵۔۴۰ سال عمر چھوٹے قد کا آدمی بہاولنگر پہنچا۔ وہ اپنے آپ کو نبی کا پروانہ کہتا تھا۔ وہ بتاتا تھا کہ اوکاڑہ کا رہنے والا ہے۔ وہ ریلوے بازار میں ایک قادیانی کی دکان پر پہنچا انہیں اسلام لانے کی دعوت دی۔ اس قادیانی نے جو جواب دیا وہ لوگوں کے اشتعال کا باعث بنا۔ ہڑتال ہو گئی' دکانیں بند ہونا شروع ہو گئیں۔ سارا شہر اکٹھا ہو کر قادیانی کی دکان کے آگے جمع ہونا شروع ہو گیا۔ قادیانی نے بھی ڈر کے مارے دکان اندر سے بند کر لی۔ حالات کی نزاکت کا اندازہ لگاتے ہوئے پولیس نے اس کی دکان کے آگے بہت سی نفری متعین کر دی تاکہ دکان کی حفاظت اور قادیانی کی جان بچائی جا سکے۔ اس کی دکان کے آگے جلسہ شروع ہوا مرزا ثناء اللہ صاحب' مولوی محمد یوسف صاحب' عبدالقادر شاہین'

عبدالرؤف انجم دستی نے تقریریں کیں۔ لوگ اشتعال میں بیٹھے ہوئے تھے وہ پولیس کا گھیرا توڑ کر دکان کو آگ لگا کر قادیانی کو مار دینا چاہتے تھے۔ حالات کو دیکھ کر پولیس کو لاٹھی چارج کا حکم ہوا' آنسو گیس کے بہت تیز گولے پھینکے گئے۔ لوگوں کا جوش ختم ہونے میں نہ آتا تھا۔ کہاں کہاں سے روڑے اور اینٹیں پکڑ پکڑ کر پولیس پر پھینک رہے تھے۔ آنکھوں میں چبھن اور آنسوؤں کے باوجود پولیس کا مقابلہ کرتے رہے۔ سٹی مجسٹریٹ رانا محمد افضل صاحب نے ہوائی فائر کا حکم دیا۔ جس سے لوگ منتشر ہونا شروع ہوگئے مگر اس کے باوجود وقفہ وقفہ سے سامنے آکر اینٹیں پولیس پر برساتے۔ اتنی دیر میں ڈپٹی کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس آگئے۔ ڈپٹی کمشنر نے ورائٹی شو کا غصہ نکالنا شروع کیا۔

دیر بعد جب ہجوم منتشر ہوگیا' فائرنگ بند ہوگئی تو ڈی سی نے پولیس کو حکم دیا کہ رؤف انجم کو مارو' پانچ سات ڈنڈا بردار سپاہی پل پڑے۔ اس نے بڑے صبر سے ڈنڈے کھائے۔ میں کچھ بھی نہ کرسکا مجھے اب تک افسوس ہے کہ گالیوں کے ساتھ مجھے ڈنڈے بھی کھانے چاہییے تھے۔ مجھے اور عبدالرؤف انجم کو ڈی سی اور ایس پی نے اپنی گاڑی میں بٹھایا اور تھانے چھوڑ کر چلے گئے اور ہم دونوں تھانے کی حوالات میں باقی ساتھیوں کے استقبال کے لیے پہلے پہنچا دیے گئے۔ ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی آنا شروع ہوگئے۔ مولوی محمد یوسف صاحب' مرزا ثناء اللہ صاحب' قاری عبدالغفور صاحب' مولوی محمد حنیف صاحب' شیخ محمد صدیق صاحب' قاری محمد شریف صاحب' بشیر شاد صاحب' عبدالقادر شاہین صاحب کے علاوہ ہم اتنے ہوگئے کہ حوالات بھر گئی۔ حوالات کی ایک نکر میں چھوٹی سی دیوار کی اوٹ میں رفع حاجت کے لیے جگہ بنائی گئی تھی۔ کافی بدبو تھی عمر کے لحاظ سے حافظہ کافی کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ بہت سے نام ذہن سے اتر گئے ہیں۔ جو ہماری تحریک کے ساتھی تھے جنھوں نے ہم سے زیادہ قربانیاں دیں' ہمارے جیل اور حوالات کے ساتھی رہے۔ نام بھول جانے کی معذرت ہے۔ خدا کے ہاں ان کا اجر محفوظ۔ اسی دن یا دوسرے دن ہمیں چھوڑ دیا گیا۔ پوری تحریک کے دوران وکلا حضرات کا کردار مثالی رہا۔ ہماری قانونی امداد کے لیے بلاامتیاز پارٹی سب اپنی جیب سے خرچ کرتے رہے۔ کسی سے بھی ایک پیسہ نہ لیا۔

رہا ہونے کے بعد آج تک پتہ نہیں چل سکا کہ اس فائرنگ کے لیے جواز پیدا کرنے کے لیے قادیانیوں سے بحث کر کے اتنا بڑا ہنگامہ کرانے والا نبی کا پروانہ کہاں چلا گیا۔ بہرحال وہ خوب کام کر گیا۔ کس کا بھیجا ہوا تھا یہ آج تک راز ہے۔ عبدالقادر شاہین گو پیپلز پارٹی کا شیدائی اور فدائی تھا مگر اس نے تحریک ختم نبوت میں دل کھول کر حصہ لیا۔ خوب جوشیلی تقریریں کیں' ہمارے ساتھ قید میں رہا۔ بعد میں اکیلا بھی گرفتار ہوا۔ تھانہ تخت محل میں تشدد کا شکار کیا گیا۔

جلسے جلوس چلتے رہے ہم سب نے مل کر ہارون آباد' فورٹ عباس' ڈونگہ بونگہ' چشتیاں' منڈی صادق گنج' منچن آباد جلسے کئے۔ لوگوں کا جوش ہر جگہ قابل دیدنی ہوتا تھا۔ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ دہراتے رہے۔ چاہے کرسی کی خاطر ہی سہی یہ صرف سندھی ذوالفقار علی بھٹو ہی تھا جس نے قوم کی امنگوں کے مطابق قومی اسمبلی سے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ (ڈاکٹر عبدالرؤف لودھی)

گوجرانوالہ

۲۹ر مئی کو ربوہ کا وقوعہ ہوا۔ ۳۰ر مئی کو مولانا زاہد الراشدی نے ذیل کا دعوت نامہ جاری کیا اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی۔

مکرمی جناب!

السلام علیکم ورحمتہ اللہ برکاتہ مزاج گرامی؟

گزارش ہے کہ ربوہ ریلوے سٹیشن پر مسلم طلبہ پر ربوہ کے ہزاروں بلوائیوں کے مسلح حملہ کے بارے میں غورد خوض کے لیے آج ۳۰ر مئی بروز جمعرات بعد نماز عصر پانچ بج کر پچاس منٹ پر جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں تمام دینی و سیاسی جماعتوں کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد کیا جا رہا ہے ازراہ کرم وقت مقررہ پر تشریف لا کر کارروائی میں شرکت فرمائیں۔

زاہد الراشدی

۱۔ حضرت مولانا محمد صادق صاحب	زینت المساجد	جمعیتہ علما پاکستان
۲۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب	چوک نیائیں	جمعیتہ اہل حدیث

۳۔ حضرت مولانا خالد حسن صاحب مجددی	کھوکھرکی	جمعیت علما پاکستان
۴۔ ملک محمد رفیع صاحب	ایمپرس پریس	جمعیت علما پاکستان
۵۔ مولانا حکیم محمود صاحب	حافظ آباد روڈ	جمعیت اہل حدیث
۶۔ مولانا عبدالرحمٰن واصل صاحب	حافظ آباد روڈ	جمعیت اہل حدیث
۷۔ مولانا حکیم عبدالرحمٰن	چاہ شاہاں	مجلس تحفظ ختم نبوت
۸۔ حافظ محمد ثاقب صاحب	ستووالی مسجد	مجلس تحفظ ختم نبوت
۹۔ مولانا ضیاء الدین آزاد	بازاتھانیوالہ	مجلس تحفظ ختم نبوت
۱۰۔ غلام نبی صاحب	بازا تھانیوالہ	مجلس تحفظ ختم نبوت
۱۱۔ ماسٹر محمد اشرف صاحب	گلی ارنیانوالی	مجلس احرار اسلام
۱۲۔ حکیم عبدالجبار صاحب	"	"
۱۳۔ شیخ محمد سلیم صاحب	لاہوری دروازہ	"
۱۴۔ خلیفہ امام الدین بقا	"	تحریک استقلال
۱۵۔ بابو محمد اسلم صاحب	بیرون کھیالی گیٹ	تحریک خاکسار
۱۶۔ چودھری اکرام اللہ راٹھور ایڈووکیٹ	صدر سٹی مسلم لیگ	
۱۷۔ چودھری فقیر اللہ صاحب	ایڈووکیٹ کچہری	مسلم لیگ
۱۸۔ خواجہ محمد انور صاحب	مسلم لیگ	
۱۹۔ چوہدری جلیل احمد خان ایڈووکیٹ	کچہری	نیشنل عوامی پارٹی
۲۰۔ حافظ تقی الدین صاحب	"	"
۲۱۔ ثناء اللہ بھٹہ صاحب	"	"
۲۲۔ چوہدری محمد اسلم صاحب	"	جماعت اسلامی "
۲۳۔ قاضی محمد فاضل صاحب	"	"
۲۴۔ علامہ محمد احمد صاحب لدھیانوی	"	جمعیت علما اسلام
۲۵۔ علامہ قاری محمد یوسف صاحب	"	"
۲۶۔ مولانا سجاد حسین بخاری صاحب	اشاعت التوحید	مسجد لال خان
۲۷۔ حافظ محمد ایوب	"	تکیہ معصوم شاہ

۲۸۔ مرزا منیر حسین — مسلم کانفرنس
۲۹۔ قریش نعیم — لبریشن لیگ
۳۰۔ ظہیر میر صاحب — جمعیۃ طلبا اسلام
۳۱۔ نسیم سحر صاحب
۳۲۔ ندیم صاحب — اسلامی جمعیۃ طلبہ
۳۳۔ حافظ محمد اسحاق — دفتر جماعت اسلامی یوتھ فورس
۳۴۔ جناب فاضل رشیدی صاحب — پیپلز پارٹی
۳۵۔ جناب محمد اسماعیل — پیپلز پارٹی
۳۶۔ جناب کوثر صدیقی صاحب — پیپلز پارٹی

یکم جون کا جلسہ

آل پارٹیز ختم نبوت ایکشن کمیٹی کے زیراہتمام آج صبح شیرانوالہ باغ میں احتجاجی جلسہ شروع ہوا مختلف مکاتب فکر کے علما کرام مولانا رحمت اللہ نوری' مولانا محمد عبداللہ' مولانا حکیم عبدالرحمٰن' علامہ محمد احمد' نوید احمد اور دیگر علما کرام نے جلسہ سے خطاب کیا۔ مطالبہ کیا کہ جلسہ ختم کر کے جلوس نکالا جائے عوام کے بے پناہ اصرار اور مشتعل جذبات کے پیش نظر ایکشن کمیٹی نے جلوس کا پروگرام بنا لیا اور مولانا حکیم عبدالرحمٰن جمعیۃ اہلحدیث مولانا زاہد الراشدی جمعیۃ علما اسلام' مولانا ضیاء الدین مجلس تحفظ ختم نبوت' مولانا علامہ محمد احمد' متحدہ جمہوری محاذ' چوہدری محمد اسلم جماعت اسلامی اور طالب علم راہنما نوید احمد کی قیادت میں یہ جلوس جی ٹی روڈ سے ہوتا ہوا ضلع کچہری پہنچا راستہ میں مختلف مقامات میں مولانا زاہد الراشدی' مولانا حکیم عبدالرحمٰن' طالب علم راہنما نوید احمد اور دیگر زعماء نے شرکاء جلوس سے خطاب کیا اور مرزا ناصر احمد کو گرفتار کرنے' ضلع جھنگ کی انتظامیہ کو برطرف کرنے' قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور کلیدی آسامیوں سے برطرف کرنے کا مطالبہ کیا۔ مقررین نے حکومت پر زور دیا کہ قادیانیوں نے جان بوجھ کر عوام کے جذبات کو چیلنج کیا ہے اور اس کے نتائج کی ذمہ داری قادیانیوں پر عائد ہوتی ہے۔

جلوس کے اختتام پر ضلع کچہری میں قائدین نے حکومت پر زور دیا کہ مسلمانوں کے مطالبات فوری طور پر تسلیم کرنے کا اعلان کر دو ورنہ مسلمانوں کے مشتعل جذبات کو کنٹرول نہیں کیا جاسکتا۔ مقررین نے گزشتہ روز کے پرامن جلوس پر قادیانیوں کے حملہ کی شدید مذمت کی اور کہا کہ شہر میں بدامنی پھیلانے کی ذمہ داری قادیانی گروہ پر عائد ہوتی ہے۔

ایک مہینہ تک ضلع بھر میں خوب محنت کر کے مجالس عمل کی تشکیل دی گئی۔

تتلے عالی میں مجلس عمل کا قیام

صدر = دین محمد نمبردار

نائب صدر = ملک رحمت علی' چوہدری محمد خاں

جنرل سیکرٹری = مولانا علی احمد صاحب جامی

ڈاکٹر محمد یونس صاحب

خزانچی = ڈاکٹر محمد صدیق صاحب

فہرست عہدیداران = مجلس عمل تحفظ ختم نبوت منڈی سکھیکی تحصیل حافظ آباد

صدر = مولانا نذیر احمد صاحب خطیب مسجد نور منڈی سکھیکی

نائب صدر = شیخ محمد یٰسین صاحب دھلوی کریانہ مرچنٹ " "

نائب صدر = مستری محمد اسماعیل صاحب کلاتھ مرچنٹ " "

جنرل سیکرٹری = حکیم حسین احمد " "

جوائنٹ سیکرٹری = میاں علی شیر صاحب بزاز " "

پروپیگنڈہ سیکرٹری = ملک کرم الدین صاحب آڑھتی غلہ منڈی " "

سیکرٹری اطلاعات = شیخ محمد صغیر صاحب سگریٹ مرچنٹ " "

خزانچی = سید حاکم شاہ صاحب کریانہ مرچنٹ " "

نام نمائندگان برائے ضلعی مجلس عمل

(۱) ملک کرم الدین صاحب آڑھتی غلہ منڈی سکھیکی

(۲) حکیم حسین احمد " " "

نوشہرہ ورکاں مجلس عمل

صدر = شیخ محمد صادق صاحب' نائب صدر حاجی محمد اشفاق صاحب
جنرل سیکرٹری = مولانا سید الطاف حسین شاہ صاحب
نائب سیکرٹری = مولانا محمد یوسف صاحب
خازن = ٹھیکیدار عبدالرشید صاحب
پراپیگنڈہ سیکرٹری = شیخ محمد سعید شجانی
ناظم نشرو اشاعت = مولانا شہاب الدین خاند

منڈی کامونکی

صدر = حافظ عبدالشکور صاحب
نائب صدر = اول حبیب الرحمٰن رحمانی
نائب صدر = اول حافظ محمد صادق شیعہ
سیکرٹری جنرل = عبداللطیف صاحب چشتی
ناظم شعبہ نشرو اشاعت = مولوی عطاء الرحمٰن صاحب
خازن = مولوی محمد شفیع صاحب

مجلس عمل فیروزوالہ

صدر = حضرت علامہ مولانا محمد بشیر صاحب
نائب صدر = حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب
سیکرٹری = حضرت قاری سعید الرحمٰن صاحب
خزانچی = قاری عبدالرحمٰن صاحب

قلعہ دیدار سنگھ

سیکرٹری امان اللہ بٹ صاحب
نائب سیکرٹری سید حسین عابد زیدی

آج مورخہ ۷۴۔۷۔۲ بروز جمعۃ المبارک زیر صدارت حضرت مولانا محمد بشیر صاحب خطیب مسجد سنی رضویہ محلہ رمضان پورہ کلر آبادی نزد چونگی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ ایک اہم اجلاس ہوا۔ جس میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے عہدیداران مندرجہ ذیل متفقہ طور پر منتخب ہوئے۔

۱۔ صدر = حضرت مولانا محمد بشیر صاحب خطیب جامعہ رضویہ
۲۔ نائب صدر = جناب مولوی عبدالعزیز صاحب مسجد محمدی
۳۔ جنرل سیکرٹری = جناب صوفی محمد افضل صاحب شاہی مسجد
۴۔ نائب سیکرٹری = محمد صادق بیت المکرم
۵۔ ناظم = جناب مولانا محمد حسین صاحب
۶۔ خزانچی = جناب حضرت مولانا یوسف صاحب جامع مسجد حنیفہ اہل سنت و الجماعت

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت علاقہ نوشہرہ ورکاں

صدر = مولانا ابو محمد حنیف صاحب متدرہ ورکاں
نائب صدر = مولوی دین محمد و مولوی مقصود احمد چشتی (کرمولا ورکاں)
جنرل سیکرٹری = محمد شریف حق (کڑیال کلاں)
سیکرٹری = مولانا شہاب دین صاحب
خازن = مولانا محمد اسحاق صاحب
سیکرٹری اطلاعات = مولوی محمد ابراہیم ترکھانانوالہ مولوی عنایت اللہ کھر کے
پراپیگنڈہ سیکرٹری = اکمل حسین

مجلس عمل ختم نبوت کے دو وفود نے گزشتہ روز کاروباری مراکز کا دورہ کر کے سوشل بائیکاٹ کی چیکنگ کی اور اس سلسلہ میں موصول ہونے والی شکایات کا جائزہ لیا پہلے وفد کی قیادت مولانا حکیم عبدالرحمن نے کی۔ اس میں شیخ انور' ڈاکٹر غلام محمد' مولانا محمد حسین صدیقی' ماسٹر اشرف' یوسف احرار اور کم و بیش ۵۰ افراد شامل تھے۔

دوسرے وفد کی قیادت علامہ محمد احمد نے کی جس میں مولانا زاہد الراشدی'

مولانا محمد اکرم ہزاروی' مولانا محمد اسحاق خاں اور دیگر حضرات شامل تھے۔ کاروباری ایسوسی ایشنوں کے عہدہ داروں اور تاجروں نے وفد کو یقین دلایا کہ وہ مجلس عمل کے فیصلہ کی پوری طرح پابندی کرتے ہوئے دوسری ہدایت تک بائیکاٹ جاری رکھیں گے اور مجلس عمل کے ساتھ تعاون کریں گے۔

تجارتی ایسوسی ایشنوں نے اپنے نمائندوں پر مشتمل ایک محاسبہ کمیٹی بھی قائم کر دی ہے جو بائیکاٹ کی نگرانی کریں گے۔

کنونشن

دعوت نامہ یہ تھا

از دفتر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ

مکرمی جناب.................... سلام مسنون

گزارش ہے کہ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ

-○: کے زیر اہتمام :○-

۲۹ر جولائی ۱۹۷۴ء بروز پیر ۲.۳۰ بجے دن

جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں

عظیم الشان

ضلعی کنونشن

-○: منعقد ہو گا جس میں :○-

☆ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری۔ صدر مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان

☆ حضرت مولانا محمود احمد رضوی جنرل سیکرٹری مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان

اور دیگر مرکزی قائدین شرکت فرمائیں گے اور ضلع میں تحریک کی صورت

حال پر غور و خوض کیا جائے گا۔

از راہ کرم وقت مقررہ پر شرکت فرما کر اپنی قیمتی آرا سے مستفید فرمائیں

فقط والسلام

جنرل سیکرٹری مجلس عمل تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ

ج ۔ س ۔ م ۔ ف

فون: ۳۷۳۸

کنونشن

آج مورخہ ۲۹ر جولائی ۷۴ء بروز سوموار دس بجے صبح ضلع بھر کی مجلس عمل تحفظ ختم گوجرانوالہ کا نمائندہ کنونشن منعقد ہوا۔ حاضرین کے اسما گرامی حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ابوالزاہد محمد سرفراز بقلم خود
۲۔ معراج دین قلعہ دیدار سنگھ
۳۔ محمد یوسف ضیاء
۴۔ بشیر حسین خطیب جامع اہل حدیث ۱۰ کرشن نگر
۵۔ محمد حمید اختر خطیب جامع مسجد حضرت پیر عبداللہ شاکر گکھڑ
۶۔ محمد اسلم جماعت اسلامی ضلع گوجرانوالہ
۷۔ شیخ محمد انور جنرل سیکرٹری مجلس عمل تحفظ ختم نبوت وزیر آباد
۸۔ محمد طہٰ قدوسی
۹۔ عطاء الٰہی
۱۰۔ محمد عظیم خان
۱۱۔ حافظ محمد الیاس
۱۲۔ غلام نبی
۱۳۔ ابو منصور نوری
۱۴۔ مہر اعظم

۱۵۔ بشیر انصاری

۱۶۔ محمد عبدالشکور ہزاروی وزیر آباد

۱۷۔ احمد سعید ہزاروی گوجرانوالہ

۱۸۔ محمد فاروق اعظم نائب صدر سٹوڈنٹس ختم نبوت ایکشن کمیٹی

۱۹۔ حبیب الرحمٰن ناظم جمیعت اہلحدیث گوجرانوالہ اور دیگر سینکڑوں افراد

مولانا زاہد الراشدی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

۱۔ ۲۹ر مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن کے واقعہ کی خبر ملتے ہی ۳۰ر مئی بروز جمعرات ساڑھے پانچ بجے دن جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانوالہ میں زاہد الراشدی ناظم اعلیٰ جمعیتہ علما اسلام شہر گوجرانوالہ کی دعوت پر تمام پارٹیوں کے نمائندوں کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا جس میں ”آل پارٹیز ختم نبوت ایکشن کمیٹی“ کے قیام کا فیصلہ کیا گیا اور ہفتہ کے روز شہر گوجرانوالہ میں ہڑتال کا پروگرام بنایا گیا۔

۲۔ ۳۱ر مئی کو نماز جمعہ کے بعد شیرانوالہ باغ میں ایکشن کمیٹی کے زیر اہتمام جلسہ عام منعقد ہوا جس میں مختلف مکاتب فکر کے علما نے خطاب فرمایا۔ جلسہ کے بعد نوجوانوں کا ایک گروپ جب حافظ آباد روڈ سے گزر رہا تھا تو قادیانیوں نے مکانوں کی چھتوں سے ان پر پتھراؤ کر کے فضا کو مشتعل کرنے کی کوشش کی اور اس طرح شہر میں کشمکش کا آغاز ہوگیا۔

۳۔ یکم جون کو شہر میں ایکشن کمیٹی کی اپیل پر مکمل ہڑتال رہی۔ صبح ۸ر بجے شیرانوالہ باغ میں جلسہ عام کا آغاز ہوا۔ دو تین مقررین نے ہی خطاب کیا تھا کہ عوام کے بے پناہ مطالبہ پر جلسہ ختم کر کے جلوس کا پروگرام طے کر لیا۔ مولانا عبدالرحمٰن ڈکٹیٹر زاہد الراشدی' جناب چوہدری محمد اسلم' علامہ محمد احمد لدھیانوی اور دیگر حضرات کی قیادت میں یہ جلوس جی ٹی روڈ اور گوجرانوالہ چوک کے پھاٹک سے ہوتا ہوا ضلع کچہری پہنچا۔ راستہ میں پولیس کے بھاری اجتماع اور ایک مجسٹریٹ سے جلوس کے قائدین نے کچھ حراست میں لیے ہوئے نوجوان چھڑوا کے راستہ میں مختلف مقامات پر علما نے جلوس سے خطاب کیا اور کچہری میں ڈی سی آفس کے سامنے خطاب کے بعد

جلوس منتشر کر دیا گیا۔

۳۔ جلوس کے اختتام کے بعد مشتعل نوجوانوں کی ٹولیاں مختلف بازاروں میں گھومتی رہیں کچھ نوجوان گل روڈ سے نعرے لگاتے ہوئے گزر رہے تھے کہ قادیانیوں نے مکانات کی چھتوں سے ان پر فائرنگ کی جس سے تصادم ہوگیا اور نتیجتہً کچھ قادیانی اپنی اشتعال انگیزی کا شکار ہو کر جہنم رسید ہوگئے اور کچھ مسلم نوجوان زخمی ہوگئے۔ شہر میں ہر طرف اضطراب اور ہیجان کی کیفیت تھی۔ قادیانی افراد اشتعال انگیز کارروائیاں کر کے صورت حال کو مزید خراب کر رہے تھے۔ جس کے نتیجہ میں کچھ قادیانی جہنم رسید ہوئے۔ ان کے بیشتر مکانات اور دکانوں کو آگ لگا دی گئی حتیٰ کہ حکومت کو ۱۲ر بجے کے بعد کرفیو کا اعلان کرنا پڑا مگر بعد میں اس کرفیو کی پابندی نہ کی گئی۔

۴۔ ضلعی حکام اور صوبائی وزیر مال رانا اقبال احمد خان کی اپیل پر ایکشن کمیٹی کے ارکان نے شہر میں امن کو برقرار رکھنے اور مارشل لاء کا راستہ روکنے کے لیے تعاون کی پالیسی اختیار کی اور اس طرح شہر کے حالات دو چار روز میں معمول پر آگئے۔

۵۔ حالات معمول پر آنے کے بعد پولیس نے شہر میں اندھا دھند گرفتاریاں شروع کر دیں۔ بے گناہ نوجوانوں کو گرفتار کر کے ان پر مقدمات قائم کیے گئے۔ ان پر تشدد کیا گیا اور بعض مقامات پر پولیس حکام نے خواہ مخواہ لوگوں کو پکڑ کر پیسے بٹورنے کا دھندا شروع کر دیا۔ جس پر ایکشن کمیٹی کو ضلعی حکام سے رابطہ قائم کرنا پڑا اور اس کے بعد مختلف مراحل میں شہر اور گردو نواح کے کم و بیش ۳۰۰ افراد کو رہا کرا لیا گیا جبکہ کچھ افراد ابھی جیل میں ہیں جن کی ضمانتیں ہونا باقی ہیں۔

۶۔ مرکزی مجلس عمل کے قیام کے بعد ۹ر جون کو گوجرانوالہ میں بھی ”آل پارٹیز ختم نبوت ایکشن کمیٹی“ کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کی ایک شاخ کی حیثیت دے کر اس کا باقاعدہ انتخاب کر لیا گیا۔ جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوگئے۔

صدر = حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق جمعیتہ العلما پاکستان

نائب صدر = مولانا عبدالقیوم صاحب جمعیت علماء اسلام

نائب صدر = مولانا عبداللہ صاحب جمعیۃ اہلحدیث

نائب صدر = چوہدری محمد اسلم جماعت اسلامی

جنرل سیکرٹری مولانا حکیم عبدالرحمٰن ڈکیٹر۔ مجلس تحفظ ختم نبوت

سیکرٹری = زاہد الراشدی' جمعیۃ علماء اسلام

مجلس عمل کے قیام کے بعد اس کے سامنے تین بڑے مقاصد تھے

۱۔ گرفتار شدگان کی رہائی کی جدوجہد

۲۔ سوشل بائیکاٹ کی مہم

۳۔ ضلع اور شہر میں رابطہ عوام کی مہم

گرفتار شدگان کی رہائی اور مقدمات کے سلسلہ میں علامہ محمد احمد صاحب' مولانا عبدالعزیز چشتی' حکیم محمود صاحب اور حکیم عبدالجبار صاحب نے نمایاں خدمات سرانجام دیں اور مجلس عمل کے پروگرام کے مطابق ہر فرض سرانجام دیا۔

سوشل بائیکاٹ کے سلسلہ میں خطباء کرام نے مجلس عمل کی ہدایات کے مطابق شہر اور ضلع میں عوام کو پوری طرح بیدار و خبردار کیا اور مجلس عمل نے بائیکاٹ کے کتبے اور مختلف مطالبات کے پیپرز کم و بیش ۱۵۰۰۰ کی تعداد میں چھپوا کر شہر و ضلع میں تقسیم کیے۔

رابطہ عوام کے لئے شہر میں طالب علم تنظیموں کی مشترکہ "تنظیم سٹوڈنٹس ختم نبوت ایکشن کمٹی قائم کی گئی جس نے محلّہ وار جلسے منعقد کیے اس تنظیم کے تحت شہر کے مختلف محلوں میں پچاس سے زائد جلسے منعقد ہو چکے ہیں ضلع میں مجلس عمل نے مختلف اہم مقامات پر جلسوں کا پروگرام بنایا اور اس کے تحت بھی ضلع میں پچاس کے قریب چھوٹے بڑے جلسے منعقد ہوئے۔

مرکزی قائدین کی آمد پر مدرسہ نصرت العلوم اور مولانا آغا شورش کاشمیری کی گرفتاری پر مدرسہ اشرف العلوم میں مجلس کی طرف سے جلسے کیے گئے۔

ضلع کے مختلف مقامات پر قائم ہونے والی مجالس عمل کے تحت ہونے والے جلسے اور پروگرام اس کے علاوہ ہیں۔

اب مجلس عمل نے یہ محسوس کر کے کہ پورے ضلع میں مجالس عمل کے درمیان رابطہ کو مستحکم کرنے اور تحریک کو منظم اور مربوط بنانے کے لیے ضلعی سطح پر علما کرام اور کارکنوں کا ایک کنونشن طلب کیا جائے جس میں آئندہ لائحہ عمل طے کر کے ضلع بھر میں منظم طور پر تحریک کو آگے بڑھایا جائے یہ کنونشن اسی لیے طلب کیا گیا ہے اور آپ حضرات کو اس عظیم مقصد کے لیے تکلیف دی گئی ہے۔ میں آپ حضرات کی تشریف آوری پر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امید کرتا ہوں کہ آپ اس مختصر وقت میں تحریک کو منظم اور مستحکم کرنے کے لیے اپنی قیمتی آرا اور تجربات سے ہمیں مستفید فرمائیں گے' تاکہ ہم مل جل کر باہمی اتحاد و تعاون کے ساتھ اس عظیم مشن کی خاطر جدوجہد کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی عطا فرمائیں۔ آمین یا الٰہ العالمین

۱۔ تجویز: مولانا نورانی صاحب گوجرانوالہ مجلس عمل متبادل قیادت

تحریری کمیٹی دستی معلومات پورے ضلع میں بھجوائی جائیں اور رابطہ قائم کیا جائے۔

۲۔ تجویز = ایمن آباد مولانا قاری شاکر حسین رضوی جمعیت علماء پاکستان

لٹریچر تمام شاخوں کو بھجوایا جائے۔ اجتماعی شکل میں لٹریچر بھیجا جائے اور وقت پر بھیجا جائے۔

۳۔ حکیم محمود احمد صاحب ظفر سیکرٹری مجلس عمل

تجویز (الف) = ہر جمعہ کے بعد اور دوسرے دنوں میں بازاروں اور دکانوں میں محضر ناموں پر دستخط کرائے جائیں

تجویز (ب) = فون کا رابطہ' ضلعی حکام کی پابندی کی مذمت کرتے ہیں۔

تجویز (ج) = آج کے بعد ہم لاؤڈ سپیکر کی پابندیں توڑیں گے۔

۴۔ شیخ محمد انور صاحب جماعت اسلامی

تجویز = ضلع اور تحصیل کی سطح پر مجلس عمل کی تنظیم مکمل کریں

تجویز = مرکزی رہنما تحصیل کے مختلف مقامات کے دورے کریں۔

تجویز = ضلع اور تحصیل کی سطح پر مقرروں کی فہرست تیار کر کے جلسوں میں ہر وقت

اسے مرکزی راہنماؤں کی خدمت میں بنوری صاحب کی قیادت میں قافلہ تحریک ختم نبوت گاڑی پر سفر کریں اور ملک کا دورہ کریں۔

۵۔ مولانا احمد سعید صاحب

ہم وکلاء کے فیصلہ کی تائید کرتے ہیں اور حکومت سے احتجاج کرتے ہیں کہ وکلاء کے مطالبات منظور کے جاسکیں۔

۶۔ مولانا عبدالسمیع صاحب

حج پر احتجاجاً نہ جائیں۔

۷۔ صوفی حسین احمد

حافظ آباد کے دیہات میں کام نہیں ہوا۔ ہمیں ہر تحصیل میں خطباء کا اجلاس بلایا جائے اور اہم مسائل نمٹائے جائیں۔ گاؤں میں دورے کر کے تبلیغی جماعتیں لوگوں کو سمجھائیں۔

۸۔ چشتی صاحب

قوت فراہم کریں اپنی بات منوانے کے لئے اگر قانون توڑنا پڑے تو ہم توڑ دیں تحریک کو تمام طبقات میں وسیع کیا جائے اور علماء تک محدود نہ رکھا جائے اور سرکاری ملازمین میں بھی تحریک چلائی جائے۔ علماء کو مزید منظم ہونا چاہیے۔

۹۔ یوسف احرار صاحب

مجلس عمل کے ارکان وقتاً" فوقتاً" بائیکاٹ کی چیکنگ کیا کریں۔

۱۰۔ مولانا علی احمد صابر صاحب

مرکزی رہنماؤں کی خدمت میں

(۱) مرزائی بین الاقوامی سطح پر دوسرے ممالک میں رابطہ قائم کرکے جنہوں نے ان کی آبیاری کی ہے' پاکستان پر دباؤ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے راہنما بھی اسلامی ممالک کے راہنماؤں سے رابطہ قائم کر کے ان کی راہ میں توڑ پیدا کرنا چاہیے۔

(۲) اندرونی منافقت = باہم اختلافات کو ہوا دینے والے حضرات کا محاسبہ کیا جائے۔

۱۱۔ مولانا محمد عمر صاحب

عملی طور تجاویز کو پورا کرنے کے لئے کام کیا جائے تحصیل وار منضبط تنظیم قائم کی جائے۔

صاحب صدر تحصیلوں کے مجالس عمل کے نمائندے لے کر اور ضلعی مجلس عمل کی تشکیل علاقہ وار گروپ وار تشکیل کریں۔ مرکزی رہنما گاؤں گاؤں نہیں جاسکتے ان کی ذمہ داریاں زیادہ ہیں۔

ضلع کی رپورٹیں

مولانا شیر الرحمٰن گوجرانوالہ

تقریباً ہر محلہ میں ایک یا دو جلسے ہو چکے ہیں۔ بیداری کا عالم خاصا ہے۔ بائیکاٹ موثر ہے۔ مارکیٹوں کے الگ اجلاس ہوئے ہیں۔ خاکوانی مارکیٹ اور دوسری مارکیٹوں کے اجلاس ہوئے اور مجلس عمل کے فیصلے کے پابند ہیں۔ ایک دو ناخوشگوار واقعات ہوئے ان پر مکمل کنٹرول کیا گیا۔ مجلس عمل کے کارروائی پورے شہر میں بڑی موثر ہے۔

حافظ حمید اختر صاحب ککھڑ

یکم جون سٹوڈنٹس یونین کی طرف سے عظیم الشان جلسہ و جلوس ہوا۔ طلباء کے جلوس میں علماء نے شرکت کی اور مرزائیوں کی مسجد ختم کی گئی۔ آئندہ بے حرمتی نہیں کرنے دی۔ گرفتاری ہوئی۔ مقدمات ختم ہو چکے ہیں۔ چوکی میں پولیس مرزائی نوازوں کی اور مرزائیوں کی جھڑپیں ہوئیں۔ ایس ایچ او کے سوالوں کا جواب' عبادت گاہوں کو ہدف قرار دو اور انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دو۔ ہم مرزائی نوازوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ رہائی کے بعد منظم طریقے سے تمام جماعتوں مذہبی اور سیاسی نے مل کر کام کیا۔ سیاسی سطح اور مذہبی سطح پر بھی کام منظم ہے۔ بائیکاٹ نہایت موثر ہے۔ بائیکاٹ سے خوف زدہ اس کے چیئرمین محمد اسلم صاحب نے برف لے کر دی۔ پھر عوامی ردعمل پر انہیں معافی طلب کرنا پڑی۔ ایک آدمی نے مرزائی کا حقہ پینے کے بعد معافی

مانگی۔ گندم کی پسوائی ہوئی ان کا بائیکاٹ کرایا گیا۔ دوسرے جلسہ میں مشین والوں نے معذرت کی۔ مرزائیوں کے گڑھ میں تین جلسہ عام ہوئے۔ رکاوٹیں کھڑی کی گئیں اور پولیس نے مداخلت کی۔ لیکن ہم نے ہر رکاوٹ کا مقابلہ اور جلسہ منعقد ہوا اور لاؤڈ سپیکر پر پابندی لگائی گئی۔ ہم نے سپیکر چلایا اور مرزائیوں کے آگے جھکنے کو تیار نہیں اس پر پولیس نے معذرت کی اور ہمیں مکمل تعاون کا یقین دلایا گوجرانوالہ کے ایس ایچ او اور ایس پی صاحب پہنچے اور ہمیں مجبوراً تعاون کا یقین دلایا۔ پولیس کے سامنے تمام کتابیں پیش کیں اور وہ اس سے متاثر ہوئے۔ تقریباً سات جلسے ہوئے۔

عبدالشکور وزیر آبادی

یکم جون کو ہڑتال ہوئی۔ جی ٹی روڈ کے تمام پٹرول پمپوں نے ہڑتال کی جلوس کا پروگرام ہوا' جلسہ ہوا' مطالبات پیش کیے' مرزائیوں کی املاک طلباء نے تباہ کر دیں۔ مرزائیوں نے مرکزی مجلس کے ارکان اور دیگر طلباء کی گرفتاریاں کروائیں اور سات آدمیوں کی ضمانتیں کروائیں اور گکھڑ کے اسیران کی ضمانتیں کروائیں۔ مسلسل جلسے ہو رہے ہیں کل تیرہ جلسے ہوئے۔ بائیکاٹ موثر ہے۔ وزیر آباد کی تمام ایسوسی ایشن فروٹ' غلہ' باربر' اور دوسری تمام تنظیموں نے بائیکاٹ کو موثر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ کچھ باربروں نے دکانوں پہ لکھ کر لگا دیا کہ یہاں مرزائیوں کی حجامت جوتوں سے کی جائے گی۔ بہت سی تاریں اور تیرہ ہزار خطوط بھجوائے گئے ہیں۔ تین مرزائی خاندان مسلمان ہو چکے ہیں اور مساجد میں اعلان کیا گیا ہے ایک لاہوری مرزائی ابھی مسلمان نہیں ہوا۔ کوشش کی جا رہی ہے۔ ڈیفنس کمیٹی بنائی گئی اور وکلاء ایس ایچ او کو معطل کرو۔

قلعہ دیدار سنگھ

جلسے تمام ہوئے۔ مجلس عمل بعد میں تشکیل دی گئی۔ صاحبزادہ فیض الحسن کے دورے کے بعد مفتی محمد شفیع ان کے ساتھ مل گئے اور بعد انہوں نے جلسہ منعقد کیا گیا اور صاحبزادہ نے مجلس عمل پر تنقید کی گئی۔ طلباء کے جلسے ہوئے۔ مجلس عمل کے بعد سے پہلے جلسہ ہوا اسمیں گرفتاریاں ہوئیں۔ ابھی تک ان کی ضمانتیں نہیں

ہوسکیں۔ مجلس عمل کے نوٹس میں لائی گئی مجلس عمل کے بعد دو جلسے ہوئے۔ پولیس مسجد میں آئی۔ لاؤڈ سپیکر پر پابندی لگائی گئی۔ ہم نے مصلحت کے پیش نظر لاؤڈ سپیکر بند کر دیا۔ ہمارا جلسہ کامیاب ہوا اور ایک صرف مرزائی تھا وہ مسلمان ہوا قلعہ اس لحاظ سے مرزائیوں سے پاک ہے۔ تاریں اور خطوط کا سلسلہ جاری ہے۔

سکھیکی

۳۰؍ مئی ۷۵ء سانحہ ربوہ' کی اطلاع سکھیکی پہنچی تو جامعہ مسجد نور میں مسلمانان قصبہ کی میٹنگ بلائی اور اس میں یہ طے پایا کہ ۳۱؍ مئی ۷۴ء کو مکمل ہڑتال کی جائے اور بعد از نماز جمعہ مسجد میں جلسہ کیا جائے۔ ۳۱؍ مئی ۷۴ء کو ہڑتال ہوئی اور جلوس نکلا۔ ایک مرزائی جمیل نامی کے میڈیکل سٹور کے پاس سے جلوس گزرا تو جمیل نے جلوس والوں پر آوازے کسے۔ جس پر مشتعل ہو کر اس کے میڈیکل سٹور کو آگ لگا دی گئی۔ نماز جمعہ کے بعد جلسہ شروع ہوا تو تھانہ سے ایک کانسٹیبل آیا اور اس نے کہا کہ حکم حسین احمد کو اے سی صاحب حافظ آباد اور ڈی ایس پی صاحب تھانہ میں بلا رہے ہیں۔ جلسہ شروع کروا کر میں تھانہ پہنچا تو مجھے گرفتار کر لیا گیا۔ مجھ سے پہلے محمد اشرف نامی ایک نوجوان کو جو میرا عزیز ہے پہلے ہی گرفتار کیا جاچکا تھا۔ پھر ولی محمد کو وہ میرا عزیز ہے۔ شام کے وقت گرفتار کر لیا گیا۔ دوسرے روز پولیس ہمیں مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش کرنے کے لئے گوجرانوالہ کے لیے روانہ ہوئی۔ راستہ میں سے پھر واپس لے گئے کہ گوجرانوالہ میں حالات خراب ہیں اس لئے دوسرے روز ہمیں حافظ آباد میں اے سی کے پیش کرنے کے لیے لے گئے۔ اس روز اتوار کا دن تھا۔ اے سی صاحب تھانہ میں بیٹھے تھے' ہمیں وہاں لے جایا گیا تو بہت سے نوجوان جمع ہوگئے۔ اس پر ڈی ایس پی حافظ آباد تھانہ سے باہر نکلے اور تھانیدار حافظ آباد کو حکم دیا کہ لاٹھی چارج کیا جائے۔ اس نے گارڈ بلا کر لاٹھی چارج کروایا۔ جس میں ایک نو عمر بچہ غلام رسول نامی شدید زخمی ہوا۔ اس پر عوام اشتعال میں آگئے اور اس کے بعد حافظ آباد میں مرزائیوں کی دکانیں اور مکان نذر آتش ہوگئے۔ ہماری اے سی صاحب نے ضمانت لے لی اور ہمیں رہا کر دیا اسی روز بعد از نماز عشاء' مسجد

نور میں ایک بہت بڑا جلسہ ہوا۔ جس میں مولانا نذیر احمد خطیب مسجد نور' حافظ غلام حسین صاحب خطیب نئی منڈی سکھیکی اور میں نے تقریریں کیں۔ میری تقریر کے دوران محمد جمیل مرزائی مسجد میں آیا اور معہ اپنے تمام خاندان کے مرزائیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا۔ پھر ضلع کی طرف سے مجلس عمل کے قیام کا حکم پہنچا ۲۶ر مئی ۷۴ء کو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت منڈی سکھیکی کا انتخاب اور قیام عمل میں لایا گیا۔ جس کے صدر مولانا نذیر صاحب خطیب جامعہ مسجد نور' جنرل سیکرٹری راقم الحروف حسین احمد اور خزانچی سید کاظم شاہ صاحب' پروپیگنڈہ سیکرٹری ملک کرم الدین صاحب' نائب صدر' محمد نشین صاحب' ڈاکٹر عطاء محمد چیمہ صاحب' منتخب ہوئے اس کے بعد ۲۸ر مئی ۷۴ء کو مسجد نور میں جلسہ کیا گیا۔ اس کے بعد ۷ر جون ۷۴ء کو سکھیکی میں مجلس عمل کے تحت ایک جلسہ کرایا گیا اور نئی منڈی سکھیکی میں مجلس عمل کا قیام عمل میں لایا گیا۔ پھر موضع ڈھاباں سنگھ ضلع شیخوپورہ کے کچھ لوگ آئے کہ ہم جلسہ کروانا چاہتے ہیں۔ ہمیں مقررین کا بندوبست کر دیا جائے۔ میں جمعیت طلبہ کے طلباء کو ساتھ لے کر ۱۴ر جون ۷۴ کو ڈھاباں سنگھ میں جلسہ کیا۔ جس میں طلبا نے بھی تقریریں کیں اور آخر میں راقم الحروف نے تقریر کی اور پھر وہاں پر بھی مجلس عمل منڈی ڈھاباں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس کے بعد ۱۹ر جون ۷۴ء کو بعد از نماز عشاء جمعیت طلبا اسلام کے طلبا اور جمعیت طلبہ کے نوجوان اور ان کا خطاب کرایا گیا اور اس کے بعد ۲۶ر جولائی ۷۴ء کو ضلعی مجلس عمل کے لیڈر تشریف لائے اور انہوں نے بعداز نماز عشاء مسجد نور میں عوام سے خطاب فرمایا۔ اب تک قصبہ اور گردو نواح میں مرزائیوں کا مکمل بائیکاٹ جاری ہے۔ اس کے علاوہ ایک تجویز پر عمل کی کوشش جاری ہے۔ علاقہ کے تمام آئمہ مساجد کو ایک اجلاس بلا کر انہیں مکمل پروگرام سے آگاہ کیا جائے اور پھر ہر گاؤں مین جلسہ کا پروگرام بنایا جائے۔ انشاء اللہ جلد اس پر عمل کی کوشش کی جائے گی۔

حبیب اللہ

جنرل سیکرٹری مجلس عمل منڈی سکھیکی

۲۹ر جولائی ۷۴ء

فیروز والہ

میں جلسہ ہوا۔ کل مرزائیوں کی شادی ہوئی۔ ایک راہوالی اور دوسری کسی اور جگہ ہوئی ہم سب نے مکمل بائیکاٹ کیا۔ صرف پانچ آدمی اس میں شریک ہوئے۔ غلام حیدر' بشیر موچی' خادم' ظفر

ایمن آباد موڑ

پہلی مکمل کامیاب ہڑتال ہوئی۔ تمام ساتھیوں نے مل کر ہڑتال کا پروگرام بنایا مگر بعض نے ہمارے پروگرام میں شرکت نہ کی۔ اس کے باوجود مکمل ہڑتال ہوئی۔ ۱۴ر جون کی ہڑتال کے مسئلہ میں بھی انہوں نے وہی کردار ادا کیا۔ ہم نے دوبارہ مکمل ہڑتال کرائی۔ ایک مرزائی تھا' وہ فرار ہوگیا' بعد میں آیا اور مسلمان ہوا۔ بائیکاٹ موثر ہے۔

علی پور محمد اسحاق

چار پانچ جلسے مشترکہ ہوئے' مکمل بائیکاٹ ہے۔ مجلس عمل باضابطہ نہیں ہے' تمام مکاتب فکر نے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔

کلاسکے

کولو والا مولوی امیر حسین

ہفتہ کے دن ہڑتال ہوئی۔ ربوہ میں مرزائی چلے جائیں ورنہ ہم حالات کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ پیپلز پارٹی کے چیئرمین نے ان کی پشت پناہی کی بعد میں مرزائی نے اصل مکانات سے نکل گئے اور چیئرمین کے ہاں پناہ لے لی۔ رات کے وقت کچھ آدمی گئے اور مرزائیوں کو قتل کر دیا اور شہر میں پھینک دیا۔

رائفل چیئرمین کی استعمال کی گئی۔ صبح پولیس گئی رانا اقبال گیا۔ چھ آدمی گرفتار ہوگئے۔ ایک لڑکے نے اقرار کیا۔ میرے تھانے میں بیان لیے گئے اور مجھے مجرم قرار دیا گیا۔ میں اس واقع سے بالکل لاتعلقی کا اظہار کیا۔ چار آدمیوں کی ضمانت

ہوگئی اور بھی گرفتار ہیں۔ مجلس عمل کا جلسہ ہوا' جلسہ کامیاب رہا اور بائیکاٹ اب موثر ہے۔

گوجرانوالہ' حکیم عبدالرحمٰن

۲۹ر مئی کو حادثہ ہوا ۳۰ر مئی کو جلوس نکلے۔ ایکشن کمیٹی بن گئی اور ہفتہ کے دن مکمل ہڑتال ہوئی۔ ۸ بجے شیرانوالہ باغ میں جلسہ ہوا ہجوم کی وجہ سے تقاریر نہ ہوسکی اور جلوس زبردست نکلا۔ تاریخی جلوس تھا' سٹیشن پر موجود پولیس سے گفتگو ہوئی اور کچھ اسیران کی رہائی کے سلسلہ میں ان سے بات چیت ہوئی اور انہیں رہا کرا دیا' جگہ جگہ تقاریر ہوئیں۔ کچہری موڑ کی طرف چلنے سے لوگوں کے جذبات بالکل بے ضبط ہوچکے تھے وہ مرزائیوں کا صفایا کرنا چاہتے تھے' ڈی سی صاحب سے بات چیت ہوئی۔ صورت حال پر کنٹرول کرنے کے بعد باوجود مرزائیوں نے تمام محلوں میں فائرنگ شروع کر دی اور مسلمانوں نے ردعمل کے طور پر مرزائیوں کو قتل کر دیا گیا۔ رات تک گیارہ مرزائی مارے گئے' اطلاع کے مطابق مسلمانوں نے پہل نہ کی۔ جو کچھ ہوا مرزائیوں کی کارروائی کا ردعمل تھا' کرفیو لگایا۔ تین بجے ڈپٹی کمشنر نے تمام علما اور شرفا کی میٹنگ بلائی۔ ہم نے ڈی سی سے کہہ دیا کہ امن کی ذمہ داری ہم پر نہیں وہ مرزائیوں پر ہے۔ اس کے لیے مطالبہ کیا گیا آپ ناصر کو گرفتار کرلیں ہم شہر میں امن کروا دیں گے' آبادی میں قتل شدہ مرزائیوں کے رشتہ داروں میں میجر اور دوسرے افسران نے شہر کا کنٹرول مانگا۔ قریب تھا کہ شہر فوج کے کنٹرول میں چلا جاتا۔ ہم نے کوشش کی اور ڈپٹی کمشنر کے تعاون سے شہر فوج کے کنٹرول سے بچ گیا۔

شہر میں امن مجلس عمل نے قائم کر دیا۔ پولیس نے گرفتاریوں کا سلسلہ شروع کر دیا' اور شام تک اڑھائی سو گرفتاریاں ہوئی۔ ڈی سی صاحب سے رہائی کے سلسلہ میں گفتگو ہوئی' رانا اقبال صاحب کی رہائش گاہ پر اجلاس ہوا۔ جن پر مقدمات ہیں وہ اس وقت رہا کر دیے گئے باقی حضرات کی ضمانت کرا لیں۔ جن پر ۳۰۲ کے مقدمات ہیں ذرا تاخیر سے ان کی ضمانت ہو جائے گی۔ ڈیفنس کمیٹی بنی مریضوں کی دیکھ بھال ہوئی۔ اسیران سے رابطہ رہا۔ گیارہ آدمیوں کی ضمانتیں ہوئیں۔ ابھی پچیس تیس آدمی

ابھی تک حراست میں ہیں۔ ضلع میں پچپاس جلسے ہوئے' شہر میں سٹوڈنٹس ختم نبوت ایکشن کمیٹی کے پورے شہر میں بڑا اہم کردار ادا کیا اور پورے شہر میں طلبا نے طوفانی دورہ کیا اور پچھتر کے قریب جلسے ہوئے' بائیکاٹ اور دوسرے معاملات میں طلبا نے شہر میں ایک اضطراب پیدا کر دیا۔ طلبا کے تمام جلسے بغیر اجازت کے کیے گئے۔ طلبا نے ایک فورس کمیٹی قائم کی ہے' جو مجلس عمل کے حکم کا انتظار کر رہے ہیں۔ ایکشن کمیٹی میں تمام دینی مدارس اور دوسری تمام تنظیمیں شامل ہیں۔ چند مقامات پر بائیکاٹ کے سلسلہ میں ناخوشگوار واقعات رونما ہوئے۔ طلبا نے مجلس عمل کے تعاون سے بروقت کنٹرول کر لیا۔ ترگڑ میں رکاوٹوں کے باوجود جلسہ احتجاجاً منعقد ہوا۔ فیروزوالہ میں جلسہ کرنے سے ڈپٹی کمشنر نے بار بار منع کیا' ہم وہاں پہنچے' عظیم الشان استقبال ہوا۔ جلسہ میں مرزائیت کی ملک دشمنی کے عزائم بے نقاب کیے گئے۔ لاؤڈ سپیکر کے بغیر جلسہ ہوا۔ حافظ آباد میں کامیاب جلسہ ہوا۔ ایم پی اے فدا حسین سے چپقلش ہوگئی' چند مرزائی لاہور سے مسلمان ہو کر آئے جسے حافظ آبادیوں نے ان کا اسلام منظور نہ کیا۔ ہر جلسہ فدا حسین کے خلاف ہوئے' باہمی اختلافات ختم کرانے کی کوشش کی گئی۔ ایک عظیم الشان جلسہ مدرسہ نصرت العلوم نزد چوک گھنٹہ میں جلسہ ہوا۔ جس میں مرکزی قائدین نے شرکت کی۔ شورش' مظفر علی شمسی' احسان الٰہی ظہیر' سید محمود احمد رضوی' میاں فضل حق' ایم اے حمزہ اور دیگر مقررین نے شرکت کی۔

نوشہرہ ورکاں۔ مولانا محمد اسحاق

مجلس عمل میں تمام سیاسی اور مذہبی لوگ جمع ہیں۔ ہفتہ کو تمام علما اکٹھے ہوئے تھے۔ پروگرام ہفتہ وار کر دیا گیا ہے۔ شہری سطح پر جلسہ ہوا۔

قراردادیں

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اسلامیان گوجرانوالہ کا یہ عظیم الشان اجتماع مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے اس کے قائدین کو یقین دلاتا ہے کہ عقیدہ ختم نبوت اور ملکی سالمیت کے تحفظ کے لیے

اسلامیان گوجرانوالہ ان کے ہر حکم کی تعمیل کریں گے اور کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

یہ اجتماع مرکزی مجلس عمل کے تمام مطالبات کی مکمل تائید کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مجلس عمل کے مطالبات کو فی الفور تسلیم کرتے ہوئے' قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور انہیں تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

یہ عظیم اجتماع حکومت پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہے کہ یہ مطالبات اسلامیان پاکستان کے متفقہ مطالبات ہیں' اس لیے ان کو تسلیم کرنے میں کسی قسم کی تاخیر نہ کی جائے ورنہ حالات انتہائی سنگین صورت اختیار کر سکتے ہیں اور اس کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

یہ عظیم اجتماع ربوہ ریلوے اسٹیشن پر مسلم طلبہ پر قادیانی غنڈوں کے حملہ کی شدید مذمت کرتا ہے اور اسے سوچی سمجھی سازش قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مرزائی امت کے سربراہ مرزا ناصر اور دیگر ذمہ دار افراد کو فی الفور گرفتار کر کے ان پر مقدمہ چلایا جائے۔ نیز یہ اجلاس ظفر اللہ خان چوہدری اور مرزا ناصر کی طرف سے عالمی رائے عامہ کو غلط بیانی کے ذریعہ دھوکہ میں رکھنے اور پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان دونوں راہنماؤں پر پاکستان کے ساتھ غداری کے الزام میں فی الفور مقدمہ چلایا جائے۔

یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دے کر مسلمانوں کو وہاں بسنے کا حق دیا جائے اور مرزائی جماعت کے تمام اوقاف کو محکمہ اوقاف کی تحویل میں دے کر اس وطن دشمن گروہ کے ساتھ امتیازی سلوک کو فی الفور ختم کیا جائے۔

یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ گوجرانوالہ اور دیگر شہروں سے ربوہ کے اشتعال انگیز واقعہ کے ردعمل کے طور پر رونما ہونے والے واقعات کے ضمن میں گرفتار کیے جانے والے پرامن شہریوں کو بلاتاخیر رہا کیا جائے اور ان کے خلاف مقدمات واپس لیے جائیں۔ نیز مختلف علاقوں میں قادیانیوں کی اشتعال انگیز حرکات کی مذمت کرتے ہوئے یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ ان حرکات کا سدباب کر کے شہر کی پرامن فضا کو مکدر ہونے سے بچایا جائے۔

یہ عظیم اجتماع پنجاب اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کرنے کی اجازت نہ دینے کے سلسلہ میں سپیکر اسمبلی کے رویہ اور وزیراعلیٰ پنجاب کی تقریر پر شدید احتجاج کرتا ہے اور اسے غیور اسلامیان پاکستان کے دینی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے مترادف قرار دیتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ وزیراعلیٰ اور سپیکر اس امر کا تدارک کریں اور پنجاب اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد فوری طور پر بالاتفاق منظور کرا کے قوم کو مطمئن کریں۔

رپورٹ کارکردگی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت وزیر آباد

مورخہ ۳۰؍ مئی ۷۴ء ربوہ ریلوے اسٹیشن پر مرزائیوں کی طرف سے کی گئی غنڈہ گردی کی خبر چھپتے ہی وزیر آباد میں تمام دینی' سیاسی اور سماجی تنظیموں کا مشترکہ اجلاس ہوا جس میں ایکشن کمیٹی تشکیل دی گئی اور ساتھ ہی یکم مئی ۷۴ء کو عام ہڑتال کا فیصلہ ہوا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں دو بار مکمل ہڑتال ہوئی۔ یکم جون ۷۴ء کو مقامی مجلس عمل کی اپیل ۔ جبکہ ۱۴؍ جون ۷۴ء کو مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے حکم پر' دونوں بار ہڑتال خاصی کامیاب رہی۔ یکم جون کی ہڑتال کے دن وزیر آباد کے تمام مرزائیوں کی دکانیں اور دیگر کاروباری ادارے مکمل طور پر تباہ ہوئے' نتیجہ کے طور پر ایک مرزائی نے ۱۹؍ افراد کے خلاف زیر دفعہ ۳۰۷' ۴۳۶' ۳۸۰' ۱۴۹' ۱۸۸ کیس

رجسٹرڈ کروایا حالانکہ پرچہ میں نامزد حضرات اس قسم کی کسی کارروائی میں شامل نہ تھے۔ تاحال ۷ افراد گرفتار ہوئے جن کی ضمانتیں کروائی جاچکی ہیں اور اسی طرح گکھڑ تحصیل وزیر آباد میں ۵ احباب گرفتار ہوئے جن کی مکمل طور پر قانونی امداد کی گئی۔
عرصہ زیر رپورٹ میں صدر مملکت' وزیراعظم' وزیر داخلہ' سپیکر قومی اسمبلی اور پارلیمانی پارٹیوں کے لیڈر حضرات کو تقریباً ۶۰ تاریں دی گئیں' جبکہ صوبائی حکومت کے ذمہ دار حضرات کو ۲۰ تاریں یعنی کل ۷۰ کے قریب تاریں دی گئیں اور اسی طرح حلقہ وزیر آباد کے ایم این اے کو تقریباً ۳۰۰۰ خطوط ارسال کئے گئے جن میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مطالبات تسلیم کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

مرکزی مجلس عمل کے فیصلہ کے مطابق وزیر آباد میں مرزائیوں سے مکمل بائیکاٹ کے لئے شہریوں سے اپیل کی گئی جو کہ خاصی کامیاب رہی گو اکا دکا خلاف ورزی ہو جاتی ہے لیکن اس کے باوجود بائیکاٹ کی مہم کامیابی سے جاری ہے۔

وزیر آباد میں عرصہ زیر رپورٹ میں کل چھ جلسہ عام ہوئے جبکہ قریبی دیہات اور قصبات میں اب تک ۷ جلسے ختم نبوت کے سلسلہ میں ہوچکے ہیں۔ جلسوں کا یہ سلسلہ جاری ہے۔

وزیر آباد کی تمام کاروباری تنظیمیں ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون کر رہی ہیں۔
مجموعی حالات تحریک کے حق میں ماشاء اللہ کافی اچھے ہیں سب سے زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ ہر مکتبہ فکر کے علما حضرات خوب اتحاد سے بڑھ چڑھ کر کام کر رہے ہیں۔

مقامی SHO کو مرزائیت نوازی کا ثبوت دینے کے جرم میں مقامی مجلس عمل کی کوشش سے وزیر آباد سے تبدیل کروایا جاچکا ہے۔

شیخ محمد انور
جنرل سیکرٹری مجلس عمل
تحفظ ختم نبوت وزیر آباد

میں تاریخ کے وہ نازک لمحات دیکھ رہا تھا

سات ستمبر کی شام کو پون صدی پر پھیلی ہوئی جدوجہد تاریخ ساز لمحوں میں

سمت آئی۔ ان یادگار لمحات کا منظر جب وقت تاریخ کے سانچے میں ڈھل رہا تھا ایسا ناقابل فراموش ہے جسے ان اشخاص میں سے کوئی بھی نہ بھلا سکے گا جو کسی نہ کسی حیثیت سے قومی اسمبلی اور سینٹ کے ایوان میں موجود تھے۔ ساڑھے چار بجے سے آٹھ بجے کے درمیان اوپر تلے قومی اسمبلی اور سینٹ کے اجلاسوں نے آئین میں دو اہم ترامیم کے ذریعے منکرین ختم نبوت مرزائیوں کے دونوں گروہوں قادیانی اور لاہوری کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر تاریخ کے صفحات پر ایسے نقوش ثبت کر دیے جن پر ہمیشہ فخرو اطمینان کا اظہار کیا جائے گا۔

ان تاریخی لمحات کا آغاز قومی اسمبلی کے اجلاس کے انعقاد سے ہوا جب تلاوت کلام پاک کے بعد چار بج کر چالیس منٹ پر مرکزی وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے آئین میں ترمیم کا بل پیش کیا۔ اس کے فوراً بعد انہوں نے اسمبلی کے بعض قواعد کو معطل کرنے کی دو تحریکیں پیش کیں' تاکہ ان ترامیم کو تیزی کے ساتھ مختلف مرحلوں سے گزارا جاسکے۔ ان دستوری ضروریات کو پورا کرنے' ترمیمی بل پڑھنے اور اسے ایوان کے سامنے پیش کرنے میں صرف تیرہ منٹ صرف ہوئے اور چار بج کر ترپن منٹ پر بل پہلے مرحلے سے گزر چکا تھا' ان تیرا منٹوں میں ان متواتر اور مسلسل تالیوں کا وقت بھی شامل ہے جو بل پیش کرنے کے دوران بار بار بلند ہوتی رہیں۔ قومی اسمبلی کے تمام ارکان پر مشتمل خصوصی کمیٹی نے متفقہ طور پر جو بل پیش کیا تھا اس کے مطابق دستور کی دفعہ ۱۰۶ میں دی گئی اقلیتوں کی فہرست میں قادیانی گروہ اور لاہوری گروہ کو شامل کر دیا گیا اور دفعہ ۲۶۰ میں ایک نئی شق کا اضافہ کر دیا گیا جس کے ذریعے ایسے ہر فرد کو جو حضورؐ کے بعد کسی مدعی نبوت کو پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا ہو وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے ضمن میں مسلمان نہیں ہے۔ اس بل کو جب وزیر قانون پیش کر رہے تھے۔ تو فقرے فقرے پر اور بعض دفعہ تو لفظ لفظ پر قومی اسمبلی کے اکثر ارکان جذبات سے بے قابو ہو کر ڈیسک اور کرسیاں بجا رہے تھے۔ جیسا کہ بعد میں جناب وزیراعظم نے اپنی تقریر میں کہا کہ درحقیقت ہم سب جذبات کے طوفان سے معرکہ آزما تھے۔

اگلے تین منٹوں میں بل دوسرے مرحلے میں داخل ہوچکا تھا اور جناب پیرزادہ

آئین میں ترمیم کے بل کو "فی الفور زیر غور" لانے کی تحریک پیش کر چکے تھے۔ گھڑی کی سوئیاں چار بج کر چھپن منٹ پر تھیں' جناب پیرزادہ سے سپیکر نے کہا وہ بل پر تقریر کریں۔ جناب پیر زادہ اٹھے اور گویا ہوئے کہ وہ اس پر ایک لفظ کا بھی اضافہ نہیں کریں گے' کیونکہ یہ بل پوری اسمبلی پر مشتمل کمیٹی کا متفق علیہ ہے اور اس ضمن میں انہوں نے چند فقرے کہے۔ جناب پیرزادہ بمشکل بیٹھے ہی تھے کہ تحریک استقلال کے صاحبزادہ احمد رضا قصوری اٹھے اور بل میں ترمیم پیش کرنا چاہی' صرف قادیانی اور لاہوری گروہوں کا نام کافی نہیں' بلکہ مرزا قادیان کا نام باقاعدہ طور پر دستور میں درج کر دیا جائے۔ جواب میں وزیر قانون اٹھے لیکن قائد ایوان جناب بھٹو نے احمد رضا قصوری کی بات کا خوب جواب دینا مناسب جانا۔ ان کا کہنا تھا کہ جب پورے ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی کا اجلاس ہو رہا تھا تو اس وقت یہ ترمیم پیش نہ کی گئی' اس وقت یہ فضول ہے اور ترمیمی بل میں بے مصرف اضافہ ہوگا وہ ترمیم کے لیے دو تہائی اکثریت لاسکتے ہیں' تو لے آئیں۔ اس پر ایوان میں نہیں نہیں کی آوازیں' سپیکر صاحبزادہ احمد رضا کو ان کی ترمیم کے خلاف ایوان کی رائے بتا رہے تھے کہ احمد رضا قصوری بائیکاٹ کا اعلان کرتے ہوئے ایوان سے باہر نکل گئے۔ ان سے کچھ دیر بعد ان کے پیچھے پیچھے حیرانی کے ساتھ میاں محمود علی قصوری بھی اپنے کاغذات سنبھالتے باہر چلے آئے' انہیں جونیئر قصوری کا علم نہ تھا اور وہ لاہور سے سیدھے ایوان میں چلے آئے تھے۔ احمد رضا قصوری کے اس واک آؤٹ پر ان کی ذات اور تحریک استقلال کو کیا فائدہ پہنچا ہے۔ ابھی عرصہ تک موضوع بحث رہے گا اور جیساکہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر کچھ اور نہیں تو موضوع بحث بننے کا فائدہ تو احمد رضا کو بہرحال حاصل رہے گا۔

اب مولانا مفتی محمود اٹھے اور انہوں نے حزب اختلاف کی طرف سے آئین میں زیر بحث بل کی تائید کا اعلان کیا۔ پورے ایوان پر مشتمل کمیٹی کے اجلاس میں بھی مفتی محمود نے حزب اختلاف کی ترجمانی کی تھی۔ اس سلسلے میں مولانا غلام غوث ہزاروی بھی شریک مشورہ رہے ہیں' انہیں مفتی محمود کے بعد ایوان کی کارروائی میں رونمائی کا موقع بھی دے دیا۔ بہرحال قصوری کے واک آؤٹ سے جناب مولانا ہزاری

کے "ودھائیاں" دینے تک وقت مزید نو منٹ لگے چنانچہ سپیکر صاحبزادہ فاروق علی نے جب قائد ایوان جناب بھٹو کو اظہار خیال کی دعوت دی تو گھڑیاں پانچ بج کر پانچ منٹ کا وقت بتا رہی تھیں۔

جناب وزیراعظم کی تقریر کے بعد بل کا تیسرا مرحلہ (خواندگی) شروع ہوا اور وزیر قانون نے بل منظوری کے لیے ایوان کے سامنے پیش کر دیا۔ اس موقع پر ایک دلچسپ صورت حال پیدا ہوگئی کہ آئین میں ترمیم کے لیے صرف با آواز بلند "ہاں" یا اسمبلی ہال کے اندر ارکان کی گنتی نہیں' (رائے شماری) کا طریقہ کار اختیار کیا جائے کہ ارکان YES (ہاں) اور (نہیں) کے مقرر دروازوں سے گزریں--- حزب اختلاف کے ارکان کے لیے حزب اقتدار کے (ہاں) والے دروازے سے گزرنا ایک عجیب و غریب تجربہ تھا' بہرحال حزب اختلاف کے ارکان حزب اقتدار کے دروازے کی طرف بڑھے۔ کچھ ارکان کو وزراء اور حزب اقتدار کے نمایاں ارکان نے اپنے ساتھ لے لیا۔ حزب اختلاف کے ارکان بھی حزب اقتدار کی اس "دستوری شرارت" سے بہت محظوظ ہوئے اور ان کے بلند قہقہوں کے درمیان پریس گیلری میں ہی ہلچل ہوئی اور بہت سے اخبار نویس NOES کو AYES کے دروازے سے گزرنے کے لیے گیلری کے اگلے حصے اور پیچھے میں آگئے اور نیچے جھانکنے لگے' تاکہ اس منظر کو اپنی نگاہوں کے ذریعے حافظوں میں محفوظ کر لیں جب حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے ارکان ایک دوسرے کے گلے میں بانہیں ڈال کر ایک ہی دروازے سے ووٹ دینے کے لیے گزرے تھے۔ تحفظ ناموس رسالت کی خاطر اس عظیم شخصیت' کا یہ اعجاز اس روز بہت سی آنکھوں نے دیکھا اور دلوں نے محسوس کیا۔

اس دوران کئی لطیفے بھی رونما ہوئے AYES کا دروازہ پریس گیلری کے بالکل نیچے ہے۔ اخبار نویس چھجے پر جھکے کھڑے تھے۔ چھجے اور ہال کے فرش کا فاصلہ گیارہ بارہ فٹ سے زائد نہ ہوگا ولی خان اور پیرزادہ دروازے کی طرف چھجے تک اکٹھے آئے۔ پیرزادہ ادھر کسی رکن اسمبلی سے مصروف گفتگو تھے تو ولی خان نے اوپر سے نیچے جھانکتے ہوئے اخبار نویسوں سے کہا:

"You have come to look down at us."

(آپ ہم پر نیچی نگاہ ڈالنے آئے ہیں)۔

قہقہوں کی آبشار کے درمیان صحافیوں کی طرف سے جواب آیا:

"Just to look down, not to look down upon you, sir."

(صرف نیچے نگاہ ڈالنے کے لیے آپ پر نیچی نگاہ ڈالنے کے لیے نہیں جناب!)

پروفیسر غفور' وزیر داخلہ قیوم خان کو گھیرے کھڑے تھے کہ ان طلبہ' شہریوں اور علما کو فوری طور پر رہا کر دیجئے' جن کا مطالبہ آپ مان رہے ہیں اور جن کے بارے میں بھٹو صاحب بھی اپنی تقریر میں کہہ چکے ہیں کہ تحریک کے دوران گرفتار ہونے والوں کے معاملے پر نظرثانی کی جائے گی اور انہیں رہا بھی کر دیا جائے گا اور قیوم خان دروازے کی طرف اشارہ کرتے بڑھنے کے لیے کہہ رہے تھے۔ ادھر ذرا فاصلے پر سندھ مسلم لیگ کے رکن اسمبلی اور پیر صاحب پگارا کے معتمد رفیق رئیس عطا محمد مری' وزیر اطلاعات مولانا کوثر نیازی کے ساتھ کھڑے تھے' کون کسے گھیرے کھڑا تھا' اس کا کچھ اندازہ نہ ہوتا تھا' کیونکہ آواز نہیں آ رہی تھی' البتہ شرارت پر آمادہ بعض اخبار نویسوں نے اچھا یہ بات ہے' کے انداز میں گردن ہلائی تو جناب مرزا نے دوبارہ آنکھ کے اشارے سے یہ ظاہر کیا کہ مولانا کوثر نیازی کو گھیرے کھڑے ہیں' ایسے ماحول میں قہقہوں کا پھوٹنا غیر معمولی بات نہ تھی۔ سپیکر نے ایک بار ارکان کو یاد دلایا کہ ابھی اسمبلی کا اجلاس جاری ہے لیکن وہاں یہ سننے کی کسے ہوش تھی۔

اس رائے شماری کے بعد ارکان اسمبلی لابی سے پھر اسمبلی ہال میں آئے۔ سپیکر صاحبزادہ فاروق علی نے ڈیسک بجانے کی فلک شگاف گونج میں اعلان کیا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی آئینی ترامیم کے حق میں ایک سو تیس ووٹ آئے ہیں جبکہ مخالفت میں ایک ووٹ بھی نہیں ڈالا گیا۔ اس وقت پانچ بج کر باون منٹ ہوئے تھے۔ لیکن ابھی آخری دستوری مرحلہ باقی تھا۔ جس کے لیے اسی روز شام ساڑھے ساتھ بجے سینٹ کا اجلاس بلایا گیا تھا جہاں ان آئینی ترامیم کو صوبوں کے ایوان یعنی سینٹ کے سامنے منظوری کے لیے پیش کیا جانا تھا جس کے بعد ان ترامیم نے دستور کا حصہ بن جانا تھا۔

سینٹ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا اور اس کے ۔ لیے موقع

کے اعتبار سے انتہائی مناسب آیات کا چناؤ کیا گیا تھا جن کا لب لباب تھا کہ اگر تم درست کام کرتے رہو تو گھمنڈ دل میں نہ لاؤ' بس یہ کرنے والے ہیں' اگر تم نافرمانی پر اتر آؤ گے تو اللہ تمہاری جگہ تم سے بہتر قوم اٹھا سکتا ہے جو اللہ کا حکم ماننے والی ہو۔ تلاوت اور ترجمے کے بعد سات بج کر پنتالیس منٹ پر کارروائی کا آغاز ہوا۔ سرحد کے شہزاد گل پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوئے کہ سینٹ نے ابھی یہ ترمیمی بل منظور نہیں کیا' لیکن ریڈیو پاکستان نے اپنی خبروں میں اسے قومی اسمبلی سے منظوری کے بعد نافذ العمل قرار دے دیا ہے۔ یہ چیز سینٹ کے اختیارات میں مداخلت ہے۔ جناب پیرزادہ نے جو مرکزی وزیر ہونے کے ناطے سے سینٹ میں بیٹھ سکتے ہیں۔ اس پر فوراً معذرت کا اظہار کرتے ہوئے صورت حال کو سنبھال لیا۔ جناب پیر زادہ نے قادیانی مسئلے پر بحران کے دوران رواداری سے معاملات کو درست رکھنے کے جو تجربے کیے' اس کے پیش نظر جناب پیرزادہ کا یہ رویہ اب نیا نہیں رہا۔ سینٹ کے چیئرمین جناب حبیب اللہ خان نے حسب معمول ریمارکس دیے۔ جس کے بعد سات بج کر پچاس منٹ پر جناب پیرزادہ نے قومی اسمبلی کا منظور شدہ بل ملک کے ایوان بالا سینٹ میں پیش کر دیا۔ اس پر نیپ سرحد کے سینٹر بیرسٹر ظہور الحق نے مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے اس بات کی نشاندہی کی کہ ترمیمی بل کی فوری منظوری کی اہمیت کے پیش نظر بعض قواعد کو معطل کرنا پڑے گا۔ اس پر قواعد کی جانچ پڑتال کے بعد جناب پیر زادہ نے کہا کہ چیئرمین سینٹ اپنے اختیارات سے کام لے کر ان قواعد کو معطل کرسکتے ہیں۔ ترمیمی بل پر منظوری کے لیے دستوری ضروریات سے گزرتے ہوئے پہلے دو مرحلوں پر دوبارہ ایوان کے اندر رائے شماری ہوئی اور پھر حزب اختلاف کو قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کے ارکان کی طرح AYES کے دروازے سے گزرنا پڑا۔ یہاں بھی گلے میں باہیں ڈالتے ہوئے اکٹھے جانے کے وہی مناظر دیکھنے میں آئے۔ اس سے پیشتر سینٹ میں حزب اختلاف کے قائد جناب ہاشم غلزئی (نیپ بلوچستان) دل کی گہرائیوں سے اٹھنے والی حمایت کا اعلان کرچکے تھے۔ چنانچہ رائے شماری کے اس مرحلے کے بعد سینٹ کے ارکان ایوان میں اپنی نشستوں پر بیٹھے تو سینٹ کے چیئرمین جناب حبیب اللہ خان نے آٹھ بج کر چار منٹ پر آئین میں ترمیم کا اعلان کر کے

اکیس ووٹوں سے بہ اتفاق رائے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت ہونے کا دستوری عمل مکمل کر دیا۔

سات ستمبر کی صبح سورج کی کرنوں نے اسلام آباد اور راولپنڈی میں پولیس' فیڈرل سکیورٹی فورس ڈیرہ غازی خان کی پہاڑی پولیس' بلوچ لیویز اور فوج کے دستوں کا گشت اور پہرہ دیکھا۔ ملک کے دوسرے شہروں سے بھی فون پر ایسی اطلاعات آ رہی تھیں۔ فضا میں خوف و ہراس ہر طرف ٹپکتا نظر آتا تھا۔ ان آٹھ افراد اور وزیراعظم بھٹو' جناب پیر زادہ' مفتی محمود' پروفیسر غفور' چودھری ظہور الٰہی' مولانا نورانی' جناب عظیم فاروق اور سردار مولانا بخش سومرو کے سوا شاید ہی کوئی جانتا ہو کیا ہونے والا ہے--- قومی اسمبلی کے ارکان کی رہائش گاہ "گورنمنٹ ہوسٹل" اور قومی اسمبلی کی طرف جانے والی سڑکوں کی مکمل ناکہ بندی ہو چکی تھی۔ شناخت کے ثبوت کے باوجود اس طرف جانے والی سڑکوں پر پیدل یا سواری پر آمدو رفت کی اجازت نہ تھی۔ پوری فضا سے ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے ارکان اسمبلی عملاً گرفتار ہیں۔ یہ صورت حال پانچ ستمبر کی صبح سے جاری تھی' لیکن سات ستمبر کو تو اس کی انتہا رہی۔ ان رہنماؤں میں سے جو ہوسٹل میں مقیم تھے ان تک پہنچنے کے بعد بار بار کی چیکنگ سے جھنجلایا ہوا۔ خوف زدہ ملاقاتی جب ان کے پر اطمینان چہرہ دیکھتا تو سمجھ نہیں آتا تھا کہ یہ اطمینان کامیابی کی علامت ہے یا ہرچہ باداباد کے مصداق میدان میں اترنے کی نشانی--- اڑھائی بجے پورے ایوان پر مشتمل قومی اسمبلی کی کمیٹی کا خفیہ اجلاس ہوا جس میں گزشتہ شب کی متفقہ کاوش اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔ ارکان قومی اسمبلی کی عمارت میں رہے حتیٰ کہ ساڑھے چار بجے قومی اسمبلی کا کھلا اجلاس شروع ہوا۔

عجیب اتفاق ہے چھ اور سات ستمبر کی انہی تاریخوں بلکہ اوقات کو پاکستان کی تاریخ میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ نو برس پیشتر اسی چھ ستمبر کی رات ٹھیک رات کے گیارہ بجے ہی بھارتی حملے کو پسپا کرنے کے بعد لاہور سیکٹر میں پاکستان نے کامیاب جوابی حملہ کیا تھا اور سات ستمبر کی شام انہی اوقات میں پاکستان نے بھارتی پنجاب اور گجرات کاٹھیاواڑ میں واقع دشمن نے ہوائی اڈہ تباہ کر کے بھارت پر فضائی برتری حاصل کر لی تھی۔ اس لیے اس وقت سے چھ ستمبر کو یوم دفاع پاکستان اور سات ستمبر کو یوم

فضائیہ منایا گیا۔

مرزائی مسئلے کے اس متفقہ حل نے سات ستمبر کی اس شام عید کا سماں پیدا کر دیا تھا' اس احساس کا اظہار بہت سے لوگوں کو ہوا۔ اس سرشاری میں وہ کئی باتیں پھوٹ کر بہہ نکلیں جن کا علم بہت کم لوگوں کو تھا۔ جذبات کی فراوانی میں ان فرو تخی دل سا ہو جاتا ہے۔ سپیکر صاحبزادہ فاروق علی اخبار نویسوں کے گھیرے میں آئے تو ان سے اسمبلی کے اس تاریخی کمرے کا اتہ پتہ پوچھا گیا جہاں سب کمیٹی نے خفیہ مذاکرات کئے۔ انہوں نے آسانی سے بتا دیا کہ وہ نہ ان کا چیمبر ہے۔ (جناب پیرزادہ کا دفتر ہے نہ کوئی کمیٹی روم ہے بلکہ لا سیکرٹری کا دفتر ہے جس کی طرف کسی کا ذہن ہی نہیں جاتا۔ یہ وہی کمرہ ہے جس میں متحدہ پاکستان (ہائے! ہائے) کے نائب صدر جناب نورالامین کا دفتر ہوا کرتا تھا۔

آیئے! اب اس تاریخی فیصلے پر قوم کے رہنماؤں کا تبصرہ ملاحظ کیجئے اور سب سے پہلے ان صاحب کا جو اس مسئلے میں اسمبلی کو STEER کرتے رہے یعنی قومی اسمبلی کے سپیکر۔۔۔

صاحبزادہ فاروق علی سپیکر قومی اسمبلی

یہ جمہوریت اور جمہوری تجربے کی فتح ہے جس سے جمہوری اداروں اور جمہوری طریقوں میں لوگوں کا ایمان پختہ تر ہوگا' اور عوام کو جمہوریت ان کے مسئلے حل کرتی نظر آئے گی۔

مولانا ظفر احمد انصاری

''مرزائیوں نے اٹھائیس برس پیشتر ۱۹۴۶ء میں بدھوں پارسیوں اور عیسائیوں کی طرح حقوق دیئے جانے کا مطالبہ انگریزوں سے کیا تھا اسے آج ہم نے منظور کر لیا ہے جس پر یقیناً انہیں ہمارا شکر گزار ہونا چاہیے۔''

صاحبزادہ صفی اللہ خان (جماعت اسلامی دیر)

''یہ ایک عظیم کامیابی ہے جس کا کریڈٹ صرف عوام کو جاتا ہے۔''

مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک

"ہمیں اس پر مطمئن ہو کر نہیں بیٹھنا چاہیے بلکہ مرزائیت کے سدباب کے لئے پورے عالم اسلام میں سرگرم عمل ہو جانا چاہیے۔"

مولانا مفتی محمود

"اس فیصلے پر پوری قوم مبارک باد کی مستحق ہے۔ اس پر نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام میں اطمینان کا اظہار کیا جائے گا۔ میرا خیال ہے مرزائیوں کو بھی اس فیصلے کو خوش دلی سے قبول کر لینا چاہئے کیونکہ اب انہیں غیر مسلم اقلیت کے جائز حقوق ملیں گے۔ جہاں تک کریڈٹ کا سوال ہے یہ مسئلہ قومی بنیادوں پر تمام تر سیاسی اختلافات سے بالاتر ہو کر کیا گیا ہے۔ اس مسئلے کے حل میں ارکان قومی اسمبلی اور سینٹ نے اتفاق رائے سے فیصلہ کیا۔۔۔ اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ مجلس عمل نے پروقار جدوجہد جاری رکھی، حالانکہ فائرنگ ہوئی لوگ شہید ہوئے۔ لاٹھی چارج گرفتاریوں اور تشدد کے تمام واقعات کے باوجود جو ردعمل کا شکار ہو کر تشدد کا راستہ اختیار نہ کیا۔ سیاسی طور پر تو میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ الجھے ہوئے مسائل کا حل بندوق کی گولی میں نہیں مذاکرات پر ہے۔"

پروفیسر غفور احمد

"مسلم عوام کی بے پایاں قوت ایمانی ہی نے یہ قدیم اور سنگین مسئلہ جو ملکی سلامتی اور معاشرے کے لئے خطرہ بن چکا تھا۔ حل کیا ہے۔ میری رائے میں یہ دستور کے بالاتفاق منظور کرنے سے کہیں بڑی فتح ہے اور ایک حقیقی کامیابی، مجھے یقین ہے حکمران جماعت نے محسوس کر لیا ہوگا کہ کارڈیل (CORDIAL) رویہ معاملات کو کتنا آسان بنا دیتا ہے کیونکہ افہام و تفہیم اور مسائل کی سمجھ بوجھ کے لئے ایسے ہی رویے کی ضرورت ہوتی ہے۔"

مولانا شاہ احمد نورانی

"میرا خیال ہے ماحول ہی ایسا بن گیا تھا کسی کو مرزائیوں کی حمایت کی جرات

نہیں ہوسکتی تھی۔ باہر کے جلسے' جلوسوں اور منظم جدوجہد نے اندر فضا کو ٹھیک اور معاملات کو درست رخ پر رکھا' پھر اندر مرزا ناصر نے اپنے کیس کو جو پہلے ہی بہت خراب تھا مزید خراب کیا میں اس امکان کو بھی بالکل رد نہیں کرتا کہ مرزائیوں کی بڑھتی قوت سے خود پیپلز پارٹی کی قیادت خائف ہوچکی تھی۔"

سردار مولانا بخش سومرو

"یہ عوام کی جیت ہے اس کا کریڈٹ عوام کو جاتا ہے جنہوں نے حضورؐ کی خاطر حمیت کا ثبوت دیا۔ پورے ملک کی بات تو آپ کے سامنے ہے۔ میں آپ کو سندھ کے متعلق بتاتا ہوں کہ وہاں یہ کیفیت پیدا ہوگئی تھی کہ بچہ بچہ ختم نبوت پر اپنا سر قربان کرنے کے لئے تیار تھا۔ میں سمجھتا ہوں صورت حال دیکھ کر مخالف خود ہی راہ سے ہٹ گئے اور اگر فیصلہ نہ ہوتا تو میں آپ کو یقین سے بتا سکتا ہوں کہ ایسی شورش اٹھتی کہ اس کے سامنے تاریخ میں عوام کو بڑی بڑی بغاوتیں اور انقلاب گرد رہ جاتے"۔

سات ستمبر رات گئے تک راولپنڈی اور اسلام آباد میں مبارکبادوں اور مٹھائی کی تقسیم کا سلسلہ چلتا رہا۔ ادھر پنڈی کے راجہ بازار میں مولانا غلام اللہ خان کے مدرسہ میں مجلس عمل کا اجلاس ہو رہا تھا۔ جس میں یہ فیصلہ ہونا تھا کہ اس عظیم کامیابی کے بعد اس مجلس عمل کی ضرورت باقی رہتی ہے یا نہیں۔ اس اجلاس سے پیشتر بعض لوگوں کی رائے تھی کہ مجلس عمل مختلف الخیال تنظیموں اور سیاسی جماعتوں کا مجموعہ ہے۔ بڑی کامیابی کے بعد اسے ہنسی خوشی تحلیل کر دینا چاہئے تاکہ ایک طرف تو اس کا انجام کسی بدمزگی پر اور دوسرے پھر کسی ایسے ہی قومی اہمیت کے مسئلے پر دوبارہ اتحاد کا امکان رہے' لیکن مجلس عمل کے اس اجلاس کی فضا ایسی تھی کہ مجلس عمل کو باقی رکھنے کا فیصلہ کیا گیا تاکہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے اور مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹانے کا کام کروایا جاسکے۔ اس اجلاس میں تیرہ ستمبر کو یوم تشکر منانے کا اعلان بھی ہوا۔

آٹھ ستمبر قبل از دوپہر گورنمنٹ ہوسٹل کے کیفے ٹیریا میں مجلس عمل نے پریس کانفرنس منعقد کی۔ مولانا یوسف بنوری میر مجلس تھے اور مفتی محمود مجلس عمل کے ترجمان۔ مجلس عمل کی طرف سے ان رہنماؤں نے انکشاف کیا کہ حکومت نے ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے' مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹانے اور ان کی فوجی اور نیم فوجی تنظیموں یعنی فرقان فورس اور خدام الاحمدیہ پر پابندی لگانے کے مطالبات اصولی طور پر مان لئے ہیں۔ ان مطالبات اور اسمبلی میں منظور کی گئی آئینی ترمیمات کو عملی صورت دینے تک مجلس عمل قائم رہے گی اور اس کے بعد بھی ختم نہیں کی جائے گی تاکہ پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کرنے اور ملک کو داخلی اور خارجی خطرات سے نکالنے کے لئے کوششیں جاری رہیں۔ مجلس عمل کی طرف سے ایک طویل قرارداد مولانا مفتی محمود نے پڑھ کر سنائی جس میں اسلامیان پاکستان اور ارکان اسمبلی کو مبارک باد دیتے ہوئے ۵۳ء کے شہدا اور آج تک ختم نبوت پر جانیں نثار کرنے والوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا' علاوہ ازیں طلبہ' وکلا' تاجروں' سیاسی کارکنوں اور عام شہریوں کو خراج تحسین سے نوازا گیا تھا۔ اسی قرارداد میں صحافیوں کو پابندیوں کے باوجود ختم نبوت کے حق میں آواز بلند کرنے' بعض کے حوالہ زنداں ہونے اور ان کے اخبارات بند ہونے کی قربانیوں کے باوجود سربلند رہنے پر مبارکباد پیش کی گئی تھی۔

جناب یحییٰ بختیار کا انٹرویو

محترم جناب یحییٰ بختیار صاحب ۷۴ء میں اٹارنی جنرل تھے۔ قومی اسمبلی میں مرزا ناصر و لاہوری گروپ پر جرح انہوں نے کی تھی۔ ان سے منیر احمد منیر نے آتش فشاں لاہور کے لیے انٹرویو لیا جو مئی ۱۹۹۴ء میں شائع ہوا۔ اس میں آئین کی تدوین اور ترمیم سے متعلق انٹرویو کا متعلقہ حصہ پیش خدمت ہے۔

س.... بھٹو صاحب کو پھانسی لگوانے میں مرزائی جرنلوں کا بھی کوئی رول تھا؟

ج..... کہہ نہیں سکتا۔

س.... چودھری ظفر اللہ خاں نے ''آتش فشاں'' کو ایک انٹرویو میں بتایا تھا کہ ''بھٹو صاحب نے ۱۹۷۳ء کے آئین کا مسودہ یحییٰ بختیار کے ہاتھ مجھے نظرثانی کے لیے لندن

بھیجا۔" (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: "سیاسی اتار چڑھاؤ۔")۔

ج..... میں خود گیا تھا۔ چودھری صاحب سے میرے اچھے مراسم تھے۔ میں انٹرنیشنل کورٹ جاتا تھا کیس کرنے کے لیے پاکستان کی طرف سے پہلے ہمارا انڈیا سے جھگڑا تھا۔ ہمارے جہاز ایسٹ پاکستان جا رہے تھے اوور فلائٹس' انڈین علاقے میں نہیں جاسکتے تھے۔ ان کا جھگڑا تھا۔ بھٹو صاحب نے مجھے بھیجا حالانکہ لا سیکرٹری وغیرہ چاہتے تھے کہ کوئی اور وکیل جائے۔ بھٹو صاحب نے کہا کہ اٹارنی جنرل جائے گا' ہم گئے انٹرنیشنل کورٹ میں' ہمارے حق میں فیصلہ ہوا۔

س .... چودھری صاحب نے ۷۳ء کے آئین پر نظرثانی کی تھی؟

ج..... حفیظ پیرزادہ لا منسٹر تھے اور بحیثیت لا منسٹروہ کانسٹی ٹیوشن ڈرافٹنگ کمیٹی کے چیئرمین تھے۔ میں اس کمیٹی کا ممبر تھا۔ شاہ احمد نورانی تھے اور بھی تھے۔ میں کیسز وغیرہ میں لگا رہتا تھا۔ کبھی انٹرنیشنل کورٹ میں ایک کیس کرو کبھی دوسرا کیس کرو۔ کبھی ہائی کورٹ میں' کبھی سپریم کورٹ میں۔ تو میں باقاعدگی کے ساتھ ڈرافٹنگ کمیٹی میں نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ مسودہ تیار ہوگیا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی زبان میں کچھ تشنگی ہے۔ ہمارے پاس کوئی ڈرافٹس مین نہیں تھا۔ پہلے کانسٹی ٹیوشن بنا تھا ۵۶ء میں۔ اس سے پہلے ڈریٹن (Drayton) کو رکھا تھا ایکسپرٹ' بڑا مشہور تھا۔ ڈرافٹس مین تھا۔ آسٹریلیا کا تھا یا کہاں کا تھا' وہ مشورہ دیتا تھا' پھر جینکن بڑے مشہور تھے۔ انہوں نے سری لنکا کا بھی آئین بنایا تھا' پھر وہ ایڈوائزر بنے' وہ زبان کو پالش کرتے تھے۔

س .... ان دونوں کی خدمات ۵۶ء کے آئین کے لیے حاصل کی گئیں؟

ج..... خواجہ صاحب (خواجہ ناظم الدین) کا ۵۴ء کا آئین جو بن نہیں سکا تھا۔

س .... نافذ نہیں ہوسکا تھا۔

ج..... تب ڈریٹن تھے' جینکن ایڈوائزر تھے۔ ۵۶ء میں' جہاں تک مجھے یاد ہے۔

س .... آپ نے دیکھا کہ ۷۳ء کے آئینی مسودے کی زبان میں کچھ تشنگی ہے۔

ج..... میں نے کہا کہ اس میں زبان کو پالش کرنے کی ضرورت ہے۔ کہتے ہیں' کیا کریں۔ میں نے (بھٹو صاحب سے) کہا ظفر اللہ خاں اچھے ایکسپرٹ ہیں۔ ان کی زبان اچھی ہے۔ ان کا تجربہ بھی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں جا کے انہیں دکھا دیتا

ہوں کہ وہ ٹھیک کریں' تبدیل کریں یا مشورہ دیں۔ انہوں نے کہا' ٹھیک ہے۔ وہ اس وقت انٹرنیشنل کورٹ چھوڑ چکے تھے۔ میں گیا' میں ان سے ملا۔ انہوں نے دیکھا اس کو' پھر ہم اکٹھے بیٹھے ایک دن' تین نشستیں کیں ہم نے' انہوں نے کچھ تجویزیں بھی دیں وہ ٹھیک تھیں۔ ٹھیک ہے میں ان کے پاس (لندن) گیا تھا۔

س .... آئین میں کسی خاص تبدیلی کے لیے نہیں۔

ج..... پالیسی کی بات نہیں تھی۔ صرف زبان کی درستگی کے لیے۔

س .... تاکہ زبان کانسٹی ٹیوشنل ہو جائے۔

ج..... زبان کانسٹی ٹیوشن ہو جائے۔

س .... ان کی تجاویز کیا تھیں؟

ج..... تجاویز نہیں تھی' لکھا ہوا تھا' غیر مسلم' قادیانی ہیڈ آف دی سٹیٹ نہیں بن سکتا پرائم منسٹر نہیں بن سکتا۔ یہ ہم نے شامل کیا تھا اس میں۔ یہ میری تجویز تھی' ڈرافٹنگ کمیٹی کی میٹنگ تھی' بھٹو صاحب پریذائیڈ کر رہے تھے۔ کہنے لگے' گڑبڑ ہوگئی ہے۔ یہ فیصلہ تو ہوچکا تھا کہ پریذیڈنٹ مسلمان ہوگا۔ اس وقت پریذیڈنٹ کی بات ہو رہی تھی' کیونکہ اس وقت صدارتی تھا' وہ کہہ رہے تھے' نورانی صاحب' مفتی محمود کہ مسلمان کی تعریف بھی تو کرواتا۔ کل کو کوئی قادیانی بیٹھ جائے گا۔ ہیڈ آف دی سٹیٹ ہو جائے گا تو اس میں گڑبڑ ہوگئی کہ کیا تعریف ہو؟ قیوم خاں مخالفت کر رہے تھے۔ جے اے رحیم مخالفت کر رہے تھے۔ بھٹو صاحب مجھے کہنے لگے کہ پھنسے ہوئے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ میں نے کہا' ایک آدمی ہے جس کا سارا مسئلہ ہے۔ آپ کانسٹی ٹیوشن میں ڈیکلریشن ڈال رہے ہیں۔ اس کے بجائے اس کی قسم میں ڈال دیں۔ وہ جو حلف اٹھاتا ہے اس میں ڈال دیں کہ میں مسلمان ہوں وغیرہ۔ سب ایگری کر گئے کہ ٹھیک ہے۔ یہ میں نے تجویز دی تھی۔ اس کے بعد یہ کر دیا گیا کہ (صدر) مسلمان ہوگا۔ ختم نبوت پر اس کا عقیدہ ہوگا یہ اور وہ' پرائم منسٹر کا رکھ دیا بعد میں۔

س .... چودھری صاحب نے اس پر کیا کہا؟

ج..... چودھری صاحب نے دیکھا اس کو۔ کہتے ہیں یار تم کیا باتیں کرتے ہو۔ میں اس کے باوجود قسم لے سکتا ہوں' مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا' میں قسم کے لیے تیار

ہوں۔ ہم تو نہیں کہتے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم النبین نہیں تھے' ہم تو مانتے ہیں۔ وہ (مرزائی) تو اور TWIST (معنی) دیتے ہیں نا اس کو۔

س .... کوئی خاص تجاویز نہیں دیں؟

ج..... زبان کی بات تھی' ٹیکنیکل بات تھی' تیار ہوچکا تھا' صرف اس کو پالش کرنا تھا۔

س .... مشہور ہے کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دلوانے میں شاہ فیصل کا بھی دباؤ تھا۔

ج..... مجھے نہیں پتہ۔

س .... اقلیت قرار دینے کے سلسلے میں بھٹو صاحب کے حوالے سے چودھری صاحب راوی ہیں۔ "... یوں تو انہوں نے حضرت صاحب کو ایک دفعہ ملاقات کے لیے بلایا اور باتوں کے دوران ادھر ادھر دیکھا اور کہا کہ یہاں قرآن کریم نہیں ورنہ میں قرآن کریم ہاتھ میں لے کر قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ میں آپ کو مسلمان ہی سمجھتا ہوں۔" (بحوالہ: "سیاسی اتار چڑھاؤ۔")

ج..... ویسے بھٹو صاحب نہیں چاہتے تھے۔

س .... بھٹو صاحب مرزائیوں کو اقلیت قرار دینا نہیں چاہتے تھے۔

ج..... نہیں۔

س .... پھر کیوں اقلیت قرار دے دیا۔

ج..... انہوں نے کہا تھا کہ پہلے ہماری بات سنیں' ہمیں موقع دیں' پھر یہ ہوا کہ مولوی سوال پوچھیں گے تو بے عزتی کریں گے۔ جے اے رحیم نے کہا کہ اٹارنی جنرل کے ذریعے سوال پوچھیں' یہ فیصلہ ہوا۔ میں نے مرزا ناصر احمد پر جرح کی۔ جرح ختم ہوئی' میں اسمبلی میں اختتامی تقریر کر رہا تھا جو کچھ ہوا تھا اس کا خلاصہ بتا رہا تھا ہاؤس کو کہ کس نتیجے پر پہنچے ہیں۔ صاحبزادہ فاروق علی خاں سپیکر تھے' دو دفعہ میرے پاس چٹ آئی کہ پرائم منسٹر بلا رہے ہیں۔ وہ راولپنڈی میں تھے' میں اسلام آباد میں تھا۔ بھاگا وہاں گیا' کوثر نیازی بیٹھا تھا' مصطفیٰ صادق بیٹھا تھا' بیگم بھٹو بیٹھی تھیں' بیگم بھٹو نے کہا کہ آج آپ انہیں اقلیت قرار دے رہے ہیں کل آپ شیعہ کو بھی بنائیں گے' یہ تو پھر سلسلہ چلتا ہی رہے گا' یہ کیا ہو رہا ہے' بھٹو صاحب کہتے ہیں' میری بیوی

ناراض ہے' انہیں (مرزائیوں کو) چھوڑ دیں۔ میں نے کہا' میں کیسے چھوڑوں۔ آپ نے مجھے پھنسایا۔ میں تو نہیں بنانا چاہتا ان کو بیناری۔ آپ ہی نے میرے ذمے یہ کام لگایا تھا کہ آپ ہی ان سے سوال پوچھیں۔ اب پوزیشن یہ ہے کہ کوئی بھی ہو ان کو اقلیت قرار دیے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ مرزا صاحب (مرزا ناصر احمد) نے بات ہی ایسی کہہ دی ہے۔ بھٹو صاحب کہنے لگے مرزا صاحب کہتے ہیں میں نے ان سے پوچھا کیا بات ہوئی۔ مرزا صاحب نے کہا کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ میں نے پوچھا' کیا غلطی ہوئی آپ سے' کہنے لگے' میں کوئی بات کہہ چکا ہوں۔ میں نے انہیں کہا کہ میں اسے (اٹارنی جنرل کو) کہہ دیتا ہوں کہ پھر پوچھ لے' کہنے لگے نہیں میں نہیں کر سکتا۔ میں نے پوچھا' کیوں نہیں کر سکتے۔ کہتے ہیں' میرے عقیدے کی بات ہے۔

س .... کیا غلطی ہوگئی ان سے؟

ج.... انہوں نے خطبے میں کہا تھا کہ اگر میں کہوں کہ میں مسلمان ہوں تو مولانا مودودی' مفتی محمود یا بھٹو کو یہ حق نہیں پہنچتا کہیں کہ میں مسلمان نہیں ہوں۔ انہوں نے اس کی کاپیاں انگریزی میں ٹرانسلیٹ کر کے دی تھیں آگئے' میں نے کہا' آپ نے یہ بات کہی ہے۔ کہتے ہیں' ہاں میں نے یہ بات کہی ہے۔ غلط کہی ہے؟ میں نے کہا نہیں بالکل ٹھیک کہتے ہیں آپ۔ اگر آپ کہیں کہ بھٹو صاحب' مفتی محمود اور مولانا مودودی مسلمان نہیں ہیں تو ان کو بھی حق ہے کہ کہیں کہ آپ مسلمان نہیں ہیں۔ کہتے ہیں ہاں' میں نے کہا' میں آپ کی بات کر رہا ہوں۔ سوچ میں پڑ گئے' کہنے لگے ہاں' میں نے کہا Sorry یہ بات آپ نے کہی ہے۔ مرزا بشیر احمد جو کہ آپ کے' مرزا ناصر احمد کے چچا ہیں اور مرزا بشیر الدین محمود جو تھے نا' ان کے چھوٹے بھائی' ایم ایم احمد کے والد' انہوں نے یہ کتاب لکھی ہے کہ جو موسیٰؑ کو مانتا ہے' عیسیٰؑ کو نہیں مانتا۔ جو عیسیٰؑ کو مانتا ہے وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نہیں مانتا۔ جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مانتا ہے' مسیح موعود کو نہیں مانتا' جو مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ کافر ہے' پکا کافر ہے۔ میں نے کہا' آپ اس کو تسلیم کرتے ہیں' کہتے ہیں' ہاں' میں نے کہا' میں نہیں مانتا۔ مفتی محمود نہیں مانتے کہ نبی ہیں مرزا صاحب! مولانا مودودی' مفتی محمود اور بھٹو آپ کے پوائنٹ آف ویو سے سب کافر ہوگئے۔ اگر وہ کافر ہیں تو آپ انہیں

کافر کہتے ہیں یا مسلمان کہیں گے۔ پھنس گئے‘ کہنے لگے‘ ہاں‘ میں نے کہا‘ دائرہ اسلام ہے۔ اس سے باہر کون ہے‘ اندر کون ہے‘ حقیقی مسلمان کی انہوں نے تعریف کی تھی گیارہ بارہ صفحات کی کہ کیا ہے حقیقی مسلمان۔ میں نے کہا‘ حقیقی مسلمان آپ کے نزدیک یہ ہے۔ آج کل حقیقی مسلمان نہیں ہے آپ کے زمانے میں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کتنے گزرے؟ کہنے لگے بہت‘ بہت ہیں۔ میں نے کہا‘ کتنے ہیں؟ پانچ ہیں‘ دس ہیں‘ سو ہیں‘ ہزار ہیں‘ لاکھ ہیں‘ کہتے ہیں لاکھوں ہیں۔ میں نے پوچھا آج کل بھی ہیں۔ کہا‘ آج کل بھی ہیں۔ میں نے پوچھا غیر احمدی بھی ہیں‘ کہتے ہیں‘ نہیں۔ حقیقی مسلمان میں غیر احمدی نہیں ہوسکتا۔ اس پر مرزا ناصر احمد نے بھٹو صاحب سے کہا تھا کہ غلطی ہوگئی۔ میں نے کہا غلطی ہوئی پھر یہ نہ کہیں کہ ہم مسلمان نہیں ہیں‘ بات ختم کریں۔ جب آپ کہتے ہیں کہ میں مسلمان نہیں ہوں‘ غیر احمدی حقیقی مسلمان نہیں بن سکتا تو پھر یہ کیسے توقع رکھتے ہیں۔ عزیز احمد جیسے بلکہ شیخ رشید جیسے بیٹھے تھے‘ وہ چاہتے تھے کہ انہیں غیر مسلم نہ بنایا جائے‘ کہنے لگے یہ تو خود ہی اس طرف چلے گئے۔ بھٹو صاحب نہیں چاہتے تھے‘ میں نہیں چاہتا تھا‘ کوئی نہیں چاہتا تھا‘ لیکن ان کا عقیدہ یہ ہے کہ جو مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں ہوسکتا‘ وہ تو انہوں نے بین کر دی ورنہ آپ ساری کارروائی پڑھ لیں بڑی دلچسپ ہے۔ گیارہ دن میں نے ان پر جرح کی ہے۔

س .... اسمبلی میں۔

ج..... اسمبلی میں‘ ساری اسمبلی کی کمیٹی بنا دی تھی اور کہا گیا تھا کہ یہ ساری کارروائی سیکرٹ ہوگی تاکہ لوگ اشتعال میں نہ آئیں‘ ماریں گے‘ کچھ کریں گے‘ میں نے ان پر سوالات کیے تھے گیارہ دن۔

س .... چودھری ظفراللہ خاں نے مجھے بتایا تھا کہ انہیں صاحبزادہ فاروق علی خاں نے کہا کہ اگر وہ کارروائی شائع کر دی جائے تو آدھا پاکستان احمدی ہو جائے؟

ج..... سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جی‘ ماریں گے لوگ انہیں۔

س .... اچھا!

ج..... ہاں۔

س .... پھر صاحبزادہ صاحب نے یونہی کہہ دیا ہوگا' یا پھر چودھری صاحب کو بات سمجھنے میں غلطی لگی ہوگی؟

ج..... چھاپ لیں' ہمیں کیا اعتراض ہے' اگر ان کی رضا ہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔

س .... وہ رپورٹ ان کے خلاف جاتی ہے۔

ج..... ان کے خلاف جاتی ہے۔

س .... مرزائیوں کے اقلیت قرار دیے جانے کے بعد آپ کی چودھری ظفراللہ خان سے ملاقات ہوئی؟

ج..... چودھری صاحب مجھ سے اکثر ملتے تھے۔ میں ان سے ملتا تھا' مہربان تھے اور اچھی بات چیت ہوتی تھی' لیکن اس کے بعد وہ کچھ **کھچے کھچے** سے رہے۔ جاوید اقبال نے ایک دن لنچ دیا تھا۔ ڈاکٹر جاوید اقبال' وہ اس وقت جج تھے ہائی کورٹ میں یا چیف جسٹس تھے' مجھے یاد نہیں' چودھری صاحب کو ہمیشہ دعوت دیتے تھے۔ پہلے بھی ایک دو دفعہ میں گیا تھا۔ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیے جانے کے بعد جب گیا تو چودھری صاحب **کھچے کھچے** سے تھے' حالانکہ وہ مجھ سے بات کرتے تو میں ان کو بتاتا کہ قصور آپ کے مرزا صاحب کا ہے۔ میرا کیا ہے' میں ان کو صاف صاف بتاتا کہ صاحبزادہ فاروق علی سے کیا بات کی' مجھ سے کیا بات ہوئی۔

س .... اس کے بعد چودھری صاحب کے ساتھ تعلقات میں پہلے والی گرمجوشی رہی؟

ج..... بعد میں پھر مجھ سے ملے تھے۔ ٹھیک تھے ویسے' وہ پہلے والی دوستی تھی نا ہماری وہ نہیں رہی۔

بھٹو صاحب نے قادیانیوں کو کیسے غیر مسلم قرار دیا

جناب مصطفیٰ صادق ایڈیٹر روزنامہ وفاق

تحریک ختم نبوت' ایسی عظیم الشان کامیابی سے ہمکنار ہوئی' جس کی مثال تحریک پاکستان اور تحریک نظام مصطفیٰ کے سوا ماضی کی تاریخ میں مشکل ہی سے ملے

گی۔ اس تحریک میں نمایاں کردار بلاشبہ عام مسلمانوں اور مختلف مذہبی فرقوں کے نمائندہ اور سرکردہ علما ہی کا تھا' لیکن دینی مزاج رکھنے والے ایسے سیاسی زعما بھی اس تحریک کے ہراول دستے میں شامل تھے' جن کی فہم و فراست' سیاسی بصیرت اور مسئلہ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت ان کے امتیازی وصف کی حیثیت رکھتی تھی۔

علما اور نواب زادہ نصر اللہ خاں

علما کرام کی فہرست اتنی طویل ہے کہ ان میں سے چیدہ چیدہ شخصیات کا ذکر بھی کیا جائے تو ان کی تعداد سینکڑوں تک پہنچے گی' البتہ سیاسی زعماء میں نواب زادہ نصر اللہ خاں کا نام کسی تکلف کے بغیر سرفہرست شمار کیا جاسکتا ہے' بالخصوص اس وجہ سے کہ اس تحریک میں انہوں نے پوری تندہی اور گرمجوشی سے حصہ لیا۔ عام سیاستدانوں کی علما سے اس نوعیت کی ذہنی مناسبت بھی نہیں رہی' جس کا مظاہرہ نوابزادہ صاحب کے کردار میں--- مسلسل دیکھنے میں آیا۔ اس کے ساتھ ہی اس رائے کے اظہار میں بھی کوئی مضائقہ معلوم نہیں ہوتا کہ تحریک ختم نبوت بلاشبہ مذہبی تحریک تھی' لیکن اس کی کامیابی سے چونکہ اس وقت کی حکمران پارٹی--- جو فی الحقیقت مسٹر بھٹو کا ہی دوسرا نام تھا--- کی شکست کے نتیجے میں مسٹر بھٹو کا سیاسی زوال بھی مقدر سمجھا جاتا تھا' اس لئے اس ذہنی پس منظر کے باعث نوابزادہ نصر اللہ خاں اور ان کے ہم مسلک دوسرے سیاسی رہنما تحریک ختم نبوت کی کامیابی سے اور بھی زیادہ دلچسپی رکھتے تھے۔ اس سے بھی زیادہ اہمیت اس امر کو دی جا رہی تھی کہ تحریک ختم نبوت کی ناکامی بھٹو کی آمریت کو اور بھی زیادہ مستحکم بنانے کا سبب بن سکتی تھی۔ اس اندیشے نے دینی اور سیاسی راہنماؤں کو نہ صرف پوری طرح متحد رکھا تھا' بلکہ حصول مقصد کے لیے ہمہ تن مستعد بھی رکھتا تھا۔

تحریک ختم نبوت جوں جوں طول پکڑتی جاتی تھی' اس کی اثر انگیزی اور اس کی شدت وسیع سے وسیع تر ہوتی جا رہی تھی۔ لیکن اس کے باوجود قائدین تحریک' تحریک کی طوالت کے باعث بالعموم اس اندیشے کا اظہار کیا کرتے تھے کہ تحریک تشدد کی ایسی حدود میں داخل نہ ہو جائے کہ امن عامہ درہم برہم ہو کر رہ جائے اور

دوسرے یہ کہ عامتہ المسلمین روزمرہ معمولات کے تعطل اور کاروباری بحران کے باعث ایسے مسائل و مصائب سے دوچار ہو کر مایوس اور بددل نہ ہو جائیں' جس کے نتیجے میں تحریک کو ناکامی سے دوچار ہونا پڑے اور مسٹر بھٹو کی آمریت' کامیابی کے زعم میں' بدترین فاشزم کا روپ نہ دھار لے۔ ادھر مسٹر بھٹو نے تاخیری حربے کے طور پر یا یوں سمجھئے کہ ختم نبوت کے عوامی مطالبے کو جلسوں اور جلوسوں کی شکل میں آگے بڑھنے سے روکنے کے لیے قومی اسمبلی میں ایک مباحثے کا آغاز کرا رکھا تھا' جس میں قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا ناصر کو اپنا موقف پیش کرنے کا موقعہ فراہم کیا گیا تھا۔

بائیکاٹ کی مہم

تحریک ہر لحاظ سے شدومد کے ساتھ جاری تھی۔ اسی دوران میں قائدین تحریک نے قادیانیوں کے بائیکاٹ کی مہم شروع کر دی جو دیکھتے ہی دیکھتے ملک کے کونے کونے میں پھیل گئی۔ اس مہم کے باعث فی الواقع تحریک تحفظ ختم نبوت کا مہینوں کا سفر دنوں میں طے ہونے لگا اور مخالفین کے چھکے چھڑا دیئے اور ان کے ہاتھ پاؤں پھول گئے' تاہم علما اور زعما بائیکاٹ کی مہم کو بھی پرامن رکھنے کے لیے بھرپور جدوجہد کرتے رہے' بعض مقامات سے معمولی نوعیت کے جھگڑوں کی اکا دکا وارداتوں کی اطلاعات تو ضرور ملتی رہیں' لیکن بحیثیت مجموعی بائیکاٹ کی مہم بھی پرامن ہی رہی۔ اس مہم نے ایک تو مسٹر بھٹو کو سرکاری سطح پر جوابی کارروائی کے لیے مجبور کر دیا اور دوسرے وہ ذاتی طور پر اس حد تک آتش زیرپا ہوئے کہ بات بات پر بگڑتے اور بے قابو ہو جاتے۔

وزارت اطلاعات کی جوابی مہم

غیظ و غضب کے اسی عالم میں وزارت اطلاعات کو قادیانیوں کے بائیکاٹ کے خلاف جوابی مہم چلانے کی ہدایات جاری کر دی گئیں' چنانچہ چند دنوں کے لیے ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے ایسے بیانات اور مذاکرے نشر اور ٹیلی کاسٹ کیے گئے جن سے یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ بائیکاٹ کی یہ مہم اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ اسی طرح اخبارات میں گھڑے گھڑائے بیانات شائع کرانے کا اہتمام بھی کیا گیا اور بعض

مذہبی شخصیتوں کو نیشنل سنٹروں میں تقریروں اور خطبات جمعہ کے ذریعے بائیکاٹ کی اس مہم کے خلاف استعمال کرنے کی کوشش بھی کی گئی۔ ان تمام کوششوں کے اثرات تحریک ہی کے حق میں مفید ثابت ہوئے اور نہ صرف حکمران پارٹی کی ذلت و رسوائی میں اضافہ ہوا' بلکہ جس کسی نے بائیکاٹ کی اس مہم کے خلاف ریڈیو' ٹی وی' اخباری بیان' کسی جلسے میں تقریر یا خطبہ جمعہ کے ذریعے بائیکاٹ کی اس مہم کے خلاف لب کشائی کی۔ اسے یا تو اپنے موقف سے دستبرداری کا اعلان کرنا پڑا اور یا پھر اس کے لیے عام مسلمانوں سے معذرت خواہی کے سوا کوئی چارہ کار نہ رہا۔ تحریک کے راہنماؤں اور ہمنواؤں کا پلہ چونکہ بہت بھاری تھا اور اپنے موقف کی صداقت پر یقین بھی ان کا انتہائی اہم سرمایہ تھا' اس لیے نہ تو ان کے عزائم میں کسی فوری کمزوری کا اندیشہ تھا اور نہ ان کی بصیرت عدم توازن اور بے اعتدالی کی زد میں آ سکتی تھی' لیکن مخالفین تحریک ہر مرحلے پر اس بری طرح پسپائی کا شکار ہو رہے تھے کہ ان کے قویٰ مضمحل اور جذبات مشتعل ہوئے بغیر نہ رہ سکے' چنانچہ اسمبلی کے اندر اور اسمبلی کے باہر حکمران پارٹی کے وابستگان ایسے نفرت انگیز اور حقارت آمیز بیانات پر اتر آئے جن سے عوام میں بے چینی اور بے قراری تیزی سے بڑھنے لگی۔

نازک ترین لمحات

یہی وہ وقت تھا' جو قائدین تحریک اور اس کے مخالفین کے درمیان اعصابی جنگ کے نازک ترین لمحات کی حیثیت رکھتا تھا' چنانچہ نوابزادہ نصر اللہ خاں نے یہ منصوبہ پیش کیا کہ قادیانی مسئلے کے بارے میں آخری فیصلے کے اعلان کے لیے کسی تاریخ کا تعین کرا لیا جائے تاکہ ایک تو تحریک ختم نبوت کی شدت و وسعت بحال رکھی جاسکے اور دوسرے تاریخ کے اعلان کے بعد مسٹر بھٹو کسی نہ کسی فیصلے کے اعلان پر مجبور ہوجائیں گے' جو نواب زادہ نصر اللہ خاں کے نزدیک عوامی مطالبات تسلیم کرنے کے سوا کچھ اور نہیں ہوسکتا تھا اور یہ کہ اس طرح مسٹر بھٹو کے لیے فرار کا کوئی راستہ باقی نہ رہے گا۔ نوابزادہ صاحب کے اس منصوبے کے پس منظر میں عوامی مطالبے کے کامیابی سے ہمکنار ہونے کی شدید خواہش کے ساتھ ساتھ یہ کوشش بھی

شامل تھی کہ امن و امان کو گزند نہ پہنچنے پائے جن دنوں نوابزادہ صاحب کا یہ منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچانے کے لیے غور و فکر کیا جا رہا تھا' مسٹر بھٹو سرکاری مصروفیات کے سلسلے میں کوئٹہ میں مقیم تھے۔

کوئٹہ میں بھٹو سے ملاقات

کوئٹہ کے لیے روانگی سے قبل ٹیلی فون پر ملٹری سیکرٹری کے ذریعے' میں مسٹر بھٹو سے ملاقات کی منظوری حاصل کرچکا تھا۔ کوئٹہ پہنچتے ہی ملٹری سیکرٹری سے رابطہ قائم کرلیا گیا جس کے بعد مجھے مسٹر بھٹو سے ملاقات کے لیے گورنر ہاؤس بلا لیا گیا۔ یہ ملاقات مقررہ وقت سے' جہاں تک مجھے یاد پرتا ہے کم و بیش ڈیڑھ دو گھنٹے تاخیر سے ہوئی۔

اعتماد کا ووٹ

میں نے اپنی گفتگو کا آغاز مسٹر بھٹو سے اپنی ذات اور اپنی رائے پر اعتماد کا ووٹ طلب کرنے سے کیا۔ مسٹر بھٹو اگرچہ بے حد سنجیدہ اور غور و فکر کی عمیق گہرائیوں میں ڈوبے ہوئے تھے' انہیں اس وقت بلوچستان کے مسائل نے پریشان کر رکھا تھا' لیکن انہوں نے بڑے ہی شگفتہ انداز میں اپنے بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے کہا: "مجھے آپ پر سو فیصدی اعتماد ہے' اعتماد کہتے ہی اس کو ہیں' جو سو فیصد ہو' اس میں ایک فیصد بھی کمی آجائے تو اسے اعتماد نہیں کہا جاسکتا۔" آخری جملہ انہوں نے انگریزی میں ان الفاظ میں کہا:

"IF IT IS ONE PERCENTLESS ITS IS NO CONFIDENCE"

اہم واقعات

اب میں نے صورت حال کی سنگینی واضح کرنے کے لیے پہلے تو یہ کہا' صورت حال اس تیزی سے بگڑتی جا رہی ہے کہ میں نے لاہور میں انتظار کیے بغیر ہنگامی طور پر اس حقیقت کے باوجود کوئٹہ میں اس ملاقات کی ضرورت محسوس کی ہے تاکہ حالات کے غلط رخ اختیار کر جانے سے قبل ہی اہم اور ضروری اقدامات کیے جاسکیں۔ اس

کے بعد چند اہم واقعات کا ذکر کیا۔ ایک کا تعلق قومی اسمبلی میں پیپلز پارٹی کے فیصل آباد سے ایک رکن مسٹر رندھاوا کے بیان سے تھا' جو اخبارات میں شائع ہوچکا تھا' جس میں انہوں نے کہا تھا کہ اخبارات میں مجھ سے منسوب ایک بیان شائع کیا گیا ہے' جس میں کہا گیا ہے کہ میں نے قادیانیوں کے بائیکاٹ کی مخالفت کی ہے' میں نے کوئی ایسا بیان نہیں دیا۔ اس کے ساتھ ہی مسٹر رندھاوا نے اپنے ہاتھ میں ایک تار پکڑ کر فضا میں لہرایا اور کہا کہ مجھ سے منسوب اس غلط بیان کے شائع ہونے پر میرے والد گرامی نے اس تار کے ذریعے میری سرزنش کی ہے کہ یہ تم نے کیا بیان دے دیا۔ اس طرح مسٹر رندھاوا نے اسمبلی کے بھرے اجلاس میں اس بیان سے لاتعلقی کا اعلان کر دیا' دوسرا واقعہ صاحبزادہ فیض الحسن کی تقریر سے متعلق تھا۔ جس میں انہوں نے قادیانیوں کے بائیکاٹ کے بارے میں کچھ اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا' جو حاضرین جلسہ کو سخت ناگوار گزرے' جس کے سبب صاحبزادہ صاحب کو تقریر ختم کرنا پڑی اور بڑی مشکل سے صفائی پیش کر کے حاضرین جلسہ کے گھیراؤ سے نجات حاصل کی۔ تیسرا واقعہ لاہور کے نیشنل سنٹر میں مولانا محمد بخش مسلم کی تقریر سے متعلق تھا۔ اس تقریر کے بارے میں بھی خود مولانا مسلم صاحب ہی نے اگلے دن اخبارات کے ذریعے اس امر کی تردید کی انہوں نے بائیکاٹ کے خلاف موقف اختیار کیا تھا' چوتھا واقعہ بھی اسی نوعیت کا حامل تھا جو راولپنڈی کے ایک عالم دین کے ساتھ پیش آیا۔

بھٹو کا ردعمل

ان چاروں واقعات سے متعلق اخبارات میں شائع شدہ مواد سند اور ثبوت کے طور پر' میں اپنے ہمراہ لے گیا تھا اور مسٹر بھٹو سے ملاقات کے دوران میں یہ اخبارات میرے ہاتھ میں تھے' جن کا میں نے ذکر بھی کیا' لیکن مسٹر بھٹو نے ان اخبارات کے مطالعے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ اسی طرح ٹیلی ویژن اور ریڈیو سے وزارت اطلاعات کی ''بھرپور'' مساعی کے نتیجے میں انتہائی غیرموثر کوششوں کا بھی ذکر کیا اور بتایا کہ بائیکاٹ کی مہم آپ کے یا بعض دوسرے لوگوں کے نزدیک کتنی ہی غلط کیوں نہ ہو' اس وقت عوام میں قادیانیوں کے خلاف غصے کا جو طوفان اٹھ چکا ہے'

اس کے نتیجے میں آپ کی یہ مہم صرف یہی تاثر دے رہی ہے کہ آپ قادیانیوں سے ہمدردی اور ہمنوائی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ مسٹر بھٹو نے بائیکاٹ کے اس مسئلے پر شدید خفگی کا اظہار کرتے ہوئے اسے غیر اسلامی ہی نہیں' غیر انسانی بھی قرار دیا اور کہا کہ یہ سراسر ایک انتظامی مسئلہ ہے اور یہ کہ وزیراعظم کی حیثیت سے مجھ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ تمام شہریوں کے حقوق کا تحفظ کروں' مسٹر بھٹو نے بعض ایسے واقعات کا ذکر انتہائی غضب آلود لہجے میں بیان کرتے ہوئے مسٹر بھٹو نے کہا کہ یہ سب کچھ کیسے برداشت کیا جاسکتا ہے۔

میں نے مسٹر بھٹو کے بیان کردہ ان واقعات کی صحت و عدم صحت پر بحث کرنے کے بجائے ان پر صرف یہی حقیقت واضح کرنے کی کوشش کی کہ غیر یقینی کی اس کیفیت میں عام لوگوں کی بے چینی اور بیزاری بڑھ تو سکتی ہے' کم نہیں ہوسکتی اور یہ ٹی وی' ریڈیو' اخباری بیانات اور مختلف لوگوں کی تقریروں کے ذریعے قادیانیوں کے بائیکاٹ کی مہم کو ناکام بنانے یا ختم کرنے کی جو کوشش کی جا رہی ہے وہ جلتی پر تیل کا کام دے رہی ہے۔ قادیانیوں ہی کے نہیں' تحریک کے مخالفین کے خلاف بھی عوامی نفرت کا طوفان آخری حدود کو چھو رہا ہے۔ اسے حدود میں رکھنے کے لیے اور صورت حال بے قابو ہونے سے پہلے ضروری ہے کہ جلد از جلد کسی ایسی تاریخ کا اعلان کر دیا جائے جو آپ کی طرف سے اس مسئلے پر آخری فیصلے کے اعلان کی تاریخ ہو۔ صرف اسی طرح صورت حال قابو میں رکھی جاسکتی ہے۔ میں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ بائیکاٹ کے خلاف سرکاری اہتمام میں' جس جس محاذ سے جو جو کوشش بھی کی جا رہی ہے اسے فوری طور پر ختم کر دیا جائے۔ مولانا انصاری اور بعض دوسرے ارکان اسمبلی سے اپنی گفتگو اور صلاح مشورے کی روشنی میں میں نے مسٹر بھٹو کو یہ بھی بتایا کہ مرزا ناصر قومی اسمبلی میں اپنے موقف کی وضاحت اور ارکان اسمبلی کے سوالوں کے جوابات ۱۳ر اگست تک ختم کرلیں گے۔ اس کے چند روز بعد آپ آسانی کے ساتھ آخری فیصلہ کرسکتے ہیں۔

کامیابی کی علامت

بعض دوسرے مسائل بھی اس ملاقات میں زیر غور آئے' جن پر گفتگو کے

لیے مسٹر بھٹو نے اسے ڈی سی کے ذریعے اپنے سیکرٹری مسٹر افضل سعید خان کو طلب کر لیا اور مجھ سے بھی کہا کہ مسٹر افضل سعید خان ریسٹ ہاؤس میں مقیم ہیں۔ ان کے پاس جائیں اور یہ باتیں انہیں بھی بتائیں اور یہ تو ان سے ابھی کہہ دیں کہ یہ ریڈیو' ٹی وی پر جو کچھ ہو رہا ہے اسے فوراً ختم کرا دیں۔ مسٹر افضل سعید خان کے نام مسٹر بھٹو کے پیغام کو میں اپنی مہم کی کامیابی کی ایک واضح علامت سمجھتا تھا۔ مسٹر بھٹو کا پیغام لے کر مسٹر افضل سعید خان کے پاس پہنچا تو معلوم ہوا کہ میری اور وزیراعظم کی باہمی گفتگو کے بعض نکات ان کے علم میں لائے جاچکے ہیں۔ مسٹر افضل سعید خان کے کمرے میں داخل ہوا تو ان کا اردلی مسٹر دین محمد دوپہر کا کھانا لگانے میں مصروف تھا۔ مسٹر افضل سعید خان نے مجھے اپنے ساتھ کھانے میں شریک کیا اور حیرت و استعجاب کے عالم میں پوچھا "کیا کر آئے ہو؟" آج ان لمحات کی یاد تازہ کرتا ہوں اور اس فضا کے نقوش ابھر کر ذہن میں آتے ہیں تو سوچتا ہوں کہ کتنا ہولناک اور خطرات سے لبریز سماں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حقیقت بیانی اور صاف گوئی کی دولت بے پایاں سے اس حد تک نوازا کہ کسی بھی خوف اور خدشے سے بے نیاز ہو کر ہر وہ بات اس دور کی ہمہ مقتدر شخصیت ـــــ مسٹر بھٹو ـــــ تک پہنچا دی' جو بلاشبہ ملت اسلامیہ کے وسیع تر مفاد میں تھی' جو تقاضائے ایمان کی آئینہ دار تھی اور جو امن عامہ کے تحفظ کی ضمانت ثابت ہو سکتی تھی' اور یہی نہیں' بلکہ انتظامیہ کے لیے بھی خیر کا پہلو انہی مشوروں پر عمل درآمد میں تھا۔

واپسی کا سفر

مسٹر افضل سعید خان کے ساتھ طعام و کلام سے فارغ ہو کر ہوٹل واپس آیا تو اپنے رفیق سفر مسٹر الطاف حسن قریشی کو انتہائی شدید قسم کی تکلیف میں مبتلا پایا۔ ان پر ضعف اور نقاہت کا شدید غلبہ تھا' چلنا پھرنا تو درکنار گفتگو تک کی سکت سے بھی محروم دکھائی دے رہے تھے۔ ایک طرف اپنی مہم کی کامیابی کی بے پناہ خوشی اور دوسری طرف یہ بے کیفی اور پردیس کا معاملہ بھی شاق گزر رہا تھا۔ ہوائی جہاز کے پہلے سفر کا خوف بھی مسلط تھا اور اس پر الطاف حسن قریشی کی علالت' چنانچہ بذریعہ ریل

واپسی کا فیصلہ ہوا۔ الطاف صاحب کو اسہال کی شدید تکلیف تھی۔

لاہور پہنچنے سے پہلے ہی ریڈیو کے ذریعے یہ خبر ہم سن چکے تھے کہ وزیراعظم مسٹر بھٹو نے قادیانی مسئلے پر آخری فیصلے کے لیے تاریخ مقرر کرنے کی غرض سے اعلیٰ سطحی اجلاس طلب کر لیا ہے۔ لاہور پہنچنے کے ایک دو دن بعد ۷ر ستمبر کی تاریخ کا تاریخی اعلان بھی سننے کی سعادت حاصل ہوگئی۔ تاریخ کے اس تعین سے قادیانی مسئلے کے حل کی منزل قریب آنے کا یقین پہلے سے بھی پختہ ہوگیا۔ جسے بعد کے مراحل میں نصرت الٰہی نے سچ کر دکھایا۔ **فالحمد للہ علی ذالک**

عجیب و غریب اتفاق

اسے عجیب و غریب اتفاق ہی تصور کرنا چاہیے کہ میں ۵ر ستمبر ۱۹۷۴ء کو گورنمنٹ ہوسٹل (جسے ایم این اے ہوسٹل بھی کہا جاتا ہے) کے ایک کمرے میں مقیم تھا۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی۔ رسیور اٹھایا۔ دوسری طرف جانی پہچانی آواز مذہبی امور کے سابق وزیر جناب کوثر نیازی کے پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر شہزاد کی تھی۔ مسٹر شہزاد نے پوچھا: مولانا صاحب ہیں؟ میں نے جواباً معلوم کیا' کون سے مولانا صاحب کی تلاش ہے۔ مسٹر شہزاد نے میری آواز پہچان لی اور رسمی سلام دعا کے بعد کہا۔ ''سر! مولانا یوسف بنوری صاحب کا آج رات مولانا صاحب (کوثر نیازی صاحب) کے یہاں کھانا ہے اور کل (۶ر ستمبر کو) وزیراعظم صاحب نے مولانا بنوری صاحب کو ملاقات کے لیے وقت دیا ہے۔'' میں نے مسٹر شہزاد سے تو صرف اتنا کہا کہ میں مولانا بنوری صاحب کو تلاش کر کے ان تک آپ کا پیغام پہنچا دوں گا' لیکن میرے لیے یہ معلومات اس اعتبار سے پریشانی کا موجب تھیں کہ اس مرحلے پر مولانا یوسف بنوری صاحب سے اعلیٰ سرکاری سطح پر رابطہ تحریک کے مقاصد کے لیے نقصان دہ بھی ثابت ہو سکتا تھا۔ اس لیے کہ مسٹر بھٹو ۷ر ستمبر کو قومی اسمبلی میں قادیانیوں سے متعلق اپنے فیصلے کا اعلان کرنے والے تھے اور انہی دنوں مولانا یوسف بنوری کے خلاف بے سروپا اور بے بنیاد الزامات پر مبنی اشتہارات بھی بعض اخبارات میں شائع کرائے گئے تھے' جو اگرچہ کسی نام نہاد انجمن کی طرف سے جاری کیے گئے تھے' لیکن عام احساس یہی تھا کہ یہ کھیل

سرکاری اہتمام میں کھیلا جا رہا ہے۔ بعد میں یہ امر پایہ ثبوت کو بھی پہنچ گیا تھا۔

معلومات کا بوجھ

خیر تو میں نے معلومات کا "بوجھ" اٹھایا۔ مولانا مفتی محمود سے رابطہ قائم کیا' جو اسی گورنمنٹ ہوسٹل کے کمرہ نمبر ۴ میں اقامت پذیر تھے۔ اپنی معلومات انہیں منتقل کیں۔ انہوں نے مولانا یوسف بنوری کے ساتھ ساتھ بعض دوسرے علما کرام سے بھی رابطہ پیدا کرنے کی کوشش کی' لیکن فوری طور پر صرف مولانا مفتی زین العابدین اور مولانا عبدالرحیم اشرف ہی دستیاب ہوسکے۔ تھوڑی دیر کے بعد مولانا یوسف بنوری بھی تشریف لے آئے۔

ٹیپ کے انتظامات

ان چاروں بزرگوں کا اجتماع مولانا مفتی محمود کے کمرے میں نماز عصر کے بعد شروع ہونے والا تھا۔ باہمی مشورے کے بعد کمرے سے باہر--- بلکہ کمرے کے عقب میں--- نشست کا اہتمام کیا گیا۔ اس لیے کہ اس دور میں یہ احساس یا اندیشہ بہت عام تھا کہ ہر کمرے میں' بلکہ ہر کمرے کے اندر' ہر ٹیلی فون کے ساتھ ایسے آلات نصب کیے گئے ہیں' جو ہر گفتگو ٹیپ کرنے کے کام آتے ہیں۔ یہ اندیشے صرف گورنمنٹ ہوسٹل تک ہی محدود نہیں تھے' اس قسم کے "انتظامات" کا ذکر بعض وفاقی وزراء بھی اکثر کرتے رہتے تھے اور بر سبیل تذکرہ یہ بھی عرض کردوں کہ وفاقی وزیر اطلاعات جناب کوثر نیازی عام گفتگو کے دوران ہمیشہ اہتمام کے ساتھ ریڈیو آن (ON) رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ جب اسے بند کرنے کے لیے اصرار کیا گیا تو ہنستے ہوئے بولے۔ ریڈیو کے تمام پروگراموں سے باخبر رہنا چونکہ میری منصبی ذمہ داری ہے' اس لیے اس کا "آن" رہنا ہی ضروری ہے' لیکن جب بند کرنے کے لیے اصرار کیا گیا تو نیازی صاحب نے "سرکاری" راز فاش کر ہی دیا اور بولے: "بھئی آپ کو معلوم نہیں' ہماری گفتگو اسی طرح محفوظ رہ سکتی ہے کہ اسے ریڈیو کی آواز کے ساتھ خلط ملط کر دیا جائے۔ اس لیے کہ "سرکار" نے ہر کمرے میں' ہر طرح کی گفتگو سے باخبر رہنے کا اہتمام کر رکھا ہے اور بڑے جدید آلات BUGGING کے لیے جگہ جگہ نصب کر

رکھے ہیں۔" خیر یہ بات تو ضمناً" نوک قلم پر آگئی۔ مفتی صاحب کے کمرے کے عقب میں مختصر سی نشست میں۔۔۔ جس میں مولانا یوسف بنوری صاحب نے اس امر کی تصدیق کر دی کہ رات کے کھانے پر انہیں کوثر نیازی صاحب نے مدعو کر رکھا ہے اور کل وزیراعظم سے ملاقات کی ابھی کوئی توثیق نہیں ہوئی۔

اس مجلس میں میری حیثیت تو صرف ایک راوی کی تھی کہ میں نے دعوت اور ملاقات سے متعلق سنی سنائی بات ان حضرات تک پہنچا دی اور مجلس کے دوران میں خاموشی کے ساتھ گفتگو سنتا رہا۔ لیکن دل ہی دل میں' میں نے فیصلہ کر لیا کہ کل (۶ر ستمبر کو) مسٹر بھٹو سے مولانا بنوری کی ملاقات منسوخ کرانے کی کوئی صورت نکالنا چاہیے۔ اپنی اس سوچ کا ذکر میں نے مولانا عبدالرحیم اشرف سے کر دیا جنہوں نے میری تائید کی۔ چنانچہ میں نے رات ہی مسٹر بھٹو سے ان کے ملٹری سیکرٹری کے ذریعے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا۔ جس کے لیے اگلے دن (۶ر ستمبر) ساڑھے نو بجے صبح کا وقت طے ہوگیا۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ مسٹر بھٹو سے میری جتنی بھی ملاقاتیں ہوئیں ان میں سے کوئی بھی ملاقات گیارہ بجے سے پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ یہ پہلی ملاقات تھی' جو ساڑھے نو بجے ہونے والی تھی۔

بے چینی کی رات' بیقراری کے لمحات

رات بھر طبیعت شدید بے چین رہی۔ قومی اسمبلی کے ارکان ہی نہیں' پوری قوم منتظر تھی کہ ۷ر ستمبر کو قادیانیوں کے بارے میں کیا اعلان ہونے والا ہے۔ ملک بھر میں مسلح فوجی دستے گشت دے رہے تھے۔ فوج کا یہ گشت اتنا منظم اور اتنا وسیع تھا کہ ایام جنگ کے سوا اس نوعیت کی فوجی نقل و حرکت قیام پاکستان سے لے کر آج تک دیکھنے میں نہیں آئی' چنانچہ عام شاہراہوں پر ہی نہیں' تمام اہم قومی تنصیبات اور دور دراز قصبات تک میں فوجی افسر اور جوان تعینات کیے جاچکے تھے۔ سرکاری سطح پر اس قسم کے انتظامات کے باعث یہ اندیشہ بار بار سامنے آتا تھا کہ مسٹر بھٹو؟ جس فیصلے کا اعلان کرنے والے ہیں' وہ عام مسلمانوں کے مطالبے سے مختلف ہوگا' یہی وجہ ہے کہ حکومت کو امن عامہ بگڑنے کا خوف لاحق ہے' جس کے لیے فوج کو نہ صرف یہ کہ تیار

رہنے کا حکم دیا گیا ہے' بلکہ ہر قسم کی صورت حال سے عہدہ برا ہونے کے لیے بھرپور قسم کی تیاریاں کی جاچکی ہیں۔

میرا قیام مری روڈ پر دوسرے درجے کے ایک ہوٹل میں تھا۔ الطاف حسن قریشی بھی میرے ساتھ مقیم تھے اور مشوروں میں بھی شریک تھے۔ صبح اٹھتے ہی وزیراعظم کے اے ڈی سی کا فون آیا۔ ملاقات کا وقت کنفرم کیا۔ چنانچہ میں ٹھیک ساڑھے نو بجے مسنون دعاؤں کا ورد کرتے ہوئے وزیراعظم ہاؤس میں ملاقات کے لیے مخصوص کمرے میں پہنچ گیا۔ ایک آدھ منٹ بعد ہی اے ڈی سی نے کمرے کے دروازے پر اپنے مخصوص فوجی انداز میں "جناب وزیراعظم" کے الفاظ کہے' جو ملاقاتی کو مودب انداز میں وزیراعظم کا استقبال کرنے کے لیے کہے جاتے ہیں۔

"ہم حکومت چھوڑ رہے ہیں"

مسٹر بھٹو سے مصافحہ کرتے ہی کچھ یوں لگا جیسے بے چینی ہی نہیں' مزاج کی برہمی بھی عروج پر ہے۔ سخت غصے کے عالم میں ہیں۔ میری طرف دیکھنے کے بجائے صوفہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بیٹھنے کو کہا اور بولے: "اچھا ہوا' آپ آگئے ہیں' ابھی کچھ اور لوگ بھی آنے والے ہیں اور سب سے پہلے ہماری بیگم سے ملاقات ہوگی۔ ہم حکومت چھوڑ رہے ہیں۔"

میں مسلسل دو سال کی ملاقاتوں میں مسٹر بھٹو کے مزاج سے کچھ نہ کچھ واقف ضرور ہوگیا تھا' لیکن یہ بات ایک تو میرے لیے یکسر خلاف توقع تھی اور یوں بھی اچانک اس قسم کے فیصلے کی اطلاع کوئی معمولی بات نہ تھی' اس لیے فوری طور پر نہ تو یہ نتیجہ اخذ کرنا ممکن تھا کہ جو کچھ میں سن رہا ہوں' اس میں حقیقی جذبات کو کس حد تک دخل ہے اور بناوٹ یا تصنع کا کتنا حصہ ہے اور نہ ہی جواباً کچھ کہنے کی پوزیشن میں تھا' البتہ کچھ وقت لینے کے لیے میں نے یہ بات کہی کہ دوسرے لوگوں کے آنے سے پہلے مجھے چند منٹ تنہائی میں ضرور دیں۔ میں بھی آپ سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔ اتنے میں مسز بھٹو دروازے پر نمودار ہوئیں۔ مسٹر بھٹو نے دروازے کی طرف ہاتھ اٹھاتے ہوئے انگریزی میں PLEASE WAIT (ذرا ٹھہریئے) کے الفاظ خاصے

درشت لہجے میں کہے، بیگم بھٹو بھی وزیراعظم کی طرح سخت مغلوب الغضب معلوم ہوتی تھیں۔ وہ ایک لمحہ کا توقف کیے بغیر آئے پاؤں واپس چلی گئیں۔ اس کا احساس شاید مسٹر بھٹو کو بھی ہوگیا --- بعد میں اس کا ثبوت بھی کچھ کچھ مل گیا --- کہ بیگم بھٹو پہلے ہی سے سخت ذہنی کرب میں مبتلا تھیں اور مسٹر بھٹو دونوں کے لیے اعصابی کشیدگی اور ذہنی تلخی وقتی نہیں تھی، بلکہ گزشتہ چند دنوں سے وہ اسی کیفیت میں مبتلا رہے ہوں گے، تاہم مسٹر بھٹو نے، مسز بھٹو کی خفگی دور کرنے کے لیے اے ڈی سی کو فون پر حکم دیا کہ وہ بیگم صاحبہ کے پاس جائیں اور انہیں کہیں کہ میں ابھی چند منٹ میں انہیں بلا رہا ہوں۔ ادھر میری طرف دیکھتے ہوئے مسٹر بھٹو نے کہا: "ہاں بتایئے!" میں نے ذرا دھیمے لہجے میں گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا: "جو بھی فیصلہ کرنا ہو، سوچ سمجھ کر ذرا اعتدال سے کام لیتے ہوئے کریں، آپ مجھے سخت رنجیدہ خاطر معلوم ہوتے ہیں۔ میں مسئلے کی نزاکت سے بھی آگاہ ہوں اور آپ کی پوزیشن بھی سمجھتا ہوں، لیکن پیشتر اس کے کہ اصل مسئلے پر گفتگو کی جائے میں آپ سے یہی عرض کروں گا کہ اس ISSUE کے کھڑا ہونے سے لے کر اس ضمن میں اب تک جو واقعات رونما ہوچکے ہیں اور آپ کی طرف سے جو بیانات دیے جاچکے ہیں، وہ یکسر نظرانداز کر کے جو بھی فیصلہ کیا گیا، وہ نہ تو ملک اور قوم کے لیے مفید ہوگا اور نہ آپ کے سیاسی مستقبل کے لیے۔" باتوں باتوں میں، میں نے ان سے یہ بھی کہہ دیا کہ اس مرحلے پر آپ علما میں سے کسی بھی عالم دین سے انفرادی طور پر ملاقات ہرگز نہ کریں۔ مسٹر بھٹو خاموشی سے میری بات سن رہے تھے، لیکن ان کی پیشانی کے شکن کھلنے کے بجائے بڑھتے ہی جاتے تھے، وہ عام طور پر پیچدار گفتگو سننے کے عادی نہیں تھے، چنانچہ مجھے کھل کر بات کرنے کو کہا، جس پر میں نے دل کی بات بڑی صفائی سے کہہ ڈالی، میں نے کہا: "آپ نے آج مولانا یوسف بنوری کو ملاقات کے لیے بلایا ہے۔ یہ ملاقات کسی طرح بھی مناسب نہیں ہوگی۔" مسٹر بھٹو اس وقت اگرچہ اس قسم کی کوئی بات سننے کے موڈ میں نہیں تھے، اس لیے کہ وہ تو بنیادی مسئلے ہی کے بارے میں غیر معمولی تذبذب اور تردد کا شکار تھے اور سخت قسم کے ذہنی عذاب میں مبتلا تھے، میری یہ بات ان کے ذہن کے کسی گوشے میں محفوظ ضرور ہوگئی۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ چند گھنٹوں پر مشتمل گرما گرم

گفتگوؤں اور انتہائی تلخ بحثوں کے بعد (جن کا ذکر آگے آتا ہے) اپنے ایک وزیر کی طرف گھورتے ہوئے دیکھا اور کہا: "مولانا یوسف بنوری کی ملاقات کی کیا ضرورت ہے؟" اور بس۔ میں دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ ہم مولانا یوسف بنوری کو تو قائل نہیں کرسکے تھے کہ اس مرحلے پر مسٹر بھٹو سے ان کی ملاقات مصلحت کے خلاف ہوگی' اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ مولانا بنوری کو اپنی بصیرت پر اعتماد تھا اور وہ سمجھتے تھے کہ مومن نہ کسی کو دھوکہ دیتا ہے اور نہ کسی کے دھوکے میں آتا ہے' لیکن ہمیں صرف یہ اندیشہ تھا کہ اس آخری مرحلے پر حالات کوئی ایسا رخ اختیار نہ کرلیں کہ خدانخواستہ مولانا یوسف بنوری جیسی عظیم دینی شخصیت کو' جنہیں اس تحریک میں مرکزی کردار کا مقام حاصل ہوچکا تھا' بلاوجہ کسی تہمت کا نشانہ بننا پڑے۔ خیر' تو اس راستے سے نہ سہی' یہ ضرورت اس طرح پوری ہوگئی کہ مسٹر بھٹو نے خود ہی یہ ملاقات منسوخ کردی۔

مسز بھٹو کو بلاوا

میں جب مسٹر بھٹو کو اعتدال پسندانہ رویہ اختیار کرنے کا مشورہ دے چکا اور مولانا یوسف بنوری سے مجوزہ ملاقات کا تذکرہ بھی ہوچکا تو مجھ سے استفسار کے بعد مسٹر بھٹو نے اے ڈی سی کے ذریعے مسز بھٹو کو ملاقات کے کمرے میں بلا بھیجا۔ میں اور بھٹو آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ مسز بھٹو میرے دائیں ہاتھ دوسرے صوفے پر بیٹھ گئیں اور منتظر تھیں کہ گفتگو کا آغاز ہو۔ مسٹر بھٹو اس سے پہلے بھی اگرچہ بعض مواقع پر میرا تعارف کرا چکے تھے' لیکن آج پھر انہوں نے اپنے انتہائی مخلص دوست کی حیثیت سے ایک دو جملوں میں میرے تعارف کی تجدید کی اور اس کے معاً بعد انتہائی تند و تیز لب و لہجے میں اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں مسز بھٹو کو بتایا۔ "میں نے مصطفیٰ صادق کو بتا دیا ہے کہ ہم حکومت چھوڑ رہے ہیں' ہم کسی کو کافر قرار نہیں دے سکتے۔ ایسے فیصلے کرنے سے بہتر ہے کہ ہم حکومت چھوڑ دیں۔ ہم حکومت چھوڑ رہے ہیں۔" مسز بھٹو بولیں: "ایسی حکومت کا کیا مطلب' جس میں دوسروں کی مرضی پر چلنا ہو' دوسروں کے فیصلے ماننے ہوں' یہ ملا کی جیت ہوگی' ہم کسی کو کافر کیوں

قرار دیں؟ مودودی کہتا ہے تو کہیئے' ملا کہتا ہے تو کہیئے۔"

غیر معمولی صورت حال

اب میں کچھ کچھ محسوس کر رہا تھا کہ صورت حال فی الواقع بگڑی ہوئی ہے اور معاملات الجھ بھی سکتے ہیں' لیکن باہر پوری قوم علما کے تمام طبقوں کے نمائندوں کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے' جس طرح اس مطالبے کے حق میں یک جان و یک قالب ہوچکی تھی اور خود اس مطالبے کی حقانیت کے باعث میں پوری طرح ڈانواںڈول تو نہیں ہوا تھا' لیکن سچی بات یہ ہے کہ اندر ہی اندر کچھ گھبرا سا گیا تھا۔ یہ لمحات بڑے ہی نازک اور انتہائی خطرناک تھے' اسی قسم کے جملے ردو بدل کے ساتھ مسزاور مسٹر بھٹو نے ایک بار پھر دہرائے اور میں نے اعتدال پسندی سے کام لینے کی بات کا اعادہ کیا' اتنے میں سات آٹھ منٹ گزر چکے تھے' ماحول کی تلخی بری طرح ڈس رہی تھی۔

کیا خوب سوجھی!

غصے اور غضب سے آلودہ اس ماحول کو کچھ تبدیل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مجھے خوب بات سجھائی۔ میں نے مسز بھٹو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: "کیا آج اس غصے کی وجہ سے ہم چائے سے بھی محروم رہیں گے' ایسا تو پہلے کبھی نہیں ہوا۔" ابھی میں جملہ پورا نہیں کر پایا تھا کہ مسز بھٹو نے ایک دو تین بار مسلسل گھنٹی بجائی اور بیرے پر غصہ نکالتے ہوئے اسے خوب ڈانٹا اور چائے مع ضروری لوازمات کا آرڈر دیا۔ بس یوں سمجھے کہ بیرے کو ڈانٹ ڈپٹ کے بعد مسز بھٹو کے غصے کا طوفان اگر بالکل ختم نہیں گیا تو اس کی رفتار چوتھے گیئر سے تیسرے گیر میں ضرور آ گئی۔ ادھر مسٹر بھٹو نے مجھ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا: "باہر پیرزادہ اور اٹارنی جنرل بھی آئے بیٹھے ہیں"۔ (پیرزادہ کا نام انہوں نے کچھ ایسے الفاظ میں لیا' جن کا ذکر مناسب معلوم نہیں ہوتا) میں ان کی ہاں میں ہاں ملانے کے سوا کیا کہہ سکتا تھا' اگرچہ غنیمت ہے کہ انہوں نے اپنی تائید میں کچھ کہلوانے کی کوشش نہیں کی ورنہ بعض اوقات وہ یہ بھی کیا کرتے تھے کہ کسی شخص کو اپنے پسندیدہ نام سے پکارتے اور مخاطب سے بھی پوچھتے کہ میں نے اس کا نام ٹھیک رکھا ہے نا؟ لیکن اچھے موڈ اور اچھے ماحول میں ایسی بات

کہا کرتے تھے' آج تو موڈ ہی کچھ اور تھا۔ موڈ ہی کیا سارا رنگ ڈھنگ ہی بدلا ہوا تھا لیکن خدا بھلا کرے یحییٰ بختیار کا کہ انہوں نے آتے ہی فضا کا رنگ اور مسٹر بھٹو کی سوچ کا ڈھنگ اگر مکمل نہیں تو بڑی حد تک تبدیل کر کے رکھ دیا۔ کیا خوفناک ماحول تھا اور کتنا عجیب و غریب منظر تھا۔

مسٹر حفیظ پیرزادہ اور وزیر قانون' اور مسٹر یحییٰ بختیار (اٹارنی جنرل) اسی مختصر سے کمرہ ملاقات میں داخل ہوئے تو مسٹر بھٹو نے سب سے پہلے مسٹر پیرزادہ سے ذرا تلخ لہجے میں کہا: "کل ۷ر ستمبر ہے' کیا کرنے والے ہو؟ کہاں گیا ہمارا سوشلزم؟" مسٹر پیرزادہ صورت حال کی سنگینی سے یکسر بے خبر معلوم ہوتے تھے۔ بے ساختہ بولے: "سوشلزم ہماری میعشت ہے۔۔۔۔ اسلام ہمارا دین ہے"۔

دھونس اور دبدبے سے دلیل اور اپیل تک

مسٹر بھٹو گرجدار آواز میں بولے "تمہارا اسلام یہی ہے کہ دوسروں کو کافر قرار دو۔ ہم ایسے فیصلے نہیں کر سکتے۔ ہم ایسی حکومت نہیں کر سکتے۔ ہم نے حکومت چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے"۔ مسٹر بھٹو بولتے جا رہے تھے "کدھر ہے تمہارا۔۔۔؟" ایک دو منٹ کے اندر اندر یا اس سے کم وقفے میں کوثر نیازی بھی شریک مجلس ہو چکے تھے۔ پیرزادہ کی طبیعت اب پہلے کی سی چہک مہک سے محروم ہو چکی تھی۔ دبے لفظوں میں بولے "ہمارے لاء سیکرٹری بھی باہر آئے ہوئے ہیں۔ انہیں بھی بلا لیں تو اچھا ہے"۔ بھٹو نے صرف سر ہلا کر اس کی منظوری دی اور جسٹس محمد افضل چیمہ بھی کمرے میں آ داخل ہوئے اور گفتگو دھونس اور دبدبے کے بجائے دلیل اور اپیل کا رخ اختیار کر گئی' جیسا کہ پہلے بھی ذکر آ چکا ہے۔ اس تبدیلی کا سہرا یحییٰ بختیار کے سر ہے۔

یحییٰ بختیار۔۔۔۔ مرد جری

سچی بات یہ ہے کہ یحییٰ بختیار کا یہ کارنامہ اتنا عظیم اور اتنا غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے کہ اس کی جتنی بھی تحسین کی جائے' کم ہے۔ میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ مسٹر بھٹو کی پارٹی میں کوئی ایسا مرد جری بھی شامل ہے جو بلا خوف و خطر اپنا موقف

نہ صرف یہ کہ شد و مد کے ساتھ بیان کرے' بلکہ استدلال کی قوت سے مسٹر بھٹو جیسے حکمران کو۔۔۔۔ عین اس مرحلے پر جب کہ وہ بے یقینی اور مایوسی کی دلدل میں گھٹنے گھٹنے پھنسا ہوا ہو اور غیظ و غضب کے عالم میں سارے پینترے بھول چکا ہو۔۔۔ زور استدلال سے صورت حال کا رخ تبدیل کر دے۔ چنانچہ جونہی یکے بعد دیگرے مسٹر بھٹو اور مسز بھٹو نے اپنی رٹی پٹی باتیں دہرائیں اور کہا "یہ ملا کی جیت ہے۔ لوگ کہیں گے مودودی جیت گیا ہے۔ ہم کون ہیں' کسی کو کافر قرار دینے والے۔ ایسا اعلان کرنے سے بہتر ہے حکومت چھوڑ دی جائے۔ ہم نے حکومت چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہم مستعفی ہو رہے ہیں"۔ یحییٰ بختیار کی ایمان افروز گفتگو ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے۔ انتہائی موثر اور پر مغز گفتگو: "آپ حکومت چھوڑ رہے ہیں یا آپ سیاست سے بھی دست بردار ہو رہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کس ایشو (ISSUE) پر مستعفی ہو رہے ہیں۔ کیا آپ پبلک کے سامنے اپنے استعفیٰ کا جواز ثابت کر سکیں گے؟" کاش میں اسمبلی کی اس کارروائی کا خلاصہ (یحییٰ بختیار نے SUMMARY کے الفاظ استعمال کیے تھے) اپنے ہمراہ لے آتا اور آپ کو بتاتا کہ مرزا ناصر نے کیا کچھ کہا ہے۔ کیا موقف اختیار کیا ہے؟ یہ کون کہتا ہے کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلے سے ملا جیت جائے گا؟ آپ کو معلوم ہے کہ احمدیت کے بارے میں علامہ اقبال کا کیا موقف ہے؟ ہم اسی موقف کے قائل ہیں۔ اگر کسی کے خیال میں قادیانیوں کو کافر قرار دینا صحیح نہیں ہے تو پھر انہیں قادیانیوں کا یہ نقطہ نظر درست تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہم اور آپ غیر مسلم ہیں"۔

حفیظ پیرزادہ بھی بولے

یحییٰ بختیار کی اس ولولہ انگیز گفتگو کے بعد دوسرے شرکاء مجلس کو بھی زبان کھولنے کا حوصلہ ہوا۔ حفیظ پیرزادہ بولے "جو کچھ قومی اسمبلی میں ہوا ہے' اس کے بعد تو اسی فیصلے کا اعلان کرنا پڑے گا لیکن آپ اس کے خلاف رائے رکھتے ہیں اور اس فیصلے کو آئینی شکل دینے کے حق میں نہیں ہیں تو اسمبلی کے اندر اور اسمبلی کے باہر میں آپ کے ساتھ ہوں"۔

بیٹی کا خط

میں نے بھی یحییٰ بختیار کی گفتگو کے بعد مداخلت کی کچھ گنجائش محسوس کی اور مسٹر بھٹو کو ان کی بیٹی کا ایک خط یاد دلایا جو خود مسٹر بھٹو نے چند دن پہلے سنایا تھا اور جس میں اسمبلی کی کارروائی کے حوالے سے یہ رائے ظاہر کی گئی تھی کہ اس کارروائی سے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ "یا قادیانی غیر مسلم ہیں یا ہم" مسٹر بھٹو نے اس خط کی تفصیلات کی تصدیق کی لیکن مسز بھٹو خاموش رہیں اور کچھ یوں دم بخود سی ہو گئیں' جیسے لاجواب ہو گئی ہوں۔ شاید اس لیے کہ ان کے سامنے ان کی بیٹی کا موقف بیان کر دیا گیا تھا اور بیٹی بھی وہ جو انہیں بے حد عزیز تھی اور جس کی رائے ان کے نزدیک اہمیت اور وقعت کے اعتبار سے آسانی کے ساتھ نظرانداز نہیں کی جا سکتی تھی۔

ماحول میں آسودگی

ماحول میں تلخی اور کشیدگی کی بجائے سکون اور آسودگی محسوس کرتے ہوئے میں نے سلسلہ واقعات (Chain Events) کا ذکر کیا۔ خصوصیت کے ساتھ مسٹر بھٹو کے مثبت اور واضح بیان' جن سے عام مسلمانوں کے عقیدہ و ایمان کی تائید کا پہلو نکلتا تھا اور دوسرے یہ کہ ۷ ستمبر کو اس مسئلے کے بارے میں فیصلے کا اعلان کیا جا چکا ہے' جس کا منطقی تقاضا یہی ہے کہ اپنے عقیدہ و ایمان کی تائید میں صحیح فیصلے کا اعلان کر دیا جائے۔

ایک اہم گزارش

ایک گزارش میں نے یہ بھی کی کہ وزیراعظم خواہ مخواہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئے ہیں کہ وہ قادیانیوں کو کافر قرار دینے کی ذمہ داری قبول کر رہے ہیں۔ حالانکہ اسلامی عقیدے کی رو سے قادیانی مسلمہ طور پر طے شدہ حقیقت کے طور پر پہلے سے غیر مسلم ہیں۔ اس طے شدہ اور تسلیم شدہ حقیقت کو صرف اور صرف آئینی شکل دینے کی ذمہ داری۔۔۔۔ جو ایک اہم سعادت کی حیثیت بھی رکھتی ہے۔۔۔ قومی اسمبلی قبول کر رہی ہے جس کا اعلان قائد ایوان کی حیثیت سے وزیراعظم کرنے والے

ہیں۔ آئینی دفعہ کے اضافے کا یہ فیصلہ قومی اسمبلی کا متفقہ فیصلہ ہے۔ پوری قوم کا متفقہ فیصلہ ہے۔ عالم اسلام کا متفقہ فیصلہ ہے۔ اس لیے یہ غلط فہمی بلا وجہ پیدا ہو رہی ہے کہ مسٹر بھٹو قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے والے ہیں۔ ہاں البتہ ان کی زبان سے اگر یہ اعلان ہونے والا ہے اور اسے آئین کا حصہ بنایا جانے والا ہے تو اس سے حکومت کی اور پوری قوم کی ذمہ داری میں ایک اہم اضافہ ہو جاتا ہے کہ وہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت کے طور پر تحفظ کا یقین دلائیں۔ یہ ذمہ داری ایک مقدس مذہبی فریضے کی حیثیت اختیار کر جاتی ہے اور یہ فیصلہ خود قادیانیوں کے لیے بھی مضر ہونے کے بجائے مفید ثابت ہوگا۔ آخر میں میں نے یہ بھی عرض کر دیا کہ خدانخواستہ کل آپ اس فیصلے کا اعلان نہیں کرتے تو نظم و نسق بحال رکھنے کے تمام تر انتظامات کے باوجود صورت حال آپ کے قابو میں نہیں رہے گی اور خدا ہی جانتا ہے کہ اس ملک کا حشر کیا ہوگا؟

یحییٰ بختیار کی تائید

جناب یحییٰ بختیار اگرچہ اپنی بات' وضاحت اور صراحت سے کہہ چکے تھے لیکن میری تائید میں انہوں نے ایک مرتبہ پھر اپنے موقف کا اعادہ کیا اور مسٹر بھٹو پر زور دیا کہ وہ بلا وجہ نہ تو کسی غلط فہمی کا شکار ہوں اور نہ اس بنا پر کسی کمزوری کا مظاہرہ کریں کہ اس فیصلے سے کسی دوسرے گروہ کو تقویت حاصل ہو جائے گی۔ کوثر نیازی اور جسٹس چیمہ نے بھی یحییٰ بختیار کے موقف کی تائید کی لیکن شاید اس لیے کہ دلائل کا اعادہ غیر ضروری تھا۔ ان کی گفتگو بہت مختصر تھی۔ جسٹس چیمہ نے خاص طور پر اس پہلو کی طرف بھی توجہ دلائی کہ اس فیصلے کے اعلان کے بعد امن عامہ کے تحفظ کا بطور خاص خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

وفد سے ملاقات

اس وقت تک گفتگو شروع ہوئے تقریباً ڈھائی گھنٹے گزر چکے تھے اور قومی اسمبلی میں اپوزیشن کا ایک وفد بھی ملاقات کے لیے منتظر تھا۔ چنانچہ مجھے اسی کمرے میں چھوڑ کر مسٹر بھٹو اپنے دوسرے ساتھیوں کے ہمراہ وزیراعظم ہاؤس کے ایک بڑے

کمرے میں چلے گئے۔ جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے' اپوزیشن کے اس وفد میں مفتی محمود' پروفیسر غفور' مولانا نورانی اور جناب مولابخش سومرو شامل تھے۔ کم و بیش ایک گھنٹہ یہ ملاقات جاری رہی۔ موضوع گفتگو ہی مسئلہ تھا۔ اس کے بعد اپوزیشن کا وفد واپس چلا گیا اور مجھے بھی دوسرے کمرے میں بلا لیا گیا۔

معنی خیز گفتگو

مسز بھٹو اپوزیشن کا وفد آنے سے پہلے ہی اپنے کمرے میں جا چکی تھیں لیکن ان کے کمرہ چھوڑنے سے قبل مسٹر بھٹو نے حفیظ پیرزادہ سے انتہائی معنی خیز انداز میں پہلے تو یہ پوچھا کہ اگر یہی فیصلہ ہونے والا ہے تو طاہر کو کیا جواب دو گے۔ پیرزادہ نے مسٹر بھٹو کو اطمینان دلایا کہ آپ یہ بات مجھ پر چھوڑ دیں۔ اس کے بعد کوئی دوسرا نام لیے بغیر مسٹر بھٹو نے یہی سوال پھر دہرایا اور دو دفعہ اور..... اور..... کے الفاظ زبان سے ادا کیے۔ ایسے معلوم ہوتا تھا کہ مسٹر حفیظ پیرزادہ اپنے قائد کا مدعا سمجھ گئے ہیں۔ چنانچہ جواب میں انہوں نے صرف اتنا کہا بس آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔ مسٹر بھٹو اگرچہ اس جواب سے پوری طرح مطمئن تو نہ تھے لیکن وہ کچھ اور کرنے کی پوزیشن میں بھی نہیں تھے۔ انہوں نے بالآخر کھل کر کہہ دیا "کیا کیا وعدے لوگوں سے کر رکھے تھے۔ وہ روزانہ یہاں چکر لگاتے ہیں"۔ حفیظ پیرزادہ یہی بات کہے جا رہے تھے "آپ ان کی فکر نہ کیجئے۔ آپ مجھ پر چھوڑ دیجئے"۔

اف یہ بے بسی

عجیب بے بسی کی کیفیت تھی۔ فیصلہ جس کا اعلان کرنا مقدر ہو چکا تھا' اس پر نہ دل مطمئن تھا نہ یہ ضمیر کی آواز کے مطابق تھا اور بظاہر عقیدہ و ایمان کے نقطہ نظر سے ان کے نزدیک اس کی کچھ ایسی حیثیت بھی نہ تھی۔ پس ایک سیاسی ضرورت' ایک سیاسی مصلحت' حالات کی مجبوری کے سوا اور کوئی وجہ نہ تھی جو اس فیصلے کا موجب بن رہی تھی۔ خیر تو اس فیصلے کے اعلان سے پہلے ابھی خطرہ ہی خطرہ تھا۔ اندیشے ہی اندیشے اور وسوسے ہی وسوسے تھے۔ تاہم اپوزیشن سے گفتگو کے بعد جب مجھے بڑے کمرے میں بلایا گیا تو اب برہمی اور غصے کی کیفیت میں نہیں بلکہ افسردہ اور

پژمردہ حالت میں دھیمی دھیمی آواز میں بس اتنا کہا "اچھا مصطفیٰ! لاء سیکرٹری جسٹس چیمہ نے ایک مسودہ تیار کر رکھا ہے۔ آپ اسے پڑھ لیں۔ کل اسے آئین کا ایک حصہ بنا دیا جائے گا۔ آپ کے مشوروں کا شکریہ"۔ اس وقت کم و بیش ڈیڑھ پونے دو کا وقت تھا۔ جمعہ کا دن تھا۔ مسودے کی چٹ میرے ہاتھ میں تھمانے کے بعد مسٹر بھٹو نے مولانا یوسف بنوریؒ کا ذکر کیا کہ اب انہیں ملنے کی کیا ضرورت ہے اور ساتھ ہی میری طرف دیکھنے کے بعد کوثر نیازی کی طرف دیکھا۔ ہم دونوں خاموش رہے۔ اس لیے کہ میں تو پہلے ہی اپنی رائے دے چکا تھا اور اس وقت مولانا کا ذکر کرنے کا مقصد صرف کوثر نیازی کو اطلاع دینا تھا۔

اتنے اہم فیصلے کے بارے میں آخری نتیجے پر پہنچنے کے بعد ایک نیا مسئلہ چھیڑ دیا کہ بالغ رائے دہی کے اصول کے مطابق رائے دہندوں کی عمر کم کیوں نہ کر دی جائے تاکہ طلبہ کو خوش کیا جا سکے۔ جس کے لیے کل ہی آئین میں ترمیم پر غور کرنا چاہیے۔ یہ بات مسٹر بھٹو نے ممکن ہے پہلے سے سوچ رکھی ہو لیکن اس موقع پر بالکل ہی بے محل معلوم ہوئی تھی۔ کہاں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا تاریخی فیصلہ اور کہاں ووٹروں کی عمر کم کرنے کا معاملہ۔ خیر تو یہ بات کسی بحث کے بغیر ان سنی ہوگئی۔ (جناب مصطفیٰ صادق کے بعد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی سربراہی میں اپوزیشن ارکان پارلیمنٹ کی ایک ملاقاتی ہوئی۔ پھر اسی دن شام کو ۶، ۷ ستمبر کی درمیانی شب میں فیصلہ کن مذاکرات ہوئے اور مسودہ پر اتفاق ہوگیا۔ اس طرح محترمہ نصرت بھٹو کی بھٹو صاحب نے اپنی موجودگی میں ایک ملاقات مولانا غلام غوث ہزاروی سے کرائی۔ مولانا نے مرزائیت کے عقائد دربارہ اہل بیت و اہل اسلام کے متعلق حوالہ جات سنائے تو محترمہ نہ صرف مطمئن ہوگئیں بلکہ بھٹو صاحب کو اصرار سے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دو۔ مزید وقت ضائع نہیں ہونا چاہیے۔ (مرتب)

توشہ آخرت

میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مژدہ لیے وزیراعظم ہاؤس سے اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتے ہوئے اس یقین کے ساتھ نکلا کہ مجھ ایسے حقیر کو اس

انتہائی اہم اور مقدس کام میں جو بھی حصہ مل گیا ہے، انشاء اللہ میرے لیے توشہ آخرت ثابت ہوگا۔ واپس ہوٹل میں آیا اور الطاف قریشی کو دن بھر کی روداد کا خلاصہ سنایا۔

● تاریخی اشتہارات، نظمیں

شہدائے ختم نبوت کانفرنس

رمضان المبارک

کے بعد منعقد ہو رہی ہے

مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرنا مسلمانوں کا فرض ہے!

ناظم نشر و اشاعت ـ مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے زیر اہتمام

عظیم الشان

شہدائے ختم نبوت کانفرنس لاہور

مورخہ ۴ مارچ بروز پیر

بمقام باغ بیرون دہلی دروازہ لاہور

جس میں تحریک تحفظ ختم نبوت کے شہداء کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا جائے گا!

اسماء گرامی مقررین

- حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری خلف
- حضرت مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری
- مولانا محمد علی جالندھری
- مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی
- مولانا مظہر علی اظہر
- مولانا عبدالستار خان نیازی
- آغا شورش کاشمیری
- مولانا محمد داؤد غزنوی
- مولانا غلام غوث ہزاروی
- ماسٹر تاج الدین انصاری
- مولانا تاج محمود لائلپوری
- سید مظفر علی شمسی
- مولانا لال حسین اختر
- مجاہد الحسینی
- سید امین گیلانی
- سائیں محمد حیات پسروری

پروگرام: پہلا اجلاس ۲ بجے بعد نماز ظہر — دوسرا اجلاس ۸ بجے بعد نماز عشاء

محمد شریف جالندھری ناظم دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

گلوئے عشق کو دار و رسن پہنچ نہ سکے
تو لوٹ آئے ترے سربلند کیا کرتے

تحریکِ ختمِ نبوت کے بعد لاہور میں پہلی مرتبہ

تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس

زیر اہتمام مجلس تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان

۲۵، ۲۶ فروری ۱۹۵۶ء بروز ہفتہ اتوار ○ باغ دہلی دروازہ لاہور

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری مدظلہ العالی

مجاہدِ ملت مولانا محمد علی جالندھری

اور دوسرے زعمائے تحفظِ ختمِ نبوت اجتماعِ عام سے خطاب کریں گے ——○—— نوٹ: مستورات کے لیے پردے کا انتظام ہوگا

ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

تاریخ ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ... ۲۴، ۲۵، ۲۶ ... بروز ... جمعہ ہفتہ

تبلیغی کانفرنس چنیوٹ

زیر اہتمام: مجلس تحفظ ختم نبوت

جس میں جلیل القدر علمائے امت و زعمائے ملت اور شعرائے اسلام ایمان پرور جہاد آموز اور حقائق افروز خطاب فرمائیں گے

عنوانات:

- توحید و رسالت
- صداقت اسلام
- تبلیغ دین
- ختم نبوت
- خلافت راشدہ
- مناقب صحابہؓ
- فضائل اہل بیتؓ
- جہاد فی الاسلام
- اصلاح عقائد و اعمال
- اخلاق و معاشرت
- اتحاد بین المسلمین
- استحکام پاکستان

مقررین:

- مولانا محمد شریف صاحب جالندھری ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
- صاحبزادہ سید فیض الحسن صاحب صدر جمعیۃ علماء پاکستان
- مولانا لال حسین صاحب اختر مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت
- صاحبزادہ سید افتخار الحسن صاحب خطیب جامع مسجد ...
- مولانا قاضی عبداللطیف صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت
- مولانا حافظ محمد حسین صاحب خطیب شاہی مسجد چنیوٹ
- جناب سید امین گیلانی صاحب شیخوپورہ
- مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی
- مولانا عبدالحق صاحب ... خطیب جامع مسجد ...
- ڈاکٹر خالد محمود صاحب ایم اے پی ایچ ڈی ...
- مولانا تاج محمود صاحب ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت لائلپور
- مولانا محمد ... صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت
- مولانا منظور احمد صاحب صدر جامعہ عربیہ چنیوٹ
- جناب محمد ابراہیم صاحب خادم ... منڈی ...
- ملک محمد نواز صاحب نعت خوان چنیوٹ
- مولانا غلام غوث صاحب ناظم جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان
- مولانا مفتی ... صاحب خطیب جامع مسجد سرگودھا
- مولانا مفتی زین العابدین صاحب خطیب جامع مسجد لائلپور
- مولانا قاری فتح محمد صاحب ناظم ...
- مولانا مجاہد الحسینی ایڈیٹر زمانۂ پاکستان لاہور
- مولانا ... ناظم مکتبہ صداقت چنیوٹ
- جناب ... صاحب پسروری

...

المشتہر: (حاجی) محمد حنیف قریشی ○ صدر مجلس تحفظ ختم نبوت ○ چنیوٹ ضلع جھنگ

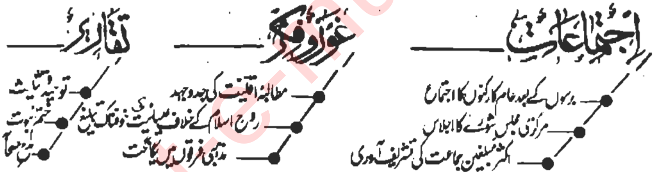
کل پاکستان

تحفظ ختم نبوت کانفرنس

کمپنی باغ سرگودھا شہر

۹، ۱۰ نومبر ۱۹۵۷ء ہفتہ اتوار

صدارت ــــ حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری مدظلہ



اسمائے گرامی علمائے کرام

١. شیخ الاسلام حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible]
٢. استاذ العلماء حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible]
٣. حافظ الحدیث حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible]
٤. شیخ التفسیر حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible]
٥. فخر المحدثین حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible]
٦. [illegible] حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible]
٧. حضرت مولانا [illegible] صاحب بخاری
٨. مجاہد اسلام حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible]
٩. مناظر اسلام حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible]
١٠. حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible]
١١. حضرت مولانا [illegible] صاحب میانوی — مبلغ تحفظ ختم نبوت
١٢. حضرت مولانا محمد شریف صاحب [illegible]
١٣. حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible]
١٤. حضرت مولانا [illegible] صاحب — مبلغ تحفظ ختم نبوت
١٥. حضرت مولانا [illegible] صاحب
١٦. حضرت مولانا [illegible] صاحب
١٧. حضرت مولانا [illegible] صاحب
١٨. حضرت مولانا [illegible] صاحب
١٩. حضرت مولانا محمد یوسف صاحب [illegible]
٢٠. حضرت مولانا [illegible] صاحب
٢١. حضرت مولانا [illegible] صاحب
٢٢. حضرت مولانا [illegible] صاحب
٢٣. حضرت مولانا [illegible] صاحب
٢٤. حضرت مولانا [illegible] صاحب
٢٥. حضرت مولانا [illegible] صاحب
٢٦. حضرت مولانا [illegible] خان صاحب
٢٧. حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible]
٢٨. حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible]
٢٩. حضرت مولانا [illegible] صاحب [illegible]
٣٠. حضرت مولانا [illegible] صاحب — [illegible]
٣١. حضرت مولانا [illegible] صاحب
٣٢. حضرت مولانا [illegible] صاحب
٣٣. حضرت مولانا [illegible] صاحب
٣٤. حضرت مولانا [illegible] صاحب
٣٥. حضرت مولانا [illegible] صاحب
٣٦. حضرت مولانا [illegible] صاحب
٣٧. حضرت مولانا [illegible] صاحب
٣٨. شاعر ختم نبوت جناب [illegible] صاحب [illegible]
٣٩. شاعر ختم نبوت حضرت [illegible]
٤٠. نعت خوان ختم نبوت جناب [illegible] صاحب

● [illegible] ● [illegible] ●

ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

۲۷، ۲۸، ۲۹ ذیقعدہ • جمعہ، ہفتہ، اتوار

سالانہ تبلیغی کانفرنس چنیوٹ

زیر اہتمام مجلس تحفظ ختم نبوت

جس میں نامور علمائے امت، زعمائے ملت اور شعرائے اسلام ایمان پرور اور حقائق افروز خطاب فرمائیں گے

عنوانات

• توحید و رسالت • ختم نبوت • خلافت راشدہ • مناقب صحابہ

• فضائل اہلبیت • اصلاح معاشرہ • اتحاد بین المسلمین • استحکام پاکستان

مقررین

- مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
- مولانا عبدالحق صاحب خطیب ... لاہور
- مولانا لال حسین صاحب اختر مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
- صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب ... مجلس تحفظ ختم نبوت
- الحاج قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی
- مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری
- مولانا عبدالرحمن صاحب میانوی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
- قاضی محمد اللہ یار صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
- مولانا غلام غوث صاحب ...
- مولانا تاج محمود صاحب ...
- مفتی عبداللطیف صاحب ...
- خادم ...

شعرائے اسلام

- الحاج سید امین گیلانی شیخوپورہ
- جناب سائیں محمد حیات صاحب پسروری
- صوفی محمد حنیف صاحب ...

اعلانات

- کانفرنس کے اجلاس لیل و نہار منعقد ہوں گے — خواتین کے لیے پردہ کا انتظام ہوگا — مجلس ... کے قیام و طعام ...

المعلن: حاجی محمد حنیف قریشی صدر مجلس تحفظ ختم نبوت • چوہدری عبدالصمد ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ ضلع جھنگ

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (الحدیث)

متصل دفتر تعلیم القرآن بالمقابل شفاخانہ حیوانات بیرون لوہاری گیٹ میں

عظیم الشان

تبلیغی اجتماع

۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۶۱ء ہفتہ، اتوار، پیر

۸ بجے شب

پروگرام

۱۵ اپریل	۱۶ اپریل	۱۷ اپریل
خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی	صاحبزادہ امیر شریعت حضرت مولانا عطاء المنعم صاحب ملتان	حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر لاہور	حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب شجاع آبادی	حضرت مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری
حضرت مولانا غلام مصطفےٰ صاحب بہاولپوری	حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری	حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب میانوی
حضرت مولانا عبداللہ صاحب تونسوی	حضرت مولانا سلطان محمود صاحب مظفر گڑھی	شاعر الملت سید محمد امین صاحب گیلانی

نوٹ:۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام ہوگا۔ اور مستورات کے لئے پردہ کا بھی انتظام ہوگا

الداعی الی الخیر

ناظم مدرسہ محمد شریف جالندھری ملتان

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (الحدیث)

دو روزہ ختم نبوت کانفرنس

بمقام
میونسپل مسافر خانہ
گھنٹہ گھر سکھر

بتاریخ۔ ۶، ۷ اپریل ۱۹۶۳ء
مطابق۔ ۱۱، ۱۲ ذی قعدہ ۱۳۸۲ھ
بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بعد نماز عشاء

عنوانات۔ توحید و سنت۔ ختم نبوت۔ مناقب صحابہؓ و اہل بیت۔ ضرورت نظام تبلیغ۔ استحکام پاکستان

اسمائے مدعوین حضرات

۱۔ عارف باللہ حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم۔ امیر جمعیت علمائے اسلام مغربی پاکستان۔
۲۔ خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی مدظلہ۔ صدر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔
۳۔ مفکر ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ۔ ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔
۴۔ رئیس المتکلمین حضرت مولانا منظور حسین صاحب مدظلہ۔ رکن شوریٰ مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔
۵۔ حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری۔ مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔
۶۔ حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب اختر۔ مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔
۷۔ حضرت قاری ابوالحسن صاحب مدظلہ۔ مدرس مدرسہ اشرفیہ سکھر۔
۸۔ شاعر ختم نبوت حضرت سید امین گیلانی شیخوپورہ۔

نوٹ۔ لاؤڈ اسپیکر، روشنی اور خواتین کے پردہ کا خاطر خواہ انتظام ہوگا۔

ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر (پاکستان)

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

بسلسلہ سنگِ بنیاد

مرکزیہ دفتر مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان ملتان

عظیم الشان تبلیغی اصلاحی اجتماع

دو روزہ

تاریخ ۲۶-۲۷ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ	بمقام قاسم باغ قلعہ کہنہ	پہلا اجلاس — جمعرات — بعد نماز عشاء
مطابق ۲۹-۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء		دوسرا اجلاس — جمعہ — بعد نماز عشاء

- آپ حضرات اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ مذہب اسلام کے خلاف لاتعداد فتنوں کا سیلاب امنڈ رہا ہے۔ مذاہب باطلہ کے سرپرست اندرون ملک بیرون ملک اپنے بے بہا سونے کو اسلام اور مسلمین اسلام کے خلاف پانی کی طرح بہا رہے ہیں۔ مذاہب باطلہ کی تردید کیلئے مسلمانوں کا متحدہ واحد تبلیغی ادارہ مجلس تحفظ ختم نبوت رات دن اپنے تبلیغی مشن میں مشغول ہے۔
- اندرون ملک تمام مبلغین کی جماعت مجلس کے اخراجات پر تبلیغ میں مصروف ہے۔ بیرون ملک بیرونی ممالک میں عربی، انگریزی اور دوسری زبانوں میں جماعت کے خرچ پر لٹریچر جا رہا ہے۔
- ہر سال دار المبلغین چنیوٹ ضلع جھنگ میں فارغ شدہ طلباء کو صداقت اسلام اور فرق باطلہ خصوصاً مرزائیت، عیسائیت، پرویزیت اور بہائیت کے موضوع پر زیر سرپرستی مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر، دلائل و براہین نیز مناظرانہ تربیت دی جاتی ہے۔ طلباء کی رہائش و خوراک اور وظائف کا مستقل انتظام ہوتا ہے۔
- جماعت کا مرکزی دفتر ملک کی تقسیم سے پہلے قادیان میں تھا۔ تقسیم کے بعد کرایہ کے مکان میں گزر اوقات ہو رہی ہے۔ اب الحمد للہ ملتان شہر نزد گھنٹہ گھر، تغلق روڈ، ڈیرہ فرلانگ پر برلب سڑک دفتر کے لئے جگہ خرید کر لی گئی ہے۔
- دفتر کا سنگِ بنیاد پروانہ شمع رسالت، عاشق رسول، حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ ۲۷ ذوالحجہ بروز جمعۃ المبارک اپنے دست مبارک سے رکھیں گے۔
- اس نادر موقع پر دو اجلاس شاہانہ منعقد کئے گئے ہیں جس میں ملک کے مشاہیر مشائخ عظام و علماء کرام توحید باری تعالیٰ، ختم نبوت، شان رسالت، مصائب محافظین ختم نبوۃ شہیدہ سادات کے پہلوؤں کے ایسے جیسے اہم عنوانات پر تقاریر دلپذیر کر کے مستفیض کریں گے۔ لہٰذا تمام محبان اسلام سے استدعا ہے کہ ہر دو اجلاس میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

مشائخ عظام و علماء کرام

- جامع شریعت و طریقت حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ
- بلبل حریت خطیب پاکستان فخر مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی صدر مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان
- محافظ ختم نبوۃ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان
- مناظر اسلام صدر المبلغین حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر
- سیف بے نیام حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب میانوی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت
- واعظ خوش بیان حضرت مولانا محمد شریف صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت
- فخر المناظرین حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب اشعر۔ مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت
- بلبل پاکستان حضرت مولانا محمد لقمان صاحب۔ مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت
- لسان الشعراء شاعر ختم نبوت سید محمد امین شاہ صاحب گیلانی۔ شیخوپورہ
- (نوٹ: لاؤڈ اسپیکر کا اور مستورات کے لئے پردہ کا خاص انتظام ہوگا)

الداعی الی الخیر

ماسٹر اختر حسین، چودھری نواب علی، محمد شاد، محمد بخش۔ خدام مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان۔ فون نمبر ۳۳۴۱

مجلس تحفظ ختمِ نبوت شکارپور

کے زیرِ انتظام

ختمِ نبوت کانفرنس

شکارپور

مورخہ ۲ و ۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۶ھ
مطابق
۱۹ ۲۰ اگست ۱۹۶۶ء
بروز جمعہ و ہفتہ

بمقام
لیاقت باغ لکھی در
بعد نماز عشاء

— زیرِ صدارت —

- شیخ طریقت الحاج حضرت مولانا احمد الدین صاحب دامت برکاتہم خلیفہ اکبر حضرت امروٹی قدس سرہ
- حضرت مولانا صاحبزادہ حافظ محمود اسعد صاحب مدظلہم العالی خلف الرشید حضرت امروٹی سجادہ نشین درگاہ قادریہ راشدیہ امروٹ شریف

اسماء مدعوین

- مفکر اسلام مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
- مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر صاحب صدر المبلغین مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
- خوش الحان شیریں بیان شیر پاکستان حضرت مولانا محمد لقمان صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
- ... رئیس المتکلمین حضرت مولانا نذیر حسین صاحب رکن شوریٰ مرکز مجلس تحفظ ختم نبوت پنو عاقل
- مبلغ اسلام حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر
- جذبۂ اسلام حضرت مولانا جمال اللہ صاحب نوجوان مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت شکارپور
- استاذ القراء قاری محمد علی صاحب مدنی مدرسہ اشرفیہ شکارپور

نوٹ۔ جمعیۃ العلماء اسلام خیرپور ڈویژن کے علماء کرام کی خصوصی میٹنگ ہفتہ کو ۹ بجے صبح مدرسہ اشرفیہ میں ہوگی۔ لہٰذا تمام علماء کرام شرکت فرمائیں

اراکین مجلس تحفظ ختمِ نبوت شکارپور

خاتم النبیین لا نبی بعدی

مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور

آل پاکستان

تحفظ ختم نبوت

بتاریخ

۲۷-۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۸۶ھ

مطابق

۹-۱۰ مارچ سنہ ۱۹۶۷ء

بروز جمعرات، جمعہ

اسماء گرامی علماء کرام

شعراء

مشائخ عظام

نوٹ: پہلا اجلاس بروز خمیس بعد نماز عشاء

اسلام زندہ باد

ختم نبوت زندہ باد

أنا خاتم النبيين لا نبي بعدي

عظیم الشان ختم نبوة کانفرنس ڈویژنل

بمقام: ڈیرہ اسماعیل خاں شہر

تاریخ: ۱/۲ ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ ۱۳/۱۴ مارچ ۱۹۶۷ء

دن: پیر - منگل

عنوانات: توحید۔ رسالت۔ ختم نبوت۔ مدح صحابہ۔ دفاع و استحکام پاکستان

شرکاء

- حضرت حافظ الحدیث والقرآن مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی،
- حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری امیر مرکزیہ تحفظ ختم نبوت پاکستان
- حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائد جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
- حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
- حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب میانوی مبلغ مرکزیہ تحفظ ختم نبوت پاکستان
- حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر مبلغ مرکزیہ تحفظ ختم نبوت پاکستان
- حضرت مولانا محمد لقمان صاحب۔ مبلغ مرکزیہ تحفظ ختم نبوت۔ پاکستان
- حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب دار العلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خاں،
- حضرت مولانا سراج الدین صاحب دار العلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خاں،
- حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب۔ کلاچی۔ ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں
- حضرت مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب۔ ٹانک ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں
- حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب۔ ٹانک ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں
- شاعر حریت جناب جانباز مرزا۔ لاہور
- شاعر ختم نبوت جناب سید محمد امین گیلانی۔ شیخوپورہ
- جناب واصف نستعلیق سہروردی

نوٹ:۔
(۱) لاؤڈ اسپیکر کا انتظام ہوگا۔!
(۲) مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔!

حافظ عبدالکریم ناظم مجلس تحفظ ختم نبوة ڈیرہ اسماعیل خان (پاکستان)

انک خاتم النبیین لا نبی بعدی

سالانہ کانفرنس آل پاکستان تحفظ ختم نبوت

زیر اہتمام مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ

پبلک پارک میں ہو گی

مورخہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ دسمبر ۱۹۶۹ء بروز ہفتہ اتوار پیر

جس میں نامور علمائے امت، زعمائے ملت اور شعرائے اسلام ایمان پرور و جہاد آفرین حقائق پر خطاب فرمائیں گے!

مقررین حضرات

عنوانات

- شان توحید
- مقام رسالت
- مسئلہ ختم نبوت
- حجیت حدیث
- خلافت راشدہ
- مناقب اہلبیت
- اصلاح معاشرہ
- اتحاد بین المسلمین
- مسئلہ جہاد
- استحکام پاکستان

مجلس تحفظ ختم نبوت۔ چنیوٹ

موضوع

ملکی دستور

اور

مسئلہ ختم نبوت



مقام :- قاسم باغ - ملتان شہر

تاریخ :- ۴ محرم ۱۳۹۰ھ مطابق ۱۳ مارچ ۱۹۷۰ء

دن :- جمعۃ المبارک !

وقت :- بعد جمعہ و بعد نماز عشاء

مجلس تحفظ ختم نبوت
یکروزہ کانفرنس

شرکاء

جانشین امیر شریعت مولانا محمد علی صاحب جالندھری سیکرٹری جنرل مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ ساہیوال نائب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت

مولانا صاحبزادہ سید افتخار الحسن صاحب خطیب لائل پور

مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب

خطیب جامعہ قاسمیہ لائل پور !

مولانا خواجہ عبدالرشید صاحب صدیقی

جنرل سیکرٹری جمعیۃ اہل حدیث - ضلع ملتان !

شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی شیخوپورہ



نوٹ :- نماز جمعہ حضرت شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ ساہیوال جلسہ گاہ میں پڑھائیں گے۔ لاؤڈ سپیکر و مستورات کیلئے پردہ کا انتظام ہوگا

عزیز الرحمان — ناظم دفتر — تحفظ ختم نبوۃ ملتان

زیر اہتمام : مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان، ملتان

جلسہ

بمقام قاسم باغ قلعہ کہنہ

صدارت

فاتح مقدمہ جیمس آباد عزت مآب جناب محمد عثمان صاحب ایم اے ایل ایل بی۔ نلیگ ایڈووکیٹ ہائی کورٹ مغربی پاکستان

تاریخ ۴ شعبان ۱۳۹۰ھ مطابق ۶ اکتوبر ۱۹۷۰ء ○ دن منگل ○ وقت بعد نماز عشاء

چودہ سو سال سے عالم اسلام مدعی نبوت کے کفر پر متفق ہے۔ اسی کی صدائے بازگشت جناب محمد عثمان صاحب ایڈووکیٹ کی مساعی جمیلہ سے جیمس آباد سندھ کی فیملی کورٹ میں سنی گئی۔ اور فاضل عدالت نے امت کے اس متفقہ فیصلہ کی تائید کی۔

ان کا وضاحت سننے کے لئے جوق در جوق تشریف لائیے

اسماء گرامی علماء کرام

استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب بانی خیر المدارس

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری امیر مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث قاسم العلوم۔ ملتان

حضرت سائیں مولانا لال حسین صاحب اختر ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضرت مولانا تاج محمود صاحب ایڈیٹر "لولاک"۔ لائلپور

الداعی الی الخیر : عزیز الرحمن ناظم دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (ملتان)

زیر اہتمام: مجلس تحفظ ختم نبوت لائلپور

کانفرنس

تحفظ ختم نبوت لائلپور

عنوانات

ملکی دستور
اور
مسئلہ ختم نبوت سقوط مشرقی پاکستان اور مرزائی

○ ۳-۴ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ ۱۵-۱۶ جون ۱۹۷۲ء بروز جمعرات - جمعہ بعد از نماز عشاء بمقام اقبال پارک دھوبی گھاٹ

اسمائے گرامی علماء کرام

- ○ شیخ الاسلام مولانا محمد عبداللہ درخواستی
- ○ مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب لائلپور
- ○ مولانا عبدالرحیم اشعر ملتان
- ○ مولانا محمد رفیق صاحب لائلپور
- ○ مولانا قاضی اللہ یار مبلغ مرکزیہ ملتان
- ○ مولانا خلیل الرحمن مبلغ چنیوٹ
- ○ مولانا عبدالعلیم جالندھری لائل پور
- ○ مولانا محمد علی جانباز مبلغ سمندری
- ○ مولانا عبداللطیف ۔ شاہکوٹ

- ○ مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر
- ○ مولانا تاج محمود صاحب لائل پور
- ○ مولانا محمد صدیق صاحب لائل پور
- ○ مولانا حبیب اللہ ساہیوال
- ○ مولانا منظور احمد شاہ حیدری ملتان
- ○ مولانا خدا بخش مبلغ بہاول نگر
- ○ مولانا غلام مصطفےٰ شاہ جھنگ
- ○ مولانا ممتاز الحسن مبلغ کھرڑیانوالہ
- ○ مولانا ضیاء الدین آزاد مبلغ لاہور

- ○ مداح آل رسول سید مظفر علی شمسی لاہور
- ○ مولانا صاحبزادہ سید افتخار الحسن لائل پور
- ○ مولانا محمد شریف جالندھری ملتان
- ○ مولانا مجاہد الحسینی صاحب لائلپور
- ○ مولانا اللہ وسایا مبلغ لائلپور
- ○ مولانا ارشاد احمد مبلغ ملتان
- ○ مولانا صاحبزادہ امداد الحسن ۔ تاندلیانوالہ
- ○ قاضی محمد ادریس ۔ چنیوٹ
- ○ جناب احمد بخش چشتی جھنگ

الداعی الی الخیر: حاجی منظور الحق حاجی عبدالوحید حاجی کریم بخش — ● — اراکین مجلس استقبالیہ ختم نبوت کانفرنس لائل پور

سولھویں تحفظِ ختمِ نبوۃ کانفرنس

بمقام جابہ ضلع سرگودھا

۸-۹ شعبان المعظم ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۷-۱۸ ستمبر ۱۹۷۲ء بروز اتوار-پیر

عنوانات

توحید باری تعالیٰ ○ مسئلہ ختم نبوۃ ○ ملکی سالمیت کے تقاضے ○ اہمیت جہاد ○ منکرین جہاد کی نشاندہی

- مجاہد اسلام پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال خلیفہ مجاز شیخ الاسلام حضرت مدنی
- مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
- استاذ العلماء حضرت مولانا فضل احمد صاحب جامعہ عثمانیہ تلہ گنگ
- حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
- حضرت مولانا محمد رمضان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی
- حضرت مولانا قاضی عبدالمالک صاحب جاوریاں ضلع سرگودھا
- حضرت مولانا صاحبزادہ قاضی محمد رضا صاحب بانی و مہتمم مدرسہ عربیہ تلی
- حضرت مولانا عبدالکریم صاحب خطیب جامع مسجد مہاجرین شاہ پور صدر
- حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب خطیب جامع مسجد گنڈوالی خوشاب
- حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب خلف الرشید حضرت مولانا عبدالرحمن ہموکری
- حضرت مولانا قاری محمد سعید صاحب خلف الرشید حضرت مولانا فضل احمد صاحب
- حضرت مولانا قاری محمد دین صاحب خطیب جامع مسجد مردوال
- حضرت مولانا ارشاد احمد صاحب مبلغ مرکزی ختم نبوت
- حضرت مولانا سید منظور احمد شاہ بخاری مبلغ مرکزی ختم نبوت
- حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب مبلغ ختم نبوت لائلپور
- حضرت مولانا خلیل الرحمن صاحب مبلغ ختم نبوت چنیوٹ
- حضرت مولانا حافظ عزیز الرحمن خورشید مبلغ ختم نبوت سرگودھا
- حافظ عبدالحمید صاحب نعت خوان، تلہ گنگ

نوٹ: جابہ — تلہ گنگ، سرگودھا روڈ پر وادیٔ سون میں مرکزی مقام ہے —— مرزائیوں نے [illegible] کے نام پر اس جگہ اپنا گڑھ [illegible] مرکز قائم کیا تھا۔ آنجہانی مرزا بشیر الدین محمود نے گرمیاں یہاں [illegible] کی تھی تب جا کر مرزائی [illegible] سے مستفید ہونے کے لیے [illegible] شریعت [illegible] نے جابہ [illegible] سے [illegible] قبل تبلیغ کا کام شروع کیا —— آج "النخلہ" ویران ہو چکا ہے۔ مرزائیوں نے رہائش ترک کر دی ہے۔ مرزائی خلیفہ وہ کے [illegible] ہو چکے ہیں —— جبکہ حضرت مولانا محمد علی جالندھری مرحوم [illegible] کی [illegible] کے باعث [illegible] مجلس تحفظ ختم نبوت جابہ [illegible] اسلام [illegible] ہو رہا ہے

اہل حق کی برادری اور حق کی سربلندی کا مشاہدہ فرمانے کے لیے جوق در جوق تشریف لائیے:

الداعی الی الخیر خادم اہل اسلام حافظ نجیب الدین صدر مجلس تحفظ ختم نبوت انگہ، ضلع سرگودھا

انا خاتم النبيين لا نبي بعدي (الحديث)

کانفرنس
تحفظ ختم نبوۃ چنیوٹ پبلک پارک
۲۱ ویں کل پاکستان

۳۰ ذیقعدہ ۱-۲ ذی الحجہ ۱۳۹۳ھ مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء بروز بدھ - جمعرات - جمعہ

امت مسلمہ کا عظیم اجتماع ○ جشن رسالتمآب کے تیرہ سو سالہ روح پرور نظارے ○ عقیدہ ختم نبوۃ کی حفاظت کیلئے تمام مسلمان فرقوں کے اتحاد کا بے نظیر منظر ○ مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت

ملکی سالمیت و ملی عظمت کیلئے فرضیت جہاد ○ یہودی مرزائی گٹھ جوڑ ○ یہودیوں، مرزائیوں اور عیسائیوں کے اتحاد کی مذمت ○ مرزائیوں کی اہل اسلام سے غداریاں

اسماء گرامی علماء کرام و زعماء عظام

- شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مہتمم جامعہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی
- حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب [illegible]
- قائد جمعیۃ مولانا مفتی محمود صاحب جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام ایم۔ این۔ اے
- شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ خٹک ایم۔ این۔ اے
- حضرت مولانا عبدالحمید صاحب [illegible] ایم۔ پی۔ اے
- فاتح قادیان مولانا محمد حیات صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
- حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب راولپنڈی
- حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
- حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سجادہ نشین بیر شریف [illegible]
- حضرت مولانا سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین [illegible] شریف [illegible]
- حضرت مولانا شمس الدین صاحب ڈپٹی سپیکر بلوچستان اسمبلی
- حضرت مولانا [illegible] صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت (سرحد)
- حضرت علامہ مولانا [illegible] صاحب [illegible] جامعہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی
- حضرت مولانا سید [illegible] صاحب [illegible]
- مجاہد ختم نبوت [illegible] جنرل سیکرٹری [illegible]
- الحاج [illegible] سلیمان صاحب [illegible] شریف
- مولانا [illegible] جامع [illegible] جھنگ
- مولانا صاحبزادہ [illegible] شاہ صاحب گولڑوی
- حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی نائب [illegible] جمعیۃ اہلحدیث
- [illegible] سید [illegible] تحفظ حقوق شیعہ
- سید مظفر علی شمسی جنرل سیکرٹری تحفظ حقوق شیعہ
- حضرت مولانا سید محمد متین ہاشمی شیخ الحدیث [illegible] شریف
- حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری تنظیم اہل السنۃ
- حضرت مولانا نذیر اللہ خان صاحب گجرات
- حافظ [illegible] صاحب [illegible] یونیورسٹی [illegible]
- جناب [illegible] صاحب [illegible] جامعہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی [illegible]
- مجاہد اول جناب سردار محمد عبدالقیوم صاحب صدر حکومت آزاد کشمیر
- قائد تحفظ ختم نبوت جناب محترم آغا شورش کاشمیری
- جناب [illegible] مسعود صاحب سپیکر آزاد کشمیر اسمبلی
- [illegible] محمد [illegible] صاحب رکن آزاد کشمیر اسمبلی
- جناب محمد [illegible] صاحب [illegible]
- مولانا [illegible] محمود صاحب رکن مجلس شوریٰ تحفظ ختم نبوت پاکستان
- شاعر اسلام ابوالاثر حفیظ جالندھری
- شاعر ملت جناب احسان دانش لاہور
- شاعر ختم نبوت جناب سید محمد امین گیلانی
- شاعر قوم جناب سائیں محمد حیات صاحب
- [illegible] جناب حنیف رضا [illegible]
- چوہدری محمد رفیق باجوہ آف چونڈہ
- قاضی [illegible] صاحب [illegible] گورنمنٹ کالج چنیوٹ

وزیراعظم پاکستان، وزیراعلیٰ پنجاب، صدر آزاد کشمیر، صوبائی وزراء، اسلامی ممالک کے سفراء سے شرکت کی درخواست کی گئی ہے جن کی شرکت متوقع ہے

لائل پور، سرگودھا، چنیوٹ، جھنگ کے علماء، خطباء، مجلس تحفظ ختم نبوت کے جملہ مبلغین شریک ہوں گے : مزید معلومات کے لیے دفتر استقبالیہ ختم نبوت کانفرنس مسلم بازار چنیوٹ سے رابطہ قائم کریں

اراکینِ مجلس تحفظِ ختمِ نبوت چنیوٹ ضلع جھنگ

لا نبی بعدی ۔۔۔ | انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (الحدیث) | لا و ما ذکرہٗ ۔۔۔

مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے زیر اہتمام

دو روزہ عظیم الشان ختم نبوۃ کانفرنس

مورخہ ۱۴، ۱۵ جولائی ۱۹۷۲ء مطابق ۲، ۳ جمادی الثانی ۱۳۹۲ھ بروز جمعہ ہفتہ کچہری بازار سرگودھا منعقد ہو رہی ہے جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام و مشائخ عظام شرکت فرما رہے ہیں،

اطلاعات

زیر صدارت

مخدوم الملۃ راہبر شریعت و طریقت

حضرت الحاج مولانا خان محمد صاحب

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

علماء کرام

- حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔
- حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ایم۔ این۔ اے راولپنڈی۔
- حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر ناظم اعلیٰ مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت پاکستان
- حضرت مفتی احمد سعید صاحب خطیب جامع مسجد سرگودھا۔
- مولانا عبدالرحمٰن صاحب ذکنیر ۔۔۔ مجلس عمل اہلحدیث پاکستان۔
- فاتح قادیان مولانا محمد حیات صاحب ملتان۔
- مولانا صاحبزادہ سید محمود شاہ صاحب گجرات۔
- مداح آل رسول مولانا محمد حسین صاحب سرگودھا۔
- مولانا تاج محمود صاحب لائلپور
- مولانا سید ۔۔۔ صاحب ۔۔۔
- مولانا محمد شریف صاحب جالندھری ناظم مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوۃ پاکستان
- جناب شیخ محمد اقبال صاحب ایم۔پی۔اے۔ پنجاب جھنگ،
- مولانا محمد علی ۔۔۔ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پنجاب

قراء

- مولانا قاری ۔۔۔ صاحب سرگودھا
- قاری عبدالسمیع صاحب سرگودھا

شعراء

- الحاج سید امین گیلانی شیخوپورہ
- جناب ۔۔۔ صاحب

الداعی الی الخیر: حافظ عزیز الرحمٰن خورشید مبلغ تحفظ ختم نبوۃ ضلع سرگودھا

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا

یکم ستمبر اتوار ۸ بجے شب

بادشاہی مسجد لاہور میں

زیر صدارت مولانا محمد یوسف بنوری صدر مرکزی مجلس عمل

حضرت خواجہ قمر الدین سیالوی | حضرت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی

حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی

باطل شکن ختم نبوت کا ایمان افروز باطل سوز

جلسہ عام

الداعیان: صاحبزادہ ... قادری - بارک اللہ خان

30 - 8 - 74

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

لاہور میں



عظیم الشان تاریخی

ختم نبوت

کنونشن

بروز اتوار

حضور سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء

کے ناموس کی حفاظت کیلئے پاکستان کے جلیل القدر علماء مشائخ اور زعماء ملت کا ایمان افروز اور

باطل سوز اجتماع



پہلا اجلاس - صبح ۹ بجے تا ۱ بجے کنونشن شیرانوالہ گیٹ لاہور — دوسرا اجلاس - ۳ بجے تا ۵ بجے خصوصی اجلاس اراکین مجلس عمل

تیسرا اجلاس عام بعد نماز عشاء — شاہی مسجد لاہور

رابطہ کیلئے فون نمبر ۶۴۰۲۷ / ۶۰۴۵۹

المعلن: شعبہ نشر و اشاعت مجلس عمل تحفظ ختم نبوت لاہور

تحریک ختم نبوت زندہ باد

ختم نبوت زندہ باد

قائد اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد

اور ناخلف بیٹے کا کردار

(ظفر اللہ) نالائق بیٹے کا قائد اعظمؒ کی نماز جنازہ سے فرار

قادیانی لوگ آج کل ایک اشتہار جگہ جگہ لگاتے پھرتے ہیں جسمیں لکھا ہوا ہے، کہ قائد اعظمؒ مرزائیوں کو مسلمان سمجھتے تھے اور جناب قائد اعظمؒ صاحب نے چوہدری ظفر اللہ (مرتد) کی اپنے بیٹے کی طرح تعریف کی تھی۔ قادیانیو۔ مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کے پرستارو۔ ہم تھوڑی دیر کیلئے فرض کر لیتے ہیں کہ قائد اعظم صاحب تمہیں مسلمان سمجھتے تھے۔ اب تم بتاؤ کہ تم قائد اعظم کو کیا سمجھتے ہو۔ جب قائد اعظم کی نماز جنازہ ہو رہی تھی تو اس میں۔ شیعہ، سنی، اہلحدیث، دیوبندی، بریلوی ہر مکتب فکر کے لوگ شامل تھے لیکن ایک تم باغیان شریعت محمدی ہی تھے کہ نماز جنازہ میں شریک نہیں ہوئے۔ قائد اعظم صاحب کا منہ بولا بیٹا (تمہارا امام) پرے ہٹکر غیر مسلموں کافروں کی صف میں کھڑے ہو کر اپنے نوشتہ تقدیر پر دستخط کر رہا تھا تمہارے مسلمان اور غیر مسلمان ہونے کا فیصلہ تو اسی دن ہو گیا تھا جب تم نے اپنے آپکو مسلمان سمجھتے ہوئے قائد اعظم کی نماز جنازہ نہ پڑھ کر اپنے زعم میں یہ ثابت کیا تھا کہ قائد اعظم کافر ہے۔ یہ بھی آپ لوگوں کو یاد ہوگا کہ جب مولانا محمد اسحاق صاحب خطیب ہزارہ نے ظفر اللہ خان (مرتد) کو للکارا کہ نماز جنازہ میں کیوں شریک نہیں ہوتے تو وہ جواب بھی آپکو معلوم ہوگا۔ وضاحت کی ضرورت نہیں۔

مرزا غلام احمد۔ کا الہام تھا کہ انگریز ہمارے اوپر ابر رحمت ہے جو امن ہمیں انگریز حکومت میں مل سکتا ہے وہ ہمیں مکہ اور مدینہ میں نہیں مل سکتا۔ دوسرا الہام یہ تھا کہ ہندوستان اور پاکستان دونوں ملک ایک ہی رہیں گے، لیکن قائد اعظمؒ صاحب نے ان دونوں کی خلاف ورزی کی تھی۔ انگریز کو بھی ملک سے نکالا اور تقسیم ملک کا مسئلہ بھی صاف کیا تو معلوم ہوا کہ وہ تمہارے ہر فریب کا پردہ چاک کرنیوالا تھا نہ کہ تمہیں مسلمان سمجھنے والا تھا۔ قائد اعظمؒ صاحب کوئی مفتی یا مولوی نہیں تھے جنکا فتویٰ دین میں حجت ہو۔ وہ ایک سیاسی لیڈر ضرور تھے، انہوں نے اچھے کام کیے تھے، مذہب کے معاملے میں انکی بات کوئی حجت نہیں۔

مرزائیو! اب یہ کالی بھیڑوں کا کردار ادا کرنا بند کر دو ورنہ مجلس تحفظ ختم نبوت تمہارا قبر تک پیچھا کریگی تمہارے ہر فریب کو ننگا کرے گی۔

ناشر: مجلس تحفظ ختم نبوت کنری پاک ضلع تھرپارکر سندھ

کتابت محمد بن سالم عفی عنہ حیدرآباد سندھ ۱۹۷

پاسبان پرنٹنگ پریس حیدرآباد (پاک)

مرزائیت سے توبہ ــــ توبہ ــــ توبہ

میں ایک عرصہ ہوا مرزا غلام احمد قادیانی کے دامن سے وابستہ ہو گیا تھا اور ہمہ تن اس کوشش میں مصروف رہتا تھا کہ دوسرے سادہ لوح مسلمانوں کو بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے دامن سے وابستہ کر دوں اور اپنی دوکان پر میں مرزائیت کی تبلیغ کیا کرتا تھا۔ لیکن دیگر مسلمانوں کو میں اس لئے مرزائی بنانے میں ناکام رہا کہ علاقہ بھر میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے جلسے ہوتے رہتے تھے۔

میں نے مسلمانان باڑہ قلعہ کو مناظرہ کے چیلنج دیئے۔ میرا چیلنج مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ پشاور نے منظور کر کے میرے ساتھ مناظرے کا تحریری معاہدہ کر لیا۔ عینِ مناظرہ کے روز جب مولینا لال حسین صاحب اختر مبلغ تحفظ ختم نبوت مناظرہ کیلئے تشریف لائے تو میں اور جماعت مرزائیہ کے مناظر چراغ دین مناظرہ کے میدان سے بھاگ نکلے۔ مناظرہ سے فرار ہونے کے بعد میں نے اپنا کاروبار باڑہ قلعہ کی بجائے موضع سفید ڈھیری میں شروع کر دیا۔ مگر معلوم نہیں کہ کس طرح مجلس تحفظ ختم نبوت کو موضع سفید ڈھیری میں میرے آنے کا علم ہوا۔ چنانچہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے جلسے موضع سفید ڈھیری میں منعقد ہوئے۔ جس میں مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی۔ مولانا حمداللہ جان صاحب۔ مولانا فضل حق صاحب۔ مولانا نورالحق صاحب نور۔ مولانا سید امام شاہ صاحب اور مولانا محمد سلطان صاحب نے تقریریں کیں۔ اور مرزائی کتابوں کے حوالے نوٹ کروائے میں نے ان جلسوں کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکی جماعت کی کتابوں کا بغور مطالعہ کیا۔ اور میں آج بخوشی یہ اعلان کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکی ٹولی نے اللہ تعالیٰ، محمد عربی، صحابہ کرام اہل بیت اور دیگر اکابرین مذہب کی توہین و تذلیل کی ہے اسلئے مرزا غلام احمد قادیانی اور اسکے پیروکار کافر و مرتد ہیں نیز مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت انگریزوں کی جاسوس ہے ــــــــ میں مرزائیت سے تائب ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا بھی بعد دل شکریہ ادا کرتا ہوں جن کے رہنماؤں کی کوششوں سے میں دوزخ کی آگ سے بچ گیا!

دستخط (اردو و انگریزی) ڈاکٹر سرور خان

أعداء المسلمين في العالم

١- الصهيونية ومن اعانها

٢- القاديانية (وهم اتباع مرزا غلام احمد القادياني المتنبي في الهند والباكستان)

٣- الإشتراكية (الشيوعية)

٤- الحاد الغرب (أوربا)



مجلس تحفظ ختم النبوة الباكستان

أسسها الخطيب الأكبر السيد عطاء الله شاه رحمه الله تعالى

مرزائی کسی ادارہ میں مسلمانوں کے نمائندہ نہیں ہو سکتے!!

برادرانِ اسلام

ملتِ اسلامیہ چودہ سو سال سے نئے مدعیٔ نبوت اور اس کے ماننے والوں کو قرآن و سنت کی روشنی میں دائرہ اسلام سے خارج سمجھتی ہے عالمِ اسلام، مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کو نبی یا مجدد ماننے والوں کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے پر متفق ہے۔ اسی طرح مرزائی تمام عالمِ اسلام کو کافر کہتے ہیں چنانچہ ظفر اللہ خاں اور دوسرے مرزائیوں نے، قائدِ اعظم، لیاقت علی خان، سردار عبدالرب نشتر اور دوسرے اکابرین کا جنازہ تک نہیں پڑھا۔ نیز مرزائی عقیدۃً نظریہ پاکستان کے مخالف ہیں چنانچہ مرزائیوں کے دوسرے خلیفہ بشیر الدین محمود نے ایک تقریر میں کہا تھا کہ "ممکن ہے عارضی طور پر افتراق ہو اور کچھ وقت کے لیے دونوں قومیں مسلمان، ہندو، جدا جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ جلد دور ہو جائے۔ بہرحال ہم چاہتے ہیں کہ اکھنڈ ہندوستان رہے۔ الفضل ۵ اپریل ۱۹۴۷ء

اس نظریہ اور عقیدہ کے ساتھ مرزائی براستہ پیپلز پارٹی آگے آ رہے ہیں مرزائی اپنے عقائد اور نظریات کے لحاظ سے الگ اور نظریہ پاکستان کے خلاف ہیں اس لیے مرزائی کسی بھی ادارہ میں مسلمانوں کے نمائندہ نہیں ہو سکتے

حضرت مولانا محمد علی جالندھری امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
حضرت مولانا سید خلیل احمد قادری نائب صدر جمعیۃ العلما
حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی جماعت اہلحدیث
حضرت مولانا حکیم عبدالرحمان کنوینر جماعت اہلحدیث گوجرانوالہ

حضرت مولانا عبیداللہ انور نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
حضرت مولانا سید کاظم علی شاہ صدر انجمن امامیہ گوجرانوالہ
حضرت مولانا مفتی بشیر حسین قادری خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ
حضرت مولانا عبدالرحمان جامی خطیب شاہی مسجد لاہور

شعبہ نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (ملتان)

مرزائی اور مسلمان

علامہ اقبال مرحوم نے ۱۹۳۶ء میں مطالبہ کیا تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے

بانی مرزا غلام احمد قادیانی: کفر دو قسم پر ہے ایک کفر یہ ہے کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارہ میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتاب میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اس لیے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔

حقیقۃ الوحی صفحہ [illegible] مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

مرزا بشیر احمد قادیانی (ابن غلام احمد قادیانی)**:** "ایسا شخص جو موسیٰ کو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد صلعم کو مانتا ہے مگر مسیح موعود مرزا کو نہیں مانتا وہ پکا کافر"

کلمۃ الفصل صفحہ [illegible] مصنف مرزا بشیر احمد قادیانی (ایم اے)

ایم ایم احمد سابق صدر پاکستان: "میرا دادا مرزا غلام احمد قادیانی نبی تھا اور جو شخص اسے نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے اسی بنا پر سر ظفر اللہ خان نے قائد اعظم کا جنازہ نہیں پڑھا تھا"

[illegible]

پس مرزائیوں کی نظر میں: علامہ شبیر احمد عثمانی، مولانا احمد رضا خان بریلوی، مولانا عبد الحامد بدایونی، پیر مہر علی شاہ گولڑوی، خواجہ ضیاء الدین سیالوی، حضرت علامہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری، سر سید احمد خان، علامہ شبلی، قائد اعظم محمد علی جناح۔ علامہ اقبال، لیاقت علی خان، ... جو پاکستان کے تمام صوبوں کے گورنر، دنیائے اسلام کی تمام حکومتوں کے سربراہ اور تمام دنیائے اسلام کافر ہیں۔ نعوذ باللہ

اسی لیے تمام دنیائے اسلام اور پاکستان کے کسان، مزدور، وکیل، تاجر، دانشور، انجینئر، ڈاکٹر، پروفیسر، طلبا، شیعہ، سنی، دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، غرضیکہ تمام کلمہ گو مرزائیوں کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے پر متفق ہیں

مرزائی: صرف عہدوں، اسلامی ملازمتوں اور ووٹوں کے لئے اپنے کو مسلمان کہتے ہیں ورنہ ان کی نمازیں، شادی، غمی کی تقریبات عام مسلمانوں سے بالکل علیحدہ ہیں

عوامی حکومت سے عوام کا پرزور مطالبہ

- پاکستان میں دعویٰ نبوت قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے
- مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کے حقوق کا تعین کیا جائے
- تمام مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے برطرف کیا جائے

شعبہ نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان

دستور ساز اسمبلی سے مطالبہ ؟

✸ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے

✸ مخلوط انتخاب کا چور دروازہ مرزائیوں کیلئے نہ کھولا جائے

(۱) اس وقت تمام ملکی مسائل میں سرفہرست دستور اساسی کا مسئلہ ہے۔ پاکستان کی بنیاد اسلام اور مسلمانوں کی جداگانہ نظریہ پر ہے۔ اسلئے اب اس بنیاد کے اعتبار سے پاکستان کا دستور اور اس کی ہر گونہ تعمیر و ترقی کتاب و سنت کی روشنی میں ہونی چاہیے پاکستان کی سالمیت اور اسلام کے بقاء و ارتقاء کیلئے جداگانہ طریق انتخاب تجویز کیا جائے۔ اور مخلوط انتخاب کا چور دروازہ مرزائیوں کے لئے نہ کھولا جائے۔

(۲) مرزائی تمام عالم اسلام کے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہیں ملت پاکستان کے عوام۔ اخبارات۔ لیڈرز علماء اور مشائخ کا بالاتفاق مطالبہ ہے کہ پاکستان کے دستور اساسی میں انہیں اقلیت قرار دیا جائے۔ اسلامیان پاکستان پورے جوش ہر طرح سے اس مطالبہ کی تائید کر چکے ہیں۔

(۳) سابقہ دستور ساز اسمبلی نے دستور کا جو مسودہ بی۔ پی۔ سی رپورٹ کی صورت میں پیش کیا تھا اسمیں مرزائیوں کو اقلیت قرار نہیں دیا گیا تھا جسکی وجہ سے ردعمل کے طور پر ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت (جس کی مثال پورے ایشیا کی تاریخ میں نہیں ملتی) پیش آئی۔ لاکھوں رضاکاروں نے اپنے آپکو گرفتاری کیلئے پیش کیا۔ ہزارہا علماء و مشائخ نظر بند کر لئے گئے۔ سینکڑوں شمع رسالت کے پروانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ بالآخر خواجہ ناظم الدین کی وزارت ختم ہوئی۔ اس وقت کی صوبائی وزارتیں ختم ہوئیں۔ بی۔ پی۔ سی رپورٹ ختم ہوئی۔ حتیٰ کہ وہ دستور ساز اسمبلی بھی ختم ہوئی جس نے مرزائیوں کو اقلیت نہ قرار دے کر ملک کو فتنہ عظیم میں مبتلا کر دیا تھا۔

(۴) تحریک تحفظ ختم نبوت کی تحقیقات کیلئے ہائیکورٹ کے دو فاضل ججوں پر مشتمل ایک عدالتی تحقیقات قائم کی گئی جس نے ایک طویل مدت صرف کر کے تحریک تحفظ ختم نبوت کے متعلق ایک ضخیم "تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ" لکھی۔ جو شائع ہو چکی ہے۔ مسئلہ ختم نبوت اور مرزائیت کے متعلق اس رپورٹ میں ارباب اقتدار اور دستور ساز اسمبلی کے اراکین کیلئے عبرت آمیز اور سبق آموز مواد موجود ہے۔ (فاعتبروا یا اولی الابصار)

(۵) گذشتہ سال ایک مرزائی عورت اور مسلمان مرد کے مقدمہ میں راولپنڈی کے سیشن جج نے مفصل اور مدلل فیصلہ لکھ کر مرزائیوں کو غیر مسلم ثابت کیا۔

لہٰذا ہم موجودہ دستور ساز اسمبلی اور برسر اقتدار پارٹی لیڈروں سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ:۔

- پاکستان کا دستور اساسی مکمل طور پر مبنی بر کتاب و سنت تیار کیا جائے۔
- مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔
- مخلوط انتخاب کا چور دروازہ مرزائیوں کے لئے نہ کھولا جائے۔
- پاکستان میں غیر اسلامی تبلیغی سرگرمیاں بند کی جائیں۔

نیز ہم واضح الفاظ میں اعلان کرتے ہیں کہ جس دستور میں مرزائیوں کو اقلیت نہ قرار دیا گیا اسے ہرگز ہرگز اسلامی دستور نہیں سمجھا جائیگا۔

الداعیان

(۱) مولانا مفتی زین العابدین خطیب جامع مسجد ۔۔۔ لائل پور	(۴) صاحبزادہ ۔۔۔ رکن مجلس عمل لائل پور	(۷) صاحبزادہ ۔۔۔ رکن مجلس عمل لائل پور
(۲) ۔۔۔ محمد ۔۔۔ جمعیۃ العلمائے اسلام لائل پور	(۵) مفتی عبدالرحمٰن ۔۔۔ رکن مجلس عمل لائل پور	(۸) مولوی محمد ۔۔۔ رکن مجلس عمل لائل پور
(۳) ۔۔۔ شیخ محمد ۔۔۔ تحفظ ختم نبوت و ممبر مجلس عمل لائل پور	(۶) مولانا محمد صدیق خطیب جامع مسجد ۔۔۔	(۹) حافظ عبدالمجید مہتمم ۔۔۔ العلوم و رکن مجلس عمل لائل پور

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (الحدیث)

موجودہ بحران کا ذمہ دار کون؟

آئندہ مرزائیوں پر اعتماد نہ کیا جائے

- مرزائی ــ مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں اور اپنے سوا تمام دنیائے اسلام کو کافر کہتے ہیں (ایم ایم احمد کا خوبی ...)
- مرزائی ــ قادیان کو مرزا غلام احمد کا مولد و مدفن ہونے کے باعث تمام مراکز اسلام سے مقدس سمجھتے ہیں۔
- مرزائی ــ اپنے فرقہ کی لاشوں کو پاکستان کی مقدس زمین میں امانۃً دفن کرتے ہیں
- مرزائی ــ جہاد کو حرام قرار دیتے ہیں۔
- مرزائی ــ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ملک کی تقسیم عارضی ہے۔ اسے دوبارہ اکھنڈ بھارت بنایا جائے گا۔
- مرزائی ــ دنیا کے جس کونے میں بھی ہوں خلیفہ ربوہ کے ماتحت ہیں اور انکی بھارتی شاخ نے نام نہاد بنگلہ دیش کی حمایت کی ہے

اسی لئے مرزائیوں کے لیڈر ظفر اللہ خان نے قائداعظم کا جنازہ نہ پڑھا۔ مرزا غلام احمد نے کہا کہ "مکہ و مدینہ کی چھاتیوں سے دودھ خشک ہو چکا ہے"

- جناب جسٹس محمد منیر رقم طراز ہیں :-

"ان کی بعض تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تقسیم ملک کے مخالف تھے اور کہتے تھے کہ اگر ملک تقسیم ہی ہو گیا تو وہ اسے دوبارہ متحد کرنے کی کوشش کریں گے" (رپورٹ تحقیقاتی عدالت)

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں

- مرزائی قادیان کے حصول کیلئے غیر ملکی طاقتوں کے آلہ کار ہیں۔ ظفر اللہ خان نے اپنی روش سے کشمیر کے مسئلہ کو الجھایا۔ افغانستان کے ساتھ تعلقات میں کشیدگی پیدا کی۔
- ایوب خان کے دور میں مرزائیوں نے لندن کنونشن میں اپنا حکومتی پلان وضع کیا جو ۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان کی کامیابی کے باعث شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا۔
- یحییٰ خان نے ایم ایم احمد کو مشیر رکھا اور اسکے غلط مشوروں سے نہ صرف وطن عزیز بلکہ تمام دنیائے اسلام سقوط مشرقی پاکستان کے المناک قومی حادثہ سے دوچار ہوئی

ان حقائق کے پیش نظر

- آنے والی حکومت مرزائیوں پر اعتماد نہ کرے اور انہیں کسی کلیدی آسامی پر متعین نہ کرے۔ سرکاری اور صوبائی وزارتوں کے دروازے مرزائیوں پر بند رکھے۔
- یحییٰ خان کی عبرتناک ذلت سے سبق حاصل کیجئے اور مرزائیوں کی وجہ سے ملک کو مزید مشکلات سے محفوظ کیجئے۔

ارشاد احمد خان۔ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

پاکستان اور مرزائی!

برادران اسلام!

یہ امر نہایت قابل غور ہے کہ مرزائی نہ صرف دین اسلام بلکہ ملک عزیز کے بھی خلاف ہیں۔ حتی کہ انگریز پرستی کے سبب تحریک آزادی وطن کی تمام تحریکات کی مرزائیوں نے مخالفت کی، ان کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔ اپنے نبی مرزا غلام احمد کے الہام کے پیش نظر پاکستان کی مخالفت ان کا مذہبی عقیدہ ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل مرزائی حوالہ جات سے ظاہر ہے۔

پاکستان کی مخالفت کا قادیانی الہام

۱۔ "ایک صاحب نے پاکستان کے متعلق سوال کیا کہ اس بارہ میں حضور (مرزا محمود قادیانی خلیفہ) کا کیا خیال ہے۔ حضور (مرزا محمود) نے فرمایا: میں اصولی طور پر اس کا قائل نہیں۔ میں سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود (غلام احمد قادیانی) کو ہندوستان میں اس لئے پیدا کیا کہ اہل ہندوستان، اسلام کے جھنڈے کے نیچے آ جائے اور وہ احمدیت کی ترقی کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد کا کام دے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا ایک الہام ہے "آریوں کا بادشاہ" (تذکرہ ص۔) اگر ہم آریوں کو الگ کر دیں اور مسلمانوں کو الگ تو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا یہ الہام کس طرح پورا ہو سکتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہندوستان کے سب لوگ متحد رہیں۔ اگر ہندوستان نے الگ الگ ٹکڑوں میں تقسیم ہونا ہے تو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) پاکستان کے بادشاہ کہلاتے، آریوں کے بادشاہ نہ کہلاتے۔ پس بے شک مسلمان زور لگاتے رہیں، جس مادی قسم کا پاکستان وہ چاہتے ہیں، وہ کبھی نہیں بن سکتا۔"

(روزنامہ الفضل قادیان ۔۔۔ ۱۹۴۶ء)

پاکستان دشمنی کے سلسلے میں قادیانی خلیفہ کا بیان

۲۔ "میں (مرزا محمود) قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن قوموں کی غیر معمولی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے۔ بسا اوقات عضو ماؤف کو ڈاکٹر کاٹ دینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ لیکن یہ خوشی سے نہیں ہوتا بلکہ مجبوری اور معذوری کے عالم میں اور صرف اس وقت جب اس کے بغیر چارہ نہ ہو۔ اور اگر پھر یہ معلوم ہو جائے کہ اس ماؤف عضو کی جگہ نیا لگ سکتا ہے تو کون جاہل انسان اس کے لئے کوشش نہیں کرے گا۔ اسی طرح ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضامند ہوئے ہیں تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے۔ اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔"

(روزنامہ الفضل قادیان ۔۔۔ مئی ۱۹۴۷ء)

پاکستان کے خلاف مرزائیوں کا عملی اقدام

پاکستان کے خلاف مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام سچا ثابت کرنے کیلئے مرزائیوں نے جو حربے استعمال کئے ان میں سے ایک کا ذکر پاکستان کے سابق چیف جسٹس محمد منیر نے قادیانیوں کی پاکستان دشمنی کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ بے نقاب کیا ہے۔ اس کو پڑھ کر مسلمانوں اور ارباب حکومت کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ صاحب موصوف باؤنڈری کمیشن کا ذکر کرتے ہوئے ضلع گورداسپور کے متعلق انکشاف فرماتے ہیں:

"گورداسپور کے سلسلے میں، میں ایک انتہائی افسوسناک واقعہ کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ بات کبھی میری سمجھ میں نہیں آئی کہ آخر احمدیوں نے ایک علیحدہ وضاحت کیوں پیش کی۔ اس علیحدہ وضاحت کی ضرورت صرف اس وجہ سے پیدا ہو سکتی تھی کہ احمدی حضرات مسلم لیگ کے موقف سے متفق نہ تھے اور یہ بات خود اپنی جگہ بڑی افسوسناک تھی۔ ممکن ہے ان کی نیت یہ ہو کہ مسلم لیگ کا مقدمہ مضبوط کیا جائے۔ لیکن انہوں نے شکرگڑھ کے مختلف حصوں کے بارے میں جو اعداد و شمار پیش کئے ان سے اکثر یہ ثابت ہو گیا کہ دریائے بین اور دریائے بسنتر کے درمیانی علاقے میں غیر مسلم آبادی کی اکثریت ہے۔ اس طرح انہوں نے یہ دلیل فراہم کر دی کہ اگر دریائے اوجھ اور دریائے بسنتر کا علاقہ بھارت کو دے دیا جائے تو بین بسنتر دوآبہ خود بخود بھارت کا حصہ بن جائے گا۔ بہرکیف یہ علاقہ ہمارے پاس رہا۔ مگر احمدیوں نے جو موقف اختیار کیا وہ گورداسپور کے معاملے میں ہمارے لئے کوئی پریشانی کا موجب ہو گیا۔"

(روزنامہ پاکستان ٹائمز ۲۴ جون ۱۹۶۴ء)

مسلمانانِ عالم مرزائیوں کی نگاہ میں!

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مرزائیوں کی پاکستان دشمنی کی وجہ ان کا مسلمانان عالم کو کافر اور دوزخی قرار دینا ہے جیسا کہ مرزائیوں کی مندرجہ ذیل تحریرات سے ظاہر ہے۔

۱۔ "مجھے خدا کا الہام ہے: جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہو گا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔" (اشتہار معیار الاخیار، مرزا غلام احمد قادیانی)

۲۔ "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں یہ میرے عقائد ہیں۔" (آئینہ صداقت ص۳۵، از مرزا محمود خلیفہ قادیانی)

۳۔ "ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی (مرزا غلام احمد قادیانی) کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔" (انوار خلافت ص۹۰، مرزا محمود خلیفہ قادیانی)

۴۔ "دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں ایک دینی دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔" (کلمۃ الفصل ص۱۶۹، مصنفہ مرزا بشیر احمد پسر مرزا غلام احمد قادیانی)

توہینِ قرآن مجید، انبیاء علیہم السلام اور بزرگانِ امت

مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں توہین قرآن مجید، انبیاء علیہم السلام اور بزرگان دین سے بھری پڑی ہیں۔ ناظرین کی خدمت میں نمونہ مشتے از خروارے چند حوالہ جات پیش ہیں۔

توہینِ قرآن مجید

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنا الہام بیان کیا: "میں تو بس قرآن کی ہی طرح ہوں۔ اور قریب ہے کہ میرے ہاتھ پر ظاہر ہو گا جو کچھ فرقان سے ظاہر ہوا۔" (تذکرہ ص۔۔۔)

"قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔" (تذکرہ ص۔۔۔)

توہینِ انبیاء علیہم السلام

"زندہ شد ہر نبی بآمدنم ۔ ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم" ترجمہ: میرے آنے سے سب رسول زندہ ہو گئے۔ تمام رسول میرے پیراہن میں چھپے ہوئے ہیں۔ (درثمین فارسی ص۔۔۔)

توہینِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"کربلائے است سیر ہر آنم ۔ صد حسین است در گریبانم" ترجمہ: میری سیر ہر وقت کربلا کے میدان میں ہے۔ سو حسین میرے گریبان میں چھپا ہوا ہے۔ (نزول المسیح ص۔۔۔)

صحابہ اور بزرگانِ امت کو یہودیوں سے تشبیہ

"ہمارے مخالف (مسلمان) سخت شرمندہ اور لاجواب ہو کر آخر کو یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ ہمارے بزرگ ایسا ہی کہتے چلے آئے ہیں۔ نہیں سوچتے کہ وہ بزرگ معصوم نہ تھے بلکہ جیسا کہ یہودیوں کے بزرگوں نے پیشگوئیوں کے سمجھنے میں ٹھوکر کھائی، ان بزرگوں نے بھی ٹھوکر کھائی۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی ص۔۔۔)

شائع کردہ: شعبہ نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (ملتان)

عبداللہ شاد
عمر فرقان
ملتان

مطبوعہ ۔۔۔

مجلس مرکزیہ تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام

چنیوٹ میں دار المبلغین کا قیام

مناظر اعظم ● علامۃ المذاہب ● فخر الاماثل ● صدر المبلغین

حضرت مولینا لال حسین صاحب اختر مدظلہ

پڑھائیں گے

- ◎ صداقت اسلام اور رفرقہائے باطلہ مثلاً عیسائیت، مرزائیت، پرویزیت، بہائیت، شیعیت کے دفاع پر زبردست دلائل پڑھائے جائینگے
- ◎ اس دور پرفتن میں علمائے کرام اور فارغ التحصیل طلبائے کرام کے لیے سنہری موقعہ ہے۔
- ◎ سال رواں میں عید قربان کے بعد مستقل کام شروع کر دیا جائے گا۔
- ◎ قیام وطعام کا بہترین انتظام ہوگا اور معقول وظیفہ بھی دیا جائے گا۔
- ◎ مجلس کے معیار پر کامیاب حضرات کو مجلس کیطرف سے باقاعدہ مبلغ رکھا جائے گا۔
- ◎ ملک کے نامور اور قابل ترین دیگر علمائے کرام بھی وقتاً فوقتاً دار المبلغین کی کلاس کو پڑھانے کیلئے تشریف فرما ہوتے رہیں گے
- ◎ شائقین حضرات جلد از جلد دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت چنیوٹ ضلع جھنگ میں تشریف لائیں۔

شائع کردہ: شعبہ نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (ملتان) فون ۳۳۲۱

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

عوام کی حکومت عوام کا مطالبہ

مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا جائے

پاکستان میں پیپلز پارٹی کے بعد پہلی دفعہ عوام کی حکومت قائم ہوئی ہے: چیئرمین بھٹو صدر مملکت پاکستان

- چودہ سو سال سے امت مسلمہ کے عوام متفق ہیں
- دنیائے اسلام کے ۸۰ کروڑ عوام متفق ہیں۔
- پاکستان کے ۱۲ کروڑ عوام متفق ہیں۔

رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کافر ہے

ماضی قریب میں اسی سوال پر ۱۰ ہزار مسلمانان پاکستان نے جام شہادت نوش کیا تھا۔

لہٰذا

پاکستان کی عوامی حکومت سے پاکستان کے عوام کا زبردست مطالبہ ہے کہ

- پاکستان میں دعوی نبوت قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے۔
- مرزا غلام احمد مدعی نبوت کے پیروکاروں کو علیحدہ اقلیت قرار دے کر ان کے حقوق کا تعین کیا جائے۔
- مرزا غلام احمد کے پیروکاروں کو تمام کلیدی اسامیوں سے برطرف کیا جائے۔

[illegible]

ارشاد احمد خاں مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان ملتان

مرزائی اسرائیلی فوج میں

مسلمانانِ پاکستان اور حکومت توجہ کرے

مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا تھا کہ [illegible] ... آج مرزائیوں کے [illegible] ...

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان جو اتحاد اسلامی کی علمبردار اور تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے سرگرم عمل ہے [illegible] ... مرزائی تحریک سے خبردار ہو کر [illegible] ... دائرہ اسلام سے خارج کر چکا ہے [illegible] ... نبوت، مسیحیت، مہدویت کا لباس اتار کر [illegible] ... ذیل میں ایک اہم خبر تک [illegible] اقتباس ملاحظہ فرمائیے:۔

مولانا ظفر احمد انصاری ایم این اے کا اہم انکشاف

س:۔ اسرائیلی فوج میں احمدیوں کی موجودگی ایک خوفناک انکشاف ہے [illegible] ... اور آپ اسے پاکستان کی قومی اسمبلی میں کیوں زیر بحث لانا چاہتے ہیں؟

ج:۔ پاکستان مسلم مملکت ہے [illegible] ... مرزائی یا قادیانی بھی شامل ہیں [illegible] ... "احمدی" [illegible] ... اسرائیل [illegible] ... "احمدیوں" کی تعداد [illegible] ... کتاب "اسرائیل۔ ایک پروفائل" [illegible] ... لندن سے ۱۹۷۲ء میں [illegible] ... اسرائیلی فوج میں [illegible] ... "احمدی" پاکستان سے [illegible] ... پاکستانی [illegible] ... کے متعدد [illegible] ...

س:۔ آپ اس تحریک التواء میں حکومت کی توجہ کن پہلوؤں کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں؟

ج:۔ میں قوم کو بھی آگاہ کرنا چاہتا ہوں [illegible] ... اسرائیل [illegible] ... پاکستان [illegible] ... "احمدیوں" [illegible] ... احمدی [illegible] ... پاکستان [illegible] ... حکومت پاکستان کو اس صورتحال کی [illegible] ... مشکل کرنا چاہئے۔

س:۔ اسرائیل کے عربوں کے خلاف عزائم [illegible] ... ہیں؟

ج:۔ جی ہاں [illegible] ... پاکستان [illegible] ... اسرائیل [illegible] ... پاکستان [illegible] ... عربوں [illegible] ...

[illegible] ... (بشکریہ ہفت روزہ ظاہر [illegible] ۱۹۷۲ء)

اب پاکستان اور عالم اسلام کی حفاظت کے لئے حکومت پاکستان کا اولین فرض ہے کہ

- مرزائیوں کو اور کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کیا جائے۔
- افواج پاکستان میں مرزائیوں کی بھرتی پر مکمل پابندی لگائی جائے۔
- مرزائیوں کے بیرون ملک جانے پر فوری پابندی عائد کی جائے۔
- ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے تمام اوقاف و اراضی اہل اسلام میں تقسیم کی جائے سیمنٹ، روئی، کپڑے کے کارخانے لگائے جائیں۔
- مرزائیوں کی گنتی کر کے تناسب آبادی کے لحاظ سے اسمبلیوں میں ان کی نشستیں مختص کی جائیں۔

مسلمانانِ پاکستان

کا فرض ہے کہ مذکورہ بالا مطالبات کو منوانے کے لئے فوری طور پر پُرامن احتجاج کریں

شعبہ نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (ملتان) فون ۳۲۲۱

ہم عظمتِ رسول ؐ کے ــ ◎ ــ ہیں پاسباں پاسباں

ثابت ہو چکا ہے

کہ قادیانی مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ انگریزوں کے پٹھو، ہندوؤں کے ایجنٹ، یہودیوں کے جاسوس، پاکستان اور عالمِ اسلام کے دشمن ہیں۔

لہٰذا ان سے

سوشل بائیکاٹ جاری رہے گا۔

جبتک کہ قوم کے ان متفقہ مطالبات کو تسلیم نہیں کرلیا جاتا

◎ — قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر انہیں کلیدی آسامیوں سے فی الفور برطرف کیا جائے۔

◎ — قادیانیوں کے اخلاق سوز اور دشمن اسلام لٹریچر کو ضبط کرکے پاکستان میں مرزائیت کی تبلیغ واشاعت پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

◎ — ربوہ کی ریاست اندر ریاست کو ختم کرکے وہاں بہاری مسلمانوں کو آباد کیا جائے اور اس کا نام تبدیل کرکے محمد پور رکھا جائے۔

حق وانصاف پر مبنی یہ مطالبات قوم کے بچے بچے کی آواز ہے۔

اے حکمرانو! اسے گوشِ ہوش سے سنو اور تسلیم کرو، ورنہ دنیا کی کوئی طاقت آپ کو عوامی احتساب کی زد سے نہیں بچا سکے گی!



انجمن طلباء اسلام پاکستان

تعارف

مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوۃ اور قادیانی جماعت

مجلس تحفظ ختمِ نبوۃ تمام اہلِ اسلام کا مشترک ادارہ ہے جو ملک بھر میں یہی ایک ملّی پلیٹ فارم ہے جس پر شیعہ سنی دیوبندی بریلوی اہلِ حدیث مل کر حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے دربار میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہیں اور عقیدہ تحفظ ختمِ نبوت کا فرض ادا کرتے ہیں مجلس کی بنیاد تمام مسلمان فرقوں میں اتحاد و اتفاق کی فضا پیدا کرنا ہے کیونکہ وطنِ عزیز کی سب سے بڑی ضرورت یہی ہے۔

اس کے برعکس قادیانی جماعت

تمام ان لوگوں کو جو مرزا غلام احمد صاحب کے دعاوی کی تصدیق نہیں کرتے دائرہ اسلام سے خارج سمجھتی ہے اور ان کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کرتی ہے

۱- خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں

[illegible]

ب- کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔

[illegible]

۳- مرزا غلام احمد صاحب کا شعر

إن العدى صاروا خنازير الفلا ● ونساءهم من دونهن الأكلب

ترجمہ- دشمن ہمارے جنگل کے سؤر ہو گئے ● اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں

قادیانی جماعت اہلِ اسلام کی عبادات میں شریک نہیں ہوتی۔ مسلمان مرد کے ساتھ قادیانی عورت کا نکاح حرام سمجھتی ہے مسلمان کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھتی دینی اور سماجی ہر لحاظ سے مسلمانوں سے الگ تھلگ ہے

○ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر سکتے ہیں دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں ایک دینی دوسرے دنیوی دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے۔ اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے

مرزا بشیر احمد ابن مرزا غلام احمد قادیانی [illegible]

میرے کے ہمنشین کو کوئی پا سکا نہیں — گنبد کے جیسے گھر میں کوئی رہا ہے



خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

جمعیۃ طلباء اسلام کے ہزاروں نوجوانوں کا

آخری انتباہ

جناب بھٹو

اگر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار نہ دیا گیا تو وطن کے سپوت ناموس رسالت اور وطن کی سالمیت کے سلسلہ میں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے سڑکوں پر نکل آئیں گے۔

ممبران قومی اسمبلی

اگر آپ نے مجلس عمل کی قرارداد کو بل کی شکل دے کر اس کے حق میں ووٹ نہ دیا تو عوامی احتساب سے نہ بچ سکو گے۔

قوم

مجلس عمل کے مطالبات تسلیم ہونے تک

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ جاری رکھ کر غیرت ایمانی کا ثبوت دیں

جمعیۃ طلباء اسلام ○ پاکستان

مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ   مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ

۷۸۶

ایک ہی حل ایک علاج

مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ

منجانب: اسلامی جمعیت طلبہ شیخوپورہ

مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ   مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ   مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ   مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا گیا

زندہ باد حکومت آزاد کشمیر

ہزاروں شہدا ختم نبوت کی قربانیاں رنگ لائیں

آزاد کشمیر کی اسمبلی کے معزز اراکین تمام مسلمانان عالم کی طرف سے قابل صد مبارک باد ہیں جنہوں نے جناب میجر محمد ایوب خاں کی تحریک پر بالاتفاق

- مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا
- مرزائیت کی تبلیغ خلاف قانون قرار دے دی۔
- حکم دیدیا کہ مرزائی غیر مسلم اقلیت کے طور پر اپنے نام رجسٹر کرائیں۔

علامہ اقبال مرحوم نے ۱۹۳۶ء میں مطالبہ کیا تھا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے

پاکستان کی عوامی حکومت

سے

پاکستان کے عوام کا متفقہ مطالبہ

- ہر قسم کا دعویٰ نبوت قابل تعزیر جرم قرار دیا جائے
- مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے
- مرزائیوں کو تمام کلیدی آسامیوں سے فوراً علیحدہ کیا جائے

[illegible]

شعبہ نشر و اشاعت مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (ملتان)

القاديانية حرب على الإسلام وعلى وحدة هذه الأمة ورسالتها الإسلامية الخالدة

اسرائیل میں احمدیہ مشن

عربوں کے قلب میں ناسور

میاں عبدالحق نے ۱۰ جون کو قومی اسمبلی میں یہ سوال کیا کہ اس امر میں کہاں تک صداقت ہے کہ اسرائیل میں کوئی احمدیہ مشن قائم ہے جواب اثبات میں ہے تو اس مشن کے مالی وسائل کیا ہیں؟

وزیر خارجہ نے تحریری جواب میں کہا کہ حکومت کو نام نہاد مملکت اسرائیل میں احمدیہ مشن کے قیام کا قطعاً علم نہیں۔ کسی شخص یا کسی گروہ نے ایسی کوئی اطلاع حکومت کو مہیا نہیں کی۔ اگر اس کے متعلق ٹھوس معلومات حکومت کو مہیا کی جائیں تو وہ خوش ہوگی۔

تعجب ہے کہ حکومت پاکستان کی وزارت خارجہ کو اسرائیل میں احمدیہ مشن کے وجود کا علم نہیں، کیا حکومت کی معلومات کے ذرائع ناقص ہیں یا اس نے جواب دینے میں مصلحت اختیار کی ہے یا حکومت کے نزدیک قادیانی جماعت کا وجود اتنا غیر اہم ہے کہ وہ اس کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھنا ضروری نہیں سمجھتی؟

حکومت بالخصوص وزارت خارجہ کی اطلاع کے لئے ہم مرزا مبارک احمد کی تالیف ہمارے بیرونی مشن کا سرورق اور ساتھ ہی صفحہ ۷۹ کا انگریزی متن بعنوان اسرائیل مشن معہ ترجمہ اسی صفحہ پر تصویری عکس کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ اس شہادت کے بعد کسی دوسری شہادت کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ زیر نظر کتاب ۱۰۵ صفحات اور بہت سی تصویروں پر مشتمل ہے۔ پانچواں ایڈیشن جو ہمارے پیش نظر ہے نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا ہے۔ ناشر ہے احمدیہ مسلم فارن مشن ربوہ، تعداد ہے ۵ ہزار۔ فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں کے تقریباً ۲۰ مشن مختلف عالمی ممالک میں کام کر رہے ہیں۔ بالخصوص ان ملکوں میں جہاں انگریزوں کی عملداری رہی ہے یا مغربی طاقتوں کا ہاتھ کام کر رہا ہے۔ سوال یہ ہے کہ:

۱۔ اسرائیل میں احمدیہ مشن کی اجازت کیسے ملی؟

۲۔ متن سے ظاہر ہے کہ یہ مشن ربوہ کے

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

A TABSHIR BOOK

MIRZA MUBARAK AHMAD

OUR FOREIGN MISSIONS

A brief Account of the Ahmadiyya Work to push Islam in various parts of the World

ISRAEL MISSION

The Ahmadiyya Mission in Israel is situated in Haifa at Mount Karmal. We have a mosque there, a Mission House, a library, a book depot, and a school. The mission also brings out a monthly, entitled *Al-Bushra* which is sent out to thirty different countries accessible through the medium of Arabic. Many works of the Promised Messiah have been translated into Arabic through this mission.

In many ways this Ahmadiyya Mission has been deeply affected by the Partition of what formerly was called Palestine. The small number of Muslims left in Israel derive a great deal of strength from the presence of our mission which never misses a chance of being of service to them. Some time ago, our missionary had an interview with the Mayor of Haifa, when during the discussion on many points, he offered to build for us a school at Kababeer, a village near Haifa, where we have a strong and well-established Ahmadiyya community of Palestinian Arabs. He also promised that he would come to see our missionary at Kababeer, which he did later, accompanied by four notables from Haifa. He was duly received by members of the community, and by the students of our school, a meeting having been held to welcome the guests. Before his return he entered his impressions in the Visitors' Book.

Another small incident, which would give readers some idea of the position our mission in Israel occupies, is that in 1956 when our missionary, Choudhary Muhammad Sharif, returned to the Headquarters of the Movement in Pakistan, the President of Israel sent word that he (our missionary) should see him before embarking on the journey back. Choudhary Muhammad Sharif utilized the opportunity to present a copy of the German translation of the Holy Quran to the President, which he gladly accepted. This interview and what transpired at it was widely reported in the Israeli Press, and a brief account was also broadcast on the radio.

انگریزی متن کا ترجمہ

اسرائیل میں احمدیہ مشن حیفہ کے ماؤنٹ کرمل پر واقع ہے۔ ہماری وہاں ایک مسجد ہے، ایک مشن ہاؤس، ایک لائبریری، ایک بکڈپو اور ایک سکول بھی ہے۔ ہمارا مشن "البشریٰ" نامی ایک ماہنامہ بھی شائع کرتا ہے جو عربی پڑھنے والے تیس مختلف ملکوں کو بھیجا جاتا ہے۔ مسیح موعود کے بہت سے تصنیفات کا عربی زبان میں ترجمہ بھی اسی مشن کی وساطت سے ہوا ہے۔

احمدیہ مشن سابق فلسطین کی تقسیم سے کئی طرح متاثر ہوا ہے۔ اسرائیل میں رہ گئے چند ایک مسلمان ہمارے مشن سے خاصی تقویت حاصل کر رہے ہیں اور ہمارا مشن ان کی خدمت کا کوئی موقع بھی ضائع نہیں کرتا۔ کچھ عرصہ ہوا ہمارے مشنری نے حیفہ کے میئر سے ملاقات کی جس کے دوران کئی ایک مسائل زیر بحث آگئے۔ اور اس نے ہمیں حیفہ کے قریب کبابیر میں ایک سکول بنا کر دینے کی پیشکش کی۔ جہاں ہمارے فرقہ کے فلسطینی عرب خاصی تعداد میں رہتے ہیں۔ انہوں نے کبابیر میں آکر ہمارے مشنری سے ملاقات کا وعدہ بھی کیا۔ اور بعد میں حیفہ کی چار قابل ذکر شخصیتوں کے ساتھ تشریف بھی لائے۔ ہمارے فرقے کے لوگوں اور سکول کے طلباء نے ان کا استقبال کیا اور مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے ایک مجلس بھی منعقد کی۔ واپسی سے پہلے VISITORS' BOOK میں انہوں نے اپنے تاثرات کا اندراج بھی کیا۔

ایک اور معمولی نوعیت کے واقعہ سے قارئین بخوبی اندازہ کر سکیں گے کہ ہمارے مشن کو اسرائیل میں کیا حیثیت حاصل ہے۔ وہ یہ کہ ۱۹۵۶ء میں جب ہمارے مشنری چوہدری محمد شریف تحریک احمدیہ کے ہیڈ کوارٹر واقع پاکستان واپس آنے لگے تو اسرائیل کے صدر نے انہیں پیغام بھیجا کہ وہ (چوہدری صاحب) واپس جانے سے پہلے انہیں (صدر) ضرور مل لیں۔ چوہدری صاحب نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا کہ صدر کو قرآن مجید کے جرمنی ترجمہ کی ایک جلد پیش کی۔ جو انہوں نے بخوشی قبول فرمائی — یہ ملاقات اور اس کے دوران جو کچھ ہوا وہ اسرائیل پریس میں وسیع پیمانے پر رپورٹ کیا گیا اور اس کا مختصر تذکرہ ریڈیو سے بھی براڈکاسٹ ہوا۔

اکھنڈ بھارت



یہ تصویر ربوہ میں نصرت جہاں بیگم (مرزا غلام احمد قادیانی کی بیوی) اور مرزا بشیر الدین محمود (قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ) کی بیوی کی قبروں کی ہیں جن پر مرزا بشیر الدین محمود کے حسب ذیل فرمان کا بورڈ آویزاں ہے۔

"جماعت کو نصیحت ہے کہ جب بھی ان کو توفیق ملے حضرت ام المومنین اور دوسرے اہل بیت کی نعشوں کو مقبرہ بہشتی قادیان (بھارت) میں لے جا کر دفن کریں۔ چونکہ مقبرہ بہشتی کا قیام اللہ تعالیٰ کے الہام سے ہوا ہے' اس میں حضرت ام المومنین اور خاندان حضرت مسیح موعود کے دفن کرنے کی پیش گوئی ہے' اس لیے یہ بات فرض کے طور پر ہے' جماعت کو اسے کبھی نہیں بھولنا چاہیے"۔

ارمغان قادیان

تحریر: جانباز مرزا

یہ باطل کے لیے دیکھو! عجب منحوس سال آیا
کہ اس سن میں غلام احمد کی امت پر زوال آیا
کہا ایوان نے یہ قادیانی غیر مسلم ہیں
کہ جب کشمیر کی اسمبلی میں یہ سوال آیا
نبی بننے کی ٹھانی جب سے کذابوں لٹیروں نے
بڑھا ابلیس کا حلقہ تو فطرت کو جلال آیا
فرنگی نے جو بویا تھا وہ پودا کٹنے والا ہے
خبر سنتے ہی اولاد فرنگی کو ملال آیا
خریدا کس طرح تم نے مسلمانوں کے ایمان کو؟
بتاؤ کس طرح یورپ کے دلالوں کو زوال آیا
حقیقت میں نبوت کا فقط دعویٰ ہی دعویٰ تھا
غرض چندے سے تھی ان کو حرام آیا حلال آیا
بہت کذاب آئے ہیں ابھی کچھ اور آئیں گے
مگر اس دور کا کذاب آیا بے مثال آیا
بہشتی مقبرے کی ہڈیوں سے آگ نکلے گی
شہیدان نبوت کے لہو کو جب جلال آیا
انہیں پکڑو' انہیں ڈھونڈو یہ جاسوسوں کا ٹولہ ہے
حکومت خود کہے گی جب حکومت کو خیال آیا
پتہ اس دن چلے گا قادیانی کون ہیں کیا ہیں؟
کہ جب بنگال کے جانباز چھٹنے کا سوال آیا

مرزائی مسلمانوں سے الگ اقلیت ہیں
آزاد کشمیر اسمبلی کا فیصلہ

شورش کاشمیری

صبا کے دوش نازک پر خبر آئی بحمداللہ
جداگانہ اقلیت ہیں مرزائی بحمداللہ۔
پڑی ہے کھلبلی ربوہ کے ایوان خلافت میں
بہشتی مقبرے پر برق لہرائی بحمداللہ
حکیم شرقؒ کی اک آرزو پوری ہوئی آخر
مراد اسلام کے بیٹوں کی بر آئی بحمداللہ
علم لہرائے گا ہر آن توحید و رسالت کا
مسلماں لے رہے ہیں پھر سے انگڑائی بحمداللہ
فضا میں اڑ رہی ہیں دھجیاں ظلی نبوت کی
اکٹھے ہوئے اک صف میں بلحائی بحمداللہ
قدم بڑھتے چلے جاتے ہیں یاران سر پل کے
یہی ہے ملت بیضا کی گیرائی بحمداللہ
نبوت قادیاں کی سرزمیں میں؟ توبہ توبہ کر
نتیجہ کیا ہے؟ اس ٹولے کا ــــ پسپائی بحمداللہ
زمانہ ہوگیا' ناقابل تسخیر و طاعت ہے
غلامان پیمبرؐ کی توانائی بحمداللہ
نبیؐ کے نام کا ڈنکا بجے گا ہر کہیں شورش
خدا کے دشمنوں کی ہوگی رسوائی بحمداللہ

● فہرست

خبریں' اداریئے' نوٹ' تبصرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

خبریں 'اداریے' نوٹ' تبصرے

● اشاریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشاریہ

(باعتبار حروف تہجی)